فرہنگ تاریخ وصاف

از

حضرت شاداں بلگرامی

بفرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

در مطبع کریمی واقع لاہور باہتمام میر قدرت اللہ چھپا

جلد اوّل

جسے پنجاب یونیورسٹی نے نصاب منشی فاضل اور ایم ۔ اے میں سنہ ۱۹۲۸ء و مابعد کیلئے مقرر کیا

مؤلّفہ

مولانا مولوی سید اولاد حسین صاحب شادان بلگرامی ۔ پروفیسر آف اورینٹل کالج لاہور

و ممتحن پنجاب یونیورسٹی

مؤلّف خلاصۂ تاریخ وصّاف ۔ فرہنگ حاجی بابا اصفہانی ۔ شرح دفتر سوم ابوالفضل

و شارح چہاردہ قصائد خاقانی ۔ محشی درّۂ نادرہ و شارح مرد خسیس و شارح معمائے

و فن معمائے حدائق البلاغۃ و مترجم مقامات حمیدی وغیرہ

حسب فرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون دروازہ لوہاری لاہور

سنہ ۱۹۳۰ء

بمطبع کریمی باہتمام میر قدرت اللہ صاحب منتظم مطبع طبع شد

بار دوم　　　تعداد جلد ۵۰۰　　　قیمت ۸/

تاریخ وصّاف

علمائے فن بیان نے نثر کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔ نثر عاری ۔ نثر مقفّیٰ۔ اور نثر مرجز۔ اس کتاب تاریخ وصاف کا تعلق نثر مقفّیٰ سے ہے۔ پھر نثر مقفّیٰ کی ایک قسم نثر مرصّع بھی ہے۔ جس کے پہلے جملہ کے کل الفاظ تقریباً دوسرے جملہ کے کل الفاظ کے ساتھ ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ پھر قوافی میں بھی ہموزن ہونے کا بھی خیال کرتے ہیں۔ اس کتاب میں عمومیت کے ساتھ تقفّی کا لحاظ کیا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں ترصیع کا بھی +

علمائے بیان نے صنائع وبدائع کو منجملہ محسّنات کلام قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں تجنیس کے اکثر اقسام۔ اشتقاق۔ شبہ اشتقاق۔ تضاد۔ تلمیح ایہام سے اکثر کام لیا گیا ہے۔ تشبیہ واستعارہ ومجاز وکنایہ سے تو کوئی کتاب خالی ہی نہیں ہوتی ہے۔ پھر یہ کتاب کیونکر خالی ہو۔ سب مثالیں لکھنے میں طول ہوگا۔ اس لئے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں +

عبارت میں تضمین اشعار واقوال واقتباس آیات و احادیث بھی حسن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کی اس کتاب میں بہتات ہے۔ بعض مقامات پر تضمین و اقتباس نہایت خوب ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شعر یا قول یا آیت یا حدیث اسی محل کے لئے وضع ہوئی ہے +

فاتحین کا اثر مفتوحین پر تمدّن ومعاشرت و اخلاق و وضع وغیرہ پر جہسار

ہوتا ہے۔ وہاں زبان مفتوحین بھی بغیر اثر پذیر ہوئے نہیں رہتی۔ چنانچہ اردو میں فی زمانناً انگریزی الفاظ اور اقوال حکمائے و علمائے یورپ کا لانا قائل کی وقعت و قابلیت کو سامع کی نظر میں بڑھا دیتا ہے۔ پھر اہل ایران فاتحین عرب کی معاشرت و زبان سے کیونکر متاثر نہ ہوتے۔ خصوصاً جب اہل ایران نے عربوں کا مذہب بھی اختیار کر لیا۔ اب تو مذہبی ضرورت سے بھی عربی کا فارسی میں داخل ہو جانا لازم ہوگیا۔ علی الخصوص جبکہ اہل ایران نے عربی میں اس قدر انہماک کیا کہ مؤرخ ابن خلدون کو یہ سوال اٹھانا پڑا کہ "اکثر حاملان علم اہل عجم کیوں ہیں؟" ان امور کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ تصانیف اہل عجم عربی ہوں۔ اور فارسی بھی ہو تو عربی نما ہو۔ وصاف بھی انھیں تاثرات کا نتیجہ ہے +

اس کتاب میں اصطلاحات فلسفہ و حکمت و منطق۔ طب۔ موسیقی۔ صرف و نحو۔ عروض و قافیہ و تصوف کو صرف کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر یہ اصطلاحات ایسی خوبی سے صرف ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی پر نگینہ جڑ دیا ہے۔ اور کہیں صرف لفاظی ہی ہے۔ معنویت بالکل نہیں +

اس رنگ میں سب سے پہلے قاضی ابوبکر حمید نے جو ہم عصر انوری ہیں۔ کتاب مقامات حمیدی ۵۵۱ھ ہجری میں بہ تتبع مقامات حریری و بدیعی لکھی۔ جس میں فرضی قصے ہیں۔ پھر ۶۵۸ھ میں عطا محمد ملک جوینی نے تاریخ جہانکشا حالات مغول میں عہد چنگیز خاں تک لکھی۔ جس کے تتبع میں تاریخ وصاف لکھی ہے۔ اور بلحاظ واقعات جہانکشا کا تتمہ ہے۔ اسی تاریخ جہانکشا کے زمانہ کے قریب کتاب تاریخ معجم فی آثار ملوک العجم بزمانہ حکومت اتابک نصرۃ الدین احمد والی شیراز فضل اللہ [illegible] نے تصنیف کی [illegible] شیروان تک کے حالات درج ہیں۔ گویا شاہنامہ کا نثر ہے۔ یہ بھی تجنیس و اشتقاق تضمین و اقتباس وغیرہ کے پابند ہیں۔ مگر جہانکشا اور وصاف سے رنگ ہلکا ہے +

عـه براؤن صاحب مصنف تاریخ عجم کو بدالدہ وصاف نہیں مانتے۔

۶۹۹ھ میں وصّاف نے یہ تاریخ جس کا اصلی نام تجزیۃ الامصار ہے۔ جہانکشا کے جواب میں لکھی۔ انہیں لوازمات کے ساتھ۔ وصّاف کا رنگ جہانکشا سے گہرا ہے۔ وصّاف کے جواب میں بارھویں صدی ہجری میں مرزا مہدی خان ابن محمد نصیر استرآبادی نے درہ نادرہ حالات نادر و اولاد نادر شاہ میں لکھا۔ چونکہ سب سے آخر میں یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے اس لئے اس کا رنگ سب سے زیادہ گہرا ہے۔ بعض مقامات پر ایک ایک شکل کے سات سات آٹھ آٹھ الفاظ صرف کر دیئے ہیں۔ جن کے معانی مختلف ہیں۔ تضمین و اقتباس میں اس کتاب کو سب پر فوقیت حاصل ہے ٭

ادیب کی سب سے بڑی خوبی الفاظ و محاورات زبان پر حاوی ہونا ہے اور ان کا محل و موقع سے صرف کرنا۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے ایک شخص بہت اچھا لغت دان ہو سکتا ہے۔ اور بہت سے معلومات ادبیہ عربیہ پر یہ کتابیں مبنی ہیں۔ یہ کتابیں ادبی قوت دکھانے کے لئے تصنیف ہوئی ہیں۔ چنانچہ مقامات حمیدی میں تو صرف فرضی قصے ہیں۔ باقی میں اگرچہ مواد تاریخی ہے۔ مگر مصنفین کی غرض تصنیف قوۃ ادبی کا دکھانا ہے۔ ان کتابوں کو اسی غرض سے دیکھنا چاہئے۔ جب ایک صنف تحریر کا یہ رنگ بھی ہو سکتا ہے۔ تو اس طرح کی کتابوں کا ہونا بھی لازمی تھا۔ اشکال و اغلاق کی شکایت بیجا ہے۔ یورپ میں بھی بعض مصنفین کا کلام ایسا ادق ہے کہ محض اس کی کلام کے لغات تیار کئے گئے ہیں۔ شاید مشکل کہنے کی یہ وجہ ہو کہ اس زمانہ میں علوم مشرقی سے واقفیت مفقود ہو چلی ہے ٭

تاریخ وصّاف میں آلغو سے لیکر اولجائتو تک کے حالات چار جلدوں میں درج ہیں۔ بلکہ تاراج بغداد کو شامل کر کے ۶۵۶ھ سے لیکر ۷۱۲ھ تک کے شاہان مغول کے حالات ہیں۔ ان چاروں جلدوں کو مکمل کر کے ۷۱۲ھ میں علامہ رشید الدین وزیر صاحب جامع التواریخ کے وسیلہ سے وصّاف نے بحضور سلطان اولجائتو پیش کیا۔ اولجائتو نے وصّاف کو خلعت اور خطاب

وصاف حضرت عطا فرمایا۔ پھر مصنف نے ۷۲۸ھ میں سلطان ابو سعید ایلخانی کے حالات میں ایک جلد لکھ کر پانچ جلدیں کر دیں۔ چونکہ وصاف مصنف کا خطاب ہے۔ اس لئے یہ کتاب تاریخ وصاف کے نام سے مشہور ہے ۔

بمبئی میں اس کی پانچوں جلدیں ۱۲۶۹ھ میں چھپی ہیں۔ جو اب تک ملتی ہیں۔ اور ۱۲۷۲ھ میں اس کی جلد اول حالات سلطان ارغون تک ویانہ (آسٹریا) میں مع ترجمہ جرمنی چھپی۔ پھر جلد اوّل بخط نسخ تبریز میں چھپی ہے۔ اب پنجاب یونیورسٹی نے اس کی جلد اوّل نصاب امتحان منشی فاضل میں داخل کر دی۔ اس لئے عالی جناب فخر اساتذہ کرام جناب شیخ محمد اقبال صاحب (پی۔ ایچ۔ ڈی) سینیر پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور نے بعد حذف عبارات عربیہ و اشعار عربیہ اسے مرتب کیا۔ اور شیخ مبارک علی صاحب بک سیلر اندرون لوہاری دروازہ لاہور نے چھاپ کر شائع کیا۔ میری فرہنگ اسی نسخہ کی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ جلد اوّل کامل چھاپی جاتی۔ اور ایک نوٹ لکھ دیا جاتا کہ عربی عبارات و اشعار نصاب سے خارج ہیں۔ تاکہ ایک مکمل نسخہ طالبین کے ہاتھ آتا ۔

وَصّاف

شرف الدین عبد اللہ بن فضل اللہ شیرازی مصنّف کا اسم گرامی ہے جب چار جلدیں تاریخ وصّاف کی مصنف نے لکھ کر اولجایتو کی خدمت میں پیش کیں۔ تو وصّاف کا خطاب ملا۔ ورنہ تخلص مصنّف کا شرف ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں جو نظمیں مصنّف کی ہیں۔ ان میں سے بعض میں اپنا تخلص شرف صرف کیا ہے ۔

اس کتاب کی تعریف میں محمد نصیر میرزا آقائے فرصت شیرازی مصنّف آثار عجم یہ جملہ تحریر فرماتے ہیں "کتاب تاریخ وصّاف کہ مشہور و بیرون از اوصاف است از مصنفات آن جناب است" ۔

سن پیدائش و وفات کوئی بھی مجھے نہیں ملا - خود اسی کتاب سے اتنا پتہ چلتا ہے - کہ چھٹی صدی کے وسط میں یہ پیدا ہوئے ہوں گے - اور ساتویں صدی کے چوتھے یا پانچویں دہے میں اِن کا انتقال ہوا ہو گا - جناب فرصت شیرازی ان کا مزار درمیان تکیہ حافظیہ و چہل تنان شیراز بتاتے ہیں ؛

اِن کی یہ کتاب خود اُن کے تبحر علمی پر دال ہے - جامع نظم و نثر ہیں - خود اسی کتاب میں بہت سے اشعار ان کے مصنفہ ہیں - رودکی کے مشہور قصیدہ ؎

بادِ جوئے مولیاں آید ہمے
یادِ یارِ مہرباں آید ہمے

کے جواب میں ایک قصیدہ ۲۸ اٹھائیس شعر کا اس کتاب میں درج ہے - اس میں شک نہیں - بہت سے اشعار رودکی سے اچھے ہیں - کیونکہ جواب میں اس سے بہتر کہنے کی سعی کی گئی ہے ؛

وصاف کی پہلی تین جلدوں کو جناب مولوی قاضی جمیل احمد صاحب نے حل کیا ہے - اور وہ ناودہ پورا - قاضی صاحب کی حل کردہ کتابیں حیدرآباد پہنچ گئیں - اِن کی پوری پوری نقل مولوی سید لطف حسین صاحب کے پاس لکھنو میں تھی - جو اُن کی وفات پر ۱۹۰۵ء میں معرضِ بیع میں تھیں - جلد اوّل جو تبریز میں چھپی ہے وہ بھی محشی ہے - مگر کامل محشی نہیں ہے - قاضی صاحب نے البتہ اسے بڑی حد تک حل کر دیا ہے - اور تصحیح میں بھی سعی بلیغ کی ہے - پھر بھی تصحیح و حل میں کئی [illegible]
[illegible] مقتضی [illegible] ہے ؛

عرضِ شادان

ایلخانیوں کا شجرہ میں نے فرہنگ میں چنگیز خان سے لیکر آدم تک کا

لکھ دیا ہے۔ بعد چنگیز جو لوگ ایلخانیوں میں بادشاہ ہوئے ہیں۔ اُن کا ذکر خود اس تاریخ میں ہے +

ہر لفظ کو تلاش ضرور کیا۔ نہیں ملا تو قیاس سے کام لیا گیا۔ شروع میں الفاظ کی تشریح میں زیادہ وقت صرف کیا گیا۔ چنانچہ سولہ صفحات اولین کی تشریح شاید اسّی صفحات پر ہے۔ اس طرح ضخامت بہت ہوئی جاتی تھی۔ تو پھر ایک لفظ کی ایک ہی لفظ سے تعبیر کرنا شروع کی۔ اگر کوئی اصطلاح آگئی ہے۔ تو مجبوراً کچھ اختصار ہی سے کام لیا گیا۔ بلکہ بہت جگہ اختصار مخل ہو گیا۔ کبھی مصدر کی تعبیر اسم فاعل سے کر دی ہے۔ کبھی مناسب محل معنے لکھ دیئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ناظرین کہیں گے کہ یہ معنے تو اس لفظ کے نہیں۔ جتنے الفاظ ترکی ہیں۔ اُن میں سے کوئی دیکھ کر نہیں لکھا۔ کیونکہ ترکی کا کوئی لغت میرے پاس نہیں۔ ایک موید الفضلا ہے۔ اُس میں ایک لفظ بھی اس کتاب کا نہ ملا +

اہل لغات معنی وضعی لکھا کرتے ہیں۔ مجھے لزومی و مجازی بھی لکھنے پڑے ہیں۔ جو لفظ مجھے لغات میں نہیں ملا۔ ان میں سے اکثر کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ صحت مجھ سے نہ ہو سکی۔ تو اسے بھی بتانے کی کوشش کی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بتانے سے رہ گیا ہو۔ بایں ہمہ نقصانات پھر بھی طلبہ کو کچھ نہ کچھ فایدہ پہونچائے گی۔ کیونکہ دوسری حل علی العموم نہیں ملتی ہے۔ لہذا جو بھی ہے اُسے غنیمت سمجھنا چاہئے۔ موافق مقصود مصنف نہ سمجھا ہوں تو یہ بھی مجھ ایسے آدمی سے بعید نہیں۔ خلاصہ میں خیال کیا گیا ہے کہ کوئی بات چھوٹنے نہ پائے۔ اس بناپر اگر ترجمہ کہوں تو بیجا نہ ہوگا۔ کن کتابوں سے میں نے مدد لی۔ اگر اُس کی لسٹ (فہرست) لکھوں تو طول بھی ہوگا۔ اور تفاخر بھی پایا جائے گا۔ اِس لئے نہ لکھنا ہی بہتر ہے۔ توثیق قول کے لئے شواہد و فہرست پیش کرتے ہیں۔ میں پہلے سے قائل ہوں۔ کہ میری تحریر کسی طرح بھی قابل وثوق نہیں۔ ناظرین جسے صحیح سمجھیں اُسے مان لیں۔ جو غلط ہو اُس کی تصحیح کر لیں اگر مجھے بھی آگاہ کریں گے تو کم از کم اپنی کتاب کو

تو صحیح کر ہی لوں گا۔ اور اگر دوبارہ چھپنے کی نوبت آئی۔ تو پھر صحیح کر کے چھاپی جائے گی ۔ والسّلام۔

سیّد اولاد حسین شادانؔ بلگرامی

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرہنگ و تعلیقات تاریخ وصّاف

صفحہ اوّل

حمد۔ ثنا کردن بزبان بر خوبی اختیاری کسے برائے تعظیم وے۔ و در اصلاح فعلیکہ آگاہی دہد از تعظیم منعم خواہ بزبان باشد۔ یا بجنان یا بارکان۔ و باصطلاح خاص بیان کبریا و جلال و عظمت حق سبحانہ تعالیٰ چنانکہ

نعت مدح حضرت محمد مصطفیٰ و

منقبت۔ ثنائے ائمہ ہدیٰ را گویند۔

ستائش۔ ستودن کا حاصل مصدر ہے۔ بمعنی دعا و ثنا و نکوئی و آفرین۔ و در آخر یائے تو صیفی و کاف بیانیہ ہے۔

انوار۔ جمع نور۔ فروغ و روشنائی۔

اخلاص۔ پاک و خالص کردن دوستی و اطاعت بے ریا۔

آفاق۔ جمع افق۔ کنارہائے آسمان۔ چونکہ عالم ظاہر درمیان کنارہائے آسمان ہے۔ اس لئے آفاق بمعنی عالم ظاہر ہے۔ قولہ تعالیٰ سنریہم ایاتنافی الآفاق وفی انفسہم حتیٰ تبین لہم الحق۔

انفس۔ جمع نفس بسکون فا۔ ذات و عین اسی لئے عالم ارواح و عالم باطن کو عالم انفسی کہتے ہیں۔

فاتحہ۔ از فتح بمعنی کشودن سے مشتق ہے۔ بمعنی آغاز و ابتدا۔ اسی لئے آغاز کتاب کو فاتحۃ الکتاب اور کلام مجید کے پہلے سورۂ الحمد کو سورۂ فاتحہ کہتے ہیں۔

صبح۔ بضم صاد۔ بامداد و اوّل روز و سپید اوّل روز۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

صبح کاذب۔ جس میں تاریکی شب اور نور دونوں ملے جلے ہوتے ہیں۔ اور

صبح صادق۔ میں تاریکی شب نہیں ہوتی ہے یعنی آفتاب کے ظاہر ہونے سے پہلے کا وقت۔

متلالی۔ اسم فاعل از تلالؤ بمعنی درخشیدن مشتق از لؤلؤ کہ بمعنی مروارید آمدہ۔

سپاس۔ بکسر مرکب از سہ عدد معروف و پاس بمعنی حفاظت است۔ پس معنی ترکیبی آن نگاہداشت سہ چیز یعنی ارکان و لسان و جنان تا از ہر کہ اسہ ہرچہ صادر شود مشعر بر تعظیم و تجلیل منعم باشد۔

موقع۔ جائے وقوع چیزے۔ و مستعمل بمعنی محل و مقام و جا۔

شائستگی۔ شائستہ کی ہائے ہوز کو گاف سے

بادل کے یائے مصدری بڑھائی گئی ہے یعنی سزاواری اور شائستہ شائستن سے اسم مفعول ہے۔

خلعت۔ بکسر خائے معجمہ۔ وہ لباس جو امراو شاہان اپنے جسم سے اُتار کے کسی کو دیتے ہیں مشتق از خلع بفتح۔ جس کے معنے کپڑے اُتارنے کے ہیں۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ۔ اگر تم شکر کروگے تو میں عطائے نعمت میں تمہارے لئے زیادتی کروں گا۔

جید۔ بکسر۔ گردن۔ اس کی جمع جیود ہے۔

وجود۔ ہستی۔

قدس۔ بضم و بضمتین۔ بمعنی پاکیزگی و پاک۔

مالک الملک۔ خداوند جہان۔ القادر علی التصرف فی عالم الشہادۃ۔

بحق۔ سزاوار و مستحق۔

واجب الوجود۔ وہ ذات جس کا وجود ضروری ہو۔ اور عدم غیر ضروری۔ ایسی ذات سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ اس کا ضد ممکن الوجود ہے اس قسم میں تمام موجودات شامل ہیں۔ تیسری قسم ممتنع الوجود ہے کہ جس کا عدم ضروری ہو۔ اور وہ شریک باری ہے۔

تَعَالٰی عَنْ دَرْكِ الْفَهْمِ۔ اُس کے کمالات ذاتی ادراک۔ فہم و قیاس سے برتر ہیں اور اُس کے صفات کی عظمت رسائی ظن سے بڑھ کے ہے۔

قیاس۔ بکسر قولے مرکب از دو جملہ کہ لازم آید از دے نتیجہ۔ گویا منزاد و شکل ہے۔

جوہر۔ ماہیتے است کہ چوں در ذوات یافتہ شود در موضوعے نباشد۔ و آں منحصر است بہ پنج

ہست جوہر منقسم بر پنج قسم
صورت و نفس و ہیولیٰ عقل و جسم

اور وہ جوہر جس کی تعریف "قائم بذات خود" ہے۔ مقابل عرض ہے۔ پھر جوہر کی تقسیم بسیط روحانی سے جیسے عقول و نفوس اور بسیط جسمانی سے کرتے ہیں۔ جیسے عناصر۔

بسیط۔ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک بسیط حقیقی جس کے اجزا ہوتے ہی نہیں۔ بسیط عرفی۔ جو اجسام مختلف الطبائع سے مرکب نہ ہو۔ بسیط اضافی۔ جس کے اجزا بالنسبۃ الی الآخر اقل ہوں۔

معلول اوّل۔ موجود اول کہ بلا واسطہ خدا سے صادر ہوا۔ اس کو عقل اول بھی کہتے ہیں حکما اس بات کے قائل ہیں کہ عقل اول کے وسیلہ سے عقل دوم و نفس کل و فلک نہم وجود میں آئے۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ دنل عقول اور نو نفس اور نو افلاک ہو جاتے ہیں۔ عالم ظاہر کی طرف سے جو آسمان اوّل ہے۔ اس کی عقل کو عقل فعال کہتے ہیں۔ اور اسے موثر فی العالم مانتے ہیں۔ ان کے بعد مرتبہ وجود عناصر اربعہ کا ہے۔ اور یہاں پر بسائط ختم ہو جاتے ہیں اسی کو قوس نزولی کہتے ہیں۔ اِن کے بعد مرتبہ مرکبات عنصریہ کا شروع ہوتا ہے مرکبات

ہیں اوّل مرتبہ جمادات کا ہے۔ جو جسم غیر نامی اور غیر متحرک
ہیں۔ پھر نباتات کا مرتبہ ہے جو جسم نامی اور غیر متحرک
ہیں۔ پھر مرتبہ حیوان مطلق کا ہے۔ جو جسم نامی اور متحرک
بالارادہ ہیں۔ پھر مرتبہ حیوان ناطق کا ہے جس میں
قوتِ ادراک حیوان سے زیادہ [illegible] نباتات سے
قوس صعودی شروع ہوتا ہے۔ [illegible]ی ترتیب تخلیق کے
موافق وصاف نے حمد کی ہے۔
کُنتُ کنزاً۔ میں ایک خزانہ مخفی تھا۔ مجھے یہ اچھا
معلوم ہُوا کہ میں پہچانا جاؤں۔ لہٰذا میں نے مخلوق کو پیدا
کیا تا آنکہ میں پہچانا گیا۔ یہ حدیث قدسی ہے اس میں
علت تخلیق عرفان بیان کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے
مَاخَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلّا لِیَعبُدُون۔ میں
لیعبدون کی تفسیر لیعرفون سے کی جاتی ہے۔
وَاَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰہُ العَقلُ۔ اور پہلے اللہ
نے عقل کو پیدا کیا۔ میرے نزدیک واو کی جگہ کاف
بیان ہونا چاہئے۔ اور یہ حدیث بیان معلول اوّل ہے
ورنہ اس حدیث کا ایراد غیر مربوط ہوا جاتا ہے۔ اہل
شرع اس حدیث میں عقل سے مراد نور نبوی لیتے ہیں۔
اصلی جملہ متعلقات کو حذف کرنے کے بعد یہ رہتا ہے۔
"حمد و ستایش جناب قدس را کہ معلول اوّل را از خزانۂ
خانۂ حدیث قدسی بیرون آورد۔ کہ نسبت آن معلول
اوّل اَوّل مَاخَلَقَ اللّٰہُ العَقلُ آمدہ"
نَوبَر۔ میوۂ نورس۔ و دختر نارسِستان۔ یہاں تجریداً
بمعنی نورس ہے۔ اور صفت شاخ واقع ہوا ہے۔
فیّاض۔ بسیار بخشش۔ یہ عقلِ کل کی صفت ہے۔

اِس لئے کہ اُس کے فیض سے دوسرے موجودات
وجود میں آئے۔
نفس۔ جوہر مجرد عن المادہ۔ ادراک کلیات کرتا
ہے۔ اور افعالِ فکر یہ اُس سے صادر ہوتے ہیں۔
نفسِ کُل۔ نفسِ فلکِ نہم جسکا ذکر اوپر آچکا۔
صبا۔ بفتح۔ وہ ہوا جو کہ مشرق سے چلے۔
صُنع۔ بضم۔ نکوئی و احسان و ایجاد الصّورۃ فی المادۃ۔
صَمَدیّت۔ بے نیازی۔ مرجعیت (منتخب میں
لفظ صمد دیکھو)۔
بشگفانید۔ کھلایا چونکہ نفس کل کو گُل کے ساتھ
استعارہ کیا تھا۔ اس لئے یہ فعل لایا گیا۔
دو جوہر۔ مراد عقل اوّل و نفس کل۔
جوہرِ مجرّد۔ اگر اس کا تعلق بدن سے تعلق تدبیر
و تصرف سے ہے۔ تو اسے عقل کہتے ہیں۔ ورنہ نفس
یہاں جواہر مجردات سے عقول عشرہ مراد ہیں۔
مفارقات۔ وہ جواہر مجردہ جو مادہ سے بری اور
قائم بذات خود ہیں۔ یہاں نفوس مفارقات سے
نو نفس مراد ہیں۔
مُکنت۔ قدرت۔
امکان۔ عدم اقتضاء ذات الوجود والعدم۔
اجرام علویات۔ مراد افلاک۔
اجرام۔ جمع جرم۔ بکسر۔ اس کا اطلاق بسائط
اور اجسام نورانی پر ہوتا ہے جس طرح جسم کا اطلاق
اجسام کثیفہ پہ ہوتا ہے۔
جسم۔ وہ جوہر جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو۔ یہ بھی تعریف

کرتے ہیں کہ جسم مرکب اور مولف جوہر سے ہے۔
شرشوق ۔ برآمدن آفتاب و درخشیدن ۔ و روشن شدن ۔
نابا جمع جلیہ ۔ روشن و آشکارا ۔
تقدیر ۔ اندازہ ۔ یعنی جس طرح تقدیر الٰہی نے انہیں گردش دیدی ہے ۔ اسی طرح گھومتے رہتے ہیں ۔
پدیدار آرندہ ۔ حکما اس بات کے قائل ہیں کہ حرکت افلاک تلاش مبادی ہیں ۔
اذا نظرت ۔ جب میں نے آسمانوں کی طرف ادنیٰ نظر سے بھی دیکھا ۔ تو مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ آسمان تیری وحدانیت پر دال ہیں ۔ اور جب میں نے ستاروں کی طرف دیکھا ، تو ستارے خالق ستارگان کے گواہ صادق ہیں ۔

صفحہ ۲

قبہ ۔ ہر عمارت مدور مثل گنبد ۔ جمعش قباب و قبب ۔
قبۂ نیلگون ۔ نیلے رنگ کا گنبد ۔ آسمان کو شکل اور رنگ کی وجہ سے قبۂ نیلگون کہا ہے ۔
لآلی ۔ بفتح اول ۔ جمع لولو ۔ بمعنی مروارید ۔
دراری ۔ جمع دُرّی ۔ ستارۂ روشن ۔
ثواقب ۔ جمع ثاقب ۔ بمعنی روشن و تابان ۔
نگاشت ۔ نقش و نگار کرد ۔
حرکت شوقی ۔ قوائے نفسانی میں سے ایک قوتِ محرکہ ہے ۔ اس لحاظ سے کہ اس کو حرکت میں دخل ہے ۔ غرض ہے کہ نفس تحریک سے متعلق ہو یا اعانت سے ۔ اور وہ قوائے نفسانی ایک قوتِ مدرکہ ہے کہ اس سے تکمیل

ادراک ہوتی ہے ۔ اعم اس سے کہ وہ مدرک ہو یا معین فی الادراک اور اس کا نام جمیع مدرکہ ہے ۔ جس میں حواس عشرہ داخل ہیں ۔ اور ادراک حضور الشی عند نفس الناطقہ کو کہتے ہیں ۔ خواہ وہ حضور بآلہ ہو یا بلا آلہ ۔ اور محرک کو مدرک پر تقدیم اس لئے ہے کہ حرکت غایت ادراک ہے ۔ اور غایت ذی الغایت پر مقدم ہوتی ہے اور یہ امر بھی ہے کہ جب حیوان محتاج ادراک بسبب حرکت ہوتا ہے ۔ تاکہ ملائم کی طرف حرکت کرے ۔ اور ناملائم سے گریز کرے ۔ تو حرکت ہی مقصود بالذات ہوتی ہے اور محرک باعث علی الحرکت ہوتا ہے پس محرکہ باعثہ وہ قوت ہے کہ جب کوئی صورت خیال میں مرتسم ہو خواہ وہ صورت مطلوب ہو یا مهروب یا حاصل فی الوہم ۔ تو اسکی شان سے ہے ۔ کہ قوتِ محرکہ کو تحریک پر برانگیختہ کرتی ہے ۔ اس لحاظ سے اس محرکہ باعثہ کو شوقیہ و نزوعیہ کہتے ہیں ۔
اسطقسات ۔ جمع اسطقس ۔ عناصر اربعہ ۔ یہ لفظ اصلاً یونانی ہے ۔
تضاد ۔ ضدیت ۔ دو صفت وجودی کا محل واحد میں ایک دوسرے کے متعاقب ہونا ۔ ان کا اجتماع محال ہے ۔ جیسے سفیدی و سیاہی ۔ ضدین کا اجتماع محال ہے مگر ارتفاع ممکن ہے ۔ برخلاف نقیضین کے کہ ان کا اجتماع و ارتفاع دونوں محال ہے ۔ اربعہ عناصر آپس میں متضاد ہیں کیونکہ آگ کا مزاج گرم ہے اور پانی کا مزاج سرد ۔ ہوا کا مزاج خشک ہے اور خاک کا مزاج تر ہے ۔

مزاج ۔ کیفیت متشابہ جو اختلاط عناصر سے پیدا ہو۔

کیفیت ۔ وہ ہیئت قارّہ کسی شئی کی جو مقتضی قسمت اور نسبت لذاتہٖ نہ ہو۔ اعراض تسعہ میں سے ایک ہے۔

تباین ۔ جُدا شدن از یکدیگر۔ بعد و دُوری۔

اَینَات ۔ جمع این بمعنی مکان۔ اعراض تسعہ میں سے ایک عرض یہ بھی ہے۔ اعراض تسعہ یہ ہیں:- کم۔ کیف۔ این۔ متی۔ وضع۔ جدہ یا ملک۔ اضافت۔ فعل و انفعال۔ اگر ان میں جوہر کو بھی شریک کرلیں تو پھر یہ دس مقولات عشرہ کہلاتے ہیں۔ کتاب میں اینات غلط چھپا ہے۔ پس این کی تعریف یہ ہے۔ "وہ حالت جو کسی شئی کو مکان میں ہونے سے ہوتی ہے۔"

ترتیب ۔ اپنے اپنے رتبہ اور مرتبہ پر ہونا۔ اور اصطلاح میں "گردانا اشیاء کثیرہ کا اس حیثیت سے کہ اُن پر اطلاق اسم واحد کا ہو سکے اور اُن کے اجزاء میں نسبت تقدم اور تاخر کی ہو"

ترکیب ۔ بمعنی ترتیب ہے۔ لیکن اس کے اجزاء میں نسبت تقدم و تاخر کی نہیں ہوتی۔ (ترتیب کے پہلے آ ز اور ترتیب ترکیب کے درمیان واو عاطفہ چاہیئے۔

اخشیجان ۔ بمعنی ضد و مخالف ہے۔ اسی لئے اربعہ عناصر کو اخشیجان کہتے ہیں۔ کیونکہ عناصر باہم مخالف ہیں۔

موالید ثلٰثہ ۔ جماد و نبات و حیوان۔ لفظ ثلٰثہ سے پہلے موالید۔ کا ہونا ضروری ہے۔

عالم کون و فساد ۔ عالم دُنیا جس میں چیزیں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں۔

معادن ۔ جمع معدن بمعنی کان۔ وہ چیزیں جو کان میں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے جواہر و فلزات۔

الوان ۔ جمع لون بمعنی رنگ۔

خواص ۔ جمع خاصّہ۔ وہ مقولہ کلیہ ہے جو صرف افراد متحد الحقیقت میں بطور عرض پایا جاتا ہو چاہے وہ کُل افراد میں پایا جائے یا بعض میں۔

متصف ۔ صفت یاب۔

تکوین ۔ ایجاد الشئی مسبوق بالمادہ۔

النوع ۔ جو اشیاء کثیرہ مختلف بالاشخاص و متحد بالحقیقت پر دال ہو۔

مکوّن ۔ موجد۔ ہستی دہندہ بہ تغیر و تدریج۔

بیان ۔ سخن واضح و روشن و آشکارا گفتن۔

تبیان ۔ بکسر۔ بسیار واضح و آشکارا گفتن۔

لائح ۔ روشن و واضح و ظاہر۔

اقطاع ۔ جمع قطعہ بمعنی پارہ ٹکڑا۔

جواہر ۔ جمع جوہر۔ بمعنی سنگہائے قیمتی۔

زواہر ۔ جمع زاہر۔ بمعنی روشن و تاباں۔

خاتم ۔ انگوٹھی۔ انگشتری۔

لِلّٰہ ۔ اللہ ہی کیلئے حکومت زمین اور آسمان کی ہے۔

منقّش ۔ نقش پذیر۔

سبیکہ ۔ پارچہ نقرہ و زر گداختہ۔

ساو و ناب ۔ ہر دو بمعنی خالص۔

بوتہ ۔ گھریا۔ کٹھالی جس میں سنار سونا پگھلاتے ہیں۔

شمس زرگر۔ آفتاب کو زرگر سے اس لئے استعارۃً کیا کہ معدنیات و جواہر کے سبب حرارت آفتاب سے زیر زمین بنتے ہیں۔ نیز سبعہ سیارہ میں سے آفتاب سونے کے ساتھ منسوب ہے۔

دار الضرب۔ ٹکسال۔ جہاں سونے چاندی پہ سکہ لگاتے ہیں۔

سکہ۔ سیم و زر مسکوک نیز وہ سانچہ جس میں روپیہ پیسہ اور اشرفی ڈھالتے ہیں۔ اور ان نقوش کو بھی کہتے ہیں۔ جو سکہ پہ ہوتے ہیں۔ یہاں معنی ثالث مراد ہیں۔

ففی کل شئ۔ ہر شے میں اللہ کی نشانی ہے۔ وہ اسبات پہ دال ہے کہ خدا ایک ہے۔ اِس شعر کو نقش سکہ کے ساتھ استعارہ کیا ہے۔

واحد۔ منفرد بالذات فی عدم المثال۔

نفس نباتی۔ جسم طبعی آلی کا کمال بحیثیت تولید مثل و نشوونما و اغتذاء۔

تواری۔ پوشیدہ شدن۔ وراء سے بنا ہے جس کے معنی ہیں پیچھے کے ہیں جب کوئی چیز کسی چیز کے پیچھے ہو تو چھپ جاتی ہے۔ اور آڑ میں ہو جاتی ہے۔

صحرا۔ زمین فراخ جس میں گھانس ہو۔ اور صاحب فرائد اللغۃ رنگ خاک کی وجہ سے بتاتے ہیں چونکہ صحر کے معنی گرمی آفتاب کا دماغ میں اثر کرنا ہیں اور حرارت آفتاب ریگستان کو گرم کر دیتی ہے۔ اس لئے ریگستانوں کو صحرا کہتے ہیں۔ اور زمین وسیع و ہموار و بے آب کو فلاۃ کہتے ہیں۔ اس کا فارسی میں ترجمہ بیابان ہے۔ اور جس زمین بے شجر وسیع میں راستہ ملتا ہو اُسے تیہ کہتے ہیں۔ اور اگر راہرو کو ہلاکت بھی اس میں لاحق ہو تو بیداء ہے

ترائی۔ نمودار شدن و ظہور۔ رویت سے مشتق ہے۔

صفات۔ جمع صفت۔ عبارتست از عوارض خواہ قبیح باشد یا حسن۔ اور نعت وصف حسن ہی کو کہتے ہیں۔

طعوم۔ جمع طعم۔ مزہ۔

روائح۔ جمع رائحہ۔ خوشبو۔

قویٰ۔ جمع قوت۔ تمکن و قدرت۔

جذب۔ بخود کشیدن۔ قوائے طبعی میں سے ایک قوت ہے۔ جن کا تعلق جگر سے ہے۔ جیسے جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ غاذیہ۔ دافعہ۔ نامیہ و مولدہ۔

امساک۔ روکنا۔

نشوونما۔ بردن بفتح۔ بالیدگی و افزائش۔

تولید مثل۔ اپنا ایسا پیدا کرنا۔ نباتات میں یہ قوت ہے کہ بیج گٹھلی اور شاخ دبا دینے سے ویسا ہی درخت پیدا ہو جاتا ہے۔

تصویر نوع۔ اپنی قسم کی صورت پیدا کرنا۔

نوع۔ وہ ہے جو اشیاء کثیرہ مختلف بالاشخاص پر دال ہو۔

مزید۔ زیادتی و فزونی۔

امتیاز۔ جدا شدن۔

وحدت۔ انفراد ذاتی در عدیم المثالی۔

صانع۔ موجد الصورۃ فی المادہ۔

موجود۔ ہست۔ **وجود۔** ہستی۔

وجودِ واجب۔ ایسی ہستی جس کا ہونا ضروری ہے۔
ماہیت۔ حقیقۃ الشئ بلا اعتبار تحقق و تشخص اور
راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ حقیقت کسی شی کی بلا اعتبار
وجود چاہیے اس کا مصداق خارج میں پایا جاتا ہو
یا نہ پایا جاتا ہو۔
دلیل۔ جس سے توسل الی المطلوب ممکن ہو۔
یا وہ حجت جو مفید ظن ہو۔
قاطع۔ قطعی و یقینی۔
برہان۔ حجت قاطع جو مفید علم ہو۔
ساطع۔ بلند۔
گلبرگ۔ پنکھڑی۔ پھول کی پتی۔
طری۔ تازہ و شاداب۔ صفت گلبرگ۔
خط شنگرفی۔ وہ تحریر جو شنگرف سے ہو۔ اکثر
عنوانات کتاب شنگرف سے لکھے جاتے تھے۔
شنگرف۔ بفتح اول و سوم۔ ایک جوہر معدنی
ہے جس میں پارہ کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں اسے
حل کرکے سرخ روشنائی بناتے ہیں۔ گلاب کا رنگ
سرخ ہوتا ہے۔ تحریر شنگرفی سے اسے استعارہ
کیا ہے۔
قضب۔ جمع قضیب بمعنی شاخ۔
زبرجد۔ ایک جوہر معدنی سبز رنگ ہے۔ زمرد
سے سنگ اور قیمت میں گھٹیا ہوتا ہے۔
علی قضب۔ سبز رنگ کی شاخوں پر گلاب
کی پنکھڑیاں اس بات کی گواہ ہیں۔ کہ خدا کا کوئی
شریک نہیں ہے۔ یہ شعر ابی نواس کا ہے۔

گلبرگ الخ۔ گلبرگ تازہ و تر نے تحریر سرخ سے
مفہوم شعر مذکور اپنے چہرہ پر لکھا۔
صفحات۔ جمع صفحہ روئے کاغذ۔
الواح۔ جمع لوح۔ تختی۔
اشجار۔ جمع شجر۔ وہ درخت جس میں تنہ ہو۔ اور
درخت بے ساق کو نجم کہتے ہیں۔ جیسے بیل بوٹا۔
خضرت۔ سرسبزی۔
نضرت۔ بفتح۔ تازگی و سیرابی۔
ما تسقط۔ کوئی پتا ایسا نہیں گرتا ہے۔ جس کا
علم اللہ کو نہ ہو۔
شمشاد۔ مرچے یا چیڑ کا درخت۔
نگار۔ بالکسر۔ منقش۔
قامت۔ بالا و قد۔
سرو آزاد۔ جس درخت سرو کی شاخیں راست
اور سیدھی ہوں۔ سرو ناز۔ جسکی شاخیں متمائل ہوں
سرو سہی۔ جسکی دو شاخیں سیدھی ہوں
اقامت۔ ادا کردن۔ گذاردن۔ قامت کیساتھ
صنعت اشتقاق ہے و تکبیر برائے اطلاع نماز۔

صفحہ ۳

صدق۔ بالکسر۔ راستی۔
بندگی۔ عبودیت۔
اذان۔ اعلام ورود وقت نماز برائے غائبین
و اقامت علامت قیام نماز برائے موجودین است
پس لطف ایراد لفظ اقامت ظاہر است۔
اکبر۔ بزرگ تر۔

مکوّر - اسم فاعل از تکویر بمعنی فراہم آوردن -

اللہ اکبر - خدائے بزرگ پیدا کرنیوالا اشیاء کا ہے۔ اور اکٹھا کرنیوالا تاریکیوں اور نوروں کا ہے -

اضواء - جمع ضوء - وہ نور جو ذات شئی منوّر میں ہو - برخلاف نور کہ وہ غیر سے مستعار ہوتا ہے -

اظلام - جمع ظلام - ذہاب النور و اول شب - بعد اِس شعر کے الفاظ "در صبح و شام" چھپنے سے رہ گئے - ان الفاظ کی ضرورت الفاظ اضواء اور اظلام کی وجہ سے ہے - پھر صبح اور شام کا وقت ادائے نماز کا ہوتا ہے -

ہیئت - حال و کیفیت و شکل و صورت چیزے -

رکوع - پشت و کمر کو خم کرنا - درخت کی شکل راکعین کی ایسی ہوتی ہے -

تسبیح - سُبحان اللہ کہنا -

حمد - ثنائے کسے بخشنے کرد او باشد - حمد ہمیشہ زندہ کی اور بعد احسان ہوتی ہے - برخلاف مدح کہ وہ زندہ اور غیر زندہ دونوں کی ہوتی ہے - اور قبل و بعد احسان بھی -

نشر - پراگندہ کردن - پھیلانا -

ثنا - حمد و مدح -

نفس حیوانی - آن کمال اول است برائے جسم طبعی آلی بطرف ادراک امور جزئیہ و حرکت بالارادہ -

اختراع - احداث الشئی لاعن الشئی عدم سے وجود میں لانا اور ابداع کے معنے ایجاد الشئی دفعۃً ہیں -

خواص - جمع خاصہ وہی کلیۃ مقولۃ علی افراد حقیقتہ واحدۃ فقط قولاً عرضیا -

مستحصل - حاصل و مہیا و موجود -

موہبت - بخشش و عطا -

داعیہ - خواہش و ارادہ - جمع آن دواعی -

شہوت - میل جبلی طبعی - خواہش نفس بطرف کارے کہ در او لذت باشد -

غضب - ارادہ عقاب بر مستحق معاصی - باین معنی ضد رضا ہے - قوت تحریک کے دو شعبے ہیں - **قوت غضبی** جو مبدء دفع امر غیر ملائم ہے - دوسرے **قوت شہوی** جو مبدء جلب ملائم ہے - یہاں یہی معانی مراد ہیں -

مُکنت - بضم - قدرت -

احساس - ادراک چیزے بیکے از حواس عشرہ ظاہری و باطنی -

صنف - نوع مقید - بقید - کلی عرضی یا جزئیات مندرج تحت کلی - اگر ان میں تباین ذاتی ہو تو **نوع** کہتے ہیں - اور اگر تباین عرضی ہو تو **صنف** نام رکھتے ہیں - اور اگر تباین ذاتی و عرضی دونوں ہو تو **قسم** کہتے ہیں -

طیور - پرندگان - جمع طیر -

زوایا - جمع زاویہ بمعنی گوشہ -

اَوْکار - جمع وکر - آشیانۂ طائر بر شجر - اگر دیوار میں ہو تو وکن - اور اگر کسی پردہ میں ہو تو عُش - اور زمین میں ہو تو افحوصہ کہتے ہیں -

الحان - جمع لحن - آواز خوش با نغمہ - وضع از علم

موسیقی کہ دراں از احوالِ نغمات و تالیف بایں حیثیت بحث کردہ میشود۔ کہ در نفس تحریک لذت پیدا کند از بیناب نغمات مختلفہ در حدت و ثقل۔ اور ایقاع میں انتظام اصوات مع ازمنہ موزون سے بحث کی جاتی ہے۔ اُردو میں اوّل کو سُر اور دوسرے کو تال کہتے ہیں۔

ترنم۔ سرائیدن و سرود۔ غناء احسن مطرب۔

تفریاد۔ پرندہ کا چہچانا۔

وحش۔ و حُوش جمع وحشی۔ جانورانِ دشتی کہ از انسان رم کنند۔

سباع۔ بکسر جمع سَبُع۔ وہ درندہ جانور جس کے کچلیاں ہوں اور انسان اور چوپاؤں پر حملہ کر کے اُن کا شکار کرے۔ فارسی میں دَدْ کہتے ہیں۔

خبایا۔ بفتح جمع خبیۃ۔ پوشیدگی۔

وجار۔ بفتح واو و بکسر نیز۔ غار کفتار و گرگ بھٹ۔

آجام۔ جمع اجمہ۔ الشجر کثیر الملتف۔ گھنا جنگل بیشہ اور غاب کے معنے نیستان کے ہیں۔

صہیل۔ گھوڑے کی آواز۔ فارسی میں شیہہ کہتے ہیں۔

صباح۔ بضم و بکسر صاد مہملہ۔ سخت آواز کردن۔ ہنا۔ی چیخ۔ بہتر ہے کہ ضباح بضم ضاد معجمہ و حرف دوم بائے موحدہ سے پڑھیں۔ جس کے معنی آواز روباہ کے ہیں۔

تصویت۔ آوازیکہ از قرع و قطع و خلع شنیدہ شود یا وہ آواز جو منہ سے نکلے۔ مگر حروف پر شامل نہ ہو۔ ایسی آواز حیوانات مطلق کی ہوتی ہے۔

ضروب۔ جمع ضرب بمعنی صنف و شکل۔ اور وہ جنس سے خاص تر ہے۔ اور معنیً نوع سے مشابہ ہے۔

سوامّ و ہوامّ۔ جمع سامّہ و ہامّہ۔ وہ حشرات الارض جن میں زہر ہوتا ہے۔ ثعلب نے ابن عرابی سے روایت کی ہے۔ کہ ہوام وہ کیڑے جو زمین پر رینگتے ہیں۔ اور سوام وہ کیڑے جو زہر دار ہوتے ہیں۔ خواہ اُن کا زہر مہلک ہو یا نہ ہو۔

حجاب۔ جمعش حُجُب۔ پردہ۔ آڑ۔

احجار۔ جمع حجر بتقدیم حائے حطی بمعنی سنگ۔ بہتر ہے کہ جحر بتقدیم جیم مضموم کی جمع اجحار پڑھیں یعنی سوراخ جس میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں۔ خانہ سوسمار و مار۔ (فقہ اللغۃ)۔

وبیب۔ آواز نرم۔

اللہ خالق۔ اللہ پیدا کرنے والا ہر شئے کا ہے اور وہی یکتا و غالب ہے۔

معشر۔ گروہ مردم کہ باہم زندگانی کنند۔

بشر۔ آدمی۔ باعتبار ظاہر چہرہ بشر اور باعتبار نسیان و اُنس انسان کہتے ہیں

نوع الانواع۔ نوع سافل جس کے نیچے پھر نوع نہ ہو۔ جیسے انسان۔

تربیت۔ پرورش۔

آباء فلکی۔ افلاک کو آباء اس لئے کہتے ہیں کہ اُن کی تاثیر اور عناصر کے تاثر سے موجودات عالم ظاہر میں وجود پاتے ہیں۔

آباء۔ جمع اب بمعنی پدر۔

اُمہات۔ جمع اُمّہ بمعنی مادر۔

عنصر۔ وہ اصل جس سے اجسام مختلف الطبائع ترکیب پاتے ہیں۔ اور وہ آب باد و خاک آتش ہیں۔ پہلے انہیں سے ترکیب موالید ثلاثہ مانتے تھے۔

مشیمہ۔ زہدان۔ اور وہ جھلی جو وقت ولادت بچہ پہ لپٹی ہوتی ہے۔

ارادت۔ قصد ارتکاب و ترک فعل بعد نظر بر انجام بلحاظ ترتب نفع و خیر۔

انشاء۔ آفریدن۔

یوماً فیوماً۔ روز بروز۔

حالاً فحالاً۔ حالے بحالے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا۔ پیدا کیا ہم نے انسان کو۔ بہتر بناوٹ میں یا ایسے وقت میں کہ سعد ستاروں کا اجتماع تھا۔

ہیولیٰ۔ ماہیت غیر مجرد غیر مرکب جو محل صورت جسمیہ ہوتا ہے۔ اور حال کو صورت کہتے ہیں۔ صاحب غیاث نے اس کی ترکیب ہیئت اولیٰ لکھی ہے۔ مگر ایسا نہیں۔ یہ یونانی زبان کا لفظ ہے۔ مادہ و اصل ہر شے۔

جسم۔ وہ جوہر جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو۔

قابل۔ مستعد و آمادہ۔

صَوَّرَکُمْ۔ صورت عطا کی تم کو۔ پس حسین تر و خوب تر تمہاری صورت ہوئی۔

اَنْشَأْنَاہُ۔ پھر پیدا کیا ہم نے انسان کو ایک اور خلقت کے ساتھ۔ پس پاک اور برتر ہے اللہ۔ جو بہترین خالق ہے۔

مزیّت۔ زیادتی۔ فضیلت۔

ماورائے۔ علاوہ۔ ماسوا۔

مزاج۔ کیفیت متشابہہ حاصلہ جو امتزاج عناصر سے پیدا ہوئی ہے۔

اعتدال۔ راست و میانہ شدن۔ توسط و مساوات۔

مکمن۔ اسم ظرف۔ پوشیدن گاہ۔ یا اسم فاعل۔

مُستوکر۔ آشیانہ یہاں یہ دونوں لفظ بمعنی محل و جائے صرف ہوئے ہیں۔ یا اسم فاعل۔

نفس ناطقہ۔ جوہر مجرد عن المادہ در ذوات خود مقارن بذوات در افعال آنہا۔

شرف۔ بزرگی۔

قوت عاقلہ۔ وہ قوت جو ادراک کلیات و جزئیات کرتی ہے۔ عقل کے معنی بند بر پانہادن کے ہیں۔ چونکہ عقل مانع ارتکاب امور ذمیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے اسے عقل کہتے ہیں۔

تشریف۔ بزرگ گردانیدن۔ اہل فارس بمعنی خلعت استعمال کرتے ہیں۔

لَقَدْ کَرَّمْنَا۔ ہم نے اولاد آدم کو مکرم و معظم کیا۔

آدم۔ انسان تولیدی نہ توالدی جو ابوالبشر ہیں کہتے ہیں کہ اُدمت بمعنی گندم گونی سے مشتق ہے۔ چونکہ آدم کا رنگ گندم گوں تھا۔ اس لئے ان کا نام آدم ہوا۔

ارزانی داشتن۔ بخشیدن۔ یہ معنی مجازی ہیں۔

مدارج۔ پایہ ہا۔ راہہا۔ مراتب۔ زینہا جمع مدرج۔

استکمال۔ ازالہ خواستن۔ نقصان العوارض بعد اتمام الاصل۔

فضائل۔ جمع فضیلۃ خلاف نقیصہ بمعنی ہنر و درجہ بلند و افزونی
فضائل ذاتی۔ افزونی ذاتی نہ اضافی۔
معارج۔ جمع معرج بمعنی نردبان۔ و محل برآمدن۔
استقلال۔ تنہا بکارے ایستادن۔ ثبات و قیام۔
معرفت۔ ادراک بسائط جزئیات۔ رسیدن بچیزے بتفکر و تدبر۔
توحید۔ معرفت اللہ بربوبیت و اقرار بالوحدانیت و نفی ہمسر او کلیتہً۔
باری۔ پیدا کنندہ از خاک۔ (منتخب)۔

صفحہ ۴

درجہ۔ مرتبہ۔ سیڑھی۔
یتفکرون۔ فکر کرتے ہیں۔ خلقت آسمان اور زمین میں۔
اِنَّ فِی اِخْتِلَاف۔ اختلاف شب و روز میں صاحبان عقل کے لئے نشانیاں ہیں۔
نہار۔ طلوع شمس سے لیکر غروب آفتاب تک کا وقت۔ اور یَوْم طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے وقت کو کہتے ہیں۔
تخلیہ۔ خالی کرنا۔ اگر یہی لفظ مانا جائے تو تخلیہ سے تخلیہ ذمائم مراد ہو گا۔ ورنہ تحلیہ بفتح تائے قرشت و بکسر لام بمعنی زدودن و مجلّی و روشن کردن ہونا چاہئے۔
تجلیہ۔ منسوب بہ تجلّی۔ جس کی معنی روشن و آشکارا کردن و جلوہ نمودن کے ہیں۔ مگر فارس والے کنایہ غلبہ انوار الٰہی سے کرتے ہیں اس مقام پر یہی آخری معنی مراد ہیں۔

تحلیہ۔ حرف دوم حائے حطی۔ بمعنی زیور بستن و زینت و آراستگی بروزن تفعلہ از حلی کہ بمعنی زیور ہے۔ کتاب میں حرف دوم جیم غلط چھپا ہے۔
صور۔ جمع صورت۔ پیکر و نقش و نمونہ چیزے۔
حاکی۔ اسم فاعل از حکایت۔ جس کے معنے سخن نقل کردن کے ہیں۔
سلک۔ لڑی۔
ملائک۔ جمع مَلَک۔ فرشتہ۔
مقدّس۔ پاک و پاکیزہ۔
نفوس مفارق و عقول مجرّد سے مراد عقول عشرہ و نفوس تسعہ ہیں۔
انضمام۔ فراہم شدن چیزے بچیزے و پیوستگی و آمیختن و بہم شدن۔
حالی۔ بمعنی آراستہ و مزین۔ اسم فاعل از حلی۔ کتاب میں عالی بعین غلط چھپا ہے۔
استعداد۔ قابلیت و مہیائی و آمادگی۔
استسعاد۔ سعادت و نیک بختی و یاری خواستن۔
عیش۔ خوش زندگانی کردن۔
شائبہ۔ آمیزش و اختلاط۔
مصئون۔ محفوظ۔ اسم مفعول از اصیانت۔
لاحقہ کمال۔ جو چیز کمال کو لاحق ہوتی ہے یعنی نقصان۔ باعتبار لَا کَمَالَ اِلَّا لَاحِقَۃُ النُّقْصَان و در فارسی۔ ہر کمالے را زوالے۔ ہر بہارے را خزان مثل مشہور ہے چشم زخم۔
فرح بفتحتین۔ شادی و سرور۔ شادمانی۔

بے خوف انتہا - جس کو اختتام کا خوف نہ ہو یعنی لازوال -

رحمت - رنج -

انقراض - منقطع و بریدہ شدن -

می پابد - کا فاعل بشر ہے - اور مفعول عیش و عمرو فرح و لذت ہے - لفظ عیش پر ب نہ ہونا چاہیئے ہو تو بھی ہرج نہیں -

توام - جفت - یہاں توام و تالی کے معنی مثل و نظیر ہیں -

تالی - قضیہ شرطیہ میں شرط کو مقدم اور جزا کو تالی کہتے ہیں - لغوی معنی پیچھے آنیوالا -

بیقیاس - بیحد - اندازہ سے باہر -

شمائل - جمع شمال بفتح علی غیر قیاس بمعنی باد یکہ از طرف قطب شمالی وزد - ہندی اُتراری ہوا (صراح)

رسائل - جمع رسالہ بمعنی پیغام و نامہ - اور وہ صحیفہ جس میں ایک ہی قسم کے مسائل تھوڑے سے ہوں -

صلوات - جمع صلوٰۃ - دُعا و رحمت و آمرزش -

فوائح - جمع فائح - بوئے خوش دہندہ - مہکنے والا -

روائح - جمع رائحہ بمعنی خوشبوہا -

تحیات - جمع تحیہ سلام -

مرسلہ - ہار - ارسال سے مشتق ہے - جس کے معنی لٹکانے کے ہیں - نظامی کہتے ہیں ؎

مرسلہ پیوند گلوئے وفاق +

حوراں - جمع حور - بطور فارسی - کیونکہ اہل فرس حور کو بطور واحد استعمال کرتے ہیں - اگرچہ عربی میں جمع احور یا حوراء ہے - ہرن کی طرح سیاہ چشم والی عورت -

فردوس - آٹھ بہشتوں میں سے ایک بہشت - خلد - دار السلام - دار القرار - جنت عدن - جنت الماویٰ - جنت النعیم - علیین - فردوس - وہ بوستان جس میں تمام اقسام نباتات کے ہوں - یونانی لفظ پیراڈائز سے معرب ہوا ہے -

ہزت - وزیدن باد -

نسائم - جمع نسیم - بادِ نرم -

نحر - بفتح - سینہ و گلو -

حمائل - سینہ پر لٹکانے کی چیز - ایک زیور کا نام جسے گلے میں پہنتے ہیں - اُردو میں حمیل اور حمائل کہتے ہیں -

تحرک - حرکت کی سینہ محبوب پر حمائل نے -

ترجمہ - اُس حمد بیحد کی جفت اور اس شکر بے انتہا کی مثل درود کے پیغام کی ہوائیں اور مہکنے والی سلام کی خوشبوؤں کی ہوائیں کہ اُن کی نسیموں کے چلنے سے حوران جنت کے گلے کے ہار بمفاد مصرع عربی اختیار کریں - ایسا درود و سلام طوطی نواء ما ینطق عن الھویٰ پر ہو -

دراثنا - درمیان -

ثنیات - جمع ثنیہ - وصف بالمدیح (قاموس) -

عرصہ - صحن و میدان -

عارض - رخسارہ -

بتان - جمع بت - صنم - مراد معشوق - "بر و باند" کے بعد یہ شعر حذف ہوگیا ہے ؎

علی المصطفٰی او صاح وجہاً صحاحہ
علیہ کتاب الحق بالحق نازل

بھی شعر خبر تھا۔ اس کے نہ پڑھنے سے عبارت بے معنی ہو گئی۔ اگر "طوطی نوا" سے پہلے ایک حرف ہمہ اور بڑھا دیا جائے تو پھر ہمہ کے بعد والے جملے خبر ہو جائیں گے۔

معنی شعر عربی

وہ صلوات و تحیات جناب مصطفیٰ پر جو روشن چہرہ ہیں اور اُن کا اسم مبارک محمدؐ ہے۔ اُن پر سچی کتاب خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

نوا۔ نغمہ۔

مَا ینطق عن الھویٰ۔ وہ کوئی بات خواہشات نفسانی سے نہیں کہتے ہیں۔

ان ھو الا وحی یوحی۔ اُن کی بات نہیں ہے، مگر یہ کہ بذریعہ وحی اُن تک پہنچائی گئی ہے۔

وحی۔ فیضان منجانب اللہ بطرف انبیا یوسا طت فرشتگان۔ اور الہام القاء ربانی بلا واسطہ ملک ہوتا ہے۔

وَاللیلِ اِذا یَغشیٰ۔ قسم ہے رات کی، جبکہ وہ اپنی تاریکی کے پردے ڈالے۔ یا یہ کہ سُورج کو چھپالے۔

چگلی۔ منسوب بہ چگل۔ بکسر نین شہرے از ترکستان مشہور برائے خوبروئی و تیر اندازی۔

مَا زاغ البصر و ما طغیٰ۔ نبی کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔

دامن کشیدہ۔ دامن کا کھنچا ہونا۔ اور زمین پر گھسٹتا ہوا چلنا علامت فخر ہے اگر صاحب بصناعت جملہ ہو معنی تب بھی ہیں۔

چاوشاں۔ جمع چاوش۔ نقیب لشکر و قافلہ۔ یہ لفظ ترکی ہے۔

ذیل۔ دامن۔ اذیال اس کی جمع ہے۔

لی مع اللہ وقت .... ولا نبی مرسل
خدا کے ساتھ میرے لئے ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ نہ کوئی فرشتہ مقرب بارگاہ الہی ہوتا ہے اور نہ کوئی نبی مرسل ہوتا ہے۔

جناب۔ بارگاہ۔

تمکین۔ وقار۔ وقعت۔ مقامات سالکان میں سے ایک مقام کا نام (غیاث)۔

سید شریف جرجانی کی تعریفات کے تتمہ میں اس کے معنی تمکین فی التلوین لکھے ہیں۔ اور تلوین کے معنی "تنقل العبد فی احوالہ" بتلاتے ہیں۔ اور بعضوں نے اس کے معنی "حال اہل الوصول" لکھے ہیں۔

دُور باش۔ ایک نیزہ جو شاہوں کی سواری کے آگے آگے لیکے چلتے ہیں۔ جس کو دیکھ کر لوگ راستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ گویا وہ نیزہ خود علامت دُور باش (ہٹ جاؤ) اور طرِّقوا (راستہ دو) کی ہے۔

لا ء نفی۔ عربی میں حرف لا نفی کے لئے آتا ہے مراد لا یسعنی الخ۔

نفی۔ دور ہٹا دینا و ضد اثبات۔

دست رد بہ سینہ یا پیشانی نہادن۔ کسی کو کسی بات سے روک دینا۔

انبیا۔ جمع نبی۔ خبر دہندہ وہ پیغمبر جو صاحب وحی

وکتاب نہ ہو۔ اور شریعت سابقہ کا احیا کرتا ہو۔
برخلاف رسول جو صاحب کتاب و وحی ہوتا ہے۔
اور نئی شریعت لاتا ہے۔ اور اس نئی شریعت
کی دعوت لوگوں کو دیتا ہے۔
اصفیا۔ جمع صفی۔ برگزیدہ خدا۔
نسخ۔ نیست گردانیدن۔
ملل۔ جمع ملت۔ جرجانی کے نزدیک دین اور
ملت متحد المعنی ہیں۔ صرف فرق اعتباری ہے۔
بایں حیثیت کہ شریعت کی اطاعت کی جاتی ہے۔
دین کہتے ہیں۔ اور بایں حیثیت کہ اجتماع پیدا
کرتی ہے ملت کہتے ہیں۔
ادیان۔ جمع دین۔ نام شریعت بحیثیت اجتماع بھی
تاسیس۔ بنیاد نہادن۔
قواعد۔ جمع قاعدہ بمعنی بنیاد و دستور۔
ملت حنفی۔ مذہب حقہ۔ دین ابراہیمی۔
دم زدن۔ دعوے کرنا۔
مباہات۔ فخر کرنا۔
علماء اُمتی۔ ہمارے مذہب کے پیرو۔ علماء انبیاء
بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔
اُمت۔ وہ گروہ انسان جو کسی ایک نبی کے
مذہب کا پیرو ہو۔
سجیح حسن معتدل خوب۔ **سجیع**۔ ہونو بمعنی موزون۔
خُلق۔ ہیئت راسخہ نفس جس کی وجہ سے صدور
افعال بلا رویت و فکر بسہولت ہو۔
مزیت۔ زیادتی و فضیلت و افزونی۔

رحمت۔ افاضہ احسان و ایصال نعمت۔
وَمَا اَرْسَلْنَاكَ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو
اے محمد مگر عالم والوں کے لئے ایصال نعم کے لئے
ضعفاء۔ جمع ضعیف۔ ناتوان و کمزور۔
تقابل حسنتین۔ مقابلہ و برابری کردن۔
انا بشر کم۔ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں۔
مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اگر وصاف یُوحیٰ
اِلیَّ کا اقتباس نہ کرتے تب اُن کے دعویٰ کو
تقویت پوری پوری ہوتی۔
مؤید۔ اللہ سے تائید یافتہ۔ تائید کے معنے
نیرو دادن و توانا گردانیدن ہیں۔
نفس۔ ذات شئے۔
معرکہ۔ موضع قتال۔
اسود۔ کثرت سواد نخل کی وجہ سے عرب کو اسود
اور سوادی کہتے ہیں۔
احمر۔ عجم بوجہ سرخی رنگ و حسن۔
تہدید۔ ترسانیدن و تخویف۔

صفحہ ۵

بعثت الی الاسود۔ میں عرب و عجم پر نبی
بنا کے بھیجا گیا ہوں۔
انا نبی بالسیف۔ میں نبی تلوار کے ساتھ
ہوں۔ یعنی مجاہد فی الدین۔
بدعت۔ ایجاد فی الدین۔
ضلال و ضلالت۔ گمراہی۔
طغیان۔ از حد درگذشتن۔

لوح - تختی -

خلفا - جمع خلیفہ جو اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو - پس آئندہ غیر خود -

راشد - راہ راست یا بندہ -

خلفاء راشدین سے مراد حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و علی ہیں - جو نبی کے یکے بعد دیگرے جانشین ہوئے -

ائمہ - جمع امام - وہ پیشوا جس کی پیروی واجب ہو - اور اُس کی اطاعت فرض ہو - اہل تشیع بارہ امام مانتے ہیں - اور خلیفہ برحق بنی الحسینؑ کو جانتے ہیں - ان کے نزدیک امامت بھی نبوت کی طرح منجانب اللہ ہے نہ اجماعی اور امام ان کے نزدیک معصوم ہوتا ہے -

متابعان - جمع متابع بطریق فارسی بمعنی پیرو -

اہل بیت - اولاد نبی - جناب رسالت مآب نے حدیث کساء میں علی و فاطمہ و حسنین کے بارہ میں هٰذہٖ اَهْلُبَیْتِی فرمایا ہے (اہلبیت او" کے بعد کاف بیان ہونا چاہیئے اور المقربون کے بعد - آباد - کی ضرورت ہے یا مبارزان خلفا و ائمہ و اہلبیت سے حال واقع ہوا ہے -

مبارز - جنگ کے لئے میدان میں نکلنے والا مراد بہادر

والسابقون السابقون اولئک هم المقربون - جو لوگ سابق فی الاسلام ہیں وہی فضیلت اور سبقت رکھنے والے ہیں - اور وہی مقرب بارگاہ نبوی ہیں -

حدیقہ - وہ باغ جس کے گرد چار دیواری ہو -

المقربون اٰنا کے بعد دو شعر رہ گئے جو بجائے نثر تھے وہ یہ ہیں ؎

سلام کریح المسک فض ختامہ
سلام کفیض المزن فاض سجامہ
سلام کروض الحزن رق نسیمہ
سلام کعقد الدر راق نظامہ

ترجمہ اشعار - اُن خلفا و ائمہ و اہل بیت پر وہ سلام کہ جیسے سے خوشبوئے مشک نکلے جب اُس کی مہر ٹوٹے - اور ایسا سلام کہ مثل بارش ابر اُس کی روانی فیض پہنچائے - اور ایسا سلام کہ مثل باغہائے زمین صاف و سخت اس کی نسیم نرم چلے - اور ایسا سلام کہ موتیوں کی لڑی کی طرح اُس کا سلسلہ و نظام خوب ہو -

اما بعد - بعد حمد و نعت و منقبت یہ کلمہ اختصار کلام کے لئے لاتے ہیں - قیس بن ساعدۃ الایادی نے اسے سب سے پہلے استعمال کیا ہے -

تحریرکش - محرر و راقم -

تحریرکشان کارگاہ الذین الخ سے مراد کارکنان قضا و قدر ہیں -

کارگاہ - محل ساختن چیزہا علی الخصوص کپڑا بُننے کی جگہ جسے اُردو میں بگاڑ کے کرگھا کہتے ہیں - یہاں کارخانہ تقدیر مراد ہے -

والذین اوتو العلم درجات اور وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے - اُن کے لئے

درجے اور مرتبے ہیں۔

بیہمال۔ بے نظیر۔ بیمثل۔ ہَمال بفتح بمعنی ہمتا و انباز و شریک۔

صاحب۔ جو ہمیشہ کسی کے ساتھ رہے۔ چونکہ بادشاہ کے وزیر تھے۔ اس لئے صاحب کہا ہے۔

سعید۔ نیک بخت۔

حاوی۔ گھیرنے والا۔

قِدح۔ بکسر وہ تیر جس میں پر نہ لگے ہوں۔ جوئے کے دس تیر۔

المعلّیٰ۔ دس قمار کے تیروں میں سے ساتواں تیر۔ اس کا حصہ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی دس حصے اور تیرہائے وغد و سفیح و منیح کو کوئی حصہ نہیں ملتا ہے۔ یہاں کامل النصیب مراد ہے دسوں تیر قمار کے نام یہ ہیں۔ فذّ۔ توام۔ رقیب۔ حلس۔ نافس۔ مسبل یا مصفح۔ معلّی۔ سفیح۔ منیح۔ وغد۔

حلبہ۔ بفتح۔ گھوڑ دوڑ کا میدان۔

صاحب الدیوان عطا۔ بخشش اور عطا کی کچہری کے مالک۔ اور ایہام طرف مصنف تاریخ جوینی کیونکہ ان کا نام عطا ملک محمد جوینی ہے۔ اور وہ میر منشی تھے۔

صاحب الدیوان۔ وزیر۔ میر منشی۔

طیب اللہ۔ پاک کرے اللہ ان کی روحوں کو راحت کی نسیموں سے اور متواتر لائے رحمت کی غنیمتوں سے ان کے لئے کشائشیں۔

حُلیہ۔ زیور۔ مصنوعات معادن و جواہر جمع اس کی حُلی۔

رجاحت۔ ترجیح و تفضیل و تفوق۔

سجاحت۔ حسن اعتدال۔ خوبی۔

خلق۔ بفتح آفرینش و فطرت۔ اور بضم بمعنی ملکہ راسخہ و عادت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تبحّر و تبقّر۔ ہر دو بمعنی بسیاری علم۔

فنون۔ جمع فن۔ بمعنی اقسام و انواع۔

براعت۔ اپنے امثال سے ہنر میں بڑھ جانا۔

تفنن۔ گونہ گونہ شدن۔

اُصول۔ جمع اصل جس پر دوسری چیزوں کی بنا ہو۔ لغوی معنی جڑ کے ہیں۔

فضائل۔ جمع فضیلت۔ افزونی و ہنر و درجۂ بلند۔ ضد نقیصہ۔ علم اخلاق میں فضیلتیں چار ہیں۔ حکمت۔ عفت۔ عدالت۔ شجاعت۔

تفرد۔ وحید و یکتا ہونا۔

اسالیب۔ جمع اسلوب۔ بمعنی انواع و گوناگون روشہا۔

علوم۔ جمع علم۔ اعتقاد جازم مطابق واقع۔ حصول صورۃ الشئ فی العقل۔ ادراک الشئ موافق حقیقت۔ زوال الخفاء من المعلوم۔ جہل اس کی ضد ہے۔ علم وہ صفت راسخہ ہے جس سے ادراک کلیات و جزئیات ہوتا ہے۔ وصول النفس بطرف معنی شئ۔ نسبت مخصوصہ درمیان عاقل و معقول۔ صفت صاحب صفت۔

تقدم۔ سبقت۔ پیشی۔

قوالیب۔ جمع قالب۔ بفتح لام وبکسر لام نیز آمدہ کالبد۔ پیکر۔ ڈھانچہ۔ یہاں بمعنی اقسام و انواع لایا گیا ہے۔

حِکَم۔ بکسر اول و فتح دوم جمع حکمت۔ جاننا حقائق کا بقدر طاقت بشری۔ العلم مع العمل۔ اس کے تین اصول ہیں۔ علم مابعد الطبیعۃ یا علم الٰہی۔ ریاضی۔ طبیعی۔ اور ہر ایک کے بہت سے انواع ہیں۔

دولت۔ گردش زمانہ بطرف نیکی وظفر و اقبال۔ اور وہ چیز جو ہاتھوں ہاتھ پھرے۔ مال۔ سلطنت۔

ایالت۔ سیاست و حراست و حکومت۔

سَرّاء۔ نفع خلاف ضرّاء۔

ضرّاء۔ سختی و گزند۔

ماشطہ۔ کنگھی کرنیوالی عورت کیونکہ مشط کے معنی کنگھی کرنا اور کنگھی کے ہیں۔ بصیغہ مبالغہ مشاطہ بھی کہتے ہیں۔

سحّار۔ بڑا جادوگر۔ معجزہ و سحر و استدراج و کہانت و کرامت سب کی تعریف خرق عادت سے کرتے ہیں۔ اور فرق فاعل کی نسبت سے نکالتے ہیں

نتائج ہائے خاطر۔ مراد نظم و نثر و مضامین ہیں۔

عجائب بار۔ اسم فاعل ترکیبی۔ جس سے عجائبات کا ظہور ہو۔ خاطر کی صفت ہے۔

عروس۔ بفتح اول زن و مرد نو کتخدا۔ جمع اول عرائس اور جمع ثانی عُرس ہے۔

نظم۔ موتیوں کا سلک میں پرونا۔ اصطلاح میں وہ کلام مقفیٰ جس میں وزن بحور پایا جائے۔ پہلے دس قسموں پر منقسم تھی۔ اب بہ تتبع مغرب کچھ قسمیں اور بڑھ گئی ہیں۔

نثر۔ بکھر جانا اور پراگندہ و پریشان ہونا۔ وہ کلام جس میں وزن بحور نہ ہو۔ مابہ الامتیاز درمیان نظم و نثر وزن شعری ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ مرجّز و مقفیٰ و عاری۔ اہل فن نے مرجّز کو قسم نثر قرار دیکے اس کی تعریف یوں کی ہے۔ نثریکہ وزن دارد و قافیہ ندارد۔ جناب غالب اور حالی نے لفظ وزن سے وزن بحور سمجھکر نظم بلا قافیہ کو مرجّز کہدیا چنانچہ غالب اعلی اللہ مقامہ نے اردوئے معلّٰی یا عود ہندی میں ایک خط بھی نظم غیر مقفیٰ میں لکھا ہے اور اُسے نثر مرجّز فرمایا ہے۔ اور جناب حالی نے اپنی کتاب مقدمہ شعر و شاعری میں نثر مرجّز اور بلینک ورس کو ایک قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلطی ہے۔ کیونکہ درمیان نظم و نثر مابہ الامتیاز جو چیز ہے وہ وزن بحور ہی ہے اگر نثر میں بھی وزن بحور ہو تو پھر نظم و نثر میں کوئی وجہ امتیاز نہیں رہتی۔ تعریف میں جو لفظ وزن آیا ہے اس سے مراد وزن صرفی ہے نہ وزن بحور۔

مثال نثر مرجّز از غیاث

خیال ناظم بہ تعلق قامت دلربا سخت ناموزون است و قیاس ناثر بے تحرک کاکل سوسیائی نامربوط۔ خیال و قیاس۔ ناظم و ناثر۔ تعلق و تحرک۔ ناموزون و نامربوط۔ ہموزن بوزن صرفی ہے

عقد۔ بکسر۔ رشتہ مروارید جمعش عقود۔
منظوم۔ پرویا ہوا۔
انتظام۔ مرتب ہونا جواہر کا خوبی ترتیب کے ساتھ۔
بدائع۔ جمع بدیع۔ عجیب و نادر۔ نو پیدا۔
سلک۔ رشتہ مروارید۔
خجل۔ بفتح اول و سکون دوم۔ شرمندگی۔
ورد۔ گلاب۔
منثور۔ بکھرا ہوا۔
ابتسام۔ خندیدن و شگفتن۔
روائع۔ جمع رائع۔ خوب و خوش آیند۔
بنظم منتشر۔ ایسی نظم سے جو اپنی نادرت ترتیب سے سلک مروارید منظم کو بکھرا دوے اور ایسی نثر سے جو اپنی خوش آیندگی کی شگفتگی سے شرمندگی کی لڑی کھلے ہوئے گلاب کے لئے پرودے۔
مستنشقان۔ جمع مستنشق۔ اسم فاعل از استنشاق بمعنی بوئیدن۔ سونگھنے والا۔
مجمرہ۔ آتشدان۔ انگیٹھی۔ اسم ظرف از جمر بمعنی چنگاری۔
روائح۔ جمع رائحہ۔ خوشبو۔
معطرہ۔ خوشبودار۔
فاکرہ۔ قوتے است کہ حرکت میدہد نفس را طرف مبادی و رجوع میکند اورا بجانب مطالب باعتبار استخدام نفس ناطقہ در ترکیب مدرکات قوت متصرفہ کو فاکرہ کہتے ہیں اور قوت متصرفہ حواس خمسہ باطنی ہیں سے ایک قوت ہے۔

بخور۔ آگ پر سلگانے والی خوشبودار ادویہ۔
افادہ۔ صدور الشئی عن نفسہ الی غیرہ۔ فائدہ پہنچانا۔
ھلم جرا۔ بہ یک نہج۔ متواتر۔ لگاتار۔
عاطر۔ دوست دارندہ بوئے خوش۔
فصوص۔ جمع فص۔ نگینہ۔
بلاغت۔ مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال مع فصاحتہ۔ تصحیح الاقسام و اختیار الکلام قلال اللفظ مع کثرۃ المعانی۔ بلاغت کا تعلق معانی سے ہے اور فصاحت کا الفاظ سے۔ اہل فن کہتے ہیں کہ صفت فصیح کلمہ و کلام و متکلم تینوں کی لاتے ہیں مگر بلیغ صرف کلام و متکلم کو کہہ سکتے ہیں حالانکہ کنایہ بھی ایک کلمہ ہے۔ اسکی صفت میں یہ قول مشہور ہے۔ اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ
نصوص۔ جمع نص۔ سوال بروقت سے کام لینا تاکہ غایت اس کی معلوم ہو جائے۔ آیات قرآنیہ کے وہ اصول جو دو متشابہ امروں کو ممتاز کردیں۔ وہ آیت واضح جو مقصود پر دال ہو۔ فارسی والے ہر کلام صریح و آشکارا کو نص کہتے ہیں۔ سید شریف کہتے ہیں جس کے ایک معنی سے زیادہ نہ ہوسکیں۔ بعض کہتے ہیں جس میں تاویل کی ضرورت نہ ہو۔
آیات۔ جمع آیت۔ نشان و علامت۔ ایک جملہ قرآن کا۔
براعت۔ سبقت از امثال خود در ہنر۔
فہرست۔ تفصیل عنوانات ابواب و فصول

کتاب۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ مگر عربی میں دخیل ہے۔
مآثر۔ جمع ماثرہ۔ المکرمۃ السائرہ۔ وہ خوبیاں اور بزرگیاں جو عالم میں شائع ہوں۔
صحیفہ۔ وہ کتاب جس میں اقوال حکمت درج ہوں۔ اس کی جمع صحائف ہے۔
مفاخر۔ جمع مفخرت۔ وہ خصائل و مکرمت حمیدہ جن پر ناز کیا جائے۔
سمط۔ بکسر۔ اُس رشتہ کو کہتے ہیں۔ جس میں جواہر پروئے ہوئے ہوں۔ اور سلک مخصوص موتیوں کے ساتھ ہے۔
ضبط۔ نگاہداشتن چیزے بحزم و ہوش۔
عنوان۔ پیش آمدن۔ چونکہ دیباچہ اور سرنامہ بیان سے آگے ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے عنوان کہتے ہیں۔ اس کی جمع عنوانات اور عنادین آتی ہے۔
جہانکشا۔ عطا ملک محمد جوینی کی تاریخ ہے جس میں چنگیز خاں سے لیکر ہلاکوں خاں کے قلعہ الموت فتح کرنے تک کا بیان ہے۔ اس کے بعد سے وصاف نے حالات لکھنا شروع کئے ہیں۔ اور اسی کتاب جہانکشا کے رنگ اور طرز میں اپنی کتاب وصاف لکھی ہے۔
مغول۔ یافث بن نوح کے ایک لڑکے کا نام ترک ہے۔ قوم ترک اسی کی نسبت سے تُرک کہلاتی ہے۔ ترک کا نام یا قش اوغلان بھی تھا۔ اوغلان ترکی میں شہریار و جوان کو کہتے ہیں۔ سیلول باسلیقا کو اس نے اپنا مرکز قرار دیا۔ ترک کا استعمال اس کے وقت سے شروع ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ایلنجہ خاں بادشاہ ہوا اُس کے بعد اس کا بیٹا دیباقی خان پھر اس کا بیٹا النجہ خان بادشاہ ہوا۔ اس کے دو بیٹے مغول خان اور تاتار خان توام پیدا ہوئے۔ قوم مغل مغولخان کی اولاد ہیں۔ تاتار خان کی ساتویں پشت میں سونج خاں ہے۔ یہ ساتوں اشخاص یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے سونج خاں کے بعد حکومت تاتار خانیاں تور پسر فریدون کو ملی۔ وہ نصف سلطنت النجہ خاں جو مغلخان کو ملی تھی۔ اس کا بادشاہ مغلخان کا بڑا بیٹا قرا خاں ہوا۔ اُس نے ایک سال کی عمر میں اپنا نام آپ آغوز بتایا۔ ترکوں میں دستور تھا۔ کہ بچہ کا نام سال بھر کے بعد رکھا کرتے تھے۔ آغوز کے معنی ترکی میں اپنا نام آپ لانے والے کے ہیں قرا خاں کے تین بھائی اور خان وکر خان و اوز خان تھے۔ قرا خان نے اپنے بھائی کر خان کی لڑکی سے شادی کی۔ پھر کر خان کی لڑکی سے۔ اوز خان کی لڑکی سے آغوز نے خود شادی کی۔ اس بیوی سے آغوز محبت کرتا تھا۔ اور یہ یزدان پرست اور اس کا باپ قرا خان بُت پرست تھا۔ دونوں پہلی بیویوں نے آغوز کے باپ قرا خان سے اپنے شوہر کی یزدان پرستی بیان کی۔ جب آغوز شکار پر تھا اُس کا باپ اُس پر حملہ آور ہوا۔ اور شکست کھائی۔ اور آغوز مستقل بادشاہ ہوا۔ اور تعلیم یزدان پرستی

کرنے لگا۔ جن لوگوں نے اس کا دین نہ اختیار کیا۔
وہ خاقان چین کے پاس جا کر اعانت خواہ ہوئے۔
خاقان چین بادشاہ تاتار فوج لیکر چلا۔ اغور
خان اطلاع پاکر خود بڑھ گیا تھا۔ تاتاری بغیر
لڑے بھاگ گئے اور آغور مغل اور تاتار دونوں
کا مالک ہوگیا۔ آغور خان ترکمانان النجہ خانیہ
میں وہی مرتبہ رکھتا ہے۔ جو تورانیوں میں
افراسیاب۔
ملوک۔ جمع ملک۔ وہ بادشاہ جو صاحب امر و
نہی ہو۔ اور غلبہ مطلقہ رکھتا ہو۔ معاملات
ملکی میں وہ کسی کا پابند نہ ہو۔
سلاطین۔ جمع سلطان۔ جس کو دوسرے
بادشاہوں پر غلبہ اور تسلط حاصل ہو

صفحہ ۶

مبادی۔ جمع مبداء بمعنی آغاز
چنگیز خان۔ نام اصلی اس کا تموچین خاں پسر
یسوکا خاں ہے۔
فتح بلاد۔ سے مراد علی الخصوص فتح قلعہ الموت ہے۔
اہل الحاد۔ سے مراد فرقہ اسماعیلیہ کہ ان کا قائد
اس وقت حسن بن صباح تھا۔ اسماعیلیہ شیعہ
الحاد۔ از دین حق برگشتن۔ لامذہبی۔
تجشم۔ بروزن تفعل رنج و مشقت کشیدن۔
موکب۔ گروہ سواران یا پیادگان برائے زینت
جلوس شاہی (پروسیشن) باڈی گارڈ۔
کواکب جمع کوکب۔ جن کی تعداد اور شمار ستاروں
کے مثل ہو۔ یعنی بیشمار۔
ہلاکو خان۔ چنگیز خان کا پوتا۔
پروردہم۔ میں میم مفعولی ہے۔ اور یہ شعر مدح
میں عطا ملک محمد جوینی کے ہے۔
نسخہ۔ کتاب منقول از کتاب دیگر۔ یہاں تجریداً
مطلق کتاب مقصود ہے۔
نسخ۔ نیست گردانیدن۔
مصنفات۔ بفتح نون مشدد مراد کتب۔
نسج۔ پارچہ بافتن۔ بننا۔
ارباب نسج معانی۔ مراد مصنفین۔
جریدہ۔ دفتر۔ کتاب۔
خریدہ۔ زن شرمگین و دختر باکرہ۔
آسا۔ مانند۔ **عمل**۔ کار۔
الحاظ۔ جمع لحظ۔ کنکھیوں سے دیکھنا۔ یہاں
مطلق نظر مراد ہے۔
غوانی۔ جمع غانیہ زن حسین مستغنی از زینت
بوجہ حسن خود۔
منشی۔ انشا کرنیوالا۔ کاتب۔ مصنف۔
مملی۔ املا کرنیوالا۔ کاتب۔ مصنف۔
بے سخن۔ لا کلام۔
سخن۔ ذکر۔ دوسرا سخن بمعنی کلام۔ تیسرا پھر
بمعنی ذکر۔ من کا مرجع ابکار افکار ہے۔ اور
باشد۔ کا تعلق مصرع ثانی سے ہے۔
سیاقت۔ روانی و طرز و روش۔
ترسل۔ نامہ و پیام ساختن۔ انشا پردازی۔

تلویح۔ اشارہ کردن۔ روشن و ظاہر ساختن۔
منطوق۔ سخن و کلام۔
مفہوم۔ معنی و مضمون۔
کلم۔ جمع کلمہ۔ صیغہ جمع کیو جہ سے کلام مراد ہے۔
سحبان۔ بن وائل مشہور فصیح و بلیغ عرب۔
حکم۔ جمع حکمت۔ دانش کی باتیں۔
ابداع و اختراع۔ ایجاد۔
تضمین۔ کسی دوسرے کے کلام کو اپنے کلام میں لے آنا۔ اس طرح کہ سرقہ نہ معلوم ہو۔ آیات کی تضمین کو اقتباس کہتے ہیں۔
لقمان۔ نوبہ کے رہنے والے پہلے حکیم ہیں۔ قین کے غلام تھے۔ ان کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ لقد آتینا اللقمان حکمة ومن اوتی الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً۔
قس۔ بن ساعدة الایادی خطیب سوق عکاظ۔
بازار شکستن۔ رونق دور کر دینا۔
اشباع۔ اطناب } یہ دونوں مستلے تین
ایجاز۔ اختصار } معانی کے ہیں۔
ایحاء۔ فیضان علم از جانب اللہ۔ یعنی بواسطہ ملائک۔
اعجاز۔ خرق عادت جو موید من اللہ۔ سے ظاہر ہو۔ لغوی معنی عاجز کر دینے کے ہیں۔ یعنی وہ امر جس کے کرنے سے دوسرے عاجز ہوں۔
صدور۔ جمع صدر بمعنی سینہ مراد آغاز [illegible]
اعجاز۔ جمع عجز بمعنی سرین مراد اختتام [illegible]

ایہام۔ ایراد لفظ کہ معنی قریب و بعید داشتہ باشد۔ سامع ازاں معنی قریب بفہمد و مراد قائل معنی بعید باشد۔
چابک۔ چست و چالاک و خوب۔
ابی محمد خازن۔ کنیت و لقب شاعر اس کے چار شعر اس محل پر منقول ہیں جو اس انتخاب میں نہیں آئے۔ مداح ابوالقاسم اسماعیل بن عباد الملقب بالصاحب۔ کیونکہ موید الدولہ بن بویہ کے ہاتھ بچپنے سے رہتا تھا۔ پھر موید الدولہ نے اسے اپنا وزیر بنا لیا تھا۔ ابو محمد خازن چار سو صدی کے اندر کا شاعر ہے۔
بطش۔ مواخذہ بعنف و سطوت۔
سیاست۔ نظم و نسق ملک بقہر و غضب۔ پاس داشتن ملک و حکم راندن بر رعیت۔
استیلا۔ غلبہ۔ استعلا۔ برتری۔
یاسا۔ آئین و قانون۔ (یاسا۔ تورہ)

صفحہ ۷

شہامت۔ دلیری۔ بزرگی۔ نفاذ امر چستی و توانائی و شادمانی۔
سیاقت۔ طرز و روش۔
معہود۔ معین و مقرر۔
عطا ملک۔ جوینی صاحب تاریخ جہانکشا۔ ملک عطا۔ ملک بخشش و انعام۔
درایت۔ عقل و دانش۔ روایت کا ضد۔
مؤبد۔ ہمیشہ و دائم۔

دیوانین۔ کتاب و کچہری۔
ہنر مندین۔ وزارت و تصنیف۔
رقاب۔ جمع رقبہ۔ گردن۔
انام۔ مخلوق۔
ایلخان۔ لقب ہلاکو کیونکہ اپنے بھائی کو تخت پر بیٹھایا تھا اور خود آپ اُس کی اطاعت کر لی تھی۔ ترکی میں ایل کے معنی مطیع و فرمانبردار کے ہیں اور خان کے معنی بادشاہ یعنی مطیع شاہ۔
خاقان غلام۔ جس کا غلام خاقان چین ہو۔
سایہ بان امن۔ امن کا سائبان۔
خان خاناں۔ شاہِ شاہان۔
غازان محمود۔ حالت کفر میں اس کا نام غازان تھا اور بحالت اسلام محمود اس کا نام ہوا۔
خلد اللہ سلطانہ۔ ہمیشہ رکھے اللہ اُس کے غلبہ یا حکومت کو۔
عراض۔ بکسر اوّل و در آخر ضاد معجمہ جمع عُراض بضم اوّل بمعنی اطراف و جوانب و گوشہ ہا۔ و اگر در آخر صاد مہملہ باشد جمع عرصہ باشد بمعنی میدان (قاموس)۔
شامل۔ ہمہ را فراگیرندہ۔
رباع۔ جمع ربع بمعنی منزل۔
نوِدوانَد۔ نوّے سے کچھ سال زیادہ۔ چہ انَد بمعنی چند آمدہ۔
مجوسی کی جمع مجوس ہے۔ جیسے رومی کی جمع روم بمعنی آتش پرست و پرستندہ ماہ و مہر۔ صاحب قاموس لکھتے ہیں کہ اس کے معنے خرگوش کے ہیں جو ایک شخص کا نام ہے۔ جس نے دین مجوس ایجاد کیا اور یہ لفظ معرّب منج گوش کا ہے۔
کنائس۔ جمع کنیس و کنیسہ مولدین کے نزدیک معبد یہودان کو کنیس اور معبد نصاریٰ کو کنیسہ کہتے ہیں۔ معنی لغوی ہر بنا بلند۔ اس محل پر بمعنی عبادتگاہ آتش پرستان آیا ہے۔
معابد۔ جمع معبد بمعنی عبادتگاہ۔ اسم ظرف مکان۔
اصنام۔ جمع صنم بمعنی بُت۔ معبد اصنام کو ہیکل کہتے ہیں۔
اعلام۔ جمع علم۔ جھنڈا۔
دین ہُدیٰ۔ مراد اسلام۔
عنان۔ ظاہری صورت آسمان جو دکھائی دیتی ہے یا علو و ارتفاع آسمان۔
طنطنہ۔ حکایت الصوت طنبور و نقارہ وغیرہ اردو میں بھی ایسی آواز کی تعبیر ٹن ٹن سے کرتے ہیں۔ فارسی میں کر و فر کے معنی میں مستعمل ہے۔
دبدبہ۔ بائیں نقارہ کی آواز کو دبدبہ اور دہنے کی آواز کو طنطنہ کہتے ہیں۔ ایسی آواز کو اردو میں بھی دھب دھب کہتے ہیں۔ ان الفاظ سے واضح ہے کہ الفاظ حکایت الصوت سے ہی بنے ہیں۔ فارسی میں دبدبہ بمعنی جاہ و ہیبت و بزرگی مستعمل ہے۔ مگر مجازاً کیونکہ بادشاہوں کی سواری کے ساتھ نقارے بجا کرتے ہیں جن سے شان و شوکت پائی جاتی ہے فارسی میں دہنے نقارہ کو زیر اور بائیں کو بم کہتے ہیں۔

مزید۔ زیادتی۔ مرتبت۔ فضیلت۔
خبایا۔ جمع خبیہ۔ پوشیدگی۔
مشرک۔ جو ایک سے زیادہ خدا کا قائل ہو۔
ملحد۔ جو قیدِ دین سے آزاد ہو۔ اس کو ثعالبی نے
حر بھی کہا ہے۔ کافر جو بے ایمان ہو۔ سید
شریف کہتے ہیں۔ جو وحدانیت میں گمراہ ہو۔ اور
منافق جو اظہار ایمان کرے اور اعتقاداً کافر
ہو فاسق مرتکب عصیاں و تارک احکام اللہ
و برگشتہ از راہ حق۔
منبت۔ اسم ظرف اُگنے کی جگہ۔
موالان۔ جمع موال بطور فارسی۔ بہت مال والا۔
دولتمند۔ اس کا مترادف مُوول بھی ہے۔ چونکہ
موالات کے ساتھ یہ لفظ شبہ اشتقاق رکھتی ہے۔
لہٰذا لفظاً تو مناسب ہے مگر معناً بجائے اس کے مُوبدان
جمع موبد بمعنی پیشوائے دین یزدان پرستان بہتر ہوگا
اصلاً مغو بد تھا بمعنی سردار و دانشمند مغان۔
موالات۔ دوستی و پیوستگی با چیزے داشتن
ملت حنیفی۔ دین ابراہیمی مراد مذہب اسلام۔
اُترار۔ بضم۔ ترکستان میں ایک شہر کہ امیر کبیر صاحب
قرآن تیمور نے اسی شہر میں وفات پائی۔ اور بعضے
کہتے ہیں کہ فاراب مولد ابونصر فارابی کا نام ہے
یعنی فاراب و اُترار ایک ہی شہر کے نام ہیں۔
ابرار۔ جمع بر بکسر بمعنی نیکو کاران۔ اس کا واحد
بار بھی ہے۔
اشرار۔ جمع شریر۔ بداں۔

صاحب اسرار۔ دانندۂ رموز معرفت۔
مقدمہ۔ وہ مطالب جو پہلے بیان کر دیا جائے۔
تاکہ مطالب آئندہ کے سمجھنے میں آسانی ہو۔
حکایت۔ سخن نقل کردن۔
غزوات۔ جمع غزو و غزوہ بمعنی حملہ بر بلادِ
دشمنان اور جہاد مطلق ہے پس ہر غازی مجاہد
ہے۔ مگر ہر مجاہد غازی نہیں۔ لیکن اصطلاح اہل
تاریخ اسلام میں جہاد کے معنی غیر مسلمین سے جنگ
کرنا اور غزوہ مومنین کی اُس جنگ کو کہتے ہیں۔ جو
کفار کے ساتھ ہو مگر رسولؐ یا امام وقت بھی ساتھ
ہو۔ اور اگر رسولؐ ساتھ نہ ہو تو سریہ کہتے ہیں۔
اجتہاد۔ جہد و کوشش کرنا۔ راہ صواب ڈھونڈنا۔
اصطلاح فقہ میں کلیات سے مسائل جزئیات کا
استنباط کرنا۔ یہاں بمعنی جہاد لایا گیا ہے۔
محمود سبکتگین۔ سلطان محمود غزنوی کے باپ
کا نام سبکتگین ہے۔ صاحب غیاث سبک بمعنی تیز
اور تگ بمعنی قدم اور یا و نون نسبت سے سبکتگین
کی ترکیب بتاتے ہیں۔ اضافت درمیان میں آئی
ہے۔ میرا خیال ہے کہ تگین ایک بادشاہ کا نام
ہے مگر بمعنی مطلق شاہ مثل قاآن و خاقان خان
مستعمل ہے چنانچہ قاآنی فرماتے ہیں ؎

اے جہاندارے کہ در کہ پاس جاہت آسمان
قیصر ورائے و نجاشی و تگین و فور باد

اسی طرح الپتگین میں بھی تگین بمعنی شاہ ہے اور
الپتگین کے معنی بادشاہ دلیر کے ہیں۔

بطون - جمع بطن بمعنی شکم - مراد درمیان -
مصنفات - کتابیں -
مشحون - شحن سے مفعول کا صیغہ ہے بمعنی پر -
بارز - ظاہر و پیدا و آشکارا - حساب کتاب کی اصطلاح ہیں وہ رقم جو میزان کی بائیں طرف ہو اور داخل میزان ہو -
استیفاء - ہمہ را فراگرفتن - محاسبی - چنانچہ سر دفتر دیوان کو مستوفی کہتے ہیں (ہیڈ آڈیٹر) ممکن ہے کہ بمعنی گرینڈ ٹوٹل ہو -
بارز استیفاء - مثلاً کبھی کا کسی پر کچھ آتا ہو اور قرض دار نے بدفعات کچھ دیکر رسیدیں لی ہوں وقت بیباقی رسیدات سے جو رقم زیادہ نکلے اُسے بارز استیفاء کہتے ہیں - یہاں مراد تحریر کامل ہے -
حشو - زائد - بھرتی - پُرکن - میزان کے داہنے طرف کی رقم جو داخل میزان نہ ہو -
بارز استیفاء - تحریر واضح - بیانات عطرح اُوپر کے تینوں الفاظ اصطلاح محاسبی ہیں -
حداثت سن - نو عمری - کم سنی -
نضارت غصن عمر - تازگی شاخ عمر -
گوئے سبقت ربودن - فضیلت پانا - چوگان بازی میں جیت جانا -
بلاد - بکسر جمع بلد بمعنی شہرہا -
عباد - بکسر جمع عبد بمعنی بندگان -
اکناف - جمع کنف بمعنی کنارہ و جانب ...
فراست - بسر عنہ فہم و ادراک علامات و نشانات سے کسی شئی کی حقیقت کو معلوم کرنا -
سیاست - نظم و نسق ملک از روئے تعزیز -

صفحہ ۸

معمور - آباد متعلق بلاد اور سرور متعلق عباد ہے -
خرم - دراصل بلا تشدید ہے - بمعنی خوش و شاداب کیونکہ فارسی میں کوئی لفظ از روئے وضع بالتشدید نہیں - جو الفاظ فارسی میں مشدد ملتے ہیں وہ از روئے تصرف مشدد ہیں - شیخ عطار فرماتے ہیں ؎

چہ سازی سرا و چہ گوئی سرود
خرم شد بدیں خاک تیرہ فرود

شان کا مرجع خوباں ہے
الہام - وہ واردات قلبی جو بطریق فیض ہوں -
مقصر - کوتاہی کرنے والا -
فی جنب اللہ - در پیش خدا -
عبد اللہ - نام مصنف تاریخ وصاف - جن کا لقب وصاف اور تخلص شرف ہے -
فضل اللہ - مصنف کے باپ کا نام -
جعل اللہ عقباہ خیراً من اولاہ
خدا اس کے انجام کو آغاز سے بہتر کرے -
عقبیٰ - عالم آخرت و انجام کار و جزا خواہ خیر کے ساتھ ہو یا شر کے ساتھ بعض جزاے خیر ہی کو کہتے ہیں -
اولیٰ - اوّل کا صیغہ مونث مراد دُنیا -
سوانح - جمع سانحہ آنچہ بر کسے ظاہر شود -
خواطر - جمع خاطر آنچہ در دل گذرد و بمعنی دل نیز آمدہ -

ضمیر - راز دل -
طریان - بتوالی فتحات لاحق شدن -
جواذب - جمع جاذب - کشندہ بطرف خود
جولان - گردش - حرکت -
نوعروس بدائع سے مراد تاریخ جہانکشا یا
حالات چنگیز خانیاں -
حُلی - جمع حلیہ بکسر بمعنی زیور -
افضال - برتری -
حالی - مزین و آراستہ - اسم فاعل حُلی -
حالی - فوراً - در زمان -
تتمیم - پورا کرنا - تمام کر دینا -
حالے - حال و یائے وحدت سے مرکب ہے -
بمعنی شان و معظم امور -
خلخال - پازیب یا جھانجھ ایک زیور ہے -
خالی - عاری یہ لفظ بعد خلخالے بڑھاؤ -
چگلی - بکسرتین - منسوب بہ چگل جو ایک شہر ترکستان
کا ہے - جہاں کے باشندے خوبروئی اور تیر اندازی
میں معروف ہیں -
بستگان - متعلقان - جمع بستہ -
قنقلی - ترکوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے -
چگلی بستگان قنقلی سے مراد عبارت
کتاب جہانکشائے جوینی ہے -
دامن در پا کشیدن - فخر و غرور کرنا - کیونکہ
دامن کا نیچا ہونا علامت فخر و خیلاء ہے -
ناز - بیہ ماغی و بے پرائی و استغناء معشوق -

کرشمہ - بکسرتین - اشارت چشم و ابرو - رشیدی و
کشف میں بفتحتین لکھا ہے -
براعت - فصاحت و کمال و فضل و ہنر -
غنج - بفتح غین - کرشمہ و ناز - و اعتدال حرکات
معشوق و حرکت چشم و ابرو -
دلال - بفتح و بکسر نیز - غمزہ و ناز -
طنز - ناز و سخریہ و طعنہ یا طیرہ بکسر بمعنی
سُبکی و خجالت و عیب -
سر آستین بر چیزے افشاندن - رد و منع
کردن -
رسائل - جمع رسالہ - کتابے مشتمل بر مسائل قلیلہ
کہ از یک نوع باشند - علمائے کلام - کتاب قواعد
علمیہ کو کہتے ہیں -
اواخر - جمع آخر - بمعنی متاخرین -
اوائل - جمع اول بمعنی متقدمین -
ذیل - دامن - جمعش اذیال -
تجدید - از سر نو ساختن و نو کردن -
مذیل - دامندار -
موید - تائید یافتہ - یہ لفظ میرا بڑھایا ہوا ہے -
مخلد - مفعول از تخلید - جاوید و ہمیشہ -
موبد - مفعول از تابید - جاوید و ہمیشگی یافتہ -
حوادث - جمع حادثہ - نو پیدا -
وقائع - جمع وقیعہ - رد نیا و ہا و حوادث [illegible]
و اخبار کارزارہا - چہ وقیعہ بمعنی قتل و قتال آمدہ -
انصرام - منقطع شدن چہ صرم بمعنی [illegible]

اس لئے تلوار کو صارم کہتے ہیں۔

قانقلی۔ اس لفظ کی تشریح میں اپنے محل پر ایک صفحہ پہلے بھول گیا۔ یہاں بے محل لکھے دیتا ہوں۔ **آغوز خان** یزدان پرست نے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ چھیاسی سال حکومت کی اور بہت سے ایل (قبیلے) بنا دئے۔ اُن میں سے ایک ایغوری ہے۔ جسکے معنی باہم آمیختن کے ہیں۔ باپ قراخاں اور بیٹے آغوز خاں میں جب لڑائی ہوئی تو جو گروہ آغوز خاں کا طرفدار اور شریک تھا اس کا نام اپنی نسبت سے آغوز خاں نے الغوری رکھا۔ دوسرے کا نام قانقلی رکھا۔ اس لفظ کے معنے ترکی میں گردونک (چھکڑے) کے ہیں۔ یہ وہ طائفہ ہے جس نے مال غنیمت لادنے کے لئے چھکڑا بنایا۔ تیسرے قارلیغ اس کو قارلیق بھی کہتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے برف کے ہیں۔ اور یہ ایک جماعت کا نام ہے جو سفر زمستان میں تنگی برف اور شدت ژالہ باری کی تاب نہ لاکر کسی پناہ گاہ میں ٹھہر گئے تھے۔ حالانکہ آغوز خاں نے سب ساتھیوں کو پیچھے رہ جانے سے منع کر دیا تھا۔ چوتھے خلج یا قلج جس کے معنے دگرسنہ باش کے بھی۔ یہ ایک شخص کا نام ہے۔ اس کی اولاد کا بھی یہ نام ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں یہ شخص کیمپ سے جدا ہو گیا۔ اور راہ ہی میں اُس کی زوجہ نے لڑکا جنا۔ شدت جوع سے یہ عورت راستہ نہ چل سکتی تھی۔ اس کے شوہر نے ایک سیال کو دیکھا کہ وہ چکور لئے جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے گھوڑا دوڑا کر چکور کو چھین لیا۔ اور اُسے بھون کر زوجہ کو دیا۔ جب قوت آئی تو کیمپ سے آکر ملے۔ سپہ سالار نے اُس سے دیر میں آنے کا سبب پوچھا۔ اُس نے ماجرا بیان کیا تو سپہ سالار نے ناخوش ہو کر کہا خلج یعنی بھوکا رہ پس یہ نام اُس کا اور اُس کی اولاد کا ہو گیا۔

قبچاق۔ درخت میان تہی کو کہتے ہیں۔ لشکر کے ایک ترکمان نے لڑ کر جان دی۔ اس کی زوجہ حاملہ ساتھ تھی۔ بعد مرگ شوہر اونٹ پر جا رہی تھی۔ دردزہ نے زور کیا۔ ایک درخت کھوکھل میں گھس گئی۔ اور وہاں لڑکا جنا۔ سپہ سالار نے اس کو اپنا لڑکا بنا لیا اور قبچاق نام رکھا۔ اسکی اولاد قبچاق کہلاتی ہے۔

مُشعبد۔ شعبدہ باز۔ مکار۔

إِلَىٰ يَوْمِي هٰذَا۔ میرے اس زمانہ تک۔

إِلَىٰ بَقِيَّةِ عُمُرِي۔ میری باقی عمر تک۔

إِلَى اللهِ أُفَوِّضُ أَمْرِي۔ میں اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

مروی۔ روایت کردہ شدہ۔

مرئی۔ دیدہ شدہ۔

محنّک۔ اسم فاعل از تحنیک بمعنی عاقل۔

تطلع۔ آگاہی۔ اطلاع پانا۔

مقدمہ۔ جس پر مباحث آئندہ کا انحصار ہو یا وہ قضیہ جو جزو قیاس ہو۔ یا جس پر صحت دلیل موقوف ہو۔

اُمم۔ جمع اُمت۔ گروہ۔

سالفہ - گذشتہ -
اجرام علوی - افلاک و سیارگان -

صفحہ ۹

عالم سفلی - دُنیا -
مہذب - اسم فاعل از تہذیب اصلاح کنندہ -
عقل - قوتیست در نفس مجرد عن المادہ کہ امتیاز حق و باطل میکند - و ادراک معانی کلیہ حقائق معنویہ مینماید - عقل کے معنے بندیدن یا نہادن کے ہیں - چونکہ مانع ارتکاب امور قبیحہ ہوتی ہے - اس لئے اسے عقل کہتے ہیں -
مجرب - اسم فاعل از تجریب و تجربہ بمعنی آزمودن جانچ پڑتال کرنے والا -
نفس - جوہر عقل کو باعتبار تعلق بہ بدن نفس کہتے ہیں - اور یہی نفس ناطقہ ہے - اور سید شریف تعریفات میں فرماتے ہیں کہ وہ جوہر لطیف بخاری حامل قوت حیات وحس و حرکت ارادی ہے -
حکمت - جاننا حقائق اشیاء کا بحسب قوت بشری یا دانستن آنچہ دانستنی است و کردن آنچہ کردنی است -
اقتضا - چاہنا - لازم ہونا -
بقا بالتشخص - کسی کا اپنی ذات سے باقی رہنا -
تنسیق - نظم و ترتیب -
مجاری - جائے جریان چیزے - محل وقوع
متقدم - پیشین - اگلے -
قرون - مدت سی و شصت و ہشتاد و صد سال -
آجکل جگ اور صدی کو کہتے ہیں - جمع قرن ہے -
متقادم - آگے آنے والا -
مکانت - مرتبہ
سائد - سردار اسم فاعل از سیادت -
مسود - جس پر سردار ہوں - محکوم - ماتحت -
فرق - جمع فرقہ - اسم جماعت متفرقہ کہ اقل آں سہ نفر باشد اور طائفہ کا اطلاق کم از کم چار پر ہوتا ہے -
ثبت - مستقل -
جزم - محکم -
تعلیق - علاقہ پیدا کرنا - کھونٹی سے آویختن -
تلفیق - فراہم آوردن و جمع کردن و ترتیب دادن
مبالغہ - سخت کوشیدن در کارے اصرار -
رویت - فکر و تامل -
طبع - آنچہ مبدء حرکت باشد مطلقاً - خواہ شعور باشد یا نہ باشد یا صورۃ نوعیہ یا نفس -
غریزی - بمعنی طبیعی - چہ غریزہ بمعنی طبیعت آمدہ -
تعریق - خوے آوردن - پسینہ لانا -
تعریق جبیں - سعی موفور کردن -
خواطر - جمع خاطر مراد دل و ما یخطر فی القلب -
دفین - مدفون - پوشیدہ -
ضمائر - جمع ضمیر ما اضمر فی القلب - راز درونی -
تنمیق - نوشتن -
ترشیق - آواز کردن قلم بہ او نوشتن -
مواتات - از مادہ وتا - آہستگی و گرانی کردن

دررفتار یعنی موافقت وہمراہی (از لمحقات صراح) بہتر یہ ہے کہ مواطات ہو۔ بمعنی موافقت کیونکہ پہلی صورت میں بہ تاویل معنی چسپاں ہوتے ہیں۔

سُرعتِ ذکاء۔ بلکہ سرعت استنتاج مطالب وسہولت استخراج نتائج از مقدمات۔ اور یہ ہفت انواع حکمت میں سے ایک نوع حکمت ہے۔

ذکاء۔ بفتح زود دریافت وزیرکی اور بضم اوّل بمعنی آفتاب ہے۔

خطاف۔ ربایندہ و برقے کہ چشم را خیرہ کند۔

مترادف خاطف۔ صفت برق است۔

مضایق۔ جمع مضیق راہ تنگ۔

عبور۔ گذشتن۔

تراکم۔ تہ بہ تہ نشستن۔

غمائم۔ بفتح۔ ابرہا۔ جمع غمام۔

ہموم۔ بضم۔ جمع ہم بمعنی اندوہ۔

محجوب شد۔ چھپ گیا۔

سودائی۔ دیوانہ۔

ہرزہ لا۔ بیہودہ گو۔

خستہ۔ زخمی ورنجور۔

سہام۔ جمع سہم تیر۔

کلالت۔ سستی وکاہلی۔

مارا بجہ از عشق تو۔ تیرے عشق کے سوا ہمارے پاس اور کچھ نہیں ہے۔

بُہرہ۔ گوٹ۔

اصطبار۔ صبر کرنا۔

مُہرہ صبر برافشاند۔ یعنی صبر کو ترک کردیا۔

طنز۔ طعن وسخریہ وفسوس۔

خزانہ۔ بکسر اوّل گنجینہ۔ کہتے ہیں کہ خزینہ مال خزانہ کا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ خزینہ لفظ فارسی ہے مبدل ہرنیۂ۔

خزانۂ افراسیاب۔ یوں تو اکثر بادشاہوں نے خزانے جمع کئے ہیں مگر خزانۂ افراسیاب ہشت گنج خسروی گنج روان یعنی گنج قارون۔ گنج گاو ان جمشید۔ گنج دیوار لبت وغیرہ کی طرح مشہور خزانہ ہے۔ ایک شعر جو مجھے ملا ہے نہ معلوم کس کا ہے اُس میں گنج افراسیاب نظم ہوا ہے ؎

دگر نامور گنج افراسیاب۔ کہ کس را نبودہ بخشکی و آب۔

بہرطور میرے پاس جو لغات ہیں۔ اُن میں گنج افراسیاب نہیں ملا ضمناً فرہنگ انجمن آرا میں یہ شعر مرقوم ہے۔

زوایا۔ جمع زاویہ بمعنی گوشہ۔

ودیعت۔ امانت۔

دُرّہ۔ مروارید بزرگ وروشن جمعش دُرَر۔

غُرر۔ بضم اوّل وفتح را۔ جمع غرہ اول وبہتر ہر شئے اور یہ صفت دُرَر ہے لہٰذا دُرَر غُرر چاہئے۔

افاضہ۔ فیض پہنچانا۔

استنارت۔ روشنی چاہنا }
استضاءت۔ نور چاہنا } مترادف المعنی۔

الضوء۔ آنچہ از ذات شئ روشنی باشد۔

النور۔ آنچہ مستعار از غیر باشد۔

الضیاء۔ اتم واکمل از نور و نور اعم ازاں است
قولہ تعالیٰ۔ جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً۔
بنا بر کجا است۔ کس بنا پر ہے۔

صفحہ ۱۰

صُفّہ۔ ایوان خانہ کہ بالا پوشیدہ باشد۔
ورائے۔ عقب۔ پس۔ آن سو۔
متخیلہ۔ قوت خیال جو خزانہ حس مشترک ہے۔
جس طرح حافظہ وہم کا خزانہ ہے۔ وہ ایک قوت
تحفظ ہے۔ اُن صور محسوسات کی حفاظت کرتی ہے
جن کا ادراک حس مشترک کرتی ہے۔ جب کہ وہ
صورتیں حس مشترک کے سامنے سے ہٹ جائیں پھر
جب اس قوت خیال کی طرف رجوع کی جاتی ہے تو
اُن صور محفوظ کو یہ قوت پیش کر دیتی ہے۔
ابکار معانی۔ اچھوتے مضامین سے
تصویر۔ صورت بنانا۔ اس لفظ کی وجہ سے
"پردہ" متخیلہ سے پہلے لایا گیا۔ کیونکہ تصاویر اور
پتلیاں پردہ کے پیچھے سے پہلے بھی دکھاتے تھے۔
معانی۔ جمع معنی لفظ سے جو بات مقصود ہو۔
مصنف ایک لفظ مکرر از روئے معنی قریب لانا
پسند نہیں کرتے مگر یہاں یہ لفظ دو مرتبہ قریب
آگیا ہے۔
بنات ضمیر۔ مراد مضامین۔

۱ س ر ع من نکاح ام خارجہ

ام خارجہ کا نام عمرہ بنت سعد بن عبد اللہ بن
قدارہ بن ثعلبہ ہے۔ یہ عورت نکاح پر بہت
جلد راضی ہو جاتی تھی۔ چنانچہ مختلف قبایل کے چالیس
مردوں سے نکاح کیا اور بچے جنے۔ کسی کام کے جلدی
سے ہو جانے کے محل پر اس مثل کو بولتے ہیں۔
دست زدہ۔ مستعمل خوار و ذلیل سیلی خوردہ۔
مقابل پامال۔ مغلوب و نادم۔
خمول۔ گمنام و بے قدر ہونا۔
انعزال۔ بریدہ شدن و تنہا شدن از دیگر۔
انخذال۔ حرف چہارم ذ معجمہ باشد بمعنی
بے بہرگی و بے یاری و مددگاری است۔
خونِ جگر۔ مراد اشک خونی۔
کشادن۔ جاری ہونا۔ حاصل ہونا۔
استنطاق۔ سخن گفتن خواستن۔
استکبار۔ گردن کشی کردن و اعراض نمودن۔
استنکار۔ ناشناسائی و از حال نیک بسوئے
حال بد گردانیدن۔
رونمودن۔ ظاہر ہونا۔ حاصل ہونا۔
سرائر۔ جمع سریرہ۔ طبیعت و راز۔
حدیقہ۔ وہ باغ جس کے گرد چار دیواری ہو۔
کارگاہ۔ کارخانہ و صنعت گاہ۔
کارگاہ مانی۔ مراد صحیفہ نقاشی مانی۔
مانی۔ نام مصور سے مشہور۔
نقش بند۔ مصور۔
ربانی جمع زبانی
کار افتادہ۔ مصیبت زدہ۔ لاچار۔ ضرورتمند۔
تثبت۔ قرار و استقلال۔

طپش - بیکلی و خفت و رفتن تحمل و شدن تیر از نشانہ و مجازاً بمعنی غصہ و بیدماغی۔

سودا - خیال۔

ور دماغ مرکب داری - تیرے دماغ میں سمایا ہے۔

سرزنش - جھڑکی و توبیخ اور سر کاٹ ڈالنا - آخری معنی قلم پر قط لگانے کے لحاظ سے بہت خوب ہیں۔

سخن پیرداز ہم - اے سخن پرداز من - میم اضافی ہے۔

شرح دادن - توضیح و تصریح کرنا۔

نیم - نے ہستم - میں کاٹ دینے ہوں۔

نیستم - نیستم - میں نہیں ہوں۔

در آتش ساختن - آگ میں جلنا اور جلنے پر راضی رہنا۔

انگشت بدندان - دانتوں کے نیچے انگلی غصہ یا غم کی حالت میں دبانا و کنایہ از حسرت و افسوس و ندامت۔

چوں دانسے بودہ - یہ فقرہ اس لئے لائے کرنے کاٹتے تھے شاید اثقل سے ہے - نزدانی و جستائیں۔

صریر - آواز۔

نفیر - فریاد و نالہ و آواز۔

نفس زدن - نجم - نشہ و غم۔

صفحہ ۱۱

سر زدہ - سرزنش کردہ شدہ و گردن زدہ۔

دم بر آوردن - سانس لینا - کلام کرنا۔

دلہ سے تکیہ یا برائے عظمت ہے یعنی بڑے بسیار اس کے نیز صفت باشد - ہونا چاہئے - تا برائے

ابتدا یعنی اس وقت سے - اس مدت کی ابتدا سے - یا پتا ہیا نیہ ہے - جو بجائے کاف بیان آتا ہے - جیسے سعدی سے ہ بر آں باش تا بر جو بیت گئی - یعنی ثابت و قائم باش بر آن کہ فرمش کردی۔

خاطر زادگان حور اوش - کنایہ از مضامین خوب۔

حورا - گوری عورت اور جس عورت کی آنکھ کی سپیدی بیحد سپید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو - اس کی جمع عربی میں حور ہے مگر فارسی والے حور کو بجائے واحد استعمال کرتے ہیں

مُشک - بضم میم و شین منقوطہ - خوشبوئے مشہور کہ از غزال بر می آید - بعضے کہتے ہیں بحالت افراد بکسر میم ہے اور بحالت ترکیب بضم میم - جیسے مُشکبو و مُشکبیز - بہرطور اس کا معرب مسک بکسر میم و سین مہملہ ہے۔

عنبر - ایک خوشبوئے مشہور کہتے ہیں - ایک شہد کی مکھی کا موم ہے - آجکل کے لوگ کہتے ہیں وہیل مچھلی میں سے نکلتا ہے - بوجہ سیاہی رنگ مُشک و عنبر سے سیاہی دوات مراد ہے۔

سیاہ روئی - بدا عمالی و بدبختی و سیہ کاری۔

سپید کاری - نیکی و صلح و سداد و خوش بختی۔

بالین - آنچہ در زیر سر نہند مثل تکیہ وغیرہ - مرکب است از بال یعنی بازو و بالا دنون نسبت چہ وقت خواب بجائے تکیہ بازو ہم زیر سر می نہند۔

رثاثت - کہنہ و سودہ شدن۔

ادب - نگہداشت ہر چیز و فرہنگ و دانش - وہ علم جس سے خلل فی الکلام سے محفوظ رہ سکیں علم ادب

آٹھ اصُول بتاتے ہیں۔ علم لغت۔ علم صرف۔ علم اشتقاق
علم نحو۔ علم معانی۔ علم بیان۔ علم عروض۔ علم قافیہ
اور چار علم فروع ہیں۔ علم رسم الخط۔ علم قرض الشعر
یعنی وہ علم جس سے شعر سالم اور معیوب میں تمیز کرتے
ہیں۔ علم انشاء۔ علم محاضرات یعنی علم تاریخ۔
کامل جمع کمال۔ اتمام اصل کے بعد خوبی زائد کا
نام کمال ہے۔
ماثور۔ بمعنی منقول۔
اصمعی۔ ابو سعید عبد الملک الباہلی از اولاد عدنان۔
بڑے لغوی اور ادیب تھے۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب
الاجناس۔ کتاب الانواء۔ کتاب الامثال۔ کتاب النوادر
وغیرہ ان کی تصنیف سے ہیں سنہ ۱۲۳ھ میں پیدا ہوئے
اور سنہ ۲۱۶ھ میں مرے۔ ہارون رشید کے زمانہ میں تھے۔
لغوی۔ لغت دان۔ منسوب بہ لغت۔
لغو۔ بیہودہ گفتن و سخن باطل۔ اور وہ چیز جو کسی
کام نہ آئے۔
ہروی۔ باشندہ ہرات۔ امامی ان کا تخلص ہے
سعدی کے ہمعصر تھے۔ نام ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر
بن عثمان المتوفی سنہ ۶۶۱ھ۔ اتابکان فارس کے شعرا
میں سربلند تھا۔ مجد ہمگر نے اس کو سعدی پر ترجیح
دی ہے۔ چونکہ مصنف نے شعرائے فارسی سے ایک
ہی آدھ کا ذکر کیا ہے اس لئے ممکن ہے کہ ہروی سے
ابو سعد آدم بن احمد بن اسد الہروی مراد ہو جو
ادیب فاضل عالم باللغۃ تھا۔ بارادہ حج سنہ ۵۲۰ھ
میں بغداد آیا۔ بغداد میں ابو منصور موہوب بن احمد

الجوالیقی سے کسی اختلاف کی وجہ سے منافرت پیدا
ہوگئی۔ زمانہ خلافۃ المقتفی لامر اللہ میں سنہ ۵۳۶ھ
میں مرا۔ (نزہۃ الالباء)۔
ہراء۔ کلام الکثیر و سخن فاسد۔ بکواس۔ اٹکل پچو۔
مطلق۔ بے قید۔ علی الاطلاق۔
جاحظ۔ ابو عثمان عمرو بن محبوب بصری فصیح و
بلیغ ائمہ معتزلہ میں سے تھے ۹۶ برس کی عمر پائی فالج ہو گیا
بڑے ظریف تھے۔ آنکھیں ابھری ہوئی تھیں۔ اس لئے
جاحظ نام ہوا۔ ایک مرتبہ ... آئے ... کیا
سنہ ۲۵۵ھ میں بصرہ میں مرے۔
کسائی۔ ابو الحسن علی بن حمزہ الکسائی سبعہ قراء
میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ علم نحو اور لغت خوب جانتے
تھے۔ قراء کے استاد تھے۔ شعر نہیں جانتے تھے۔
امین بن ہارون الرشید کے بھی استاد تھے۔ زیات
کے شاگرد تھے سنہ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے اور رے
میں سنہ ۱۸۹ھ میں مرے۔
گلیم بر سر چیزے پوشیدن۔ کسی چیز کو چھپا دینا
ڈھک دینا تاکہ اس کا عیب نہ ظاہر ہو۔
ترہات۔ سخنہائے باطل راہ و آمدہ جمع ترہۃ کہ
بمعنی باطل آمدہ۔
نمری۔ چونکہ نمر بمعنی پلنگ ہے اس لئے آگے ذکر
کلب کیا ہے۔ نام منصور بن سلمہ بن زبرقان ... سے
تھے۔ کلثوم بن عمرو العتابی کا شاگرد ہے۔ جو
صحبت برامکہ میں رہا ہے۔
صفت۔ ماننا۔

قلادہ ۔ جو کتے اور اونٹ کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
قلادہ تعلیم۔ تمغائے شاگردی۔ علامت طالبعلمی۔
روُبہ۔ اس لفظ کی شکل روبہ بمعنی لومڑی کی
ایسی ہے۔ اس لئے آگے خرگوش کا لفظ آیا ہے۔
ابو محمد روُبۃ العجاج التمیمی السعدی۔ فحول شعرا میں
سے ہے۔ اس کے اشعار بہت مرغوب اور سادہ
ہیں۔ بادیہ میں ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔

حیص بیص۔ بمعنی تنگی و سختی۔ حیص اجوف
یائی ہے بمعنی فرار اور بیص اجوف واوی ہے۔
بمعنی موت۔ حیص سے مطابقت کیلئے بیص کر دیا
ایسی مصیبت جس سے چھٹکارا فرار اور موت سے
بھی نہ ہو۔ نام شاعر ابو الفوارس سعد کہ شہاب الدین
اُس کا لقب تھا۔

کشف۔ کشادن۔ توضیح و تشریح۔ ابن عباد
کی ایک کتاب جس میں متنبی کے اشعار کی غلطیاں
اور عیوب بتائے ہیں۔

رئی۔ پری۔

شدقیہ۔ بکسر۔ شدقین بصیغہ تثنیہ اور
ضمیر سے مرکب ہے۔ واحد شدقین شدق ہے
بمعنی کنج دہن۔ باچھ۔ اور ضمیر کا مرجع ادیب ہے۔
بملء شدقیہ۔ بپری کنج دہن، منہ بھر کے۔
ھلمواُنحوی۔ بیائید بجانب من۔
شق۔ شگافتن۔ یہاں مقصود پردہ گوش ہے۔
سمع۔ شنیدن و گوش۔
نداء۔ بلند آواز سے دور کے شخص کو پکارنا۔

اخفش۔ معنی لغوی صغیر العینین و آن ابو الخطاب
عبد الحمید نحوی است۔ امتیاز کیلئے اخفش اوسط
کہلاتے ہیں۔ بڑے نحوی ہیں۔ اور عروضی سیبویہ کے
شاگرد تھے۔ کتاب الاوسط در نحو۔ کتاب تفسیر۔
کتاب عروض۔ کتاب قوافی ان کی تصنیفات ہیں۔
سیوطی کہتے ہیں گیارہ اخفش ہوئے ہیں ۲۱۶ھ
یا ۲۲۱ھ میں مرے۔

نحاۃ۔ جمع نحوی۔ عالم علم نحو۔
خفاش۔ شپرہ۔ چمگادڑ۔
صورت۔ مانند۔
متواری۔ چھپنے والا۔

مازنی۔ مولف کتاب الف لام۔ اُستاد مبرد۔ ابو عمرو
بن العلاء مازنی نام کتابوں سے ان کا گھر بھرا تھا۔
قراءت نحو و لغت میں اہل بصرہ کے امام تھے۔ ابو عمرو
خلافت منصور عباسی کے زمانہ میں ۱۵۴ھ میں مرے۔

تعلیل۔ تغیر و تبدل حروف علت وغیرہ کے وجوہ
بیان کرنا۔

مبرد۔ ابو العباس محمد بن یزید الثمالی عالم نحو و
عربیت تھا۔ کتاب الکامل والروضہ وغیرہ اس کی
تصنیف سے ہے۔ صولی اور نفطویہ اُس کے شاگرد
ہیں۔ ثعلب سے مناظرہ کو بہت دوست رکھتا تھا۔
ابن جوزی کتاب الالقاب میں لکھتا ہے کہ ایک دن
ایک سپاہی مبرد کو ڈھونڈتا تھا۔ مبرد اس واقعہ کی خبر
پاکر ابو حاتم سجستانی کے پاس چلا گیا۔ ابو حاتم نے اُسے ایک
کمبل میں لپیٹ کر چھپا دیا۔ جب وہ سپاہی ڈھونڈ کر

چلا گیا۔ تو ابو حاتم نے اُسے اَقْبِر دَالمُلحِق کہہ کے
پکارا۔ لہٰذا اُس کا لقب مبرد ہو گیا۔ اور بعض مورخ
کہتے ہیں کہ جب مازنی کتاب الف لام لکھ رہا تھا بعض
مقامات مشکل کو اپنے شاگرد مبرد سے پوچھتا تھا تو مبرد
جواب شافی دیتا تھا۔ مازنی نے خوش ہو کر کہا قُمْ
فَاَنْتَ الْمُبَرِّدُ یعنی اُٹھ کہ تو ثبت کرنے والا حق
ہے۔ اس لئے اس کا لقب مبرد ہو گیا۔ سنہ ۲۱۰ھ
میں پیدا ہوا اور سنہ ۲۸۵ھ میں مرا۔

ابن الحاجب۔ مصنف کتاب کافیہ شافیہ مختصر
اسکندریہ میں سنہ ۶۴۶ھ میں انتقال کیا۔ اسنا اوّل
قصبہ میں سنہ ۵۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اُن کی کنیت ابو عمر
کے یا بر شیخ صالح امیر ابی شامہ کی نیز کے قریب ہے۔
جمال الدین نام ہے۔ اُن کے باپ امیر عزالدین صلاحی
کے دربان تھے اس لئے ابن حاجب کہلاتے ہیں۔

بارد۔ سرد۔ ٹھنڈا۔ بدمزہ۔ پھیکا۔ مبرد۔ اور
بارد میں صنعت اشتقاق ہے۔

پھیپھا۔ پودہ میں چھپا ہوا۔ پوشیدہ۔ بخیل۔

زمخشری۔ علامہ جار اللہ۔ زمخشر خوارزم میں
ایک قریہ ہے۔ زمخشری مصنف تفسیر کشاف ہیں چونکہ
مکہ معظمہ میں زیادہ رہے اس لئے جار اللہ لقب
ہے۔ اصلی نام محمود بن عمر ہے۔ سنہ ۴۶۷ھ میں پیدا ہوئے
اور سنہ ۵۳۸ھ میں انتقال کیا۔ فرقہ معتزلہ کے بڑے
عالم تھے۔ اساس البلاغت و منہاج وغیرہ بھی
انہیں کی تصنیفات سے ہیں۔

شرح [illegible]

منغّص و بدمزہ۔ اگر اس کی جگہ نسخ پڑھیں تو یہ لفظ
یعنی بیہودہ ہے۔ یا مسخ فرمایا ہو تو کسی شکل بگاڑنا
فرّاء۔ ابو زکریا یحییٰ بن زیاد الملقب بہ فرّاء۔
بوجہ پوستین دوزی یہ لقب ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ پوستین
دوز یا پوستین فروش تھے اس لئے فرّاء لقب ہے
بنی اسد یا کسی اور کے غلام تھے۔ کسائی کے شاگرد
ہیں۔ مامون کے کہنے سے کتاب الحدود تصنیف کی۔
سنہ ۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور مکہ جاتے ہوئے راہ
میں سنہ ۲۰۷ھ میں مر گئے۔

پوستین پیراستن۔ کھال کھینچنا۔ کسی کی پوستین
پیرا کرنا۔ کسی کی مذمت و غیبت کرنا۔

ابن الاعرابی۔ ابو عبد اللہ محمد بن زیاد الکوفی
بنی ہاشم کے غلام تھے۔ بڑے زبردست لغوی تھے۔
علم ادب ابی معاویہ الضریر اور مفضل الضبی سے سیکھا
اور ان کے شاگرد ابن سکیت اور ابو العباس ثعلب
ہیں۔ بغیر کتاب کے پڑھایا کرتے تھے۔ کتاب النوادر
کتاب الانواء کتاب صفۃ الخیل و الزرع و النخل و
کتاب النبات ان کی تصنیف سے ہے سنہ ۱۵۰ھ
میں پیدا ہوئے اور بزمانہ خلافت واثق بن معتصم
سنہ ۲۳۱ھ میں وفات پائی۔

حد۔ ایسا وصف جو کسی شے کو مشارکات جنس سے
ممیز کر دے یا تعریف الشیء بالذات۔ جیسے تعریف
انسان کی حیوان ناطق ہے۔ اور رسم تعریف کو کہتے
ہیں جو عارضی ہو۔ جیسے تعریف انسان کی
[illegible]

کی تعریف میں کہیں۔ ماشی علیٰ قدمیہ۔ بادی البشرہ۔ مستقیم القامتہ۔ تعریف۔ اس طرح کسی چیز کا ذکر کرنا کہ اُس کی معرفت کے ساتھ کسی دوسری چیز کی بھی معرفت مستلزم ہو۔

اعراب - وہ حرکات جو بوجہ عامل ہوں۔

مساوی - بفتح۔ جمع سوء۔ برائیاں۔

مثالب - جمع مثلب بمعنی عیب ہا وزیونہا۔ مگر واحد مستعمل نہیں۔

لغات مختلفہ - وہ الفاظ جن کے عربی یا فارسی یا مذکر یا مونث ہونے میں اختلاف ہو۔

کافتہ - کل وہمہ۔ عربی میں بلا تنوین مستعمل نہیں۔

اُمَم - جمع اُمتہ۔ گروہ انسان۔ اور ایک ہی نبی کے پیرو۔ ام بمعنی قصد کردن سے مشتق ہے۔

مجرد - تنہا۔ صرف۔ محض کے معنوں میں مستعمل ہے۔

جہل - بفتح۔ نادانی۔ اس کی ایک قسم بسیط ہے۔ یعنی نہ جاننا اور یہ بھی جاننا کہ ہم نہیں جانتے۔ دوسر جہل مرکب۔ نہ جاننا اور یہ نہ جاننا کہ ہم نہیں جانتے یہ مرض نفسانی تقریباً لا علاج ہے۔

صحاح - جمع صحیح۔ تندرست۔ پاک از عیب۔ اور جوہری کی تصنیف سے ایک لغت عربی ہے۔

اقاویل - جمع الجمع قول کیونکہ قول کی جمع اقوال ہے۔ قول کا استعمال اکثر کلام مفید کیلئے ہوتا ہے۔

سقم - تاثیر مرض در بدن فقط۔ اگر اثر بدن اور نفس دونوں پہ ہو تو مرض کہتے ہیں۔

عین - اصل وذات وحقیقت شئے۔ اور بمعنی چشم یہ معنی چہرہ کے مناسب ہیں۔ اور اگر غین پڑھیں۔ تو بمعنی نقصان وزیان ہے۔ اس صورت میں غین اور نقصان کے درمیان واو عطف تفسیر کی ضرورت ہوگی

عین نقصان - چشم زبان۔ ذات نقصان۔

جہرہ - اگر عین کی جگہ غین پڑھیں تو جہرہ کی جگہ جمہرہ پڑھنا چاہئے۔ بمعنی تمام وکمال وکل اور ایک کتاب امثال کا بھی نام ہے۔ جو ابی ہلال عسکری کی تصنیف سے ہے معنی جملہ بلحاظ متن چشم زبان کو اُس کے جہرہ فضائل پر فائق سمجھیں۔ یعنی اُس کے فضائل سے صرف نظر کرکے اُس کے نقصان پہنچانے کو بہتر جانیں۔ معنی بلحاظ غین وجمہرہ۔ اس کے لئے نقصان وزیان کو اُس کے کل فضائل پر ترجیح سمجھیں حاصل یہ ہے کہ ایسا فاضل کہ جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے فاضل کچھ نہیں۔ یہ کساد بازاری زمانہ ہے کہ اُس کو سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

فائق - فوقیت اور افضلیت رکھنے والا افزون وزیادہ برگزیدہ وبرگزیدہ۔

بدل - دو اسم بلا عطف واضافت کہ دوسرا پہلے کا مفسر ہو۔ پہلے کو مبدل یا مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ جیسے "احمد برادر شما آمدہ بود"۔ احمد مبدل منہ اور برادر شما بدل ہے۔ جو احمد کی توضیح کرتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الغلط وہ ہے کہ متکلم کوئی غلط لفظ بول کر دوسرے لفظ سے اُس کی تصحیح کرتے۔ جیسے

یکے روستائی سقط شد خوش ۔ روستائی مبدل منہ اور خر بدل ہے یعنی دیہاتی نہیں بلکہ اُس کا گدھا مر گیا۔ اس صورت میں مبدل منہ گویا بیکار ہوتا ہے حاصل فقرہ یہ ہے کہ اگر اُس کا نام زبان پر بھی آجائے تو فوراً اس کا نام بدل کے اُس کی تصحیح کر دیں۔ یعنی اُس کا کوئی نام بھولے سے بھی نہیں لینا چاہتا۔

طرح۔ تفریق کرنا۔ نکال ڈالنا۔ یعنے جس طرح بدل غلط میں مبدل منہ کو گویا اعتبار سے ساقط کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اُس کا بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

گاہ و بیگاہ۔ کبھی کبھی۔ صبح و شام۔

مناوبت جمع مناوبہ۔ نوبت بنوبت۔ باری باری کسی کام کا ہونا۔

تجاوب۔ ایک دوسرے کو جواب دینا مراد پے درپے۔

محن۔ جمع محنت۔ رنج و غم۔

فتن۔ جمع فتنہ۔ امتحان۔ رسوائی۔ عذاب۔

دل گرم۔ وہ دل جو آتش غم سے پر ہو۔

دم سرد۔ ٹھنڈی آہیں۔

صفحہ ۱۲

دم۔ نفس۔ مراد آہ سرد۔

باد برآہن۔ یعنی بے تاثیر۔

بہمن۔ ماہ خزاں۔ ایران میں بارش موسم سرما ہی میں ہوتی ہے۔ اس مہینہ کا مقابل تقریباً جنوری آتا ہے۔

نرگس و گل شدم الخ۔ یعنی نرگس ہوں کہ بغیر آب کے آنکھ نہیں کھولتا۔ ظاہر ہے کہ گل نرگس سینچنے ہی سے کھلتا ہے۔ یعنی جب تک آنکھ کھلی رہتی ہے روتا ہی رہتا ہوں۔ اور میں گل ہوں جس طرح غنچہ بے باد کلی بغیر نسیم نہیں کھلتی۔ اسی طرح میرا منہ بھی بغیر دم سرد نہیں کھلتا یعنی ہر وقت سرد آہیں کیا کرتا ہوں۔

معنے آرا۔ مراد شاعر معنی آفرین۔

ناقد ذہن۔ جس کا ذہن خوب رسا ہو۔

ناقد۔ پرکھنے والا۔ نقد کے معنے پرکھنا۔

ارتجال۔ فی البدیہہ گفتن۔ بلا فکر کلام کرنا۔

رکب شطرو۔ معنی لغوی سوار ہونا اور ہنکانا۔ مراد شہسواری میدان بلاغت کبھی نظم یا نثر میں کسی جز مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کسی نکتہ یا خوبی کے واسطے کر دیتے ہیں اسے طرد و عکس کہتے ہیں۔ جیسے کلام الملوک ملوک الکلام۔ یا عادات السادات سادات العادات۔ حافظ شیراز فرماتے ہیں ؎ دلبر جانان من بردہ دل و جان من ؛ بردہ دل و جان من دلبر جانان من ؛

قریحہ۔ طبیعت۔

امرء القیس۔ ملک الضلیل صاحب قصیدہ اول از سبعہ معلقات۔ نام حندج یا سلیمان۔ باپ کا نام حجر۔ آکل المرار کا نام تملک بنت عمر یا بنت فاطمہ بنت ربیعہ۔ عنیزہ اپنی چچازاد بہن کا عاشق اسی سے قصیدہ کی تشبیب کرتا ہے۔ منذر کے خوف سے بھاگ کر قیصر روم سے استمداد کے لئے روم گیا۔ واپس آتے وقت کوہ عسیب کے پاس جبہ مسموم پہنے سے مر گیا۔ نبی صلعم سے چالیس سال پیشتر گذرا

ہے کلیب اور مہلہل شاعر کا بھانجا تھا۔
قروح - زخمی و ریش -
اسلوب - طرز و روش و نوع جمع اس کا اسالیب
یعنی انواع و اقسام کلام -
مدح - ستایش ممدوح قبل احسان باشد یا بعد
آن - ذوی العقول و غیر ذوی العقول و ذوی حیات
و غیر ذوی حیات سب کی تعریف کو مدح کہتے ہیں۔
ازہر - روش وصفیہ - رو سے از کرم و جوانمردی۔
زہیر بن سلمی الشاعر المشہور جاہلی مزنی قبیلہ کا
ہے سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ اسی کا ہے اس
میں اس نے ہرم بن سنان بن حارثہ اور حارث
بن عوف بن ابی حارثہ کی مدح کی ہے - ابو تمام
نے حماسہ میں اس کے شعر لایا ہے - کعب بن زہیر
مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر اس کے دونوں
بیٹے صحابی تھے - حولیات اس کے مشہور ہیں -
لطائف - جمع لطیفہ - نازک و نیز لطف کلام
تمام کے لطائف اور بحتری کے مدائح مشہور ہیں۔
اعتذارات - شاعر نابغہ - عذر میں جو اشعار
کہتا ہے خوب لکھتا ہے -
نادرات - انوکھی کہ ادنی جنس اشیاء کی
جماعت کی صفت ہے - مراد مضامین لطیفہ پیدا
کرنے والی -
نابغہ - زیاد بن معاویہ کا لقب ہے قبیلہ ذبیان
میں بغیض بن ریث بن غطفان سے تھا - ابتدا عمر میں
سے ابو قابوس منذر اور اس کے دادا کے پاس رہا مصاحب خاص تھا
نے جب اس کی چغلی کھائی تو یہاں سے چلا گیا - اور
عمرو بن الحرث الاصغر بن ابی شمر الغسانی کا پر پوتا تھا۔
اور اس کے بھائی نعمان کی مدح کرتا رہا - جب نعمان
ابن منذر کو معلوم ہوا کہ وہ تہمت غیر واقعی تھی -
تو نابغہ کو بلا لیا - پھر اس نے اپنے عذر والے
قصائد نعمان کو سنائے چنانچہ اعتذارات
نابغہ مشہور ہیں - حسان بن ثابت اس کی کامیاب
شاعری پر رشک کیا کرتے تھے - نابغہ اس شاعر کو
کہتے ہیں جو شاعری ترک کر کے دوبارہ جب کہے
تو پہلے سے بہتر کہے ایک نابغہ جعدی بھی شاعر
ہیں جو صحابی بھی تھے -
عقدہ - بضم گرہ -
تعذر - دشوار شدن کار -
خمور - جمع خمر اسم جامع شراب کا ہے - اور دیگر
اسمائے شراب اسمائے صفتی ہیں - ابو نواس کے
اشعار وصف شراب میں مشہور ہیں -
اعشیٰ - میمون بن قیس بن جندل بن شراحیل
وائلی اس کی کنیت ابو بصیر ہے - اور عرب اس کو
صناجۃ العرب کہتے ہیں - بڑا نامور شاعر عیسائی تھا
حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز کے ہمراہ ام
سے مشہور ہے کہتا ہے - یونس نحوی نے پوچھے تو کہا
امرء القیس سوار ہو اور نابغہ خوف میں اور زہیر رغبت
اور اعشیٰ مستی کی حالت میں بڑے کہنے والے ہیں
ارادہ قبول اسلام کا تھا مدینہ کو جا رہا تھا - ابو سفیان
راستہ میں آ ملے اور کہا کہ نبی شراب سے منع کرتے ہیں

پھینکر کہا شراب تو مجھ سے نہ چھوٹیگی۔ یہ کہکر واپس
ہوا اور راستہ میں اونٹنی سے گرکر مرگیا۔
مُغَنّی۔ اسم فاعل۔ بیہوشی لانیوالا۔
عَرض۔ پیش کردن۔
سلاست۔ روانی عبارت۔
طراوۃ۔ تازگی و نمی۔
لبید۔ بن ربیعہ عامری جعفری قبیلہ سے ہیں اور
شاعر مخضرمی ہیں۔ چوتھا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انہیں
کا ہے۔ لواء بنت عبداللہ مری سے تشبیب کرتے ہیں۔
ربیعہ زیاد عبسی کے اپنے مناجرات کا حال جو نعمان بن
منذر لخمی کے سامنے ہوئے تھے اُن کا اس قصیدہ
میں ذکر کیا ہے۔ لبید کے معنی جوالق کے ہیں۔ جاہلیت
میں زید بن خطاب کو قتل کیا تھا جو بھائی حضرت عمر کے
سامنے اسلام لائے۔ خلافت ثالثہ میں ایکسو ستاون
برس کی عمر سے زیادہ ہوکر مرے۔ ابوتمام حماسہ میں
ان کے اشعار لایا ہے۔
لُبَید۔ کند ذہن۔
حُطَیئہ۔ ابومرزہ جرول بن حذیفہ عبسی۔ شعرائے
اسلام میں بڑا نامور شاعر ہے۔ فرزدق سے پڑھے
ہوا تھا۔ ایک دوسرے کی ہجو کرتے تھے۔ اسلام
کے بعد جریر فرزدق اور اخطل سا کوئی شاعر نہیں ہوا
جب یہ ماں کے پیٹ میں تھا۔ اس کی ماں نے خواب میں
دیکھا کہ ایک رسّا جنا جو ہر ایک کے گلے میں پڑتا
ہے اور گلا گھونٹ دیتا ہے۔ لوگوں نے تعبیر دی کہ
تیرے پیٹ سے شاعر ہاجی اور شریر پیدا ہوگا۔

جریر کے معنے رسّے کے ہیں۔ اسی سے جریر لقب ہوا۔
سنہ ۱۱۰ھ میں اسی برس کی عمر پاکر مرا۔ اسی سال
اس سے پہلے فرزدق کی وفات ہوئی ہے۔
جُرجُرہ۔ معرب و مخفف آنگ بر بمعنی مکار۔ کیونکہ
بھیڑیا گلہ گوسفند جو آگراں پر پانی مل جاتا ہے
تاکہ بیماری اور بھیڑوں کا خون خوف سے خشک ہو
جائے۔ پھر ایک کو دبا لیتا ہے۔ یہ فعل اس کا مکر پر
دال ہے۔
فَرَزدَق۔ ابوفراس ہمام بن غالب بن صعصعہ
تمیمی شاعر مشہور و معروف ہے۔ فرزدق کے معنے سرشتہ
و ترش رو اور روٹی جو تنور میں گر کر جل جائے اس
کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا۔ اس کا دادا
صعصعہ پہلے ایمان لایا ہے۔ ہشام بن عبدالملک
خلیفہ اموی کو بوجہ ہجوم استلام کا موقع نہ ملتا تھا۔
اور ایک طرف امرا کے ساتھ کھڑا تھا۔ اتنے میں امام زین العابدین
تشریف لائے۔ لوگ ہٹ گئے اور بفراغت رسم استلام
ادا کی۔ تب ہشام نے تجاہل کے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں
فرزدق وہاں موجود تھا۔ فی البدیہہ امام کی تعریف
میں قصیدہ کہا جو بہت مشہور ہے۔ امام نے بارہ ہزار
درہم انعام دیئے اور ہشام نے اُسے قید کر دیا۔ فرزدق
نے انعام نہ لیا۔ جریر کے چالیس دن بعد ۱۱۰ھ میں
وفات پائی۔
فِراق۔ جدا۔ [illegible]۔
دَقّ۔ کوفتن۔ مراد ذلت و خواری۔
تعییر۔ سرزنش کردن۔

سمر - افسانہ و قصہ شب۔

سمرہ - ان کے حالات مجھے نہ ملے۔ سمرہ بن جندب ایک صحابی ہیں جن کے کچھ اشعار رجز ملتے ہیں۔ کوئی شاعر نامی کی حیثیت سے باوجود تلاش بھی مجھے کوئی شخص نہ ملا۔

تقریع - سرزنش و ملامت۔

بُحتری - ابوعبادہ کنیت اور ولید نام ہے۔ قبیلہ طی میں سے تھا۔ عرب کا مشہور شاعر ہے۔ ۲۰۶ھ میں پیدا ہوا۔ خلیفۃ المستعین باللہ کے زمانہ میں تریسٹھ برس کی عمر پاکر بغداد میں فوت ہوا۔ ایک عربی قصائد کا دیوان موسوم حماسہ علاوہ حماسہ مشہور اسکی یادگار مشہور ہے۔

معرّی - ابوالعلا احمد بن عبداللہ بن سلیمان معرّی تنوخی فنون ادب میں کامل تھا۔ رسائل دیوان - سقط الزند - وضوء السقط - کتاب الایک والغصون - لامع العزیزی - ذکر حبیب عبث الولید۔ وغیرہ اس کی تصنیفات سے ہیں معرہ میں ۳۶۳ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۳۶۷ھ میں چیچک سے اندھا ہوگیا - پہلی مرتبہ وہ بغداد میں ۳۹۸ھ میں دوبارہ ۳۹۹ھ میں آیا۔ بروز جمعہ ۱۳ ربیع الاول ۴۴۹ھ میں معرہ میں مرا۔ ابوالقاسم علی بن المحسن تنوخی اور خطیب ابوزکریا تبریزی اس کے شاگرد ہیں۔

مُعرّی - برہنہ و خالی۔

مُعزّی - امیر معزی محمد بن عبدالملک نام ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔ آل سلجوق کے دربار میں ان کو وہی مرتبہ حاصل ہے۔ جو رودکی کو سامانیوں میں اور عنصری کو محمود کے دربار میں۔ پہلا قدردان اُن کا ملک شاہ سلجوقی تھا۔ اور دوسرا معزالدین سنجر۔ جس نے ملک الشعرائی کا خطاب دیا۔ اور اپنے نام پر تخلص کو منسوب کرنے کی اجازت دی ۵۴۲ھ میں انتقال کیا۔ ہدایت شیرازی فرماتے ہیں کہ غزل میں رنگ فرخی کا ہے اور مدح میں عنصری کا۔

موات - بضم مرگ۔

ابیات - اشعار۔

مُعزّی - تعزیت کردہ شدہ۔

ابن اسماء - مجھے ان کے حالات نہ ملے۔

اسم بلا جسم - معدوم و لاشی۔

کُثیّر - کثیر کی تصغیر ہے۔ نہایت کوتاہ قامت تھا۔ بعض کہتے ہیں۔ تین بالشت کا قد تھا۔ اس لئے بصیغہ تصغیر نام رکھا۔ ابوصخر بن عبدالرحمن خزرجی نام ہے۔ عرب کے مشہور شاعروں اور عاشقوں میں سے ہے۔ عزہ کے ساتھ عشق اس درجہ کیا کہ ضرب المثل ہوگیا۔ چھوٹے قد ہونے کی وجہ سے راحثُ الذباب بھی اس کا لقب ہو گیا تھا۔ خلیفہ عبدالعزیز کے پاس آیا جایا کرتا تھا ایک مرتبہ عزہ سے ملنے چلا۔ راستہ میں عزہ کو دفن کرکے واپس آنے والے مل گئے۔ خبر مرگ پاکر اس کی قبر پر جاکے شعر پڑھے ۱۰۵ھ میں اس نے

وفات پائی۔ شیعی المذہب تھا۔
دم وربستن ۔ خاموش کردن ۔
معاندت ۔ از عناد ۔ دشمنی
معاونت ۔ از عون مدد و یاری ۔
تذکرہ ۔ یادگاری ۔
ابن المقرب ۔ مجھے ان کے حالات نہ ملے ۔ مگر مولانا محمد شفیع صاحب وائس پرنسپل آف اورنٹیل کالج لاہور نے ان کی بابت چند سطریں عطا فرمائیں ہیں۔
امیر جلال الدین ابو منصور بن عبداللہ المقرب الابراہیمی العیونی چھٹی صدی کے نصف اول میں احساء میں رہتا تھا۔ یاقوت نے ۶۱۷ھ میں موصل میں اس سے ملاقات کی۔
بیداد ۔ ظلم۔
غدّار ۔ بیوفا۔
بے بنیاد ۔ مراد ناپائدار۔
مکرمات ۔ جمع مکرمت ۔ بزرگی و شرف و نوازش۔
خراب ۔ ویران ۔
مردمی ۔ سخاوت و جوانمردی ۔
آب ۔ رونق ۔
تفتہ ۔ گرم ۔

صفحہ ۱۳

طبطاب ۔ بہر دو ظائے معجمہ ۔ درد منری و عجیب بہر دو طائے مہملہ ۔ اس محل پر بے معنی ہے۔
ذکور ۔ بفتح ذال معجمہ ۔ یاد کرنیوالا ۔
عنا ۔ رنج و مشقت ۔

منزجر ۔ تنگدل و آزردہ ۔
عقاب ۔ بکسر شکنجہ و عذاب ۔
ثواب ۔ مزد و صلۂ عمل نیک ضد عذاب ۔
باش ۔ مصرع ثانی سے متعلق ہے ۔ یعنی گاہے از نالہ رباب باش ۔ وگاہے از اشک شراب باش ۔
رباب ۔ ستار کی طرح ایک باجہ ۔ جس پر ستار ریاں نہیں ہوتی ہیں ۔
نیکوان ۔ حسینان ۔
مشوش ۔ پریشان و آشفتہ ۔ چہرہ پر ادھر اُدھر کہیں بکھرے ہوئے دانہ کی طرح ہوتا ہے ۔ اس لئے خال کی صفت میں مشوش لاتے ہیں ۔
تاب ۔ پیچ و غم ۔ محنت و مشقت ۔
بخشایند ۔ رحم کنند ۔ ظاہر ہے کہ جس پر دشمن بھی رحم کرے ۔ اس کی حالت کیسی زار ہوگی ۔
محور ۔ بکسر میم ۔ گراری کی لکڑی ۔ جس پر گراری گھومتی ہے ۔ وہ خط جو قطبین کو ملائے ۔
اقطاب ۔ جمع قطب ۔ بہر سہ حرکت ۔ میخے کہ بر آن آسیا یا کرہ میگردد ۔ کیلی ۔
مستطرف ۔ بکسر را اسم فاعل از باب استفعال یا بصیغہ مفعول از مادہ طرف بفتحتین بمعنی اطراف کا گھیر نیوالا یا از مادہ طرف بکسر بمعنی طرفہ و نو و نادر ۔ اصمعی کہتے ہیں استطرفت الناقۃ ۔ اے چرید شتر مادہ اطراف چراگاہ را ۔ اسی سے معنے اوّل مشتق ہیں ۔
افانین ۔ جمع افنان و آں جمع فنن بمعنی شاخہا

مراد اقسام۔

مستودع۔ بفتح دال۔ امانت گاہ و جائے گاہ و
بکسر دال امانت گذارندہ۔

سحبانِ سحبان۔ کلام سحبان کو گلشن سے استعارہ
کیا ہے۔ اضافت سحبان پر غلط ہے۔

سحبان ابن وائل۔ فصیح مشہور عرب ہے۔ سحبان
بن زفر بن ایاس بن عبد الشمس وائلی مخضرمی شاعر
عرب تھا۔ فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھا۔
جیسے باقل سفاہت میں اور کند ذہنی میں ضرب المثل ہے۔ ایک
مرتبہ معاویہ کے دربار میں آیا۔ خطبا قبائل تصور استعداد
علمی کے باعث ہر بیانے سے اٹھ گئے۔ وقت ظہر سے غروب
آفتاب تک معاویہ کی تعریف کرتا رہا۔ اور اتنے وقت میں
کسی لفظ کو مکرر اپنی تقریر میں نہ لایا۔ سن وفات و
پیدائش نامعلوم ہے۔ [illegible] نے اسکی بہت تعریف کی۔

بہجت۔ بفتح خوبی و خوشی۔

علمی۔ تثنیہ کا صیغہ ہے۔ دراصل علمین تھا۔ نون بوجہ
اضافت گر گیا۔ مراد اس سے علم معانی و بیان ہیں۔

معانی۔ وہ علم ہے جس سے الفاظ بمقتضائے حال
کا علم ہوتا ہے۔ اور معانی مطلوبہ کو اچھی عبارت
میں ادا کر سکتے ہیں۔ اس علم سے بلاغت کلام حاصل ہوتی
ہے۔ اس علم کے مسائل آٹھ ہیں (۱) اسناد خبری (۲)
مسند الیہ (۳) مسند (۴) متعلقات فعل (۵) قصر
جو از قسم حصر ہے (۶) انشا مثل ترجی و تمنی و استفہام
و قسم تعجب و امر و نہی وغیرہ (۷) وصل و فصل (۸)
ایجاز و اطناب ہے۔

بیان۔ بعد رعایت مطابقت کلام بمقتضائے حال
اس علم سے وجوہ تحسین کلام معلوم ہوتے ہیں۔ اس
کے مسائل چار ہیں (۱) تشبیہ (۲) استعارہ
(۳) مجاز مرسل (۴) کنایہ۔

جرجانی۔ منسوب بہ جرجان کہ معرب گرگان است
و آن شہریست دار الملک استرآباد۔ جرجانی سے مراد
عبد القاہر باشندہ گرگان ہیں جو مشہور نحوی تھے۔
جن کی تصنیف سے [illegible] نام ہے۔ انہوں
نے شرح ایضاح ابو علی فارسی تیس جلد میں لکھی۔
جمل اور عمدہ بھی ان کی تصانیف سے ہیں۔ شرف
کو ابو الحسین محمد بن الحسین ابی علی فارسی کے بھانجے
سے پڑھا۔ جرجان سے باہر کبھی نہیں گئے۔ علم معانی
و بیان کے امام ہیں۔ سنہ ۴۷۱ھ میں [illegible] ہے۔

جانی۔ جنایت سے اسم فاعل بمعنی گنہگار۔

عاوضت۔ بفتح شیرینی۔

اکفی الکفاۃ۔ ابن عباد۔ ابو القاسم اسمعیل کافی
نام اور اکفی الکفاۃ لقب ہے۔ [illegible]
[illegible] فخر الدولہ کا وزیر تھا [illegible]
میں پیدا ہوا اور ۳۸۵ھ میں [illegible] المحیط، الکافی
فضائل النوروز، کتاب الامام، کتاب الکشف عن
مساوی شعر المتنبی اور ایک دیوان انکی تصنیفات
سے ہے۔

صفحہ ۱۳

الکفاۃ۔ بفتح جمع کافی [illegible]

درایت۔ بکسر عقل دانائی و علم

کتابت - تحریر -

صابی - ابواسحاق بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حیون حرانی مصنف رسائل باشندہ حران عراق صابی المذہب تھا - بغداد میں خلیفہ اور عزالدولہ کی طرف سے افسر دارالانشا تھا - عضدالدولہ نے اس سے تاریخ دولت دیلمیہ لکھوائی جس کا نام کتاب التاجی ہے - اپنے یمن نام غلام پر عاشق تھا - سنہ ۳۲۰ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۳۸۴ھ میں مرا - بغداد کے قبرستان شونیزی میں دفن ہے -

ضبی - صاحب مفضلیات - ابوعبدالرحمن المفضل بن احمد الضبی - ثقہ اکابر کوفیین میں سے ہے - ابوزید انصاری اس کے شاگرد ہیں - کتاب الامثال کتاب المعانی الشعر - کتاب العروض اسکے مصنفات ہیں - اصمعی سے مناظرات رہتے تھے - مہدی نے اس کے ۱۲۸ قصیدوں کو جمع کرکے مفضلیات نام رکھا سنہ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوا - اور سنہ [illegible]ھ میں وفات پائی -

صبی - طفل و کودک - بچہ -

تاسیس - استوار کردن و بنیاد نہادن - ایسے الفاظ لانا کہ معنوں میں اضافہ ہو - برخلاف تاکید کہ جس میں الفاظ مترادف المعنی ہوتے ہیں -

بستی - منسوب بہ شہر بست کہ ولایتے از خراسان است - مراد ازاں ابوالفتح کہ وزیر سلطان محمود بود کہ شعر عربی میگفت و در قوافی اشعار تجنیس صرف میکرد - در سنہ ۴۳۱ھ مرد -

تجنیس بستی سے لفظ بستی بمعنی تشبیہ مراد ہے - اس تجنیس کو تصحیف یا تجنیس خطی کہتے ہیں -

سغبہ - بضم وقیل بفتح بمعنی فریفتہ و شیدا -

ملح - بضم اول و فتح لام - سخنہائے خوش و نمکین جمع ملحہ -

نوادر - جمع نادر - کمیاب -

ابوسعید رستمی - ابوسعید محمد بن محمد رستم رستمی - اصفہان کا رہنے والا - اور ابتدا میں معماران اصفہان سے تھا - اپنے زمانہ میں اول درجہ کا شاعر تھا - صاحب بن عباد اسکی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا - ابن عباد کہتا تھا کہ رستمی کے برابر اس زمانہ میں کوئی شاعر نہیں - صاحب ابوالقاسم اسمٰعیل بن ابی الحسن عباد جب سنہ ۳۸۵ھ میں مرا تو اس نے اس کا مرثیہ کہا اور آخر عمر میں شعرگوئی ترک کر دی -

نوا - آواز -

دردم - فوراً -

نوا شکستن - آواز توڑ دینا - شہرت دور کر دینا ساکت و صامت بنا دینا - مصنف تجنیس مرفو و خطی و مشوش بہت صرف کرتے ہیں - چنانچہ نوادر اور نوا دردم میں تجنیس مشوش ہے - یعنی مقاطع و مفاصل سے قطع و برید کرکے دو لفظوں میں تجنیس پیدا کرنا - جیسے ہندوستان اور کہن دوستان میں تجنیس مشوش ہے - کہن دوستان میں سے کاف کو دور کر دیا جائے تو ہندوستان کی شکل پیدا ہو جاتی ہے -

القاء - افگندن و پیش کردن -

مُہلّبی۔ الحسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبداللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن المہلب بن ابی صفرۃ الازدی۔ معز الدولہ ابی الحسین احمد بن بویہ الدیلمی کا وزیر تھا۔ ۳۳۹ھ میں وزارت پائی۔ ۲۹۱ھ میں بصرہ میں پیدا ہوا اور ۳۵۲ھ میں واسط کے راستہ میں مرا۔ بغداد میں لاش لائی گئی۔ مقابر قریش کے مقبرہ نوبختیہ میں دفن کیا گیا۔

رویّت۔ فکر و تامل کردن۔

قابوس۔ الامیر شمس المعالی ابو الحسن قابوس بن ابی طاہر وشمگیر بن زیار شاہ جیلی۔ امیر جرجان و بلاد الجبل و طبرستان بہت اعلےٰ خوشنویس تھا بعض کہتے ہیں کہ قتل کیا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب اسے قلعہ میں قید کیا تو اوڑھنے اور پہننے کو نہ دیا۔ اس لئے سردی سے مر گیا۔ ۴۰۳ھ میں مرا۔ جرجان میں دفن ہے۔ جیل جرف دوم بائے موحدہ۔ دیلم کے بھائی کا نام ہے۔ جیلی اسی کی طرف منسوب ہے۔

ملاقی۔ ملاقات کرنے والا۔ ملنے والا۔

بوئس۔ عذاب و سختی۔

حذف۔ انداختن و دور کردن حرفے از کلمہ۔ معناً بہتر است کہ حذق بکسر اوّل و دوم آخر قاف باشد۔ بمعنی زیرکی و استادی و فصاحت یا لہجہ خوب۔ اگرچہ لفظ ساقط کے ساتھ لفظاً حذف ہی مناسب ہے۔

واصل ابن عطا۔ ابو حذیفۃ المعتزلی المعروف بالغزال غلام بنی ضبہ یا بنی مخزوم۔ بڑا متکلم تھا۔ رے کی جگہ غین بولتا تھا۔ اور طویل العنق تھا۔ بشار بن برد شاعر سے منافست اور احقاد تھی۔ ۸۰ھ میں مدینہ میں پیدا ہوا اور ۱۸۱ھ میں مرا۔

الفِ وصل و نون تنوین۔ اکثر عبارت میں گر جاتے ہیں۔ یا پڑھے نہیں جاتے۔

معرض۔ محل پیش کردن۔

عوارض۔ جمع عارض۔ لاحق شوندہ۔ زحافات سوالم کے لئے عوارض ہیں۔ گویا سوالم جدا ہے ہیں۔ اور زحافات عرض۔

عروض۔ بفتح اوّل علم میزان شعر۔ مکہ کا نام عروض بھی ہے۔ چونکہ خلیل ابن احمد نے اس علم کو مکہ میں ایجاد کیا۔ اس لئے تیمناً اس علم کا نام مکہ کے نام پر رکھا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ عروض بمعنی معروض ہے۔ اور یہ علم بھی معروض علیہ شعر ہے۔

خلیل۔ عبد الرحمن خلیل بن احمد البصری الفرہودی الیحمدی۔ بڑے ادیب و نحوی و عروضی تھے۔ چونکہ یہ ایقاع و نغم کے بھی جاننے والے تھے۔ اس لئے ایک دن جب ان کا گذر ٹھٹھیروں کے بازار میں ہوا تو کوٹنے پیٹنے کی آواز سے انہیں خیال تقطیع شعر کا پیدا ہوا۔ اور علم عروض ایجاد کیا۔ پانچ دائروں سے پندرہ بحریں استخراج کیں۔ سولھویں بحر متدارک کے مستخرج ابو الحسن اخفش ہیں۔ اس بحر کا نام خبب اور غریب بھی ہے۔ بقول ابن عماد خلیل سن ایک ہجری میں یوم یکشنبہ پیدا ہوئے

اور ان کی تاریخ ولادت یوم الاحد سنہ ہجری ہے۔
اور ایک سو ستر میں وفات پائی۔ لیل یوم الاحد سے
تاریخ وفات نکلتی ہے۔
توغل - بروزن تفعل۔ معنی وضنی دور ودرشدن
درآمدن ورفتن۔ بمعنی در کار سے بمرتبہ کمال رسیدن
دمشق کامل داشتن۔
کامل - اتمام پر زیادتی رکھنے والا۔ اور سولہ بحروں
میں سے ایک بحر کا نام جس کا وزن متفاعلن آٹھ بار ہے۔
تعمق - بروزن تفعل۔ غور کردن وبکنہ چیزے رسیدن۔
وافر - تمام بسیار ونام بحر جس کا وزن متفاعلن
آٹھ بار ہے۔
توجیہ - شرح وقدر دادن ونیک بیان کردن و
سبب آوردن۔ اور علم قافیہ میں حرکت ماقبل روی
ساکن کو کہتے ہیں۔ فن بدیع میں ایک صنعت بھی ہے
جس کو محتمل الضدین بھی کہتے ہیں۔ کلام میں دو مختلف
وجہوں کا احتمال ہونا۔
زہر محض است عیش شیر بہم خون صرف است بادۂ
تا لم یعنی بادۂ ناب خون خالص ہے یا خون خالص
بادۂ ناب ہے۔
اشباع - سیر گردانیدن۔ حرکات ثلاثہ کو اتنا سیر
پڑھنا کہ اُن کے موافق ایک حرف علت پیدا ہو جائے
جیسے اچار سے آچار وغیرہ۔ علم قافیہ میں حرکت
حرف دخیل کو کہتے ہیں۔
دخیل - جس میں دخل دے سکیں۔ یعنے اُس پر اعتراض
کر سکیں۔ علم قافیہ میں وہ حرف متحرک جو درمیان

روی والف تاسیس متحرک آتا ہے۔
یوسف - علم عروض فارسی میں یہ مرتبہ خلیل کا
رکھتے ہیں۔
صدر - بالا۔ ضد صف نعال (پائیں)، بزم میں
مقام اعلےٰ۔ علم عروض میں مصرع اول کا رکن اول۔
صدر نشین - عالی مرتبت۔
رستہ - بازار۔ صف وقطار۔
عروضی - عالم علم عروض۔
موقف - محل وقوف وقیام۔
عجز - بے حرکت۔ ناتوانی ودرماندگی۔ اور علم
عروض میں رکن آخر مصرع ثانی کو کہتے ہیں۔ اسی کا
دوسرا نام ضرب بھی ہے۔
بازشناختن - تمیز کرنا۔
تقطیع - پارہ پارہ کرنا۔ الفاظ شعر کو اوزان بحور
سے اس طرح برابر کرنا کہ متحرک کے برابر متحرک اور
ساکن کے برابر ساکن ہو جائے۔
افاعیل - جمع افعال وآں جمع فعل است۔ چونکہ
ارکان بحور کی ترکیب ف ع ل یا اس کے مشتقات
سے ہے۔ اس لئے ارکان بحور سالم کو افاعیل واصول
وارکان وتفاعیل وغیرہ کہتے ہیں۔ اور افاعیل
سالم دس ہیں۔
دہشت - حیرت وسراسیمگی۔
مقطوع - سے مراد مقطوع الحواس حواس باختہ
اور جس رکن میں زحاف قطع ہو۔
فاعلاتن - بسکون تا فاعلاتن کا مقصور ہے۔

رمل - بفتحتین - دوڑنا - بوجہ روانی بحر کا یہ نام ہے
اس کے ارکان آٹھ بار فاعلاتن ہیں - خلیل کہتے ہیں -
رمل بفتح را وسکون میم کے معنی چٹائی بنا - چونکہ ترکیب
فاعلاتن دو سبب خفیف کے درمیان وتد مجموع
سے ہے - گویا چٹائی کی طرح بنا ہوا ہے - یا رمل
ایک راگ ہے - جو اس بحر میں خوب گایا جا سکتا
ہے -

مفاعیل - بسکون لام رکن مفاعیلن کا مقصور ہے -

ہزج - آواز با ترنم کو کہتے ہیں - بحر ہزج کو
ہزج اُس کی خوبی و حُسن کی وجہ سے کہتے ہیں - آٹھ
بار مفاعیلن سے ہزج کی ترکیب ہے -

روی - حرف اصلی قافیہ جس پر مدار قافیہ ہوتا ہے
وہ اکثر بیت کے آخر میں ہوتا ہے - کہتے ہیں کہ روا
سے مشتق ہے - جس کے معنی اُس رسن کے ہیں جس
سے بار شتر باندھتے ہیں - چونکہ بنائے شعر قافیہ پر
اور بنائے قافیہ حرف روی پر ہوتی ہے - اس لئے
اسے روی کہتے ہیں - گویا شعر روی سے وابستہ
ہوتا ہے -

قید - بند - علم قافیہ میں وہ حرف ساکن غیر حروف
علت جو بے فاصلہ قبل روی ہو اور قید سے پہلے ایک
حرف متحرک ہو - اور اگر روی سے پہلے دو ساکن
ہوں تو ساکن اوّل ردف ہوگا اور ساکن دوم کو محقق
علیہ الرحمۃ روی مضاعف فرماتے ہیں -

محنتِ ایام - رنج و تکلیفِ زمانہ -

مقید - وہ قافیہ جس میں علاوہ روی حرف قید
بھی ہو - بمعنی لغوی بستہ -

رکن - دس افاعیل سوالم - جن سے بحور سوالم مرکب ہیں
معنی لغوی ستون جس پر قیام کسی شے کا ہو - وقوی
تر چیز سے -

زحاف - بکسر جمع زحف - معنی لغوی قریب کے
ہیں - یعنی نزدیک ہونا - اور اصطلاح عروض میں
دور ہو جانا رُکن کا اپنی اصل سے -

ضیم - بفتح کسی کے حق میں کمی کر دینا - ظلم و ستم کرنا -

اجحاف - نقصان کردن - وکار بر کسے تنگ کردن
و بردن چیزے - اور علم عروض میں زحاف جحف لانا -
یعنی رکن فاعلاتن سے پہلے بذریعہ حذف سبب
خفیف آخر سے اور پھر وتد کا ساقط کر دینا بذریعہ
زحاف حذذ -

سفساف - تباہ و ناکارہ و بیہودہ گو و نابکار و فاسق
و بدکار و فحاش و خوشامد گو - حقیر و ردی -

سالم - بری از آفت و عیب - وہ رکن جو اپنی
اصلی صورت پر ہو - اور اُس میں کوئی تغیر بوجہ
زحاف نہ ہوا ہو -

غیر سالم - آفت رسیدہ و معیوب - جس میں
تغیر بوجہ زحاف ہوا ہو -

متکلم - علم کلام کا جاننے والا - اور مطلق بولنے
والا - اور علم کلام وہ علم ہے جس میں مسائل نقلیہ
کو بدلائل عقلیہ ثابت کرتے ہیں -

نظم - موتیوں کا لڑی میں پرونا -

تقاصیر - جمع تقصار و تقصیر بمعنی گردن بند -

قلادہ وہار ۔

اُصول ۔ جمع اصل ۔ جس پر بنا دوسری چیزوں کی ہو ۔ اور وہ مبنی کسی پر نہ ہو ۔ یا وہ امور جو بذات خود ثابت ہوں اور دوسری چیزوں کے محتاج الیہ ہوں ۔ نیز وہ علم جس میں ہر چہار اُصول فقہ سے بحث کریں ۔ جنہیں ادلہ شرعیہ کہتے ہیں اور وہ چار اصول فقہ یہ ہیں (۱) کتاب یعنی قرآن (۲) سنت یعنی حدیث (۳) اجماع امت (۴) قیاس ۔

اصول کلام ۔ علم کلام کے اُصول پانچ ہیں ۔ (۱) وحدانیت ۔ (۲) عدالت ۔ (۳) نبوت ۔ (۴) امامت ۔ (۵) معاد ۔ جن کا بیان قواعد شرعیہ اعتقادیہ مکتسب از ادلہ عقلیہ سے کیا جاتا ہے ۔

حاصل ۔ بقیہ و باقی چیز ۔

محصول ۔ آمادہ و مہیا کردہ شدہ ۔ باج و خراج ۔

حاصل محصول ۔ حاصل کرنے والا حاصل شدہ کا علم نحو کا ایک مسئلہ جس کا بیان شرح شرح جامی میں ہے ۔ نام کتاب مصنفہ بو علی سینا در بست جلد بنام ابو بکر برقی خوارزمی فقیہ ۔

تحصیل حاصل ۔ جو چیز کہ حاصل ہو ۔ اس کا حاصل کرنا ۔ یہ امر یا محال ہے یا عبث و مہمل ۔

محال ۔ جس کا وجود فی الخارج ممتنع ہو ۔ جیسے اجتماع حرکت و سکون جزو واحد میں ۔

مشرع ۔ راہ ۔ اسم ظرف از شرع بمعنی راہ کشادن

شروع ۔ بکار سے در شدن و مستعمل بمعنی آغاز و ابتدا ۔

شرع ۔ راہ پیدا کردن ۔ خدا تعالیٰ بر بندگان در بندگی ۔ و بمعنی مذہب و شریعت ۔

نعمان ۔ امام اعظم ابو حنیفہ کنیت ۔ نعمان نام ہے ۔ والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی بن ماہ تھا ۔ یہ عجمی النسل تھے ۔ حضرت علی کے زمانہ میں مسلمان ہوئے ۔ ۸۰ھ میں ابو حنیفہ پیدا ہوئے ۔ علم فقہ کوفہ میں حماد سے پڑھا ۔ مکہ میں عطا بن رباح سے حدیث پڑھی ۔ مدینہ میں امام محمد باقر سے بھی تعلیم پائی ۔ منصور عباسی نے انہیں قاضی بنایا ۔ ان کی ہر دلعزیزی سے خوفزدہ ہو کر خلیفہ نے انہیں زہر دلوا دیا ۔ ماہ رجب ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا ۔ خیزران کے مقبرہ میں دفن ہیں ۔

خوان ۔ دستار خوان جس پر طعام ہو یا نہ ہو ۔ مائدہ وہ جس پر طعام ہو ۔

نعماء ۔ بفتح اول و سکون دوم بمعنی نعمت و آں اسم جنس است نہ صیغہ جمع ۔

نوالہ ۔ در موید و کشف بکسر و در برہان بفتح بمعنی لقمہ ۔

محمد ادریس ۔ ان کا نام محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ۔ اور باپ کا نام ادریس ہے ۔ کسی ایک دادا کی طرف نسبت کر کے شافعی کہتے ہیں ۔ اہل سنت چار مجتہد مانتے ہیں ۔ ایک ابو حنیفہ ۔ دوسرے امام شافعی ۔ تیسرے امام مالک ۔ چوتھے امام احمد حنبل کہتے ہیں

کہ امام شافعی زمانہ منصور میں جس دن امام اعظم کا
انتقال ہوا سنہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے سن ولادت
لفظ معلّی سے اور سن وفات لفظ مقدس سے
نکلتا ہے۔ ماہ رجب سنہ ۲۰۴ھ شب کو وقت عشاء
وفات پائی۔ مصر میں ان کی قبر ہے۔ مولد میں اختلاف
ہے کوئی یمن کوئی عسقلان اور کوئی غزہ کہتا ہے۔
تدریس۔ سبق دینا۔ پڑھانا۔
قلم بطلان کشیدن۔ کسی غلط عبارت پر
قلم پھیر کر اس کو باطل کر دینا۔
سطر۔ نوشتن و رشتہ و صف ہر چیز۔
دراست۔ بکسر سبق گفتن۔ درس دادن۔
مالک۔ بن انس مدینہ کے امام اور اہل سنت کے
مجتہدین اربعہ میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ نافع ابن
ابی نعیم سے قرأت اور زہری اور نافع ابن عمر کے
آزاد کردہ غلام سے حدیث سیکھی۔ منصور کے چچا
جعفر بن سلیمان سے کسی نے ان کی چغلی کھائی کہ یہ
تمہاری بیعت کی قسموں کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ جعفر نے
خفا ہو کر ان کو بلایا اور برہنہ کر کے کوڑے لگوائے
ان کی پیدائش ۹۰ھ۔ ۹۳ھ۔ ۹۴ھ یا ۹۵ھ
میں ہوئی۔ باختلاف روایات اور وفات ربیع الاول
سنہ ۱۷۸ یا سنہ ۱۷۹ھ میں ہوئی۔
مملوک۔ غلام و بندہ۔
احمد۔ محمد بن حنبل۔ مگر مشہور احمد حنبل کے نام
سے ہیں۔ بغداد میں ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۶۴ھ میں
پیدا ہوئے۔ کوفہ۔ بصرہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ یمن و شام

جا کر علم حدیث سیکھا۔ حافظہ بہت اچھا تھا۔ دس
لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ ان کی مسند بہت مقبول ہے
سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ تفسیر کتاب الزہد ناسخ
و منسوخ بھی ان کی مصنفات ہیں۔ معتصم نے خلق قرآن
کے فتوے نہ دینے پر قید کر دیا۔ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ھ
میں انتقال کیا۔ باب الحرب بغداد میں ان کا مقبرہ ہے
عبد القادر جیلانی بھی حنبلی تھے۔
خصال۔ جمع خصلت۔ عادۃ۔ و شیمۃ۔
حمیدہ۔ ستودہ۔ قابل حمد و مدح۔
مقتدی۔ پیروی کرنے والا۔
غوص۔ در آب فرو شدن۔ مراد غور و خوض۔
مسائل۔ جمع مسئلہ۔ سوال کرنے والا اور
پوچھنے کی باتیں۔
عویص۔ سخن غریب و دشوار۔
فقہ۔ دریافتن و دانستن۔ اصطلاح میں علم
احکام شرعیہ با ادلہ تفصیلیہ یا اصابۃ رائے و
الوقوف بر معنی خفی کہ بداں حکم متعلق است۔
قول۔ قضیہ ملفوظ میں لفظ مرکب کو کہتے ہیں۔
معنی لغوی گفتار۔
غزالی۔ منسوب بقریہ غزالہ از مضافات طوس است
و بعضی بتشدید زا منسوب بغزال دانند یعنی ریسمان
فروش چہ ریسمان فروشی میکرد۔ چونکہ یہ صیغہ غزل
سے بھی مشتق ہوتا ہے۔ اس لئے آگے لفظ غزل لایا
گیا۔ محمد بن محمد ملقب بہ حجۃ الاسلام طوس یعنی
مشہد کے باشندے تھے۔ مدتوں بغداد میں رہے۔

مدرسہ نظامیہ بغداد کے مدرس اعلے تھے۔ پھر وہاں
سے مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں چلے آئے۔ پھر شام
اور اسکندریہ کی سیر کی۔ تفسیر قوت التاویل کے
مصنف ہیں۔ اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت
بھی انہیں کی ہے۔ ۹۹ کتابیں ان کی مصنفہ بتاتے
ہیں۔ ۵۰۵ھ میں پچپن برس کی عمر میں وفات پائی۔

ترانہ۔ نغمہ و خوانندگی و رباعی۔ ایک قسم کا
قول بمعنی گانا۔ جس میں الفاظ مہملہ ہوتے ہیں۔
جیسے "دیم تن درنا"

قفال۔ قفل گر و نام ہا یکے است از علمائے
مذہب امام شافعی (تختیب) ابوبکر عبداللہ بن احمد
بن عبداللہ الفقیہ الشافعی المعروف بقفال المروزی
پہلے قفل بنانے کا کام کرتے تھے۔ نوے برس کے ہوکے
۴۱۷ھ میں مرے اور سجستان میں دفن ہوئے۔

دون۔ کمتر و اندک و حقیر۔

قلتین۔ تثنیہ قلہ دو خم یا سبوئے بزرگ جس
میں بارہ سو رطل پانی سماتا ہے۔ مذہب شافعی میں
اتنا پانی طاہر و مطہر ہے۔ یہ اہل تشریح کے کرنے
بھی کم ہوتا ہے۔

مکحول۔ عبداللہ مکحول بن عبداللہ شامی ان کے
دادا شہراب ہراۃ کے باشندے تھے۔ سن بارہ
تیرہ۔ چودہ یا اٹھارہ ہجری میں وفات پائی۔
نبیؐ کے غلام کا نام۔ اور ایک تابعی دمشقی جو
فقیہ شام تھے۔ (قاموس)

تنبیہ۔ بیدار کردن و آگاہ کردن۔ فارسی
میں سزا دینے کے معنی مستعمل ہے۔

ہادی۔ ہدایت کرنیوالا۔ ایک کتاب کا بھی نام ہے۔
اس جملہ کے شروع میں واو نہیں چاہیئے کیونکہ یہی خبر ہے۔

منہاج۔ راہ راست و نام کتابے من تصنیف
جار اللہ زمخشری صاحب کشاف۔

حقائق۔ جمع حقیقت ذات شے۔ مابہ الشیٔ
ھو ھو باعتبار تحققہ حقیقۃ و
باعتبار تشخصہ ھویۃ و مع قطع
النظر عن ذالک ماہیۃ۔ یہ بھی ایک کتاب
کا نام بھی ہے۔

حاوی۔ گھیرنے والا۔ جامع۔ یہ بھی ایک کتاب
کا نام ہے۔

لفظ۔ از دہن انداختن۔ کلمہ۔

وجیز۔ مختصر و نام کتاب۔

ناچیز۔ لاشئ۔ معدوم۔

بساط بسیط۔ مراد روئے زمین

وسائط۔ جمع وسیط۔ میانہ و بزرگوار و
محل رفیع۔

وسیط۔ راست و برگزیدہ و بزرگوار و نام کتاب۔

وسائط وسیط۔ اسباب و وسائل خوب۔

الھم اللہ۔ قسم بخدا۔

حرمان۔ بکسر ناامیدی۔

رخصت۔ الیسر والسہولۃ۔ باوجود دلیل
تحریم کسی عذر کی وجہ سے مباح ہو۔

اقاویل۔ جمع الجمع قول۔

ائمہ۔ جمع امام۔ جسے ریاست عامہ دین و دُنیا
میں حاصل ہو۔ پیشوا و محقق کسی فن کا۔

تاویل۔ در لغت بمعنی ترجیح۔ معنی ظاہری لفظ
سے انصراف طرف معنی محتمل کے۔ جبکہ معنی محتمل
موافق اُصول اُس فن کے ہوں۔

اتساع۔ بروزن افتعال۔ فراخ شدن۔

صفحہ ۱۵

رثاثت۔ کہنہ و سودہ شدن۔ مراد ضعف۔

منال۔ محل حصول شے مثل اراضی و ملک
و جاگیر و باغ و مزرعہ و دکان وغیرہ

کسر۔ شکستن۔

حرمت۔ حرمت و بمعنی حرام شدن۔ مناسب
لفظ رخصت۔

مندوب۔ یا یا وا کے ساتھ اظہار
تفجع کرنا۔ فقہا کے نزدیک وہ فعل جس کا کرنا
نظر شارع میں ہو۔ اور اس کا ترک بھی جائز ہو۔

مستحب۔ وہ عمل مشروع جو فرض و واجب
کے علاوہ ہو۔ یا جو مرغوب شارع ہو۔ مگر
واجب نہ کیا ہو۔ جس کے کرنے میں ثواب ہو۔
اور نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔

مال۔ سامان راحت دُنیوی۔ مثل زر و زمین و
مویشی و اثاثہ۔ چونکہ طبیعت انسان اس کی
طرف مائل ہوتی ہے۔ اس لئے اسے مال کہتے ہیں
یا یہ کہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس چلا
جاتا ہے۔ اس لئے اسے مال کہتے ہیں۔ میل سے مشتق ہے۔

دماء۔ جمع دم۔ خونہا۔

مستاصل۔ ہلاک و برباد۔

مستباح۔ جس کی ہر دو طرف حلت و حرمت
برابر ہو۔

حکیم۔ جاننے والا حقائق اشیاء کا مطابق واقع
بقدر طاقت بشری۔ جس کو جاننا اور کرنا
چاہئے۔ اس کا جاننے اور کرنے والا۔

محقق۔ حقیقت و ماہیت اشیا کا جاننے والا۔

دُرج۔ بضم صندوقچہ و طبلہ کہ پیرایہ و جواہر
در آں نہند۔

مثقب۔ آلہ سوراخ کردن یعنی برمہ۔

ثاقب۔ روشن۔

لآلی۔ بفتح اول۔ جمع لولو۔ مروارید۔

شفا۔ نام کتاب مصنفہ بو علی سینا۔ جس میں کل
معقولات کا ذکر ہے۔ و بمعنی صحت و تندرستی
اچھا ہونا۔

صاحب شفا۔ مراد بو علی سینا۔ ان کا نام
حسین اور کنیت بو علی۔ باپ کا نام عبداللہ۔ جو بلخ
کے عمال میں سے تھے۔ کسی ایک دادا کی طرف نسبت
کر کے بو علی سینا کہلاتے ہیں۔ ان کے باپ عبداللہ
نوح بن منصور کے زمانہ میں بخارا آئے۔ ستارہ نام
ایک دہقانی کی لڑکی سے نکاح کیا۔ بو علی سینا
۳۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ محمود مساح عبداللہ
ناتلی اسماعیل زاہد ان کے اُستاد ہیں۔ اٹھارہ برس
کی عمر میں بخارا سے خوارزم آگئے۔ علی ابن مامون

خوارزم شاہ نے ان کی بہت دلداری کی۔ محمود نے جب
خوارزم شاہ پر فتح پائی۔ یہ گورگان چلے گئے شمس الدولہ
قابوس حاکم گورگان نے انہیں وزیر بنا لیا۔ بعد وفات
شمس الدولہ اُس کے بیٹے نے ایک شبہ پر قید کر دیا۔
علاؤ الدین نے جب خوارزم فتح کیا تو انہیں زندان سے
نکال کر اصفہان لایا۔ اصفہان میں انہوں نے ایک
رصد بنائی مگر تیار نہ ہوئی۔ قولنج میں مبتلا ہو کر تیسرے
ہفتہ ماہ رمضان ۴۲۷ھ میں وفات پائی۔ ہمدان
میں مدفون ہیں۔ ابو الحسن خرقانی اور ناصر خسرو اُن کے
ہمعصر اور بہمنیار ان کے شاگرد تھے۔ کتب فلسفہ ارسطو
کی شرحیں لکھیں۔ اور اصلاح بھی دی۔

رنجور۔ غمگین و بیمار۔

ترش پیشت۔ زبون و ناسرہ کردن۔ کھوٹا کر دینا۔

قانون۔ علم طب میں بوعلی سینا کی کتاب۔

اشارت راندن۔ حکم دینا۔ بصیغہ جمع بھی ہو سکتا ہے۔

اشارۃ۔ برتر گفتن و رمز و فرمان۔ اور اشارہ ہے طرف
کتاب **اشارات** مصنفہ بوعلی سینا کے۔

رسالۃ الطیر۔ نام رسالہ در بیان طیور مصنفہ بوعلی سینا۔
اگر یہی معنی ہیں۔ تو مقصوص الجناح۔ محض لفظ طیر کی وجہ
سے ہے ورنہ معنویت کچھ بھی نہیں۔

مقصوص الجناح۔ بریدہ بازو۔ جب کسی طائر کے
بازو کاٹ ڈالے جائیں۔ تو وہ بیکار ہو جاتا ہے۔

حدس۔ فکر کے معنے انتقال مطالب سے مبادی
کی طرف اور رجوع مبادی سے مطالب کی طرف۔
جو قوت عمل فکر میں تمیز کرتی ہے اس کا نام حدس ہے۔

زود و دریافتن چیزے۔

بقراط بن ہراقلس از فرزندان اسقلیبوس ثانی ست
و ہم در انجمن وے کسب معارف نمودہ۔ در فن طبیعی قدوہ
حکماست و در علم طب پیشرو اطبا۔ ظہورش در پنج
ہزار یکصد و چہاردہ ہبوطی بودہ۔ در بلدۂ صور کہ بر
ساحل دریائے شام است۔ سکون داشتے و گاہے
بدمشق آمدے و از کوہسار و بیشہا نشیمن جستے
بریاضت نفس مشغول گشتے۔ معالجہ مرضی حسبۃً للہ
کردے و بیش مرضی خود رفتے۔ چوں ملوک یونان او
را بمعالجہ طلب میکردند میرفت و بقدر علاج قیام
و مقام میکرد۔ بہمن بن اسفندیار اقامتش در ایران
خواست قبول نکرد۔ بوجہ آن خصومت کہ درمیان
اہل ایران و یونان بود۔ مصنفاتش در علم طب
بسیار است۔ کہ عیسی و حنین ترجمہ آنہا بعربی کردہ
خوبصورت و نیکو شمائل بود۔ سرے بزرگ داشت
و بیش چشم و خمیدہ پشت بود۔ کم سخن بود و غذا کم
میخورد۔ نود و پنج سال زیست و عمرش نود و سالگی
عالم گشت۔

قیراط۔ نیم دانگ کہ چہار جو میانہ وزنش باشد۔
شاید (کیرٹ) سے بنا ہے۔ یونانی زبان میں قیراط
حبہ خرنوب کو کہتے ہیں۔

حذاقت۔ مہارت چیزے۔

ثابت قرہ۔ ایک طبیب ہے۔ اور حکیم بھی جس
نے یونانی سے بہت سی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔
۲۸۸ھ میں فوت ہوا۔ اور ۲۲۱ھ میں پیدا ہوا۔

ثابت بن قرہ بن ہارون۔ الحاسب الحکیم الحرانی۔ ابتدائے عمر میں حران میں صراف تھا۔ پھر بغداد میں آکر تحصیل علوم میں مشغول ہوا۔ طب میں کمال پیدا کیا مگر فلسفہ اس پر غالب تھا۔ صابی المذہب تھا۔ اس کا ایک بیٹا ابراہیم طبیب کامل تھا۔ حران جزیرہ میں ایک مشہور شہر ہے۔ جس کو ہاران عم پیغمبر ابراہیم نے آباد کیا۔ اور اپنے نام پر اس کا نام رکھا۔ پھر عربوں نے ہاران کو حران کر دیا۔ (وفیات الاعیان)

ثابت۔ قائم و ساکن۔

قرۃ۔ خنکی و سردی و روشنی چشم۔ میں ان دونوں لفظوں کے مناسب محل معنے کہنے سے عاجز ہوں نسخہ وصاف مطبوعہ تبریز میں بجائے ثابت بابت لکھا ہے جس کے معنے لائق اور سزاوار کے ہیں۔ اور لفظ قرہ کے نیچے چرک چشم لکھا ہوا ہے۔ اگرچہ یہ نسخہ اعتماد کے لائق نہیں۔ کیونکہ اس میں طباعت کی غلطیاں بہت ہیں۔ چنانچہ اس لفظ سے پہلے عدس کو حدث لکھا ہے۔ تاہم لفظ بابت بمعنی سزاوار اور قر بمعنی جرجیر سے کچھ معنے بنتے ہیں۔ قاموس میں قرہ کی تعبیر جرجیر یعنی ترہ تیزک سے کی گئی ہے۔ اور صاحب مخزن جرجیر کو مظلم بصر بیان کرتے ہیں۔ تو معنی یہ ہونگے کہ چشم طبیب ثابت قرہ کو سزاوار جرجیر بتلاتی ہے۔ یعنی ثابت قرہ کو لائق کوری بصر قرار دے۔ صاحب منتہی الارب قُر بضم کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ ویقال هذه المصيبة الشديدة وقعت القُر اے صارت في قرارها پس معنے قائم در مصیبت شدید ہونگے۔

ابن الکندی۔ یعقوب بن اسحاق کندی المشہور بہ فیلسوف الاسلام بصرہ میں پیدا ہوا۔ مامون الرشید نے بیت الحکمہ میں اسے تصنیفات ارسطو کے تراجم کے لئے مقرر کیا تھا۔ فلسفہ۔ ہیئت۔ ہندسہ طب۔ منطق میں اس کی تصانیف کثیرہ ہیں۔ کتاب اقسام عقل انسی۔ کتاب الجامع الفکریہ۔ کتاب فلسفہ الاولے اس کی تصانیف میں سے جید کتابیں ہیں سنہ ۲۶۰ھ میں بصرہ میں مرا۔ اشعث بن قیس کوفی کی اولاد سے تھا۔

کندی۔ بضم کن۔ ہونا۔ تیز نہ ہونا۔ سست ہونا

قیاسات۔ جمع قیاس وہ مرکب جو دو یا زیادہ قضیوں سے مرکب ہو۔ اس طرح کہ ان قضیوں کو اگرچہ وہ کاذب ہوں۔ ماننے کے بعد دوسرا مرکب یعنی نتیجہ لازم ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قیاس استثنائی جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور ہو۔ دوسرے قیاس اقترانی جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ مذکور نہ ہو۔

منطق۔ وہ آلہ قانونیہ ہے جس کے رعایت کرنے سے خطائے الفکر سے بچ سکتے ہیں۔

نطاق۔ بکسر میاں و کمر بند ہندی پٹکا۔

میان۔ کمر۔

علی الحقیقت۔ بلاشک۔ واقعی۔

حیز۔ السطح الباطن من الحاوی المماس للسطح الظاہر من المحوی۔

عالم۔ کل موجودات ماسوے اللہ کا نام ہے۔

خلا۔ افلاطون بعد مفطور کو کہتا ہے اور متکلمین
فضاء موہوم کو کہتے ہیں۔ یعنی فضا جس کو وہم قرار
دیتا ہے۔ اور ادراک اس کا ایک جسم سے ہوتا ہے
جو کسی دوسرے جسم کا محیط ہو۔ اس کی شان سے
یہ بات ہے کہ وہ کسی جسم کا ظرف ہوتا ہے۔ اس
اعتبار سے اسے حیز للجسم کہتے ہیں۔ اور اگر جسم سے
خالی ہو تو خلا کہتے ہیں۔ پس خلا ان کے نزدیک
خالی ہونا فضا کا کسی جسم سے ہے۔ لہذا وہ لاشے
محض ہوا کیونکہ یہ فراغ موہوم موجود فی الخارج
نہیں۔ حکما امتناع خلا کے قائل ہیں اور متکلمین
امکان کے ماوراء محدد کوئی بعد واسطے انتہاء الابعاد
بالمحدود کے نہیں اور نہ وہ قابل زیادۃ و نقصان ہے
کیونکہ لاشئ محض ہے۔ پس خلا کسی معنے سے نہیں
پایا جاتا۔ بلکہ خلا لازم ہوتا ہے۔ وجود حاوی سے
مع عدم المحوی کے اور یہ غیر ممکن ہے۔

خلاء بیرون عالم۔ ماورائے محدد و جہات
یعنی فلک الافلاک کسی ایسی فضا کا ہونا جو ظرف
کسی جسم کا نہ ہو۔

عین۔ اصل و حقیقت و ذات شئ۔

محال۔ جس کا وجود فی الخارج ممتنع ہو۔

امانی۔ جمع اُمنیۃ آرزو و مراد۔

برمثال۔ مانند۔

جزو لایتجزی۔ جوہر ذو وضع جو کبھی انقسام
نہ قبول کرے۔ نہ بحسب خارج اور نہ بحسب فرض
عقلی و وہم۔ ان کے انضمام بعض سے طرف بعض
کے جسم مولف ہوتا ہے۔

جزو لایتجزی بالفعل۔ حکما کہتے ہیں۔ کہ اس
جوہر ذو وضع کی تقسیم بالقوہ ایسی ہو سکتی ہے
جو الی غیر النہایۃ ہو گو بالفعل ناممکن ہو۔ دوسرے
کہتے ہیں کہ جسم محدود کے اجزاء غیر محدود نہیں
ہو سکتے۔

جوہر۔ ماہیتے چون در اعیان یافتہ شود در
موضوعے نباشد۔

جوہر وجودی۔ مراد جسم۔

جسم۔ وہ جوہر غیر مجرد جو مرکب ہو اور قابل ابعاد
ثلاثہ ہو۔ اور قائم بذات خود۔

بالفعل۔ اسے فی الخارج ضد بالقوۃ۔

ہم۔ اندوہ جمع آن ہموم۔

عرض۔ ایسا موجود جو اپنے وجود میں کسی محل
کا محتاج ہو۔ یعنی قائم بغیر ہو۔

محمول۔ قضیہ حملیہ میں محکوم علیہ کو موضوع
اور محکوم بہ کو محمول کہتے ہیں۔ مثلاً زید قائم ہیں
زید موضوع اور قائم محمول ہے۔ کیونکہ نسبت
قیام بغیر زید پائی نہیں جا سکتی۔ اس لئے عرض
محمول ہے۔

مقوم۔ فصل کی دو نسبتیں ہیں۔ ایک نوع کی
طرف جیسے الانسان ناطق میں ناطق مقوم ہے۔
کیونکہ وہ نوع کے قوام اور حقیقت میں داخل ہے
یعنی اس کا جزو ہوتی ہے۔ اور جنس کی طرف نسبت
کرنے کو مقسم کہتے ہیں۔ جیسے حیوان ناطق میں ناطق

مقسم ہے کیونکہ ناطق حیوان کی تقسیم ناطق اور غیر ناطق یعنی مطلق سے کرتا ہے۔

عرض محمول۔ الانسان ماشئ میں ماشی محمول ہے اور غیر مقوم۔

شادیش۔ شین کا مرجع حکیم ہے۔ یعنی شادی و راحت اس دنیا میں اس حکیم کے لئے مثل عرض محمول غیر مقوم اس کی ذات کی ہے۔ مراد یہ ہے کہ غم و اندوہ ہمیشہ اس کے لئے قائم و برقرار رہتا ہے۔ اور شادی کبھی کبھی ہو جاتی ہے۔

قضیہ۔ وہ قول جو کذب و صدق کا احتمال رکھے۔

قضیہ مہملہ۔ اگر قضیہ کا موضوع جزئی نہ ہو۔ بلکہ کلی ہو۔ اور اس میں حکم افراد پر کیا جائے۔ اور افراد کی کمیت بیان نہ کی جائے تو اس کو قضیہ مہملہ کہتے ہیں۔ الانسان فی خسر یہاں اصطلاحی معنوں سے بحث نہیں۔ بلکہ لغوی معنے مراد ہیں۔ یعنی لوگ اس حکیم کے قصہ کو مہمل بات سمجھیں۔ اکثر جگہ مصنف کی عبارت میں ایسا ہی واقع ہے یعنی معنویت سے بحث نہیں ہے۔

صغرای۔ تین چیزوں کے جاننے پر اس کی تعریف منحصر ہے۔ مقدمہ وہ قضیہ جو جزء قیاس ہو۔ (۲) اصغر نتیجہ کے موضوع یا مقدم کا نام ہے کیونکہ وہ اکثر بہ نسبت محمول کے قلیل الافراد ہوتا ہے (۳) اکبر نتیجہ کے محمول یا تالی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر بہ نسبت موضوع کے کثیر الافراد ہوتا ہے پس جس مقدمہ میں اصغر ہو اُسے صغریٰ اور جس میں اکبر ہو اُسے کبریٰ کہتے ہیں۔ یہاں صغریٰ و کبریٰ سے ادنےٰ اور اعلےٰ مراد ہیں۔ یعنی کسی بات میں اسے کوئی نہیں پوچھتا۔

از کسے حساب برداشتن۔ اس سے ڈرنا۔ (از مصطلحات وارستہ) لیکن اس محل سے معلوم ہوتا ہے کہ بمعنی حساب نگرفتن ہے۔ یعنی کسی کو معتبر نہ سمجھنا۔ اس کو کسی گنتی میں نہ لانا۔ اس کی طرف توجہ نہ کرنا۔

آشنا و بیگانہ۔ واقف و ناواقف۔

عکس۔ قضیہ کے جزء اول کو ثانی اور ثانی کو اول کر دینا معہ بقائے صدق و کیف۔

توفر۔ زیادتی۔ یعنی اس حکیم کے مطالب نہ پورا ہونے میں سعی بلیغ کرتے ہیں۔

نقیض۔ دو قضیوں کا اختلاف ایجاب و سلب میں اس طرح کہ اگر ایک سچا ہو تو دوسرا جھوٹا اس کے پائے جانے کے لئے آٹھ وحدتوں کا ہونا لازم ہے ؎

در تناقض ہشت وحدت شرط داں
وحدت موضوع و محمول و مکاں
وحدت شرط و اضافت جزو و کل
قوۃ و فعل است در آخر زماں

اگر ان آٹھ باتوں میں سے ایک کی بھی کمی ہوگی۔ تو تناقض نہ ہوگا۔

مصالح۔ جمع مصلحت۔ مصالح کا جس سے کسی کا کام بنتا ہے۔ حاشیہ صفحہ ۴۔

استثنا۔ کسی حکم سے کسی چیز کو نکالنا۔ وہ چیز جو حکم ما قبل سے بذریعہ الّا (یا جو بمعنی الّا ہو) نکال دی۔ اُسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ ثنا سے مشتق ہے جس کے معنے ممتاز کردینے کے ہیں اور جس چیز کے حکم سے کسی کو خارج کرتے ہیں اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

مقدّم۔ قضیہ شرطیہ میں موضوع کو مقدم اور محمول کو تالی کہتے ہیں۔ جس کو نحو میں شرط و جزا کہتے ہیں۔ یہاں مراد مستثنیٰ منہ ہے۔

نقیض مصالح۔ یعنی جس طرح مستثنیٰ منہ میں سے استثنیٰ نتیجہ آور ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کے نقیض مصالح کو اس کے لئے منتج مرادات اُس کے دوست اور دشمن جانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو نتیجہ خلاف مصلحت ہوگا وہ صاحب مصلحت کے لئے مفید کب ہو سکتا ہے وہ تو مضر ہی ہوگا۔

منتج۔ نتیجہ پیدا کرنیوالا۔ بعد حذف حد اوسط قضیہ میں سے جو نکلے۔ اُسے نتیجہ کہتے ہیں۔

استثناء عین مقدم نتیجہ نقیض تالی کا دیتا ہے۔ جیسے۔ اما ان یکون ہذا العدد زوجاً او فرداً لکنہ زوج فلیس بفرد۔

مرادات۔ جمع سالم مراد۔ خواستہ۔

فضل۔ غلبہ کردن بر کسے بفضیلت۔

فضول۔ زوائد۔

بدائع۔ جمع بدیع۔ عجیب و نادر و عدیم المثال

اور ایک علم ہے جس سے وجوہ محسنات کلام معلوم ہوتے ہیں۔

بدعت۔ وہ عمل جس کا مثل پہلے نہ ہو۔ ایجاد فی الدین باوجود تکمیل دین۔

ہنر۔ کمال در فن۔

وقاحت۔ سخت رو و بے شرم شدن۔

فضاحت یا فضیحت۔ رسوائی۔ ظاہر ہے کہ وقاحت کو فصاحت سے کیا نسبت ہاں فضاحت اور فصاحت میں تجنیس ضرور ہے۔ البتہ وقاحت کے معنی بیحیائی کی باتیں جب مانیں تب ان الفاظ کے معانی میں خوبی پیدا ہو سکتی ہے۔

فصاحت۔ خالص ہونا کلام کا۔ تعقید و تنافر و ضعف تالیف سے۔ اور بعضوں نے یہ تعریف کی ہے۔ ما یثقل فی الاذن بغیر الاذن۔

صفحہ ۱۲۱

سخافت۔ کم خردی و تنگی عقل و تنگ ظرفی۔

سخافت رائے۔ تجریداً بمعنی بیخردی۔

طبع سخافت زائے۔ صفت موصوف مل کر مضاف ہے نمامی کی طرف۔ ظاہر ہے کہ جو طبیعت ذاتی میں سخافت زا ہے۔ تو اس سے سوا نمامی اور کیا ظہور میں آئیگا۔

نمامی۔ نمیمہ سے نمام مبالغہ کا صیغہ ہے پھر اس میں یائے مصدری لگا کر حاصل مصدر بمعنی تہمت و چغلخوری بنایا ہے۔

سخافت۔۔۔۔۔ شمردہ اند۔ اس زمانہ کے

لوگ چغلی ہیں تو خبر کرنیوالی طبیعت کی بیخبروی کو منجملہ کفایت کامل سمجھتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک جو کچھ ہے وہ چغلی ہے۔

سعایہ۔ بکسر غمازی و نمیمہ و چغلی۔

عمدہ مساعی۔ اعلےٰ کوشش۔

مساعی۔ جمع مسعاۃ مصدر میمی بمعنی سعی۔ اور سعی کے معنی کوشش و کار و کسب و خراج و باج گرفتن کے ہیں۔

چوں صبح بہمت پیشہ گرفت۔ صبح کو نمام اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ جن عیوب پر رات پردہ پوش ہوتی ہے۔ سپیدہ صبح اُن کی پردہ دری کر دیتا ہے۔

چوں آفتاب۔ آفتاب تاردیرا اور زردی رنگ میں تاج زرنگار سے مشابہ ہے۔

شہاب۔ ٹوٹنے والا تارہ۔ کہتے ہیں جب شیطان استراق سمع کے لیئے آسمان سے قریب ہونا چاہتا ہے تو فرشتے اُس پر تیر یا نیزہ مارتے ہیں یہی رجم شیاطین شہاب ہے۔ ناوک کا لفظ اسی خیال کی مناسبت سے مصنف نے صرف کیا ہے۔

ناوک بر چیزے راست کردن۔ اس چیز کی طرف تیر چلانا۔ نشانہ لگانا۔

حلم۔ وہ اطمینان قلبی جس سے انسان مغلوب الغضب نہیں ہوتا۔ سیوطی کہتے ہیں۔ بحالت توقر و ثبات وقت اسباب محرکہ۔

حکم۔ بضم اثبات کردن امرے کہ قائل را سکوت بران صحیح باشد۔

عجز۔ بفتح ناتوانی و ضعف و بہرسہ حرکت۔ حلم میں تحمل آلام و موذیات از روئے قدرت ہوتا ہے اور عجز میں ضعف سے۔

ہُوان۔ بضم خواری و ذلت۔

عَلَم۔ جھنڈا۔ اعلام بفتح۔ جمع آں۔

عِلم۔ نفس ادراک چاہیے خفی ہو یا جلی۔

انتکاس۔ نگونسار شدن۔

زناد و ازناد۔ جمع زند چقماق کی دونوں لکڑیاں۔ چوب بالا کو جو لوہے کی ہوتی ہے۔ مقدحہ اور قداحہ کہتے ہیں اور سنگ زیرین چقماق کو زنادہ کہتے ہیں۔

غیر واری۔ آگ نہ دینے والا۔

تواری۔ پنہان شدن و پوشیدگی۔

معدود۔ شمار کیا ہوا۔

ازباب۔ از قبیل۔ از قسم۔

گیتی۔ عالم سفلی و میند عالم علوی۔

مسخر۔ رام و فرمانبردار و مطیع۔

سخرہ۔ آنکہ برا و استہزاء و خندہ کنند۔ مسخرہ۔

مجون۔ بیباک و شوخ و مسخرہ۔

مربی۔ پرورش کرنے والا۔

خسیس۔ فرومایہ و ناکس و زبون۔

دُون۔ حقیر و کمینہ و ذلیل۔

اصیل۔ پیش بین و ثابت رائے (منتخب)۔

شفق گون۔ سرخ رنگ۔

شفقت۔ بتوالی حرکات محبت و عطوفت

مع خوف لحوق ضرر۔ اہل فرس بسکون دوم بھی
لاتے ہیں۔
راتبہ۔ معنی لغوی ثابت و برقرار۔ اہل فرس
بمعنی روزینہ آرند۔
غدو۔ بضمتین و تشدید واو۔ جمع غدوہ۔
اوّل نہار بعد طلوع۔ و بکور قبل طلوع شمس
اس سے پہلے صباح اور اس سے پہلے صبح یعنی
وقت بعد الفجر۔ یہ نام حمرۃ کی وجہ سے ہے۔
آصال۔ جمع اصیل وقت آخر روز۔ بعد وقت
عصر۔ بیگاہ۔ شبانگاہ۔ لفظ اصیل جو اس
سے پہلے آیا ہے۔ اس لفظ کے ساتھ شبہ اشتقاق
یا ایہام تناسب رکھتا ہے۔ اور فعل بجائے وارد
نا وارد چاہئے از روئے معنے بھی۔ اور نیز ردیف
واقع ہوا ہے یوں بھی مختلف نہ ہونا چاہیئے۔
کیونکہ مالا مال نا وارد اس کا دوسرا قافیہ
اور ردیف ہے۔
جاہل۔ ناوان۔ ضد عالم بمعنی دانا۔
لئیم۔ قابل ملامت۔ لوم سے فعیل بمعنی مفعول
ہے جس کی سرزنش میں تحریص شامل ہو اسے لوم
اور جس میں اغرا ہو۔ اسے عذل۔ اور جس سے
اعراض مقصود ہو۔ اسے عتاب۔ اور جو تہدید
کے ساتھ ہو۔ اسے توبیخ کہتے ہیں۔
صبوح۔ شراب غداۃ غبوق شراب عشی و
قیل شراب نصف النہار۔ فحمہ شراب اوّل
بعض کے نزدیک سحر تک رات بھر میں جس وقت
بھی پیئیں وہ فحمہ ہے۔ جاشریہ جو شراب وقت
سحر پیئیں۔
راح۔ وہ شراب جو پینے والے کو راحت پہنچائے
یا جس کی خوشبو پینے والے کو بھلی معلوم ہو۔ اور خمر
اسم جامع شراب ہے۔ برخلاف دیگر اسما کے کہ وہ
اسم صفت ہیں۔
فتوح۔ جمع فتح بمعنی کشائشہا و بمعنی کشائش
و شادی۔ مصدر ہے۔
مالا مال۔ مل سے مالی اسم فاعل ہے بمعنی پُر و بسیار
و کثیر۔ پھر ی گر گئی۔ جیسے قاضی سے قاض۔ یا
حذف با کثرت استعمال سے ہے۔ پھر دو مال کے
درمیان الف اتصال لائے۔ جیسے شباشب ہیں۔
اس ترکیب سے معنی کثرت و پُری ظاہر ہیں۔ یا ممکن ہے
کہ مال بمعنی جذر اصطلاح حساب ہو۔ مثلاً پانچ کا جذر
پچیس ہے۔ پھر پچیس کو پچیس میں ضرب دیں تو چھ سو
پچیس ہوتے ہیں۔ اس سے بھی کثرت کے معنے پیدا
ہیں۔ پس بمعنی پُر مجاز ہوگا۔
قصّہ۔ حال و خبر و کار و سخن۔ جمع آں قصص بکسر
و بفتح کاف (قصص) مصدر بمعنی حاصل مصدر ہے
یعنی حکایت۔ اور سحر اُس قصہ کو کہتے ہیں۔ جو
رات کو کہا جائے۔
غصّہ۔ اندوہ گلوگیر۔
چوں آب۔ تشبیہ ہے۔ نرمی لہجہ و بیان میں نہ
فرو خواندن میں۔
شکایت۔ گلہ (اشتکا لغت اضداد سے ہے) درد

نکایت - جراحت کردن و پاسگالیدن و دشمن را کشتن۔ (صراح) اور صاحب منتخب حرف سوم بائے موحدہ قرار دیکر گزندرسانیدن دشمن را بجراحت یا بقتل۔ معنے لکھتے ہیں۔

ثریٰ - بفتح خاک نمناک و خاک زیر زمین۔

ثریا - پروین و آن شش ستارہ ایست متصل کہ منزل سوم قمر است۔ از بست و ہشتگانہ منازل و آن تصغیر ثروا است مشتق از ثرا بمعنی کثرت۔

من بعد الیوم - آج کے دن کے بعد۔

فکر - حرکت نفس طرف مبادی پھر رجوع طرف مطالب۔

باز دادن - مائل و رجوع کرنا۔ منہمک ہونا۔

تالیف - انضمام اشیاء کثیرہ بایں حیثیت کہ اطلاق اسم واحد بران صادق آید۔

بیمیین - مراد سپید۔

بیاض - کے معنی سپیدی کے ہیں۔ مگر کتابیکے معنوں میں مستعمل ہے۔

صفحہ - روئے و دیمہ ورق۔

سر بر خط نہادن - اطاعت کردن و فرمان بردن۔

خط - نوشتہ و نوشتن۔

مشکین - سیاہ۔ کیونکہ مشک عنبر وغیرہ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

سر بر خط مشکین تو نہم - یعنی اگر لکھے ہیں تیری فرمانبرداری کرون بقرکے جملے تو سب موجود ہیں۔ مگر مصرع۔

فحینئذٍ اولیٰ بی القطع من الوصلِ

(ترجمہ) پس اس وقت میں میرے وصل سے میرا قطع اولی اور انسب ہے "جو برا تھا۔ بوجہ حذف عبارات شعر بیہ ہوگیا۔ الفاظ قطع و وصل قلم کے لئے بہت مناسب ہیں مزید بران جب لکھنے پہ آمادہ ہوتے ہیں تو نیزہ میں سے ایک مقدار مناسب قلم گرہ پر سے جدا کرکے قلم بناتے ہیں

شدت - سختی۔

رخا - نرمی و فراخی عیش۔

میقات - وقت و ہنگام کار و وعدہ گاہ۔

رجاء - بفتح امید حصول امول کے ساتھ خوف عدم حصول بھی۔ بعید الحصول کو امل اور قریب الحصول کو طمع کہتے ہیں جو جانی کہتے ہیں۔ تعلق قلب بحصول المحبوب فی المستقبل کو رجاء کہتے ہیں۔ تمنا محال کی بھی کی جاتی ہے اور رجاء ممکن ہی کے لئے ہوتی ہے۔

خوف - ترسیدن۔

جلیس - ہم نشین۔

انیس - انس و الفت رکھنے والا۔ ہمدم و غمخوار و خوگرفتہ۔

سمیر - قصہ گو و ہمداستان۔

شلید - اسے شہید۔ سو کبھی ستی بھی۔ معنی یہاں پر چسپاں ہیں۔

ان کے پہ بیدان۔ اس سے قطع تعلق کرلینا۔

صفحہ ۱۷

خامہ زدن۔ قلم بطلان کشیدن۔ کاٹ ڈالنا۔ منسوخ کر دینا۔

خامہ۔ قلم کسا

خاطر۔ انچہ در دل گذرد۔ یہاں رویت مراد ہے۔ کیونکہ مصنف نے رویت اور خامہ ہی سے اہانت کی خواہش کی ہے۔

از خاطر فرو گذاشتن۔ کسی کا خیال دل سے نکال ڈالنا۔

بواعث۔ جمع باعث۔ کسی بات پر برانگیختہ کرنیوالا۔

ھی النفس۔ یہ نفس ہی ہے کہ جب اس کو کسی بات کا عادی کرنا چاہیے۔ تو وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔

بہادی واد۔ برباد میکرد۔ ودر ہیجان می آمد کا فاعل بواعث ہے۔

ایا بواعث الخ۔ اے معشوق خوشیہا ئے نفس در سانیہ خانہ شما ست۔ مشتاق باآں خوشیہا کامیاب میشود اگر موانع نباشد۔

دست در دامن کسے زدن۔ اس سے تمسک کرنا۔

آلا بوام وسیلہ النجاج۔ اصرار و لجاج وسیلہ فیروزی وحاجت برآری ہے۔

جنات مآب۔ جس کا مرجع وجائے بازگشت بہشت بہشت ہوں۔

الف۔ چونکہ حروف ابجد میں الف حرف اول ہے۔ اس لئے الف کے معنے ابتدا اور اول کے ہوتے ہیں۔ چونکہ عقل بمقتضائے۔ اوّل ما خلق اللہ العقل۔ مخلوقات میں اوّل مخلوق ہے۔ اس لئے حروف آفرینش میں اس کے کمال کو اولیت میں بمنزلہ الف کہا ہے۔

لاجورد۔ ایک نیلے رنگ کا پتھر ہے جو کاشغر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو حل کر کے روشنائی بناتے ہیں۔ اور دفع چشم زخم کے لئے چہرہ اطفال پر اس سے صورت لام بنا دیتے ہیں۔

لام بشکل حرف لام کہ از عنبر و مشک سپند سوختہ و نیل لاجورد کہ بجہت دفع گزند نظر بد بر چہرہ اطفال کشند۔ (از فرہنگ انجمن آرائے ناصری) یہ شعر انوری کا ہے

پرتو۔ فروغ و انعکاس نور۔ یہ لفظ بھی بر کے تحت میں ہے۔

فعل۔ عمل وکار۔ آں کا مرجع خیر محض ہے۔

مقصود بالذات۔ جس میں کوئی غرض شامل نہو۔

شائبہ۔ آمیزش۔ دلی کینہ۔

مشوب۔ آمیختہ۔

تیر باران۔ بارش باہ تیر۔ مراد ازاں کثرت۔

سآمت۔ ملول شدن و بستوہ آمدن۔

ملامت۔ نکوہش و سرزنش۔

سادگی۔ ابلہی و نادانی۔

جبلّی۔ فطری و خلقی۔

پیشہ ساختن۔ کار خود قرار دادن۔

کسل۔ بفتحتین کاہلی و سستی۔ (ترجمہ) کاہلی شہد سے بھی زیادہ شیریں ہے۔

سبکسار ۔ بیمغز ۔ بے وقار ۔ کم مایہ ۔
مہذار ۔ بیہودہ گو ۔
ابی براقش ۔ مرغیست رنگارنگ و متلون
(ترجمہ) مثل مرغ بوقلمون ہر رنگ اسی کا رنگ
خیال ہوتا ہے ۔ یہ مصرع ضرب المثل ہے ۔ اور
بتخیل آخر میں اور بڑھا لیتے ہیں ۔

صفحہ ۸۱

خردہ دانی ۔ باریک بینی و دقیقہ رسی ۔
زمان ۔ جب زمین کے ساتھ آتا ہے تو معنی
آسمان ہوتا ہے ۔ (بصد سے پہلے واو عطف
نہیں چاہئے اور بیخواند کو بصیغہ حال پڑھو) ۔
تکاثر ۔ زیادتی و فخر بسیار بر مال ۔
تجاسر ۔ دلیری کردن ۔
توغل ۔ آمد و رفت کردن و انہماک ۔
تملل ۔ بیقراری و ملالت دستو ۔
تمادی ۔ بنہایت چیزے رسیدن ۔ انتہا و حد
تغابی ۔ غبی و کودن و نازیرک شدن ۔ تغابی اور
پندار نہ کے درمیان از قبیل سے ان المثنیہ
اذ المرثیہ ماموش ہ حذف ہوگیا ۔ (ترجمہ)
کہیں ایسا نہ ہو کہ صاحبان فضل قلم کی زیادتی کو
جرأت پر اور انہماک ملامت پر اور انتہائے عبادت
پر بنجواسے ایلہ جب کسی کام سے منع نہ کیا جائے
تو وہ اپنے آپ کو اس کام پر مامور سمجھتا ہے ۔)
کے محمول کریں ۔
تادیب ۔ سزا دینا ۔ ادب سکھانا ۔

تہذیب ۔ اصلاح کرنا ۔
گمراہان بادیہ تقلیب ۔ مراد از خاطر و قلم ۔
طوافان ۔ گردگردندگان ۔
مجاز ۔ ضد حقیقت ۔
بلاطائل ۔ بے فائدہ ۔
بارے ۔ المختصر ۔ حاصل کلام ۔
رخت اقامت بیرون بردن ۔ کسی جگہ سے
اسباب برائے سفر باہر نکالنا ۔ کہیں سے سفر کر جانا ۔
(یہ مقولہ دل کا ہے) ۔
چار تکبیر بر چیزے زدن ۔ کنایہ از ترک
کلی و قطع علائق ۔ مردہ پر جو نماز پڑھتے ہیں ۔ اس
میں چار تکبیریں ہوتی ہیں ۔ لہذا اس کے اس مردہ
سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق ہو جاتا ہے ۔ اس لئے
ترک کلی کے معنے ہیں (صحت کی جگہ صحبت پڑھو) یعنی
دل نے کہا کہ میں سینہ کی منزل تنگ کو چھوڑ کے چلا جاؤں
گا ۔ اور صحبت خاطر و خامہ کو قطعی ترک کر دوں گا ۔
رفتم ۔ جاتا تو ہوں ۔ مگر بغیر تیرے اے عقل
میرا ایک نفس خوش نہ رہے ۔ اس مصرع کے بعد
یہ عبارت چھوٹ گئی ۔

نفس لوامہ حاضر بود ۔ از غایت
دلسوزی بر حال دل شوریدہ از
رقت و شفقت الیمان الیمان
را میگفت ۔

کہ تو سلطانی فیما القیت من خلدی
ما استطیع بہ تودیع مرتحل

ولا من الغمض ما اقری الخیال به
ولا من الدمع ما ابکی علی الطلل

اس عبارت کی ضرورت اس لیئے ہے کہ آگے ذکر نفس لوامہ کا پھر ہے۔ اگر یہ عبارت نہ ہوتو اصل عبارت غیر مربوط ہوجائے گی۔

نفس لوامہ۔ بڑا ملامت کرنے والا نفس۔ یعنی بُرائی سے روکنے والا۔ یہ نفس اولیا کا ہوتا ہے دو باقی نفس مطمئنہ اور نفس امارہ ہیں۔

شوریدہ۔ پریشان ہے۔

رقت۔ مہربانی و نرمی۔

شفقت۔ صرف ہمت در ازالہ مکروہ از مخلوق عطوفت مع الخوف۔

اطمینان۔ آرام و تسلی۔

اہلمنان۔ میرے نسخہ قلمی میں اس کے معنی اطمینان اور نسخہ مطبوعہ تبریز میں خاطرجمعی معنے لکھے ہیں جو مناسب محل بھی ہیں۔ مگر یہ لفظ مجھ کو صراح اور قاموس میں نہیں ملا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے کانپور سے اطلاع دی تھی کہ یہ لفظ منتہی میں تحت ہلم ہے چنانچہ منتہی میں ھَیْلمان وھُیْلمان وھِلِمّان بمعنی شئے کثیر لکھا ہے وگویند الخیر الکثیر ویقال جاء بالہیل والہیمان اذا جاء بالمال الکثیر۔ مگر مفید محل نہیں۔

ترجمہ اشعار عربی۔ کوچ نہ کرداے معشوق، تو نے تو میرا دل باقی نہیں رکھا (یعنے چھین لیا) دل کے نہ ہونے کی وجہ سے میں کوچ کرنیوالے کے رخصت کرنے پر استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ تُو نے تو آنکھ بند کرنا بھی مجھ میں باقی نہیں رکھا جس سے خیال کی مہمانی کروں۔ اور نہ آنسو ہی چھوڑے۔ جن سے میں کھنڈروں پر روؤں۔

اقراء۔ مہمانی کرنا۔

عادت مالوف۔ رسم جاری۔ پڑی ہوئی عادت۔

مبہوت۔ حیران۔

قلق۔ بفتحتین اضطراب۔ بے آرامی و پریشانی۔

مسکنت۔ بیچارگی۔ ضعف۔

مستمند۔ صاحب غم و واو خواہ ہچہ مست بمعنی غم و اندوہ آمدہ۔

تألم۔ الم قبول کردن و دردناک شدن۔

تأثر۔ اثر قبول کردن۔

رفقا۔ جمع رفیق ہمراہ۔ ونرمی و لُطف کنندہ۔

عزیمت او۔ ارادۂ دل۔

قطعیت کلی۔ پُورا پُورا قطع تعلق۔

ان من المعروف اسماع کلام الملهوف
کسی مظلوم کی بات سننا بھلائی میں سے ہے۔

معروف۔ نکوئی و احسان و بذل۔

متعارف۔ شناسا و مشہور۔ معمولی۔

ماجری۔ واقعہ۔ جھگڑا۔ ما بمعنی آنچہ و جری بمعنی جاری شد۔

حالی۔ فوراً۔ **شقیق**۔ برادر۔ بھائی۔

رسالت۔ ایلچی گری۔

**ایشاں را یادل بہم رخاطر(دوستی) اور قلم

اور دل سب کو۔

ادلہ۔ جمع دلیل جو مفید ظن ہو۔ لیکن یہاں مفید العلم مراد ہے۔

تحالف۔ باہم قسم خوردن۔ عہد و پیمان بستن ایک دوسرے کے حلیف ہونا۔

تالف۔ باہم الفت کردن۔

استیحاش۔ وحشت و نفرت کردن خواستن۔

تجنب۔ کنارہ کشی و بیگانگی و دوری۔

بجنب۔ بہ پہلو۔ بطرف۔

تحبب۔ باہم حب و دوستی کردن۔

تودد۔ محبت کرنا۔ تمنا کے ساتھ۔

بازخواست۔ طلب و جستجو و مواخذہ و واپس گرفتن۔ بلیغ اس کی صفت ہے۔ اور کرد محذوف۔

جاش۔ سکون دل از ترس و اضطراب تپیدن۔

سکون جاشی پدید آمد۔ اضطراب تپش میں تسکین ظاہر ہوئی۔ یا بمعنی تسکین دلی۔

گرم پرستیدن۔ بہت سرگرمی کے ساتھ کسی کی پرستش کرنا۔

صفحہ ۱۹

مارا غم یار۔ میرا کام یہی ہے کہ میں اپنے یار کا غم رکھوں۔ یہ ایک مصرع ہے شعر نہیں ہے۔ آگے قول خاطر ہے۔ اور نثر ہے۔

انی اذل من وتد۔ میں تو میخ سے بھی زیادہ ذلیل ہوں۔ یعنی میں آپ کا بندۂ خاکسار ہوں میخ ہر وقت ٹھوکی جاتی ہے اس لئے عربی میں ذلت میں ضرب المثل ہے۔

دوبیتی۔ رباعی۔ ترانہ۔

تمثل۔ مثال لانا۔

قفا خوردن۔ مشت دست بر پس گردن خوردن گدّے کھانا۔

مسمار۔ میخ۔ **سرتیزی**۔ سرکشی و جنگجوئی۔

بازشدن۔ جدا ہونا (ترجمہ) آخر کار سرتیزی کی وجہ سے باوجود اتنی ایک سرزنش کے بجبر در یار سے ہٹایا گیا۔ "ازو" میں ضمیر یار یا دربان کی طرف پھرتی ہے۔

جادہ۔ بٹیا۔ پگ ڈنڈی۔ نہاد کا فاعل قلم ہے۔

استظہار۔ طلب مدد و یاری۔

اغماض۔ چشم پوشی کردن۔

ساحت۔ میدان۔ **معالی**۔ بلندیہا۔

تطرق۔ راہ یافتن۔

مصئون۔ اصانت سے مفعول کا صیغہ ہے بمعنی محفوظ واو پر ہمزہ نہیں ہے۔

افضال۔ بکسر اول نکوئی کردن و افزونی نمودن۔

نصاب۔ اتنا مال جس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مراد کامل و اصل و مرجع۔

تطرف۔ برکنارہ لشکر زدن مراد حملہ۔ یہ معنی باب تفعیل سے ہیں۔ باب تفعل سے پایا نہیں جاتا۔ مگر اہل فرس اس کے پابند نہیں۔

محروس۔ محفوظ کہ ساحت مدائی سے لیکر اس لفظ تک دعا ہے اہل فضل کے لئے۔

تجربۃ الامصار - شہروں کی آزمائش وتجربہ
تینن نسخوں میں تاریخ وصاف کا یہی نام لکھا ہے اور
مشہور بھی یہی ہے - نسخہ لاہوری میں تجحا یہ
اس بنا پر غلط چھپا ہے -
تزجیہ - بسر می راندن میگفت کیف تزجی الایام
اے چگونہ دفع میکنی زمانہ را - وبمعنی اکتفا وروانی
کار واشتد نفاذ شدن وروش -
اعصار - بکسر گرد باد - وبادے کہ ابر ورعد وبرق
آرد - وبفتح جمع عصر بمعنی روزگار وزمانہ -
تزجیۃ الاعصار - روش وروانی ونفاذ روزگار
بیرنگ - خاکہ یعنی نقش تصویر جس میں ابھی
رنگ نہ بھرا ہو - گردہ -
نیرنگ - طلسم وسحر وافسون وعجائبات
طلسم - خیالہائے موہوم بشکل عجیب -
ارتسام - نقش -

سلسلہ از تاریخ جوینی

منگوقاآن ۶۵۵ھ میں مرا - پسر تولی خان
پسر چنگیز خان - یعنی چنگیز خاں کا پوتا اور ہلاکو کا
بڑا بھائی - مغلوں کا تیسرا شاہ ہے
منزی - نام شہر ہے -
اقصیٰ - دور تر -
جرار - کثیر ولشکر بسیار -
عُدّہ - بضم ساز وسامان وآمادگی وبکسر شمار -
یسار - ثروت ومال وتوانگری -

قراتن - نام شہر ہے -
منصاقیات - اعمال واضلاع واطراف -
مضافات - منسوبات - شاملات -
قشاے - بکسر ملکے بزرگ در ترکستان ومغولستان
در قراتن - دراثنا - درمیان - درنزدیکیہا -
خانیت او - بادشاہی وحکومت منگوقاآن -
برقضیت - حسب اقتضاء - بحکم
یعطی فیہ جج فی عطائہ - دیتا ہے - اور
پھر اپنا دیا ہوا واپس لیتا ہے -

صفحہ ۷۰

ہادم اللذات - موت -
ایلچی ہادم اللذات - عزرائیل ملک الموت
قابض ارواح -
یرلیغ - فرمان - اجراء - ترکی ہے -
اذا جاء - جب ان کی موت آجاتی ہے تو ایک
منٹ نہ دیر کر سکتے ہیں - اور نہ تقدم -
رَوعتہا - خوف وہیبت -
سطوت - حملہ وقہر وغلبہ ودبدبہ -
یاس - عذاب وسختی -
رادع - روکنے والا - دور کرنے والا -
یاسا - قانون تعزیری چنگیزی وتورہ قانون دیوانی -
یاس - ناامیدی -
وتلک الایام - اور یہ اتفاقات زمانہ ہیں -
جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری الٹ پھیر
کیا کرتے ہیں - سورہ لن تنالوا رکوع چار -

آریغ بوکا - برادر منگو قاآن -
قراقرم - نام شہرے از ترکستان
معسکر - اردو - کیمپ - پڑاؤ -
طلیعہ - طلایہ - ہراول -
داعیہ - خواہش -
قتغتائے - زوجہ بزرگ منگو قاآن -
بالتو - پسر منگو قاآن -
چغتائے - پسر چنگیز خان و عم منگو قاآن -
کلکان - از امرائے چنگیز خان -
انجمانت - دنیا کے لوگ نہیں رہتے ہیں یا بمعنی نگدارند - اس وقت میں فاعل قضا قدر ہوں گے -
اوتچگین - برادر چنگیز خان -
راہ قاآنی - حق حکومت -
قوبیلا - پسر بزرگ منگو قاآن -
اینتی - پسر خورد -
آقا - پسر بزرگ -
حادثے - ایک چھوٹی سی بات جنگ عظیم کا باعث ہو جاتی ہے -
مملکت اصلی - مراد دار السلطنت قراقرم -

صفحہ ۲۱

متصدی - پیش آئندہ - مرتکب و عامل -
شبق - آرزومند - جماع شدن و شہوت -
نزق - بفتحتین سبکی و چستی و شتابی -
شیمت - بکسر طبیعت و خصلت -
کاتبا - سے مراد مصنف کتاب ہذا -

اسلاف - جمع سلف گزشتگان - عن اخلاف -
انشاد - شعر پڑھنا - انشا غلط اس مقام پر -
آن کا مشار الیہ عدل اور ایں کا ملک ہے -
روئے در چین کشیدن - منہ بگاڑنا - ناخوش ہونا - بجائے مکش بصیغہ نہی - بکش بصیغہ امر چاہیئے -
ترک مہر خویشتن - اپنی ذات کی محبت چھوڑ دینا
کابین - بکسر با موحدہ مہر بفتح و صداق -
اموال متوجہات - رقم سوا علاوہ مالگزاری -
گلہ - گروہ اسپ و شتر و گاؤ -
رمہ - گروہ گوسپندان -
مواشی - جمع ماشیہ چوپایہ -
ایل - قبائل ترکان
ممیزان - ممتازان - صاحب تمیزان -
مہندسان - انجینیران علم ہندسہ جاننے والے -
بنایان - معماران -

صفحہ ۲۲

محترفہ - پیشہ وران
تمدن - مدینہ و شہر بنانا - اجتماع مردمان -
سواد - مراد آبادی -
آلغو - چغتائی کا پوتا اور آریغ کا وزیر -
تمکین - وقار -
اعتقاد - عقیدت و ارادت رکھنا - اعتضاد بمعنی مددیاری یا اعتماد بمعنی وثوق بھی پڑھ سکتے ہیں -
مواطاۃ - موافقت -

نوئینان۔ سرداران و امرائے اعظم و شاہان و حکام۔

ہمدستان۔ موافق۔

مغافصۃ۔ ناگہان فرو گرفتن (صراح)۔

اُسر۔ قید کردن۔ **قہر**۔ سیاست کردن۔

بأسرہم۔ بتمامہم۔ ہمہ ایشان۔ کلیتہً۔

احفاد و حفدہ۔ نبیرگان و یاری گران و خدمتگاران۔

مقبوض۔ گرفتار۔

تیغ یاسا۔ شمشیر سیاست۔

نیک پے اغول و اقرچی۔ نبیرگان چغتائے۔

مقادر۔ تقدیریں لکھی ہوئی۔

ہر دو۔ آمیغ بوکا و آلغو۔

اعتناء۔ سر پیچ کشیدن۔ و توجہ۔

اصطناع۔ نکوئی کردن۔

اتباع۔ پیروی کردن۔

متسارع۔ شتابی کنندہ۔

مثابت۔ منزلہ۔

اعیان بلاد۔ بڑے بڑے شہر۔

یورت۔ پڑاؤ۔ منزل۔

صفحہ ۲۳

اقطار۔ اطراف جمع قطر۔ وہ خط جو مرکز سے گذر کر دونوں طرف محیط سے مل جائے۔

ثقات۔ معتمدین جمع ثقہ۔

مجتازان۔ سفر کنندگان۔

خان بالیغ۔ شہر بزرگ شاہ۔ مراد پیکن۔

شہامت۔ دلیری۔

لباقت۔ زیرکی ہوشیاری والحسن فی الشمائل

حرف دوم بائے موحدہ است۔

آب آموئے۔ دریائے جیحوں۔

مُکنت۔ بضم۔ قدرت۔

استغنا۔ بے نیازی۔

استعلا۔ علو مرتبت

خود را۔ برائے خود۔ بلا۔ را۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

خشن۔ غضبناک۔ جشن بجیم غلط ہے۔

سترگ۔ بروزن و معنی بزرگ و تنومند۔

ربقۃ بکسر حلقۂ رسن۔ **ایلی**۔ بکسر اطاعت۔

تنمر۔ بروزن تفعل پلنگ بن جانا۔ مراد سرکشی۔

تمرد۔ سرکشی۔

انذار۔ حرف سوم ذال معجمہ و حرف پنجم رائے مہملہ ڈرانا۔

تکاسل۔ تغافل کردن۔

صفحہ ۲۴

ہزارہ۔ ایک ہزار سوار کا افسر و نام قبیلۂ ترکی۔

اشیان و شیدون جمع اشان و بیرن

مناکب۔ جمع منکب۔ دوش و کتف و شانہ۔

آنجا۔ مراد المالیغ۔

الشیان۔ مرجع سالی و لشکر پائش۔

تجبر و تحکم۔ زبردستی و جبر۔

شراست۔ بفتح درشتی خو۔

جموح۔ بضمتین سرکشی۔

او - مرجع سالی بہادر -
متشکی - صحیح - مُشتکی - دردناک وشاکی -
قائد - سردار لشکر -
تباعت - بفتح پیروی کردن -
استمالت - اپنی طرف مائل کرنا
انقیاد - تابعداری - کسی کی قید میں ہوجانا -
مطاوعت - تابعداری -
خوانند - بصیغہ مضارع - بلائے -
تمشیت مُہم - اجراء کار -
شحنہ - بکسر - کوتوال ونگہبان شہر - باز صحیح با
چونکسان طائفہ - کوتوال سمرقند -
بوقا بوشا - کوتوال بخارا -
مُباشر - اختیار کنندہ و بجز درکار شوند -
برقرار مُقرر - حسب دستور سابق -
داشت - کا فاعل نیک پے اغول
مجند - لشکر - خاضع - فروتن
سوارے صحیح - سوارانے
اقران - ہمسران -
قران نحسین مضافات اجتماع زحل و مریخ در یک برج - زحل نحس اکبر اور مریخ نحس اصغر ہے -
مناوات - حرف چہارم واو با ہم دشمنی کردن -
مشتق از نوء بمعنی نہوض است - دوری -
مباہات - فخر کردن -
صفحہ ۲۵
مضایق - جمع مضیق تنگیاں - (واو فاعل ہے)

مکامن - جمع مکمن - گھات کی جگہ -
مصاعب - جمع مصعب جائے صعوبت -
معارک - جمع معرکہ میدان جنگ - عرک سے
مشتق ہے - جس کے معنی کارزار کردن کے ہیں
سرخرو - کامیاب -
کبر - عظمت - بڑائی - غرور -
بغضاء - بفتح - دشمنی -
سالی - اسم فاعل از سلوۃ خرسندی جو بےغمی
و تسلی پانے والا -
غیر سالی - نہ تسلی پانے والا -
مستصحب - رفیق و یار و ہم صحبت -
تمشیت صحیح تمنیت - آرزومند کرنا -
تمنا دلانا -
ایشان - مرجع اہل لشکر سالی جن کو اپنا رفیق
نیک پے نے بنالیا تھا -
عصیان - نافرمانی - مجاہرہ اظہار عداوت -
مطلع و مقطع - آغاز و انجام -
باخود ار بد کردہ ام - ترکیب اس مصرع کی یوں ہے
ار بد کردہ ام باخود بد کردہ ام - جو کوئی بدی کسی کے
ساتھ کرتا ہے - وہ حقیقتہً بدی اپنے حق میں کرتا ہے
واو اشمام سے پہلے خائے معجمہ ہمیشہ مفتوح آتی ہے
چنانچہ بہ امر اس قافیہ سے ظاہر ہے کہ بد کا
قافیہ خود کے ساتھ لایا ہے -
مباشر - فاعل - تکذیب -
زہر گیاہ - ہناہی بچھناگ - ایک سخت زہریلی گھاس

کیسست۔ بفتحتین۔ حنظل۔ اندرائن۔
ادراک۔ حاصل کردن۔
ریع۔ کشت و غلہ۔
خط معمیٰ۔ وہ تحریر جو پیچیدہ ہو۔ جس کا مطلب ہر ایک کے سمجھ میں نہ آئے۔ ایک تو تحریر معمیٰ میں ہو اور پھر وہ پانی پر لکھی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس تحریر سے زیادہ بیہودہ اور لاشئ کون چیز ہو سکتی ہے۔
ایشان۔ آں یعنی بوکا و آلغو۔
خواستہ صحیح خاستہ یا برخاستہ۔
مجازات۔ بدلہ۔ غدر۔ بیوفائی۔
فراو۔ برادُ یعنی برآلغو۔ یعنی بجائے ادائے شکر نعمت و ادائے خدمت جو اس سے بیوفائی سرزد ہوئی ہے اس کا بدلہ اس کو دکھائے۔
قصہ خواندن چیست۔ یہ جملہ بجائے الحاصل والمختصر و بارے مستعمل ہے۔
وحشت۔ نفرت۔
مناقشت۔ منازعت۔
وسائط۔ جمع وسیط مراد اسباب۔
مکاوحت۔ بفتح واو۔ جنگ کردن و آشکارا دشنام دادن۔
مکاوحت۔ حرف چہارم دال مہملہ کوشش کردن و دفع نزاع خواستن۔

صفحہ ۲۶

مستعد۔ آمادہ۔ مہیا۔
محتشد۔ مجتمع و محتفل و مستعد و مہیا۔

قصص۔ جب بلا مضاف الیہ ہوتا ہے تو معنے ارادہ قتل کے ہوتے ہیں۔
پولاد و سنگ۔ پولاد بلحاظ اسلحہ۔ و سنگ بہ لحاظ سخت دلی یا سنگہائے مناجیق۔
عتاد۔ بفتح ساز و سامان و آمادگی۔
عتید۔ اہبت و آلت و آمادہ موجود و مہیا۔
نطاق۔ بکسر قوس کمر پٹکا۔
فضا۔ بفتح ہوا۔ جو کائنات۔ کھلا میدان۔ زمین و آسمان۔
ہزاہز۔ تحریک الفتن والبلایا والحروب۔
تضایق۔ تنگی۔
سنگدلی۔ سختی۔
سنابک۔ جمع سنبک بمعنی سُم۔
بادپا۔ اسپ تیز رو۔
از چشم چشمہ۔ یعنی پہاڑوں سے جو چشمے جاری ہیں یہ چشمے نہیں ہیں بلکہ پہاڑ باوجود سختی گھوڑوں کے پاؤں سے کچل کر آنسو بہا رہے ہیں۔
موقف۔ محل و مقام۔
مباجزت۔ مبارزہ و مقابلہ۔
مشاجرت۔ منازعت و مطاعنت۔
شداد۔ بکسر محکم و استوار۔ جمع شدید۔
جلاد۔ بکسر جمع جلید دلیر و چست و محکم و شمشیر زدن
اجناد۔ جمع جُند لشکر۔
طواف۔ گرد [illegible]
محل [illegible]

شاید اس سے اچھا ہو۔

عناد۔ ستیزہ کردن ونیزہ زدن چپ و راست۔

طعان۔ بکسر۔ نیزہ زنی۔

طراد۔ راندن وحملہ کردن ونیزہ ایست کوتاہ۔

ناس۔ زمین سنگستان۔ ور نسخہ تبریزی ناس کی جگہ راس چھپا ہے بمعنی سر۔ ترجمہ شعر پتھر سنگستان کے زمین پر خون کے بن گئے ہیں۔ اور ستارے تلواروں کے آسمان غبار میں ہیں۔

بیض۔ بکسر جمع ابیض شمشیر و بافتح جمع بیضہ بمعنی خود آہنی۔

قتام۔ بفتح بمعنی غبار (ترجمہ شعر لفظ راس سے) خون کی زمین پر سروں کے پتھر ہیں۔ اور تلواروں کے ستارے آسمان غبار میں ہیں۔

چوں آسمان ... گرفت۔ جب آسمان و زمین نے صورت مفہوم شعر مذکور اختیار کی۔

نیرنجات۔ طلسمات۔

اسود۔ صاحب قاموس بمعنی سہم (تیر) نوشتہ و بمعنی مار بزرگ سیاہ میرے نسخہ قلمی میں اسود ایک ساحر کا نام لکھا ہے۔ جو تیر طلسم بناتا تھا۔ اور نسخہ تبریزی میں نام شخصے ساحر لکھا ہے۔ معنی مناسب محل ہیں۔ مگر کسی لغت میں یہ معنی مجھے نہ ملے۔ یہ معنی نام ساحر صحیح ان کے یا تو کنایہ تیر سے ماننا پڑیگا۔ یا نیرنجات سے پہلے تیر کا لفظ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

نہیب۔ صاحب غیاث بکسر نون نہاب کا املا بتاتے [illegible] نیم و عظمت معنی بتاتے ہیں۔

باشیدن۔ رہنا جس طرح کہ کمر درمیان جسم ہے جب آلغو خوف تیغ آرایغ سے درمیان میان ٹھہر نہ سکا۔

سبک۔ فوراً۔

پیشانی۔ مقابل و برابر۔ یعنی جیسے آگے کے بال بادچکی سامنے ہوتے ہیں۔ مگر کنگھی کرنے کے بعد پس سر کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سامنے نہیں رہتے۔ اسی طرح آلغو بھی منہ پھیر کے پیچھے ہٹ گیا۔ یعنی بھاگ گیا۔

پرخاشجو۔ جنگ جو وخصومت کنندہ۔

انگشت بدندان گزیدن۔ کنایہ از حسرت خوردن۔

ادبار۔ بکسر اول بدبختی ضد اقبال۔

خسک۔ اردو گوکھرو۔ اس کی شکل کے لوہے کے بنا کے میدان جنگ میں بکھرا دیتے ہیں۔ یہ لفظ فارسی ہے۔ صاحب منتخب نے جائے حطی سے اس لفظ کو لکھ کر یہی معنے بتاتے ہیں جس سے اس کا عربی ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اوصاف فروشی تا چند۔ اظہار و بیان اوصاف کب تک۔ یہ جملہ بھی برائے اختصار کلام لاتے ہیں

امداد۔ جمع مدد بمعنی کمک دیاری۔

نکبت۔ بفتح خواری وخستگی و دردمندی۔

منتطرق۔ راہ گیرندہ۔

مخیم۔ خیمہ گاہ۔

معطوف گردانید۔ پھیری۔

صفحہ ۲۷

استیناف۔ از سر نو گرفتن۔ [illegible] کرنا۔

در تضاعیف آں احوال۔ دوران میں ان حالات کے۔
سدائے صحیح شادائے۔ ایلچی کا نام ہے۔
التحق صحیح التحاق۔ مل جانا۔
بفال گرفتن۔ میمون و مبارک سمجھنا۔
استظہار۔ ہم پشتی۔ مدد۔
التیام۔ زخم کا بھر جانا۔
کر۔ حملہ۔
مطاردہ۔ ایک دوسرے کو بھگانا۔ ہٹانا۔
نزلاں۔ مہمانان۔ فرود آمدگان۔
نزال۔ جنگ۔
قدوم۔ بضمتین۔ آمدن۔
مقداماں۔ آگے بڑھنے والے۔ پیشرو۔
جرارہ۔ دراز۔ نیزہ چونکہ دراز ہوتا ہے۔
خطی۔ یعنی نیزہ۔ موضع خط کے بانس عمدہ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں کا نیزہ مشہور ہے۔ نیز بوجہ درازی نصب (فتحہ) بوجہ عامل سے استعارہ کیا ہے۔
عامل۔ نیزہ و سنان۔ اسم کو اعراب دینے والا۔
عمل۔ کام کرنا۔ اور اسم کو اعراب دینا۔
الغاء۔ افگندن و باطل کردن و لغو گردانیدن۔
مدارا۔ اصل میں مدارات ہے۔ رعایت کردن۔ وصلح و آشتی نمودن۔ یعنی مدارات و رعایت جو عامل (کا رکن) تھی۔ اس کو حرکت نصب دراز نیزہ سے لغو اور باطل کر دیا۔ یعنی مدارات ترک کر دی۔ اور نیزہ زنی کرنے لگا۔

زریغ۔ بفتح میل کردن۔ مراد کجی۔
راجع۔ سوائے مہر و ماہ کوئی دوسرا سیارہ جو اپنی سیر طبعی سے پیچھے پلٹنے والا ہو۔ اور سیر طبعی سیاروں کی مشرق سے مغرب کو ہے۔ حالت رجعت میں سعد سیارہ کی بھی تاثیر نحس ہو جاتی ہے۔ اور سیر طبعی کو استقامت کہتے ہیں۔
برج۔ خانہ سیارہ۔ وقت ولادت مولود افق شرقی پر جو برج ہو وہ اس مولود کا طالع کہلاتا ہے۔
معوج۔ کج و ناراست۔ امنیت۔ آرزو۔
نامستقیم۔ ناراست و کج۔
توقف۔ قیام ٭ ہزیمت۔ شکست۔
پشت دادن۔ گریختن۔
پشتی نیافتن۔ مدد نہ پانا۔
روئے تافتن۔ منہ پھیر کے چلا جانا۔
قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔
تثبت۔ قرار و قیام۔ منادی۔ ندا کرنیوالا۔
علیؓ۔ ابن ابی طالب۔ حضرت رسالت مآب کے چچا زاد بھائی اور داماد۔ چونکہ نبیؐ کی کم سنی میں اُن کے والد نے انتقال کیا تھا۔ اس لئے ابو طالب ہی نے نبیؐ کی پرورش کی اور کفار قریش کے مقابلے میں ہر قسم کی مدد کی۔ کل لڑائیاں نبیؐ کی علیؓ ہی نے سر کیں۔ روز ہجرت بستر نبیؐ پر باوجود خطرہ جان علیؓ ہی سوئے۔ نبیؐ کی اکلوتی اور پیاری بیٹی فاطمہ زہرا کے شوہر تھے۔ ائمہ اثنا عشر میں آپ اوّل امام ہیں۔ منجملہ دیگر القاب کے آپ کا لقب امیر المومنین۔ سید الاوصیا ہے اور کنیت

ابوالائمہ ہے سنہ ۴۰ھ میں پینسٹھ برس کی عمر میں مسجد کوفہ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم نے بحالت سجدہ شمشیر زہر آلود سے سر پر ضرب لگائی۔ ضرب کے تیسرے دن ۲۱ رمضان کو شہادت پائی۔ نجف اشرف میں اُن کا مزار مقدس زیارت گاہ خاص عام ہے۔
کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہ۔ مکرم کیا اللہ نے اُن کی پیشانی کو یعنی دوسرے مسلمانوں کی طرح کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا۔ کیونکہ حالت طفلی ہی سے اسلام قبول فرمایا تھا بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ سب سے پہلے مسلم یہی ہیں۔ اسلام ان کی ذات اقدس پر بحیثیت علم و شجاعت و عدالت و عفت جو بھی فخر کرے بجا ہے۔
لکل قضاءٍ جالب ولکل درٍّ حالب۔ ہر قضا کا کوئی لانے والا ہے۔ اور ہر دودھ کا کوئی دوہنے والا ہے۔ یعنی ہر فعل کا کوئی فاعل ضرور ہوتا ہے۔ اور فاعل مطلق خدا ہے۔ علیؓ کے کلمات قصار حکمت آمیز مشہور ہیں جس کتاب میں ان کے کلمات اکٹھا کر دیئے گئے ہیں اُس کا نام درر غرر ہے۔ اور خطبات کے مجموعہ کا نام نہج البلاغۃ ہے جس کی شرح ابی الحدید معتزلی نے نہایت ضخیم لکھی ہے۔ ایک مختصر سا دیوان بھی اُن کے نام سے شائع ہے۔ یہ کلمات حضرت علی سے ہے۔

صفحہ ۲۸

اقتدار۔ قدرت۔ شست۔ بفتح چٹکی۔
خشوع۔ عاجزی و فروتنی۔
رکاب گراں کردن۔ سوار ہونا۔ (رکاب فرار گراں کرد) اسپ گریختن۔

بیکرانہ۔ جس کا کنارہ اور انتہا نہ ہو۔ یعنی وکثیر۔
مَرَدّ۔ باز گردانیدن و قبول نہ کردن۔ و بفتحتین و تشدید دال نزکردن رضینت تیغ میں لفظ چوآب چھپنے سے رہ گیا ہے۔ جو نسخہ تبریزی میں موجود ہے۔ (ترجمہ) تاکہ تیغ چوآب سے تر کرکے اس کی سرکشی کا جواب دے۔ نسخہ تبریزی میں بجائے مَرَدّ مُزد بضم میم و سکون زائے معجمہ بمعنی اُجرت مرقوم ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مَرَدّ رد سے مصدر میمی ہو جس کے معنی رد کرنا ہیں۔ اس صورت میں جواب کے مناسب بھی ہوگا۔ بمرد۔ تمرد۔ چوآب و جواب میں تجنیس خطی ہے (ترجمہ) تاکہ تیغ چوآب سے رد کرکے اس کی سرکشی کا جواب دے۔
تمرّد۔ سرکشی۔ استکبار۔ گردن کشی۔
تفرد۔ یگانہ و یکتا ہونا۔
استکثار۔ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا۔
التجا۔ پناہ لینا۔ مامن۔ جائے پناہ۔
قبلہ۔ جس کی طرف منہ کریں۔ اقبال۔ پیش آمدن۔
برادر۔ مراد قتلغ برادر آیبغ بوکا بود۔
دشمن۔ مخفف دشمان بمعنی دو ضد۔ یہاں مراد آیبغو۔
طرف نقیض۔ بھائی سے موافقت اور دشمن سے مخالفت چاہیئے تھی۔ مگر اس نے اس کے برخلاف دشمن سے موافقت اور بھائی سے مخالفت اختیار کی تھی۔
معلم۔ اسم فاعل از اعلام۔ آگاہی دینے والا۔

ندامت۔ پشیمانی - مامضیٰ۔ جو کچھ کہ گذرا۔
کیفیت مجاری قضا۔ بیان اس بات کا کہ تقدیر
میں یوں ہی لکھا ہے۔
ازطرف یسار در آورند۔ بائیں ہاتھ کی طرف سے
لائیں۔ یہ علامت ترکوں میں اظہار ناخوشی کی تھی اور
جن سے خوش ہوتے تھے انہیں داہنے ہاتھ کی طرف
سے سامنے بلاتے تھے۔
یمین اللہ۔ قسم بخدا۔ یسار۔ بفتح ثروت و
تونگری۔ چونکہ یمین بمعنی دست راست اور یسار بمعنی
دست چپ بھی ہے۔ اس لئے راست کے ساتھ ایہام
تناسب ہے یا مراعاۃ النظیر۔
راست خواہی۔ سچ پوچھتے ہو تو قسم بخدا افلاک
سے ثروت کسی دن کسی نے بغیر مصیبت اٹھائے نہیں
پائی۔ روزے کی جگہ روئے بھی پڑھ سکتے ہیں جو مضاف
یسار کا ہوگا۔ یعنی چہرۂ تونگری بغیر مصیبت اٹھائے
قسم بخدا افلاک سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔
تکشمشی۔ بکسر تا و ہر دو شین و میم۔ کورنش و حضوری۔
مشی و میشی ترکی میں علامت حاصل مصدر ہے جیسے
متی و مک علامت مصدر (ٹو پے ریپکٹ)۔
مثول۔ بر پائے استادن و بہ زمین چسپیدن۔ مراد
تعظیم ادا کرنا۔ یہ لفظ تکشمشی کی تفسیر ہے۔
اقتراف۔ ورزیدن و اکتساب کردن۔
اغراء۔ ورغلانیدن۔ اعتراف۔ اقرار کردن۔
وفور کثرت۔ زیادتی۔ جبلی۔ فطری و خلقی۔
شمول۔ شامل ہونا۔ لاحق ہونا۔

نصفت۔ عدل و انصاف۔ استبقاء۔ باقی داشتن۔
آسیب۔ صدمہ۔ بخشود۔ رحم کرد۔
فرودستان۔ زیردستان و ماتحتان۔
باشیدن۔ قیام و سکونت۔
مصیف۔ سرد مقام جہاں زمانہ گرما بسر کریں۔ ترکی میں
ییلاق اور فارسی میں گرم سیر اور انگریزی میں سمر کوارٹر کہتے ہیں
اس کا ضد قشلاق و سردسیر و ونٹر کوارٹر ہے۔

صفحہ ۲۹

خاتون۔ بیگم۔ بیوی۔ تکفل۔ پورا کرنا۔
یورت۔ منزل و مقام و کیمپ۔
متکا۔ تکیہ گاہ۔ کربت۔ اندوہ۔
سلوت۔ تسلی۔ نقابن۔ نقصان و زیان۔
برخود پیچیدن۔ پیچ و تاب کھانا۔
ضجرت۔ دل تنگی۔ القلق والاضطراب من الغم۔
خمار شکن را۔ برائے خمار شکنی۔
خمار۔ نشۂ شراب کے اتار کے وقت جو اعضاء شکنی
ہوتی ہے۔ اور بغیر شراب پیئے دور نہیں ہوتی۔
دواؤ خمار الخمران تشرب الخمر
خمار شراب کا علاج یہی ہے کہ تو شراب پی لے
در خود پیمود۔ اپنے پیٹ میں بھر لی۔ جیسے پیمانے
کو بھرتے ہیں۔
قرابہ۔ ایک بڑا ظرف شراب۔ خیک یعنی مشک شراب۔
ممتلی۔ پر۔ ترحال۔ بکسر کوچ۔
سلطنت عثمان و خمسین و ثمانمائۃ۔ آریخ ہوگا ۸۵۵ھ
میں شراب زیادہ پی کر مرگیا۔ اور دو سال سلطنت کی۔

ہیں کہ ہم قبل نزول امر کو کہتے ہیں جس سے نیند
اُچٹ جاتی ہے۔ اور غم بعد نزول امر ہوتا ہے کہ نیند
آجاتی ہے۔ اور حُزن افسوس و حسرت بر مافات کا
نام ہے۔ سیوطی کہتے ہیں کہ ہم ایسے امر پہ ہوتا ہے
جس کے وقوع اور ذہاب کا انتظار ہو۔ اور غم امر
واقع پہ یا فوت خیر پہ ہوتا ہے۔

لالہ نعمان۔ قسمے از لالہ منسوب بہ نعمان بن منذر۔

عارض۔ کلّہ جس حصّہ رُخ پر داڑھی کے بال اُگتے
ہیں۔ لُپ والوار فارسی جا بہ میں کہتے ہیں۔ اور
خدّ کے معنے رخسار کے ہیں۔ وہ اُبھرا ہوا حصّہ
کلّہ کا جہاں ڈاڑھی کے بال نہیں ہوتے ہیں۔

مہرگان۔ سولھویں تاریخ مہر ماہ کی۔ اور ماہ
اوّل فصل خزاں اس کا معرب مہرجان ہے۔

توش۔ قوت و طاقت و قدرت۔

تذکرہ۔ یادگاری۔ **نیک**۔ خوب۔

و لے دراں سخن است۔ لیکن اس میں
یعنی ملاقات میں تامل اور کلام ہے۔ یعنی قیامت
میں بھی اُمید ملاقات نہیں۔

رواست قوّۃ غضبی۔ جیسے بے موقع و محل الخ۔
غضب کرنا۔ افراط غضب شدۃ غیظ اور تفریط
ایسے عزتی ہے۔

وہم۔ تردد الذہن درمیان دو امر۔ اگر مساوی
ہو تو شک ہے۔ اور راجح کو ظن اور مرجوح کو
وہم کہتے ہیں۔

[illegible]

مضر کے دفع کرنے کا باعث ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۳

دُعا۔ خدا سے حاجت چاہنا۔ حدیث میں ہے
الدُّعاء ترد البلاء۔ دُعا مصیبت کو دُور
کر دیتی ہے۔

قضاء۔ حکم الہٰی و قضاء بد۔ مصیبت و بلا۔

زمانک۔ اے سلمیٰ (معشوقہ) تیرا زمانہ گذر گیا۔
یعنی اب وہ پہلا سا حسن اور شباب نہیں۔ اب چاہئے
تو راضی ہو یا خفا سب برابر ہے۔

خیرہ خیرہ۔ ہرزہ و عبث۔

بُود و بُوَد۔ تھا اور ہیگا۔ واو عطف چھپنے سے
رہ گیا۔ اور تا برائے غایت ہے بمعنی تا وا میکہ۔

دُوار۔ دوران سر۔

زحمت ما راست۔ اوّل رنج است بعدہٗ راحت۔
جیسے بغل و کنار و نزد۔

سرار۔ مہینے کی آخری رات جس میں چاند نہیں
دکھائی دیتا۔

مُحاق۔ آفتاب و مہتاب کا ایک برج میں ہونا
اور جب آفتاب کے ساتھ علاوہ ماہ کوئی اور سیارہ
ہوتا ہے۔ تو اُسے احراق کہتے ہیں۔ مہینے کی آخری
تین راتیں جن میں چاند نہیں دکھائی دیتا۔

دَمار۔ ہلاک۔

صبح دوم۔ صبح صادق جس کا زمانہ بہت کم
ہوتا ہے۔

[illegible]

نخوت۔ بفتح بزرگی و کبر۔
سطوت۔ قہر و غضب و حملہ کرنا بار بار۔
قلہ۔ سر کوہ جمعش قلل۔ قاف نام کوہ محیط عالم۔
یہ خیال ہے۔ اگرچہ کاکیشیا میں ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔
کبریا۔ عظمت و بزرگی۔ مراودت مصاحبت۔
نسرین۔ نسر طائر و واقع فلک ہشتم پر دو شکلیں ہیں
استنکاف۔ ننگ و عار داشتن از کارے۔
نعاب۔ آواز زاغ۔
غراب البین۔ جدائی کا کوا جب عرب خانہ بدوش
اپنے خانۂ عاریتی کو اٹھا کر چل دیتے ہیں۔ تو وہاں کوا
گرا پڑا کھانے کے لئے آتا ہے۔ عرب سمجھتے ہیں۔ کہ
یہی ویرانی کا باعث ہوا ہے۔ اس لئے اسے
منحوس جانتے ہیں۔ حادثہ کو غراب البین کے ساتھ
استعارہ کیا ہے۔
چغد خراب نشین۔ الّو جو ویرانہ کا بیٹھنے والا ہے
الّو ویرانوں ہی میں رہا کرتا ہے۔ اور خراب
نشین پڑھیں۔ جیسا کہ لاہوری نسخہ میں ہے
تو بمعنی مقام ویران ہوگا۔
بے آہو۔ بے عیب۔ پرنگ۔ صحیح۔ پلنگ شیر
باشتغال۔ صحیح باشغال۔ جمع شغل بمعنی کار
شغالی۔ کارشغال۔ و شغال بفتح بمعنی گیدڑ۔ کہتے
ہیں۔ زمانہ نوشیروان میں ظاہر ہوا (انجمن آرا)۔
منکلیدن کردن۔ مامور کردن۔ لگانا۔
روباہ بازی۔ مکاری و فریب۔
کرشمہ۔ عشوہ۔ بچے کا ایسا فریب رکھنے والا کیونکہ

عشوہ بہر سہ حرکت بمعنی فریب آمادہ۔
کفتار۔ بفتح ایک درندہ جانور ہے۔ جو کتوں کو
مار کر کھاتا ہے۔ اردو میں ہنڈار کہتے ہیں۔ صاحب
غیاث نے اس کا ترجمہ ڈائن کیا ہے۔ جو ایک قسم
کی ساحرہ ہے جو لوگوں کا جگر نکال کے کھا جاتی ہے
ان معنوں سے عشوہ کا لفظ چسپاں ہو جاتا ہے۔
جاوید۔ زمان نامتناہی بمستقبل مترادف ابد
حال واقع ہوا ہے۔ بمعنی ابداً و دائماً۔
خواب خرگوش۔ غفلت کا۔ کیونکہ خرگوش
ایسا غافل سوتا ہے کہ شکاری اس کے سر پر پہنچ
جاتا ہے اور وہ جاگتا نہیں۔ اس جانور کے کان
بڑے ہوتے ہیں اس لئے اسے خرگوش کہتے ہیں۔
کیونکہ خر فارسی میں بڑائی کے لئے آتا ہے صنعت
مراعاۃ النظیر ان جانوروں کے ناموں سے ظاہر ہے
گردوں رتبت۔ بلند مرتبہ۔
قوائم۔ جمع قائمہ۔ پایہ۔
مناکب۔ جمع منکب۔ دوش و شانہ۔
جوزا۔ برج سوم۔ قمہ۔ بضم سر ہر چیز۔
شعریٰ۔ بکسر۔ دو ہیں۔ شعرائے عبور و شعرائے
غمیصا۔ جن کو شامی اور یمانی بھی کہتے ہیں۔
بساط۔ گستردنی چوں حصیر و قالی و بستر و مسند
پستہ شکر نثار۔ کنایہ از لب خنداں معشوق
رخسار۔ مراد سطح و روئے (ترجمہ) اس کی
مسند پر حسینوں کے شکر خندہ سے شکر ریز اور
ان کی زلفوں سے عنبر بیز رہتی تھی۔ یعنی جس مسند

پر حسین بیٹھا کرتے تھے۔ وہ مسند تختہ تابوت سے بدل گئی۔

مغاک خاک تیرہ۔ خاک سیاہ و تاریک کا گڑھا۔ مراد قبر۔

تختۂ تابوت۔ وہ صندوق جس میں مُردہ کو رکھ کر مع تابوت قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ یہ جملہ اس تشریح کو چاہتا تھا۔ ورنہ صندوق مردہ اور جنازہ کے معنے ہیں

لم نذق۔ جو وصل کہ فرقت ہو چکا ہے۔ وہ اب ہمیں میسر نہیں ہوتا۔ اور جو شادی کہ ماتم ہو چکی ہے۔ وہ مجھ تک نہیں آتی۔ محشی نسخہ تبریزی اس شعر کو مرثیہ مصنفہ ابی اسمٰعیل حسین الطغرائی بتاتے ہیں۔

مُبارک شاہ۔ باپ کا نام قرا اغول اور ماں کا نام ہرغنہ۔ اور قرا اغول چغتا تا کا پوتا تھا۔ اور چغتا تا چنگیز خاں کا بھائی ہے

نفیر۔ بانگ و فریاد و نالہ۔

آری و بری۔ لائیگا اور لیجائیگا یعنی پیدا کریگا۔ اور مار ڈالے گا۔ **یکبارہ**۔ بالکل سراسر۔

بری۔ دور۔ بروزن فعیل از برائت کہ بمعنی بیزاری است۔

شاہے۔ میں یائے مجہول تنکیری ہے۔ اور ین کا مرجع شاہ ہے۔

جامہ دریدن۔ غم میں گریبان چاک کرنا۔

براق۔ نام شخصے

خروج۔ کسی سے لڑنے کے لیے نکلنا چڑھائی کرنا۔

ذروہ۔ من کل شئ اعلاہ۔ چوٹی۔

شرف۔ بزرگی۔ کسی سیارہ کا کسی برج کے ایسے نقطۂ کمال پر ہونا کہ اس کی تاثیر خوب مرتبۂ کمال پر ہو۔ آفتاب کو شرف انیسویں درجہ حمل پر منزل بطین میں۔ اور چاند کو برج ثور کے درجہ سوم پر منزل ثریا میں اور عطارد کو سنبلہ میں اور زہرہ کو حوت میں اور مریخ کو جدی میں اور مشتری کو سرطان میں اور زحل کو میزان میں شرف ہوتا ہے۔ اور اس کا ضد ہبوط ہے۔ اور اوج کا ضد حضیض ہے۔

عروج۔ کسی سیارہ کا منتہائے بلندی پر پہنچنا۔ اس کا ضد زوال ہے۔

منت۔ نعمت و نکوئی۔ منّ احسان۔

طول۔ بضم درازی و ثانی بفتح بمعنی منّت و فضل و فراخی۔

ذکر جلوس قوبلا قاآن

صفحہ ۴۵

جلوس۔ بر تخت نشستن

قاآن۔ بادشاہ بس عادل و سخی و عاقل۔ لفظ ترکی ہے۔ ہر بادشاہ جلیل القدر کو کہتے ہیں۔

خصم خانیت۔ دشمن بادشاہی مراد آریغ بوکا۔

نقار۔ بکسر۔ عیب و کینہ و عناد۔

خط دادن۔ مچلکا لکھ دینا۔

صباح ومسا۔ صبح وشام۔ خط۔ فرمان وحکم۔
مراحم ومساخط۔ رحم وغضب۔ سُخط۔ جو غضب عظمت وغرور کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ کے لوگوں پر ہو۔ اور غضب کا استعمال دونوں قسموں پر ہوتا ہے۔ اور رحمت کے معنی افاضۃ الاحسان کے ہیں جیسا کہ سیوطی نے کنز المدفون میں کہا ہے اور رحمت میں مبالغہ کو رافت کہتے ہیں۔ اور مغفرت تام محو ذنوب کا ہے۔

منقاد۔ بضم۔ فرمانبردار ومطیع۔

قوریلتائے۔ بمعنی جشن ترکی ہے۔

مطالع۔ بفتح جمع مطلع۔ دائرہ فلک البروج کے ایک سو اسّی درجات جن پر مدار آفتاب ہے۔ مطالع کہلاتے ہیں۔

ازمناقص مہجور۔ نقصانات سے دور۔

اوتاد۔ (تقویم (کنڈلی جنم پترا) میں بارہ خانے بناتے ہیں۔ اول خانہ میں اس برج کو قائم کرتے ہیں۔ جو ولادت مولود یا کسی کام کے آغاز کے وقت افق شرقی پر ہوتا ہے۔ اس برج کو سنسکرت میں اُس کا راش اور عربی میں طالع کہتے ہیں۔ ان بارہ خانوں کا نام اوتاد ہے۔ چار ان میں سے اوتاد اربعہ ہیں۔ جن پر احکام نجومی کے نکالنے کا دارومدار ہے۔ ان چاروں کے نام نقشہ ذیل میں دیکھو۔ اور چار زائل اور چار مائل کہلاتے ہیں۔

مائل الوتد (۱۱، ۱۲)	وتد طالع (۱)	زائل الوتد (۲، ۳)
وتد السماء (۱۰)		وتد الارض (۴)
زائل الوتد (۹، ۸)	وتد الغارب (۷)	مائل الوتد (۵، ۶)

مائل الوتد (۸) — زائل الوتد (۶)

نظر مناحس۔ نظرات کی تین قسمیں ہیں۔ **نظر تثلیث** جب ایک سیارہ ایک برج میں ہو۔ اور دوسرا ایک چھوڑ کے ہو تو یہ نظر تربیع ہے اور چار چھوڑ کے ہو تو یہ نظر تسدیس ہے۔ پھر یہ نظرات سعد بھی ہوتے ہیں۔ اور نحس بھی اور مساوی بھی۔ نظر تثلیث نظر دشمنی ہے۔ اور نظر تربیع نظر دوستی ہے۔ نقطہ شرف آفتاب انیسواں درجہ حمل اور منزل بطین ہے۔

اقتران۔ نزدیک شدن بچیزے۔

سقوط۔ گرنا۔ حادث بخار جمرہ۔

جمرات ثلاث۔ تین حرارتیں۔ جمرہ ایک بخار ہے۔ جو آخر زمستان میں زمین سے نکلتا ہے۔ عرب لوگ اس بخار کے زمین میں پیدا ہونے کو سقوط جمرہ کہتے ہیں۔ اور وہ تین دن ہیں۔ ہر دن میں سات روز کا فاصلہ ہے۔ پہلا جمرہ ساتویں ماہ شباط کو اور دوسرا چودھویں کو اور تیسرا اکیسویں کو پیدا ہوتا ہے۔ پہلے جمرہ سے زمین اور دوسرے سے پانی اور تیسرے سے ہوا گرم ہوتی ہے۔ الی ریحان

بیرونی کے نزدیک بخار نہیں ہیں۔ بلکہ ہفتم و چہاردہم وبست و یکم روز ہائے شباط کا نام ہے۔ کہ ان دنوں میں بخار زمین سے نکلتا ہے۔ اور بگمان منجمین یہ ہے کہ جبہہ منزل دہم قمر اور زبرہ منزل یازدہم اور صرفہ منزل دوازدہم انہیں دنوں میں ساقط ہوتی ہیں۔ پس روز ہائے سقوط ہر سہ منازل کا نام اُن کے نزدیک جمرات ثلاث ہے۔ شیخ آذری نے انوری کے اس شعر کی ؎

ہم جمرہ برآورد فرو بُردہ نفس را
ہم فاختہ بکشاد فروبستہ دہان را

شرح میں جمرہ کے معنے روح نباتی لکھے ہیں۔

نشو۔ بفتح پیدا شدن۔ روئیدن۔ بالیدن۔

اُلّاف۔ جمع آلف جیسے کفّار جمع کافر بمعنی خوگیرندہ ویار و دوست۔

مالوف۔ اسم مفعول جس سے اُلفت ہو۔ یعنی محبوب و مانوس۔

اُلّاف مالوف۔ دوستان محبوب مانوس کیا ہے اژگلہا اس صورت میں بالوف جو نسخہ لاہوری میں چھپا ہے۔ مالوف ہونا چاہیئے۔ نسخہ تبریزی میں یہ آلاف و الوف مرقوم ہے اور یہ دونوں الف بمعنی ہزار کی جمعیں ہیں۔ یعنی ہزار ہا و ہزار در ہزار۔ یعنی ہزار ہا پرندے چہچہا رہے تھے۔

لواقح۔ جمع لاقح۔ آبستن کنندگان۔ مراد بارآور۔

ریاح۔ جمع ریح بمعنی ہوا۔

حمائل۔ بفتح آنچہ در برانداز ند۔ ہیچو ہار۔ یہ لفظ ان معنوں کے ساتھ اس محل پر غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے حوامل جمع حاملہ بمعنی آبستنی و بار دار و مثمر مناسب ہوگا۔

خمائل۔ جمع خمیلہ۔ درہم پیچیدہ

مائل۔ خمیدہ۔

قوائے نباتی۔ نمو وغیرہ۔

خواص۔ جمع خاصہ وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے تو خارج ہو۔ مگر ایک حقیقت نوعیہ کے افراد پر محمول ہو۔ جیسے ضحاک خاصہ انسان ہے۔

افعال شخصی۔ فعل ذاتی جیسے نمو و تولید ثمر و گل۔

افعال نوعی۔ سے مراد تولید مثل ہے

غاذیہ۔ قوای طبیعی جگر میں سے ایک قوت کا نام ہے جس سے پرورش جسم ہوتی ہے۔

اطفال نبات۔ باضافت تشبیہی۔ خود نبات یا گُل و ثمر۔

مزاوجت۔ ہم صحبتی۔ **مخالطت**۔ آمیزش۔

پیشکاران چہارگانہ۔ کنایہ از اربعہ عناصر۔

تربیت۔ پرورش **حریف**۔ ہم پیشہ۔

نامیہ۔ نمو پیدا کرنے والی قوت۔ یہ بھی قوائے طبیعی میں سے ایک ہے۔

استکمال۔ کامل کرنا۔

اقطار۔ ابعاد ثلاثہ یعنی طول و عرض و عمق۔

کدخدا۔ مالک خانہ۔ و باصطلاح منجمین دلیل روح کو کہتے ہیں۔ جس طرح کہ بالو (ہیلاج) دلیل جسم ہے اور کیفیت اور کیفیت عمر کی دلیل اس سے لیتے ہیں۔ ہیلاج یونانی لفظ ہے۔ بمعنی چشمہ

زنار گانی۔

مولِدہ۔ پیدا کرنے والی قوت یہ بھی قوائے طبیعی میں سے ایک قوت ہے۔

تولید مثل۔ اپنا ایسا دوسرا پیدا کرنا۔ یہ قوت نباتات و حیوانات میں ہے۔ جمادات میں نہیں۔

مصورہ۔ اُس نوع کی ایسی صورت پیدا کرنیوالی قوت۔ یہ بھی قوائے طبیعی میں سے ایک قوت ہے۔

خامۂ آزری۔ سے مراد قلم نقاشی ہے۔ کیونکہ آزر عم موسیٰ بُت تراش و مصور تھے۔

صفت۔ مانند۔ **بیرنگ**۔ گردہ و خاکہ۔

غرائب نقوش۔ عجیب تصویریں مراد گل و ثمر۔

عجائب الوان۔ رنگہائے عجیب و غریب گل و ثمر۔

صفحہ ۳۶

عناصر پایہ۔ بلند مرتبہ و بمعنی اصل چہ عناصر اصل موجودات عالم ظاہر اند۔ **کیوان**۔ زحل۔

خانان۔ شاہان۔ **دست بدست**۔ یکے بعد دیگرے۔

کفایت۔ کافی ہونا و ہم کفو و ہمتا ہونا۔ مسلمانوں میں شادی کرنیکا دستور ہم کفو میں ہے۔

صداق۔ مہر و کابین۔ **صدق**۔ راست و درست۔

استحقاق۔ مستحق و سزاوار ہونا۔

صدق استحقاق۔ سزاواری بجا و درست۔

شہادت۔ گواہی۔ **وکالت**۔ اپنے معاملہ کو کسی دوسرے کے سپرد کرنا۔ نکاح میں مہر اور دو گواہ اور ایک وکیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہو حفیظ۔ اللہ بہترین مددگار و کفالت کنندہ است۔

کفالت۔ ضمانت (کفیل) ضامن۔

عروس۔ بفتح۔ جب بمعنی داماد ہو تو جمع عُرُس آتی ہے اور جب دُلہن کے معنی ہوں تو جمع عرائس ہے۔

زفاف۔ بکسر۔ دولھن کو دولھا کے گھر بھیجنا۔

عقد۔ بفتح عہد و پیمان و ضمان۔

دراری۔ جمع دُرّی۔ ستارہائے روشن۔

سعود۔ سیارگان با سعادت چوں مشتری و زہرہ و قمر۔ سعد ذابح و سعد اخبیہ و سعد السعود کو بھی سعود کہتے ہیں۔ اول دو منازل قمر ہیں۔ اور سوم مشتری کا اسم صفت ہے۔

مشتری۔ قاضی فلک۔ منبر پر جاکے خطبہ پڑھنا قاضی کا کام ہے۔ اور خطبہ میں بادشاہ وقت کا نام لیتے ہیں۔

کیوان۔ زحل سب سے اونچا سیارہ۔ ساتویں آسمان پر ہے۔ کبھی بوجہ بلندی رفعت میں اور کبھی بوجہ نحوست و سیاہی غلام بنے۔ اور کبھی بام فلک پر ہونے کی وجہ سے پاسبان سے تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ پہلے چور کمند کے ذریعہ سے کوٹھے پر سے آیا کرتے تھے۔ اس لئے پاسبان کو کوٹھے پر رکھتے تھے

فارسی نام سیاروں کے علی الترتیب یہ ہیں:-

نام	محل	عربی نام
کیوان	آسمان ہفتم	زحل
برجیس	" ششم	مشتری
بہرام	" پنجم	مریخ
مہر	" چہارم	شمس

نام	محل	عربی نام
تیر	آسمان دوم	عطارد
ناہید	؍ سوم	زہرہ
ماہ	؍ اوّل	قمر

ہندوئے حلقہ در گوش۔ غلام کان میں کڑی پڑا ہوا۔ ایران میں حلقہ بگوش ہونا علامت غلامی ہے۔
چوبک زن۔ مہتر پاسبانان کو بکے و تختہ بدست گرفتہ بشب میگردد و چوب را بہ تختہ میزند تا صدائے آن شنیدہ دیگر پاسبانان بیدار باشند۔
ماہ نو۔ نعل کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کو گوش زحل میں پہنا کے اُسے غلام تجویز کیا ہے۔
برسم۔ بطور۔ بطریق۔
قورچی۔ سلاحدار و داروغہ سلاح خانہ۔ قور ترکی میں ہتھیار اور چی علامت فاعل ہے و بمعنی مہتمم دربار بھی ہے۔ (غیاث)۔
قورچی خاص۔ سردار سلاحداران۔ مریخ کی شکل یہ تجویز کرتے ہیں کہ ایک مرد تُند خونخوار ہے۔ ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں ایک کٹا ہُوا سر اس کو جلاد فلک بھی کہتے ہیں۔
کمر۔ پٹکا۔ **میان**۔ کمر۔
زہرا۔ بفتح روشن۔ **بساط**۔ فرش۔
نشاط۔ بفتح شادمانی و چستی۔
بربط۔ ایک باجہ جس کی شکل جسم بط کی ایسی ہوتی ہے۔
آہنگ کشیدن۔ نغمہ نکالنا۔ گیت گانا۔

موسیقی کی تقسیم اس طرح ہے۔ بارہ مقام۔ اور ہر مقام کی بلندی سے ایک گوشہ اور پستی سے دوسرا گوشہ پیدا ہوتا ہے۔ یوں ۲۴ گوشے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر گوشہ چند نغموں سے مرکب ہوتا ہے پھر دو دو مقاموں کی ترتیب سے چھ آہنگ نکلتے ہیں۔ جن کو آوازہ بھی کہتے ہیں۔
سلمک۔ گردانیہ۔ نوروز۔ گوشت۔
ماہور۔ شہناز
گوشے اٹھائیس ہیں۔ اور علاوہ اِن کے سی لحن باربدی بھی ہیں۔ جن کو خسرو پرویز کے گویئے باربد نے ایجاد کیا تھا۔
تیر عطارد۔ دبیر بمعنی نویسندہ نامہ و کاتب۔ مرزا رضا قلی ہدایت شیرازی کہتے ہیں۔ دو عدد معروف اور دو یر بمعنی فہم و ادراک و دانش ہے۔ یعنی دو دانش نظم و نثر رکھنے والا امراد منشی۔
حرز۔ بکسر حفاظت و تعویذ۔
اللّٰہ خیر حافظاً۔ خدا بہترین حافظ ہے (اللہ بہتر ہے ازروئے حافظ ہونیکے)۔
لوح محفوظ۔ اس کا نام لوح القدر بھی ہے یعنی لوح نفس ناطقہ کلیہ جس میں کلیات لوح قضا کی تفصیل ہوتی ہے۔ لوحیں چار ہیں اول لوح القضا جو مقدم لوح محو و اثبات پر ہے۔ دوسرے لوح القدر جس کا نام لوح محفوظ بھی ہے۔ تیسرے لوح النفس الجزئیہ السماویہ۔ چوتھے لوح الہیولی

لوح محفوظ پر جو لکھا ہے۔ وہ کبھی پٹ نہیں پڑتا۔
لوح محو و اثبات کا لکھا کسی عمل خیر سے ٹل جاتا ہے
کمر را کہ زیب ...... ساختند۔ جو پٹکا کمر پر
باندھے تھے اس کو گلے کا ہار کیا۔ یہ ایک دستور
اظہار تعظیم کا تھا۔
شاہ سیارگان۔ کنایہ از آفتاب۔ کیونکہ
یہ لوگ آفتاب پرست تھے۔
زانو زدن۔ مودّب بیٹھنا۔
نعم الصباح و نعم المساء۔ یہ دونوں کلمے
صبح اور شام کے وقت بطور دعا و مزاج پرسی
استعمال کرتے ہیں۔

صفحہ ۳۷

ہر ہفت۔ سات سنگھار (۱) حنا۔ مہندی۔
(۲) وسمہ خضاب۔ (۳) سفیداب۔ سپید پاوڈر
(۴) سرخاب۔ سرخ پاوڈر۔ گلگونہ۔ غازہ۔
(۵) سرمہ۔ (۶) زرک۔ افشان (۷) بعض
غالیہ بتاتے ہیں۔ اور بعضے خال۔
ہشت در۔ ہشت بہشت۔ بجائے کسنار
گشاد چاہیئے ہے (ترجمہ) خوش نصیبی اور سلطنت
نے نعم الصباح کہتے ہوئے نئی دولہن
کی طرح زینت کرکے پھیلا کے دل پر آٹھ دروازے
بہشتوں کے کھول دیئے۔
ہر نامہ راکہ دید۔ جو نامہ سعادت دیکھا اس کا
منہ کھولدیا۔ یعنی ہر طرح کی سعادت اسے پہنچائی۔
چتر کلاہ۔ گوشہ کلاہ۔ **سقاۃ۔** جمع ساقی۔

یاقوت شفاہ۔ سرخ لب۔ شفاۃ جمع شفتہ
بمعنی لب آمدہ۔
کاسات۔ جمع کاسہ پیالہ کہ دراں شراب باشد
واگر نباشد زجاجہ گویند۔
اقداح۔ جمع قدح وہ پیالہ جو دو تین آدمیوں
کو سیراب کر سکے۔
عُقارُ عقوُرٌ۔ شراب ہے جو ہمیشہ پچھاڑنیوالی ہے
آدمیوں کی۔ پوری کرتی ہے آرزو کو شراب اور معطر
کرتی ہے۔ اطراف کو۔
عُقار۔ وہ شراب جو ایک مدت تک خم میں رکھی
رہی ہو۔ یا وہ شراب جو میخوار کو گرادے۔
راح۔ وہ شراب جو میخوار کو راحت دے۔ یا
جس کی خوشبو میخوار کو بھلی معلوم ہو۔
جوانی۔ حرف چہارم نون بمعنی اطراف اس کا واحد
مستعمل نہیں۔ یا جوانب جمع جانب بمعنی اطراف۔
سیر سیارگان فلک۔ اس شعر سے بیان بلندی
درفعت بارگاہ ممدوح مراد ہے۔
یَنْغاق و یَنْغلتاق۔ بمعنی فرجی و کلاہ لفظ
ترکی ہے۔ اور عثمان مختاری نے بمعنی گریبان
نظم کیا ہے۔
مکلل۔ مرصع۔ جڑاؤ۔
شِعریٰ۔ بروزن بُشریٰ۔ فارسی والے بکسرراء
مہملہ بھی نظم کرتے ہیں۔ وہ ایک ستارہ روشن
ہے۔ جو جوزا کے بعد نکلتا ہے شعرای دو ہیں
ایک شعرای عبور اس وجہ سے کہ وہ گویا کہکشاں

کو عبور کئے ہوئے ہے یہ بہت روشن ہے۔ اس کو شعرائے یمانی بھی کہتے ہیں۔ دوسرا شعرائے غمیصاء ہے۔ گویا وہ اپنی بہن سہیل سے جدا ہوکر رو رہا ہے اور اس کی روشنی عبور سے کم ہے۔ اس کو شعرائے شامی کہتے ہیں۔ چونکہ عرب کے جانب شمال شام ہے۔ اور یہ اسی طرف طلوع ہوتا ہے۔

مجرہ۔ بکسر کہکشان اُردو میں معراج کا راستہ کہتے ہیں

مُتلالی۔ چمکنے والا۔ تلالؤ سے اسم فاعل ہے۔

عقد۔ ثریا۔ ثریا کا گچھا۔ کیونکہ اس کے چھ ستارے اکھٹا ہیں۔ اس لئے اجتماع کے ساتھ اسے اور انتشار کے ساتھ بنات النعش کو تشبیہ دیتے ہیں اور ثریا ثروا کی تصغیر ہے جس کے معنی کثرت کے ہیں۔ اور یہ تصغیر بوجہ خوردی ستارگان ہے۔

مقارنت۔ نزدیکی۔ بدر منیر قمر کامل روشن ثریا منازل قمر میں سے برج ثور میں تیسری منزل قمر ہے۔ یہاں کلاہ مرصع کو تشبیہ ثریا سے اور چہرۂ خواتین کو بدر منیر سے تشبیہ ہے۔ اسی طرح کلاہ کا مشبہ بہ شعرائے شامی اور چہرۂ منور کا مشبہ بہ کہکشاں روشن ہے۔

تازہ تر از گل بہار۔ یہ جملہ صفت خواتین کی ہے۔ گل کی صفت بہار اس لئے لائے ہیں کہ جو گل ثمر پیدا کرتا ہے۔ وہ خوب تر و تازہ ہوتا ہے یہ تعریف خواتین بوجہ سرخی رنگ ہے یا بمعنی کثرت ہے۔

عُود۔ بربط نام ساز ہے۔ یعنی عود کی بجانے والی اور چنگ کو شور میں لانیوالی تھیں۔ یعنی کوئی عود بجاتی تھی اور کوئی چنگ۔

وشاقان۔ بضم جمع وشاق۔ غلام سادہ رو امرد۔ مراد از معشوق و صاحب برہان بکسر بمعنی کنیز نیز نوشتہ۔

سروِ آزاد۔ درخت سرو جس کی شاخیں سیدھی اُگتی ہیں۔ سرو ناز اور سرو سہی اس کی دو قسمیں اور ہیں۔

مشک نافہ گل سیراب بار آوردن سے ان کا معطر ہونا مراد ہے۔

صفحہ ۳۸

پرغو۔ بضم صاحب غیاث لفظ ترکی بتا کے سیاست معنے بتاتے ہیں اور محل فریاد و شکایت۔ داد۔ اور دعوی کے معنے چاہتا ہے۔

تیغول۔ بکسر پیچ در پیچ۔ لفظ ترکی معلوم ہوتا ہے میرے پاس مؤید الفضلا کے سوا کوئی لغت ترکی نہیں محل کے لحاظ سے یہ معنے لکھے ہیں۔

لعل۔ کنایہ از لب بوجہ سُرخی۔

سنبل تیغول۔ کنایہ از زلف پُر پیچ۔

سیہ کاکل [illegible] کنایہ از [illegible] موئے میان سر جو لٹک کر کان کے پیچھے سے شانوں پر آتے ہیں۔

افسر می [illegible]۔ مخزن الادویہ میں بفتح اور صاحب غیاث بکسر الہمد [illegible] سمجھتے ہیں۔ دونوں نے اردو نام سیوتی بتایا ہے۔ صاحب انجمن آرائے اعراب

کی تعیین نہیں کرتے اور دوسرا نام مشکیجہ لکھتے ہیں (ایک
سپید رنگ کا پھول ہے) نسترن جس کی اردو جوہی
ہوسکتی ہے اس لفظ کے تحت میں نسرین کو نسترن کی
قسم بتایا ہے یہاں گورے رنگ کی وجہ سے رخسار مقصود
ہیں۔ آویختن کی نسبت کاکل کی طرف بادنا ے لابست ہے۔

کار آب۔ شراب خواری۔ شراب پلانا اور پینا۔

طرف۔ گوشہ و کنارہ۔

زانو زدن۔ مودب بیٹھنا۔ طوے جشن ترکی ہے۔

سنبل روئے صحیح **سنبل موئے**۔

طرب۔ بفتحتین۔ شادی و چستی و چالاکی کہ در
نشاط میباشد۔ و بمعنی حزن ہم آمدہ پس از لغات
اضداد باشد۔

عیش۔ بفتح خوش زندگانی کردن۔

لہو۔ بازی کردن۔ **نشاط**۔ شادمانی کردن گلگلہ

گردون۔ چھکڑا۔ عرادہ۔

بالش۔ اصطلاح مغول زرسے بمقدار معین یعنی
ہشت مثقال و دو دانگ۔

خروار۔ اتنا بوجھ ایک گدھا اٹھائے یا اتنا تودہ
جو بمقدار قد خر ہو۔

ثیاب۔ جمع ثوب۔ جامہ۔

مذہب۔ طلائی و زر لیفت۔

مفوف۔ جامہ کہ دراں نقوش و خطوط سپید
باشد۔ در آخر قاف تصحیف آنست۔

مہلہل صحیح **مہلل**۔ جامہ کہ دراں صورت ہلال
ہلال باشد (ہر دو لغت از فقہ اللغۃ ثعالبی

مجلوبات۔ جمع مجلوب بمعنی برکشیدہ و از جائے
بجائے بردہ۔ وہ مال جو دوسرے ملکوں اور شہروں
سے لایا گیا تھا۔

اقطار۔ اطراف جمع قطر۔ **امصار**۔ شہرہا جمع مصر۔
مقدار۔ مرتبہ و قدر۔ **استیہال** اہلیت و سزاواری۔
حظ۔ نصیب حصہ۔ **موفی**۔ کامل۔ پورا۔
موفر۔ تمام و کامل۔ **تاکید**۔ استحکام۔
یاسا۔ قانون تعزیری۔ **یرلیغ**۔ فرمان جاری۔
فلک مطاع۔ جس کی اطاعت آسمان پر لازم ہو۔
در صحبت ہمراہی۔ **اکناف**۔ اطراف۔
متواصل ملنے والا۔ **محدب**۔ خط قوسی کے اوپر
کا حصہ ضد مقعر۔ **فلک الافلاک** آسمان نہم۔
بخشش۔ عطا۔ **بخشائش**۔ رحم۔
شہاب ثاقب۔ ستارہ روشن۔ ٹوٹنے والا تارہ

صفحہ ۳۹

از دست تو۔ تیرے ہاتھ سے کسی کو مصیبت نہیں
پہونچتی ہے مگر تیغ کو یعنی ہر وقت قتل دشمنان
میں منہمک رہتی ہے اور تیرے معاملات میں سوائے
خزانہ اور کسی میں نقصان لاحق نہیں ہوتا (یعنی) تیری
ہمت بلند کے لئے تیرا خزانہ کفایت نہیں کرتا۔ یا عطا
بخشش سے صرف خزانہ ہی کو نقصان پہنچتا رہتا ہے۔

شبان گڑریا۔ **یزک** قراول۔ چونکہ
اس فوج کا کام حفاظت ہوتا ہے۔ اس لئے بمعنے
نگہبانی ہے۔ ایک نسخہ میں **کزک** بمعنی نقل ہے

شبہ مانند۔ **الیف**۔ دوست و مانوس

ازسرِ ناز۔ پیار اور اُلفت سے۔
عُدوان۔ حد سے گذر جانا مراد ظلم۔
مستقبل۔ اسم فاعل از استقال درگذرندہ از جرم۔
عثرات۔ جمع عثرہ لغزش و بسر افتادگی۔
مستقبل۔ پیش آنیوالا۔ اسم فاعل از استقبال
پہلا مستقبل بجائے موحدہ اور دوسرا بیا تحتانی ہو
تب کچھ معنی بنتے ہیں۔ ورنہ معنوں میں دقت ہوتی ہے۔
یعنی لغزش بہت بخشنے والا جو اس کا (لغزش سے
پہلے) آگے جانیوالا تھا۔ اس حالت شاہی میں دور
و نزدیک کے جرموں کا معاف کر دینے والا ہوا۔
تاجیک۔ نام طائفہ غیر ترک و عرب صاحب غیاث
عرب زادہ کہ در عجم بزرگ شود نوشتہ غیر عربی (از سراج
و منتخب اللغت) و از لغات ترکی بمعنی اہل فرس شہرہ آوردہ۔
صاحب انجمن آرا کہتے ہیں کہ عرب تحقیر اً جس طرح ایرانیوں
کو ترک (زندیق) کہتے ہیں۔ اسی طرح ایرانی عربوں
کو تاجیک کہتے ہیں۔
التفات۔ بگوشہ چشم نگریستن۔ توجہ۔
سطوت۔ شکل و صورت و ہیبت۔ خوف و عظمت۔
صورۃ و ہیولیٰ۔ ان کی تعریفیں لکھ چکا ہوں اس
محل پر جتنے کی ضرورت ہے اتنے سے بحث کرتا ہوں صورۃ
حال ہے اور ہیولیٰ محل بغیر ہیولیٰ صورۃ نہیں پائی
جاتی۔ اس لئے انفراد صورۃ محال ہے۔ اگر ہیئت ممتزج
سے صورۃ ہیولیٰ سے الگ ہو سکتی ہے۔
رویت۔ دیدار۔ رویّت۔ فکر و تامل۔
خلل۔ بمعنی خطا۔ اگر خلل خطا سے اعم ہے خلل اگر نفس مادہ
میں ہو تو خطا کہتے ہیں۔ اور اگر دلالت میں ہو تو نقص کہتے ہیں
رائے خلل وہ رائے جس میں خطا شامل ہو۔
از خلل۔ از میان مثل خلال (کنز اللغۃ)۔
جمہور۔ بضم گروہ بزرگ از مردم و اکثر از ہر چیز۔
حُلی۔ جمع حلیہ بکسر بمعنی زیور۔
حُلل۔ جمع حُلہ لباس۔ سہم۔ خوف و تیر
شِیَم۔ جمع شیمہ خو و خصلت۔
رادِع۔ بکسر دال روک دینے والا۔ مانع۔
جواذب۔ جمع جاذب
جہان۔ بکسر اسم حالیہ از جستن بمعنی متحرک و آن
صفت باد است بمعنی ہوا کہ عنصر است۔
گلگیر۔ پنکھڑی۔ آزار۔ نام ماہ ششم رومی کہ
زمانہ بہار است۔ یعنی چلتی ہوئی ہوا۔ عالم گلگیر
بہاری کو کوئی آزار نہیں پہونچا سکتی ہے۔
گر۔ و دن۔ چاہے کمینہ ہو۔
ربع مسکون۔ چوتھائی آباد۔ پہلے کرۂ زمین میں
چوتھائی خشکی اور تین ثلث پانی مانتے تھے اور اب ایک
ثلث خشکی اور دو ثلث پانی مانتے تھے۔
نقود۔ جمع نقد اشرفی روپیہ اور پیسہ مراد ہے۔
نُقل۔ بضم گزک اور ایک قسم کی شیرینی۔
نَقل۔ بفتح بیان کرنا۔ مجمرہ۔ بکسر انگیٹھی۔
بخور۔ وہ خوشبودار چیزیں جو آگ پر ڈالنے سے
خوشبو دیتی ہیں۔ مُبخّر۔ خوشبودار۔
جَنان۔ بفتح جیم دل۔ جبان۔ بفتح بزدل۔
جِنان۔ بکسر جمع جنت۔ باغ بہشت۔

طراوت۔ تازگی و طلاوت خوبی و بہجت۔
آب در دہان آوردن۔ حسرت خوردن۔
آب کوثر۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوثر بہشت میں چشمہ نہیں ہے۔ بلکہ بہشت کے منہ میں حسرت کا پانی بھر آیا ہے۔

صفحہ ۹۰

اصلہا ثابت (اس درخت اقبال کی) جڑ قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر ہیں۔ کہتے ہیں یہ آیت درخت طوبیٰ کی تعریف میں ہے۔
طوبیٰ۔ ایک درخت بہشت۔ حلہا۔ بہشت۔
طل۔ شبنم کی تری اور ہلکی پھوار۔
حسرت۔ افسوس و پشیمانی۔
طوبیٰ۔ خوبی ہے اس کے لئے جو اس کے سایہ میں آیا۔ یا سایہ اختیار کیا۔ اُس کے سایہ میں۔
ماچین۔ جاپان۔ حین وقت۔
ماموز صحیح۔ معمور بمعنی آباد۔
بازل بفتح عطا۔ مغمور غرق شدہ مراد کثرت کے ساتھ مال و زر پاتے تھے۔
کلنگ۔ بضم ایک قسم کا سارس۔
شیر سیاہ۔ افریقہ کا شیر سیاہ رنگ بھی ہوتا ہے
ایں کا مشارٌ الیہ باز اور آں کا کلنگ ہے۔
فرا زبردن۔ گڑونا۔ چنگل۔ چنگ بمعنی پنجہ اور دست اور لام نسبت سے مرکب ہے۔ اسی طرح چنگال بھی دونوں کے معنے پنجہ کے ہیں۔
اور آں کا مشارٌ الیہ شیر اور ایں کا شغال ہے۔
محیط۔ مراد اطراف و حدود ملک۔

مرکز۔ مراد دار السلطنت مربع۔ منزل۔
باذل۔ جوانمرد و سخی۔
مریع۔ آبادان و چراگاہ۔ سرسبز و شاداب۔
مسیر۔ جاگیر و سیر کردن بالمعنی مصدر میمی است۔
یکسالہ ماہ۔ یعنی چاند ایک سال میں اس مسافت کو طے کر سکتا ہے۔ صحیح یکسالہ راہ۔ ایک سال کی مسافت۔
مآثر۔ فضائل و نشانہائے نیک کارہائے پسندیدہ۔
فطنت۔ زیرکی و تیز رائی و آن آگاہی ست از چیزے کہ معرفت آں مقصود است۔ اور روایت اس معرفت حاصلہ کو کہتے ہیں جو مقدمات کے ردّ و بدل سے حاصل ہو۔ اور اسلئے آتشنا و مقامات اور جولانی خاطر در مقدمات کا نام ہے۔
کیاست۔ غور کرنا۔ امور میں اور ان میں سے انفع کا استنباط کرنا۔
مُستہل۔ استہلال کا اسم فاعل ہے۔ جس کے معنے نیا چاند دیکھنا۔ اور پہلا پانی برسنا۔ انہیں معنوں سے مستہل بمعنی آغاز مستعمل ہے۔
معارف۔ روشناس و مشہورین۔
مجتازان۔ گذرندگان و مسافران۔
شطرے۔ جزوے و اندکے۔
مناقب۔ جمع منقبت بمعنی ہنر و خوبیہا۔
ماحی۔ محو کرنیوالا۔ مٹانیوالا۔
قیاصرہ۔ جمع قیصر۔ شاہان روم یہ لفظ سیزر سے معرب ہوا ہے۔
اکاسرہ۔ جمع کسریٰ جو خسرو کا معرب ہے بمعنی شاہان عجم

خواقین۔ جمع خاقان۔ شاہان چین و ترکستان۔
اقیال۔ جمع قیل بفتح بلغت یمن بمعنی شاہان یمن۔
تبابعہ۔ جمع تُبّع۔ شاہان یمن۔
رایان۔ جمع رائے۔ شاہان ہند۔
مُؤدّی۔ پہونچانے والا۔
استغراق۔ ڈبو دینا۔ یعنی بھر جانا۔
مخائل۔ علامات۔ **دأب**۔ عادت۔
نجارت۔ دلیری۔ و سخت بودن در کارزار
دہاء۔ بفتح زیرکی و جودت فکر۔
حُنکت۔ آزمائش و تجربہ (صراح)

صفحہ ۱۳

نیک۔ خوب و بسیار۔ **مستانس**۔ اُنس گیرندہ۔
ترحیب۔ حرف سوم حائے حطی۔ مرحبا گفتن۔ و اگر حرف سوم جیم باشد بمعنی تعظیم و تکریم است۔
تقریب۔ پاس بلانا۔ **مبالغ** از حد گزرندہ۔
الیغری۔ منسوب بہ آغور خان۔ وہ خط جو زمانہ آغور خاں میں رائج تھا۔ حاشیہ نسخہ تبریزی میں لکھا ہے کہ **الیغور**۔ ایک گروہ حکما جنھوں نے بزمانہ مغول خط قبطی و مصری سے ایک خط استخراج کیا تھا اُس کا نام الیغری ہے۔
اصطلاح۔ باہم اتفاق نمودن قومے برائے معین داشتن۔ معنی لفظ سوائے معنی موضوع۔ ان معنوں سے ظاہر ہے کہ خط کے لئے یہ لفظ برمحل نہیں۔ مگر یہ کہ کہیں کہ نام خط کے لئے کوئی اور اصطلاح معین کی۔

بویہ۔ بروزن مویہ بمعنی آرزومندی۔ اور نام ایک مرد پارسی الاصل کا جو دیلمان اور گیلان میں زندگی بسر کرتا تھا۔ نہایت فقر و عسرت میں مگر اُس کی اولاد مرتبہ شاہی کو پہنچی جو آل بویہ کے نام سے مشہور ہے۔ عرب **بُوَیْہ** بروزن تصغیر پڑھتے ہیں۔ ان کا نسب شہریار یزدگرد سے ملتا ہے۔ بعد انقلاب عجم یہ طبقہ گیلان میں آبسا۔ زمانہ خلفائے بنی عباس میں جب آل زیار مازندران میں سلطنت کرتے تھے۔ یہ اُن کے پیشکار ہوئے۔ بویہ کے تین بیٹے علی حسن اور احمد تھے ۳۲۲ھ میں پہلے علی ملقب بہ عماد الدولہ پھر حسن ملقب برکن الدولہ اُس کے بعد احمد ملقب بمعز الدولہ بادشاہ جلیل القدر ہوئے ہیں۔
ساسان۔ نام پسر بہمن بن اسفندیار۔ یزدانیوں کے عقیدہ میں ساسان اول شاہی چھوڑ کر حکمت اور ریاضت میں کامل ہوا۔ ساسان چہارم جب ایران آیا تو بابک حاکم کرمان نے اپنی لڑکی کی شادی اُس سے کردی۔ اُس سے اردشیر پیدا ہوا۔ سلسلہ بادشاہی ساسانیاں یزدگرد پر ختم ہوتی ہے۔ چونکہ ساسان نے لباس درویشی اختیار کر لیا تھا۔ اس لئے ساسان بمعنی درویش و گدا ہے۔
سلجوق۔ سلاطین سلجوقیہ کے ایک دادا کا نام جس کا نسب افراسیاب تک پہنچتا ہے۔
حظ۔ لذت و حصہ و بہرہ۔ حرف دوم ظائے معجمہ۔
مجبول۔ مخلوق۔ **استیعاب** ہمہ فراگرفتن و کامل کردن
ایالت۔ بکسر سیاست و نگاہداشت۔

ارفاد۔ عطا کردن۔ سمرت۔ بکسر اول۔ نقش۔

لا مقطوعۃ۔ نہ وہ منقطع ہیں اور نہ وہ رکتی ہیں۔ یعنی متواتر عطا و بخشش جاری ہے۔

اسراف و تبذیر۔ اول تجاوز از حد در مال در غیر آن۔ و ثانی تفریق و اتلاف المال جائیکہ سزاوار نباشد۔

معدود۔ شمار۔ صلہ۔ انعام۔

مالاینبغی۔ آنچہ سزاوار نیست۔ آنچہ نشاید۔

انفاق۔ روزی دادن و خرچ کردن جو اپنے متعلقین یعنی عیال پر صرف کرے۔ اسے منفاق کہتے ہیں۔ اور جو دوسروں کو یعنی غیروں کو انعام دے اُسے سخی کہتے ہیں۔ کم دینا اور زیادہ اپنی ضروریات کے لئے رکھنا سخاوت ہے۔ اور زیادہ دینا اور کم بچانا جود ہے (فوائد اللغۃ)

ماینبغی۔ آنچہ شاید۔ متقاعد۔ رک رہنے والا۔

اوکتافا آن۔ پادر قپلا قا آن۔

احسان۔ بھلائی کرنا۔ یہ انعام سے اعم ہے۔

تاویل۔ بیان اجمال بدلیل ظنی۔ اس کا استعمال اکثر معانی کے لئے ہوتا ہے۔

تمہید۔ نیکو کردن کار۔ و محکم و استوار کردن۔

تاکید۔ وہ لفظ جو معنی حاصل کی تقریر کرتا ہو۔

شامل۔ عام۔ مستجلب۔ کشندہ۔ لانیوالا

بائستہ۔ ضروری۔ شائستہ۔ سزاوار۔

محافات و موازات ہر دو بمعنی مقابل۔

مکنت۔ قدرت۔ مواد۔ اسباب۔

صفحہ ۲۴

تتابع۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔

ترادف۔ ردیف ہمدگر شدن۔ یہاں مراد لگاتار آتے رہنا

مشتکی۔ اسم فاعل اشتکاء۔ گلہ کنندہ و نالندہ جو شکی لکھا ہوا ہے۔ وہ غلط ہے۔

اذاعت۔ پراگندہ کردن و انتشار

شامل۔ عام و کامل۔ استیفاء۔ پورا کرنا۔

مراضی۔ پسندیدگیہا و خوشنودیہا۔

متیسر۔ آسان مراد حاصل۔

ازل الآزال۔ بہت پہلے۔ ازل وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ اور ابد جسکی انتہا نہ ہو۔

مثری۔ صاحب ثروت و مالدار۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ۔ انسان اپنے پروردگار کے لئے کافر نعمت ہے۔ آیت سے پہلے حلقہ ہونا چاہئے ورنہ فعل مے جنبانید بے معنی ہوجائیگا۔

حلقہ جنبانیدن۔ جویائے حال ہونا۔ اور طالب صاحب خانہ ہونا۔

مقل۔ مفلس۔ منکسف البال۔ سیاہ دل۔ فقر سے چونکہ انسان کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے مفلس کو منکسف البال کہا ہے۔ یا یہ کہ غم افلاس سے دل تاریک ہے۔

کاد الفقر۔ قریب ہے کہ فقر کفر ہوجائے۔

افاضت۔ فیض رسانیدن۔

امارت۔ بفتح علامت

فبالعدل۔ عدل سے قیام زمین و آسمان ہے۔

دھرالداھرین وعوض العائضین

ہر دو بمعنی ابدالآباد۔

دیگر

احدوثہ حکایت۔ **اعجوبہ**۔ وہ بات جس پر تعجب لاحق ہو۔ **جزیل**۔ پر بسیار۔

عواطف۔ مہربانیہا۔ **اعزہ**۔ جمع عزۃ وایہ۔

طرد۔ اسپ راندن۔ **مصطاد**۔ شکار کردن۔

ممر گذرگاہ۔ **استرواح** راحت دادن

رکائب۔ شتر سواری۔

استجام۔ آسودہ کردن اسپ بعد ماندگی۔

جنائب۔ کوتل گھوڑے۔

پیش بالیغ۔ پیکن او جرٹکے چہ پانچ شہر آباد ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک۔

رکض برانگیختن اسپ۔ **تنحج** پا پیشاب رفتن۔

ماجعلناھم۔ نہیں بنایا ہم نے ان کو ایسے جسم کا کہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔ یعنی سب کو خواہش خورش ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۴

اشتعال۔ آگ کا بھڑکنا۔

نزل بضم طعام مہانی۔ **مطعوم** کھانے کی چیزیں۔

مشروب۔ پینے کی چیزیں۔

بگنی۔ بفتح بائے موحدہ و حرف دوم کاف فارسی ساکن شرابیکہ از جو و ارزن و برنج سازند و آن را بوزہ نیز گویند بعربی غبیرا خوانند۔ حکیم نزاری

گو بیست مست گشتم ز جرعۂ بگنی بشا مزاجم زبنگ مستغنی با (فرہنگ انجمن آرا)۔

تعرض نرسانیدند۔ اور چیزوں سے کچھ مطلب نہ رکھا۔ رکاب مراد ہمراہی **مجاز مجتازان** گذرگاہ گذرندگان۔

نزول۔ فرود آمدن **کرۃ**۔ بار۔

معاودت واپس آمدن **معہود**۔ مقرر۔

علی مرور الایام زمانہ گذرنے پر۔

مستمر۔ جاری۔ دوام۔

اُسوہ۔ بضم و بکسر نیز عادت و خصلت لائق پیروی۔

انقباض۔ گرفتگی۔ **اضائت**۔ چمک۔

خشونت۔ درشتی۔ **بازخواست**۔ مواخذہ۔

سائس۔ سیاست کنندہ و نگہبان۔ بہتر ہے کہ **موسس**۔ بنیاد نہندہ ہو۔ محشی نسخہ تبریز نے بھی سائس ہی کے معنی بنیاد نہندہ لکھے ہیں۔

البادی اظلم۔ ابتدا کرنیوالا ظالم تر ہے۔ اور جو اس کی پیروی کرتا ہے (جواب دیتا ہے) وہ سالم تر ہے۔ یعنی اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ مثل ہے۔

مقضی۔ بضم میم و حرف دوم فاموشی و رسانندہ و دال **منقضی**۔ گذارندہ۔ **سیاقت**۔ روش۔

دگر کردن۔ متغیر کردن۔ بدل دینا۔

ودائع۔ جمع ودیعت۔ امانت

تقبل۔ بار۔ پیش آوردن۔ مقابل و متوجہ ہونا

یکرنگی۔ موافقت چنانکہ دورنگی۔ منافقت۔

مصاف جنگ میدان جنگ۔ **یاغی**۔ نافرمان سرکش

بریق۔ روشنی و تابش و درخشش۔

مصقول صیقل زدہ۔ تقویض۔ برکندن۔ یعنی قیام کے خیمے اکھاڑ ڈالے۔ یعنی سفر کرے۔ کتاب میں حرف دوم کا غلط ہے۔

صفحہ ۴۴

منتظلم۔ دادخواہ مظلوم۔ ترفیہ۔ خوشحال کردن۔

مئون۔ بار و گرانی مراد باج۔

تامین۔ امان دادن۔ مُقبّل۔ بوسہ گاہ۔

مُقبل۔ خوش بخت۔ مَقیل۔ خوابگاہ۔

ذُرُور۔ بضمتین۔ دوائے کہ در چشم افگنند۔

استدامت۔ ہمیشہ رہنا۔ اس پر ب چاہئے۔

نمودار۔ ظہور۔ صحیفہ کتاب۔

حاتم طی۔ عرب کے قبیلہ بنی طی کا مشہور سخی۔ بہادر اور شاعر بھی تھا۔ جناب رسالتمآب سے کچھ پہلے گذرا ہے۔ طرماح بن عدی بن حاتم اصحاب جناب امیر المومنین سے تھے۔ حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج ان کا نسب ہے۔

طی کردیدن۔ سپری شدن۔ لپیٹ کے رکھ دینا۔ تہ کر دینا۔ یعنی ذکر حاتم ساعد ہو جائے تو کیا نقصان ہے۔ سبب اس سے زیادہ سخی موجود ہے۔

انتصاف۔ داد یافتن۔ انصاف داد دادن۔

روان۔ جان۔ چونکہ حرکت میں ہے۔ و نفس ناطقہ۔

نوشی روان۔ جان شیرین و خوش۔

نوشیروان۔ نام بادشاہ عادل مشہور کہ حضرت محمد مصطفیٰ ان کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور اس پر آنحضرت نے فرمایا ہے (حدیث) ولدت فی زمن الملک العادل۔

بوذرجمہران کے وزیر تھے۔ مزدک بانی دین اباحت کو انہیں نے قتل کیا۔

غرقاب۔ اتنا پانی جس میں ڈوب سکیں۔

سُود۔ صحیح سود بمعنی نفع فائدہ۔ یہ لفظ مقابل زیان واقع ہوا ہے۔ جو اس سے پہلے آیا ہے۔ یعنی اگر جان نوشیروان عدل ممدوح دیکھ کر عرق شرم میں غرق ہو جائے تو کیا فائدہ۔ اس کے برابر انصاف میں نہیں ہو سکتا ہے۔

پاس۔ حفاظت۔ یا۔ پاس بپائے موحدہ بمعنی خوف۔

دہ زبان۔ منافق و زیادہ گو۔ سوسن میں دس پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔

دل گرانی۔ انقباض خاطر۔ غم۔ اور رطل کے ساتھ بمعنی پر و بسیار ہے۔ اور جام کا پر ہونا مشرب میخواری میں خوبی ہے۔

نَصفت۔ عدل و انصاف۔

مرسوم۔ تنخواہ و وظیفہ۔ شبان۔ چوپان۔

شبانی۔ پاسبانی و حفاظت۔ متناسق۔ منتظم۔

متناسق۔ باندازہ۔

پانچدہ تومان۔ ڈیڑھ لاکھ۔

اعجب عجائب۔ نہایت عجیب۔

صفحہ ۴۵

ہمپائے۔ ہمراہ۔ مکفی۔ کفایت کنندہ۔

تلال۔ جمع تل پشتہ۔ وہاد۔ جمع وہدہ زمین پست۔

عرضات۔ جمع عرض بفتح۔ روئے کوہ و جانب و ناحیہ یا جمع عرصہ بمعنی میدان (بصاد مہملہ)۔

حضبات - جمع حضبۃ - پشتہ ہا و زمین بلند -
جراد - بفتح ملخ ٹڈی - متموج - جوش زن -
سفائن - جمع سفینہ کشتی - ضغائن - کینہ ہا -
مکامن - جمع مکمن - گھاتیں -
غلات - جمع غلہ - نقل - برداشتن -
وما الدولہ الا اتفاقات - دولت
وسلطنت ایک اتفاقی چیز ہے -
مراکب - سواری ہا و کشتی ہا - لجام - لگام -
قوادم - جمع قادمہ شہپر - شمال - اوتاری ہوا -
جنوب - دکھناری ہوا - مواکب - جمع موکب لشکر
اجحام - بازداشتن و بازگردانیدن -
بے اجحام - جسے کوئی روک نہ سکے -
قوائم - دست و پائے اسپاں - باد پا - اسپ تیز رو -
آتش حرکت - سریع و تیز - ساہرہ روئے زمین -
سمن زار - مراد سپیدہ صبح -
حبش - کنایہ از شب - روم - کنایہ از روز -
یلغاری - حملہ آور - تیزگامہ - رسیدگاہ -
وجوہ - سرداران - روسائے اعیان - سرداران لشکر -
طلائع و طلایہ - اول جمع طلیعہ ہر دو بمعنی فوج پیش -
مضطر - لاچار - منزجر - آزردہ -
تسلیم - سپردن - استسلام - گردن نہادن -
و چیزے بکسے رسانیدن و طلب سلامتی -
مہرب - جائے گریز - استیمان - طلب امان -
میامن - جمع میمنت برکت - مامن - جائے پناہ -
الی - اطاعت - استیلاف - پناہ جستن -

ملاذ - جائے پناہ - خلاص دوستی خالص و اطاعت بے ریا
خلاص - رہائی و نجات - مناص گریزگاہ - بازپس
شدن و خود را باز کشیدن -
تعداد بکسر شمار - طواعیت - فرمانبرداری -
فطنت - زیرکی - شہامت - دلیری و شجاعت
دماء - جمع دم خونہا - اتلاف - ضائع کردن -
اہراق - خون ریختن - متابعت - پیروی اطاعت -
مشایعت - ہمراہی و پیروی -

صفحہ ۱۰۴

اذعان - فرمانبرداری و اطاعت -
مداخل - راہہا - مناعت - استواری -
معاقل - پناہ گاہ - قلعہ ہا -
شدید - سخت جمعش شداد -
ابطال - جمع بطل بہادر جنگجو - پر -
رواسی - جمع راسیہ - محکم و استوار -
قلال - جمع قلہ سرکوہ - تشویر - شرم -
شرفات - جمع شرفہ - کنگرہ -
قرن الثور - دو ستارہ کہ بمنزلہ دو شاخ ثور است -
مناطحہ - سر زدن - ٹکر مارنا -
حدیقہ خضراء - باغ سبز کنایہ از آسمان -
چنبر - حلقہ - فراز بلندی -
مستصفی - خالی و صاف - میگویند - استصفی
الامیر دار فلان - و استصفی مالہ -
اے اخذ کلہ - یعنی وہ قلعہ کبھی فتح نہ ہوا تھا -
شماء - بلند - حلو - شیریں - مر - تلخی -

احداث۔ حادثات زمانہ۔

لیالی و نہار۔ مراد زمانہ۔ صبیٰ۔ طفلی۔

تمائل۔ نرمی و نزاکت۔ لوچ۔

شمائل۔ خصائل۔ افعل ولاتفعل۔ امر و نہی۔

تکلیف۔ محکوم کسی امر کا کرنا۔ مرتع۔ چراگاہ۔

رفاغ۔ فراخی و وسعت عیش۔

شامل۔ عام و لاحق۔ مغازلت۔ عورتوں سے باتیں کرنا۔

مناغات کسی سے دل لبھانیوالی میٹھی میٹھی باتیں کرنا۔

معازلت۔ بیکاری و گوشہ نشینی۔ معانات۔ رنج کشیدن۔

تیسر پذیرد۔ میسر شود۔ و آسان گردد۔ حاصل شود۔

ممانعت۔ روک ٹوک۔ مدافعت۔ دفع کردن۔

مصارعت۔ کشتی گرفتن۔ مماصعت۔ تیغ زنی۔

تجشم۔ رنج و مشقت کشیدن۔

مطواع۔ بسیار مطیع۔

ملک الیمین۔ غلام زر خرید۔ مقبوضہ دست۔

صفحہ ۴۷

قراع۔ بالکسر شمشیر زنی۔ شیب۔ مخفف نشیب۔

آمد کے بعد۔ وخزائن و دفائن تسلیم کردنا" اور

بڑھالو۔

عراص۔ جمع عرصہ میدان۔ عریض۔ وسیع۔

سُفار۔ جمع سافرا ے مسافران۔

مساحت۔ پیمائش۔ محیط۔ گھیرا۔ احاطہ۔

مفروش۔ بچھا ہوا۔ لگا ہوا۔

تنوق۔ آرائش۔ تماثیل جمع تمثال تصاویر۔

انشام نعم۔ طرح طرح کے چوپائے یا نعمتیں۔

جنت۔ مثل جنت کے جس کا عرض کل آسمان ہیں

(پھر طول کتنا ہوگا)۔

باھم۔ پیوستہ۔ مربعہ۔ چوک۔

مشاکل بنیان۔ صورت عمارت میں ہم شکل

متداول۔ مناسب۔ تمغاء محصول چنگی۔

چاو۔ کاغذ پارۂ (نوٹ) ایجاد کردۂ مغول وقتے

کیخاتو خان مغول در ایران میخواست آنرا رائج کند۔

نش۔ ارباب حرفت۔ پیشہ ور۔

صُنّاع۔ جمع صانع کاریگر۔ صباغت۔ رنگریزی۔

وَذٰلِكَ الْقِيَاس۔ رہنمائی کی تیری قیاس نے

اس بات پر بجائے ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اور تیرے

لئے ہے قیاس اس پر۔ یعنی اسی سے اور پیشہ وروں

کا اندازہ کرلو۔

تومان۔ دس ہزار۔ ستر تومان کے سات لاکھ ہوئے۔

کلیسا۔ گرجا۔ بےکیش۔ لامذہب۔

کشیش۔ عالم نصاریٰ معرب آن قسیس۔

رہابین۔ زہاد ترسایان و نصاریٰ جمع الجمع راہب۔

عُمال۔ جمع عامل کارکنان۔ قیمان۔ سرداران۔

عبدہ۔ جمع عابد۔ اوثان۔ جمع وثن بت۔

اشیاع۔ جمع شیعہ گروہ۔ عوارض۔ عاجتہا یہ

معنی مؤید الفضلا میں موجود ہیں۔ لیکن نسخہ

تبریزی میں اس لفظ کے معنی "توجی" لکھے ہیں،

اور قلانات کے معنے سالیانہ۔ اور میرے نسخہ میں

قلانات کے معنے بگار مرقوم ہیں۔ لیکن محل

چاہتا ہے کہ بیگار۔ چندہ۔ ٹیکس وغیرہ ان

دونوں الفاظ کے معانی ہوں۔ عوارض سے پہلے
واو نہیں چاہیئے۔

اہلِ حراست و عسس سے مراد پولیس ہے۔

نقاب صحیح آفتاب

قیروان۔ شہریست در منتہائے مغرب افریقہ۔

روئے در کشید صحیح روئے درکشیدہ یعنی مغرب
میں چھپ جائے۔ قیری۔ قیر ایک سیاہ رنگ
کا روغن ہے۔ اس لئے قیری بمعنی سیاہ ہے۔

عیاران و طراران۔ ہر دو بمعنی دزداں۔

صفحہ ۴۸

دربند۔ مراد ناکہ۔ راہوں کے سرے۔

وَجَعَلنا نومکم سباتاً۔ ہم نے تمہاری
نیند کو تمہارے لئے راحت بنایا ہے۔

ہندو بچگان۔ بوجہ سیاہی آنکھ کی پتلیاں
مراد ہیں۔

قماط۔ بکسرہ وہ کپڑا جس میں بچے کو لپیٹ دیتے ہیں فارسی غنداغ کہتے ہیں۔

ملتحمہ ہفت طبقاتِ چشم میں سے ایک پردہ جو تماس
ہوا ہے۔ اور مرئیات کا نقش پہلے اسی میں پڑتا
ہے۔ ہفت طبقات یہ ہیں۔ ملتحمہ۔ قرنیہ۔ عنبیہ
عنکبوتیہ۔ شبکیہ۔ مشیمیہ۔ صلبیہ۔
اور رطوبتوں کے نام یہ ہیں۔ بیضیّہ۔ جلیدیہ۔
زجاجیہ۔

بپوشند صحیح نپوشند۔ بصیغہ نفی۔ اصل جملہ
یوں ہے۔ دامن بر روئے مردم دیدہ نپوشند۔
اسے بیدار باشند۔

پول صحیح پُل۔ گذرگاہ بر رود۔ جسر۔ پُل۔
رودخانہ۔ جسے اردو میں دریا کہتے ہیں۔ یعنی
ندی۔ بحر۔ فارسی میں دریا جیسے سمندر ہے۔

عزارت کثرت آب۔ منصب۔ داخل۔ گرنیکی جگہ۔
منشعب۔ مخرج۔ نکلنے کی جگہ۔ یا دونو اسم فاعل
معنا ہیں۔ اسم ظرف بھی مشہور ہے۔ مگر یہاں مترادف
کشتی یا ہر وہ چیز جس پر بیٹھ کے دریا اتریں مراد
ہے۔ کیونکہ "روان کرد" فعل سفن اور معابر دونو
کے لئے آیا ہے۔ پس اسم آلہ ہوا۔

عقد۔ ایک طرح کا شمار ہے۔ اکائی اور دہائی دہنے
ہاتھ کی انگلیوں اور پوروں پر گنتے ہیں۔ اور
سیکڑے اور ہزاروں کا حساب بائیں ہاتھ کی انگلیو
اور پوروں پر کرتے ہیں۔ یوں ہزاروں کا شمار انگلیوں
پر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے تسبیح پڑھنا ایک طریقہ
مسنون ہے۔ تفصیل کے لئے غیاث دیکھو۔

خناصر۔ جمع خنصر کا بلچ۔ چھنگلیا۔ اس حساب
میں اکائی۔ دہائی۔ سیکڑا اور ہزار میں چھنگلیا کو
بوضع مختلف بہت کچھ دخل ہے۔ دہنے ہاتھ پر دہنی
چھنگلیا سے جو عقود اکائی اور دہائی کے جس طرح
بنتے ہیں۔ اسی طرح بائیں چھنگلیا سے عقود مآت
و الوف کے بنتے ہیں۔ دہنے اور بائیں دونوں
پر شمار نو ہزار نو سو ننانوے تک ہو سکتا ہے۔

روزنامچہ یا روزنامچہ۔ بہی کھاتا۔ دوچہ۔
مستحضر۔ یادداشت والا۔ کوئی اصطلاح حساب
ہوتی تو بہتر تھا مگر ایسے معنی لغت میں نہ ملے۔ کتاب

ہیں جو مستعد ضر لکھا ہے یہ کوئی لفظ نہیں۔
ازدحام۔ ہجوم۔ **غربا**۔ جمع غریب بمعنی مسافر۔
طواری۔ جمع طاری بمعنی عارض ولاحق میرے نسخہ قلمی میں "برآوردن" معنی لکھے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی وزن مصادر کا نہیں اگرچہ معنی مرقومہ برمحل ہیں۔ اور نسخہ تبریزی میں تواری مرقوم ہے جو اس محل پر مناسب نہیں۔
طاری۔ فرود آیندہ از جائے۔ آنیوالا۔
ترجیح۔ وسیع۔ **رقعہ**۔ بساط وپارہ۔
بقعہ۔ محل ومقام وجا۔ جمعش بقاع بکسر۔
اعمال وتوابع۔ متعلقات ومضافات۔
خنزاے شنگ۔ معنی لغوی شہر بزرگ نام چین کلان ولنگین خورد زبونون۔
بمثابت۔ بمنزلہ۔ **دیوان اعلیٰ**۔ دیوان کے معنی جائے جمع شدن مردم۔ وبجائے دفتر محاسبہ دار العدالت ومحل ملوک وامرا۔
والعجب۔ اور تعجب کی بات تو یہ ہے۔
العدل۔ عدل وانصاف باعث آبادانی زمین ہے۔
سائر۔ کل۔ **فلاحت**۔ باغبانی وکاشتکاری۔
حُلی۔ جمع حُلیہ زیور۔ **عاطل**۔ بے زیور۔ بیکار۔
وارد صحیح وارد۔ ورود کرنے والا۔

صفحہ ۴۹

یادگر۔ یادگاری۔ **خرسند**۔ خوشنود وقانع۔
تحمل۔ برداشتن۔ **احیاء**۔ جمع حی بکسرہا۔
اود۔ مرتفع۔ **قبلا** چین شکن جُنتے۔ تبایں۔

کمر پر چینٹ ڈالتے ہیں جو لباس میں حسن کا اضافہ کر دیتی ہے۔
مُلک بضم سلطنت۔ **مِلک** بکسر قبضہ۔
چاوہ۔ نوٹ۔ فی الحال ایران میں نوٹ کو اسکناس کہتے ہیں۔ جو روسی زبان کا لفظ ہے۔
امتثال۔ فرمانبرداری۔ **مثول**۔ بجا آوردن۔
مثقالت صحیح مثقال است۔
موازی برابر۔ مقابل۔ **معبّر**۔ تعبیر کردہ شدہ۔
(معبّر تصحیف معبر ہے اور فقرہ مصحف فقرہ)
مدمّر۔ اسم مفعول از تدمیر بمعنی ہلاک کردن۔

شرح جزیرہ مول چاوہ

صفحہ ۵

جیش صحیح **گُشن**۔ بضم بہادر۔
اُبّہت شوکت وشان۔ **اُہبت**۔ سامان۔
معالی۔ بلند پایہ۔ **عوالی**۔ نیزہا۔
اوماں۔ بکسر مسلسل ومتواتر
جُزیرہ۔ حیلہ ومکاری۔ **وہبیت** صحیح **وہست**
مستقات صحیح **مشوقات**۔ عجائبات واشیاء کمیاب۔ در لغات ترکی بمعنی نادرات وخان آرزو معرب تن سکھ بتلاتے ہیں جو اردو ہے۔ اور وہ ایک نازک اور نفیس کپڑا ہے۔
عُراضات۔ پیشکشہا وتحفہ ہا۔
مقتدر۔ مقتدر۔ قدرت۔ **مُکنت** بضم قدرت۔
نصابیہ۔ بکسر بال وندرو سرمایہ۔

سیورغامشی۔ ترکی میں جاگیر۔ معافی و تعلقہ کے معنی ہیں۔ سیورغال سے بنا ہے۔ جس کے معنے عنایت و مرحمت و عطا کے ہیں۔

اتاوہ۔ باج و خراج۔ (کنز اللغۃ)

طرائف۔ جمع طریف۔ غریب و نادر۔

تلید۔ مال قدیم۔ **طارف**۔ مال نو و تازہ۔

فواخر۔ جمع فاخر۔ گرانمایہ۔ **روائع**۔ جمع رائع خوب۔

تحائف۔ جمع تحفہ۔ مال برگزیدہ و طرفہ۔

انحاء۔ جمع نحو بمعنی اطراف۔ انحاز غلط ہے۔

اصقاع۔ گوشہ ہا و کرانہا و اطراف و اضلاع۔

گویا کا مقولہ۔ ایک عربی عبارت تعریف با تمامت ہیں تھی۔ جو حذف ہو گئی ہے۔

در عہد دیگر خانان دیگر صحیح دیگر۔ در عہد خانان دیگر۔ پہلا دیگر عنوان ہے۔ یعنی دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے شاہوں کے زمانہ میں۔

صفحہ ۸۱

نقطہ شرف آفتاب۔ منزل بطین اور انیسواں درجہ برج حمل کا۔

چہار فرسنگ در چہار فرسنگ۔ ایک فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے۔ اس لئے کل رقبہ اس شہر [illegible] کا ایک سو چوالیس میل مربع ہوا۔ اور یہ مساحت بہت بڑے شہر کی ہوئی۔ اس لئے بمروفق مقالی ہمت کہا ہے یعنی جیسی اس کی ہمت بڑی تھی۔ اسی طرح ایک شہر بزرگ کی اس نے بنا ڈالی۔ فرسنگ اصل میں پارہ سنگ تھا جو علامت ایک مسافت معین کی ہوتی ہے۔

وفور صحیح وفور۔ زیادتی و کثرت۔

قرشی۔ نام شہر مشہور معنی لغوی آن قصر حکومت۔

الواح۔ جمع لوح تختہ ہا۔ **اخشاب**۔ جمع خشب چوبہا۔

قباب۔ جمع قبہ گنبد۔ **مناظر**۔ جمع منظر جھروکا۔

غرفات۔ جمع غرفہ۔ رواشن۔ جھروکا۔

بیت المعمور۔ کعبہ ملائک بر آسمان چہارم۔

سقف مرفوع۔ کنایہ از آسمان۔

اعماد۔ جمع عمود ستون۔ **مکین**۔ استوار۔

اضلاع۔ مراد چار دیواری۔ **رصین**۔ محکم و استوار۔

ارجاء۔ کنارہا جمع رجا۔ **فنون**۔ اقسام۔

یشم۔ ایک ہلکے سبز رنگ کا پتھر

تماثیل۔ اشکال جمع تمثال۔ طلسمات۔ نقوش۔

منبت۔ پچیکاری کا کام۔

ارشمدس۔ شاید نام حکیم۔

اقلیدسات۔ خطوط و اشکال۔

اشتباک۔ جالی دار ہونا۔ **شباک**۔ جالی۔

طرفہ و جبہہ و زبرہ۔ ہر سہ منزل از بست و ہشت منازل قمر اول دو ستارہ است بجای دو چشم برج اسد کہ منزل نہم قمر است و دوم منزل دہم قمر و آن چہار ستارہ است بر پیشانی برج اسد و سوم منزل یازدہم قمر است و آن ستارۂ روشن است بر دوش برج اسد۔ نسخہ لاہوری میں جبہہ و زبدہ جو لکھا ہے وہ تصحیف ہے۔

ارم ذات العماد۔ ارم ایسی ستون والی عمارت

ہے کہ اس کا مثل شہروں میں نہیں پیدا ہوا۔ یہ آیہ
بہشت شداد کی تعریف میں ہے۔ لیکن ابن خلدون
ارم کے یہ معنی نہیں کہتے۔ خبر دیار محذوف ہے۔
نزہت۔ پاکی و نیکوئی۔ نزاہت۔ دور شدن از بدی۔
برین نسق۔ برین طور۔ تمتع۔ برخورداری و بے نیازی
مستنسق صحیح منتسق۔ منتظم و مرتب۔
اہواء۔ خواہشہا جمع ہوا۔ آراء جمع رائے۔
متابعت۔ پیروی۔ مبایعت۔ بیعت کرنا۔
منطبق۔ موافق و مطابق۔ امتداد۔ طول مدت

صفحہ ۵۲

عشرہ دقاقہ۔ دہہ۔ درمیان پنجاہ و شصت۔
اس کو دقاقہ اس وجہ سے کہتے ہیں گویا یہ دہہ
دروازہ موت کو کھٹکھٹاتا ہے۔ اس کو عشرہ
مشومہ بھی کہتے ہیں یعنی منحوس دہہ۔
تخنیق۔ گلا گھونٹنا۔ سبعین۔ ستر۔
تخنیق سبعین۔ سے مراد قریب ہفتاد ہے۔
یعنی اس کی عمر ساٹھ سے گذر کے ستر کے قریب
پہونچ چکی ہے۔
پسر مہین۔ بڑا لڑکا منصب پیش آیند۔ مراد ولی
استنابت۔ نیابت۔ معہود۔ مقرر۔
دأب۔ عادت۔ متقلد۔ قلادہ پوش مراد مرتکب
موچلکا۔ عہد و پیمان و وثیقہ و التزام۔
تا بہ سر خط۔ یعنی جب تک مر نہ جائیں۔
اذعان۔ اطاعت و گردن نہادن۔
مقتدر قدیر۔ با قدرت تقدیر کرنیوالا یعنی خدا۔

ولی۔ جسے حاکم بنائیں۔ مولّی۔ حاکم بنانیوالا۔
تفرج۔ بہار زہرا میدان۔ مراتع۔ سبزہ زار۔ پارک۔
قوائے نفسانی۔ حواس عشرہ ظاہری و باطنی۔
اعراض۔ جمع عرض جو قائم بالغیر ہو۔ مثلاً زکام
مرض ہے۔ اس کے ساتھ جو تپ لاحق ہوتی ہے
وہ عرض ہے۔
ضعف قوت آورد۔ کمزوری بہت بڑھ گئی۔
پورت موعود۔ منزل جس کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی
عالم آخرت و عقبیٰ۔ نیک تنگ۔ بہت قریب۔
مخبوات خاطر۔ جو دل میں چھپا ہے یعنی راز دل۔
سرائر۔ جمع سریرہ۔ راز۔
مطویات اندرون۔ جو دل میں لپٹا ہوا ہے یعنی راز۔
قذف۔ بیرون انداختن۔ تباعیت۔ پیروی۔
یہ مصدر اہل فارس یا مصنف کا بنایا ہوا ہے۔ اصل
میں تبعیت ہے۔
عقود عہود۔ گرہہائے پیمان۔

صفحہ ۵۳

استحلال۔ از اہل گرہہائے پیمان۔
رسمیت۔ نشان و نقش۔ انحلال۔ واشدن۔
انجو۔ املاک خالص شاہانہ۔ این عہدہ مراد سلطنت۔
خطیر۔ عظیم۔ متابی۔ انکار کنندہ۔
شیطنت۔ تمرد و سرکشی مصدر جعلی ہے۔
شطط۔ از حد در گذشتن۔ مدلقہ۔ رسن
قربت۔ بعضے خویشی و نزدیکی۔ بکسر مشک۔
تخالفی کنارہ کشی۔ یکسو شدن۔

منتقر۔ روشواد۔ اشتیاق۔ تکلے ملنا۔

مالک رقاب۔ گردنوں کا مالک مراد آقا و خداوند۔

من عندہٗ۔ وہ ذات جس کو علم کتاب ہے۔ قران میں شاید اس سے مراد آصف بن برخیا وزیر سلیمان ہیں۔ مگر یہاں مراد خدا۔

رہی۔ غلام۔ خدا آگہان شاہ مراد قبلا۔

مونتفات۔ پیش آیند گان۔ اوائل

درمونتفات۔ درابتدا و در اثناء۔ درمیان۔

کمین کشادن۔ کمین گاہ سے نکل پڑنا۔ یا بقصد دشمن کسی آڑ میں چھپ کر بیٹھنا۔

عاجز۔ صحیح حاجز۔ مانع وحائل۔

بر استی۔ میں یائے قسمیہ ہے۔

افسانہ کا مضاف الیہ حذف ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے اسعدُ الملوک مَن یقضی بالعدل ذکرہٗ سعیدتر شاہان آنست کہ ذکر خیرش بعدل باقی ماند۔ اگرچہ یہ عربی عبارت حذف ہے مگر اس سے بھی مطلب نکل آتا ہے۔

نہ ہر کہ مال نبودش۔ ایسا نہیں ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو۔ وہ عافیت سے زندگی نہ بسر کرتا ہو۔ اور ایسا بھی نہیں کہ جس کے پاس مال ہو اور وہ آخر کار نہ مرا ہو۔

ذکر جلوس تیمور قاآن

ایراد۔ لانا۔ ملائم۔ مناسب۔

افتتاح۔ آغاز۔ متلاشی۔ تتر بتر۔

افلاک کا کسرہ از ہم جدا شدن۔ عقد۔ بکسر یا لڑی

سلک۔ بفتح پرونا۔ اگر بکسر پڑھیں تو سلک و عقد ہم معنی ہیں۔ اس صورت میں اضافت بنفسہ ہو جائیگی واسطہ۔ وہ بڑا موتی جو درمیان میں ہار کے ہوتا ہے۔

اجنبی۔ بیگانہ۔ غیر۔ مزدوج۔ جفت۔

رائق۔ لطیف و صاف

کواکب فی برج۔ ستارے کسی برج میں گویا کہ موتی ڈبیا میں ہیں۔ یا ستارے برج میں اور موتی ڈبیا میں اچھے ہوتے ہیں۔ یہ مثل ہے۔ جو کام موقع اور محل پر ہو تب اس مثل کو لاتے ہیں۔

کلکی والکن۔ ہکلا۔ معلول۔ بیمار۔

اقتداح۔ چقماق زدن و آتش بر آوردن۔

مکرع۔ بفتح اسم ظرف از کرع جس کے معنی ٹھہرے اور ہنے پانی پر قوم کا پانی پینے کے لئے پہونچنا مراد کنارہ آب۔ گھاٹ۔

اقداح۔ جمع قدح پیالہ ہا۔ ابتہاج۔ نشاط۔

مجمع اقتداح آرا۔ جو گروہ کہ چقماق رائے زنی سے آگ نکال رہا تھا۔ اُس کو کنارۂ آب پیالہائے نشاط پہونچادیا۔ یعنی مجمع رائے زنندگان کو شراب پلائی۔ آرا کے بعد ایک را اور چاہیئے۔ اور زدانے پر ایک ب کی ضرورت ہے۔

غوانی۔ جمع غانیہ وہ عورت جو اپنے حسن کی وجہ سے آرائش زیور و لباس سے مستغنی ہو۔

طلعت۔ بفتح دیدار۔ متلالی۔ منور۔

صفحہ ۵۵

مُمثّل۔ مثل و نظیر و ہمسر۔ عالمانِ علمِ ہیئت کہتے ہیں
کہ ہر فلک مرکب چند افلاک سے ہے یعنی چند اجزائے
مدور سے۔ اُن اجزا کے نام یہ ہیں ممثل و مائل و
جوزہر و مدیر و خارج المرکز و حامل و تدویر۔ فلک
شمس میں جسے خارج المرکز اسی کو دوسرے افلاک
میں حامل کہتے ہیں۔ اور ممثل اور مائل اور مدیر تینوں
ہم شکل ہیں۔

محاط۔ احاطہ کردہ شدہ۔ دائرہ محیط۔ سمندر یا فلک
الافلاک۔ وسعت میں تشبیہ ہے۔

تناوبا۔ نوبت بنوبت۔ باری باری۔

قادم۔ آنیوالا۔ افادہ ان۔ دل۔

غش۔ بفتح کھوٹا۔ آمیزش والا۔

مسارات۔ سرگوشی کردن۔

قادیان۔ نسخہ تبریزی میں بجائے قادیان
آقایان و قامات لکھا ہے اور معنے بزرگان
و حکما بتائے ہیں۔

چوں نائے۔ نے کی طرح مجلسیوں کے انتظار
میں آنکھیں کھولے ہوئے تھے۔ کشادہ کے قائل
ساغر و صراحی ہیں۔ مریط۔ ساز عود۔

رائع۔ معجب و خوش آیند۔

از گل چو صبا۔ صبا نے جب گل کی باتیں بلبل
سے کہیں۔ حالی۔ فوراً۔

اعادہ۔ تکرار۔ دوبارہ کہنا یا کرنا۔

قلقل۔ آواز صراحی۔ یہاں دو مرتبہ قل قل
تکرار صیغہ امر ہے یعنی بگو بگو۔

لہو۔ بازی کردن۔ و چیزیکہ از عمل خیر باز دارد
ولہو الحدیث افسانہ بیہودہ و غنا وغیرہ۔

ہزل۔ بیہودگی۔ مسخرگی۔

لہو و ہزل۔ مراد عیش و نشاط۔

گوشہ۔ نوعے از نغمہ و کنارہ۔

مناہج۔ بفتح مثل جائے برآوردن حاجت جمع منہج۔

طریف و تلاد۔ مال نو و کہن۔

یورت۔ منزل و مقام۔ مفرد و علیحدہ و تنہا
یا مقررہ بمعنی معینہ۔

صفحہ ۹۵

مقدار۔ اندازہ و مرتبہ۔

یرلیغ۔ بکسر اول فرمان شاہی لفظ ترکی ہے۔
اس کتاب کے بعض مواقع سے یرلیغ شاہان مغلیہ
جاری شدہ معلوم ہوتا ہے۔

پائزہ۔ بروزن جائزہ۔ وہ حکم جو بادشاہ کسی
کو دیتے ہیں تاکہ لوگ اُس شخص کی اطاعت کریں
یہ لغت بھی ترکی ہے۔

ابتہاج۔ رونق۔ آبا۔ جمع اب پدر۔
ابتہاج شاہنشاہ مثلی احسن اشرف و بہتر۔
حالت کتابت۔ بوقت تصنیف۔

زبان حال۔ مقابل زبان مقال۔ جو بات
کہ مقتضائے حال سے معلوم ہو۔

ابا۔ بکسر انکار اجداد۔ بفتح جمع جد۔ پدر پدر۔
اجداد۔ جمع جدد۔ زمین راست و ہموار۔
اجداد فرسودن۔ زمینوں کو پامال کرنا مراد برائے

تسخیر سفر ممالک کرنا۔

ایراد حدوث واقعہ بغداد

ایراد۔ وارد کردن۔ بیان۔

حدوث۔ نو پیدا شدن چیزے۔

واقعہ۔ حال و کار و سختی جنگ و حادثہ زمانہ۔

جرائد۔ جمع جریدہ دفتر۔ صحائف جمع صحیفہ کتاب۔

ابکار۔ جمع بکر۔ بکسر اول ہر چیز شہر کا رسے کہ ماتن۔ آں پیشتر نشدہ باشد۔ و دوشیزہ۔

احداث۔ جمع حادث بفتحتین چیزہائے نو پیدا شدہ۔

اعجاب۔ جمع عجب بفتحتین شگفت و عجیب و غریب و نادر۔ اس لفظ کو بڑھالیا تاکہ احقاب کا قافیہ ہو جائے۔

احقاب۔ جمع حُقب بضم و بضمتین مدت ہشتاد سال و بفتحتین بمعنی روزگار۔

تصاریف۔ گردشہا۔ شہور۔ جمع شہر مہینے۔

بغداد۔ ایرانیوں کا شہر ہے۔ ایک ایرانی کا قول ہے کہ اس کے معنے شخص داد کا باغ۔ ایک شخص کا قول ہے کہ بغ ایک بُت کا نام ہے اور داد ماضی کا صیغہ دادن سے ہے۔ کسرے کے پاس ایک خواجہ سرا بت پرست مشرقی پیش کیا گیا۔ کسرے نے اسے بغداد جاگیر میں عطا کیا۔ جب کہ خواجہ سرا بُت پرست تھا اس لئے وہ کہنے لگا۔ بغ داد۔ یعنی مجھے بُت بغ نے دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مقام باغ تھا۔ جب کسرے نے اُسے دیا تو اُس نے باغ داد۔ اس کو ابوالمنصور

بالله ابو جعفر العباسی خلیفہ دوم عباسیان نے شہر ہاشمیہ کو چھوڑ کر جسے سفاح نے آباد کیا تھا ۱۴۵ھ میں اس کی بنیاد ڈالی۔ اور ۱۴۹ھ میں یہاں آکر قیام کیا۔

قولہ ھمہ اللہ برحمتہ الواسعہ

والی کرے اُن کو اللہ رحمت کثیرہ کا۔ دوست رکھے اللہ اُن کو ساتھ ......

مدینۃ السلام۔ بغداد کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ سلام دجلہ کا نام۔ لہٰذا شہر دجلہ اس کے معنی ہوئے۔ اور بعض کہتے ہیں سلام خدا کا نام ہے لہٰذا شہر خدا کا اس کا ترجمہ ہوا۔

بؤس۔ سختی۔ بأس۔ عذاب و شدت۔

حریم۔ چار دیواری۔ مغبوط۔ قابل رشک۔

کافہ کل۔ ایادین۔ جمع ایوان۔

فلک اثیر۔ آسمان بلند و کرہ نار۔ و اثیر بمعنی خالص و برگزیدہ بھی ہے۔

اکناف۔ اطراف۔ روضۂ رضوان باغ بہشت۔

طراوت۔ تازگی۔ انباز۔ شریک۔

صفحہ ۵

راحات۔ جمع راحت و بمعنی شراب جمع راح۔

نعومت۔ نازکی۔ تنعم۔ ناز و نعمت و آسائش

خلخ۔ شہرے از ترکستان۔ حسن خیز۔

رحبہ۔ زمین فراخ چوک۔

کشمر۔ ولایت ترشیز میں ایک قریہ کا نام ہے زرتشت نے یہاں ایک درخت سرو لگایا تھا جس

دوسو تینتیس ہیں اس کی عمر ساڑھے چودہ سو برس بتاتے ہیں۔ چونکہ اس کے سایہ میں دس ہزار گاؤ و گوسپند سے زیادہ کی گنجائش بتاتے ہیں۔ اس لیئے صاحب انجمن آرا کا خیال ہے کہ سرو نہ اتنا بڑا ہو سکتا ہے اور نہ سرو اپنی وضع سے باوجود بڑائی کے ایسا سایہ دار ہو سکتا ہے لہذا کاج کا درخت ہوگا۔ اور یہ لفظ کا جغر یا کاجغر بمعنی کاج بزرگ تھا متوکل عباسی نے اسے کٹوا کے بغداد منگوالیا تھا۔

غاص۔ غوطہ زن مگر بمعنی پُر مستعمل۔

فحول۔ بضم جمع فحل سانڈ اونٹ مراد بڑے بڑے علما۔

وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاص۔ اور نہیں ہے۔ وقت گریز کا۔

چابکی۔ استادی و مہارت و کمال و چستی۔

سیّال۔ روان۔ **آذر**۔ نام بت تراش عم موسیٰ۔

فرات۔ آب شیریں خوشگوار و نام رود خانہ در عراق۔

دِجلہ و جِجلہ۔ جب دو اسم بلا عطف و اضافت متصل ہوں تو فارسی میں کثرت کے معنے ہوتے ہیں۔ اور نیز دجلہ بکسر نام رود خانہ جس کے کنارے بغداد آباد ہے۔

مَعِین۔ بفتح آب جاری و صاف۔

نیل۔ وہ نشان جو نیل سے رکھا پر نظر بد سے بچنے کے لیئے لگاتے ہیں۔ اور نام رود خانہ مصر جو دنیا میں تیسرے نمبر کا دریا ہے۔

چشمہ حیوان۔ آب حیات۔ **ریاض**۔ جمع روضہ باغ۔

ازہار۔ جمع زہر کلیاں، غنچہ ہا۔

جنّات عدن۔ بہشتہائے عدن ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ **عدن** بمعنی اقامت و نام بہشت۔

بساتین۔ جمع بستان بطور عربی۔

تاک رزاں۔ انگور کی بیل۔ **بالا**۔ قد۔

نخیلات۔ درختان خرما۔

غبغب۔ گوشت زیر زنخ۔ جس کا ابھار حسن سمجھا جاتا ہے۔

تُرُنج و نارنج۔ دونوں پھل ترشادے کے اقسام کے ہیں۔

مغازلت۔ باہم نرم نرم باتیں کرنا۔

من جنی نار نجنا فاد جنی۔ جس نے ہمارا نارنج توڑا۔ اُس نے گویا آگ چُنی۔

توامان۔ دو جفت۔ برابر۔ ہمسر۔ جڑوان۔

اعمال۔ توابع و مضافات۔

تومان۔ چاندی کا تین روپیہ کے برابر اور سونے کا چھ روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔

راوی۔ روایت کرنے والا مراد مصنف۔

عنبر نکہت۔ حرف دوم کاف عربی نہ کاف فارسی۔ اسم فاعل ترکیبی۔ عنبر کی ایسی خوشبو دینے والا۔

صفحہ ۵۸

اماکن۔ جمع امکنہ و آں جمع مکان بمعنی خانہا کہتے ہیں کہ مکان بمعنی جا و مقام ہے۔ بمعنی خانہ نہیں۔ مگر اس محل سے تو خانہ ہی کے معنے پیدا ہیں۔

در آلفنہ۔ فی الحال۔ دریں نزدیکی۔

عُشر معشار۔ سواں حصہ (۱/۱۰۰)۔

سالف۔ گزشتہ۔ **اما بہ نسبت**۔ لیکن نسبۃً

اخایر۔ جمع اَخیر بمعنی بہترین۔
خصب۔ بکسر بسیاری گیاہ و فراخی عیش و آبادی
شہر۔ یہاں معنی دوم مقصود ہیں۔
غبن۔ بفتح زیان و نقصان۔
خفض۔ بفتح تن آسانی و عیش۔
امداد۔ بکسر مدد کردن و درازی مراد کثرت۔
تنعم۔ ناز و نعمت و آسائش۔ ترفہ۔ خوشحالی۔
اعلاق۔ جمع علق بکسر اشیائے نفیسہ۔
خیلاء۔ بالضم و فتح یا تکبر و پندار۔
شرفات۔ کنگرہ ہا۔ غرفات پروارہا۔
کیوان۔ زحل سب سیاروں سے اونچا ساتویں
آسمان پر ہے۔
سماکین۔ دو سماک یعنی اعزل و رامح و آں دو ستارہ
ایست بمنزلہ دو پائے برج اسد۔
تناضل۔ بسبقت شعر نبرد کردن۔ یہاں مطلق مقابلہ
ثیاب مذہبت۔ جامۂ زرتار مرصعات۔ جڑاؤ زیور۔
سرر مرفوعہ و نمارق مصفوفہ
تختہائے بلند کردہ شدہ و بالشتہائے صف کشیدہ اند۔
خورنق۔ بروزن شکرلب معرب خورنہ بضم جس کے
معنے پیشگاہ ایوان کے ہیں کہ جہاں آفتاب کی
دھوپ آتی ہے۔ خورنہ کی اصل بھی خورنگہ یا خوردنگاہ
تھی۔ کیونکہ ملوک فارس دھوپ میں بیٹھ کے کھانے
کو پاکی و شرافت سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ آفتاب و
آتش پرست تھے۔ یہ ایک قصر کا نام ہے۔ جسے
نعمان بن منذر نے بہرام کے لئے حیرہ میں سنمّار
معمار سے بنوایا تھا۔ اور دوسرا قصر سدیر نعمان نے
بنایا تھا۔ اس میں عبادت و خداپرستی کیا کرتا تھا۔
اس لفظ کے وضعی معنے سہ گنبد ہیں۔ یہ عمارت
تین گنبد والی تھی۔
عُرضہ۔ پیشکردہ۔ تشویر۔ شرم و خجالت۔
باآنکہ محجر مہیت۔ باوجودیکہ بارگاہ میں داخل
ہونے کے مجاز نہ تھے۔
صنادید۔ جمع صندید۔ روساء و عظماء و امراء۔
شارع راہ۔ شاہراہ۔ گذرگاہ۔
طاقہ۔ بھان۔ مخرجہ۔ کھڑکی۔
سُدّہ۔ بارگاہ۔ سِدرہ۔ بکسر درخت۔
مسکن جبریل برعرش۔ بیری کا درخت۔
سدرہ طاق جسکی محراب بلندی میں مثل سدرہ ہو۔
عتبہ۔ آستانہ۔ علیہ۔ بلند۔
تشرف۔ بزرگی حاصل کرنا کسوت مراد پوشش خانہ کعبہ۔
حرم معظم۔ مراد خانہ کعبہ۔
محاجر بتان۔ گوشۂ چشم حسیناں۔ جمع محجر بکسر بمعنی
گوشۂ چشم و بفتح گرداگرد چشم۔
فالی۔ منسوب بفال جو ایک قریہ ہے فارس میں
جہان کے باشندے قطب الفالی مولف تقریب
اور اسماعیل بن ابراہیم قاضی شیراز تھے۔

صفحہ ۵۹

فناء۔ بکسر صحن خانہ و پیش خانہ۔ نسخہ تبریزی
میں قباب بکسر جمع قبہ بمعنی گنبد مرقوم ہے۔
منیع۔ جائے استوار جہاں رسائی دشوار ہو۔

استلام - بوسہ دادن سنگ پرست یا بلب
استسلام - گردن نہادن و بوسہ دادن - بوسلامتی خواستن
تمسک - عبادت وزہد و پرستش -
مستنکف - ننگ و عار دارندہ -
متخشع - فروتنی کنندہ - تلثیم - بوسہ دادن -
بر سنگ نہاد و برآں بوسہ داد (اس طرح بنالو)
معتاد - عادت و رسم - اعیاد - جمع عید عود سے مشتق
ہے چونکہ ہر سال ہر عید پلٹ پلٹ کے آتی ہے -
رکوب - سواری - براق - مرکبے کہ شب معراج
جناب رسالت مآب برآں سوار شدہ بمعراج رفتند -
دستارچہ - گردن بند - زیب بند - رومال - پال پوش -
ساخت - ساز اسپ - ستام - بکسر زیور اسپ -
مستغرق - کپڑے یا چمڑے پر اتنا کام سونے یا چاندی
یا جواہر کا کہ کپڑا یا چمڑا چھپ جائے -
طیلسان - معرب تالستان نوعے از ردا و فوطہ کہ
خطیبان و قاضیان بر دوش اندازند -
دیجور - شب بست و ہشتم ہر ماہ کہ بالنسبت شبہائے
دیگر تاریک باشد - خان آرزو کہتے ہیں - داج بمعنی
سیاہی اور ور بمعنی صاحب سے مرکب ہے - اگر
یہ ترکیب ہو تو دال کو مکسور ہونا چاہئے -
در روز دولت - روز دربار -
کوکبۂ نجوم سپہر خلافت سے مراد ارکان و اعیان -
کوکبہ - گروہ و جماعت تجمل - شان و شوکت -
غلالہ - بکسر پیراہن - مواکب جمع موکب گروہ سواراں -
استقراض - وام گرفتن -

ذرور - دوائے چشم - انجن -
خوبان خیل رضوانی - کنایہ از حوران -
محجر جات و پنجرہا - کھڑکیاں - جھروکے - برآمدے
غرف - جمع غرفہ پردارہ - برآمدہ -
ممر - گذرگاہ -
بیوتات - جمع الجمع بیت - خانہا و منازل -
مواکب - جمع موکب گروہ سواراں - مراد جلوس -
بانسبت دیگر مواضع کرا گرفتند - اور مقامات
کی نسبت سے جلوس گزرنے کے راستہ پر جو بالاخانے
ہوتے تھے - ان کو کرایہ پر لیتے تھے -
تفرج - سیر و کشایش - نظارہ - تماشا دیدن -
احتیاط - گرد فرو گرفتن مراد احتساب - جانچ -
از وجوہ استکرا - کرایہ کی آمدنی سے -
استکراہ - ناخوشی - جبر و سختی -
عوال - جمع عال بمعنی برتر - ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے اشرفی تولہ بھر کی اور آٹھ ماشہ کی اور چار
ماشہ کی ہوتی ہے - اسی طرح دینار بھی شاید
کم وزن اور زیادہ وزن کے ہوتے تھے - اس
کے سوا تصحیح لغت سے کوئی مناسب محل معنے
میں نہ پیدا کر سکا -
نکد - بفتحتین - سختی و ناخوشی عیش و بکسر کاف
ناخوش و منحوس و شوم -
غرارہ - بسیار فریب دہندہ (ترجمہ) تو کیا سیر
کرتا ہے تیرا کام تو خود دیکھتا ہے - یعنی تو خود
تماشا ہے - دنیا میں تفرج بجز ناخوشی عیش فریب

دہندہ کے اور کیا ہے۔
مع الحدیث۔ المختصر۔ احتشام۔ شان و شوکت۔
جلالت۔ بزرگی۔ مہابت۔ رعب، ہیبت
استیفاء۔ پورا۔ تمام و کمال۔

صفحہ ۶۰

نانپارہ۔ خوراک۔ رسوم۔ تنخواہ۔
موظف۔ وظیفہ یاب۔ مرتب۔ روزینہ یاب۔
قائد۔ کمینڈران چیف۔ سردار سپاہ۔
اثیر الدین۔ سیف الدین طوسی کا شاگرد ایک فارسی
و عربی دیوان اُس کی یادگار ہے۔
اُدیان۔ ہمہ ان میں ایک قریہ کا نام وطن شاعر مذکور۔
دواتی۔ دوات والے۔ دستخط لینے والے میر منشی
جن کے پاس مہر شاہی رہتی ہے۔
علقمہ۔ موید الدین کے ایک دادا کا نام۔ علقمی
ان کی طرف نسبت ہے۔
مفوض۔ سپرد۔ مبرز۔ فائق۔
حاشیتی۔ دو حاشیے مراد نظم و نثر۔
ناصب۔ گاڑنیوالا۔ رایتی۔ دو علم
منقول۔ حدیث و فقہ معقول حکمت و فلسفہ وغیرہ
اریحیت۔ وہ خوشحالی جو لین عطا حاصل ہوتی ہے۔
مراد سخاوت
شرزی۔ شرشتی طبیعی۔ دعت۔ بفتحتین راحت
و تن آسانی۔
ملاہی و ملاعب۔ لہو و لعب کی باتیں۔ بازیہا۔
بداعت۔ بکسر ایجاد فی الدین۔

مفترض الطاعۃ۔ جس کی اطاعت فرض ہو۔
متعود۔ عادی۔ خوگیرندہ۔
صدر و ورود۔ صادر و ورود۔ نکلنا۔ پیٹھالنا
مراد کرنا اور نہ کرنا۔
اخذ و رد۔ قبول و منع۔
مُستبد۔ منفرد و مُصر۔ استبداد کے معنے تنہا
بکارے ایستادن و متفرد بکارے ش۔ ن۔
مُتفرد۔ تنہا۔ سرزدہ۔ سراسیمہ و سرگشتہ و
پریشان۔ صاحب غیاث بمعنی بیخبر نوشتہ۔
تکدیر۔ مکدر اور گدلا کردینا۔ مورد گھاٹ۔
کرخ۔ محلہ بغداد جہاں شیعہ رہتے ہیں۔
ماسور۔ مقید و اسیر۔
حمایت طائفہ۔ وہ گروہ ہے یہاں پر ہر نسخہ میں
عبارت یوں ہے۔ پسر خلیفہ امیر ابوبکر بسبب
تعصب و حمایت اہل سنت والجماعت کہ از
مرتبہ اعتدال گذرانیدہ بود طائفہ لشکر
فرستاد۔ جب واقعہ یہ ہے تو کون انصاف پسند
وزیر پر الزام عاید کر سکتا ہے۔ مصنف وصاف
باوجودیکہ سنی المذہب ہیں مگر وہ حقیقت کو چھپا نہیں
فضاحت۔ رسوائی۔ اس سے زیادہ کیا ظلم ہو سکتا
ہے کہ عورتوں کی بیعزتی کی جائے۔
خلاقت۔ کہنگی۔ یہ لفظ اس محل پر کوئی معنی اچھے
نہیں پیدا کرتا۔ اگر کہنگی کے معنی خورد و خمیر کردن سمجھے
جائیں تو مناسب محل ہو سکتے ہیں یا اسے جلافت
پڑھیں جسکے معنی ہشتگی کر پوست و گوشت اند

سرِ رفتہ باشد کے ہیں اور اتلاف مال بھی معنی ہیں۔ تو یہ لفظ برمحل ہوتا ہے۔

تشنیع۔ شائع کردن۔ **تشیّع**۔ شیعیت۔

مُجِدّ۔ ساعی و کوشاں۔ **خبایا**۔ رازہائے دلی جمع خبیّہ۔

صائبات۔ وہ تیر جو ٹھیک نشانہ پر لگیں جمع صائب۔

صفحہ ۶۱

قِسِیّ۔ جمع قوس کمان۔ **ہابط**۔ فرود آیندہ۔

اَتباع۔ جمع تَبَع پیروان۔ **تجریع**۔ گھونٹ گھونٹ پلانا۔

تقریع۔ سرزنش و ملامت۔ **دردا یح**۔ درمیان۔

ملاحدہ۔ مراد فرقہ اسماعیلیہ۔

علیٰ حِدَہ۔ تنہا۔ صرف محض۔ **ربا ع**۔ جمع ربع۔ منازل۔

قلع۔ برکندن **قلاع**۔ جمع قلعہ

الموت۔ نام قلعہ درمیان قزوین و گیلان کہ حسن صبّاح اسمٰعیلی در تصرف آوردہ بود۔ ترکیب ایں لفظ ازالا۔ یا۔ الہ بمعنی آشیانہ و موت و موہ بمعنی عقاب است چوں بہ سرکوہے بود یا بوجہ بلندی عقاب ہا بر آں آشیانہ میداشتند۔ و مویا۔ ایں معنی است الاچیق کہ دریں لفظ ہم الا بمعنی خانہ و آشیانہ آمدہ و چیق بمعنی نے۔

والموت۔ موت اس کے کنگروں پر چھائی ہوئی ہے۔

منجنیق۔ معرب چہ نیک۔ ایک آلہ دیوار قلعہ ڈھانیکا ایک بڑا فلاخن جس میں بھاری پتھر رکھ کر بالا کی سے پھینکتے تھے۔

جعلہ دکّا۔ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

صبّاحی۔ منسوب بہ حسن صباح اسماعیلی۔

صَباح۔ صبح۔ **بدیع**۔ فرمان۔

مُبشّر۔ خوشخبری و نوید دہندہ۔ **تشہیر**۔ شہرت دینا۔

اقارب۔ نزدیکان۔ یگانگاں۔

اجانب۔ جمع اجنبی۔ بیگانگاں۔

فرمود کا فاعل ہلاکو خاں۔

مسامع۔ جمع مسمع گوشہا۔ **کافّہ**۔ کل۔

استمتاع۔ تمتع حاصل کردن۔ فائدہ برداشتن۔

مُشنّف۔ گوشوارہ دار۔

مُضِل۔ گمراہ کن۔ **ضالّ**۔ گمراہ۔

مباہات۔ فخر کرنا۔ **موہبت** بخشش و عطا۔

جسیم و عظیم۔ بزرگ۔ **اصقاع**۔ اطراف۔

کاردزنان۔ خنجر زن۔ اُن کا لقب فدائی تھا۔

البشاں۔ مرجع اول اسماعیلیان مرجع ثانی مسلمانان۔

احتجاب۔ پردہ نشینی۔ **استنامت**۔ خوابیدن۔

رفاہیت۔ خوشحالی۔ **متوسّد**۔ تکیہ۔

رفاغ۔ فراخ عیشی۔ **محال**۔ جمع محل۔

پشت اقامت بازدادن۔ تکیہ لگانا۔

الداعی۔ دعوت دینے والا۔ بلانیوالا۔

خصّہ۔ مخصوص کن اورا۔

جلایا۔ انوار۔ **قدس**۔ پاک۔

اُنس۔ آرام و الفت۔

قہستان۔ معرب کہستان۔ ولایتے در خراسان و قم۔

موقوت۔ قیام پذیر۔ مراد مقید و بند۔

صفحہ ۶۲

مُفتتح۔ آغاز۔

دیباچہ۔ آغاز کتاب۔ بعض کہتے ہیں۔ دیباج بمعنی

حریر اور ہائے نسبت سے مرکب ہے۔ چونکہ وہ آرائش کی چیز ہے اور خطبہ کتاب سے آرائش کتاب ہوتی ہے۔ اس لئے خطبہ کو دیباچہ کہتے ہیں۔ یا دیبا کے ساتھ چہ تصغیر کے لئے ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جیم کے ساتھ عربی لفظ ہے بمعنی چہرہ و رو و رخسار۔ چونکہ دیباچہ کتاب بمنزلہ روے کتاب ہوتا ہے۔ اس لئے دیباچہ نام ہوا۔ چونکہ لفظ فارسی ہے اس لئے یہ وضع نہیں ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دیو بمعنی خدا۔ چنانچہ سنسکرت اور فرنچ میں اب بھی دیو بمعنی خدا ہے اور باچہ بمعنی پڑھنا۔ یاد کرنا سے مرکب ہے۔ چونکہ خطبہ کتاب میں حمد خدا کرتے ہیں اس لئے خطبہ کتاب معنے ہوئے۔ سنسکرت فارسی۔ فرنچ سب کا ایک ماخذ ہے کیونکہ تینوں ایرین سے بنی ہیں۔

خلوق ۔ بفتح نوعے از بوئے خوش۔

خلوق نکہت ۔ وہ شے جس میں خلوق کی سی خوشبو آتی ہو۔ (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے)۔

ناصری ۔ منسوب بہ ناصر الدین جس کے نام سے کتاب اخلاق ناصری محقق طوسی نے لکھی۔

اخلاق نصیری ۔ کتاب اخلاق ناصری چونکہ معنون بہ ناصر الدین ہے۔ اس لئے اخلاق ناصری نام رکھا گیا۔ مگر مصنف نصیر الملۃ والدین اس لئے وصاف فرماتے ہیں کہ حقیقۃً نسخۂ اخلاق نصیری ہے۔

کتاب الطہارہ ۔ تہذیب نفس میں ابو علی مسکویہ الخازن الرازی کی تصنیف ہے۔ گویا ناصری تہذیب نفس کا بیان اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔ مگر فن تدبیر منزل و سیاست مدن محقق کی ایجاد ہیں۔ اور جلالی کا ماخذ ناصری ہے۔ چنانچہ محقق دوانی نے مختار سا۔ یعنی آخر کتاب اخلاق جلالی میں اس امر کو خود تحریر فرمایا ہے۔

تغمدہ اللہ بغفرانہ ۔ ڈھک دے اللہ اُن کو اپنی مغفرت میں۔

اختباس ۔ تیہ ہونا۔ **نشأت** ۔ تصنیفات۔

ظہر ۔ پشت۔ **انہاء** ۔ اعلام و خبر دادن۔

دیوان عزیز ۔ مراد بارگاہ مستعصم

مجدہ اللہ ۔ بزرگ گرداند اورا اللہ۔

غوائل ۔ جمع غایلہ انجام بد کہ لین۔ نیکی برآید۔

تبعات ۔ جمع تبعہ۔ انجام بد کہ لین۔ بدی برآید۔

تفخیم ۔ بزرگ داشتن۔

باز داشت ۔ مقید۔ نظر بند۔

اعداء دین ۔ مراد اسماعیلیاں۔

مدمر ۔ ہلاک۔ **ایلخان** ۔ ہلاکو خاں۔

محظوظ ۔ بہرہ یاب۔ **ارفاد** ۔ جمع رفد عطایا۔

کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم ۔ لوگوں سے اُن کی عقل کے موافق باتیں کرو۔

قضیت ۔ حسب اقتضاء۔ برد فق۔

شائع ۔ عزیز ۔ ارجمند۔ **شادروان** ۔ سائبان۔

عزم جزم ۔ ارادہ محکم۔ **جزم** ۔ پختہ و استوار۔

خرم دل ۔ خوش دل۔ **شادروان** ۔ خوش روان۔

بشاشت ۔ کشادہ روئی و خوش طبعی۔

کشادہ ۔ انشراح خاطر۔

خُضرت۔ سبزی۔ حَضرت۔ بارگاہ۔
نضرت۔ تازگی۔ بطش۔ سختی و حملہ۔
یکے ہزار شد۔ ایک سے ہزار گنی بڑھ گئی۔

صفحہ ۶۳

آوا۔ مخفف آواز۔
طغرا۔ دستخط شاہ بخط چلیپا۔
مواقف۔ جمع موقف۔ جائے قیام مراد موضع جنگ۔
تسویت۔ برابری وصف بندی۔
مطاعنہ۔ نیزہ زنی۔ مضاربہ۔ شمشیر زنی۔
آل مشار الیہ بیان بالاحصانت۔ محکمی و استواری۔
مصاقبت۔ قربت و اتصال۔ ملاصقت۔ اتصال۔
دُوَر۔ جمع دار خانہا۔ سکک۔ جمع سکہ۔ راہہا۔
دُروب۔ جمع درب کوچہ۔ گلی۔ پھاٹک۔ کٹڑہ۔
وطات۔ اقدام۔ خَوَل۔ خادمان۔
زحوف۔ جمع زحف لشکر۔ زُہاف۔ شتران۔
تمنع۔ استحکام۔ فتاک۔ خونریز۔
غَول۔ بھوت جمعش غیلان۔

صفحہ ۶۴

صدو بست و چہار ہزار۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار۔
مستنصر صحیح خلیفہ کیونکہ ناصر الدین اللہ کے
زمانہ میں یہ حملہ ہوا تھا۔ نہ مستنصر کے زمانہ میں۔
منہزم۔ شکست خوردہ۔ مقعر۔ تہ۔ گہرائی مراد
سوراخ گوش۔
اسماع۔ گوشہا۔ صراغ۔ جمع مریرہ۔ رسنہا۔
موجبات۔ اسباب۔ استظہار۔ پشتی۔ مدد

اقطاع۔ جمع قطع۔ جاگیرہا۔
حبال۔ جمع حبل رسنہا۔ مصانعت۔ بناوٹ۔ تصنع۔
تراخی۔ سستی و تاخیر۔ خفقان۔ حرکت و جنبش۔
استضافت۔ اضافہ و زیادتی۔ مراد الحاق۔
تسئییر۔ سیر کواکب در بروج کہ از آں احکام
استخراج کنند۔
منزّہا۔ اے پاک۔ مخاطبہ بہ ہلاکو خاں۔
تعلم خائنۃ الاعین۔ اللہ تعالیٰ جانتی
دو غلی چشم کو جانتا ہے۔ اور اس چیز کو بھی جسے
سینے چھپائے ہوئے ہیں یعنی راز ہائے دل کو بھی۔
سراچہ نابک قدیم۔ مراد دنیا۔ کیونکہ اس کا
زمانہ آغاز معلوم نہیں۔ قدیم سے مراد قدم اضافی
ہے نہ حقیقی۔
مستبصر۔ بینا و حکیم۔ مستنصر غلط ہے۔
خلق۔ پیدا کیا اللہ نے انسان کو اور اسے بیان
و نطق فصیح سکھائی۔
استفسار۔ طلب تفسیر۔ پوچھنا۔
استفتاء۔ فتویٰ چاہنا۔
غالیہ۔ خوشبوئے مرکب گراں قیمت۔
واللہ اعلم۔ صحیح و درست بات کا دانا تر اللہ ہی ہے۔

صفحہ ۶۵

مواصفات۔ بیان کردن حال مریض پیش
طبیب۔ یہ ایک فن ہے جس کے پڑھنے سے مریض
حالات مرض کو با حسن وجوہ بیان کر سکتا ہے۔
جُلاب۔ شربت گلاب۔ گلاب کا معرّب ہے۔

الشافی ھو۔ شفا دینے والا وہی (اللہ) ہے۔ مسلمان طبیب نسخے کے عنوان میں اسے لکھتے ہیں۔
جلاب۔ کشندہ۔ آورندہ۔ مہرہ۔ جمع ماہر۔
سیاحان عرصۂ افلاک و مہندسان اقطار کرۂ خاک سے مراد علم ہیئت جاننے والے اور یہ صفت مہرۂ علم نجوم ہے۔
میل۔ سلائی۔
العلم عند اللہ۔ علم اللہ کو ہے۔ اسکے پاس کنجیاں غیب کی ہیں۔ غیب کو اسکے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔
در حساب نمے آوردند۔ گنتی میں نہیں لاتے ہیں۔ یعنی «العلم عند اللہ» کو معقول بات سمجھتے ہیں۔
منفسح۔ کشادہ۔ دُوَیبار۔ مہردار۔
اربیل۔ موصل سے قریب عراق عرب میں ہے۔ عرض البلد شمالی ۳۶ وطول البلد مشرقی ۴۳ اور اردبیل۔ ملک فارس میں قریب تبریز ہے جہاں شاہ عباس کے دادا سید صفی الدین کا مزار ہے۔
سہام مکیدت۔ تیرہائے مکر۔
غرض۔ نشانہ و ہدف۔
تسویل۔ بات بنانا۔ تضلیل۔ گمراہ کرنا۔
شیاطین۔ جمع شیطان۔ رہنما۔ اغوا۔ فتنہ انگیزی۔
حقائب۔ جمع حقیبہ۔ صندوقچہ۔ منقاب۔ کینہ۔
جم الغفیر۔ جماعت کثیر۔ جمہ جم بمعنی گروہ وغفیر بمعنی پوشندہ است۔ ظاہر است کہ گروہ عظیم زمین را مے پوشد۔
مبین۔ روشن۔ یمین و شمال۔ دہنا و بایاں۔

شمال و صبا۔ ہر دو ہوا۔ برید۔ قاصد۔
صباح و مسا۔ صبح و شام۔
مسابقت۔ پیشی و سبقت۔
سال صحیح مال۔ مواجب۔ تنخواہ۔
وجوہ و رنوت۔ جمع وجہ و رنت سردار و رئیس۔
زعما۔ جمع زعیم۔ سردار۔ توفیر۔ بچت۔
شور۔ مشورہ
نوٹ: جس رنگ سے تشریح الفاظ کر رہا تھا اسے دو چار صفحات سے چھوڑ دیا۔ کیونکہ طول بہت ہوا جاتا تھا۔ پہلے رنگ سے ضخامت اور قیمت بھی بڑھ جاتی اور وقت بھی زیادہ صرف ہوتا۔ لہٰذا اس سال کے طلبا کو اس کتاب کی تیاری میں دقت ہوتی۔

صفحہ ۶۶

شور۔ شورش و فساد و فتنہ۔ تزویر۔ مکر۔
منوط۔ متعلق۔
وائے آن کش۔ اس پر افسوس ہے۔ جس کی غمخوارگی خود غم کرے۔
جواری۔ جمع جاریہ۔ کنیزگان و زنان جوان۔
دراری۔ جمع دری۔ ستارہائے روشن۔
غلمان۔ جمع غلام امرد و خادمان بہشت۔
از رشحت ثغور بیض از مکیدن دندانہائے سپید۔ رنگان۔ ثغور۔ جمع ثغر۔ دندان۔ بیض جمع ابیض یا بیضا۔ گورے رنگ کی عورتیں۔
کواعب۔ جمع کاعب۔ زنان نار پستان۔

ثغور۔ حدود ملک۔ بیض۔ جمع ابیض شمشیرہا۔
قواضب۔ جمع قاضب۔ شمشیر بران۔
قول راست۔ سچی بات اور ایک راگ کا نام۔
پردہ سازی۔ کسی چیز پر پردہ ڈالنا۔ چھپانا۔
اور پردہ ایک قسم نغمہ کی بھی ہے۔
مخالف۔ خلاف کرنیوالا اور ایک راگ کا نام۔
رکت۔ سستی و ضعف۔ فرتوت۔ پیر کہنہ۔
شعوذہ۔ معرب شعبدہ۔
تضریب۔ برانگیختن و ورغلانیدن۔
فرجام۔ انجام۔ کرانکرد۔ برلے کہ نکرد۔
نگاہ داریش از تہمت زلیخائی۔ تم مصر ہستی
کے عزیز ہو۔ اپنی ہمت کے یوسف کو اُس تہمت زلیخائی
سے محفوظ رکھو۔
تشذر پارہ۔ پراگندہ کردن۔ تنفیر (بھگا) نفرت دلانا۔
مجند۔ لشکر۔ بسعی پیوست۔ کوشش کرد۔
قواد۔ لشکر کش سردار۔
ایدی سبا۔ نعمت اہل سبا۔ سبا یمن کا دار السلطنت
یہاں کے لوگوں نے جو اقسام نعمت رکھتے تھے خدا کی
نافرمانی کی۔ خدا نے ان پر سیل بھیجا۔ اُنھوں نے اس
کے روکنے کے لئے پشتہ بنایا۔ خدا نے ایک چوہا پیدا
کیا جس نے رات کو پشتہ میں سوراخ کر دیا۔ اور
سیلاب نے مال و اسباب و اشخاص کو برباد و تباہ کر دیا۔
اس لئے نعمت سبا تباہ و تفرق میں ضرب المثل
ہے۔ قرآن کی یہ آیت فارسلنا علیہم سیل العرم
اس واقعہ کی طرف دال ہے۔

نظم شوارد۔ متفرق کو منتظم کرنا۔
ضم اوابد۔ متفرقات کو ملانا۔
نبا پار۔ پراگندن۔ اجتہاد۔ سعی و کوشش۔
مرصد کمین۔ تاک لگانے اور گھات میں بیٹھنے کی جگہ۔
دست افشاندن۔ تالی بجانا۔
ذائع۔ شائع۔

صفحہ ۱۷

جوشاں صبح چوں دریائے جوشاں۔
امارت۔ نشانیہا۔ تنکیل۔ عذاب۔
غرس الید۔ ہاتھ کے بوئے ہوئے مراد پرورش
یافتہ و ترقی دادہ۔
ضیع۔ بکسر ضاد و فتح یا جمع ضیعۃ بمعنی کشت۔
حارث۔ کاشتکار و برزگر۔
توانی۔ سستی۔ بطش۔ سطوت۔
مستفیض۔ پراگندہ و فاش (منتخب)۔
مجوف اسماع۔ اندرون گوش۔
باطنین۔ پر آوازہ۔ اینباب۔ اکنوں۔
مقاومت۔ مقابلہ۔ تحیز۔ محل۔
فرجہ۔ شگاف۔ فرج۔ کشائش۔
عنا۔ رنج۔ ابتلا۔ مصیبت۔
پودنی۔ وقوع و وجود۔ اصطکاک بہم و اکوفتن۔
قوادمہ و متقدمہ۔ چقماق کی اوپر اور نیچے والی
لکڑیاں۔ صماخ۔ سوراخ گوش۔
شبح۔ صورت۔ (حرف ثانی بائے موحدہ)

صفحہ ۱۸

مُغفِل۔ غافل۔ بطالت بیکاری معطلی۔
متکاسل۔ کاہلی کرنیوالا۔ نہیب ۔ خوف ۔
لہیب۔ شعلہ ۔ بنات الماء جانورے آبی ۔
منبر۔ گھاٹ ۔ لم شعث۔ جمع کردن پراگندہ
تشتیت شمل۔ پراگندہ کردن اجتماع ۔
لاجمع اللہ شملہ۔ نہ جمع کرے اللہ اس کے تفرق
کو یعنی پریشان رہے (بد دعا ہے)۔
مواضعہ ۔ باہم کاربرکارے قرار دادن وباہم
شرکت کردن درکارے۔
اختلاف الآراء ینتج عدم النظام۔ رایوں کا
اختلاف عدم نظام کا باعث ہوتا ہے۔
متمم۔ پورا کرنیوالا۔ پیش نہاد ۔ مدنظر۔
شہروہ وکردہ کا فاعل وزیر۔
واہیہ ۔ سختی وبلا ۔ دہیاء۔ بلا وسختی ۔
واہیہ دہیاء۔ مصیبت سخت۔ تاکید ہے۔
دہماء۔ سیاہ وسخت۔
صرف اللہ الیہ مکائد ھما ۔ پھیرے اللہ
علقمی کی طرف واہیہ اور واقعہ کی بداندیشی کو۔
سَورت۔ تیزی ۔ نائرہ ۔ آتش ۔
اشفاق ۔ بکسر۔ ترسا نیدن۔
سُورہ ۔ جزوے از اجزائے قرآن ۔
دیرباز۔ حرف چہارم یائے تحتانی بمعنی مدت دراز۔
معنی وصفی دیر کش چہ یازان بمعنی کشان آمدہ و
اینجا بمعنی طولانی و دراز ۔
درس آل عمران ۔ سورہ آل عمران بعد سورہ بقر

قرآن میں سب سے بڑا سورہ ہے۔ بقر کو چھوڑ کے
عمران اس وجہ سے اختیار کیا ہے کہ عمران نام
حضرت ابوطالب کا ہے۔ اور بنی عباس ان کی
بھائی کی اولاد ہیں۔
ازالہ۔ دور کردن ۔ التباس۔ شک و شبہ۔
اِنّ البقر تشابہ علینا۔ وہ گائے تو اور
گاؤں میں مل جل گئی (الم سورۂ بقر رکوع ۸)۔
کہ تلقوا ۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو
ہلاکت میں نہ ڈالو۔
فاتحہ ۔ ابتدا ۔ الست ۔ ازل ۔
قوارع ۔ جمع قارعہ ۔ حوادث زمانہ وسختیہا و نام
سورۂ قرآن۔ لفظ تقدیر برب نہ پڑھو۔
مضمون سے پہلے درد پڑھالو ۔
احزاب۔ جمع حزب لشکرو نام سورۂ قرآنی۔
متعاورکور۔ گرداند کی جگہ۔ گرداتیہ پڑھو۔
رقدت۔ خواب ۔ استرفاہ ۔ آرام طلبی۔
دم فریب ۔ سخن دروغ ۔
غائلہ آثام ۔ بدانجام
باوری کند۔ مدد دزد کند۔
زلت۔ لغزش۔ بحران ۔ وہ روز جس میں مرض
اور طبیعت میں مجادلہ ہوتا ہے ۔
ہیہات دور شد۔ یہ اسم فعل ہے مقام تاسف
میں جب بولتے ہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں کہ
مقصود سے دور ہوا۔ اہل فارس افسوس تعجب
وتحیر کے محل پر استعمال کرتے ہیں۔

موجبات آن الاحوال۔ اس کے اسباب بالضرور
اس کی خبر مصرع ہے۔ یعنی اسباب آسمان سے
برستے ہیں اور زمین سے اگتے ہیں۔
اذا اراد اللہ شیئا ھیئ اسبابھا۔

صفحہ ۹۵

وقع۔ عزت۔ منزلت۔ وقعتہا۔
صبیان نارسیدہ۔ اطفال نابالغ۔
بطر۔ پھولنا۔ ناز۔ رقعہ۔ بساط۔
رخ در رخ۔ مقابل روبرو۔ بیدق۔ معرب پیادہ۔
منصوبہ۔ نرد کی سات بازیوں میں سے ایک بازی
کا نام۔ و بمعنی خیال و نصب العین۔
فرزین بند۔ پیادہ اور فرزین سے بادشاہ کو گھیرنا۔
لفظ رقعہ سے ہر لفظ مصطلح شطرنج و نرد ہے۔ اور
فرس و فیل و شہ مات بھی انہیں میں سے ہیں۔
مصادفت۔ باہم رسیدن۔
مصادمت۔ ٹکرا جانا۔ مراد لڑنا۔
مواجہہ۔ روبرو شدن۔ مہاجمہ۔ پل پڑنا۔
وہلہ۔ دفعہ۔ بار۔ نوبت۔ کافور وش۔ سپید۔
عنبر گون۔ سیاہ۔ شمامہ۔ خوشبو۔

صفحہ ۹۶

برید۔ قاصد۔ شطط۔ تجاوز از حد۔
تعلل۔ ٹالنا۔ اس سے پہلے لفظ تحمل زیادہ ہے۔
ایادی۔ نعمتہا۔ اصطناع۔ نکوئی و احسان۔
فیالت۔ سستی و حماقت۔ بادپیمائی۔ بیہودگی۔
عقاب۔ بکسر عذاب۔ دُجیل۔ شاخے از نہر دجلہ

مجارات۔ مقابلہ۔ تسویہ۔ برابر کرنا۔
اقفال جمع ہے۔ لوہے کے قفل مراد زنجیر و بند۔
مُسَوَّر۔ از تسویر یعنی کنگن پہنانا۔ مراد مزین۔
محجل۔ وہ گھوڑا جس کے چاروں ہاتھ پاؤں سپید
ہوں۔ بہتر ہے کہ مسور کی مناسبت سے مخلخل
ہو۔ خلخال پہنایا ہوا۔ مراد مزین و آراستہ۔
مطاردہ۔ بریک دیگر حملہ بردن۔
مبارات۔ جنگ و مقابلہ۔
قائم برافشاندن۔ بازی برابر اٹھانا۔ یہ
بھی اصطلاح شطرنج ہے۔ جو مہری بازی قائم
فریقین کے بعد رہا غلط ہے
کشادونا۔ جاری کردنا۔
آب کش۔ پانی بھرنیوالا۔ قدر جو حکم الہی ہے
اس کو آب کش سے استعارہ کیا ہے۔
دلو زرین رسن آفتاب۔ آفتاب کو سنہری سی
والے ڈول سے بلحاظ خطوط شعاعی استعارہ کیا ہے
تباشیر۔ سپیدی صبح۔ مخاض۔ غرقاب۔
غمرات۔ جمع غمرہ سختی و بسیاری آب۔

صفحہ ۹۷

سنگ دلی۔ قساوت قلبی۔ بیرحمی۔
افغان۔ فریاد۔ بزبان روان۔ بزبان تیز۔
شام۔ ملک معروف در عرب بنا کردہ سام بن
نوح۔ سریانی میں بہ شین معجمہ ہے۔
مجہول۔ غیر معروف۔ نامعلوم۔
معرکہ۔ بفتح میم و راء و بضم راء نیز۔ جنگ گاہ۔

معرکۂ بحر خطر۔ وہ میدان جس میں خطرہ سمندر کا ایسا ہو۔

بحر معرکہ اثر۔ ایسا سمندر جس میں نشانیاں میدان جنگ کی ہوں۔ یہ دونوں استعارے اس وجہ سے ہیں کہ لڑائی بھی تھی۔ اور پانی بھی چھوڑ دیا تھا۔

غباوت۔ حماقت۔ کند ذہنی۔

کردند صحیح کردہ اند۔

قراولاں۔ نگہبانان۔ پٹرول۔

قلال جبال۔ قلہاے کوہ۔

سد سکندر۔ باب الابواب میں دریاے خزر کے کنارہ جو پشتہ سکندر نے بنوایا ہے۔

خیط الشمس۔ خیط باطل۔ مخاط الشیطان۔ لعاب شمس ہمہ بمعنی سراب اما محل میخواہد کہ تار و خطوط شعاعی آفتاب یا تار نظر معنی باشد۔

سنابک۔ جمع سنبک سُم۔ پچہ خیزد کیا بنا سکتا ہے۔ کیا کر سکتا ہے۔ مگر وضعی معنی کے لحاظ سے آگے غبار کا لفظ لاتے ہیں۔

کہ بیرون جہد۔ کون بچ کے نکل سکتا ہے۔

صفحہ ۱۷

تحجہ۔ سن و سال یہ معنی لغت عربی میں نہیں ملے صاحب غیاث نے شرح نصاب الصبیان سے لکھے ہیں۔

ذی الحجہ۔ ماہ حج۔ بقر عید کا مہینہ جس میں حج ہوتا ہے۔

کرب۔ اندوہگینی و بے آرامی۔

ویل۔ واے۔ عذاب۔ سختی۔

محشا نشہ۔ حاشیہ و کنارہ۔

حسام۔ تیغ و دیا بہادہ۔

عفاریت آثار۔ جن میں علامتیں بھوت کی ہوں بصفات بوجہ ہلاکت لانیکے ہیں۔ اور ملائک دیدار بوجہ حسن یا خوش سیرت ہونے کے۔

مفاصفۃ۔ ناگہان۔ نکال۔ عذاب۔

کما تکیل تکال۔ مثل ہے جیسا ناپو گے ویسے ناپے جاؤ گے۔ یعنی جیسا دوسروں کے ساتھ کرو گے ویسا ہی سلوک دوسرے تمہارے ساتھ کرینگے۔

اتکال۔ اعتماد بھروسہ۔

ہادی دولت اقبال۔ کنایہ از خدا۔

صبوی۔ مشرقی۔ شطے۔ مراد دجلہ۔

درحال و زمان۔ فوراً۔ ثواب۔ صحیح صواب۔

اصطبار۔ صبر۔ استنامت۔ خواب۔

استحالت۔ محال شدن۔ مستور۔ پوشیدہ۔

فرمود کے بعد بجائے واو کاف یا تا ہونا چاہئے۔

بارو۔ دیوار قلعہ۔ فصیل۔ متجندہ۔ فوج۔

مستعد۔ مہیا و موجود۔ متشمر۔ آمادہ و تیار۔

سواد۔ سیاہی لشکر۔ انبوہ۔ جماعت۔

سبز آشیان مدور۔ کنایہ از آسمان۔

پر بر زدن۔ پھڑپھڑانا۔ اڑنا۔

آشیان۔ خانہ۔ یا آستاں

میمون طائر۔ مبارک فال۔ نیک عمل ز صراح

ضرام۔ بکسر۔ فروزینہ چھپٹیاں جن سے آگ سلگاتے ہیں۔

حطب۔ ہیزم۔ ایندھن۔ آں حطب کے بعد چاہئے۔

ضرامِ آن حطب۔ فروزیدہ ہیزم آں آتش محاربت۔
عطب۔ ہلاکت۔
دریا را انپا شتن۔ سمندر کا پاٹنا۔ کوہ ثہلان کو
قوت بازو سے اکھیڑنا۔ آفتاب کو کیچڑ میں لتھیڑنا
اور پاؤں گاڑ کے زلزلہ روکنا۔ اور شعلہ برق کو آستین
سے بجھانا چونکہ محال ہے اس لئے کار بیہودہ کردن
کے معنے ان سب جملوں کے ہوئے۔

صفحہ ۳۷

شکروہ۔ میرے نسخہ قلمی میں اس کے معنی مستعد
لکھے ہیں۔ اور برمحل ہیں۔ نسخہ تبریزی میں تو شکروہ
لکھا ہے مگر حاشیہ میں اسکردہ بفتح دال و
کاف اعراب بتائے ہیں۔ اور بروزن پرورده
لکھا ہے۔ معنی تجربہ کار و آنکہ از عاقبت اندیشی
شروع در کار کند۔ و شخص با جد و جہد و صاحب
قوی ہیکل لکھے ہیں۔ عربی بھی بتا کے کچھ معنے
لکھے ہیں۔ جس کا وزن رحمان بتایا ہے۔ جو پڑھا
نہیں جاتا۔ حوالہ برہان کا دیا ہے۔ برہان میرے
پاس نہیں۔ غیاث و انجمن آرا۔ صراح میں یہ
لفظ اور اس کی تصحیف بھی نہیں ملی۔ اور لغات کی
تلاش میں وا شکروہ بسکون شین معجمہ پر انجمن آراء
میں نظر پڑ گئی۔ تو اس کے معنے چست و چالاک و
ساختہ و مستعد کے ملے۔

رمی۔ تیراندازی۔ رشق۔ نیزہ زنی۔
ضرب۔ شمشیر زنی۔
نبال۔ تیر و پیکان۔ جمع نبل۔

برج معوج الطلوع۔ کنایہ از کمان۔
رفع۔ بلند کردن و حرکت پیش کہ بوجہ اعراب باشد۔
جر۔ صحیح جرّ۔ کشیدن۔ لیجانا۔ حرکت کسرہ۔
عرادات۔ توپیں۔ جمع عرادہ
فعل ظاہر سے مراد توپ اور منجنیق چلانا۔
حرکت۔ ضد سکون۔ نصب۔ قیام و فتحہ۔
حرکت نصب۔ وہ حرکت توپ جو کسی جگہ قائم
کرنے کے لئے توپوں کو دی گئی۔
اعراب تقدیری۔ وہ حرکت جو کسی عامل کو
مقدر مان کر لائی گئی ہو۔
نصب۔ قیام اتواپ و مجانیق۔
جر۔ لشکر کشی۔
دخل مقدر۔ جو سوال یا اعتراض منوی ہو۔
نکتہائے سرتیز۔ دل میں چبھتی ہوئی باریک
باتیں تیر کے ساتھ استعارہ کیا خوب ہے۔ یہاں تک
مراعاۃ النظیر صرف و نحو و علم مناظرہ ظاہر ہے۔
(ترجمہ) محاصرہ میں طول نہ ہونے کی غرض
سے ابتدا ہی سے فلاخن اور توپیں چلانے کے
لئے لیجا کر قائم کیں۔ اور اعراب تقدیری
کی طرح بحالت قیام تاراج لشکر کشی ہوئیں
یعنی پہلے فوج آئی پھر توپیں۔ مستعصم
کی طرف کے اعتراض مقدر کا جواب مبحث
جدال میں تیر کے نکتہائے سرتیز سے دیتے
تھے یعنی تیر چلاتے تھے۔
زردہ۔ سمند گھوڑا۔ دوقت عصر +

زرین ستام۔ سنہری لگام والا۔ آفتاب کو سمند۔
زریں ستام بلحاظ خطوط شعاعی آفتاب کہا ہے۔
رائض۔ شہسوار۔ میدان مینائی کنایہ از فلک اخضر
ترجمہ۔ اُس دن جب تک کہ شہسوار تقدیر میدان
آسمان میں سمند خورشید کو جولان دے رہا تھا
یعنی غروب آفتاب تک۔
سگالو ستیزا۔ جنگ کردن۔
تیر چرخ۔ ہوائی تیر کی طرح لوہے کی ایک مجوف
چیز بناتے ہیں۔ اور اُس میں بارود بھرتے ہیں۔
اُس میں آگ لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے ہیں۔
چونکہ چرخ بمعنی کمان سخت بھی ہے۔ اس لئے تیر
کمان بھی معنے ہو سکتے ہیں۔
ناوک۔ مصغر ناوہ۔ وہ ایک لکڑی ہے جس سے
تیر بناتے ہیں۔ مستعمل بہ معنی تیر۔
زُوبین۔ نیزہ کا ایسا مگر نیزہ سے چھوٹا ایک
حربہ ہے جسے دشمن کی طرف پھینکتے ہیں۔ اُسکی سنان
زرہ کو چاک کر دیتی ہے۔ دیالمہ سے مخصوص ہے۔
پیک پار۔ قاصد۔ ابرار۔ نیکان۔
اتصعاد۔ بہ بالا رفتن۔
نوازل۔ جمع نازلہ۔ سختی وحادثہ۔
انحدار۔ فرود آمدن۔
ز ظلمت خضاب باز آوردہ۔ یعنی رات ہو گئی۔
تنکیل۔ عقوبت۔ تجلّد۔ دلیری۔
قصور۔ کوشک بزرگ۔ جمع قصر۔ یہاں مراد قصر۔
دروب۔ محلے۔ حومہ۔ معظم ہر شے۔

قواریر۔ جمع قارورہ۔ شیشیاں۔
نِفط۔ بکسر۔ ایک روغن تھا۔ جسکو شیشیوں میں بھر کر
دشمن کی طرف پھینکتے تھے جس سے آگ لگ جاتی تھی۔
نالہ رعاد۔ بادل کی گرج۔ یہاں وہ آواز مراد ہے۔
جو پتھروں کے دیواروں پر پڑنے و عمارات کے گرنے
سے پیدا ہو رہی تھی۔ اور درخشیدن برق سے
مراد نفط کی شیشیوں سے آگ لگنا ہے۔
اذلال۔ خواری۔ مجرّہ۔ کہکشاں۔

صفحہ ۳۷

خُضّم۔ بزرگ و پُر دمواج۔ عَنا۔ رنج۔
مُنقاد و ذلیل۔ فرمانبردار و تابعدار۔
ائمہ اثنا عشر۔ دوازدہ امام حضرت علی۔
امام حسن۔ امام حسین۔ امام زین العابدین۔ امام
محمد باقر۔ امام جعفر صادق۔ امام موسیٰ کاظم۔ امام موسیٰ
رضا۔ امام محمد تقی۔ امام علی نقی۔ امام حسن عسکری۔ امام
مہدی آخر الزمان (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین)
سیّما۔ علی الخصوص۔ نجباء۔ دلیر و مرد۔
قمقام۔ مہتر و سردار تھی۔ بالاصل دلیر و شیر۔
مقدام بکسر۔ بنہایت دلیر۔ بیخوف دشمن کیطرف بڑھ جانیوالا۔
وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ اے خدا
دوست رکھ اُس شخص کو جو علی کو دوست رکھے۔
اور دشمنی کر اُس سے جو علی سے دشمنی رکھے۔ یہ دعا جناب
رسالت مآب نے حق میں علی کے کی۔ چونکہ رسول خدا
مستجاب الدعوات تھے۔ اس لئے علی سے دشمنی
رکھنے والا ہرگز مغفور نہیں۔

البطین - توندیلا - جس کا شکم علوم اولین وآخرین سے پُر ہو۔
انزع - جس کی چندیا بال سے صاف ہو۔ حدیث میں وصف حضرت علی علیہ السلام میں الانزع البطین الفاظ آئے ہیں۔
مِصْقَع - بلیغ - جس کو عقد اللسان نہ عارض ہو۔
ساحب - کشندہ - متصدی - پیش آیندہ
بَثّ - انتشار دادن - پھیلانا -
مکارم - جمع کرمت بزرگیہا -
صِلات - جمع صلہ - عطا و بخشش -
متصدِّق - صدقہ دینے والا -
صدقہ - صدقہ وہ عطیہ جو خالصتہً لوجہ اللہ دیا جائے۔ ثواب کا ارادہ ہو مگر مکرمت نہ مقصود ہو۔ مگر اس سے صدق عبودیت کا اظہار مطلوب ہوتا ہے (فرائد اللغت)۔
خاتم - انگشتری - صلوٰۃ - نماز
یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے بحالت رکوع ایک سائل کو اپنی انگوٹھی دی جسکا ذکر اس آیتہ میں ہے الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون -
قطب - چکی کی کیلی جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے۔ کرۂ آسمان میں ایک تارہ جو درمیان جدی و فرقدین ہے جانب شمال والے کو قطب شمالی اور جنوب والے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ انہیں پہ مدار فلک ہے۔
باب مدینۃ العلم - جناب رسول خدا نے فرمایا انا مدینۃ العلم و علی بابھا - میں شہر علم ہوں

اور علی اس کے دروازے ہیں جس طرح شہر میں بغیر دروازہ کے داخلہ نہیں ہو سکتا اسی طرح بلا وساطت علی علوم نبوی تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔
الواسع العطا - بہت دینے والے -
الشاسع الخطا - بعید از غلطی وخطا - اہل تشیع معصوم اور اہل تسنن محفوظ عن الخطا حضرت علی کو مانتے ہیں۔
احذق من القطا - داناتر از مرغ سنگ خوارہ۔ جہاں کہیں پانی ہوتا ہے پرندہ قطا وہیں پایا جاتا ہے۔ اس لئے عرب اُسے دیکھ کر جان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے۔ اور اس کا خلاف کبھی نہیں ہوتا۔ اس لئے قطا عرب میں ضرب المثل ہے۔ اکثر مثل میں بجائے احذق اصدق پایا جاتا ہے -
لو کشف الغطاء لما ازددت یقیناً -
یہ حدیث حضرت علی کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر حجاب قدرت اُٹھا دئے جائیں تو میرے یقین درجہ دنیا میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ یعنی باوجود حجاب دنیا یقین ہے جیسا کہ حجاب مرتفع ہو جانے سے ہو۔
والی آل - حاکم بغداد - مراد مستعصم باللہ
مقبوض - مقید و درقبضہ و تصرف حکم و حکام
استکبار - گردنکشی - بہجہ - شادی و خوبی و نکوئی -
بشاشت - کشادہ روئی و خوش طبعی -
سیورغامیشی - زبان خوارزم میں خلعت خاص پیشکش و انعام و جاگیر کو کہتے ہیں۔
احضار - حاضر کردن -

ایشاں۔ مراد مجد الدین و سدید الدین و شمس الدین۔
آنجا۔ مراد حلہ۔ **شحنگی**۔ نگہبانی و حکومت۔
حُلّہ۔ لباس۔ **خُلّہ**۔ دوستی۔
طاؤسی۔ معنی لازمی مزین و منقش و ایہام است۔
بطرف مجد الدین بن الحسن بن طاؤس حلی۔
عَمّت وماطابت۔ عام شد و خوش نیست۔
ہائل۔ ہولناک ✦

صفحہ ۷۵

اعلام۔ آگاہی۔ **مار**۔ زیادتی و خلاف جور۔
مارو۔ ملک۔ **وام**۔ قرض۔
کعبتین بازمالیدن۔ ہزیمت دادن و باز گردانیدن۔
ممالیک۔ غلامان۔ **حشر**۔ مجمع۔
حرکت مذبوحی۔ حرکت اضطراری
تیسیر۔ حاصل ہونا۔ **استمساک**۔ دست در دامن زدن۔
ذیل۔ دامن۔ **تشبث**۔ استقلال و قرار۔
اترکوا الترک ما ترکوکم۔ ترکوں سے تم
نہ لڑو۔ اگر وہ تم سے نہ لڑیں۔ حدیث نبوی ہے۔
مشاجرت۔ جنگ۔ **ترک**۔ چھوڑ دینا۔
باس شدید۔ عذاب سخت۔ **تواضع**۔ فروتنی۔
تخضع۔ تذلل و فروتنی و خواری۔
مہاودت۔ صلح و نرمی۔
گفت۔ جواب معشوق ہے۔

صفحہ ۷۶

تبلد۔ سستی و کندی۔ **رغائب**۔ مرغوبات۔
تاکد۔ استحکام۔ **مظاہرت**۔ تقویت و ہم پشتی۔

مصاہرت۔ قرابت۔ سمدھیانہ۔
تناصر۔ نصرت و یاری کردن۔ **تظافر**۔ یاری کردن۔
توفر۔ زیادتی۔ **ووداج**۔ میرے نسخہ قلمی میں خانداں
اور نسخہ تبریزی میں دودمان پارینہ معنے لکھے
ہیں۔ جو مناسب محل ہیں۔ مگر لغات سے پتہ نہ چلا۔
ممکن ہے واشکردہ کی طرح یہ لفظ بھی غلط ہو
گیا ہو۔ نسخہ تبریزی میں وُداج مرقوم ہے مگر
یہ صورت بھی لغات میں نہ ملی۔ بعد غور ذہن اس طرف
منتقل ہوتا ہے کہ وداج بکسر واو و حرف دوم
دال بمعنی رگ ہے اور عرق بکسر بمعنی رگ کی طرح
نسل و اصل کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔
ربقہ۔ رسن۔ **ازدواج**۔ جفت شدن۔
سمت۔ نقش و علامت۔ **تقصار**۔ قلادہ و ہار۔
درمیانہ۔ درضمن آں۔ **دماغ**۔ خون۔
محصون ومحقون۔ ہردو بمعنی محفوظ۔
فزع۔ خوف۔
تصور۔ خیال کرنا۔ وہ ادراک جو حکم سے خالی ہو۔
حکم۔ ایک امر کی نسبت دوسرے امر کی طرف ایجاباً
یا سلباً ایقاعاً یا انتزاعاً۔
حکم کرد۔ فیصلہ کر لیا۔
تناقض ونقیض۔ دو قضیوں کا اختلاف ایجاب
و سلب میں اس طرح کہ ایک جھوٹا ہو تو دوسرا سچا۔
یہاں نقیض سے مراد عدم صلح ہے۔
مقدم۔ قضیہ شرطیہ میں شرط کو مقدم اور جزا کو
تالی کہتے ہیں۔ یہاں مقدم سے مراد صلح ہے۔ اور تالی

سے مراد حفاظت جان و مال ہے۔

تصدیق۔ سچ مان لینا۔ اصطلاح منطق میں اُس حکم کو کہتے ہیں جو تصورات ثلاثہ یعنی تصور محکوم علیہ و تصور محکوم بہ و تصور نسبت حکمیہ سے مقارن ہو لہذا تصدیق نام حکم کا ہوا بایں حیثیت کہ تصورات ثلاثہ اس کے لئے شرط ہیں۔ یعنی تصدیق بغیر اُن کے نہیں پائی جاتی۔ مگر خارج از تصدیق ہیں۔ امام رازی کے نزدیک حکم اور تصورات ثلاثہ کے مجموعے کا نام تصدیق ہے۔

سخیف عقل۔ خفیف العقل۔ سبک رائے۔

لابہ۔ تملق۔ خوشامد۔ **بلا**۔ مصیبت۔

بدو۔ بہ اُو۔ مرجع سخیف العقل۔

تحرز۔ حفاظت۔ **ناکام**۔ بالضرور۔

فرجام۔ انجام۔ **شعار**۔ مراد یونیفارم۔

شعار عباسیاں۔ خلفاء بنی عباس کا یونیفارم سیاہ تھا۔

روز دولت شعار عباسیاں داشت۔ یعنی زمانہ اقبال سیاہ تھا۔ یعنی روز بد اُس کی قسمت میں تھا۔

طائع۔ مطیع۔ **مقتضی**۔ تقاضا کنندہ۔

مستنجد۔ طالب یاری۔ **مستکفی**۔ طالب کفایت

متوکل۔ بھروسہ کرنیوالا۔ **مستنصر**۔ طالب نصرت۔

صفحہ ۷۷

رائع۔ خوب۔ **راضی**۔ خوشنود

لین مضاجع۔ نرمی خوابگاہ۔

مستحضر۔ استحضار کرنے والا۔

مستظہر۔ پشتی خواہ۔ **مجرد**۔ محض و صرف۔

مواد۔ اسباب۔ **منصور**۔ نصرت یافتہ۔

قادر۔ تمکین یاب۔ **واثق**۔ وثوق رکھنے والا۔

مہتدی۔ ہدایت یافتہ۔ **رشید**۔ راہ راست یابندہ۔

غائلہ۔ بدی و گزند۔ **سطوات**۔ حملات۔

ہارون۔ نام برادر موسیٰ۔ **تبعیت**۔ پیروی۔

موسیٰ۔ نام پیغمبر صاحب توریت۔ **مامون**۔ محفوظ۔

اس عبارت میں جن خلفاء عباسی کے اسماء بطور ایہام تناسب آئے ہیں۔ میں اُن کے اسماء بلقب، نمبر خلافت و سنہ وفات طلباء کی آگاہی کے لئے لکھے دیتا ہوں۔

نمبر شمار	نام خلیفہ	نمبر خلافت	سن وفات
۱	منصور	۲	سنہ ۱۵۸ھ
۲	موسیٰ	۴	سنہ ۱۷۰ھ
۳	ہارون الرشید	۵	سنہ ۱۹۳ھ
۴	مامون	۶	سنہ ۲۱۸ھ
۵	واثق	۹	سنہ ۲۳۲ھ
۶	متوکل	۱۰	سنہ ۲۴۷ھ
۷	مہتدی	۱۴	ترک سلطنت سنہ ۲۵۶ھ
۸	معتمد	۱۵	سنہ ۲۷۹ھ
۹	راضی	۲۰	سنہ ۳۲۹ھ
۱۰	مستکفی	۲۲	معزول سنہ ۳۳۴ھ
۱۱	طائع	۲۴	معزول سنہ ۳۸۱ھ
۱۲	قادر	۲۵	سنہ ۴۲۲ھ
۱۳	مستظہر	۲۸	[illegible]

نمبر شمار	نام خلیفہ	نمبر خلافت	سن وفات
۱۴	مقتضی	۳۱	۵۵۵ھ
۱۵	مستنجد	۳۲	۵۶۶ھ
۱۶	ظاہر	۳۵	۶۲۳ھ
۱۷	مستنصر	۳۶	۶۴۰ھ
۱۸	مستعصم	۳۷ آخری	۶۵۶ھ

کسی شاعر نے کُل خلفاء بنی عباس کے نام بترتیب خلافت نظم کر دیئے ہیں جو یہ ہیں:-

از بنی عباس سی و ہفت بودند اے امام
کز سنان و تیغ شاں شد سینۂ اعدا فگار
بو سفاح - انگہی منصور و مہدی و عقب
ہادی و ہارون - امین - مامون امام کامگار
معتصم انگاہ واثق بود از و متوکل است
منتصر پس مستعین بود ست معتز پیشکار
مہتدی و معتمد پس معتضد۔ پس مکتفی
مقتدر پس قاہر و راضی امام باوقار
متقی مستکفی وانگہ مطیع و طائع است
قادر و قائم پس از وے مقتدی شد شہکار
بود از و مستظہر و مسترشد است و راشد است
مقتفی مستنجد آں کش شیر گردوں شد شکار
مستضی و ناصر و ظاہر دگر مستنصر است
وآخرین قوم مستعصم بحکم کردگار

یوماً عبوساً قمطریراً (ہم کو تو اپنے پروردگار سے اُس دن کا ڈر لگا ہوا ہے) جس دن میں منہ تھکے ہونگے اور چہرہ پر ہوائیاں اُڑتی ہوں گی -

معاطب - ہلاکیہا - خاص صفت معاطب ہے اور عام خبر واقع ہوا ہے - پس واو درمیان خاص و عام نہ چاہیئے -

یوماً کان شرہ مستطیرا - اُس دن سے جسکی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی - (ڈرتے ہیں -)

استرکاب - سوار شدن -

طرقوا - ہٹو - بچو - راستہ دو -

شہرستان عدم کی تعبیر و تفسیر درب کے ساتھ کرنیکی خوبی نہ معلوم ہوئی - شاید یہ وجہ ہو کہ یہ نکلنا ہی آیندہ معدوم ہونے کا باعث ہوا ہے -

درب - پھاٹک - محلہ کٹرہ -

ربض - دیوار گرد شہر فصیل مراد حریم -

کرپاس - بارگاہ - احاطہ -

چوں ظرف زمان - مراد بزرگ -

موقوف کرد - ٹھہرایا -

بیاساء اختصاص یافتند - قتل ہوئے -

ترنج زلیخائی - کنایہ از آفتاب -

مشعبد - بازیگر - مداری - **لمعان** چمک -

نطع سیمابی - بساط سیماب رنگ کنایہ از آسمان -

بارو - حصار فصیل - **رَدم** - سد یاجوج و ماجوج -

اجعل بینکم و بینہم ردما - تمہارے اور یاجوج و ماجوج کے درمیان سد حائل کردیجئے -

موازی - برابر - **شاہیں** - باز -

جائع - گرسنہ **غشوم** - ظالم -

زرینہ - آغول گوسپنداں - باڑھا - (صراح)

اغتنام۔ غنیمت گرفتن۔ خلیع العذار۔ بےلگام۔
آغالیدن۔ برشورانیدن پل پڑنا۔
بامداد قتل وبیم واللّٰہ یدعوالیٰ دارالسلام
ویھدی من یشاء الیٰ صراط المستقیم
مدد لیسے قتل اور خوف کے۔ اللہ بلاتا ہے بہشت کی طرف
اور جس کو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے۔
آیت خبر تھی۔ جب وہ حذف ہو گئی تو مبتدا کا نہ ہونا
بھی اچھا تھا۔ یعنی عبارت بالا سب حذف ہو جائے تو بہتر ہے
حقیقت یہ ہے کہ جملہ مذکور اس محل پر کچھ اچھے معنے پیدا
نہیں کرتا۔ یا ہم سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اگر بامداد بمعنی
صبح پڑھیں تو البتہ کچھ معنے مربوط ہوتے ہیں۔ مگر یہ
معنے اوپر کے جملہ کے ساتھ مناسب نہیں۔

صفحہ ۷۷

آب بقم مجیبط کا سنگ کنایہ از خون کیونکہ چوب بقم سے رنگ سرخ نکلتا ہے۔
یھلک الحرث۔ ہلاک کرتا ہے کھیتی کو اور نسل کو۔
مقتنیات۔ ذخائر۔ مکنسہ۔ جاروب۔
کنس۔ روفتن۔ مدقہ۔ کوبہ۔ ہتھوڑا۔
ارائک۔ جمع اریکہ تخت قصور۔ جمع قصر بمعنی کاخ و بنی کی
مقصور منحصر۔ حُلیت۔ زیور۔
نزاہت۔ پاکیزگی۔
کم ترکوا...... فاکھین۔ خدا جانے کتنے باغ
اور چشمے اور کھیتیاں اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں
جن میں وہ عیش کیا کرتے تھے۔ چھوڑ گئے۔
زرین ترہ۔ ترہ نج زد۔ سونیکے برق اور دوا دویہ خوشبودار
ہے ایک اچیز مرکب بنتی جو مرہم کی طرح نرم ہوتی ہے پرویز

اسے ہاتھ میں رکھتا تھا اور دبا کر مختلف شکل
میں بنا لیتا تھا۔ یہ شعر خاقانی کا ہے۔ دوسرے
شعر میں خاقانی کہتے ہیں ؎

پرویز ترنج زر کسریٰ و بہ زریں
برباد شدہ یکسر باخاک شدہ یکساں
خسرو جو خوان پر زرین ترہ رکھا کرتا تھا
اب خوان پر وہ زرین ترہ کہاں ہے جا
اے مخاطب اور آیہ کم ترکوا جو مذکور
ہوئی پڑھ۔

جدران۔ جمع جدار۔ دیوار۔ آسمان نما۔ بلند۔
ھذی منازل۔ یہ منزلیں ایسی قوموں کی ہیں کہ ان
کی بزرگی اور سرداری پر گواہ ہیں۔
خادور۔ جمع خدر۔ پردے۔ مذہب۔ مطلا۔
کافوروش۔ سپید۔ اور کافور غلام کا نام رکھتے ہیں۔
لالا بمعنی غلام و روشن۔ تانیث شمس عربی میں مونث
سماعی ہے۔ یہ مصرع صفت پردہ نشینی میں ہے اور
یہ قطعہ تعریف پردہ نشیناں میں۔ بناگوش۔ کان کی لو۔ بیخ
فراگوش۔ درگوش۔ صفحہ ۷۹
برزن۔ کوچہ۔ اسواق۔ جمع سوق بازار۔
دست خوش۔ مغلوب و عاجز۔
امہات مکارم۔ اصل بزرگیہا۔
محصنات۔ بالفتح والکسر زنان پارسا وشوہر دار۔
شعر خاقانی۔ جو حذف ہو گیا ہے یہ ہے۔
ذات العماد خرم خیر البلاد عالم
بیت الحرام ثانی دار السلام اصغر

ذات العماد۔ بہشت ارم۔ بیت الحرام۔ خانہ کعبہ
دار السلام۔ بغداد۔ بخارا و نام بہشت۔
وکم من قریۃ۔ بہت سے قریہ ایسے ہیں کہ
جن پر ہمارا عذاب شب کو آیا۔ محال۔ محلات و مقامات۔
مکامن۔ کمینگاہ جمع مکمن۔ یباب۔ بفتح خراب ویران۔
غراب البین۔ جدائی کا کوا۔ عرب اسے منحوس سمجھتے
ہیں۔ اور ویرانی کا باعث جانتے ہیں
اتراب۔ جمع ترب ہمسن۔ ہمجولی۔
ما بالدار دعوی و ما بہا دوی
گھر میں کوئی زندہ نہیں اور اس میں کوئی آواز نہیں
ویرانی خانہ کے لئے مثل ہے۔
گوران۔ گورخران۔ ویرانہ کا جانور ہے۔
اطناب۔ طول کلام۔ اثاث۔ سامان (فرنیچر)
اوانی۔ جمع آنیہ۔ ظروف۔
بیت الشراب۔ آبدار خانہ۔
شبہ۔ پوت۔ رصاص۔ رانگا و سیسہ۔
حضیض۔ پستی۔ ثروت۔ تونگری۔
اکسون۔ بافتہ از جنس دیبائے سیاہ۔

صفحہ ۸۰

معتق۔ خز سرخ رنگ۔ دبابیج۔ جمع دیباج معرب
دیباہ و آن مزید علیہ دیباست۔ وہ کپڑا جس کا
تانا اور بانا دونوں ریشم کا ہو۔
مجلوبات۔ نوعے از قماش۔
بغال۔ جمع بغل خچر
آلانی۔ آلان ولایتے است از جبال گرجستان۔

قبچاق۔ شہرے در ترکستان۔
سراری۔ جمع سُرّیۃ کنیزے کہ در تصرف مولائے
خود باشد۔ فذالک۔ میزان۔
ثمین۔ قیمتی۔ نواب۔ جمع غائب۔
اخرجت الارض اثقالہا۔ نکال کے
ڈال دیا۔ زمین نے اپنے باروں کو۔
قال الانسان ما لہا۔ انسان نے کہا یہ
کیا چیز ہے۔

ذکر حوض

مصنع۔ حوض۔ قراح۔ خالص۔
آتش رنگ۔ سرخ۔ مضروب۔ سکہ زدہ
ملآن۔ بھرا۔
دعوت ادعجی را اجابت کرد۔ یعنی مرد
قلۃ التفات۔ عدم توجہ۔ انفاق۔ صرف کردن
جد۔ مستنصر کا دادا ناصر تھا۔ اور باپ ظاہر۔
ام المدارس۔ کالج۔
امساک۔ نگاہداشتن و باز داشتن مراد بخل۔
تارلق۔ دانگ دانگ جمع کردن۔
تصحیف۔ تجنیس خطی مراد اس سے مضیع بمعنی برباد ہے۔

صفحہ ۸۱

اثقال۔ جمع ثقل بار۔ غنائم۔ جمع غنیمت۔
انفال۔ جمع نفل۔ مال غنیمت۔ مخیم۔ خیمہ گاہ۔
ملابس۔ جمع ملبس۔ لباس و رخت۔
وشی۔ منقش۔

گروہ بود مفرشی جمع کہ گرد کردہ بود مفرشی
کہ جن کو صاحب رخت نے جمع کیا تھا۔
گرد کردن۔ جمع کردن مفرشی۔ مفرش بمعنی
بستر و فرش و جامہ خواب و یائے نسبت است۔
نایافت۔ مفلسی۔ عدم حصول۔
بایافت۔ حصول و تونگری۔ نایافت۔ غلط ہے۔
مؤلم۔ الم رساں۔ غور۔ عمق۔
دور واردن۔ اونا ہی گردش۔
مکتوبہ۔ فرض۔ مکتوبہ صبح۔ نماز فجر۔
تحریم۔ تکبیر کہ بعد نیت نماز گویند۔ معنی اصلی
اینکہ حرام کردن برخود۔ مبطلات نماز را۔
بدایت۔ ابتدا۔
قل اللهم مالك الملك۔ کہہ اے اللہ
تو مالک الملک ہے۔ جس کو جی چاہتا ہے۔ تو
سلطنت دیتا ہے اور جس سے جی چاہتا ہے۔
ملک چھین لیتا ہے۔ جس کو دل چاہتا ہے عزت
دیتا ہے اور جس کو جی چاہتا ہے۔ ذلت دیتا ہے۔
تضرع۔ زاری کردن۔
بطاقت رسید۔ اسے بے حال شد۔
عاشق رنگ۔ اے زرد معشوق چشم۔ اسے بینا
محبوب چہرہ۔ اسے حسین۔
مبغوض سیرت۔ دشمن خصلت۔ دشمن اپنے
مخالف کو دیکھ کر چیں بجبیں ہو جاتا ہے۔ نقوش
اشرفی بھی گویا چین پیشانی ہیں۔ اس لئے اشرفی
کو مبغوض سیرت کہا۔

معاداوت۔ دشمنی۔ بغضا۔ دشمنی سخت۔
مشاجرت۔ ازلوئی۔ باہم دشمنی کردن و دوری
اختیار کردن۔ ان سب صفات سے اشرفی مراد
ہے۔
برآن جملہ۔ برآن امر۔
اعوان۔ مددگاران۔ تفرقہ کردن۔ تقسیم نمودن۔
فدیہ۔ سربہا (زر تاوان)

صفحہ ۸۲

تمکنت۔ قدرت۔ کورہ۔ بھٹی۔
ہم دررکشیدن۔ پیچ کھانا۔ ستمدیدہ۔ ظلم اٹھائے ہوئے
ذبول۔ پژمردن۔ شودم۔ شود مرا۔
نفی۔ مٹا دینا۔ شہر بدر کرنا۔ لاو صحیح او۔
منافذ وحشت۔ مشوز فروج۔ جمع فرج کشائشہا۔
ورطہ ہلاکت۔ درحساب شدن۔ ترسیدن
و متنبہ شدن و در فکر چیزے شدن۔
از صحیح از اطراف۔ استیناف۔ از سرنو۔
احتشاد۔ لشکر جمع کردن۔ استعداد۔ سامان۔
تدارک۔ سامان۔ تجشم۔ تکلیف۔
عنان صحیح عنا۔ رنج۔ فرصت۔ موقع۔
فائت۔ فوت ہونیوالا۔ معاودت۔ مراد بار دیگر۔
مطمورہ۔ تہ خانہ۔
اسیب۔ صدمہ۔ یا شیب بکسر حالق تازیانہ
کوڑے کا چھٹنا۔ مقرعہ۔ تازیانہ۔
سفاح۔ خونریز۔ البعاض جمع بعض پارہا۔
متلاشی۔ شاید فانی۔ لاشی۔ ہیچ و معدوم۔

صفحہ ۸۳

مُصعد۔ جائے صعود۔ بالا یعنی روح را بر آسمان۔
مُہبط۔ جائے ہبوط۔ زیر۔ یعنی جسد را زیر زمین۔
تمکین۔ قرار گرفتن۔ مراد سلطنت۔
مُنہدم۔ ڈھے جانیوالا۔ خلاقت۔ کہنگی۔
برحسب حال۔ مناسب مقام۔ محرر نوشتہ۔
نطع۔ بساط۔ امضاء۔ مراد پورا کرنا۔
عزائم۔ جمع عزیمت ارادہ۔ کشتن۔ بجھانا۔
مَعرض۔ محل۔ کد۔ سعی۔
جزیل۔ بسیار۔ امداد۔ جمع مدد۔ کمک۔
ضروب۔ اقسام۔ طواری۔ لواحق و عوارض۔
مناہج۔ مطالب۔ مفوض۔ سپرد۔
مطمع۔ جائے طمع۔ محل امید۔

صفحہ ۸۴

مطمح۔ جائے افتادن نظر۔ برخواست صحیح برخاست۔
اضاعت۔ ضائع کردن۔ اخضاد۔ شکستن۔
اصطناع۔ نکوئی و احسان۔
کوچ۔ زور و قوت ترکی ہے۔ ابزار کار۔
حلبہ صحیح حلب۔ نام دروازہ بغداد جدھر سے راستہ حلب کو جاتا ہے۔ یا صحیح حلبہ۔
باسقاقی۔ کوتوالی۔ داروغگی۔
ابن عمران۔ انہوں نے بھی بیوفائی میں کوئی کمی نہیں کی۔ چنانچہ مصنف خود لکھتے ہیں کہ ہلاکو کو ایام محاصرہ میں بعقوبہ سے رسد پہونچاتے رہے اور یہی سبب ظفر ہلاکو ہوئی۔ لیکن اس کی بداندیشی آقا کا خیال نہیں کیا گیا۔ اور حکومت بغداد اسے ملی۔ لہذا ابن علقمی کو بعلت بداندیشی آقا حکومت بغداد سے محروم کرنا کہنا بے معنی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جوجی چاہا کیا کوئی مزاحم نہیں۔
نُقار۔ سیورسات۔ رسد۔
مقام۔ قیام مصنف در بغداد کہ بعد حملہ ہلاکو به بغداد رفتہ بود۔
تفحص۔ تلاش و جستجو۔ غرابت۔ نُدرت۔
العہدۃ علی الراوی۔ اس بیان کا ذمہ دار ناقل ہے۔
رَعاع۔ ذلیل و ناکس۔ رفع۔ برداشتن۔
جرکشیدن۔ کیسہ۔ ہمیان زر۔
کاسہ۔ پیالہ یعنی مفلس تھا۔ اور اسباب تہیہ میسر تھے۔
سیہ سفیدی۔ بیاض را بسواد آوردن۔ مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا لکھنا جانتا تھا۔
سیاہ کاری۔ فسق و فجور و بداعمالی و تحریر۔
سفید دستی۔ زر و سیم بدست بودن۔ مراد تونگری و مالداری۔ حاصل یہ ہے کہ کچھ لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ یا بدکار تھا۔ اور تھوڑا پیسہ بھی پاس تھا۔
آفتاب گردش۔ جس میں گردش مثل آفتاب ہو۔
منوب۔ جس کا کوئی نائب ہو۔ مراد عامل بعقوبہ۔
وقادت۔ گرمی۔ ہواجر۔ جمع ہاجرہ۔ دوپہر۔
ظہائر۔ جمع ظہیرہ دوپہر۔ لہیب۔ شعلہ۔
حرباء۔ آفتاب پرست۔ گرگٹ۔
واحرتا۔ وائے غم۔ کلمہ تفجع ہے۔
سورت۔ تیزی۔ حرلق۔ سوزش۔

رحیق ۔ شراب ۔ سلسال ۔ صاف و سرد ۔
مُہل ۔ مس گداختہ ۔ غسلین ۔ زرد آب و ریم ۔
پشیزہ ۔ فلس ماہی ۔ وال ۔ ماہی بزرگ ۔ قیلولہ ۔ راہ بریم خواب نیمروز ۔ دلک ۔ ملنا دلنا ۔ تغمیز ۔ فشردن ۔
دونوں سے مراد چپی کرنا ۔ پاؤں دبانا ۔
یزک ۔ جمع قلیلے کہ در مقدمۃ الجیش میروند کہ آن را قراول میگویند ۔ پاسبان و جاسوس مراد لشکر ۔

صفحہ ۸۵

دوا سپہ ۔ بسرعت ۔ رُشد ۔ ہدایت ۔
غیّ ۔ گمراہی ۔ بے استعدادی ۔ ناقابلیت ۔
استبعاد ۔ بعید و عجیب ۔ استہزا ۔ مزاح ۔
پائمال ۔ ذلیل و خوار ۔ مساعدت ۔ مدد ۔
ساعد ۔ بازو ۔ دست خوش ۔ مغلوب و مقبوض ۔
انگشت اعتراض بر حرف کسے دراز کردن
کسی کی بات پر اعتراض کرنا ۔
مستغرب ۔ عجیب ۔ مستبدع ۔ نو و نادر ۔
ہر دو آں ۔ مراد عامل یعقوب و ابن عمران ۔
اضغاث احلام ۔ خوابہائے پریشان ۔
اضعاف ۔ دو چند ۔ ملام ۔ ملامت ۔
استدعا ۔ درخواستن ۔ مانگنا ۔ باشندہ ملک است ۔
خبث اعراق ۔ پلیدی رگہا مراد بد اصلی ۔
اغراق کردن ۔ سخت کشیدن کمان ۔ تیر کمان میں لگانا ۔ بارو ۔ حصار و فصیل ۔
موقع ۔ محل و مقام ۔ یا ۔ وقع ۔ عزت و مرتبہ و عظمت ۔

صفحہ ۸۶

چنوٹے ۔ اوس کے ایسے کا ۔
مضایقہ ۔ تنگی و حرج ۔
مناقشت ۔ جھگڑا و منازعت ۔ یا منافست رغبت و معارضہ و حسد کردن ۔ یعنی اس ایسے کم رتبہ آدمی کو ہلاکو کے پاس بھیج دینے میں کسی کو کب عذر ہو سکتا ہے ۔
کہن زنبیلے ۔ پرانی زنبیل بغداد سے نہ لو ۔ کیونکہ بغداد میں تو نئی زنبیلیں بکثرت ملتی ہیں پھر پرانی کو کون پوچھتا ہے ۔ یہ مصرع ضرب المثل ہے ۔
چریک ۔ والنٹیر جن کا نام فوجی رجسٹر میں درج ہو اور جن کو ہتھیار اور وردی ملتی ہے ۔ اور وقت جنگ وہ شریک جنگ کیے جاتے ہیں ۔ یہاں مراد لشکر ۔
تغار ۔ خوردنی و آذوقہ و راتبہ لفظ ترکی ہے ۔
شحنہ دادن ۔ پروانگی دادن ۔
انابیر زیر زمین ۔ وہ غلہ جو کھودوں اور کھتوں میں تھا ۔
انابیر ۔ جمع بطور عربی ۔ غلہ کا ڈھیر ۔ انبار غلہ ۔
توریہ ۔ چھپانا ۔ نفس ۔ خاص ۔ ذات ۔
نمودند ۔ بیان کرتے ہیں ۔ ظاہر کرتے ہیں ۔
یاسا ۔ قانون ۔
حوالہ ۔ سپردگی ۔ چک ۔ رسید ۔ ہنڈی
مصنف خود مقر ہیں کہ ابن عمران کا رسد پہونچانا ہی باعث کامیابی ہلاکو و بردباری مستعصم ہے تو پھر توان پر ابن علقمی سے زیادہ الزام غداری ہونا چاہیئے جس طرح

ابن علقمی بعلت بیوفائی مستحق عقوبت بعد از
تو قرار پائے اُن کو تو بدرجہ اولےٰ نہ ملنا چاہئے
تھی کیونکہ شکست مستعصم کے یہی باعث ہوئے۔
خذلان۔ بے بہرگی۔ رسوائی۔ کم بختی۔
نوکر۔ یہاں مراد ماتحت۔ **مُنادم**۔ مصاحب جلیس
اہانت و اذلال۔ توہین و ذلت و خواری۔
تجلد۔ سخت و چست شدن۔ استقلال و صبر
اہداب۔ پرزہ جامہ۔ پیوند و صلہ جمع ہُدبہ۔
تلبیات۔ مکر و حیلہ۔ **سحر**۔ مشہور۔
وُدّ۔ ورزیدہ۔

صفحہ ۷۸

حیطان۔ دیوارہا۔ **صحائف**۔ دروازوں کے پٹ۔
اربطہ۔ جمع رباط مسافرخانہ۔ **موالات** دوستی۔
متشیع۔ شیعۂ غالی کیونکہ باب تفعل کا خاصہ مبالغہ ہے
کشط۔ برہنہ کردن۔ یہاں مراد مٹا دینا۔
لعن اللہ من لا کے یہ معنی ہیں لعنت ہو اللہ
کی اس شخص پر جو ابن علقمی پر لعنت نہ کرے۔ لا
مٹانیکے بعد یہ معنی ہیں۔ جو کوئی ابن علقمی پر لعنت
کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔
نادر شاہ کے جلوس کی تاریخ الخیر فیما
وقع کہی گئی۔ دوسروں نے لاخیر فیما
وقع کہدیا۔ وہی عدد نکلتے ہیں وہی سن ایکی
نکلتا ہے مگر معنے بالکل برعکس ہو گئے۔
مجازات۔ بدلہ۔ صلہ۔ سزا۔ یا بمعنی بدلے یا بد
ایقاق۔ القاع۔ سخن چین۔ بلبل شیراز ...

ہے وہاں کشادہ شقائق چو مردم ایقاع۔
جز۔ کنایہ از مراد و حصول۔ **کفایت شود**۔ با تمام رسد
کلوخ استنجا۔ استنجے کا ڈھیلا۔ کیونکہ استجمار کے
معنے استنجا کردن بسنگ کے ہیں۔
خُبث۔ پلیدی نجاست۔ **مستقذر**۔ ناپاک۔
عبث۔ بیکار۔ بیفائدہ۔ بازی
مستہذر۔ بیہودہ
کمثل الشیطان۔ مانند شیطان کے جب اس نے
انسان سے کہا کافر ہو جا۔ جس وقت وہ کافر ہو گیا
تو کہا میں تجھ سے بالکل بری ہوں۔
پس از۔ غرض پوری ہو جانے کے بعد۔
قول و قلم۔ تقریر و تحریر۔ **مقدار**۔ وقعت
فکیف۔ پس کیا حال ہوگا۔
تُرہات۔ اباطیل۔ **اکاذیب**۔ دروغہا۔
فقد احتمل۔ جو لوگ ایماندار مرد اور عورتوں
کو بغیر کچھ کہنے سنے اذیت دیتے ہیں تو وہ ایک بہتان
اور صریح گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لیتے ہیں۔
مُبین۔ ظاہر و آشکارا و واضح۔
متقدح و مجروح۔ طعن و زخمی۔ امور خلاف
شرع کا مرتکب۔
شہادتہا۔ گواہی۔ **تشنیع**۔ سختی و درشتی۔
خستا شہر۔ رمق جان۔
فیثاغورس۔ ابن منشارسوس ساحل دریائے شام
کے شہر صیدا میں پیدا ہوا۔ مصر اور ساموس [illegible]
[illegible] ساموس میں [illegible] حکیم سے علوم

ادبیہ و موسیقی۔ مدینہ سلیطون میں حکیم بانا روس سے علم ہندسہ و نجوم اور بابل میں ادبا طائے یا پاسے حکمت الٰہی۔ اور شہر ویلون میں افارنے جو دیس حکیم سریانی سے علم حکمت سیکھا۔ حرکت زمین اور سکون شمس کا سب سے پہلے یہی قائل ہے۔ مدینہ فروطیلیا کے امیر قلون سے جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے بھاگتے بھاگتے شہر اطرلوطیون میں پہنچا۔ اور وہاں بھی ہیروان قلون پہنچے تو مسلیبون میں گیا۔ اور وہاں ایک ہیکل میں محصور ہو گیا۔ انہوں نے لکڑیاں اکھٹا کر کے آگ لگا دی۔ فیثا غورس مع اصحاب جل کے مر گیا۔ اس کا ظہور چار ہزار نو سو دس سال بعد آدم ہوا ہے۔ گشتاسپ کے زمانہ میں تھا۔

ثانی۔ نظیر و مثل۔ **رنّات**۔ جمع رنّہ آوازہا۔

مثالث و مثانی۔ سرود کا تیسرا اور دوسرا تار۔

دارس۔ کہنہ

صفحہ ۸۸

پردہائے اثنا عشر۔ بارہ مقامات موسیقی جن کے نام یہ ہیں۔ رہاوی۔ حسینی۔ راست۔ حجاز۔ بزرگ۔ کوچک۔ عراق۔ صفاہان۔ نوا۔ عشاق۔ زنگلہ بوسلیک۔

شعبہ۔ وہ نغمہ جو پستی و بلندی مقام سے پیدا ہوتا ہے۔

علم نسب و تالیف۔ لے اور تال کا علم۔

تفریع۔ اضافہ کرنا۔ بڑھانا۔ ایجاد کرنا۔

مزلات۔ محل لغزش۔

لحن۔ وہ تیس نغمے جن کو بار بد نے ایجاد کیا۔

محیرہ۔ حیرت انگیز و نام شعبہ مقام حسینی۔

منشآت۔ ایجادات۔ معمولات منجے ہوئے۔

در پردہ کشیدن۔ گانا۔

بسائط۔ نغمات مفرد۔ غیر مرکب۔

ابو نصر فارابی۔ فاراب کا رہنے والا جو ترکی میں ایک شہر ہے مشہور فلسفی اور موسیقی دان تھا۔ پیدائش بو علی سینا سے تیس سال قبل قزاقوں نے اُسے ۳۴۲ھ میں مار ڈالا۔

بازگشت۔ مرجع۔ **جائے گرفتن**۔ اعتراض کرنا۔

مرغول۔ پیچدار۔ گٹکری۔

باربد۔ خسرو پرویز کا گویا۔ موجد سی لحن و سرود خسروانی

در پائے افتادن۔ اظہار عجز کردن۔

حلقہ در گوش کشیدن۔ غلام بننا۔ دف کے حلقہ میں دو چھا نجیں لگی ہوتی ہیں۔

شاخص الابصار۔ جس کی نگاہ حیرت کی وجہ سے ایک مقام پر جمکے رہ گئی ہو۔ بانسری کے چھید چونکہ قائم ہوتے ہیں گویا چشم متحیر ہیں۔

افلاطون۔ حکیم یونان پانچ ہزار ایک سو دو سالی سال بعد ہبوط آدم اس کا ظہور ہوا۔ اصحاب افلاطون و ارسطو مشائین کہلاتے ہیں۔ ارسطو کا استاد ہے سقراط اور فیثاغورس کے شاگردوں سے تعلیم پائی۔ اکاسی برس کی عمر میں مرا۔ مقدونیہ میں دفن ہے۔ موجد ساز ارغنون۔

مزموم۔ اس لفظ کے کوئی مناسب معنے نہ ملے دونوں نسخے بھی ساکت ہیں۔ **مذموم** قابل مذمت یا **مرموم** قابل مرمت پڑھیں تو کچھ معنے ہوتے ہیں۔ مگر

دلچسپ اب بھی نہیں۔ پھر حکم مطلق کا بھی لطف میں نہ سمجھ سکا۔ **مزمزم**۔ زمزمہ سے لفظاً تو متاسب ہے معنویت کچھ نہیں۔

طنین۔ آواز طاس و کوس۔

سماع۔ رقص و سرود۔ **ایقاع**۔ تال۔ واقع کردن الحان و سرود بنوعے کہ میاں آنہا فاصلہ بر یک نہج باشد۔ (ہیئت سے پہلے بر بڑھالو)۔

درمساق۔ مراد درمیان۔ **اہوال** جمع ہول خوف مراد قتل۔

نواخت۔ بجایا۔ اور سرفراز کیا۔

زخمہ بہا۔ قیمت وصلہ مضراب نئی۔

ادرار۔ وظیفہ۔ رسم۔ عادت و قاعدہ و قانون۔ ومشاہرہ۔ تنخواہ۔ **رسما**۔ عادۃً۔ استمراراً۔

بالمسانہہ۔ سالیانہ۔ سنہ بمعنی سال سے بنا ہے۔

عارفہ۔ احسان۔ **موفر**۔ مراد فائدہ رسانیدہ شدہ۔

مافیہا۔ مراد مال وزر و اسباب۔ کندہ کا تعلق دیار و رباغ سے اور بردہ کا مافیہا سے ہے۔

صفحہ ۸۹

روّح اللہ روحہ۔ راحت دے اللہ اُن کی روح کو۔

موجز۔ مختصر۔ **محتوی**۔ گھیرنیوالا اشتمال۔

شدائد۔ جمع شدید۔ **ترعید**۔ لرزانیدن۔

اعطاف۔ جمع عطف پہلوہا۔ **ولات** جمع والی حاکم۔

اقطار۔ جمع قطر۔ اطراف۔ **انذار**۔ ترسانیدن۔

شامات۔ ملک شام۔ و متعلقات آں۔

بردوا علیہم۔ جواب ہیں۔

تصدیر۔ صادر کردن۔ **منبی**۔ خبر دہندہ از انباء۔

جاش۔ دل۔ **تہدید**۔ تخویف۔

میعاد۔ وعدہ داون۔ **مبنی**۔ بنا کردہ شدہ۔

مکاشفت۔ دشمنی ظاہر۔ **معادات**۔ عداوت۔

مناوات۔ از نوی (دوری) دشمنی کردن (صراح)

موقگشت۔ بھڑک اٹھی۔ **سہ تومان**۔ تیس ہزار۔

کب۔ لوقارا سہ تومان لشکر۔ این بیت از گفتہ کاتب مناسب الیشانست ؎

کَتَائِبُ کَمَا جَرَّدُوا لِسَّیْفَ قَهْرَ هُمُ
لشکریست چوں برہنہ کردند شمشیر قہر خود را

یُصِیْبُ بِهَا الدَّهْرُ الْغَشُوْمُ کَتَائِبُ
میشود باں شمشیر زمانہ ظالم مثل تو یہ کنندہ

اصل میں ہے۔ عربی شعر نکالنے کی وجہ سے عبارت متعلق شعر بھی نکالنا پڑی۔

قضائے مبرم۔ وہ حکم الہٰی جو ٹلے نہیں۔

تنزل۔ فرود آمدن بجنگ۔

عَرِمْرَم۔ لشکر کثیر۔ نسخہ تبریزی میں بھی یہی لفظ ہے مگر بے محل ہے۔ عَرِم چاہئے۔ قوم سبا کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے اُن پر ایک سیلاب بھیجا تھا جس سے وہ مع مال و اسباب برباد و تباہ ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ اس سیلاب کے روکنے کے لئے جو بند اُنہوں نے باندھا تھا۔ اس کا نام عَرِم تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس چوہے کا نام ہے جس نے بند میں رات کو چھید کردیا اور پانی گھس آیا اور یہ ہلاک ہوگئے۔ قولہ تعالیٰ۔ فارسلنا علیہم سَیْلَ الْعَرِمِ۔

تسرع۔ سرعت و شتابی۔ چوں سے لیکر تسرع تک

یہ جملہ صفت لشکر میں ہے۔
استخلاص۔ نکال لینا۔
مکاومت۔ حرف چہارم واو جنگ کردن آنکا را دشنام دادن۔
شامات۔ جمع شامہ۔ خال تل۔
شین۔ عیب فروشی۔
شنار۔ عار و عیب۔

ضرب اصول خفیف اول خفیف ثانی

سترہ تالوں میں سے تین تالوں کے نام ہیں۔ ان تینوں کو اپنے محل پر لکھنا بھول گیا۔ اس لئے یہاں لکھ دیا۔

استخلاص حلب

ملک کامل۔ نام بادشاہ میا فارقین۔ لفظ ملک سے پہلے از کی ضرورت ہے۔

صفحہ ۹۰

نیک۔ خوب۔ بیحد۔
بارقہ۔ بجلی و شمشیر درخش جمعش بوارق۔
دیار۔ ساکن **مفرق**۔ جُدا ہو نیکا راستہ۔ دوراہہ۔
طُرق۔ راہیں۔ جمع طریق۔
ناحیتین۔ دو جانب۔ **نعی**۔ خبر مرگ۔
سناجق۔ جمع سنجوق بمعنی علم ترکی ہے۔
تلھب۔ زبانہ کشیدن آتش ہر نسخہ میں لفظ یہی ہے۔ اور لغت میں معنی بھی یہی ہیں۔ جو میں نے لکھے ہیں۔ مگر یہ معنی مناسب محل نہیں لہذا تلھف بمعنی افسوس و اندوہ ہونا چاہیئے۔

منشدر صحیح ششدر۔ تختہ نرد میں مہرہ کا اس طرح پھنس جانا کہ جب تک حریف راستہ نہ دے اس کو نکلنا ممکن نہ ہو۔ تحیر و عجز کے معنے میں مستعمل ہے
رہانہ۔ بکسر گرو بستن۔ داو۔ گرو۔ داؤں۔
فرہانہ۔ بفتحتین مرکب از فرہ وانہ خوش خوش ومسرورانہ۔
مغامرت۔ نادانی و کار نا آزمودگی۔
مقامرت۔ قمار بازی۔
تریاق اکبر۔ ایک معجون ہے جو ستر ادویہ سے مرکب ہے۔ اس کو تریاق کبیر و تریاق فاروق بھی کہتے ہیں۔ دافع کل زہر و مقوی دماغ ہے۔
سموم۔ جمع سم زہرہا۔ **افاعی** جمع افعی مار زہرناک۔
تجنن۔ جنون و دیوانگی **تطبب**۔ طبابت۔
حواشی۔ مصاحبین۔ **محصنا**ء۔ قلعہ۔
وافر۔ کثیر **مستظہر**۔ معین۔ ہر دو صفت ذخائر۔
ممر۔ گذرگاہ۔ **رباع**۔ منازل۔
مدار۔ احاطہ۔ **محل اسرار**۔ دل و طبیعت
قطان۔ جمع قاطن ساکنین۔ **عاصفا**۔ باد تند۔
مبارات۔ مقابلہ۔ **تپانچہ**۔ سیلی۔

صفحہ ۹۱

شہر القہر گرفتن۔ فاعل گرفتن لشکر با شیمت
سبی۔ بردہ ساختن **جلائل**۔ جمع جلیلہ۔ خاتونان
جلائل۔ جمع جلیلہ بزرگان۔ **ابن جہلا** کنایہ از افعال
بل۔ بلکہ۔ **تجمل**۔ شرمندگی۔
وجل۔ خوف۔ **طواغیت**۔ جمع طاغوت بمعنی گمراہ

عفائف - جمع عفیفہ - زن پارسا -

سارہ - زوجہ حضرت ابراہیم -

عصامی - نام زنے وعصام نام حاجب نعمان۔

آسیہ - نام زن فرعون کہ بگفتہ شوہر عمل نکرد -

اُسوہ - خصلت قابل اقتدا -

معاقرت - شراب خوری - اخذ - لینا -

اعطاء - دینا - اجلاس - بیٹھنا -

صبایا - جمع صبیہ دختران - سبایا - بردگان -

عوائق - زنان آزاد محجبات پردہ نشیناں -

فضائح - جمع فضیحت - رسوائی -

مغولان - یہ لفظ نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو تو بارے کے بعد -

وثیر - بستر نرم - قراطین - دو قیراط - قیراط
تخم خرنوب یعنی مقدار وزن برابر وزن تخم خرنوب اور
دینار کا بیسواں یا چوبیسواں حصہ -

مشحون - پُر - قناطیر - جمع قنطار - اتنا
سونا جو ایک پوست گاو میں سما سکے -

عقود - سلک یا دانے - اقطاع - پارہا -

زبرجد - ایک جوہر سبز رنگ مثل زمرد -

زبر جد - بلند بہرہ و نصیب -

شفقی رنگ - سرخ رنگ - عراضہ - پیشکش -

صوامت - جمع صامت - زر و جواہر -

سوائم - و سوائم جمع سائمہ چوپایہ -

انتہاض - کوچ - نقلت - حرکت -

وقوف - قیام - [illegible]

سنابک - جمع سنبک - سُمہا - حنین - آواز -

صفحہ ۹۲

محل و موقع - مرتبہ - مرضی - پسندیدہ -

یم - دریا - پسر مریم - حضرت عیسیٰ تشبیہ پاکی
و طہارت میں ہے -

ترصیص - ترصیع و نصب کردن و درستی و اصلاح -

دو مثقال و چہار دانگ - سوا تولہ

مریم را نگوید - کوئی دریا سے نہیں کہتا کہ یہ
دریتیم تو کہاں سے لایا - حضرت مریم سے جب
عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو اُن کے اعزہ نے اُن
سے پوچھا تھا کہ تم تو کنواری ہو پھر یہ لڑکا کہاں سے لائیں -
ترشیح کے معنی اس محل کے مناسب نہیں ملے - اس
لئے بہتر ہوگا کہ توشیح بمعنی تزئین پڑھا جائے -
اگرچہ مصنف کا رنگ تحریر ترشیح ہی کا خواہاں ہے -
کیونکہ یہ ترشیح کے ساتھ تجنیس ہے - اگر ترشیح کے معنی
تزئین کے ہوں تو توشیح سے اچھا ہے -

ع نظیر و توام ایں را طلب توانی داشت؟
کیا تم اس کا مثل اور جفت مہیا کر سکتے ہو

اقدام - پیش قدمی - اقتحام - و بغبار درآمدن

نظائر آں - مثل دمشق مراد حلب و بغداد -

عُروہ - دستہ - کنڈا -

ارباب استظہار و تمول - مددگاران و امرا -

حائل و حاجز - مانع - بر مثال - مانند -

طریقۂ ممدود - راستہ دراز - یعنی وادی رمل میاں
سرحد شام و مصر [illegible] راہ دراز بود - ملک ناصر
دراں پناہ گیرند و شد -

بلنجی۔ پناہ گیر نده۔ استبداد۔ استقلال و اصرار۔
مقصور منحصر۔ صیاغت۔ ڈھلا ہونا۔
کان بسری۔ گویا کہ وہ رباعیاں محل سیر خیال
پر چلتی ہیں۔ اور مثل کی جگہ بولی جاتی ہیں اگرچہ بے
مثل و نظیر ہیں۔
مجادلت۔ جنگ۔ مقاومت۔ مقابلہ۔
نا۔ یا نار۔ مجال نا۔ یا نار۔ فاعل اقوام و مشتق۔
مصاحف۔ جمع مصحف۔ قرآن ہا۔

صفحہ ۹۳

تلقی۔ ملاقات کردن۔ بطش۔ سخت گیری۔
التزام جمع بالتمام یا التزام پر ایک ب
بڑھا لی جائے۔
مہاوات۔ ہدیہ و پیشکش فرستادن۔
مہاونت۔ صلح۔ توقی۔ نگہداشت۔
نواصی۔ جمع ناصیہ۔ پیشانی۔
استسلام۔ سلامتی خواستن و فرمانبرداری۔
قبۃ الاسلام۔ دمشق۔ ر اس کے بعد کا کاٹ دو۔
قاہرہ۔ شہر دارالسلطنت مصر۔
ازعاج۔ جنبانیدن و از جا برکندن۔
سوار۔ کنگن۔ مغفر۔ خود۔
وشاح۔ بکسر و بضم۔ حمائل۔
صدر۔ سینہ۔ قلب۔ لشکر درمیانی۔
پانچوں قصیدہ میں پہونچا۔ اور اس کا ارادہ رکھتا ہے۔
ہر پنجہ لشکر [illegible] لیت۔ [illegible]
شر اہین جمع شریان رکھا ہے خون جہندہ وارندہ۔

مستقبل الشان شد۔ مصریوں کے مقابلہ کے
لئے آگے بڑھ گیا۔
مواطاۃ۔ موافقت۔ بغتۃً۔ ناگہان۔
عطفہ نمایند۔ برگردند۔
جامہائے سفید۔ سپید رنگ کی جھنڈیاں۔
دستبرد بنام۔ ایسا غلبہ جو مشہور ہو جائے
میعاد۔ قرارداد۔ اجتیاز۔ گذشتن۔
مرصد۔ کمینگاہ۔ انتصار۔ نصرت و انتقام
موعد۔ وعدہ گاہ۔ اختبار۔ آزمائش۔

صفحہ ۹۴

رفارف۔ جمع رفرف مرغزار ہا و بساط ہا۔
رارغ۔ دامن کوہ و صحرا و مرغزار۔
اطناب۔ جمع طناب۔ رسنہا۔ کشیدند بلحاظ
اکتفا بالاولی محذوف۔
خلیع العذار۔ برداشتہ افسار۔
مشمر۔ آمادہ و مہیا۔ طلایہ۔ پہرہ۔
پاس۔ حفاظت۔ باس۔ عذاب۔
سرایا۔ جمع سریہ لشکرہائے مسلمانان۔
حزب اللہ۔ گروہ خدا۔ مراد لشکر مصر۔
حتف۔ بفتح۔ مرگ جمعش حتوف۔
حرب۔ سختی و دشواری و ہلاکت و مصیبت
[illegible] میں محل پر بے محل ہے۔ گو ہر
نسخہ میں حرب ہی لکھا ہے۔
فجاۃ۔ ناگاہ یا فجائۃً۔ و فجأۃً۔ یکبارگی۔
مناولت۔ دادن۔ مداولت۔ گردش دادن۔

فراش۔ پروانہ ۔ **رشق** ۔ تیر اندازی۔
مشق۔ شستن ۔ و زخمی کردن ۔ (صراح)
ہتک ۔ دریدن **فتک** ۔ کشتن و زخم کردن
الف واحد رُمح ۔ نیزہ کو استعارہ راستی میں
الف سے کیا ہے۔ اور واحد صفت الف ہے ۔
کیونکہ اس کا عدد ایک ہے۔ یا لفظ واحد میں
جو الف ہے۔ اس کو رُمح سے تشبیہ دی ہے۔
ابطال ۔ جمع بطل ۔ بہادران و دلیران ۔
مانند نون تثنیہ ۔ وقت اضافت نون تثنیہ
ساقط ہو جاتا ہے کتابین زید کی جگہ کتابیٔ
زید بولتے ہیں ۔ عتیقی رماھان و ضیعی
لبان بھی اس کی مثالیں ہیں
اضافت۔ یہاں اضافت سے مراد نیزہ چلانا
اور ساقط سے مراد اُس کا ٹوٹ جانا ہے ۔ اور
یہ جملہ شرط ہے اور آگے کا جزا ۔ یعنے جب نیزہ
ٹوٹ گیا تو تیر چلانے پہ آمادہ ہوئے۔ لیکن جنگ
کا اصول یہ ہے کہ تیر اندازی پھر نیزہ بازی پھر
شمشیر زنی۔ اس کے بعد کشتی ہوتی ہے ۔
جمع ۔ گروہ ۔ **کماۃ** ۔ جمع کمی دلیراں ۔
ہمزہ صفت ۔ تیر کو شکلاً ہمزہ مانند کہا ہے۔
پیکان اور سوفار کی وجہ سے تیر مشابہ ہمزہ ہوتا
ہے اور کمان کی شکل نون کی ایسی ہوتی ہے ۔
غمزہ و ابروئے ۔ غمزہ کو تیر اور ابرو کو کمان
شعرا کہا کرتے ہیں ۔
درحال ۔ فوراً ۔

ماضی ۔ گزرندہ و برندہ و زمانۂ گذشتہ ۔
استقبال ۔ پیشوائی و زمانہ آئندہ ۔
مصدر ۔ جائے صدور ۔ تیر سینے کو تاک کر لگاتے
ہیں ۔ اور اصطلاح صرف میں وہ اسم جس سے
مشتقات ہو سکیں ۔
سہام ۔ جمع سہم ۔ تیرہا ۔
معتل ۔ تیر چونکہ بیماروں کی طرح لاغر اندام ہوتا
ہے ۔ اس لئے اس کی صفت معتل لائے ۔ اور
اصطلاح صرف میں وہ لفظ جس کے فے عین یا
لام کلمے میں کوئی حرف علت ہو ۔
معتل مثال ۔ لاغری میں بیمار کی طرح کا ۔ اور
مثال وہ لفظ جس کے فے کلمہ میں کوئی حرف علت ہو
صحیح ۔ تندرست اور وہ لفظ جس میں کوئی حرف
علت فے اور عین اور لام کلمے میں نہ ہو ۔
اصابت ۔ رسیدن ۔ درستی ۔
صحیح اصابت سے مراد ٹھیک نشانہ پر پہنچنے والا ۔
مشتق گردانیدن ۔ چاک کرنا ۔
مشتق ۔ وہ صیغہ جو مصدر سے نکلا ہو ۔
دانۂ دل ۔ سویدا دل ۔ حبۃ القلب ۔ جلجلان
دل میں ایک نقطہ سیاہ ہوتا ہے ۔
اجوف ۔ جوفدار ۔ سوراخدار ۔ بیچ سے خالی ۔ وہ
لفظ جس کے عین کلمے میں حرف علت ہو ۔ یہانتک
جو اصطلاحات صرف ہوئے ہیں ۔ اُن میں
صنعت مراعاۃ النظیر یا ایہام تناسب ہے ۔
اسیاف ۔ جمع سیف ۔ شمشیرہا ۔

منابر۔ جمع منبر۔
اکتاف۔ جمع کتف۔ شانہ و دوش۔
اللھم۔ اے اللہ قتل کر کافروں کو جو اہل کتاب میں سے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راستہ سے اُن کو روکتے ہیں۔ اور تیرے ہوتے ہوئے دوسرے خداؤں کو پکارتے ہیں۔
لتوت۔ جمع لت گرز ہا۔ رتوت۔ جمع رت مہتران

صفحہ ۹۵

ضرغام ارغام۔ خوار و ذلیل کنندہ شیر۔
مضارب۔ جمع مضرب۔ جنگ گاہ۔
عُرضہ۔ پیشکردہ شدہ۔ معاطب۔ ہلاکہا۔
اللھم۔ دراصل یا اللہ تھا۔ اللھم احفظنا من کل بلاءٍ۔ اللھم کو تحریض کے لئے لاتے ہیں۔ اور اہل مناظرہ ضعف کے لئے۔
مقتلہ۔ قتل مصدر میمی۔ شنعاء۔ بد مراد سخت۔
واہیہ۔ بلا۔ فحشاء۔ زشت و بد مراد سخت۔
فروبرون۔ نگلنا۔ صافی۔ ضد دُرد۔
خشونت۔ سختی۔ مناعت۔ محکمی۔
احتیال۔ حیلہ گری۔ منازلت۔ جنگ
وقاف۔ مقام۔ مناجزت۔ جنگ۔
اَسر۔ گرفتاری۔
حُراس۔ جمع حارس نگہبان۔ مراد اہل دمشق جو محافظ قلعہ تھے اور مغول کے مطیع ہو گئے تھے۔
مخاضعت۔ فروتنی۔ عقیق مذاب۔ کنایہ از خون۔
اوعیہ۔ جمع وعاء ظروف۔ عروق۔ جمع عرق رگہا۔

ملوث۔ آلودہ۔ گردانیدہ۔ صحیح گردانیدہ۔
عداد۔ شمار۔ مضاف۔ منسوب۔ شامل۔
عطوف۔ بڑا مہربان۔ مراد خدا۔
آلاء۔ نعمت ہا۔ سنن۔ جمع سنت۔ طریق۔
منن۔ جمع منت احسان۔ سنت۔ راہ۔
ضنت۔ بخل۔ چاشت۔ اول روز۔
آفتاب گردش۔ جہاں آفتاب گردش کرتا ہے۔ مراد دُنیا۔

استخلاص میردین

مناعت۔ محکمی۔ انبازی۔ شرکت۔
مکافحت۔ شمشیر زنی و جنگ۔
رجولیت۔ مردانگی۔ فروسیت۔ شہسواری
فلاج۔ مقدار درازی ہر دو دست یعنی قد آدم۔ لفظ ترکی ہے اردو میں قلانچ اسی سے بنا ہے جس کے معنے قد آدم پھلانگ مارنا ہیں۔
منتصف۔ نصف۔ نکول۔ واپس شدن
براہ۔ بطور۔ دمار و بوار۔ ہلاکت۔
معادیان و معاندان۔ دشمنان۔
مذکر۔ یاد دلانے والا۔ ناصح۔
مُقنع۔ خرسند و خوشنود کنندہ۔
مُنذر۔ ڈرانیوالا۔ شنیع۔ زشت و بد۔
فظیع۔ قبیح و زشت۔
سنگے برہم نہادہ۔ تحقیراً قلعہ کو کہا ہے۔
ایلی۔ اطاعت بلغی۔ ملاقات کردن۔

خواستہ۔ سامان۔ وقایہ۔ حفاظت۔

صفحہ ۹۷

ترعیب۔ تخویف و تہدید۔ ابراق۔ درخشیدن۔
بوارق شمشیرہا۔ متقلقل۔ مضطرب۔
نقار۔ بکسر کینہ و عناد۔ نیارہ سوزندہ
آروغ۔ خاندان چنگیز خان۔
باسقاقی۔ دارونگی و کوتوالی وحکومت۔

ذکر موجبات وحشت

صفحہ ۹۸

مستخرج۔ قابل اخراج مراد مناسب۔
دہاء۔ بفتح زیرکی وجودت وفکر۔
شہامت۔ جلادت یا ذکاوت قلب۔
تخوم۔ جمع تخم الفصل بین الارضین۔ حدود۔
سُرہ۔ ناف وسط۔
مَشتاۃ۔ جاڑے گزارنے کا مقام۔
لَم۔ جمع کردن۔ شتات۔ متفرقات۔
مُرفقیق۔ ماورا سے دربند باکوبہ۔
اَران۔ ولایتے از آذربایجان۔ بردع۔
گنجہ و بیلقان اُس کے شہر مشہور ہیں۔
بادکوبہ۔ نام بندر سے در ساحل دریائے شور۔
سہ مرحلہ دور از شہر شماخی۔
مخاشنت۔ باہم درشتی کردن۔
سبیکہ سیم۔ خالص اور صاف چاندی۔ مراد
اس سے یہ ہے کہ برف جمی ہوئی تھی۔

تلال۔ جمع تلل پشتہ ہا۔ وہاد۔ جمع وہدہ زمین پست۔
قاقم۔ پوستین سپید رنگ۔ مراد برف۔
مُصمت۔ ٹھوس۔ صہیل۔ آواز اسپ
صلیل۔ آواز قراع شمشیر
جیاد۔ اسپان دراز گردن۔
اجناد۔ جمع جند لشکر۔ ساہرہ۔ روئے زمین۔
اصطکاک۔ بہم کوفتہ شدن آلات حرب۔
رعد۔ مراد نعرہ۔ دلیران و آواز ابر۔
لمعان و بریق۔ چمک۔
کور۔ نام رودے۔ وکے مراب سراب و
شورہ زار را گویند۔

صفحہ ۹۹

پذیرہ۔ پیش آیندہ و استقبال کنندہ۔
اقدام۔ جمع قدم۔ اقتحام۔ در جنگ درآمدن۔
کہ و مہ۔ خورد و بزرگ۔ بے تحاشی۔ بلاخوف۔
یاغیان۔ باغیان۔ یرکہ۔ ہر کہ اغول۔
دشمن مال۔ مالندہ دشمن۔ انزجار۔ آزردہ دل شدن
ثُردہ ہشت۔ اس نسبت جو اٹھارہ سے آٹھ
کی ہے۔ نسخہ تبریزی میں از ہردہ ہشت
لکھا ہے۔ یعنی آٹھ بہروں میں سے۔ پانچ میں
چار۔ سو میں سے اسّی۔
مستنزکب۔ سوار۔ مفاقصہ۔ ناگہان۔
مساجلت۔ عرب جو سے کو منہ تک پانی سے
بھرے کنوئیں سے کھینچنے میں مقابلہ کرتے ہیں۔
سجل بھی ڈول سے بنا ہے۔ اس لئے اس کے معنے

مقابلہ اور جنگ کے ہیں۔
مُرتکب۔ ارتکاب کنندہ۔ عامل فاعل۔
معاونت۔ صلح۔ مواساۃ۔ غمخواری
مطاولت۔ نبرد کردن۔ شوائب۔ آمیزش ہا۔
تغلب۔ غلبہ تعدی۔ از حد در گذشتن۔
مُصفّیٰ و منزّہ۔ صاف و پاک۔
ازعاج۔ از جا بر کندن۔
معاقبت۔ پیچھا کرنا۔ اُرتاق۔ درتر کی سوداگر
متاجرت۔ تجارت۔ معاملت۔ لین دین۔
معارف مشہورین۔ خزانہ را۔ برائے خزانہ۔
اموال۔ جمع مال کے بعد بلحاظ اکتفا بالاولی۔ داشتہ محذوف
موودعات۔ امانت ہا۔ بضاعات۔ سرمایہ ہا۔
مؤتمن۔ امین۔ مجازات۔ بدلہ۔

صفحہ ۱۰۰

صادر و وارد۔ روندہ و آیندہ۔
شیشہ۔ سحر و عزائم سے دیو۔ بھوت۔ پری کو شیشہ میں بند کر لیتے ہیں۔
دریں نزدیکی۔ اسی اثنا میں۔ اس سے قریب۔
شمارہ۔ مردم شماری۔
اُلغ قتل۔ اُلغ بمعنی بزرگ و قتلی بمعنی غلام نام شخصے۔
ولا۔ بفتح غلام آزاد۔ صفائح۔ جمع صفیحہ شمشیر عریض۔
بیض۔ جمع ابیض۔ شمشیر براق۔ قاصد و ایلچی۔
منایا احمر۔ موت احمر یعنی موت سخت کنایہ از قتل
است۔ آجال۔ جمع اجل موتہا۔

القاء کا تعدیہ جب علیٰ سے ہو تو رحم کرنے کے معنے ہوتے ہیں۔ یہاں یہی مراد ہے۔
الحب یتوارث۔ محبت میراث دلاتی ہے۔ اور بغض آگ بھڑکاتا ہے۔ کیونکہ توارث کے معنے آگ بھڑکانے کے ہیں۔
ممہد۔ محکم۔ مبسوط۔ گسترده۔
کرّ۔ حملہ کرنا۔ فر۔ گریختن۔
آن۔ ملک۔ آپکے بعد۔ چوں۔ اور بڑھاو۔
متلاشی۔ مٹنے والا۔ لاشئ۔ معدوم۔
تختہ یخ۔ برف منجمد پر جو چیز لکھی جائے وہ بہت جلد محو ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برف پگھلتی رہتی ہے
سیبا۔ بکسر زینے کہ محاط از دیوار باشد۔ مور چہ اور تر یخ کے معنے بھی ہیں (اسٹنگاس)۔
مکابرت۔ مجادلہ و معارضہ و غلبہ کردن با کسے در بسیاری (منتخب)۔
تجنّب۔ کنارہ کشی و بیگانگی۔
تحرّز۔ پرہیز کردن و خود را نگاہداشتن۔
تفتا۔ پسر منگو تیمور۔

صفحہ ۱۰۱

تجاوب۔ ایک دوسرے کو جواب دینا۔ پے در پے آوردن۔
مجتازاں۔ گذرندگان۔
عراب۔ اسپان و شتران تازی۔
تموج۔ مراد کثرت۔
طرائف۔ جمع طریف مال نو۔
سمت۔ نقش۔ اتساع۔ وسعت و کثرت۔

ذکر رصد مراغه

مراغه - نام شہریست بآذربایجان تخت گاہ ہلاکو خاں -

مستصفی - صاف - ازہیر - از روئے -

جِد - کوشش و سعی - جَدّ - بفتح بخت -

تجلدت - دلیری و بزرگواری -

تقطاول - نگہبانان - قراول - محافظان -

تلقین - فہمانیدن - متوالیات - مسلسل

زیج - معرب زیک و آں قانون تنجیم است که درجہ اول آں اوضاع کواکب و خطوط طولی و عرضی که در آں مقادیر حرکات مراکز کواکب باشد - و حرکات تدادیر و اوجات معلوم میکنند -

رصد - برنشستہ بلند - سطح راہموارہ کردہ دو قصر مقابل یکدیگر بنا کنند - روئے یکے بسوئے مشرق و روئے دیگرے بطرف مغرب - طول ہر یک چہار صد گز و بلندی ہر یک صد گز منجمان بر آں بر آمدہ احوال کواکب معلوم کنند -

تحاویلات - تحویلات سیارگان ببروج -

تسییر - سیر بروج - طوالع - جمع طالع بروج -

مطالع - جائے طلوع بروج و سیارگاں -

توجیہ - وجوہ بیان کرنا -

صفحہ ۱۰۲

فرواریہ - معرب پرگاریہ - مراد حرکت دوری -

اوتاد کا ذکر اوپر آچکا ہے -

عطایا - سالہائے عمر که مدلول آں کدخدا باشد عطیہ گویند و آں سہ نوع است کبری و وسطی و صغری -

ہیلاج - لفظ یونانی ہے - منجمین کے نزدیک ہیلاج بمنزلہ مادہ کے اور کدخدا بمنزلہ صورت کے ہے طالع مولود و اصل عمر مولود کی دلیل ہیلاج سے لیتے ہیں اور اس کی کمیت و کیفیت کو کدخدا سے حاصل کرتے ہیں -

کدخدا - کوکبے که مستولی باشد بر موضع ہیلاج -

تسییر - فرض حرکت لیلی ہے از دلایل فلکیہ بدلیل دیگر - وا نتہائے رسیدن وجہ متاخر در طلوع است بموضع درجہ متقدم در طلوع بحرکت فلک اعظم کہ ہر سالے چند کوکبے یا برجے یا پر اس و ذنب نسبت کنند - و از احوال کدخدا استدلال کنند - بر مدت عمر مولود -

خداوند بیت - سیارہ کا اپنے اصلی خانہ میں ہونا -

شرف - ہر سیارہ کا شرف بیان کر چکا ہوں -

مثلثات - بارہ بروج میں سے تین برج آتشی اور تین بادی اور تین آبی اور تین خاکی ہیں - ان کو مثلثات کہتے ہیں -

آروغ - خاندان - مئونت ما یحتاج و ضرورت -

استعمار - عمارت بنایا -

مجسطی - کتابے ست در علم ریاضی مشتمل بر دلائل و اصول اشکال علم ہندسه که موجد آں بطلیموس است و نام علمے ست بہیئت افلاک و زمین و مقادیر حرکات و کمیت ابعاد و اجرام - بزبان یونانی معنی ایں لفظ ترتیب است - زیرا که ایں علم پیش از بطلیموس بدیں

ترتیب نبودہ۔

تماثیل۔ اشکال۔ تمثلات و تداویر و توالی کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

دوائر متوہمہ۔ دائرہ ہائے فرضی۔

اسطرلاب۔ ایسٹرولیب کا معرب ہے۔ اسطر اور ایسٹر اور اسٹار کے معنے ستارہ اور لبان کے معنے لینا۔ دو قرص شیشے اور پیتل کے ہوتے تھے۔ جن پر دوائر اور خطوط منقوش ہوتے تھے۔ اوپر والے حصے کو عضادہ کہتے ہیں۔ اسے گھماتے تھے۔ دونو ایک کیل سے مرکز پر جڑے ہوتے تھے۔ اس سے ارتفاع آفتاب و ستارگان معلوم کرتے تھے۔ کوئی ارسطو اور کوئی بلیناس کو اور کوئی ابرخس کو اسکا موجد بتاتا ہے۔

تقویم۔ حساب یکسالہ منجمان کہ از احوال و حرکات ستارگان استخراج کردہ در ورقے چند ثبت کنند۔

منقوش۔ کھدا ہوا۔ نقش کیا ہوا۔

ثقبات۔ جمع ثقبہ۔ بضم۔ سوراخ۔

عتبہ۔ آستانہ۔ درج۔ جمع درجہ۔

دقیقہ۔ جمعش دقائق۔ ہر درجہ میں ساٹھ دقیقے ہوتے ہیں۔

بخش۔ حصہ۔

صفحہ ۱۰۳

اقلیم سبعہ۔ ربع مسکون کو اگلے جغرافیہ دانوں نے سات اقلیموں پر تقسیم کیا تھا۔ آجکل پانچ براعظم پر تقسیم کرتے ہیں۔

طول ایام۔ کس اقلیم میں بڑے سے بڑا دن کتنا ہوتا ہے۔

عرض البلاد۔ خط استوا سے قطب شمالی تک۔ نو حصوں پر جو تقسیم ہے اس سے کسی شہر کا طول البلد معلوم ہوتا ہے۔

صورت وضع۔ کونسی اقلیم کی کیسی شکل واقع ہوتی ہے۔

کوشیار۔ حکیم گیلانی یا فارسی استاد بوعلی سینا۔

علائی۔ فرید الدین ابو الحسین علی ابن عبد الکریم نے [illegible] میں رصد بنائی۔ ان کی زیج کا نام علائی ہے۔

شاہی۔ حسام الدین سالار۔ اوحد الدین انوری و عبد الرحمن نے جو رصد [illegible] میں بنائی اور جو زیج تیار کی۔ اس کا نام شاہی ہے۔

اعتداد۔ شمار۔ بروج جمع برج۔

تقریب۔ تخمیناً۔ مرصد۔ رصدگاہ۔

کمین گشودن۔ نشانہ لگانا۔

مغاک۔ گڑھا مراد قبر۔ [illegible]

دخمہ۔ مراد قبر۔ حلی۔ جمع حلیہ زیور۔

حلل۔ جمع حُلّہ لباس۔ اکلیل۔ تاج۔

کلل۔ کلغی۔ عقیق۔ [illegible]

مضجع۔ خوابگاہ مراد قبر۔

حریق۔ سوزش مراد عذاب۔

صفحہ ۱۰۴

روعت۔ رعب و خوف۔ حاجز۔ مانع۔

فدیہ۔ خوں بہا۔ دست کشادن۔ ہاتھ بڑھانا۔

پافشردن۔ استقلال و ثبات۔

تاختن۔ حملہ۔

بقالقائے۔ بقا خدا ہی کیلئے ہے اور سلطنت اسی کی۔

جلوس خان عادل اباقاخان

پسر ہلاکو ۱۲

عزا۔ سوگواری۔ سپری شد۔ ختم گردید۔
متتابع۔ پے در پے۔ آتش۔ خوراک مراد ثواب۔
اس لفظ کو قبل۔ فرستادند۔ پڑھنا لو۔
مفاوضت۔ مشورہ۔ گرازاں۔ خراماں۔

صفحہ ۱۰۵

قنغرتائے۔ بارہ میں سے ایک یہ نام چھوٹ گیا ہے۔
صارم۔ شمشیر۔ یسار۔ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے
ہیں اور دہنے میں تلوار ہوتی ہے۔
یمین۔ داہنا ہاتھ۔ یمن۔ برکت۔
یسار۔ تونگری۔ مخائل۔ علامات
تذکر۔ یاد دلانا۔ توفر۔ زیادتی۔
خط۔ چھلکا۔ مضا۔ جریان
زواجر۔ موانع ونواہی۔
اوامر و زواجر۔ امر و نہی۔
قامان۔ علما و حکمائے ترک
مناجح۔ جمع منجح وقت ومحل برآمدن حاجت۔
امانی۔ جمع اُمنیہ امیدہا۔ دستا مسند۔
متکا۔ تکیہ گاہ۔ مسند۔ گاہ۔ تخت۔
فائح۔ خوشبو دہندہ۔ فاتح۔ کشائش آرندہ۔
غمم کاہ۔ غم کا گھٹانیوالا۔
عقل فعال۔ عقل عاشر کہ منتظم عالم سفلی است
مشتری۔ خبر دہندہ۔ صاحب جدی۔ زحل علاوہ
شمس وقمر باقی پانچ خمسہ متحیرہ کے دو دو خانے ہیں
ہر شعر میں مصنف اُس سیارہ اور اس کے دونوں
خانوں کا ذکر کرتا ہے۔
دلو۔ گیارھواں بُرج اور دوسرا خانہ زحل ہے
مشتری کے خانے حوت اور قوس ہیں۔

صفحہ ۱۰۶

ترک چرخ۔ مریخ اسکے خانے حمل اور عقرب ہیں۔
آفتاب کا خانہ برج اسد ہے اور محل فلک چہارم۔
زہرہ کا خانہ ثور اور میزان ہے۔
شیر فلک۔ برج اسد۔
تیر۔ عطارد دو خانۂ آن جوزا و خوشہ (سنبلہ)۔
کثر راہی۔ کج راہی۔ سرطان (خرچنگ) ماہ کا خانہ
ہے اور وہ اُلٹا اور سیدھا دونوں طرح چلتا ہے۔
کمر در گردن انداختن۔ پٹکا گلے میں ڈالنا۔ یہ
ایک قسم کی تعظیم تھی۔
آفتاب را زانو زدند۔ آفتاب کے سامنے تعظیماً
جھکے کیونکہ مغول آتش پرست تھے۔
طوے۔ جشن۔ عیلن جمع عیناء زن خوش چشم۔
جوہر سیال۔ کنایہ از شراب۔
ورد فارغ۔ صفت نور خرد۔
ساحت۔ میدان مراد آنکھ کا ڈھیلا۔
ارغواں۔ مراد سُرخ۔ عنبری۔ معطر۔

صفحہ ۱۰۷

نصفی۔ پیالہ خرد۔
رسیل۔ زنان غزل گو۔ گانے والی عورتیں۔

ہزجی۔ جو نظم بحر ہزج میں ہو اور ایک قسم کا نغمہ
ہوا۔ عشق و محبت ۔ پندار۔ گمان و خیال۔
ملمع۔ وہ نظم جس کا ایک مصرع عربی اور دوسرا فارسی ہو
راست۔ نام مقامی (راگ) از دوازدہ مقامات موسیقی۔
شعر صحیح رباعی۔ اس رباعی کا وزن ہزج ہے۔
الورد گلاب مثل زلف محبوبان خوشبو دیتا ہے۔
اور بلبل باغ میں گلاب پر چہچہا رہی ہے۔
صبوح۔ وقت صبح و ثانی بمعنی شراب صبحگاہی۔
مداومت۔ ہمیشگی۔ مراد تسلسل۔
مدام۔ شراب ۔ محیا۔ چہرہ۔
حمیا۔ شراب ۔ تجاویف۔ جوفہا۔
سورت۔ تیزی۔ اطراب۔ خوشی و نشاط۔
ثریا انتظام۔ مجتمع۔ بنا گتھا ہوا۔
بنات النعش۔ مراد تفرق و انتشار۔
حالے۔ وقتے۔ جیسے ہی۔ جس وقت۔
خروس زریں بال صبح۔ کنایہ از خورشید۔

صفحہ ۱۰۸

برسم۔ بطور۔ مانند۔ برائے۔
صبوحی۔ صبح کی شراب پینا۔ صبح ہونا۔
آب کار۔ رونق ۔ کار آب۔ میخواری
را۔ برائے۔ تاب۔ حرارت و گرمی۔
خراب۔ مست۔ اشک۔ مراد قطرات
بلدرار۔ ریزاں۔ تاب۔ پیچ و تاب۔
سہل۔ زمین نرم۔ ششتر۔ میں قالین
عمدہ بنے جاتے ہیں۔ طیرہ شدہ۔ شرمندہ کرنیوالا۔

سلسال۔ آب شیریں و صاف۔
غدیر۔ تالاب و حوض۔ عذوبت۔ شیرینی۔
سلسبیل۔ نام چشمہ بہشت۔
غضارت۔ نعمت و فراخی عیش و ارزانی۔
نضارت۔ تازگی و آبداری۔
تسجیع۔ آواز موزوں۔
نرگس لالہ کے درمیان واو عطف چاہیئے۔
نہیب۔ بکسرتین۔ ہیبت و عظمت و جلال۔

صفحہ ۱۰۹

عتاب۔ ناز و خشم۔ نوعروس اغصان گل
با خود شاخ۔ اغصان۔ جمع غصن شاخہا۔
ناکاسہ۔ زرناب۔ بنا لو۔
غایت ملالت یعنی اس کے ختم ہوجانے کا ملال تھا۔
کان یمین۔ جس کا دہنا ہاتھ بمنزلہ کان ہو۔
عوارف۔ احسانات۔ نکوئیہا۔
امراء تومان۔ دس ہزار فوج کے افسر۔
امراء ہزارہ۔ ہزار کا افسر۔
صدہ۔ سو کا افسر۔
مقصود۔ مقررہ۔ درصدد۔ درپے وہ ارتکاب۔
معرض۔ محل ظہور۔ روعت۔ نہیب

صفحہ ۱۱۰

رائے جزم۔ ارادہ محکم۔ تامین۔ امان دادن۔
خواستہ۔ سامان۔ رامش۔ شادی طرب۔
معالی۔ علو مرتبت۔ درگذشت۔ فضیلت برد۔
رقم زد کا مفعول ذیل کا شعر قبل لفظ وزارت

حذف ہوگیا ہے

کانّ فیہا غایۃ بل آیۃ

کانّ فیہا ہیہا بل معجزا

(ترجمہ شعر) گویا وہ وزارت میں انتہا ہے بل کہ وزارت کی نشانی ہے اور وزارت میں موجب تو کیا معجز نما ہے۔

موسیقال و موسیقار - آلات ساز۔

الان - یہ لفظ مجھے نہیں ملا محل نغمہ کے معنے چاہتا ہے

ارمو - ارُمہ طبرستان میں اور ایھنیہ آذربائیجان میں شہر ہے۔

خطّاط - خوشنویس۔

صفحہ ۱۱۱

بخربس - زمین کا غذ میں معنی ہوتا ہے۔

انصاف - حق تو یہ ہے۔

خافت - ساکن شوندہ از خفوت۔

نوّر اللہ - روشن کرے اللہ ان کی قبر کو اور پیشانی اور روشن کرے اللہ ان کی پیشانی کو۔

صناوید - جمع صندید - بزدل و بزرگ۔

صید - جمع اَصْیَد - بلند و گردن بلند۔

بسالت - دلیری و حملہ - یہ لفظ جرثومہ کیساتھ کچھ اچھا معلوم نہ ہوا۔

جرثومہ - درخت کی وہ جڑیں جو زمین سے کچھ ابھری ہوتی ہیں جیسا ہر ہوں - انہیں ارومہ کہتے ہیں۔

نباہت - شرافت۔ **عرق** - رگ و ریشہ۔

نزاہت - پاکی۔ **نبیل** - بزرگ۔

محظّ - جائے حظ و بہرہ و نصیب۔

محطّ - جائے فرود آمدن۔ **محطّ** - مراد منزل۔

مرتع - چراگاہ۔ **روائع** - جمع رائع خوب

مربع - منزل۔ **مشرع** - گھاٹ - راہ۔

مصنع - چشمہ۔ **طیب** - پاکیزگی۔

اعراق - کہنہ اصل۔ **مفزع** - جائے فراغت مفریا

استنجاد - دلیری۔ **مفزع** - پناہ گاہ۔

مقرع - کھٹکھٹانے کی جگہ - مراد دق الباب۔

استرفاد - عطا خواستن۔

مثل سائر - جو مثل تمام میں شائع ہو۔

متطائر - اڑنے والی - منتشر - شائع۔

مصطبح - وقت صبح و وقت شراب بامدادی۔

ازاحت - دور کردن - **بیضا** - مراد اعجاز۔

مالوف - مراد عادت۔ **منتظر** - مراد امید۔

صفحہ ۱۱۲

منار - علامت۔ **منصب** - مراد وزارت

منصب - رتبہ۔ **منصب** - مراد وزارت

منصب - قیام نصب منصب - منزلت۔

جد - بکسر سعی۔ **صاعد** - بلند۔

استدراک - تدارک کردن۔

رُعاۃ - جمع راعی پاسبان۔ **نصاب** - حد کمال۔

استیہال - سزاواری و استحقاق۔

مصاب - محل صواب رسائی مدتے تا مدت دراز

حاتم طی - قبیلہ طی کا مشہور سخی۔

کطی السجل - مثل پیچیدن طومار و خطوط۔

بَوار - ہلاکت -   حریق - سوختہ -
نوائر - جمع نائرہ - آتش -   دَمار - ہلاکت -
سنستدرجھم - ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح
پکڑینگے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی -
نامیہ - نامی و مشہور - بڑھنے والی -

صفحہ ۱۱۳

ولوائے مفرد - کارکن با اختیار -
اِیچو - مال خاص - خالص آمدنی - خالصہ
عثور - اطلاع -   ہبوب - وزیدن باد
امانی - آرزوہا -   ترشیح - آبیاری -
رُفات - استخوانہائے - اموات - مردگان -
معہد - منزل -   احیاء - زندگی -
شتات - متفرقات و منتشرات -
بتات - رخت خانہ - اثاث البیت -
عنقاء مغرب - اصحاب رس کے زمانہ میں ایک
پرندہ پیدا ہو گیا تھا جو بچوں کو اٹھا لے جاتا تھا -
حنظلہ نبی کی دُعا سے وہ غائب ہو گیا - اس لیے
غریب اور معدوم ہو جانے میں ضرب المثل ہے -
اسم لیسمع - اس کا نام تو سنا جاتا ہے - مگر
اس کا جسم دیکھنے میں نہیں آتا -
آرائش - اس کی رائے کا -   آرائش - زینت -
ہماآسا - مانند ہما -   آسائش - آرام -
آلا - نعمتہا -   آلائش - آلودگی -
اصیل - پیش بین و ثابت رائے و صاحب بلند
خامل - گمنام -   اذابت - گداختن -

الف آسا - راستی میں تشبیہ قلم کو دی ہے -
نون والقلم - نام سورۂ قرآنی -
مداد - دوات کی سیاہی -
حِبر - روشنائی و سیاہی - اجابی - نافع تر -
یا - احری - سزاوار تر - تبر بکسر سونا -
الیق - لائق تر - حبر - بکسر زینت و نعمت
و دانشمند و نیکوکار -
الحبرُ - روشنائی زیادہ نافع سونے سے ہے
اور زیادہ لائق نعمت با نیکوکار سے ہے -
واعیہ - سبب - عقدہ شجن - گرہ غم -
سجن - محبس -   شعر - بیت -
شعیر جو - شعار - مراد عادت و خصلت -
سعر - نرخ - بے سعری - عدم قیمت -
شعری - ستارۂ مشہور -
ھوالبوم فی الحال ذرات منتشر نور کا حکم رکھتا ہے
نثرہ - منزلے از قمر

صفحہ ۱۱۴

ازاء مقابلہ حائل - وہ چیز جو آڑ ہو جائے -
سلسال حیوان - آب شیریں - چشمۂ حیواں -
غزارت - کثرت -
درایت بکسر - دانش مقابل روایت -
میکال - کسی صاحب درایت کا نام ہو انکے حالات
کی تلاش نہیں کی - کیونکہ اب طول سے احتراز ہے -
کالال - کند -   صیغت - ڈھالنا -
ذوالکفایتین - لقب خطاطے -

دون القلتین - کمتر دو قلوں سے مراد ناچیز ہیچیں۔
حشو - بھرتی۔ ملیح - نمکین - بامزہ۔
تلویح - اشارات، رموز۔ فضل - فضیلت۔
بدیع - نادر و عجیب و نام فنے از فنون ثلاثہ معانی۔
فصل - موسمے از فصول چہارگانہ - بہار و گرما و
خزاں و سرما و جیپیٹر۔ ربیع - بہار
فصل الخطاب - کلام جدا کنندہ حق و باطل
اس سے پہلے جو باہے - اُسے یا حرف تردید اور
اوکو واو عطف پڑھو۔

ترجمہ - اس کی عبارت کا چمن پاکیزگی
استعارات کی وجہ سے ہر فصل میں مرتبہ بہار
رکھتا ہے - یا کلام مفصل اُس کا - ہمہ تن
ابوالفضل بدیع الزمان ہمدانی کا مرتبہ رکھتا
ہے (واو عطف) سے یہ معنی کہ اس کا چمن
عبارت ہر فصل میں بہار ہے یا فصل الخطاب
اور فصل بدیع ہے

ابداع - بدیع و تازہ ہونا، ایجاد - حرف دوم بائے موحدہ
ایداع - حرف دوم یائے تحتانی ودیعت نہادن۔
اقامت بینہ - دلیل قائم کرنا۔
بینہ - جس سے ثبوت دعوی بحیثیت افادہ بیان ہو
نسائج - جمع نسیج بمعنی بافتہ - و لوشتہ از جوا ...
ایں کتاب - مراد صحافت عاطر - معطر۔
آں صاحب قرآں - مراد شمس الدین۔
آں - مرجع دوم آں قروم - مراد شمس الدین۔
قروم - سردار - یا - قدوم - مراد کثیر العطا۔

کاسی - فاعل از کسوت - لباس پہننے والا۔
انشاد - شعر پڑھنا - سحر حلال - مراد کلام۔
ولیق - اس جیسی حالت میں سزاوار ہے - پڑھنا
اس گفتگو کا جو مثل مختصرے ہوئے پانی اور سحر حلال کے ہے
نائے حلقوم سے - گل گل - یعنی ہر گل۔
قنینہ - صراحی - برگ و ساز - با سامان۔

صفحہ ۱۱۵

ہم ہیچ ہمہ - بالکل - میگسار - شرابی۔
آں - ناز و ادا - یا انس است - محبت و الفت اسست
گلاب - کنایہ از باران - آذار - ماہ رومی کہ
زمانہ بہار است - کلبہ خانہ - یا طبلہ - حقہ۔
بار تاتار - مراد مشک - سالوس - مکر۔
فسوس - دریغ و استہزا - بنیوش - شنو۔
می نوش - پی ہنوش - بکش۔
ایں دو کار - با یار نشستن و مے نوشیدن۔
دے - خزاں - مے - کلمہ افسوس۔
زار - دردناک - صفت نالہ - بار - بارندہ۔
بارے - الحاصل - المختصر۔

صفحہ ۱۱۶

مرغ شب - بلبل خیز - صیغہ امر بر خیز۔
جہل - نادانی - خون رز - شراب۔
دون - کمینہ - ہستش ہیچ مستش
وارون - سرنگون۔
بنمود رخ - اے ساقی آفتاب چہرہ خود بنمود، اے روزش
پیش دہان - ہمہ کلمہ تنبیہ۔

نباتِ نیکواں۔ خط و ریش حسیناں۔
دے۔ روزِ گذشتہ۔ پریر۔ پرسوں کا دن۔
راوقِ مغانہ۔ نتھری ہوئی شراب۔ (باید) محذوف

صفحہ ۱۱۷

طرف۔ گوشہ۔ راست۔ نام مقام موسیقی۔
اے۔ منادی (معشوق) محذوف۔ دیدہ چشم۔
ہر (ے) قافیہ میں مجہول ہے۔
دیدہ بار۔ بجائے اشک خود چشم برس رہی ہے۔
کہ تسلسل ہے کہ اسباب اشتیاق کو نہ پوچھ۔
آنسو میرے گوشۂ چشم سے جاری ہیں۔ میری جان کو
گزندہ نے کاٹ کھایا ہے۔ اور تو افسونگر ہے۔
میں تو شمشیرِ فراق سے مر گیا۔
مخلصے صحیح مخلصے۔ کوئی صاحب اخلاص۔
تسمیط۔ مراد مخمس۔ شرف۔ تخلص وصاف۔
ارمغان۔ تحفہ۔ خود صحیح خرد۔
برائے انور۔ بوساطت رائے روشن۔
یمن۔ برکت یمین۔ دستِ راست۔
یسار۔ تونگری و ثروت و دستِ چپ۔
قرار۔ قیام مروّق۔ نتھری ہوئی۔

صفحہ ۱۱۸

طارمِ سوم۔ تیسری چھت مراد فلک سوم۔
کش کشاں۔ کشاں کشاں
حلقہ۔ محفل۔ بزم۔ رسیل۔ مغنی و مطرب۔
شمائل۔ مراد ناز و ادا۔
یا من لعبت۔ اے وہ شخص کہ اس کے ساتھ شراب

بازی کر رہی ہے۔ کیا اچھی ہیں۔ یہ ادائیں۔
تراکم۔ ہجوم و کثرت۔ اشغال۔ کارہا۔
اقتدا۔ پیروی و تتبع۔ روی۔ وہ حرف قافیہ
جس پر دار و مدار قافیہ ہوتا ہے۔
فرفر۔ بہت تیزی سے۔ فرفرہ پھرکی کو کہتے ہیں۔
اس کی آواز کا نام فرفر ہے۔
اعذب۔ شیریں تر از آب رواں۔
والعشق۔ خدا یا معشوق تک پہونچنے کے لئے عشق
سب سے زیادہ قریب وسیلہ ہے۔ اور آنسو
وسیلہ حصول تمنا ہیں۔
مسائل۔ جمع مسألت۔ خواہش تمنا۔ آرزو۔
علاء الدین۔ برادر شمس الدین۔
صاحبا۔ مراد شمس الدین۔
عجمہ۔ عجمی بودن۔ گنگی۔ مراد عدم فصاحت۔
عجمیت۔ فارسیت۔ تقریع۔ سرزنش۔
عجمت۔ میرے شعر کو تو نے عجمی ہونے کی نسبت
دی۔ اور اس کو تو نے کھوٹا کہا۔ اے ناواقف
از شعر و شاعر۔

صفحہ ۱۱۹

یا من۔ اے وہ شخص کہ کل حسن اس کے بعض صفات
ہے۔ خیر منحصر نہیں پر ہے۔ چھوڑ دے شامیات
احمد کو اور میوہ چین کر اپنے بھائی کی شاخ سے
روم کے گلابوں کی۔
شامیات احمد۔ وہ قصائد متنبی جو اس نے
شام میں لکھے۔

اقتطاف - میوہ چیدن۔

صنو - بکسر و بضم برادر مادری یا پدری یا ابن عم و شاخ درخت کہ با شاخ دیگر از یک تنہ بر آمدہ باشد۔

ورد رومیات - روم کا گلاب - اس سے مراد شمس الدین کا قصیدہ ایک سو اٹھائیس شعر کا جس کا مطلع "و العشق" ہے۔ چونکہ یہ قصیدہ بحالت قیام روم کہا ہے۔ اس لئے اسے ورد رومیات کہا ہے۔

اغنام - جمع غنم گوسپندان۔

دیت خون بہا۔ ذئب - گرگ۔

بادشاہ - اتا خان۔ جراید - دفاتر۔

سیہ سپید - بوجہ شب و روز۔ نیز دفتر کے کاغذ سپید پر سیاہ روشنائی سے لکھتے ہیں۔

تابید - ہمیشگی۔ دانش پژوہ - جویندۂ دانش۔

المعطی القوس - شعر ہے پہلا مصرع - باریہا پر ختم ہوتا ہے - اور ضرب المثل ہے۔

ترجمہ - شل دینے والے کمان کے اس کے تراشنے والے کو یعنی کسی کام کو اس کے سپرد کرنا چاہئے جو اس کا ماہر ہو - اور شل لگانے قطران کے محل خارشت پر۔

یعنی علاء الدین کو حکومت بغداد دینا برمحل تھا۔

قطران - ایک روغن تھا جو خارشتی اونٹ کے ملتے تھے

کف - دست کفّ - روکنا۔

عادوان - تجاوز از حد۔ ترشیح - پرورش۔

حلبہ - میدان۔

قصب السبق - جیت کا نشان - گول۔ گھوڑ دوڑ کے میدان میں ایک بانس گاڑ دیتے تھے جو گھوڑا اس سے آگے نکل جاتا تھا - وہی جیتا تھا۔

بائر - ہلاک و برباد و تباہ و فاسد۔

مبرات - نکوئیہا و احسانہا۔

صفحہ ۱۴۰

حفر - کھودنا۔ رضاب - لعاب دہن۔

غانیات - زنان حسین۔

فرات - آب شیریں و نام نہر ہے۔

مشہد کوفہ - مراد نجف اشرف کہ مرقد جناب امیر علیہ السلام است

روّح - خوش رکھے اللہ وہاں کے ساکن کی روح کو۔

متمائل - جھومنے والا سواقی - جمع ساقیہ نہرہا۔

جاریات - رواں۔ حالی - آراستہ۔

سباسب - جمع سبسب - بیابان۔

فیافی - جمع فیفاء جنگل۔

طلاح - درخت بزرگ خاردار اندر ریگستان۔

قیصوم - صراح میں لکھا ہے کہ ایک گھاس ہے۔

نعاق - آواز زاغ۔ سجعات - آواز موزون۔

فواخت - جمع فاختہ۔ قماری - جمع قمری۔

تغرید - چہچہانا۔ تحسّر - حسرت خوردن۔

تلہف - افسوس خوردن۔

رنجنت کے فاعل سلاطین۔ اسکے بعد ایک رنجنت اور ہونا چاہئے جس کا مفعول آبرو ہے اور فاعل

علاؤ الدین ۔ **موات** ۔ زمین ویران بے نبات ۔
بنوشتن ۔ یہ لفظ "رسالہ" سے پہلے بڑھا لو ۔
استنباط ۔ بیرون آوردن آب و علم وغیرہ ۔
ایں خبر نبیل سے مرا حفر نہر ہے ۔
نبیل ۔ بزرگ ۔ **جزیل** ۔ پُر و بسیار ۔
تخلید و تابید ۔ جاوید کردن ۔
مآثر ۔ علامات و نشانہا ۔ **مفاخر** ۔ امور قابل فخر ۔
منشی ۔ محرر و مصنف ۔ **آمر** ۔ فرمایندہ ۔
ساختہ کا فاعل علاؤ الدین ۔

ترجمہ ۔ تاج الدین علی بن امیر الالفندی کو جو فضلاء زمانہ میں سے تھے ۔ اور بارگاہ علاء الدین سے زمین مردہ کے زندہ کرنے اور نہر جاری کرنے پر مامور تھے ۔ اس نہر کے جاری کرنے کے بارہ میں ایک رسالہ لکھنے کے لئے علاء الدین نے تاج الدین کو حکم دیا ۔

الفاظہا ۔ اُس رسالہ کے الفاظ مثل آبِ خوشگوار اور شیریں کے ہیں ۔ بلکہ اُس شراب رواں اور گوارا کو فرات کہاں پاسکتی ہے اور اس رسالہ کے معانی باغہائے جنت کی تحقیر کرتے ہیں ۔
سلسل ۔ خوشگوار ۔ **رحیق** ۔ شراب صاف ۔
اسلس ۔ رواں ۔ گوارا ۔ ازوراء ۔ تحقیر کردن ۔
مہرہ ۔ جمع ماہر ۔ **دساتیر** ۔ نسخہ جامع ۔
سحرہ ۔ جمع ساحر ۔ **اورا** ۔ آں رسالہ را ۔
اقتصار ۔ ایسی کمی کہ اصل مطلب بھی کم ہو جائے ۔
خلاف اختصار ۔
اشہد ۔ ایک علامہ نے لکھا ہے ۔ اُس کی سچائی پر زبان آسمان و ستارہ گواہی دیتی ہے ۔ اشہد کے معنی گواہی دیتا ہوں میں ۔

ذکر خواجہ بہاء الدین و خواجہ ہارون

صفحہ ۱۱۹

ارشاد ۔ راہ راست یابندہ تر ۔ **انجب** ۔ شریف تر ۔
احفاد ۔ پسران و نبیرگان و خادمان ۔
سَبَل ۔ باران ۔
غیث ۔ بارش کثیر کہ بعد قحط یا بوقت ضرورت باشد ۔
شبل ۔ بچۂ شیر ۔ **عُباب** ۔ معظم سیل و باران کثیر ۔
سراج وہاج ۔ چراغ روشن کنایہ از آفتاب ۔
فجر ۔ شفق صبح ۔
صباح ۔ اوّل ساعت روز ۔
رَیعان ۔ اوّل جوانی
بابات ۔ وہ عمر جبکہ بچہ بابا کہنے لگتا ہے ۔
الشبل ۔ شیر کا بچہ شیر ہوتا ہے ۔ اور ہلال بدر ہوتا ہے ۔
لائح ۔ نمایاں ۔ **لائح** ۔ درخشاں ۔
واشبہ ۔ جو اپنے باپ سے مشابہ ہو اُس نے کچھ ظلم نہیں کیا ۔ (مثل ہے) ۔
باپ پت پوت پتا پت گھوڑا ۔ بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا ۔
فرع الشیٔ ۔ شاخ کسی شے کی اُس کی اصل

کی خبر دیتی ہے (یہ بھی مثل ہے) ۔

استثبات ۔ ثابت وقائم کرنا چاہنا ۔

رہان ۔ شرط ۔ متبحر ۔ بڑا علم والا ۔

خطاف ۔ خیرہ کنندۂ چشم ۔ برق خطاف
سے تشبیہ سرعت استدراج میں ہے ۔ پس برق
خطاف کے معنے ہوئے سریع ۔

مبارات ۔ مقابلہ و منازعہ ۔

تلقیح ۔ یہ لفظ یہاں پر مناسب نہیں ۔ تلویح ۔ توشیح
یا تلمیح اس کا بدل ہوتے ہیں ۔ اور یہ سب فن
بدیع کی صنعتیں ہیں ۔

ترشیح ۔ ایک قسم استعارہ کی ۔

صفحہ ۱۲۲

ابارات ۔ میوہ چیدن ۔ شیر دوشیدن ۔

موسیقی ۔ فنے ست کہ دراں بحث کردہ میشود
از کیفیت تالیف نغمات بحیثیت توافق و
تنافر و از حالات ازمنہ متخللہ درمیان نقرات
تا دانستہ شود کیفیت تالیف لحن ۔

رسالہ شرفی ۔ ایک رسالہ کا نام فن موسیقی
ہیں جس کو شرف الدین نے تصنیف کرکے اپنے
بھائی بہاء الدین کے نام معنون کیا ۔

موشح ۔ مزین ۔ او ۔ مرجع بہاء الدین ۔

نسب ۔ جمع نسبت ۔ دو صوتوں کے درمیان تناسب ۔

تالیف ۔ انضمام دو پردہ ۔

ایقاع ۔ وقفہ زمان ۔ مراد تال ۔

تفنن ۔ شاخ ۔ این فن ۔ مراد موسیقی ۔

مفتتح ۔ آغاز ۔ جہانگشا ۔ مراد اباقا ۔

توانات ۔ لشکر و مضافات

اقتناء ۔ کسب کردن ۔ اجتناء ۔ میوہ چیدن ۔

فترۃ ۔ سستی و زمانہ خالی درمیان دو نبی ۔

قد قیل ۔ کہا گیا ہے ۔ کہ جبتک تو اپنے آپ
کو پورے طور سے علم کے حوالہ نہ کردیگا ۔ علم کا
کچھ حصہ تجھے نہ ملیگا ۔

تمشیت و تنفیذ ۔ روان کردن کار ۔

ہمام ۔ جمع ہم ۔ باس ۔ عذاب و خوف

عرین ۔ بیشۂ شیر ۔ روباہ بازی ۔ مکاری

تن دادن ۔ راضی ہونا ۔ سطوت ۔ حملہ و شوکت ۔

محافظت ۔ اگرچہ دو قلمی نسخوں اور تبریزی و لاہوری
ہر ایک میں یہی لفظ ہے ۔ مگر ظاہر ہے کہ بے محل ہے
مخافت ۔ یعنی خوف چاہیئے ۔

نکال ۔ عذاب ۔ نعاس ۔ اول خواب غنودگی ۔

ارواح شریرہ ۔ بھوت ۔ پریت ۔

دربستن ۔ سد باب کردن ۔

پشت کردن ۔ اعراض نمودن ۔

استیصال ۔ از بیخ برکندن ۔

تنکیل ۔ عقوبت کردن ۔ بند برپا نہادن ۔

مثلہ ۔ دست و پا بریدن ۔

اغراق ۔ غرق کردن ۔ احراق ۔ سوختن ۔

تمادی ۔ دراز کردن مدت ۔

فسحت ۔ وسعت ۔ معمورہ ۔ آبادی ۔

مطمورہ ۔ حفیرہ تحت الارض ۔ تہ خانہ ۔

صفحہ ۱۲۳

چنبر۔ حلقہ۔ سبحان اللہ۔ کلمہ تعجب۔
الثنی۔ وہ قوت غضبی مظہر شوق غلبہ اور انتقام ہے اور مصدر شدت حملہ و پیشقدمی ہے۔ علم اخلاق میں قوۃ غضبی کی یہی تعریف ہے۔
استخدام۔ خدمت لینا۔ قوت غضبی کو مطیع نفس ناطقہ ہونا چاہئے۔ تب اُس کا مصرف ٹھیک ہوسکتا ہے اور اگر نفس ناطقہ مغلوب قوت غضبی ہوجائے تو سوائے ظلم و تعدی اس سے کیا سرزد ہوسکتا ہے اور یہ جملہ بطور طنز ہے۔
زواجر۔ توبیخات۔ تواجز۔ موانع۔
مزدارع۔ رُکنے والا۔ نما یارہ صبح نمایند۔
ضراعت۔ خواری و زاری۔
استشاطت۔ برافروختگی غضب
لجاج۔ ستیزہ و استبداد۔
اراقت۔ خون بہانا۔ دماء۔ خون۔
افاتت۔ مٹانا۔ ذماء۔ بقیہ جان۔
مکابرہ۔ معارضہ و غلبہ و جنگ کردن و اصطلاحے از علم مناظرہ۔
اوباش۔ بدمعاشان۔ رنود۔ جمع رند۔
سراق۔ جمع سارق دزدان۔
سنفص۔ منکدر۔ مذعان۔ بسیار مطیع۔
طواغیت۔ فرمانبرداری۔
ارباب وہقنت۔ دہقانی لوگ۔
ارباب فلاحت۔ کاشتکار حرث۔ زراعت۔

حفر کن۔ بذر۔ بازور۔ جمع بذر۔ تخم۔
عوامل۔ جمع عامل کارکن۔ مراد گاواں و اسپاں جن سے کھیت جوتتے ہیں۔
واس۔ ہنسیا۔ درانتی۔ محصود۔ درویدہ۔
اسفہسالاران۔ سپہ سالاران۔ سرداران۔
دکاکین۔ جمع دُکان معرب دکان اطعمہ۔ جمع طعام امتعہ۔ جمع متاع۔
حارس۔ نگہبان۔ ماکولات خسیس۔ ادنیٰ غذا۔
اقمشۂ نفیس۔ جامہ و لباسہائے نفیس و اعلیٰ۔
تخلیط۔ فساد افگندن درکارے۔ دراندازی۔

صفحہ ۱۲۴

واللیل اذا عسعس۔ قسم شب است۔ وقتیکہ تاریک شد۔ حرسہ۔ جمع حارس۔
عسس۔ پہرہ داری۔ روند۔ چوکیداری۔
ناطفی۔ حلوائی۔ قرص۔ لوزات۔ ڈلی۔
مضاعف۔ دوچند۔ ثمن۔ قیمت
ناطف۔ حلوا۔ تثبت۔ رُک رہنا۔
بہ کار نشستن۔ قیمت زیادہ اسکے ہاتھ لگی تھی۔ زیادہ دام پاکے اپنے کام پر لگا تھا۔ حجاب جمع حاجب دربان
کرش۔ بفتح اول و بفتح اول و کسر را در منتخب و کروش در برہان و انجمن آرا بمعنی شکنبہ۔ (اوجھڑی) نوشتہ اند۔ کرشی نیا فتم۔
معلاق۔ خار آہنی کہ قصابان بداں پارہائے گوشت آویزند۔ کھونٹی۔ الگنی کا نٹا۔
از معلاق آویختن۔ بردار کشیدن۔

رُوِیَّت - فکر - چشم زخم - نظر بد -
سپند رسکا لا دانہ نظر بد سے بچنے کیلئے جلاتے ہیں یہ بطور طنز ہے
نیک محرم اسرار - بڑا واقف راز - ایک لفظ
محرم زیادہ ہے۔
جُہَینہُ اخبار - جہینہ وحسین رفیق راہ بودند جہینہ
حسین را بطمع قتل کرد - چوں خواہرش خبر مرگ
شنید - از ہر یک قاتلش را مے پرسید - روزے
بجہینہ بر خورد و از وہم سوال کرد - جہینہ شعرے
خواند - مفہومش اینکہ خبر صحیح و یقینی نسبت
حسین نزد من است - ازیں رو جہینہ در اخبار
یقینی و صحیح ضرب المثل است -
دُرُوب - کٹرے - پھاٹک -
تیقظ - بیداری - پندار - خیال و خود بینی -
تطواف - گردش - اکتناہ - بکنہ رسیدن -
حقیقت معلوم کردن - تفحص - جستجو -
دیدبان - جاسوس - طلیعہ - اول الجیش - طلایہ -
غیب - ناپدید و پنہان - کمین - گھات -
دوچار خوردن - مل جانا - پا جانا -

صفحہ ۱۲۵

فرو گرفتن - گھیر لینا - اعمال معہود کار ہا معین -
الاستخیلہ - اس لئے کہا کہ قوت خیال سوتے
میں بھی اپنا کام کیا کرتی ہے -
بیجد بکرہ - سوجھی عاتب - ملامت و خشم کنندہ -
نقاب - سیندھ لگانے والا -
پتا قد اراں - چوکیداران (دربان) -

وثاق - خانہ - تواری - پنہان شدن -
محمل - مراد وجہ - جالب - کشندہ -
مواجب - اسباب - نواخت - نوازش -
انخزال - انضمام - اہمال - سستی -
جہت آں رفت - اُس کا سبب یہ ہوا -
اُبہت - شان و شوکت - مُوْلَع حریص -

صفحہ ۱۲۶

کُرہ - ناخوشی ناپسندیدگی - سختی - کار بر کسے
دشوار آمدن - کارد - خنجر -
اعزہ - جمع عزیز -
اَعَزّ - عزیز تر افعل التفضیل کا صیغہ ہونا چاہیئے
مماس - چھوء جانا - لگ جانا - اسم مفعول از مس -
ایمان مغلظ - قسم سخت - یارا - توانائی طاقت
تشفع - شفاعت کردن - رائے - تجویز -
تمنع - روکنا - منع کرنا - ازار - چادر و شلوار -
یمین - قسم - رقت - نرمی - طعناً بجائے
شدت و غلظت لائے ہیں -
مُعَفّر گرد آلود - مستشنع - زشت -
تہور - دلیری مفرط مُوْدِی - رسانندہ -
اعتبار و العاظ - نصیحت گرفتن -
ولو کنت - اے محمد اگر تم درشت کلام اور سخت
دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے پاس سے منتشر
اور پراگندہ ہوجاتے +
نظر کردن - غور نمودن
من لا یرحم لا یرحم - جو کسی پر رحم

نہیں کرتا۔ اُس پر بھی کوئی رحم نہیں کرتا۔
اساس۔ بنیاد۔ ہدم ڈھا دینا۔
الآدمی۔ انسان بنیاد آلہی ہے۔
افاتت۔ مٹانا۔ استدراک۔ حاصل کردن۔
جبز۔ محل۔ اقتدار۔ قدرت
آسان آسان۔ بسہولت۔
تانی وروّیت۔ تاخیر و فکر۔ بجا از عطف چاہیے

صفحہ ۱۲۷

دور۔ زمانہ۔ احیاء۔ زندہ کرنا۔ یا
احباء جمع حبیب بمعنی دوست۔
کما تکون۔ جیسے تم ہو گے ویسا ہی تم پر حاکم
کیا جائے گا۔ وعید۔ عذاب۔
عاجل۔ فوری۔ آجل۔ بتاخیر۔
غبطت۔ حسن الحال۔ فرحت و سرور۔
مایزع۔ از آنچہ کہ باز میدارد سلطان زیادہ
تراست از آنچہ کہ باز میدارد قرآن۔
افراط و تفریط۔ زیادتی و کمی۔
اولی الالباب۔ صاحبان عقل۔
خیر الامور اوسطہا۔ وسط کا مونکا اچھا ہے۔
مبالغ۔ از حد گذرندہ۔ اضعاف۔ دو چند۔
موزع۔ مراد منقسم۔ فائض فیض رساننده
مذاکرہ۔ ادیب بھائیوں سے مذاکرہ کرنا زنان
خوش چشم سے گفتگو کرنے سے بہتر ہے۔
استرواح۔ راحت لینا۔ تجرع۔ نوشیدن۔
عقار۔ شراب۔ تعرفت۔ شناسائی

قسم۔ حصہ۔ حرم۔ زنان خانہ۔
متنزہات و منتفرجات۔ سیرگاہا۔
ارائک۔ جمع اریکہ۔ تخت۔
حجال۔ جمع حجلہ۔ چھپر کھٹ
تشویر۔ خجالت و شرم۔ اعتلاء۔ بلند کردن۔
مدارج۔ درجات۔ سمو۔ بلندی۔
امتطا۔ سواری غوارب۔ جمع غارب پشت۔

صفحہ ۱۲۸

مجد۔ بزرگی۔ استیفا۔ تمام کردن۔
استکثار۔ زیادتی۔ استبصار۔ علم و حکمت۔
غبطہ۔ رشک۔ مقتنیات۔ ذخائر۔
مکانت۔ مرتبہ و منصب۔ اولیٰ۔ دنیا۔
اُخری۔ آخرت۔ فن دون۔ مقابلہ کرنا۔
حظوظ۔ جمع حظ۔ نصیب و حصہ و بہرہ۔
سرّاق۔ جمع سارق دزدہا۔ انفاق۔ خرچ کردن۔
سُفتجہ۔ فریفتہ بازی دادہ شدہ و در عربی گرسنہ
و تشنہ۔ استلاب۔ ربودن۔
انتہاب۔ لوٹنا۔ قاصد۔ ارادہ کنندہ۔
اساغت۔ نوشانیدن۔ کوس۔ جمع کاسہ۔
مجارات۔ مقابلہ۔ مزابل۔ جمع مزبلہ گھورا
ضیعت۔ ضائع شدن۔ ودیعت۔ امانت
شفاہاً۔ رو برو۔
منوچہری۔ احمد نام ابو نجم کنیت منوچہری
تخلص و امغان کا رہنے والا ہے۔ منوچہر بن
قابوس حاکم جرجان کا ملازم تھا۔ اُسی سے انتساب ہے

سے منوچہری تخلص رکھا۔ منوچہر کی وفات کے
بعد غزنین آیا۔ اگرچہ اسدی کا شاگرد تھا۔ مگر عنصری
کے دور دورہ کی وجہ سے اُس کی شاگردی اختیار
کی۔ محمد بن محمود غزنوی نے اسے ترخانی کا
منصب دیا۔ ۴۳۲ھ میں وفات پائی۔
منوچہر۔ بکسر اوّل۔ ایرج کا بیٹا اور فریدون کا
پوتا۔ فریدوں نے ایرج کے خون کا عوض لینے
کے لئے منوچہر کو قارن پسر کاوہ کے ساتھ بھیجا۔
تور و سلم مارے گئے۔ جو اس کے چچا تھے۔ اور ایرج
کو انہوں نے مارا تھا۔ اس لفظ کے معنے بہشت کا
ایسا چہرہ رکھنے والا۔ یہاں یہی لغوی معنے مراد
ہیں۔ اور آفتاب کی صفت ہے۔
انوری۔ حکیم محمد علی نام۔ اوحد الدین لقب۔ باپ کا
نام اسحاق اور تخلص انوری ہے۔ صوبہ خاوران کے
گاؤں مہنہ میں پیدا ہوا۔ خاوران کی مناسبت
سے پہلے خاوری تخلص رکھا۔ پھر اپنے اُستاد
عمارہ کی فرمائش سے انوری کر دیا۔ سنجر کا مداح اور
ملازم تھا۔ ہجو خوب کہتا تھا۔ سن پانچسو پچاسی
یا ستاسی میں مرا۔ یہاں لفظ انوری کے معنے نور والا مراد ہیں
مسعود نیک بخت۔ مسعود بن سعد بن سلمان گرگانی
کا عروج و زوال ابراہیم شاہ غزنوی کی ذات سے
وابستہ ہے۔ دو مرتبہ میں تیئیس برس قید
رہا۔ ۵۱۵ھ میں انتقال ہوا۔
ارزقی۔ حکیم زین الدین ابو بکر ہروی کا عروج
طغانشاہ بن موید سلجوقی کے عہد میں ہوا۔ پہلے

بادشاہ کا ندیم پھر ملک الشعرا ہوا۔ ۴۲۶ھ میں
مرا۔ یہاں نیلگوں معنے ہیں۔ اور صفت چرخ۔
احضار۔ حاضر کردن۔
بتان فردوسی۔ حوران بہشتی کنایہ از حسینان۔
فردوسی۔ حسن بن اسحاق بن شرف نام ابو القاسم
کنیت۔ مضافات طوس کا رہنے والا ۳۲۹ھ
میں پیدا ہوا۔ اور ۴۱۱ھ میں وفات پائی۔ چونکہ
محمود سنی المذہب تھا۔ اور شاہنامہ محمود کے
سامنے پیش کرنا تھا۔ اس لئے نعت میں فردوسی
نے اصحاب ثلاثہ کے نام بھی لئے ہیں۔ جس سے
بعض کا خیال ہے کہ وہ سُنی المذہب تھا۔
سنی قیامت میں دیدار خدا کے قائل ہیں۔
اہل تشیع منکر دیدار ہیں۔ کیونکہ خدا نے جواب موسیٰ
میں لن ترانی فرمایا ہے۔ اہل تشیع اس لن کو
تابیدی مانتے ہیں۔ نیز جو شے دکھائی دے
اُس کے لئے جسم۔ جہت اور مکان کا ہونا ضروری ہے
اور ذات خدا ان چیزوں سے مبرا ہے۔ خواجہ وزیر
لکھنوی نے اس عقیدہ اہل تشیع سے ایک لطیف
بات پیدا کر لی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

نہ بخشیں بہر خدا مجھ سے منکر دیدار
یہ فیصلہ تو ہے موقوف روز محشر پر

یعنی محشر میں دیکھا جائیگا۔ فردوسی فرماتے ہیں ؎

بہ بینندگان آفرینندہ را ۔ نہ بینی مرنجاں دو بینندہ را

خدا ان دو آنکھوں سے نہیں دکھائی دیا جا سکتا۔
لہٰذا اسے مخاطب اپنی دونوں آنکھوں کو اسے دیکھنے

کی تکلیف نہ دے۔ پھر فرماتے ہیں ؎

خردمند گیتی چو دریا نہاد ٭ برانگیختہ موج ازو تند باد

چو ہفتاد کشتی درو ساختہ ٭ ہمہ بادبانہا برافراختہ

میانہ یکے خوب کشتی عروس ٭ برآراستہ ہمچو چشم خروس

پیمبر بدو اندرون با علی ٭ ہمہ اہل بیت نبی و وصی

اگر خلد خواہی بدیگر سرے ٭ بنزد نبی و وصی گیر جائے

گرت زین بد آید گناہ منست ٭ چنین دان و این راہ راہ منست

برین زادم و ہم برین بگذرم ٭ یقین دان کہ خاک رہ حیدرم

یہ اشعار اس حدیث کا ترجمہ ہیں۔

اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق۔ یہ عقیدہ شیعوں ہی کا ہے۔ اہل تسنن کا یہ عقیدہ نہیں۔ حدیث کساء میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حسنین و فاطمہ و علی کو عبا کے نیچے لیکر فرمایا ھؤلاء اہلبیتی۔

آخری شعر میں فردوسی نے اپنے آپ کو پیدائشی شیعہ کہا ہے۔ اہل تسنن علی کے بارہ میں اپنے بعد خلیفہ ہونے کی وصیت نبوی کو نہیں مانتے اس لئے علی وصی بھی نہیں۔ فردوسی وصی ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

نظامی عروضی سمرقندی اپنی کتاب چہار مقالہ کے مقالہ دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب فردوسی نے شاہنامہ لکھ کر پیش کیا تو لوگوں نے درانداز ی کی۔ اس لئے محمود نے صلہ تھوڑا دیا جس کو فردوسی نے حمامی اور فقاعی کو دیدیا۔ مگر اس فعل سے بخوف محمود غزنین سے چلا گیا۔ جب محمود کے لوگ اُسے تلاش کر کے پلٹ آئے۔ تو فردوسی ہراۃ سے طوس اور وہاں سے طبرستان سپہبد شہریار کے پاس آیا جو آل باوند سے بادشاہ تھا۔ سو اشعار میں محمود کی ہجو لکھی اور شہریار کے سامنے پڑھی۔ اور کہا کہ میں اس کتاب کو تمہارے نام سے معنون کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس میں تمہارے اجداد کا بیان ہے۔ شہریار نے اُس کی عزت کی اور بھلائی اس پر صرف کی۔ اور کہا کہ لوگوں نے تمہارا شاہنامہ کسی شرط کے ساتھ نہ پیش کیا اور پھر درانداز ی بھی کی۔

دیگر تو مرد شیعی۔ و ہر کہ تولی بخاندان پیامبر کند۔ او را دنیاوی ہیچ کارے نرود کہ ایشان را خود نرفتہ است۔

فردوسی کی وفات سنہ ۴۱۱ھ میں ہوئی ہے اور نظامی عروضی کی پیدائش سنہ ۵۰۰ھ میں ہے۔ فردوسی سے بہت قریب زمانہ کے آدمی ہیں۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ ان کا بیان قرین صحت ہوگا۔

عنصری (سا عنصر لطافت میں ایسے جیسے عناصر لطیف ہیں۔)

حسن بن احمد۔ نام ابو القاسم کنیت عنصری تخلص بلخ کا رہنے والا تھا۔ لٹیروں کے لوٹ لینے کی وجہ سے آبائی پیشہ تجارت چھوڑ کر علم کی طرف مائل ہوا شاعری سے فطری لگاؤ تھا۔ اس لئے اس نے اپنا فن اسے قرار دیا۔ شاعری کے ذریعہ سے محمود

کے بھائی نصر بن سبکتگین کے دربار میں پہونچا۔ نصر نے جوہر قابل دیکھکر محمود تک پہونچا دیا۔ محمود نے ملک الشعرا کا خطاب دیا۔ چارسو نزدیک غلام اور دولت و مال ملا۔ محمود کے دس برس بعد ۴۳۱ھ میں مرا۔

فرقدین۔ دوستارے نزدیک قطب شمالی جو گرد قطب شام سے صبح تک گھومتے رہتے ہیں۔

اتراب۔ جمع ترب۔ ہم سن۔ ہم عمر۔

صفحہ ۱۲۹

بحتری۔ اصمعی۔ جاحظ۔ صابی۔ اول شعر گوئی میں۔ دوسرے ادب میں۔ تیسرے فضیلت میں چوتھے ترسل میں مشہور ہیں۔ اور ان کے حالات میں اوپر لکھ چکا ہوں۔

دُمیہ۔ تصویر از دندان فیل جمعش دُمی۔

دُمیۃ القصر و عصرۃ اہل العصر۔ نام کتاب من تصنیف ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی۔ باخرز نیشاپور میں ایک گاؤں ہے۔ ماذیقعد ۴۶۷ھ میں مرا۔

روائع۔ جمع رائع۔ خوش آیند۔ و دل پسند چیز۔

حدیقۃ الحقائق۔ نام کتاب ہے۔

طرائف۔ جمع طریف۔ نو و نادر۔

اروق۔ نیکو تر۔ معجب تر و خالص تر۔

صاحب جلیل۔ ابوالقاسم اسماعیل بن عباد۔ ابن فارس و ابی الفضل بن العمید۔ ان کے استاد ہیں مویدالدولہ بن بویہ کے ساتھ بچپنے سے رہتے تھے اس لئے صاحب کے ساتھ مشہور ہیں۔ مویدالدولہ کے وزیر بھی تھے ۳۲۶ھ میں پیدا ہوے اور ۳۸۵ھ میں مرے۔ بڑے ادیب تھے۔

اعذب۔ شیریں تر از آب خوشگوار۔ چشمہ سلسبیل و لطیف تر از منظومات صاحب بن عباد بزرگ۔

مشموم۔ مشک خوشبو۔ اور ہر چیز سونگھنے کی۔

ازکی۔ پاک تر۔ **مشروب** ہر پینے کی چیز۔

ریح الشمال۔ باد شمالی۔

اطیب۔ پاک تر و خوشبو دار تر۔

من قال۔ جس نے کہا۔ مقولہ ذیل عربی ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔

بطیب نسیم منہ یستجلب الکریٰ
ولو رقد المخمور فیہ افاقا

(خوشبودار تر) خوشبوے نسیم سے جس سے نیند آتی ہے اگر مخمور اس نسیم میں سوئے تو خمار سے اُسے افاقہ ہو جائے

بدریات متنبی۔ متنبی کے وہ قصائد جو اس نے بدر بن عمار کی تعریف میں کہتے ہیں۔

درعیات معری۔ وہ اشعار معری کے جو اس نے زرہ کی تعریف میں کہے ہیں۔

علائق۔ بکسر پھندنا۔ جھالر۔ تار۔ یہاں نغمے کے معنے معلوم ہوتے ہیں۔

مزامیر۔ سازہائے طرب۔ زبور کے بھجن جو آواز خوش سے گائے جاتے ہیں۔

بازگشت قول۔ صدائے راگ و رنگ۔

مقولات ابراہیم ضبی ۔ ابراہیم ضبی کی کتاب ۔

ربّات اغانی ۔ گانے والی عورتیں

فارابی ۔ ابونصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور ۔ ارسطو کو معلم اوّل اور اس کو معلم ثانی کہتے ہیں ۔ فلسفہ ۔ منطق اور موسیقی کا بڑا ماہر تھا ۔ یونانی سے عربی میں بہت سی کتابوں کے ترجمے کیئے ۔ کہتے ہیں قانون باجا اس کی ایجاد ہے ۔ اسی سال سے زیادہ عمر پاکر ۳۳۹ھ میں دمشق میں مرا ۔

محاضرات ۔ اور الفاظ قرآن راغب اصفہانی کی مشہور کتابیں ہیں ۔

قوت القلوب بھی کتاب کا نام ہے ۔

کمال ۔ خلاق المعانی ۔ کمال الدین محمد اسماعیل پسر جمال الدین عبدالرزاق اصفہانی ۔ کمال تخلص تھا ۔ باپ بیٹے دونو شاعر تھے ۔ اصفہان کے قاضیوں کے خاندان صاعدیہ کی مدح کرتے تھے ۔ سلطان سنجر وغیرہ کی بھی مدح کی ہے ۔ اوکتائے قاآن نے جب اصفہان میں قتل عام کیا تو ایک سپاہی نے اِن کے گھر میں گھس کر شکنجہ میں دباکر انہیں ۶۳۵ھ میں مار ڈالا ۔

اثیر ۔ اثیر الدین نام خاقانی کا ہم عصر ۔ ترکستان کے ناحیہ اخسیکت میں اعمال فرغانہ کا باشندہ تھا ۔ مگر عراق عجم اور بلاد آذربایجان میں سکونت اختیار کی تھی ۔ قزل ارسلان کا مداح ہے ۔

اثیر ۔ خالص و برگزیدہ و بلند ۔ و کرۂ نار ۔

ملمّع ۔ عربی و فارسی آمیز نظم ۔ یہ ایک صنعت ہے

خاقانی ۔ ملک الشعراء حسان العجم افضل الدین ابراہیم بن علی نجار شروانی ۔ باپ بڑھئی اور ماں نسطوری عیسائی تھی ۔ سنہ ۵۰۰ھ میں پیدا ہوئے مرزا کافی بن عثمان نے تربیت کی ۔ جو ان کے چچا تھے ۔ خاقان کبیر منوچہر اختساں کا مداح ہے تبریز میں سنہ ۵۹۰ھ میں وفات پائی ۔

مناقشات ۔ فضلہ دہن ۔ لعاب دہن ۔ گفتگو ۔

نشید ۔ شعر گاکر پڑھنا ۔

اذا ما الطیر ۔ جس وقت کہ پرندے صبح کو چہچہائیں ۔ قبول کرلے طالب عطائے نمکیناں کو ۔

صفحہ ۱۳۰

اَرِق ۔ فضلہ شراب کو زمین پر گرا ۔ کیونکہ زمین بے زینت ہو رہی ہے ۔ اس زمین کو جامۂ منقش اور حمائل سے آراستہ کردے ۔ مراد جرعہ خاک پر گرا ۔

سلاحی ۔ مسلّح ۔ **عودساز** ۔ عود جو ساز ہے ۔

مستنشق ۔ سونگھنے والا ۔ **بخور** ۔ دود معطر ۔

عودسوز ۔ انگیٹھی جس میں اگر جلاتے ہیں ۔

مکرّر ۔ تکرار کنندہ ۔ **عود ساز** ۔ نوازندۂ عود ۔

عودسوز ۔ سوزندۂ عود ۔ **بساز** ۔ بنواز ۔

عدم تکلف ۔ بے تکلفی ۔ **غلالہ** ۔ بقیہ ہر چیز

مستسقی صورت ہمہ تن شکم سے مراد طنبورہ بوجہ تونبے کے ۔

نبض پسا یار۔ طنبورہ کے تار اُنگلی کے نیچے دبائے یعنی بجائے۔
بازخواست۔ مواخذہ۔ پسندہ۔ کفایت۔
سمط۔ سلک (مراد ہارون کو کاٹ دو)
مستغرب۔ عجیب وبعید (یہاں تک قول بہاء الدین ہے)

صفحہ ۱۳۱

شیمت۔ خصلت۔ فطرت۔
خشونت۔ کھرا پن۔
مناقشت۔ مراد تنگ مزاجی۔
اِنہا۔ خبر دادن۔ بانہرہا۔ بالتمام۔
حسب حال۔ مطابق واقع ونفس الامر۔
انتہا۔ آن کلام۔ حاصل۔ موجود
رجولیت۔ مردانگی۔ صرامت۔ دلیری
خیرہ کشی۔ بیباکی وظلم وکشتن مردم۔ بیگناہ را۔
صاحب دیوان۔ شمس الدین پدر بہاء الدین۔
اقدام۔ پیش قدمی۔ استہتاک۔ آبرو ریزی
فرانمودن۔ ظاہر کردن۔ وخامت۔ بدانجامی
جلادت۔ اکھڑپن۔ داعیہ۔ باعث۔
استرجاع۔ واپس گرفتن انا للّٰہ کہنا۔
مواہب۔ بخششہا وعطایا۔
تنوعت اسباب تو طرح طرح کے ہیں مگر بیماری ایک ہے۔
اسقام۔ بیماریہا۔
قوۃ۔ طبیعت قوائے بخشیدہ الٰہی میں سے ایک قوت ہے۔ اس کا نام امتیاز کرنا در میان مناسب

اور غیر مناسب بدن کے ہے۔
ربط۔ انتظام۔ مواد۔ جمع مادہ۔ اسباب و مادہ ہائے فاسد۔

صفحہ ۱۳۲

روح حیوانی۔ وہ بخارات لطیفہ جن کا تکون دل میں ہوتا ہے۔ روح باقی کا محل جگر اور روح نفسانی کا دماغ ہے۔
قابل۔ مستعد وسزاوار وضامن (غیاث)
ایام حیاتش عقد ثلثین نگرفتہ۔ ابھی اس کی عمر پوری تیس سال کی نہ ہوئی تھی۔ ہر دہائی اور سیکڑے اور نو تک اکائیاں عقود حساب عقد انامل میں کہلاتی ہیں۔
کہولت۔ بیس برس کی عمر تک طفلی۔ چالیس تک جوانی۔ ساٹھ تک کہولت اور اسی تک شیخوخت کہلاتی ہے۔ اس کے بعد شیخ فانی ہے۔
حواصل۔ ایک سپید رنگ کا جانور ہے۔ یعنی اس کے کالے بال سپید نہیں ہوئے تھے۔
فذلک۔ میزان حساب کو کہتے ہیں۔ چونکہ میزان حساب کے آخر میں ہوتی ہے۔ اس لئے لازمی معنے اس کے آخر کے ہوتے ہیں۔
خیلاء۔ بضم و فتح یا تکبیر و پندار۔
این پنج سازراحت سوز۔ کنایہ از دُنیا۔
جان شکار جور پرست۔ کنایہ از آسمان۔
بشنرد۔ حک کرد۔ توجع۔ درد ناکی۔
سمن برگ شیبت۔ رخسار پیری یا خود پیری

کو بوجہ سپیدی سمن برگ سے استعارہ کیا ہے۔
لالہ گون - سُرخ رنگ - خونین۔
خاطر زادہ - مصنفہ - محمد - بہاء الدین۔
فلک ہندو - جس کا غلام فلک ہو۔

صفحہ ۱۳۳

پشت - قوت۔ **احراز** - جمع کردن۔
مثابت - بازگشتن گاہ و منزل۔
استنابت - نائب کردن خواستن۔
اوکتائے قاآن - پسر چنگیز خاں۔
غازی اوغول - پسر اوکتائے و نبیرہ چنگیز۔
جدال و نزاع - جنگ - یہ صفت غازی اغول ہے۔
العرق نزاع - رگ اپنے طرف کھینچنے والی ہے۔
یعنی آدمی اصل کی طرف کھنچتا ہے۔
آزریغ - کینہ و عداوت۔ **تمرد** - سرکشی۔
دیرسون (تلفظ دِدِسُن) بمعنی کثیر و بسیار۔
آمو - جیحون۔ **حوالی نہر** - اطراف جیحون۔
ہر چند وقت - جس وقت - جب کبھی۔
استبداد - اصرار (ہٹ) منع کسے را قبول نکردن۔
پنداشتی - عجب و غرور و تکبر (کنند اور باشند) سے پہلے "می" کاٹ دو۔
شاغل - مانع و باز دارندہ۔

صفحہ ۱۳۴

مستشعر - خائف - **مجارات** - جنگ و معارضہ۔
مبارات - بیزاری و مقابلہ و دشمنی آشکارا کردن۔
متشبث - دست در چیزے زنندہ۔

مواسم - جمع موسم بکسر سین - ہنگام و وقت
توفیر و تقصیر - زیادتی و کمی۔
رضیع - شیر خوار۔ **والی** - حاکم۔
توالی پیاپے و متواتر - یہ لفظ نسخہ تبریزی میں نہیں۔ اگر رکھنا مقصود ہو تو **تولّی** بمعنی حکومت و قیام بر کارے بناؤ۔
جرّار - بوجہ کثرت جو لشکر بطی السیر ہو۔ لازمی معنے کثرت۔
ترلاس ..... ماوراء النہر تک سب شہر کے نام ہیں
مراکب سوار ہیا - **جیاد** - جمع جواد - اسپان۔
قپچاق - نام دشتے میاں توران و ترکستان کہ اسپ آنجا خوب مہیا شد۔
مناوشت - حرف چہارم واو مفتوح ہر دو فریق کا قتال میں قریب ہونا - مراد جنگ
دیرسون - در ترکی بمعنی کثیر و بسیار آمدہ۔
بمیا تہاسے دیر - بزمانہ دراز۔
سوئے او - بجانب تبدو۔
منحدر - بہ پستی فرود آیندہ - یعنی تبدو کے ساتھ زمانہ دراز تک لڑتے رہنے میں کئی بار لشکر کثیر اباقا چھ مہینے کے راستہ کے فاصلہ پر اور آگے بڑھ گیا۔ (بضرورت یا بانہزام)۔
لشکر قاآنی - فوج اباقا۔
ارزن - ایک دانہ جو گیہوؤں میں پیدا ہوتا ہے
توکی - ترکی میں ارزن (چینہ) کو کہتے ہیں۔
پاشیدن - چھڑکنا۔ بکھرانا۔ مراد بونا۔

آبیاران۔ سینچنے والے۔ رشح ۔چکیدن۔
اوزاک ۔ پانا۔ ریع ۔حاصل کشت۔
بش وکم۔ تخمیناً۔ علوفہ۔ خورش وچارہ۔
عَلَفہ۔ حرف سوم قاف قوت روز گذار وبفا
خورش ستور وغیرہ۔

صفحہ ۱۳۵

مشاقّ۔ بتشدید قاف جمع مشقت۔
دیر باز۔ مدت دراز۔
منہزم شکست کھایا ہوا۔ مکسور۔ شکستہ۔
غیر مشکور۔ ناستودہ۔ غیر پسندیدہ۔
دستگیر۔ مقید۔ دستگیر۔ معین و مددگار۔
منزجر۔ آزردہ۔ امتحان۔ رنج وبلا۔
جِلاد۔ کوشش۔ معرض۔ محل۔
وحشت۔ خوف۔
تشویر۔ خجالت وشرمندگی۔
بل حیرت وتقصیر بلکہ تعجب اور قصور میں ہے۔
عَیلہ۔ فاقہ۔ سبب بخشش واحسان
غالیہ۔ نیزہ۔ غائلہ۔ بدی وگزند۔
طائلہ۔ فائدہ۔ مقارعہ۔ جنگ۔
نصال۔ تیغ۔ عطشان تشنہ و مشتاق۔
معاقرہ۔ میخواری۔ محاجۃ۔ جدال وغلبہ۔
ابطال۔ جمع بطل دلیران۔ حومہ۔ معرکہ
مکاشفہ۔ اظہار خصومت۔
رشف۔ مکیدن۔ محب۔ عاشق
رضاب۔ آبِ دہن۔

شفتہ علی شفتہ۔ لب برلب۔
عندھم۔ ان کے نزدیک قتال خوش بختی ہے
اور فاقہ دولت ہے۔ اور تلوار عطا و بخشش ہے
اور نیزہ اُن کے لئے غالیہ (خوشبو) ہے۔ اور
گزند مفید ہے۔ چکاکاک شمشیر کے ایسے مشتاق
ہیں۔ جیسے عاشق مشتاق میخواری و وصال ہوتا
ہے۔ جدال دلیران کو معرکہ جنگ میں اس طرح
دوست رکھتے ہیں۔ جیسے کوئی عاشق محبوب کے
منہ پر منہ رکھ کے لعاب دہن معشوق کے
چُوسنے کو دوست رکھتا ہے۔
قبلہ۔ بضم نوک پیکان۔ زُجّ ۔ سنان نیزہ۔
رماح ۔ جمع رُمح نیزہ۔
ملاح۔ جمع ملیح ۔ نمکینان۔
صباح ۔ نعرہ۔ نشید۔ تان۔
صبلح ۔ جمع صبیح ۔ سیمبران۔
قائنات۔ جمع قائنہ۔ کنیزگان سرود گو دراصل
قینہ بود۔ اردو کا ئن یہی قائن بگڑ کے
ہوگیا ہے۔
حِسان۔ زنان حسین۔
راقصات۔ ناچنے والیاں۔
لاعبات۔ بازیگر۔ غانیات حسینان۔
بخروش کوس۔ نقارہ بجا۔

صفحہ ۱۳۶

تَرَس۔ خوف۔ تُرس۔ سپر۔
بأس۔ عذاب پاس۔ حفاظت۔

بوس - سختی۔ **بوس** - بوسہ۔
شہامت - بزرگی و دلیری۔
بادی - ابتدا کرنے والا۔
شکوہ دولت - ناف سلطنت۔
صائل - حملہ کنندہ۔ **حالت ناگزیر** - مراد اجل۔
ایسان کواد ایسن توا) پسر جیغا تا و پدر یراق و باسمار و مومن۔
تملک - قبضہ۔ **ستنبا** - گرفتہ۔

صفحہ ۱۳۷

تلوّن - مراد تغیر۔ **انتزاع** - نکال لینا۔
ترنگ - آواز تیر۔ **چاکاچاک** - آواز شمشیر۔
اقتحام - مراد جنگ۔ **چاش** - قلب۔
خارا - سنگ سخت۔ **سرشمار** - مردم شماری محل چاہتا ہے کہ بھرتی کے معنے ہوں۔ اور نکالیون کے معنے ٹیکس اور چندے کے۔
روز شمار - روز حساب۔ قیامت۔
خطاب - یہ لفظ اس محل پر پیش سمجھ سکا شاید حساب ہو۔
طایفو و بوشا - یا تو واو عطف نہ ہوتا کہ یہ معنی ہوں کہ طائفو کے پاس بوشا کو بھیجا۔ اور اگر عطف ہو تو پیغام یا ایلچی کا لفظ ہونا چاہیئے۔
جریدہ - تنہا۔ مراد مال و اسباب چھوڑ کر۔
رکوب - سواری۔ **غارب** - پشت اسپ۔
مناہضت - باہم مقاومت کردن۔
ہزارہ - قبیلہ۔ **کارخانہ** شاید بسرچشانہ ہو۔

مسمّی - نامزد۔
چند پالش - چند کا لفظ بے محل ہوتا ہے۔ "پالشہائے زر" ہونا چاہیئے۔

صفحہ ۱۳۸

شناعت - زشتی۔ **سطل** - طاس دستہ دار۔
خیرہ کوش - ظالم و بیباک و سرکش۔ براہ بطور
استیناف - از سرنو۔ **محاذات** - مقابلہ۔
منغص - مکدر العیش۔
رکوب - سواری و ارتکاب۔
اخطار - جمع خطر بلا کیھا۔ اعجاب جمع عجب بارہا۔
اقطار - جمع قطر۔ اطراف۔

صفحہ ۱۳۹

تن آسانی - راحت جسمانی۔ یہ جملہ بیان علت رکوب اخطار چنگیز خان ہے۔ یعنی چنگیز خاں نے مصیبت اس لئے اُٹھائی تاکہ ہم خوش حالی میں بسر کریں۔
چشمۂ آں زاینده - اُس خم کا چشمہ بڑھتا رہنے والا ہے۔
نیک انجیر - خدا تمہیں نیکی دے میری بات سُنو کیونکہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ روز گذشتہ تو گذر گیا۔ آج اس بات کی کوشش کرو کہ کل ہم کو فائدہ پہنچے۔
[illegible] اٹھانا۔
بہ آموختہ یا بہ آخشتہ - یہ الفاظ تصحیف ہمرا بہ اخشتہ کے ہیں۔ **اخشہ** بکسر بمعنی کینہ

بخشم عربی ہے۔ یعنی ہم کو ایک دوسرے کے کینہ
پر معافی دینا چاہیئے۔ (اس کی تصحیح میں بہت
زحمت اُٹھانا پڑی)۔
خبرت۔ بکسر دانائی و آگاہی۔
بدین قرار بنیاد۔ اس قرار داد پر بنا اور
اس بنیاد پر یہ طے پایا۔

صفحہ ۱۴۰

مطاولات۔ نبرد ہائے دراز۔
محاولات۔ خواستن چیزے و کارے۔ و
حوالہ جات سالیانہ۔
مفاصات۔ خلاصی از بلا و قرض یا مصافات
بمعنی صفا۔
راساگراس۔ شخصے بہ شخصے۔ ہر ہر شخص۔
ربا ط۔ کاروان سرا۔ **طوسے**۔ جشن۔
نوا و عشاق۔ بارہ راگوں میں سے دو راگ۔
آواز۔ نغمہ۔ **معہود**۔ مقررہ۔
چنگ و چغانہ۔ ہر دو نام ساز۔
یلہ کردن۔ رہا کردن۔ **رامشگر**۔ گویا۔
یلہ یلہ و یللی یللی۔ نعرہ ترکان وقت خوشی۔
درغم۔ موضعیست کہ شراب آں در خوبی مشہور
است۔ و لیا نیست از موسیقی۔
شخص۔ جسم۔ یہ اشعار مدح شراب میں ہیں
اصل سخا۔ شراب سے سخا و شجاعت پیدا
ہوتی ہے۔ حسن صحیح سخن۔
ہلّن چشم دوات۔ ہائے ہوئے ہو حق نعرۂ
خوشی چنانکہ ہاہائے نعرۂ غم۔
آرش۔ نام پہلوان۔ تیر انداز ایرانی کہ تیرے از
آمل مازندراں بمرو خراسان افگند در مصالحہ
منوچہر و افراسیاب۔
چاچ شہریست از ماوراء النہر کہ کمان آنجا مشہور است۔
پارسی۔ میرے نسخہ قلمی میں لکھا ہے کہ پارسیدن
بمعنی ملاقات کردن سے مشتق ہے۔ لیکن مجھے نہ
مصدر ملا اور نہ مشتق۔ لہٰذا قیاس سے کام
لینا پڑا کہ یہ لفظ پارس بمعنی حفاظت و
نگہبانی ہے۔ یعنی بحفاظت تمام رطلہائے گراں
فوراً پیئے۔ یا پاس بمعنی جزوے از وقت۔
رطل۔ پیالہ بزرگ۔ نیم من۔ **سبک**۔ فوراً۔
درکشیدن۔ پینا۔ **تلویح**۔ اشارہ و کنایہ۔
تصریح۔ توضیح۔ **انشا**۔ تصنیف۔
مؤلف۔ مرکب۔ **مجمّر**۔ نام نغمہ۔
گران سنگ۔ باوقار۔ سبکروح۔ مقابل۔
گرانجاں جو بار خاطر نہ ہو۔ نازک جان۔

صفحہ ۱۴۱

دو روئی۔ منافقت۔ **دو رویہ**۔ دو رخی۔
و بمعنی ہر دو جانب۔ **نغزی**۔ حسن و خوبی
ہمہ تن دل۔ سراسر دل۔ بالکل دل۔
روئے در روئے مقابل یکدیگر **خون رز** شراب۔
مشکلیاس۔ جامہ پوشیدہ۔ **انگار**۔ محل مبارکباد۔
کے سامنے چھاپتا ہے۔ شاید [illegible] کی ہے جس کا
کوئی مواد میرے پاس نہیں۔

بلباس ہمدگر متلبس شدن - عقد اخوت بستن ہندوستان میں بھی لوگ ٹوپی یا پگڑی بدل کے اور دوپٹہ بدل کے بھائی اور بہن ایک دوسرے کے بنتے ہیں - دودھ اور شکر ساتھ کھانا بھی بھائی چارے کی علامت ہے -

جرعہ ریز - وہ گھونٹ شراب کا جو پینے سے پہلے میخوار کسی دوست عزیز محبوب کی یاد میں زمین پر گرا دیتے ہیں -

اندا سے - آلود - مبرات - محکمات -

مواثیق - عہود - استیثاق - استواری و استحکام -

نفار - نفرت یا - نقار - کینہ و عیب و عناد -

شقاق - بالکسر خصومت و دشمنی -

مستظہر - مددگار و معاون - انحلال کشودن -

حقود - جمع حقد کینہ - اضمحلال - نیست شدن -

نثار - مصدر یعنی برانگیختن -

خود گا - بہ برائے تحسین کلام آرند بیچ افادہ معنی نکند سے خواہیں کا رہر تو نیکو نبود -

منحدر - فرود آیندہ - متموج - متحرک -

مصادقت - دوستی - نظر - منظور -

صفحہ ۱۴۲

کمیت و کیفیت - مقدار و حالت -

متحیر - اڑتا ہوا - فال - شگون

تیمار داشت - نگہداشت و محافظت -

مورد - ورود - تبجیل - تعظیم

متقادم - آمدن - استنزال - فرود آمدن -

علی الاطلاق - بے قید - اقامت - ادا کردن -

ازدراء - تحقیر

تسمع بالمعیدی - معیدی نام شخصے فاضلے بود منسوب بمعید - چوں ذکر فضایلش نعمان بن منذر شنید حکم احضار داد - منذر او را حقیر الجثہ یافت پس ایں کلمات را گفت کہ ضرب المثل شد - (دور کے ڈھول سہانے)

آصف برخیا - آصف بن برخیا وزیر سلیمان نبی -

مصادف - ملنے والا - مائل بازگردندہ -

بیخود - بے اختیار - روش - راہ

انفاذ - روانہ کردن - ترحیب - مرحبا گفتن -

تاہیل - اہلاً و سہلاً گفتن -

صفحہ ۱۴۳

ارسال - قاصد بنا کر بھیج کسی حکیم کو اور اسے کوئی وصیت یا تعلیم نکر -

رائق - مرغوب - تشبیب - تمہید -

وصمت - عیب - اختلال - خلل و رخنہ -

تخلص - جائے گریز - وہ محل جہاں سے تمہید سے الگ ہو کر مطلب کی طرف آتے ہیں -

ساقی - ایسا نرم کیا الفاظ کو کہا جاتا ہے - وہ شراب حرام ہیں - اور ایسے خوب معنے ہیں - کہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سحر حلال ہیں -

طرف - کنارہ و گوشہ - ٹکڑا پٹکا -

تہ دار - بکسر گردش - عتیق - شراب کہنہ -

شفیق - مراد سرخ رنگ -

شاتیبا ۔ نوبت بنوبت دادن ۔
راح رحیق ۔ شراب صاف ۔
دِنّاھم ۔ ہم نے اُن سے ویسا ہی سلوک کیا جیساکہ انہوں نے ہمارے ساتھ سلوک کیا
اصل مثل یوں ہے ۔ تدین کما تدان ۔
ارتیاح ۔ راحت یافتن ۔ افتتاح ۔ آغاز ۔
تفرس ۔ حالات وعلامات سے کسی بات کا معلوم کرنا ۔
سحنۃ ۔ ہیئت بشرہ مردم ۔
کرباس ۔ خیمہ و بارگاہ ۔
زیر پا آوردن ۔ طے کرنا ۔

صفحہ ۱۴۴

تخلیہ ۔ مراد چلا جانا ۔ پشت نمودن اعراض کردن
وسیا تلقی ۔ پانا ۔ الالم بہ الالم ۔ دست بدست
زبان بزبان پیغام رسیدن یہاں مراد منزل بمنزل
فتائع ۔ محل بمعنی چاپار ۔ ڈاک چوکی ۔ چاہتا ہے
لیکن مجھے نہ ملا ۔

تواتی ۔ تاخیر ۔ وُلوع ۔ حرص ۔
رُقعہ ۔ مراد قطعہ زمین ۔ اُلوکہ ۔ پیغام فرستادن ۔
وافق شنّ طبقہ ۔ شن عرب کے عقلا میں سے تھا ۔ ایک سفر میں ایک شخص راہ میں مل گیا دونوں ساتھ ہو گئے ۔ شن نے قصد کر لیا تھا کہ جب اُس کی ایسی کوئی عقلمند عورت ملیگی تو شادی کروں گا ۔ شن نے اس رفیق سے کہا کہ یا تم مجھے اُٹھاؤ یا میں تمہیں اُٹھاؤں ۔ اُس رفیق نے اُس کی تحمیق کی اور کہا کہ میں نہ کوئی سوار ہی ہوں ۔
اور نہ تم ۔ اپنے اپنے پاؤں سے چلو ۔ اسی طرح کے دو سوال اور کئے ہیں ۔ اتنے میں اُس رفیق کا وطن آ گیا ۔ اُس نے شن سے ایک دن کے لئے مہمان ہو جانے کی تمنّا کی ۔ شن راضی ہو کر اس کے گھر گیا ۔ اس کی ایک لڑکی تھی ۔ جس کا طبقہ نام تھا ۔ اُس نے شن کی باتیں بیان کیں ۔ طبقہ نے کہا قول مذکور سے اس کا مطلب یہ تھا ۔ کہ یا تم کوئی قصہ کہو یا ہم کہیں کیونکہ قصہ میں راستہ آسانی سے کٹ جاتا ہے ۔ لڑکی سے سُن کر اُس نے شن کے اقوال کے معانی بتائے ۔ شن نے کہا کہ یہ معانی تمہارے نہیں ہیں ۔ تب اُس نے اپنی لڑکی کا نام بتایا ۔ شن نے پیغام شادی دیا اور اس سے شادی کر لی ۔ دو شخص جب کسی امر میں متفق ہو جائیں ۔ تو اِس مثل کو بولتے ہیں ۔

صفحہ ۱۴۵

تقطین ۔ پنبہ بر زخم نہادن ۔ قطن بمعنی (روئی) سے بنا ہے ۔ انگریزی کا لفظ کاٹن اسی سے لیا ہے
یقطین ۔ کدو کی بیل ۔ بالاکش ۔ بڑھنے والی ۔
ناچیز گردانا ۔ نیست و معدوم کنانا ۔ ملش قید ۔ و ۔
شطط ۔ جور و ظلم ۔ شکایت ۔ بدخوئی ۔
مساعدت و معاضدت ۔ اعانت و مددگاری ۔
پنج آب ۔ ترکستان میں کسی دریا کا نام ہوگا شاید چغانی رود کا نام ہو ۔
ترمذ ۔ نام شہریست مشہور بخراسان از جملہ ولایات چغانیان از بلاد ماوراء النہر ۔ چغانی رود اس کے

پاس سے گذری ہے۔
تصمیم۔ گذشتن در کار و عزیمت۔
احتشاد۔ بھرتی کرنا۔ استعداد۔ سامان مہیا کرنا۔
آختا۔ اسپیکہ ہر دو خصیہ اش کشیدہ باشند۔
چربک۔ مانگی پکار۔ علیق۔ دانہ و گیاہ اسپ
غلا۔ قحط۔ عجایز۔ جمع عجوزہ پیر۔ یہ جملہ
طعناً ہے۔ بسندہ۔ کفایت۔
ساختگی۔ جہیائی۔ مایحتاج۔ ضروریات
تخریبت صحیح تخریب۔ ویرانی +

صفحہ ۱۴۶

حوزہ۔ تجریداً بمعنی میان تملک قبضہ۔
کیاست۔ دانائی۔ ترغوے تبریزی
ہیں ترغوپے۔ میرے نسخہ محشی میں ترغون
اور ان دونوں نسخوں میں پیشکش اور ما حضر کے
معنے لکھے ہیں اور دوسرے نسخہ قلمی میں ترغوئے
مرقوم ہے۔ لغت ترکی معلوم ہوتا ہے۔ مجھے
نہیں ملا۔ ترکی لغت بجز موید الفضلا میرے
پاس کوئی نہیں۔ اور اس میں اس کتاب کا ایک
ایک لغت نہ ملا۔
نُزل۔ آنچہ پیش مہمان از طعام وغیرہ نہند۔
مثوبت۔ ثواب و اطاعت۔
اعظم۔ سب سے بڑا جہاد بادشاہ ظالم کے
سامنے حق بات کا کہنا ہے۔
استصحاب۔ ہمراہی۔ تخلف۔ واپس ماندن
طالقان معرب تالکان نام دو ولایت
یکے در خراسان و دیگرے در حوالی شہر قزوین
چونکہ در طالقان ابرک یافتہ میشود لہذا باین
نام موسوم شد چہ ابرک را طلق گویند۔
آفۃ الشعر من رواۃ السوء۔ راویان
ناقابل شعر را تباہ میکنند۔

صفحہ ۱۴۷

زاں روئے۔ ازاں سبب۔ ترک بالوں کو پیٹھ
کر پیٹھ کے پیچھے ڈالتے ہیں (بیشک شعر اول از
روئے معنی مختل ہے)۔
در تضاعیف۔ در اثنا۔ حَبل۔ رسن۔
گفتارہ۔ محل بمعنی نزاع میخواہد اما در لغات نیافتم۔
مُبرم۔ محکم۔ پشت واشکستن۔ مدد کردن۔
پشت نمودن۔ اعراض نمودن۔
استصفا۔ صاف کرنا۔ طراد۔ راندن۔
یکہ سوار چرخ۔ کنایہ از آفتاب۔
انسلال۔ آہیختہ شدن شمشیر۔
مُعلِم۔ خبر دہندہ۔ پُر زاغ پُر۔
مترصد۔ مراد امیدوار۔ قِبل۔ توبرہ۔
تقبیع۔ پوشیدن۔ الوکہ۔ پیغام۔
دست بہم انداختن۔ الجھ پڑنا۔
استنهاض۔ روانہ کردن۔
مستشعر۔ ہراسندہ۔

صفحہ ۱۴۸

اُہبت۔ سامان۔ اصلاب۔ صلب [illegible]
صمم۔ ٹھوس۔ صلاب۔ سنگ [illegible]

استشعار ۔ خوف ۔ متدارک ۔ سامان کرنیوالا ۔
بادیہ ۔ ممتدیہ ۔ متشمر ۔ مستعد و آمادہ ۔
رجوم نجوم ۔ ٹوٹنے والے ستارے ۔ شہاب
مکاوحت و مکافحت ۔ مقابلہ و جنگ ۔
مصاولت ۔ حملہ ۔ مطاولت ۔ طول ۔
اعوان ۔ مددگاران ۔ قراب ۔ نیام ۔
مرہفات ۔ باریک تلواریں ۔
نقار ۔ گڑھا ۔ دمار ۔ ہلاکت ۔
استیلاذ ۔ پناہ جوئی ۔ استیمان ۔ امان خواہی ۔
مصاہرت ۔ سمدھیانہ دمظاہرت کے بعد اوپڑا لو

صفحہ ۱۴۹

غائلہ ۔ بدی ۔ گرج ۔ گرجستان ۔
دخل ۔ کینہ و دشمنی ۔ نجل ۔ نسل و اولاد ۔
خبث ۔ بدی ۔ قصد پیوستن ۔ ارادہ کردن ۔
رجس ۔ نجاست ۔ مکیدت ۔ چال ۔ مکر ۔
تلقین ۔ تعلیم ۔ ملقن ۔ معلم ۔
النار ۔ اختیار کرونگا آگ کو اور ننگ نہ لونگا ۔
اور موت چاہوں گا ۔ مگر ذلت نہ اٹھاؤنگا ۔ یہ
مقولہ حضرت ابی طالب کا ہے ۔
قوادم ۔ شہپر ۔ خوافی ۔ شہپر کے بعد کے پر ۔
درخوافی ۔ رات کے پردوں میں جو کالے کوے
کی طرح ہیں یعنی شب تاریں ۔
اللیل اخفی ۔ شب زیادہ چھپانیوالی عذاب
سے ہے ۔ یعنی اگر کوئی رات کو کسی طرف چلا جائے
تو عذاب سے بچ سکتا ہے ۔

اغماض چشم پوشی ۔ کم ۔ آستین ۔
ربقہ ۔ رسن ۔ استشواء ۔ برانگیختن
استغراء ۔ اغوا ۔ وفاوت صحیح وفا ۔
ازاء ۔ مقابل ۔ بادرہ ۔ مراد خطا ۔
عقوق ۔ نافرمانی ۔ قورچیان ۔ سلاحداران ۔
عروق ۔ رگہا ۔ حبل الورید ۔ رگ گردن
مخضوبا ۔ رنگین ۔ سرزدن ۔ کشتن ۔
غیر مغضوب ۔ جن پر غضب نازل نہ ہوا ہو ۔
نادرہ ۔ غریب عجیب ۔ مکنت ۔ قدرت ۔
تدارک ۔ مراد تلافی ۔ غریب ۔ اجنبی عجیب ۔

صفحہ ۱۵۰

دواعی ۔ جمع داعیہ ۔ خواہش و سبب ۔
ہزت ۔ حرکت ۔ استقالت ۔ معافی ۔
عثرات ۔ لغزشہا ۔ فریبت صحیح فریب دغا ۔
خدیعت ۔ مکر ۔ صورتگر ۔ خدا ۔
قورچیشی ۔ داروغگی ۔ سلاح خانہ و نام شخصے ۔
شاغل ۔ کام ۔ ایقان ۔ بیگمان شدن ۔
وافی ۔ کافی کامل ۔ امعان ۔ غور ۔
جازم ۔ محکم ۔ حازم ۔ پختہ ۔
اخماد ۔ بجھانا ۔ جمر آتش ۔
نابض ۔ متحرک ۔ عارض ۔ لاحق ۔
عیث ۔ یکسر زیان و تباہی ۔
متغلہ یا متقلہ ۔ قراول و ہراول
فال و طائر ۔ دونو مترادف ہیں ۔
مجاملہ ۔ نکوئی ۔ محاملہ ۔ حملہ کردن ۔

انزعاج ۔ حرکت و کندہ ش۔ن۔ اگرچہ یہ
لفظ اسی طرح چاروں نسخوں میں ہے مگر انضجار
بمعنی دل تنگی ہونا چاہیئے۔ انزجار ۔ آزردگی۔

صفحہ ۱۵۱

رزمہ ۔ بقچہ ۔ گٹھری ۔ جو کپڑا اچھا ہوتا ہے
اُسے گٹھری میں سب سے اوپر رکھتے ہیں۔ اس لئے
اس کے معنے خوب کے ہوتے ہیں۔
دست خوش ۔ مغلوب ۔ یعنی کوئی اس کی
کمان بوجہ سختی چلا نہ سکتا تھا۔
پائے ۔ محل بمعنی سحر و نیرنجات چاہتا ہے۔
مگر لغات مساعدت نہیں کرتے۔
حجر المطر ۔ بارش کا پتھر ۔ اس کو سنگ یدہ
کہتے ہیں۔ پہاڑ پر جا کے کچھ پڑھتے ہیں۔ اور اس
پتھر کو ملتے ہیں۔ تو لشکر مخالف پر اس قدر برف
اور پانی اور اولے برستے ہیں کہ سارا لشکر
ہلاک ہو جاتا ہے۔
قنغرالانک والاطلاق ۔ ہر دو نام مقام۔
اطلاق ۔ رہا کردن۔
استجمام ۔ آسودہ کردن اسپ بعد ماندگی۔
لوہا ۔ جام کا رہنے والا ۔ صاحب دیوان
شمس الدین جوینی کا شاعر تھا۔ زلزلہ نیشاپور
کے حال میں ایک قصیدہ یادگار ہے۔ ہمام تبریزی
کا معاصر ہے۔ سلطنت ارغون تک زندہ تھا۔
اوہ ۔ مرجع مرغا دل۔ شید ۔ آفتاب۔
(ایک "یہ" زیادہ ہے)

سر بر زبرجدی ۔ تخت سبز رنگ کنایہ از آسمان۔
خسرو سر بر زبرجدی ۔ کنایہ از آفتاب۔
مُغرّق ۔ اتنا کام سونے چاندی اور جواہر کا کہ
کپڑے کی زمین نہ دکھائی دے۔ مراد مرصع۔
قورچیاں ۔ سلاحداران۔ حشر ۔ جمع۔

صفحہ ۱۵۲

تعرض ۔ پیش کردن و مزاحمت۔
مواکب ۔ لشکر۔ مراکب ۔ اسپان۔
روعت ۔ ہیبت۔
مرہفات ۔ شمشیر ہائے باریک۔
تعبیہ ۔ آراستگی۔ جناح ۔ بازو۔
ساقہ ۔ چنداول پچھلا حصہ فوج کا۔
وداع ۔ رخصت یعنی پلنگ و شیر علم ہلال
(ماہ) پیکر پر جس کا تن بافتۂ قیمتی کا تھا۔ اور
جس کی جان باد شمالی سے تھی۔ مثل دل عاشق
خوف روز رخصت معشوق سے ہلنے
لگے۔
پلنگ و شیر ۔ وہ اشکال شیر و پلنگ جو علم
کے پھریرے پر ہوتی ہیں۔
بغضا ۔ بغض و کینہ۔ بسط ۔ کشادن گستردن۔
تبصص ۔ گرفتن ۔ وندہ صنج دیدہ ۔ چشم۔
دائرہ ۔ دورہ کرنے والی ۔ گردندہ۔
کؤس ۔ جمع کاس۔
زواہر ۔ جمع زاہر بمعنی روشن۔
مکلل ۔ مرصع۔

صفحہ ۱۵۳

زمین شش شد - یعنی گھوڑوں کے سموں سے ایک طبقہ زمین کا اڑ گیا - اور اس کی گرد آسمان پر چڑھ گئی کہ آسمان تو آٹھ ہو گئے اور زمین کے چھ طبقات رہ گئے - زگرد سواران کی جگہ مجھے -

زسم ستوراں - یاد آتا ہے -

گردناں - جمع گردن - شجاع و قوی -

روی سخت - درشتی و خشونت -

ادّعا - دعوی پیش کردن -

وثیقہ - عہد نامہ - قبالہ -

مسجّل - مہر کردہ شدہ (رجسٹرد) درست و آراستہ -

یارغون یعنی یسرہ جوارغون اور شیکتو کے حوالہ تھا

بُنگہ - مقام و منزل ہا و رسد گاہ - وَرد - گلاب -

ردّ - پلٹانا - **آن** - ملک -

تقاعس - باز پس رفتن - خود را از کارے کشیدن -

مثابرت - پیوستہ بکارے بودن - دوام -

خدا سے داند - اتنا بڑا صلہ ملیگا - جس کا علم اللہ ہی کو ہے -

صفحہ ۱۵۴

ثانی الحال - بار دیگر - **جاش** - قلب -

اصالت - بذات خود - **اطالت** دراز کردن

تطاول - ہنر کردن -

مناخل - جمع منخل - غربال -

غمائم - ابر - **نشرہ** - سیر و تفریح -

بیگان - اوّل یوری و ثانی بجتی قاصدان -

کانّھم - گویا وہ ورود کرتے ہیں چشمہ موت پہ تشنگی سے یا سونگھتے ہیں ریحان نیزہ سے -

زار - خوار - **حومہ** - میان -

بوقت - ایسے وقت میں کہ جس وقت شیر بھی حملہ کی طاقت نہیں رکھتا ہے اور نہ گرگ کسی حیلہ و تابیر کی -

مختاری - عثمان نام حکیم سنائی کے اقران میں سے ہیں - سلطان ابراہیم بن مسعود کے زمانہ میں دار الملک غزنی کا شاعر تھا -

ثعبان بضم اژدہا - نہفتہ کا فاعل سیمرغ اور نشاندہ کا پلنگ اور نہادہ کا ضیغم اور گرفتہ کا ثعبان ہے -

ضرغام اقدام - شیر کی طرح آگے بڑھنے والا -

چرخ - کمان -

صفحہ ۱۵۵

شُغُر بضم اول و ضم غین معجمہ قدح و طاس بزرگ - را گویند کہ دراں شراب خورند - (برہان)

بلغ السیل الزبا - شیر کے شکاری کسی ٹیلے پر گڑھا کھودتے ہیں - اور اس میں چھپکے بیٹھتے ہیں - اسے زبیہ کہتے ہیں - اس کی جمع زبی ہے - اس امر کے حق میں اس مثل کو بولتے ہیں - جس کی مقاومت نہ کی جا سکے -

ضجیع - ہمخواب - **عُرضہ** - پیشکش -

حمام - موت - **شاہراہ** - راہ بزرگ -

کَہ ینفعکم - نہیں نفع دیگا - تم کو بھاگنا موت سے لیکن تھوڑا -

اغتنام۔ غنیمت شمردن۔ زُبارہ۔ خُلاصہ۔
مرام۔ مقصد۔ ورستِ مغربی۔ کنایہ از آفتاب
وقتِ غروب۔ (درستِ = اشرفی)۔
صُرّہ۔ تھیلی۔
ماہ پیمائے سیمین۔ ستارگان۔
نطع۔ بساط۔ دست بُرد۔ غلبہ۔
چوں گرد۔ تشبیہ سرعت میں ہے۔ اگر گرد سے
پہلے "باد" اور بڑھا دیا جائے تو اربعۂ عناصر
پورے ہو جائیں۔
خاویۃ علی عروشہا۔ چھت کے بل گرے پڑے ہیں
نُہزہ۔ شتابیدن برائے ربودن چیزے۔ و غنیمت۔
اغتصاب۔ بستم و قہر گرفتن چیزے۔
شُغبہ۔ بازی داد شدہ۔ جیتی ہوئی بازی اور
داؤں۔ (برہان)
استلاب۔ ربودن بازان۔ دست درازکناں۔
بازاں۔ جمع باز۔ ہُوان۔ خواری و ذلت۔
ہاویہ۔ ایک بہت پست طبقہ جہنم کا۔
خِذلاں۔ بے یاری و مددگاری و بے نصیبی۔
گزیں۔ منتخب۔ غاشیہ کش۔ چاکر، سائیس۔
قُطان۔ ساکنین۔ مشحونہ۔ آراستہ۔

صفحہ ۱۵۱

اُلتمش۔ ترکی میں امر کا صیغہ ہے۔ میرے نسخہ
محشی میں "بنشیں" معنے لکھے ہیں اور زیادہ
مناسب ہیں۔ نسخہ تبریزی میں ؟ قتل معنے
لکھے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

طُرہ مشکین۔ تشبیہ پریشانی میں ہے۔
افلاج۔ مرض فالج کا لاحق ہونا۔
نعوذ باللہ منہا۔ پناہ مانگتا ہوں میں
اللہ سے اس فالج سے۔
سقط۔ گر پڑنا۔ محفہ۔ عماری۔ پالکی۔
بجائے عنانِ پیری نے بجائے عنانِ اسپ عصائے
پیری ہاتھ میں دی۔
تخلص۔ رہیدن۔ تخلف۔ پس رفتن۔
خلف میعاد۔ خلاف وعدہ۔
تجنی۔ گناہ عاید کرنا۔ الزام لگانا۔
اگر و یکے۔ شاہزادوں کے علاوہ کوئی اور آتا
تو وہ بھی تم سے آزردہ خاطر ہی پلٹ کے آتا۔
دیگر او۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم نے (براق)
اپنی بات پلٹ دی یعنی جو بوریت ہم نے مقرر
کی تھی، تم اس پر قانع نہ ہوئے۔
کما طلب العیر۔ جس طرح کہ گدھے نے دو سینگ
چاہے۔ کان بھی کھو بیٹھا مثل ہے۔ "آدھی چھوڑ
ساری کو جائے۔ آدھی رہے نہ ساری پائے"
گئے تھے چوبے ہونے کو دوبے بھی نہ رہے۔
تغار۔ رسد۔ قوریلتائے۔ جشن و محفل۔
آقا و اینی۔ خورد و بزرگ۔ پاشیا۔ رہا۔
براق چیچی۔ دوسرے شخص کا نام ہے۔
آلی راہ او باشد۔ تمہیں اختیار ہے اس میں
کچھ حرج نہیں۔
استشعار۔ خوف۔ ثانی۔ ملکش و نا ثیر۔

برجا سرد شد۔ اپنی جگہ پر ٹھنڈا ہو گیا مر گیا
منطوی۔ پیچیدہ۔ مقتل۔ وہ مقام جہاں
پر ضرب لگنے سے انسان مر جائے۔

صفحہ ۱۵۸

اخنہا۔ آختے گھوڑے۔
استبعاد۔ دوری و انکار۔
قسم خواہی۔ اگر تم قسم چاہتے ہو تو خدا اور
اس کے دیدار کی قسم۔
استحضار۔ حاضر کرنا۔ مجرد۔ صرف۔ محض۔
منوط۔ متعلق و وابستہ۔ گذارد۔ ادا و بیان۔
آن۔ ملک۔ یاساوران۔ یاسا ورکے لوگ۔
سلاح درگردن انداختن۔ اظہار عجز نمودن۔
استعداد۔ سامان مہیا کرنا۔ صحیح استعداد
انتقام و عوض گرفتن۔
توکتا۔ نام زوجہ براق۔
دم فروبستہ۔ خموش۔
لشکرستوں یہ جملہ حالیہ واقع ہوا ہے۔
نوک مژگان اشک صحیح نوک مژگانش پر از اشک
اشک تردیدار۔ حرف با سے قول اول کی رد کرنا۔
تردیدار۔ ترو تازہ دیدہ۔
بسرخی۔ از اشک خونین۔
روزگار۔ یہ مصرع شاہپور بن محمد نیشاپوری
شاگرد ظہیر فاریابی کا ہے۔ جو سلطان محمد بن
تکش کا منشی تھا۔ مصرع ثانی یہ ہے
ذرہ کمتر یاد ہا نت یاد دل غمخوار من

پریشان حالی میں یہ مصرع ضرب المثل ہو گیا ہے
متملل۔ دل تنگ و آزردہ و ملول۔
تخلیص۔ رہا کردن۔
عقل۔ قید و بند و بمعنی خرد۔
والعافین۔ معاف کرنیوالے لوگوں کے گناہوں کے ہیں۔
از معنی آں۔ مفاد آیت مذکور سے واقف نہ تھا
یعنے بڑا ظالم تھا۔
شرزہ۔ غضب ناک۔ تجریع۔ پلانا۔
بے شراب۔ مراد خالی پیالہ۔ جمع مار آب۔
ومیض۔ درخشیدن تلاشی۔ نابود شد۔
شامت۔ دیدار۔ عیون۔ چشم۔
ترجمہ۔ براق کا اقبال مثل درخشش
برق تھا۔ نابود ہو گیا۔ جبکہ اس کو
دیکھا آنکھوں نے یعنی دیکھتے دیکھتے
مٹ گیا۔
والملک۔ خدا ہی کی سلطنت باقی رہنے والی ہے۔

---

۵ فروری سنہ ۱۹۲۸ء

تتمہ حال این ذکر

پسران صحیح پسران آلغو جو باد قیان

صفحہ ۱۶۰

رباعی مزید فیہ۔ رباعی اس لفظ کو کہتے ہیں کہ
جس کے مادہ میں چار حرف اصلی ہوں جیسا بہیہ

دو یا ایک حرف کا اضافہ ہو تو وہ رباعی مزید ہے۔ چار بیٹے براق کے مثل رباعی تھے۔ دو بیٹے آلغو کے مل کر رباعی مزید ہو گئے۔

مضاعف۔ وہ لفظ جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اُن دونوں حروف متجانس کو بذریعہ ادغام ایک حرف مشدّد کر دیتے ہیں۔ جیسے مدد سے مدّ یعنی یہ سب آپس میں مل گئے۔

ائتلاف۔ اجتماع۔ **خانہ برافتادہ**۔ خانہ برباد

دیّار۔ ساکن۔ **عاطل**۔ مراد خالی۔

مجاذبہ۔ کشش۔ یا۔ **محاربہ**۔ جنگ۔

مکاوحہ۔ حرف چہارم واو جنگ کردن و اگر دال باشد یعنی کوشش کردن ور دو سے خراشیدن باشد۔ چونکہ محاربت کا ذکر پہلے آ گیا ہے۔ اس لئے مجاذبہ و مکاوحہ بدال ہی اچھا ہے۔

عرضہ۔ پیشکش۔ **شاغل**۔ مانع۔

بے طائل۔ غیر مفید۔ **پسران**۔ سے پہلے واو چاہئے۔

مطموس۔ نابود۔

مادرمردہ۔ جس کی ماں مر گئی ہو۔ اس کو نوحہ و شیون سکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ مثل ہے۔

جلا۔ ترک وطن کردن۔

صفحہ ۱۶۱

فیا وطنی۔ اے میرے وطن اگر زمانہ سابق نے تجھ کو مجھ سے چھڑا دیا۔ پس اب تیرے ساکن کا دل خوش رہے۔

قتل تمام یا قتل عام۔ کشش قتل۔

بیرون۔ علاوہ۔ **رُفتن**۔ غارت کردن۔

استہزاء۔ تمسخر۔ جب مسعود بیگ اباقا کے پاس آیا تھا تو شمس الدین جوینی اُس کے استقبال کے لئے آیا تھا اور مسعود بیگ نے اسے دیکھکر استحقاراً کہا تھا " نامت زنشان خوشتر و تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ " یہ شکست مسعود گویا اُس تمسخر کا جواب ہے۔

مستحدث۔ ایجاد کردہ۔

عواتق۔ زنان کریم و آزاد و جوان۔

ابکار۔ جمع بکر۔ دختران۔

کش رفتار۔ خوش خرام۔

آشوب دل۔ پریشان کنندہ دل۔

صفحہ ۱۶۲

بہ بردہ۔ بطور غلامی۔

تسویل۔ سخن سازی مراد درانداز ی۔

اغراء۔ برانگیختن۔

بدگمان یا ترکمان + **آن**۔ ملک۔ غلام یعنی آج تک ایک ترکمان غضبناک تھا۔ اور ایک کانے ترکمان کا غلام۔ ایں غلط ہے۔

لیتَ عَینَیہ سوا ءٌ۔ کاش کہ اُس کی دونوں آنکھیں برابر ہوتیں۔ یعنی اندھا ہوتا۔

مولع۔ حریص۔ یہ لفظ شامل عربی مذکو نہیں جیساکہ نسخہ لاہوری میں چھپا ہے۔

ایقاد۔ آتش افروختن۔ نائرہ۔ آتش۔

اعتساف۔ بے راہ روی مراد ظلم۔

عواصر۔ بادتند و گرد و غبار۔ اعصار۔ چاہیئے۔
اجحاف۔ نقصان کردن و کار بر کسے تنگ کردن
رساتیق۔ جمع رستاق معرب روستا۔ دیہات۔
ارتیاش۔ نیکو شدن حال۔
انتعاش۔ بلند شدن و نیکو شدن و برخاستن
اہل فرس بمعنی عیش و عشرت آرند۔
رواءت۔ بادی۔ مظلم۔ تاریک
العصبیۃ۔ حمایت مذہب چون دین ہے۔
اور محبت وطن منجملہ ایمان ہے۔
عرق۔ بکسر رگ۔ نبیہ۔ بزرگوار۔
مسقط الراس۔ مولد۔ سرگرنیکی جگہ۔ زیادہ
بیچ مرکے پھل پیدا ہوتے ہیں۔
چنیں مساعی پیوندد۔ ایسی ہی سعی کی جاتی
ہے۔ (طعن ہے)۔
نہرہ۔ بکسر نون و فتح باسے موحدہ۔ ناسرہ
کھوٹا۔
مغفل۔ غافل۔ ریع۔ حاصل۔
ادخار۔ ذخیرہ کردن۔ استکثار۔ بڑھانا۔
بدگہر۔ بدذات۔ لئیم کی صفت ہے۔
گزاردن۔ ادا۔ بندداے طمع بندد
مجازات۔ صلہ۔

صفحہ ۱۶۳

بر۔ نزد۔ پاس۔ زجر۔ توبیخ۔
شکنجہ۔ عذاب۔ نکال۔ عذاب۔
مطعوم۔ کھانیکی چیزیں۔ مفروش۔ بستر۔

سلب۔ لباس و آلات حرب۔
فاسلب من غلب۔ جو غالب ہوتا ہے۔ وہ
لوٹ لیتا ہے۔
محمود پسر مسعود۔ اشادت۔ بلند کردن۔
مناہل۔ جمع منہل چشمہ۔
شوائب۔ جمع شائبہ۔ آمیزش۔
نوائب۔ جمع نائبہ۔ مصیبت۔
عراض۔ بکسر جمع عُراض بضم بمعنی اطراف و
جوانب و گوشہا۔ و اگر عراض بصاد مہملہ باشد۔
جمع عرصات۔
منازل مُبارک کہ صفت ابن واشت....
یا تو یہ جملہ بھی حذف ہو جائے یا یہ شعر مشارٌ الیہ
ابن کا ہے للمتنبی۔

لک یا منازل فی القلوب منازل
اقفرت انت وہن منک اواہل

(اُسے منازل دلوں میں تمہاری جگہ ہے۔ تم تو ویران
ہو گئے مگر قلوب تم سے آباد ہیں) بڑھا لیا جائے۔
مُبارک۔ جمع مبرک۔ اونٹوں کے رہنے کی جگہ۔
تجریدا مطلق مقام۔ نزدیک کے بعد گشت محذوف۔
آہال۔ اہل۔ ہا۔ یا اموال بمعنی مویشی۔ مراد
اس جملہ سے آبادی شہر ہے۔
تعاقب۔ مراد متواتر و مسلسل۔
افراد۔ جمع فرد۔ یہ لفظ اس جگہ پر کچھ بے محل سا
ہے شاید افراز بمعنی آلات و اسباب و بلندی ہو
بہتر یہ ہے کہ افراط بمعنی زیادتی ہو۔

خصب۔ بکسر فراخی عیش۔ تو ختن۔ اندوختن۔
والحالۃ ہٰذہ واین حالت ہست۔
مرابع۔ منازل۔ مراتع۔ چراگاہ۔
آں روضہ فردوس۔ مراد سمرقند و بخارا۔
سغد سمرقند۔ سمرقند سے قریب ایک شہر ہے۔
جس کا شمار جنات اربعہ دنیا میں ہے اور باقی یہ ہیں۔
شعب بوان۔ نہر ابلہ بصرہ۔ غوطہ دمشق۔
سمر گشتن۔ مشہور ہونا۔

صفحہ ۱۶۴

رضاب۔ آب دہن۔ غانیات زنان حسین
عین الحیواۃ۔ چشمہ حیوان۔
شمر۔ حوض۔ چقر۔ متمتع۔ مستفید۔
شکر سخن۔ شیریں بیان الفاظ سم پہلے چوں بڑھاو۔
مغز صحیح نغز۔ بمعنی خوب۔
نحاریر۔ جمع نحریر بکسر عالمان متبحر۔
مفحص۔ خانہ قطا۔ مراد آشیانہ۔
روعت۔ ہیبت۔ طلاقت۔ تیز زبانی۔
ربات شنوف۔ گوشوارے والیاں } کنایہ از محبوبان۔
ربات حجال۔ پردہ والیاں }
ذلاقت۔ تیز زبانی و فصاحت
لباقت۔ حرف دوم باے موحدہ زیرکی و
ہوشیاری و چرب سخنی و حسن شمائل۔
سقی اللّٰہ تربتہ۔ سیراب کرے اللہ اس کی قبر
کی مٹی کو۔ قبر مردہ پر بارش کو رحمت الٰہی سمجھتے ہیں۔
رقعہ و بقعہ ہر دو بمعنی مقام۔

متفرجات و متنزہات۔ سیر گاہیں۔
مستروح۔ راحت لینے والا۔
مستنجح۔ حاجت پوری کرنے والا۔
صیف۔ گرما۔ خریف۔ خزاں۔
شتا۔ سرما۔ تمادی۔ طول مدت۔
کلالت۔ سستی

صفحہ ۱۶۵

مستطرف۔ نادر و عجیب۔
مے ناب۔ مراد اشک۔
انفجار۔ بدر آمدن تنا شیر سپیدۂ صبح۔
پاصبح بر یادر۔ فلاں۔ مراد معشوق۔
مرسلہ۔ ہار۔
رسالۃ۔ خط دوستوں کا وطن کی طرف۔
نفثات۔ مراد کلمات (در دمیدن)
فراقی۔ وہ اشعار جو بیان فراق میں ہوں۔
رعد و رباب۔ دو عاشق و معشوق مشہور
اگر وعد بدال پڑھیں تو یہ ایک زن حسین
عربیہ تھی۔ جس کو ساز رباب کے ساتھ شغف
تھا۔ انوری کہتا ہے ؎

حال من بہرہ ز حال دیگراں بودے بتر
حال وعد الحق بتر باشد چو باشد بے رباب

آب بروے کار آوردن اس کام میں رونق پیدا کر دینا
آفتاب۔ کنایہ از معشوق۔

صفحہ ۱۶۵

سلطان۔ مراد نصر بن احمد سامانی۔

ضراعت ۔ زاری ۔ انشاء ۔ تصنیف ۔
متقبل ۔ قبول کرنیوالے متکفل ۔ ضامن ۔
انشاد ۔ ترنم سے پڑھنا ۔
پرنیان ۔ ایک ریشمی کپڑا ۔
تہیۂ ۔ سامان کردن ۔ رکفدنت ۔ کوچ ۔
برنشست ۔ سوار شد ۔
پیراہن یکتا ۔ اکہرا کرتا ۔
جامہ دار ۔ داروغہ توشک خانہ (توشہ خانہ)
موزہ ۔ چکمہ (چرمہ) مطلب یہ ہے کہ گھر ہیں پہننے کا جوتا پہنے ہوئے (موزہ ۔ لانگ بوٹ)
رانین ۔ شلوار ۔ اور ایک قسم کی زرہ جسے روز جنگ پہنتے ہیں ۔
داعیہ ۔ خواہش و سبب ۔ ملائم ۔ مناسب ۔
تحجیر ۔ خوار داشتن مراد مذمت (منتخب) ۔
تحسین ۔ تعریف ۔
مجارات ۔ مقابلہ ۔ اقتراح ۔ خواستن چیزے ۔ بے تامل و فکر مراد فی البدیہہ ۔
مجاوبہ ۔ جواب دادن ۔ تعلیق ۔ نوشتن ۔
ابیات ۔ جمع بیت اشعار و بمعنی خانہا ۔
انیات ۔ جمع انیٰ ۔ اصطلاح منطق ہیں وہ برہان ہے ۔ کہ جس میں حدِ اوسط صرف ذہن میں حکم کی علت ہو ۔ اور واقع میں علت نہ ہو ۔ یہاں بمعنی علل مستعمل ہے ۔ یا آنیات جمع اناء بمعنی ظروف یہ معنے ابیات بمعنی خانہ کے مناسب ہیں ۔ اور میرے نسخہ محشی میں یہی معنے لکھے ہیں ۔

ابیات یا آبیات ۔ پہلی جمع اِبی بروزن فعیل اور دوسری جمع آبی بروزن فاعل معنی سرِ دو بمعنی منکر ۔

صفحہ ۱۶۷

زبان صحیح زمان ۔ بمعنی وقت ۔
این بدائع ۔ مراد تاریخ وصاف یا یہ قصیدہ جو جواب میں رودکی کے لکھا ہے ۔
مثول ۔ ملازمت ۔ المؤمن ۔ مومن دونوں جہان میں زندہ ہے ۔ ممیز ۔ تمیز کرنے والا ۔
نقاد ۔ پرکھنے والا ۔ وقاد ۔ روشن ۔
فحسبٗ ۔ یہی کافی ہے ۔
وزاں ۔ چلتی ہوئی ۔ مشک بید ۔ قسمے از بید ۔
دیان ۔ بویا ۔ آب ۔ رونق ۔
اے کہ خاکش تازہ باد ۔ اس گل کی خاک تازہ رہے (جملہ دعائیہ ہے)
ژالہ ۔ شبنم ۔ زخمہ ساختن ۔ بجانا ۔
سہ تار ۔ ایک قسم سرود کی ۔ نواں ۔ چماں
کارواں و بر کارواں ۔ مراد کثرت لالہ و بنفشہ ۔
بان ۔ نام درخت خوشبو ۔ شاید لوبان اسی کا گوند ہو ۔

صفحہ ۱۶۸

آسمان ۔ سے مراد آسمان پر ستارہ ۔
روشنان ۔ ستارگان ۔
چشم شادی جستن ۔ دہنی آنکھ پھڑکنا جس سے

فال کسی عزیز کے ملنے کی لیتے ہیں۔

بارم ۔ معشوق من یا ۔ بازہم ۔ بار دیگر نزد من ۔
از برم ۔ از نزد من ۔ ناخواندہ ۔ بغیر بلائے ۔
گریہ شادی مراد ہے ۔ کیونکہ یار کا آنا مراد ہے ۔
زبانہ ۔ شعلہ شمع و آتش ۔
روا آمدن ۔ بر آنا ۔ پوری ہونا ۔
مہر او ۔ محبت یار ۔ یا بمعنی مقابلہ ۔

صفحہ ۱۶۹

بدید صحیح پدید ۔ ظاہر ۔ بخشش ۔ عطا ۔
بخشائش ۔ مغفرت و معافی ۔
عالمے صحیح عالمے ۔ ایک عالم (دی) عظمت کے لئے ہے ۔
آب در دہان آمدن ۔ منہ میں پانی بھر آنا ۔
کز صحیح کر ۔ گفتی صحیح گفتے او ۔
حشولوزینج ۔ حلوائے بادام کے اندر جو میوہ بھرتے ہیں ۔
نزہت ۔ تازگی ۔ بہر ۔ حصہ
مصئون ۔ محفوظ ۔
نکبات ۔ خواری و درد مندی ۔
منقید بقید او ۔ اس کے تابعدار اور فرمانبردار ۔
نسیم ۔ ہوائے نرم ۔ صبا باد مشرقی ۔
جواز نامہ ۔ پاس پورٹ ۔ پروانۂ راہداری ۔
تادیب ۔ سزا دینا ۔ سودا پختن ۔ خیال کرنا ۔

ذکر شمس الدین بن کرت

کرت سلطان غیاث الدین محمد غوری کا نواسہ اس کا بیٹا شمس الدین ۔ امیر نوبان کے ساتھ ہندوستان پر حملہ آور ہوا ۔ پھر منگو قاآن سے ملا ۔ جس کے دربار سے کئی ممالک عطا ہوئے ۶۶۲ھ میں سیستان فتح کر کے ہلاکو سے ملا ۔ اباقا نے اس کا بہت احترام کیا ۔ بار دیگر شمس الدین جوینی کے ہمراہ ۶۷۵ھ میں ملا ۔ اس مرتبہ اباقا نے اسے زہر دلوا دیا ۔ سات بادشاہ اس خاندان سے ہوئے ۷۸۱ھ میں تیمور نے ان کا خاتمہ کر دیا ۔

نجدت ۔ دلیری ۔
توغل ۔ آمد و رفت کردن و دور در شدن یعنی بمرتبہ کمال رسیدن و مشق کامل داشتن ۔
عداد ۔ شمار ۔ اسفہسالار ۔ سپہ سالار ۔
حظ ۔ نصیب و حصہ و بہرہ ۔
مجدود ۔ صاحب بخت و روزی (منتخب) ۔
حشمت ۔ شان شوکت ۔ انتماء ۔ نسبت یافتن ۔

شہاب الدین محمد غوری ۔ اس کا نام معز الدین محمد سام تھا ۔ اس کے بڑے بھائی غیاث الدین محمد سلطان نے جو غور اور غزنین کا بادشاہ تھا ۔ اس کو غزنین کا حاکم مقرر کیا ۔ اس نے خاندان غزنوی کے آخری بادشاہ خسرو ملک کو شکست دیکر قید کر دیا اور خراسان و ہند کے بڑے حصہ کو فتح کر لیا ۔ اجمیر کے راجہ پتھورا سے دو مرتبہ لڑا ۵۸۸ھ کی لڑائی میں راجہ پتھورا اور دہلی کے راجہ کھانڈے رائے کو قتل کر دیا ۔ جب اس کا بھائی غیاث الدین محمد ۵۹۹ھ میں فوت ہوا تو یہ بادشاہ ہو گیا ۔ غزنین اور ہندوستان پر تین سال حکومت

کی۔ ۲ شعبان ۶۰۲ھ کو جب یہ غزنین کو واپس جارہا تھا۔ قوم گکھڑ نے اسے قتل کردیا۔ لاش غزنین لیجاکر دفن کی گئی۔

محمد خوارزم شاہ ۔ علاؤالدین کی ملک گیری کا شوق ایسا کامیاب ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں جبل قاف سے بحر فارس تک اور دریائے سندھ سے نہر فرات تک خوارزم شاہیوں کا ڈنکا بجنے لگا سب چھوٹی چھوٹی سلطنتیں مٹ گئیں۔ ناصر باللہ عباسی سے بھی عداوت ہو گئی۔ اس زمانہ میں تاتاری اُٹھے۔ اور چنگیز خان نے دو مغلوں کو بغرا کے ساتھ محمد خوارزم شاہ کے پاس یہ پیغام لیکر بھیجا کہ ایک والی نے چند تاجروں کو قتل کر ڈالا ہے لہذا اُسے تاتاریوں کے حوالہ کیا جائے۔ خوارزم شاہ نے بغرا کو قتل کر ڈالا اور دونوں مغلوں کو ذلیل کر کے نکال دیا۔ اس ذلت کے انتقام میں مغلوں نے بخارا اور نیشاپور و سمرقند وغیرہ میں خون کی ندیاں بہادیں۔ خوارزم شاہ مارا مارا پھرتا تھا۔ اور کہیں اطمینان نصیب نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ خود بھی ۶۱۸ھ میں دل شکستہ ہو کر مر گیا۔

شکول ۔ جمع شکال رسن و پاے بند یا سلوک جمع سلک بمعنی رشتہا۔

مناوات ۔ حرف چہارم واو۔ دوری۔

منعقد ۔ گرہ در گرہ۔ **صلبی** ۔ حقیقی۔

محتشد ۔ فراہم کنندہ لشکر۔ سامان کرنے والا۔

لاذ ۔ معرب لاد بدال نوعے از دیبا

غنچہ کردار ۔ مانند غنچہ۔ **شام** ۔ غذائے شام۔

خون آشام ۔ خون پینے والے۔

اہراق ۔ ریختن۔ **دماء** ۔ خون۔

ازہاق ۔ ہلاک کردن **خصوم** ۔ جمع خصم۔ دشمن۔

فرانمودن ۔ ظاہر کرنا **مفتتح** ۔ ابتدا و آغاز۔

داعیہ ۔ سبب۔ **ترہیب** ۔ ترسانیدن۔

اروغ ۔ خاندان۔ **کوچ** از منزل بمنزل نقل کردن با اہل و عیال و اسباب خانہ۔

خیسار ۔ از قلاع محکم خراسان و از توابع ملک ہرات۔ یہ لفظ بادل دیار ہے۔

صفحہ ۱۷۱

بنازگی ۔ از سر نو لوازم بندگی خوب پر عمل ہوگا۔

شمائل ۔ عادتہا۔ **مخائل** ۔ آثار و علامات۔

رُشد ۔ ہدایت۔ **شہامت** ۔ بزرگی ان دونوں کے درمیان واو عطف چاہیئے۔

تفرس ۔ علامات سے کسی بات کا معلوم کرنا۔

امضاء ۔ جاری کردن۔ مہر و دستخط۔

یرلیغ ۔ فرمان۔

پایزہ ۔ حکمے باشد کہ ملوک بکسے دہند تا مردم اطاعت آں کس کنند (برہان و انجمن آراء)

پایزۂ سرشیر ۔ میرے نسخہ قلمی محشی میں لکھا ہے وہ نشان کہ جس پر شیر کے سر کی تصویر بنی ہو۔ سرشیر نسخہ تبریزی میں لکھا ہے کہ اصطلاح مغول میں نا نخورش کو کہتے ہیں۔ گو لغات مساعدت نہیں کرتے مگر معنی نسخہ محشی قلمی برمحل ہیں۔

ذلاقت - تیز زبانی و فصاحت -
بند عنایت - اپنے اوپر عنایت صرف کرنے
میں ارغون کو پابند بنالیا -
مقاطعہ - اجارہ - ٹھیکہ -
مُقبلانہ - خوشبختانہ - اقبال مندانہ -
ذُروہ - بلندی - چوٹی - ارتضا - پسندیدگی و خوشنودی -
قطاع - لٹیرے - اذاعت - شیوع و انتشار -
غرا روشن - ریاح - بادہا -
صباح و رواح - صبح و شام - اقبال و انتہا -
قضیت - مرضی و اقتضاء و حکم -
رب الارباب - پروردگار -
مستوحش - وحشت ناک -
رُدع - روک دینا - دُور کرنا -

صفحہ ۱۷۵

ہیچ - کبھی - باقوء - انتقام -
تغور - نام افسر منجانب ہلاکو -
تغر - محل بمعنی حکومت چاہتا ہے مگر مجھے باوجود
تلاش جو لغات میرے پاس ہیں اس میں نہ ملا -
حمام بکسر جائے حطی مرگ - مجاملہ - نکوئی و احسان -
مناجزت و مطاردت - ہر دو بمعنی جنگ -
رُسُل - جمع رسول - ایلچیان و قاصدان -
تراسل - فرستادن -
مقابات صحیح مقدمات - بمعنی معاملات -
ماثور - اثر پذیر و قابل جزا (معلوم گشت کے بعد
واو نہیں چاہیئے) و مروی منقول -

بازخواست - مواخذہ -
پیشوا نیمروز - حاکم سیستان -
شب خوش - کنایہ از وداع - رات کو جاتے وقت
جانیوالے کیلئے یہ کلمہ بطور تفاؤل بولتے ہیں -
تلعثم - نکث و تانی - تلجلج - ترددفی الکلام -
این سوال .... یہی سوال آپ میرے بارہ
میں ملک سیستان سے نہ کریں - مطلب یہ کہ اگر
میں مارا جاتا - تو آپ یہی اُس سے پوچھتے یعنی اپنی
جان بچانے کے لئے میں نے اس کو مارا -
نعم الناصر ... جواب برجستہ نہایت اچھا مددگار ہے -
ایجاز - اختصار - انجاز - وفا کردن وعدہ
و روا کردن حاجت -

صفحہ ۱۷۳

متخلف - پس رو -
س۸ آتیکَ ماحَنَّتِ النیبُ - میں تیرے
پاس نہ آؤنگا جب تک کہ اونٹنیاں نالہ کریں -
جن کے بچے مرگئے ہوں یعنی کبھی نہ آؤنگا -
نیب - جمع ناب - ناقہ کلاں سال -
س۱۲ اَفعَلُ کذا مَا غبا غُبَیْس - میں اس
کام کو نہ کرونگا - جب تک کہ رات تاریک ہو
یعنی مابقی الدھر (یا بھیڑ کو گرگ لیجائے) -
تمثل - مثال آوردن -
دوبیتی - مراد دو شعر نہ رباعی -
چنیں کہ میگوید - اس طرح کون کہہ دے -
نیمروز - سیستان -

پوروستان۔ فرزند زال مراد رستم۔ ایسا کون
ہے جو خسرو ترکان سے یہ کہے کہ سیستان
وطن رستم ہے جس کی شمشیر کی ہیبت اور گرز گاؤسر
کی خون سے ابتک خانۂ افراسیاب ویران ہے
اسی طرح میں بھی تیرا گھر برباد کردوں گا۔

استلانت۔ نرمی۔ **استمالت**۔ مائل کردن۔
مترسخ۔ محکم واستوار۔ مالک۔ سلطنت۔
مَلِک۔ شاہ۔ **مَلَک**۔ فرشتہ۔
سربسر۔ بالکل ہمہ تن۔ **ہجرت**۔ ازجدائی تو۔
جانی۔ منسوب بجان کرجن وپری باشد۔
عزمت۔ ارادہ خود۔ یعنی گھوڑے پر سوار ہوکے
چلے آؤ اور جو کدورت کا غبار کہ پیدا ہے اُسے
آب تابہیر سے بٹھا دو۔

صفحہ ۱۷۴

تمنع۔ باز داشت۔ **حیلہ**۔ تدبیر
اجتہاد۔ سعی۔ **احتیاز**۔ جمع کردن و
کسب نمودن۔ **اُمنیت**۔ آرزو۔
جان گوش۔ اگرچہ صنعت طرد وعکس ہے مگر
یہ استعارہ مجھے پسند نہ آیا۔ گو اوروں کے کلام
میں بھی ایسے استعارات ملتے ہیں۔
مشنف۔ گوشوارہ پہنے ہوئے مراد آراستہ۔
یہ گوش جان سے متعلق ہے۔
مُروّح۔ راحت یافتہ اسکا تعلق جان گوش سے ہے۔
مرام۔ مقصد اس سے پہلے واو غلط ہے۔
بصر راچوں بصیرت کند۔ کنایہ از ملاقات۔

خبرت۔ بکسر آزمائش و امتحان یا حسرت
بمعنی افسوس و دریغ۔ باد۔ کی جگہ اگر واو عطف
ہوتا اچھا ہے۔
افاقہ۔ ہوش (منتخب)
الحریص محروم۔ حرص والا محروم رہا کرتا ہے۔
دیوار۔ مراد مانع وحائل۔
بام لاجوردوار دود۔ کنایہ از آسمان۔
قصاد۔ جمع قاصد۔ ساترہ۔ خوش کن۔
جناب ہمایوں۔ اباقا خان۔
احتراز و اجتناب۔ پرہیز کردن۔
رشمہ۔ قدرے۔ **تجنب**۔ کنارہ کشی۔
مشدود۔ سخت۔ **حاذر**۔ ترس وبیم۔
موکد۔ محکم۔ **مسانید**۔ بند۔

صفحہ ۱۷۵

صاحبی۔ مراد شمس الدین جوینی صاحب دیوان۔

انشاء ملک شمس الدین محمد کرت

انشاء۔ مراد خط۔ **نُجح**۔ حاجت برآمدہ۔
کشش۔ بفتح تنازعہ وبضم قتل وخون۔
مُربح۔ نافع۔ **ھمم**۔ جمع ہمت بمعنی دعا۔
دریوزہ۔ گداگری مراد دعا والتجا از خدا۔
لقاء۔ دیدار۔ **غمان**۔ جمع غم۔
ریعان۔ اول جوانی۔
اعوام جمع عام سالہا۔ **سنوات**۔ جمع سنہ سالہ
وشائج۔ جمع وشیجہ و واشجہ۔ گتھے ہوئے مراد علائق

وتعلقات - رحم بہم در پیوستہ - مراد قرابت -

مرصوص - محکم - سموم - باد گرم -

ازاں جانب - از طرف اباقا خان - یا صاحب دیوان -

داعی - پلانے والا - دعوت دینے والا -

از تو نپسندم ..... تم سے یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ تم میرے آنے کو اباقا خاں کے پاس پسند کرو -

عقول سلیمہ - خرد درست - اس کی خبر رباعی آیندہ ہے -

نہ بر مقتضی ..... کیونکہ شریعت میں رد دعوت ممنوع ہے -

انشاء اللہ العزیز - اگر چاہا اللہ غالب نے -

یہاں پر خط ملک شمس الدین ختم ہو جاتا ہے -

بفرزنار - بابے کو زنار مانو یا کاٹ دو -

اب یہاں سے مصنف اپنی رائے کا اظہار ملک شمس الدین کے بارہ میں فرماتے ہیں -

خمر الاعاجم - کنایہ از بھنگ - رباعیات سے بھی بھنگ سمجھ میں آتی ہے - مگر نسخہ تبریزی کی تشریح سے گانجہ معلوم ہوتا ہے - کیونکہ وہ قلیان اور چپوق میں بھر کے پینے کو کہتے ہیں - ممکن ہے بھنگ کی پتی وہاں حقہ اور پائپ میں بھی بھر کے پیتے ہوں -

اعجاب - تعجب میں ڈالنا -

تحسین مستقبح - بری چیز (بھنگ) بڑی بھلی -

اس کی تعریف کی ہے -

عور برہنہ - کیونکہ شرابی کپڑے بیچ کے شراب پی لیتا ہے -

حقہ لعل - کنایہ از دہن - زمرد - کنایہ از بھنگ - افعی - زہریلا سانپ - کہتے ہیں کہ زمرد کے دیکھنے سے سانپ اندھا ہو جاتا ہے -

سبز خنگ - سبزہ گھوڑا - سبز خطان معشوقان - سبز - بھنگ -

تا روے دعوی ..... جس تشریح کے ساتھ میں لکھ رہا ہوں تاکہ اس تشریح سے میرے دعوی کا منہ سرخ ہو (یعنی میرا دعوی سرخرو ہو) جس طرح خون دشمن سے تیغ اباقا سرخ ہے - اور نادان لوگ بدبخت و منحوس بھنگ سے سیر ہو جائیں - اس لئے میں یہ رباعی تصنیف کر کے لکھتا ہوں -

صفحہ ۱۷۷

سبز سیاہ رو - کنایہ از بھنگ -

سرخ گل - گلاب - سرخ عذار - معشوق -

رخ زرد کردن - زرد رو ہونا - بھنگ کے پینے سے رنگ زرد ہو جاتا ہے -

ازرق - نیلگوں - صنعت طباق یا تضاد ہے -

مشاہرت - از شہور - ہلاکی دشنام -

مکان - مرتبہ - مکابرت - بڑائی -

بخواست صحیح برخاست -

قواہیم ..... تردید کرتے ہوئے جواب میں

شمس الدین نے یہ رباعی لکھی۔

صفحہ ۱۷۸

امتثال۔ حکم بجالانا۔
مثال۔ فرمان و حکم۔
دار غرور۔ دنیا۔
سرائے سرور۔ آخرت یا بہشت۔

ذکر سلاطین مصر

عراص۔ جمع عرصہ میدانہا۔ وسیعہ۔ فراخ۔
شامات۔ ملک شام و متعلقات شام۔
علی روحہم۔ اُن کی روح پر بہترین درود و پاکتر سلام ہو۔
جاوہ۔ راہ۔ رحلہ۔ سعی۔
ان اللہ۔ اس میں تو شک نہیں کہ خدا نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات پر خرید لئے ہیں کہ ان کی قیمت اُن کے لئے بہشت ہے یعنی یہ لوگ خدا کی راہ میں تو کفار کو مارتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں۔
ودع اذیہم (یعنی) کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو۔
طویت۔ نیت۔
ان الذین۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے تو باغات بہشت بنا نا نجیبا مقیم ہیں۔
انعطاف۔ میوہ چیدن۔ مطاف جائے طواف۔
لا یستوی۔ معذور لوگوں کے سوا جہاد سے منہ چھپا کے گھر میں بیٹھ رہنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر خدا نے درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے۔
تطواف۔ بفتح گردش۔ معونت۔ مدد۔

صفحہ ۱۷۹

عصابہ۔ بکسر جماعت۔ فرق۔ تمیز۔
فرق۔ جمع فرقہ گروہہا۔
لیمیز اللہ۔ تاکہ تمیز دے اللہ برے اور بھلے میں۔
والمحظوظ۔ اور بہرہ یاب اور بابوس میں امتیاز کر دے۔
ضیاع۔ بربادی۔ زہوق۔ ہلاک و فنا۔
سنت۔ طریقہ۔ مرضی۔ پسندیدہ۔
حوزہ میاں مملکت مراد بیضہ بحومہ معظم ہر شے۔
تعاونوا۔ مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔
حتمی۔ یقینی۔ منقضی گذارہ شدہ و تمام کردہ شدہ۔ روضہ۔ مرغزار۔
طرفہ بضم تر و شگفت۔ طریف۔ خوش لطیف۔
جنات الدنیا۔ سغد سمرقند۔ غوطہ دمشق۔ در بصرہ نہر ابلہ۔ شعب بوان ایران۔
نظافت۔ پاکیزگی۔ مریم۔ والدہ عیسیٰ
حصبات۔ سنگریزہ۔ رضراض۔ سنگریزہ زیر پائے کوفتہ۔ زادہم۔ مروارید۔
غوطہ۔ مراد دمشق۔ خوط۔ شاخہائے نازک

زہاب۔ بفتح و بالکسر چشمہ (برہان)
لوکان۔ اگر جنت آسمان میں ہوتی تو وہ دمشق سے بڑھ کے ہوتی۔ اور اگر وہ زمین میں ہوتی تو وہ دمشق ہی ہوتی۔
جامع۔ مسجد جامع۔ اریکہ۔ تخت۔ چھپرکھٹ۔
جنانی۔ بہشتی۔
لقطہ۔ جمع لاقط بمعنی چنندگان (نقطہ غلط ہے)
بنوت۔ پسری و ابنیت۔ صحیح بنون۔
پسران۔ یا۔ نوابت۔ احداث الاعمار کم سن لڑکے۔ جمع نابت۔ کل نسخ میں نبوت ہے۔
نقطہ نوابت۔ مراد طالبان علم۔
فتیان۔ جمع فتی۔ جوانان۔
عقود۔ جمع عقد بکسر سلک۔
فرائد۔ جمع فریدہ۔ مروارید ہا۔
بادشاہ لایزالی۔ خدا۔
اعلاء۔ بلند کردن۔
ہر چیز سے قیام محو دن۔ اس کو ہمیشہ کرتے رہنا۔ پہلے قتال سے ہر اور اعلاء سے پہلے واو بناؤ اور را کاٹ دو۔
گرد۔ بضم پہلوان۔ و بالفتح گردندہ۔ کوئی بھی لفظ ہوشاں اسم ہے یا کرد جو ترکی قوم ہے۔
وجوہ۔ سرداراں۔ ہر شخصیت حسب اقتضائے
مردود۔ نامقبول۔

صفحہ ۱۸۰

متفرع۔ منقسم ناشستع۔ غیر مفید۔

ثمرہ۔ پھل۔ فرع۔ شاخ۔
مستہل۔ آغاز و ابتداء۔
منابت۔ رویدن گاہ۔
این دین۔ اسلام۔ مثابت۔ بمنزلہ۔
زہر گیا۔ ایک زہر دار گھانس اردو بچھناک۔
متوقل۔ جائے بلند کوہ۔
مستطیر۔ پراگندہ و منتشر۔
مناکب۔ جمع منکب دوش۔ منابر۔ جمع منبر
۔ الناصر لدین اللہ یرسنہ زمانہ خلافت المستضی باللہ ہے۔ نہ زمانہ ناصر لدین اللہ۔ کیونکہ الناصر اپنے باپ المستضی کے مرنے کے بعد ۵۷۵ھ میں خلیفہ ہوا ہے یا مصنف کا تسامح ہے یا کاتب کی غلطی۔
پسران دوگانہ او۔ ایام دولت او میں ضمیر او کا مرجع صلاح الدین یوسف ہے۔
مرابط۔ وہ لوگ جو حدود کفار پر جہاد کے لئے گھوڑے تیار رکھتے ہیں۔ مراد منتظر جہاد۔
نواصی۔ جمع ناصیہ موئے پیشانی و بزرگان قوم۔
محفود۔ بستہ۔ بسطت۔ وسعت۔
اباً بنفسک۔ شروع کر تو اپنی ذات سے یعنی شمشیر زنی بذات خود کرتا تھا یا صیغہ متکلم۔
انقراض۔ منقطع شدن۔
تناوبا۔ نوبت بنوبت۔

صفحہ ۱۸۱

نوادہ زادگان۔ نواسہ کی اولاد۔
تجہیز۔ سامان۔ تحوض۔ غوز۔

رائے پیرانہ - عقل کامل - پیرایہ - زینت
ممالیک - غلامان - کفران ناسپاسی -
مواضعہ - مشارکت -
ممتثل صحیح ممتثل - فرمانبردار
مطواع - بسیار اطاعت گذار -
مَنْ عَزَّ بَزَّ وَمَنْ غَلَبَ سَلَبَ - ہر کہ غالب
شد ربود - دوسرے جملہ کے بھی یہی معنے ہیں -
لکل قرن قرینہ - ہر زمانہ کیلئے اس کا کوئی مصاحب چاہتا ہے -
مُطرد - عام - منفرد - یکتا
کرا - ہرکارہ - چنبر - حلقہ -

صفحہ ۱۸۲

رکاب دار - چونکہ رکاب میں پاؤں رہتا ہے -
اس وجہ سے پائمردی کا لفظ اور عنان کو ہاتھ سے
تعلق ہے - اس لئے دستگیری کا لفظ لائے -
پادشاہ - مراد خدا - غبطت - رشک -
قیمتا - قدر - رافت شامل - مہربانی عام -
ناصیہ - سر و پیشانی - او - مرجع خدا -
مکنت - قدرت - بیجادہ - ایک سرخ پتھر -
بیجادہ فشاں - خونریز -
عقیق رخشاں - کنایہ از خون -
سلطان ملک لایزالی - مراد خدا -
بیدق وار - مانند پیادہ -
منصّا - روانی - تیز بیری میں منصات مرقوم ہے -
ذکاء افروی - و ذکاء - شعلہ وری و تیزی -
پاشیدہ ہا - برانگیزندہ مستحث - در غلانندہ -

زِیّ - ہیئت و لباس - توریہ - پوشیدگی -
اختیار صحیح اختبار حرف چہارم بائے موحدہ آزمایش -
فسطاط - خیمہ و شہرستان مصر کہنہ - عمرو عاص نے
جب مصر پر لشکرکشی کرکے اُسے فتح کرلیا - تو ان کے
خیمہ میں ایک پرندہ نے آشیانہ بنالیا تھا - جب
تک اس کے بچے پرورش پا کے اوڑ نہ گئے انہوں نے
اپنا خیمہ نہ اکھڑوایا - اس واقعہ کی وجہ سے مصر کا
نام فسطاط ہوا -
مُخیّم - خیمہ گاہ - شادروان - خیمہ و سراپردہ -
مار پیکر - کنایہ از قلم - مرغ منقار - کنایہ از قلم -
صفیر - چہچہہ - صریر - آواز قلم -
طاؤسان خواطر - مراد مضامین -

صفحہ ۱۸۳

طوطیان قدس - کنایہ از مضامین و ملائک -
شکر شکر - شکنندۂ شکر - چہ شکروں بمعنی
شکستن آمدہ -
شُکر - سپاس - بحر قیر رنگ - دوات -
لؤلؤ ثمین - مروارید قیمتی مراد مضامین -
آبگون - شستہ و رفتہ و پاک و ظاہر -
غوّاص - مراد قلم - بے گوش - مراد قلم -
کلمات خطرات اوہام - وہ باتیں جو وقت
واہمہ میں خطور کرتی ہیں -
بکر - نو و نادر - طیاش - سبک سرگردان -
طیاش خو - بوجہ روانی کنایہ از قلم -
سرزنش - ملامت اور قط لگانا جس سے قلم تیز زبان ہو جاتا ہے

بحدت برائیتری۔ الف صفت راست کنایہ از قلم
چوں کاف کن۔ یعنی جس طرح حرف کاف لفظ کن
میں نون سے الفت (اتصال) رکھتا ہے۔ اسی
طرح قلم نون (دوات) سے زمانہ ازل سے
الفت رکھتا ہے۔
کُن۔ وہ کلمہ جس سے تمام اعیان وجود میں آئے۔
ازل باز۔ از زمانہ ازل مثل دیرباز۔
نون۔ دوات۔ الف۔ بکسر الف
ذوالنون۔ صاحب دوات۔
مصری۔ واسطی کی طرح مصر کا بھی قلم مشہور ہے
ذوالنون مصری۔ مصر کے جلیل القدر اولیاء
اللہ میں سے ہیں سنہ ۲۴۵ھ میں وصال ہوا۔
قصب پوش۔ بلحاظ سونا چڑھا ہونے کے قلم۔
قصب۔ ایک ریشمی قیمتی کپڑا۔
ہم سر پایہ۔ مراد تین انگلیاں۔
انامل۔ جمع انملہ سر انگشت۔ پورین۔
طیلسان مشکین۔ چادر سیاہ مراد روشنائی۔
برسر افگندن۔ اوڑھنا۔
واسطی۔ نام شہر مشہور کہ نیزہ و کلک خوب دارد
مخمّات۔ اصل ونسل۔
بیشۂ شیر۔ نیستان میں کلک بھی پیدا ہوتا ہے۔
اور وہیں شیر بھی رہتا ہے۔
ہمراز جستن۔ جفت شدن۔
ہمراز جستن۔ آمیختن۔
رنگ سیاہ۔ مراد سیاہی۔ روم۔ مراد کاغذ۔

صبح۔ کاغذ۔ شام۔ سیاہی۔
تجشّم۔ رنج و مشقت کشیدن۔
مُخطّطی۔ صاحب خط اور خط کے معنے تحریر اور
ڈاڑھی کے ہیں۔ مردوں کے سن بلوغ تک پہنچنے سے
پہلے صاحب خط (اور یہ بات تعجب انگیز ہے)۔
دون بلوغ الرجال۔ بغیر جوان شدن۔ اسے در
طفلی، چھوٹے قد ہونے کی وجہ سے طفل مانا ہے۔
پالغان۔ کالان۔ برملا۔ آشکارا۔
صفرائی۔ خلط صفرا کا رنگ زرد ہوتا ہے۔
اور قلم پر سونا چڑھاتے ہیں۔
بنی الاصفر۔ رومی لوگ بوجہ زردی رنگ۔
صحبت۔ دلیل اگرچہ یہ لفظ یہاں پر معنے پیدا کرتا ہے
مگر بجائے اس کے صحت بمعنی تصحیح بہت اچھا ہے۔
کیونکہ سقم کے ساتھ لفظ صحت کا لطف ظاہر ہے۔
گونہ زرد۔ رنگ زرد۔ صفراوی مزاج کا رنگ
زرد ہوتا ہے اور ہیجان صفرا سے منہ کا مزہ تلخ
ہوتا ہے اور صفراوی مزاج لاغر بدن ہوتا ہے۔
تلخی دہن۔ روشنائی کی وجہ سے کہا ہے۔ شاید
مزہ روشنائی کا بھی تلخ ہوتا ہے۔
نزار۔ لاغر۔ معتوہ۔ جنون زدہ دیوانہ۔
اور دورہ گردش قلم تو ظاہر ہے۔
سودائی سر۔ جس کے سر میں سودا سمایا ہو
خلط سودا کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور سر قلم
روشنائی میں لتھڑے ہو نیسے سیاہ ہوتا ہے۔
کشاری و فہداری۔ فضول گوئی و بیہودہ گوئی

مراد بکواس ۔ کثرت تحریر کی وجہ سے یہ صفات
قلم کے لائے گئے ۔ اور جنونی آدمی بہت بکتا ہے ۔
ساعی ۔ دوڑنے والا ۔ خورد گام ۔ چھوٹے چھوٹے
قدم چلنے والا ۔ چشم زد ۔ پلک جھپکنا ۔
قیروان ۔ ایک شہر مغرب میں ۔
مغرب ۔ آفتاب مغرب میں غروب ہوتا ہے ۔
تورات کی سیاہی پھیل جاتی ہے ۔
قیروان مغرب ۔ کنایہ از دوات ۔
بلاد الثلج ۔ شہر ہائے برف (مراد کاغذ سپید) سا
قریب قطبین ۔
حدیث سن ۔ نوعمر کنایہ از قلم ۔
عنفوان ۔ آغاز ۔ حداثت ۔ کم عمری ۔
اُنفوان ۔ پیشتر و اول ہر چیز و نو و تازہ از انف ۔
مقیمان منزل شیب ۔ کنایہ از پیران جس
طرح بڈھے پکڑ کے چلتے ہیں یہ قلم بھی بغیر انگلیوں کی مدد
کے نہیں چلتا ۔ عریضہ معروض داشتہ و عرض کردہ شدہ ۔
مکشوف ۔ آشکارا ۔ صفحہ ۱۸۴
تفرج ۔ سیر ۔ بامضا رسانیدن ۔ پورا کرنا ۔
محطہ ۔ منزل ۔ آشار ۔ بزرگیہا ۔
مسیر ۔ جائے سیر ۔ مطرح ۔ جائے افتادن ۔
پیوند ۔ تعلق ۔ طبلخ ۔ باورچی ۔
قطعہ رائی ۔ وہ قطعہ جس کے قافیہ میں ر دی حرف را ہو ۔
شملخ ۔ بن ضرار شاعر ہے ۔
آباہا ۔ شوربا ہا ۔ نانخورش ہا ۔ سالن ۔
آماجگاہ ۔ محل گذاشتن نشانہ ۔

نشانہ ۔ ہدف ۔ استرداد ۔ واپس کردن ۔
ایصال ۔ رسانیدن آن ۔ انگشتر ۔
بدین دست ۔ باین سبب ۔
وطوع ۔ اور مطیع تیرے دونوں ہاتھوں کا
مانند انگوٹھیوں کے ۔
استعظام ۔ عظیم سمجھنا ۔
دست بر دہان نہادن ۔ تعجب کرنا ۔
بجبیں خاریدن ۔ غور و فکر کرنا ۔
پرویز ۔ نام شاہ روم ۔
چوں پرسش ..... جب بادشاہ نے دریافت کیا ۔
وقضیہ بجز سوال ..... تو واقعہ موافق بیان نکلا ۔
احوال راقم ۔ اے از حالات ہندق ۔
حساب برگرفتن ۔ غور کرنا ۔
فذلک ۔ میزان ۔ کل ۔ مآثر ۔ فضائل ۔
ترقین ۔ نقش کردن و سیاہ کردن موضعے اند
دفتر حساب تا گمان نشود کہ اینجا را سپید گذاشتہ
اند برائے نوشتن حساب ۔
تہجین ۔ زشت و معیوب گردانیدن ۔
محطہ ۔ منزلے ۔ ترائب ۔ استخوانہائے سینہ ۔
مراحل ۔ جمع مرحلہ ۔ بار ۔
تسویل ۔ بات بنانا ۔ دراندازی ۔
بعثہ ۔ برانگیختن ۔ تحریض ۔ درغلانیدن ۔
حثہ ۔ انگیختن ۔ تہیج ۔ بہیجان آوردن ۔
مظالم ۔ ظالمات ۔ مظالم ۔ سآمت ۔ ملال ۔
مراقم مقصد ۔ و علت راقم بخت جنکا مطیع ہو

مقاسات۔ جھیلنا۔ داعیہ۔ سبب۔
اظہار ولاء پروانہ۔ پروانہ شاہ روم کے
اظہار دوستی پر۔
پروانہ۔ برائے ارسال۔ تہیو۔ آمادگی۔
پروانہ۔ فرمان۔ رکوب۔ سواری۔
دواعی۔ اسباب۔ استشعار۔ سوء ظن بہم
استشعار۔ موی بر تن خاستن۔ مراد ترس۔
تقصار۔ وہی حرکت پروانہ سے بھی سرزد ہوئی
جو صفی الدین حلی سے ہوئی تھی کہ بندق دار کو
برانگیختہ کرکے بلایا۔ اور بقیہ ...ا سے ممالک
ایلخانی بندق کے حوالہ کر دیئے۔ حالانکہ صفی الدین
کے ملال کا باعث اس کے ہم مذہبوں کا قتل بیجا تھا۔
الم۔ بہت قریب کے ملک میں روم (نصاری)
اہل فارس (آتش پرستوں) سے ہار گئے۔
لحن۔ خطا کردن در اعراب۔ و گفتن چیزے بوجہ
آن ارادہ کردن (منتخب)۔
یعنی وہ خطوط جو شاہ روم نے روم پر تصرف حاصل کرنے
کے لئے عبارت معمی میں بندق دار کو لکھے تھے۔
بندق دار نے سب اباقا کے پاس بھیج دیئے۔
صفحہ ۱۷۶
جاذبہ۔ کشندہ۔ انکسار۔ شکست۔
مصور صحیح۔ مصور شکستہ یا مصور ولیر
قلق۔ اضطراب و بے آرامی۔ حاضر وجود تھا۔
مہادنت۔ صلح۔ ایلی۔ اطاعت اباقا۔
پروا نداشت۔ اعتنا نمیکرد۔

پیشواء روم۔ مراد پروانہ۔
مطابقت۔ موافقت۔
اغواء۔ در غلانیدن۔ ایالت۔ حکومت۔
ایلخان۔ اباقا خان۔ عزیزی مراد شاہی مصر
نقش۔ خیال۔ قیصری مراد شاہی روم۔
مقصورہ۔ حجرہ کوچک۔ متمحی۔ محو شوندہ۔
افراسیاب تخت۔ جس کا تخت افراسیاب کا
ایسا ہو۔ صفت لشکر یا ملک توران کے معنے
اس مقام پر لئے جائیں۔
اضمار۔ کینہ کشیدن و باز داشتن مکروہ۔
بیرہ۔ نام قلعہ۔ حصار دادن۔ محاصرہ کردن۔
موئل۔ پناہگاہ۔ حصین۔ محکم۔
رصین۔ مستحکم و استوار۔ مہرہ۔ جمع ماہر۔
حرفت۔ پیشہ۔ مہرہ۔ نرد۔ گوٹ۔
رقعہ۔ بساط۔ احتیال۔ تدبیر کردن۔
ششدر۔ فارسی والوں کا بنایا ہوا اسم
مفعول ششدر ہے۔ کنایہ از جائے کہ رہائی
ازاں دشوار باشد۔ و مجازاً بمعنی عاجز و حیران
ششش در بحقیقت شش خانہ است کہ در بازی
نرد میباشد۔ چوں ہر یکے از کعبتین تا شش خانہ
نقش میآرد لہذا دو تختہ باشد کہ ہر یکے ازاں
دروازہ در منقوش سے باشد۔ بایں طور
کہ یمین و یسار ہر تختہ شش شش در میشوند
و درمیان در ہائے یمین و یسار اند کے فاصلہ می باشد
پس ہرگاہ کہ مہرہ مد میان در یکہ در منتہا سے

تختہ است بندگردد۔ از شش خانہ جانب خود ہیچ
خانہ رفتن نتواند۔ رہائی آں بدون رہائی دادن
حریف مقابل محالست۔
مقاومت۔ مقابلہ۔ **قمار**۔ بکسر جوا۔
ندب بفتحتین بروزن ادب و او کشیدن بر
ہفت باشد در بازی نرد۔ و آنرا بعربی عذرا
خوانند و چوں از ہفت بگذرد و بیازدہ رسد۔
آں را تمامی **ندب** و داو فرہ گویند و بعربی
وامق خوانند و چوں بہ ہفدہ رسد آں را
دست خون گویند۔ و اگر از دست خون
بگذرد حکم اول پیدا میکند چہ داو بہ ہیژدہ نمی
باشد۔ و در عربی بمعنی شرط و داو قمار۔ نشان
و جائے زخم و جراحت و تہلکہ و اضطراب آمدہ۔
ندب ظفر۔ داو فتح۔
عذراء۔ داو کشیدن۔
عذرا بردن داو عذرا جیت لینا۔
عذراء۔ موضعیست بدمشق دہیست بشام و باکرہ۔
مہر۔ بفتح صداق و کابین۔
عذرا را مہر۔ مہر عذرا۔ را برائے اضافت اسے
مہر بکارت قلعہ۔
قضیب۔ شمشیر و آلہ تناسل۔
خضیب۔ خون آلود۔ **افتراع**۔ بکارت زائل کردن
افتراع مہر عذرا کردن سے مراد قلعہ فتح کرلینا ہے۔
سیاحان عرصہ ہوا۔ کنایہ از پرندگان۔
ہوادی۔ پیکانہائے تیر و رہنمایاں۔

ہوادی طیور۔ کنایہ از کبوتران۔
رُسُل۔ جمع رسول قاصدان و پیکان۔
اولی اجنحہ۔ صاحبان بازو۔ قرآن میں فرشتے
اور یہاں کبوتر مراد ہیں۔
حماۃ۔ دیہے بشام (قاموس) یا بضم جمع حامی
بمعنی مددگاران۔
حمص۔ بکسر موضعے بناحیہ شام۔
اطلاق رہا کردن۔ **قاہرہ**۔ قدیم دارالسلطنت مصر
ابراج۔ جمع برج۔ کابک۔ کبوتروں کی دہابلی

قیم۔ بر پا دارندہ	ان دونوں سے مراد
مراقبان محافظان	کبوتر باز ہیں۔

این شغل۔ مراد کبوتر بازی ہ صفحہ ۱۸۷
از ین نوع رسولان۔ مراد از کبوتران۔
پیچ ہنگ زریں پیکر۔ کنایہ از آفتاب۔
آشیان نصف النہار۔ مراد سمت الراس نیمروز۔
پرید۔ قاصد۔ **نامہ برندہ**۔ قاصد و پیک۔
قوادم شہپر۔ اگلے پر۔ **مبرج**۔ کابک کی جگہ
یا برج بمعنی کابک۔ **مالوف** جس سے الفت
تھی۔ جس کے عادی تھے۔ اصلی خانہ۔
شاہباز۔ ایک بڑا باز۔ **قلہ**۔ سرکوہ۔
معالی۔ بزرگیہا و بلند یہا۔ **حمامہ**۔ کبوتر۔
حمامہ برج [illegible] کنایہ از قلعہ وار قلعہ پیرہ۔
پابلا و رو بہ [illegible]۔ ساتویں دن کی صبح۔
تخلف۔ پیچھے رہ جانا۔ بے تکلف۔ بے زحمت۔
تسلیم۔ سپرد کردن۔ **مرخص**۔ مجاز۔

مراکب یام - ڈاک چوکی کے گھوڑے۔

مَورِد - جائے ورود یا بفتح را مصدر میمی بمعنی ورود۔

شنبلیلہ - میتھی جس کے پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

مُوَرَّد - سرخ - گلاب رنگ۔

فشلی - بیائے مصدری سستی و ناتوانی - و بددلی و ترس۔

سَنَا - از سناء بالقصر بمعنی روشن - و اگر از سناء بالمد باشد بمعنی بلند است و سَنی ہم ہمیں معنے دارد۔

مینا - شیشہ سبز رنگ - شاہ سیارات - آفتاب۔

نائے رویین - قرنا - نفخہ - یکبار در دمیدن۔

ہیئت - شکل - یا - ہیبت - خوف۔

صفحہ ۱۸۸

موالیان - جمع بطور فارسی (موالی) و موالی جمع مولا بمعنی دوستداران۔

نفخہ - بجائے حُطی بوے خوش کی لپیٹ۔

سُور - جشن و شادی۔

صُور - وہ قرنا جسے قیامت میں اسرافیل پھونکیں گے۔

موجب - سبب - مصرع کے بعد کاف بڑھا لو۔

عبرہ - عبور - معابر - کشتیہا - آلہ عبور۔

مستخیل - دشوار - حیوان - سے مراد اونٹ۔

افلا ینظرون - تو یہ لوگ اونٹ کی طرف کیوں نہیں دیکھتے کہ کیسا پیدا کیا گیا ہے۔

از زبر - اونٹوں پر سے۔

فرابہ - بر آب زدن - پانی میں گھس پڑنا۔

چوں آتش - تشبیہ سرعت میں ہے۔

غزارت - پُری - دریا - سمندر۔

محیط - بحر اعظم - وِرد - وظیفہ۔

عَبرہ - عبور - اگر اس کی جگہ وِرد بکسر بمعنی در آب در آمدن باشد - خوبی الفاظ بیفزاید - و تکرار عبرہ ہم رفع شود۔

رحلت - کوچ - اعداد - شمار ہا۔

اضعاف - دو چند - مُہرہ - نرد - گوٹ۔

متخلفان - پس ماندگاں۔

مواشی - چوپایان - رحل - پالان۔

ثِقل - بار - احدوثہ - ذکر سخن۔

سپنج - خانۂ عاریتی - متقاضی تقاضا کرنیوالا۔

الرحیل - کوچ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

گنج باد آورد - خسرو پرویز کے آٹھ خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نام۔

صفحہ ۱۸۹

تنگنائے خاک - کنایہ از دُنیا۔

طغرا کشیدن - مزین بدستخط کردن۔

منزوی - گوشہ گیر - تارک -

مقدم - قدمگاہ - گاہ تخت

زین للناس ..... دُنیا میں لوگوں کو اُن کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بیٹیوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوئے اور رواغ کئے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی کے ساتھ زینت دی گئی ہے

سیاط ۔ جمع سوط تازیانہ سطوت ۔ سخت گیری ۔
اُسطوانہ ۔ ستون ۔ تسطیر ۔ نوشتن ۔
مساطیر ۔ جمع مسطر مراد کتاب ۔
نصفت ۔ عدل ۔ مُحیط ۔ احاطہ کردہ شدہ ۔
صد ۔ صد سال ۔ ہملیں است ۔ آخر مرنا ضروری ہے ۔
اہواء ۔ آرزوہا ۔ سخط ۔ ناخوشی و غضب ۔
حماۃ ۔ جمع حامی و مددگاران ۔ کماۃ ۔ جمع کمی دلیران ۔
قائد ۔ لشکرکش ۔

صفحہ ۱۹۰

مُطنّب ۔ رسن بستہ ۔ طعان ۔ بکسر نیزہ زنی
ضراب ۔ بکسر شمشیر زنی ۔ زحوف ۔ جمع زحف لشکر ۔
خاطب ۔ خطبہ خواہ ۔ مراد طالب ۔
حسناء ۔ زن حسین ۔ خامہ زن ۔ کاتب
میغ ۔ ابر ۔ مکابارہ سختی جھیلنا ۔
مکاوحہ ۔ جنگ کردن ۔ مطارحہ ۔ پچھاڑنا ۔
مطاردہ ۔ یکدگر را راندن ۔
مجاولہ ۔ جولان دادن ۔
مصاولہ ۔ حملہ بردن ۔ ساقہ ۔ دنبالہ لشکر ۔
بجنود لم تروھا ۔ ایسے فرشتوں کے لشکر
سے مدد کی جس کو تم نے دیکھا بھی نہیں ۔
محفوف ۔ گھرا ہوا ۔
اولئک علی ہدی ۔ یہی لوگ اپنے پروردگار
کی ہدایت پر عامل ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں
راسخات جبال ۔ مضبوط پہاڑ ۔
وقالوا ۔ اور دعا کی انھوں نے اے ہمارے
پروردگار ہم کو صبر عطا کر اور ہمارے قدموں کو
ثابت رکھ اور ہم کو قوم کفار پر فتح دے ۔
ہامون ۔ صحرا ۔ زہرہ ۔ مرارہ ۔ پتہ ۔
ذنب ۔ ہندی ۔ کیت ۔ سیارۂ منحوس ۔
ذنابہ ۔ شہاب کے اقسام میں سے ہے بشکل دُم
ذوابہ و نیازک بھی اسی کی قسمیں ہیں ۔
راساً براس ۔ مراد برابر و مقابل ۔
ایلی ۔ اطاعت ۔ ناصیہ ۔ پیشانی ۔
الفی ۔ نام سردار قلاوزان شاہ ۔
مئین ۔ جمع مأۃ صدہا ۔ الوف ۔ ہزارہا ۔

صفحہ ۱۹۱

قاف و دال ۔ مزخرفات و ہرزہ گوئی (برہان)
وقاف ۔ موقف و مقام ۔ وایستادن در جنگ و
قرار گرفتن ۔
ثقاف ۔ راست کردن و یافتن ۔ و آلہ ہست کہ
بداں نیزہ راست کنند ۔ صاحب منجد ثقاف
بمعنی خصام لکھتے ہیں ۔
مشغلہ ۔ شور و غوغا ۔ لاجورد ۔ ایک نیلے رنگ
کا پتھر یہاں مراد سیاہ ۔
عنان ۔ سطح ظاہر آسمان و لگام ۔
سپہر و ستارہ ۔ فاعل و سنان مفعول ۔ نا دید فعل
کیونکہ غبار حائل تھا ۔
گروان ۔ گردندہ ۔ نجیع ۔ خون ۔
قتلی ۔ جمع قتیل ۔ نمود صحیح مینمود ۔
ترگ ۔ خود ۔ بارد ۔ متعدی ہے ۔

رشق - تیراندازی - نبال - جمع نبل تیرہا -
مشق - نیزہ زنی خرق - چاک زدن -
گہر - اصل - مر - عدد پنجاہ - جیسے
درجن بارہ - اور کوڑی بیس وخبر شعر آیندہ ہے
کلف - برداشتن - غائلہ - شر -

صفحہ ۱۹۲

ازخون الشان - ازخون مصریاں -
قبل ان جاشت الزحوف - پیشتر از
آنکہ لشکرہا جوش زنند -
جاشت - نہار - طعام صبح -
چنانکہ جس طرح کہ لمعان خورشید کی تیغ سے
سر صبح چاک ہوکر منتشر ہو جاتا ہے - اسی طرح
مصریونکا بیسرہ متفرق اور شکست خوردہ ہو گیا -
لمعان - روشنی و درخشش - مفرق سر
بام - صبح - سامی - بلند از سمو -
حزب اللہ - مراد مصریاں -
ملائکہ ارضی - اولیاء اللہ و اہل اللہ -
درست شد - ٹھیک بجا - صحیح -
خروا سجداً وبکیاً - زار قطار روتے
ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں -
اللہم - اے اللہ مدد کر لشکر مسلمانان کی
اور نہ مدد کر ان کے ضرر پر -
سبقت رحمتی علی غضبی - میری رحمت غضب
پر سبقت رکھتی ہے -
بتفلج - پازد - فوز - کامیابی -

نجاح - رستگاری - تتمہ - مبارک -
حماۃ - حامیان - رماۃ - جمع رامی - تیراندازان -
قارہ - نام تیراندازی و قبیلہ و تیرانداز -
غرض - نشانہ - تقریع - ملامت وسرزنش -
مبالات - باک و اندیشہ - علی الجملہ - یکبارگی -
رب لا تذر - اے اللہ نہ چھوڑ زمین پر کافروں
میں سے کوئی رہنے والا - دین ہدیٰ - اسلام -
تیمار - محافظت و غمخواری و فکر و اندیشہ -
بوار - ہلاکت - تورپنتی - یک حصہ سپاہ -
رعب - ترس - رہبا - بیم -
ہرب - گریز - روان - فوراً - فرفر -
مصر - اصرار کنندہ مضر - ضرر رسان -
ہیون - اسپ گھوڑے کی تعریف میں ہے -

صفحہ ۱۹۳

اعز مکان - دنیا میں عزیز تر مقام زین اسپ ہے -
سانح - ظاہر - عرضہ - پیشکردہ شدہ -
مرہفات - شمشیرہا - نسور - کرگس ہا -
لحوم - گوشت - سرور - جشن و شادمانی -
فما قرنا - ہم ان پر لا کی لائے اور کوئی ان کا معین نہ تھا -
افبالباطل - کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں -
اور حق میں لغزش کرتے ہیں -
سیعلم الذین - جن لوگوں نے ظلم کیا ہے -
وہ عنقریب جان لینگے کہ وہ کس جگہ لوٹائے
جائیں گے -
بحول اللہ ..... قوت اور طاقت سے اللہ کی

اور اس کی نعمت کامل اور کثرت احسان سے۔

موضع تیمم ذکرے کہ تقدیم یافتہ

مساق۔ جائے راندن۔ سیاق۔ روش۔

سمط۔ سلک۔ لآلی۔ جمع لؤلؤ۔ مروارید۔

سراچۂ غرور۔ دنیا۔ ریاض سرور۔ بہشت۔

انحلال۔ کھلجانا۔ وقائع۔ حادثات۔

متتابع وعلی التوالی۔ متواتر و پے در پے۔

بے نمک۔ نمک حرام و بدمزہ۔

متعارف۔ مراد معمول۔

دأب۔ عادت۔ احرار۔ آزادگان۔

ترشیح۔ پرورش۔ ترفیہ۔ خوشحال کردن۔

اراذل۔ کمینگان۔ تکدیر۔ تیرہ کردن۔

سبز گلشن۔ آسمان۔

ناپائدار عہد۔ بے وفا۔

کہ۔ کدامیہ۔ باز۔ بار دیگر۔

پسپے۔ درعقب۔ باز خار پسپے۔ خار و بیا۔ بعد ازاں۔

خار۔ کانٹا۔ انکار منع۔ فگار بمعنی زخمی۔

صفحہ ۱۹۴

کام۔ مقصد۔ کام۔ دہن۔

درد سر۔ صداع۔ خمار۔ نشہ کا اوتار۔

مقنطرات۔ دوائر صغار متوازی دائرہ افق بعض آنہا کہ فوق الارض باشد۔ مقنطرات الانحطاط نامیدہ شوند۔ و قسم اندیکے مقنطرات الارتفاع و دیگرے مقنطرات الانحطاط۔

محجوب۔ پوشیدہ۔ نضارت۔ تازگی۔

عما قریب۔ بہت جلد۔ در زمان اندک۔

دبور۔ پچھوا ہوا۔ نکباء۔ باد کج۔

نکبت۔ خواری و دردمندی۔ ذبول۔ پژمردگی۔

جفاف۔ خشکی۔ وصمت۔ عیب۔

محاق۔ سہ شب آخر ماہ۔ تالی۔ پس آیندہ۔

محتد۔ اصل و خاندان۔ منتجوہ۔ صاحب جاہ۔

تراجع۔ برگشتگی۔ دستخوش۔ مغلوب۔

صاحبی۔ شمس الدین۔ حرم۔ بارگاہ۔

مسرح۔ راہ۔ اعمال۔ کارہا۔

سحنہ۔ چہرہ و بشرہ۔

صفحہ ۱۹۵

توقی۔ حفاظت۔ بوائق۔ مہلکات۔

نجح۔ کار بر آری۔ استیناس۔ انس گرفتن۔

مشام۔ دماغ۔ امانی۔ آرزوہا۔

بشولیدہ۔ پریشان و شولیدہ۔

آشفتہ۔ پریشان۔ اور یہ عبارت حذف ہوگئی۔

در مسارات میگفت ے

فان قیل لی صبراً فلا صبر للذی
غدا بیدہ الایام تقتلہ ضرا

اس وجہ سے جملہ ناتمام رہ گیا۔

نفقہ۔ روزی و مایحتاج معاش۔

الاغ۔ خر و اسپ پیام۔

دناءت۔ کمینگی۔ نہمت۔ ہمت و حرص و قصد

فطام۔ بکسر جدائی مطبوع۔ پسندیدہ۔

مُولِم - الم رسان - مُوجِع - دردرسان -
لَیْتَ وَلَعَلَّ - تمنا و آرزو - کاشکے -
مایغنی عن الحدثان لیت - عروض حوادث
سے تمنا نہیں بچاتی -
مایغنی - بے پرواہ نمیکند - لیت - تمنا -
اختلاف و تردّد - ہر دو بمعنی آمد و رفت -
متفحص - جویا -
علم استیفا و حساب - متصدی گری -
محظوظ - بہرہ یاب (مصرع اس طرح ہے)
ع تو مید دلیر باش و چیرہ زبان
بروزن مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فعولُ
اور اگر چاہیں تو ادنیٰ تغیر سے دوسرا مصرع
بھی بن سکتا ہے ؎
دل را بہلاک خویش خوش گردانا
بروزن مفعول مفاعلن مفاعیلن فع - اور دونوں
وزنوں کا اجتماع جائز ہے -
بہ آنم - اس بات پر کلیتہً مجھے آمادہ نہ کردے کہ
آخر کار مجبور ہو کر جان دیدوں -
اذا عزمت - جب تو نے ارادہ کیا تو خدا پر بھروسہ کر -
نطاق - بکسر میان بند - الفرار - جس کا تحمل
نہ ہو اُس سے گریز چاہیئے (حدیث)
وقرب البحر - سمندر کی نزدیکی بلحاظ انجام قابل
پرہیز ہے -
امراء کے بعد ایک را چاہیئے -
صاحب - مراد شمس الدین جوینی

مروّج - رواج دہندہ - نامسرہ کھونٹا -
انتہاز فرصتے کردند - اُن امرا کو اچھا موقع
مل گیا -
ہنگام و مقام کے درمیان واو عطف ہونا چاہیئے -
شرّ - بدی - باز - کشادہ و اظہار و واضح
یا شر باز بمعنی شر بازی یا شر انگیزی شہر واضح
حقیقت یہ ہے کہ اس لفظ نے مجھے بہت پریشان
کیا اور پھر بھی کچھ بنائے نہ بنی یا شرہ و آز
بمعنی حرص یا یاز بمعنی دست درازی -
عاید - عود کرنے والا - مراد لاحق -

صفحہ ۱۹۶

جُرْبُزہ - مکاری - یادداشت - لئے آتی تھی -
داُب - عادت - خطیر - عظیم -
منتسب - نسبت رکھنے والا - یا منتصب
بمعنی قائم - جلائل - بزرگ جمع جلیل -
مُہام - جمع مہم - کار سخت -
متثبت - قائم یا متشبث دست زننده
بر استی تقریر نکرد - ٹھیک نہ بتانا -
وشایت - چغلی -
علی طریق الاشباع بڑھا کے -
مطیہ - سواری - تشبیب - تمہید -
مَنہج - راہ - مُخلص - گریز - تخلیص -
وجوہ - آمدنی - ناشستہ - صرف نہ ہوا -
من یسمع یخل - جو سنتا ہے - خیال کرتا ہے
کہ واقعی ہے -

خمر و خل۔ شراب و سرکہ مراد نوش و نیش۔
تعلق گوہر بزر۔ جیسے جواہر سونے پر جڑے ہوں۔
مزلیف۔ کھوٹا۔
مشنف۔ گوشوارہ دار۔
زیادہ از مطمع و مامول۔ خواہش و امید سے زیادہ۔
مشرف۔ چیف آڈیٹر۔ کرورا۔
مظان۔ جمع مظنہ جا بہائے گمانات۔
تقریر۔ مقرر کردن۔ نواب۔ جمع نائب۔

صفحہ ۱۹۷

تیر باراں۔ کثرت۔ مکایہ۔ مکار بہا۔
الاختصام۔ سخت نزد شمنان۔
تشابہ۔ بہتر۔ مقرطس۔ ہدف و نشانہ زدہ۔ مخبریت۔ دلتنگی
لجاج۔ ستیزہ و اصرار۔
اللجاج۔ ستیزہ از روئے نفع رسانی بالفعل کمترین شے ہے اور آیندہ اس کا ضرر بہت ہے۔
ملک۔ موٹنث ملک عقیلہ۔ بیگم و خاتون۔
داعیت۔ باعث۔ تطلیب۔ خوش کردن
مراسمہ۔ داؤ (داون) اقتراح فرمائش و حکم۔
اسعاف۔ پورا کرنا۔ دست۔ بار۔
قوائم۔ دست و پا۔ استعفا معافی چاہنا۔
فائزہ۔ نام کنیز ہے۔ سماجت۔ زشتی۔
دمامت۔ زشت روئی۔ الفت۔ ننگ و عار۔
دفع رامحل غیر قابل۔ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

افصاح۔ روشن شدن خالص کردن فصیح زبان شدن۔
الحاح۔ مبالغہ کردن۔ ادراج۔ درہم پیچیدن۔
یوغر القلوب۔ دلوں کو کینہ پر برانگیختہ کرتا ہے اور اس کا نتیجہ جنگ ہوتا ہے۔
قارورہ۔ شیشہ۔
فضل۔ بضمتین۔ فضلہ و زیادتی۔
ہضم رابع۔ ہضم امعا اول ہضم دہن۔ دوم ہضم معدہ۔ سوم جگر۔ چہارم امعاء۔
مستعد۔ آمادہ و قابل۔
تقیہ۔ حفاظت۔ شہوق۔ چڑھ جانا۔
اناء۔ ظرف۔

صفحہ ۱۹۸

ثم خلقنا۔ پھر ہم نے نطفہ سے خون بستہ بنایا اور اس کو لوتھڑا کیا۔ اور اس سے ہڈیاں بنائیں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔
انشأنا خلق دیگر سے مراد بصورت انسان ہو جانا۔
فتبارک اللہ۔ پاک ہے اللہ کہ بہترین خالق ہے۔
میقات۔ دقت کار۔ نفاس خون زادن۔
ماموں کی ماں کا نام مراجل ہے نہ فائزہ۔
حضیض۔ پستی۔ رضاع۔ شیرخواری۔
یفاع۔ پشتہ۔ ٹیلا۔
متنبی۔ شاعر مشہور کہ دعوی نبوت کرد۔
عذبات۔ تازیانہ۔ سیاط جمع سوط تازیانہ۔
تعریک۔ گوشمال دادن و تنبیہ کردن۔
ضربے تقتیم یافت۔ ایک ضرب لگی۔

صیاح - بکسر آواز بلند -
عویل - آواز بگریہ - نالہ -
نادبہ - بہتم - نوحہ وشیون - خامل - بے قدر -
نازل - پست -
فاصبر - صبر کر - جیسا کہ رسولان بلند ارادہ
نے صبر کیا ہے -
ذکاء - زود دریافت - فطنت - زیرکی وحذاقت -
ذہا - زیرکی وجودت فکر
حنکت - ادراک وتجربہ وپختگی -
صدق - سچ فرمایا ہے - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو کہا ہماری اولاد ہمارے جگر ہیں -
فروسیت - شہسواری -
دعوت ...... کرو - اسے بُرد -
تُرید ...... ارید - تو بھی کچھ ارادہ کرتا ہے اور
میں (خدا) بھی کچھ ارادہ کرتا ہوں - ہوتا وہی ہے
جو میں ارادہ کرتا ہوں -
دولتین - مراد سلطنت اموی وعباسی - ونام
تاریخ در بیان حالات ہارون ومامون -
تامین - آمین کہنا -
من ...... تا منہم - جس نے موافق کی اس
کی آمین کہنے کی آمین کہنا ان فرشتوں کا ہے -
تنفسہا سرد کشیدن - ٹھنڈی آہیں بھرنا
باد خزاں - ہوائے زمستان -
جوشیدہ - پُر از آتش غم -
ما اقعدنی - نہیں بٹھایا مجھ کو اس دن میں مگر

اس دن نے جس دن میں نے تیرے باپ سے
شرط کے پورا کرنے میں اصرار کیا تھا - یعنی
اگر میں فائزہ کے ساتھ ہم بستر ہونے پر
اصرار نہ کرتی تو یہ مامون نہ پیدا ہوتا اور
نہ محمد امین مارا جاتا -
نظم سے مراد ابراد ہے - ریبت - شک -
محاذات - مقابل - معاندت - ستیزہ -

صفحہ ۱۹۹

معادات - دشمنی - سُترگ - بزرگ -
تلہف - افسوس - ملمات - حادثات -
نائبات - حادثات - ربح - فائدہ -
ثریٰ - زمین نمناک - ثریا - پروین -
مع الحدیث - بات کے ساتھ بچہ دے - بات
سے بات پیدا کر - یہاں سے گریز مطلب کیطرف ہے
اغزال - ہرنی کا بچہ والا ہونا -
تصریح - رباعی ہے اور دو مصراع اول یہ ہیں -
از لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد
مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
مخاطب خیالی ہے اور بلحاظ مقام ایقا سے -
غلمان - جمع غلام - امرد -
خرگاہ چہل سپہری - چالیس قُبے اور کلس کا خیمہ -
ششتر - نام شہر سے از خوزستان کہ آنجا
خوب بافند - خصوصاً دیبا وقالین -
درگذر - گذر جانے والا -
صحیفہ مینا - آسمان - دوروزہ - چند روزہ -

مستظہر - قوی پشت -
مشرب عذب - چشمۂ شیریں - ؎
ہر کجا چشمۂ بود شیریں ٭ مردم و مرغ و مور گرد آیند
بازخواست - مواخذہ ۔
کوچ دادن - نقل و تحویل کردن - اسباب و
زن و فرزند را بطور ضمانت (اول) دادن -
میرا نسخہ محشی ساکت ہے - نسخہ تبریزی میں
قوت و زور کے معنے لکھے ہیں - لغات میں مناسب
محل معنے نہ ملے - محل بمعنی اجراء کار چاہتا ہے -
اضاعت - ضائع کردن -

صفحہ ۲۰۰

طلاع - بالا رونده **انجاد** - جمع نجد زمین بلند
مغیبات - غائب اور پوشیدہ امور -
تخطیہ - غلط ثابت کرنا - **عتب** - ملامت و خشم
و بفتحتین سختی و فساد و ناپسندیدگی -
مناص - گریزگاہ و مفر - **روزنہ** - دریچہ و سوراخ -
پناہت - تائے خطاب بمعنی خود ہے -
تلقین - تعلیم **ملقن** - معلم -
فسیح - فراخ - **ایادی** - جمع ایدی نعمتہائے -
ستایم - گرفتیم - **شطرے** - جزوے -
ضیاع - دیہا و زمین مزروعہ -
املاک - جائداد -
ممالیک - غلام **دواب** - چوپائے -
غیض - بفتح قلیل داندک -
ہرچگونہ - ہر گونہ و ہر چیز - **ایثار** - دادن -

تسویف - درنگ و تاخیر -

صفحہ ۲۰۱

قبا - جامہ دوتا - **میان بستہ** - کمربستہ -
الاغ - خر - **تنگ کشیدہ** - تنگ کسا ہوا -
کوچ دادن - نقل و تحویل کردن و اجراء کار
آن ..... جو ملک آپ کی ہے وہ تو ہے ہی جو
میری ملک ہے وہ بھی آپ کی ہے -
ماحی - مٹانے والا - **لواحق** - موجود -
عثرات - لغزش ہا جمع عثرۃ -
اسمعت البشائر - سنائی گئیں خوشخبریاں -
تہنیت - جاوزیدن باد (فرمودہ کے بعد کہ چاہیئے)
قامت - قدامت - **القاء رفق** - رحم کرنا -
استبداد - تنہا بکارے ایستادن - مراد انہماک -
انشراح صدر - کشادہ خاطری و خوش دلی -
کوچ دادن - سرانجام و انصرام کار کردن -
دما العصفور - چڑیا اور اس کی چربی ہی کیا -
ہدہد - پرندہ کہ مطیع حکم سلیمان بود -
مطوقہ - قمری و کبوتر و ہر پرندہ طوقدار -
مطوق - طوقدار - **رسل** - جمع رسول قاصدان -
ہوادی حمائم - کبوتران اسیر (صراح) -
انقضاض - پر جوڑ کے ٹوٹ پڑنا -
ہزت - حرکت - **جناح عزیمت** مراد ارادۂ سفر
مندرج گردانید - **ذشت** -
وکیف - کس طرح اثر کرے - بات عمازونکی (میں
تیری آبرو سے مشرف پر نثار ہو جاؤں) کیونکہ انکی

غماز بان تیرے علو مرتبت کی نسبت ایسی ہیں
جیسے کہ بچھو سخت پتھر میں ڈنک ماریں۔
مفتتح۔ آغاز۔ مزین صحیح مزیّن۔

صفحہ ۲۰۲

یا لیت...... کاش کہ جانتی میری قوم اس مغفرت
کو جو اللہ نے مجھ پر کی اور مجھ کو منجملہ مکرمین بنا دیا۔
وسطائی۔ درمیان۔ منشرح۔ سیر و کشادہ۔
بصحرا انداختہ۔ کنایہ از آرام و اطمینان۔
دستی عاجل۔ فی الحال۔ ثوران۔ جوش۔
بطش۔ سخت گیری و حملہ۔ طیش۔ غضب۔
مکتسب۔ حاصل کردہ۔ مستظہر قوی پشت۔
مُجِدّ۔ ساعی۔ مستعد آمادہ و تیار۔
مغبوط۔ قابل رشک۔ محسود۔
استدراک۔ طلب و دریافت چیزے کردن۔
حبل ثقیل۔ بار گشیدن۔ نوائب۔ جمع نائبہ
والیسر...... اور آسانی مقرون تھی اس
کے داہنے ہاتھ سے۔
بلکاسی۔ شاہی یعنی اپنے نام کے ساتھ یہ
مُشرف تھا کہ "بلکاسی"۔ الفاظ لکھتا تھا۔
چنان رقم...... یہ الفاظ اس طرح لکھتا تھا
کہ لفظ بلکاسی کی "سے" کا دامن صاحب دیوان
کے نام کو کاٹ دیتا تھا۔
تشہیر۔ و شمالہ کا ردوطہ شمشیر ساختن مراد دنبالہ۔
استخفاف و استحقار۔ تحقیر و تذلیل۔
مستسعی۔ باعث۔ تعرّضا۔ مستہزئ۔

صفحہ ۲۰۳

خصمی۔ دشمنی۔
گردن سرخ کردن۔ قتل شدن۔
برغو۔ سیاست و نالش (غیاث)۔
تجلدت۔ بلندی۔ متفادی۔ کنارہ کش۔
مواجہہ۔ مقابلہ۔ طوبی صحیح طوے۔ جشن۔
ایلچیاں را۔ برائے ایلچیان۔
شماتت۔ بدگوئی۔

صفحہ ۲۰۴

لحم...... حرمت...... محقق است۔ یعنی
گوشت خنزیر۔ تکہ۔ پارہ۔ بوٹی۔
التقام۔ لقمہ بنانا۔ کھانا۔
انباقان۔ مصاحبان۔ مستجار۔ دلیر۔
تنکر ناشناسائی و کراہیت۔ مصابرت صبر۔
مثابرت۔ دوام و ہمیشگی۔
مکابدت۔ سختی و رنج۔
معاندت۔ دشمنی یعنی پرواے سختی فلک نمیکرد۔
عُراضہ۔ تحفہ پیشکش مشمول ملازمت حضوری۔
تکشمشی تنظیم۔ مضطرم آگ بھڑکانے والا۔
وُشاۃ۔ جمع واشی نمام۔ سعاۃ۔ جمع ساعی نمام۔
فزع۔ ترس و بیم۔ مناصبت۔ دشمنی۔
سفاہ ذاد۔ ایک حماقت ہے کہ دور کیا
علم نے تجھ سے عذاب کو اور گمراہی۔ جیسا
میں فائدہ یا ہدایت و سامان ہے۔

صفحہ ۲۰۵

ضمان۔ مراد اجارہ۔

ایادی نعمت ہا۔ مربوب۔ پرورش یافتہ۔
ارتث۔ نکوئی و احسان۔ عصابہ۔ پٹی۔
وقاحت۔ بے شرمی۔ کفران ناسپاسی۔
مفتری۔ تہمت و بہتان لگانے والا۔
لا تلبسو الحق۔ بالناس دو حق کو باطل
کے ساتھ اور حق کو نہ چھپاؤ درحالیکہ تم جانتے ہو۔
منزجر۔ آزردہ خاطر۔ بر تقدیر۔ بر فرض۔
توفقات۔ نذر و پیشکش۔
نازک صحیح نازل۔ وارد۔
نارد صحیح عارد۔ متنسقات مراد مخالف۔
تصدی۔ پیش آمدن و ارتکاب۔
ذنابہ۔ دنبالہ۔ تتمہ مقاطعہ اجارہ۔
اضعافا۔ دوچند۔ مضاعفہ۔ مراد چہار چند۔
منکسرات۔ جزئیات۔ آمدنی سوا۔
متعسر الحصول۔ جن کے حاصل ہونے
کی اُمید نہیں۔ مراد غیر معمولی۔
سرجملہ۔ تفصیل۔ جرائد۔ دفترہا۔
کتبہ۔ جمع کاتب۔ محاسبین۔ کلرک
در آیاد صحیح درنیا پار۔ متقدم۔ سابق
ازاء۔ مقابل۔ مضایقت۔ تنگی۔
مناقشت۔ جھگڑا۔ مثل۔ مساوی۔
مبجل۔ بزرگ و معظم۔ غماز۔ چغلخور۔
ہماز۔ عیب جو۔ ملح مستید۔ مضر و پیشر ند۔
اذوان۔ کمینگان۔ بعرض۔ بکسر آبرو۔
سلیم۔ درست۔

صفحہ ۲۰۶
توقیر۔ عزت و وقار۔ وجوہات۔ آمدنی و تنخواہ۔
حوالات۔ دہانید۔ نازلی۔ خراب حالی۔
مستقرضات۔ قرض و وام۔
منصوبہ۔ ایک بازی نرد کا نام و خیال۔
استفراغ۔ رفع چیزے خواستن۔ یا استطلاع
اطلاع حاصل کردن۔
متصرفان۔ تحصیلداران۔
استیفاء۔ پورا کرنا۔ بیباق کرنا۔
خطاب حکم۔ درگذشت معاف کردیا۔ فاعل ابا تا
کارنامہ۔ دستور العمل و کار و ہنر را گویند کہ
کم کسے مثل او تواند کرد۔
بارنامہ۔ بارلئے نہاد۔ اسباب تجمل و بزرگی۔ و
نازش و مباہات و لقب نیک بمعنی مدح و نعت۔
معاودت۔ واپسی۔ دہن۔ فم۔ مُنہ۔
کالنقش۔ پتھر کی لکیر کی طرح۔
مرتسم۔ منقش۔ عالم ملک۔ دُنیا۔
وارد۔ حادثہ۔ واقعہ۔ ازوراء۔ از پس۔
فضاء۔ میدان۔ سلسلہ وار۔ مسلسل۔
اس صفحہ کے چند الفاظ جو حساب سے تعلق رکھتے
ہیں۔ لغات میں مناسب محل ان کے معانی نہ
ملے۔ لہٰذا مجبوراً قیاس سے کام لیا گیا۔ دونوں
نسخے بھی یہ الفاظ چھوڑ گئے:۔

صفحہ ۲۰۷
دستنا وادن۔ حاصل ہونا۔

سے نئے برقل۔ برقل د شعلہائے آتش کو کیا روک
سکتا ہے۔ وہ تو خود ہی جل جائیگا۔
دریا۔ سمندر۔ تخویف۔ ڈرانا۔
استنزال۔ نیچے اُتار لانا۔
وعید۔ ڈرانا۔ امور مذکورہ کا ظہور نا ممکن ہے
اس لئے ایسا کرنا فضول ہے۔
الفی۔ نام سیف الدین قلاؤن۔
اشقر سنقور۔ نام بادشاہ مصر۔
مکاوحت۔ بواو۔ جنگ کردن۔
شواغل۔ کارہا۔ مشتاۃ۔ مقام گرم۔
نہضت۔ کوچ۔ یامات۔ ڈاک چوکی۔
ساوریات۔ رسد کی چیزیں مگر لغات میں نہ ملا۔
طرد۔ اسپ راندن۔ مسطاو شکار۔
عمل۔ تعلق۔ ضلع۔ رحبۃ الشام۔ نام موضعے
نرگہ۔ نرغہ گھیر لینا۔ ہجوم۔ محاصرہ۔
ابناقان۔ مصاحبان۔ لال۔ گونگ۔
سنبلہ۔ خوشہ کی شکل سنان کی ایسی ہوتی ہے۔
الف سان۔ راست۔ سین۔ دندانہ دار۔ و
رخنہ دار۔ دال۔ کج و خمیدہ
(ان تینوں حروف کا مجموعہ اسد ہوتا ہے)۔
جمع شین اسد ہے۔

صفحہ ۲۰۰

تشریف۔ مشرف کر دینا۔
انفصال۔ انقطاع جسم و روح۔
شیران شکاری۔ کنایہ از بہادران۔

موازی۔ برابر۔ انفضال۔ روانہ شدن از
دیرا سیر۔ بقایا۔ رقم باقی۔
بحث۔ کریدنا۔ استفحاص۔ جستجو۔
استقصاء۔ ہمہ را فرا گرفتن۔
استخلاص۔ نکال لینا۔ حاصل کرنا۔
مدعی۔ رقم مطلوب۔ بے فتور بے سستی و تاخیر۔
تبعید۔ دور کرنا۔ آمال۔ اُمید ہا۔
تقریب۔ نزدیک کرنا۔ آجال۔ مرگ ہا۔
خود چارہ نیست۔ چارہ بھی نہیں ہے۔
موقوف مقید و بند۔ ارزیر۔ رانگا۔
ناض۔ طلا۔ صرف۔ خالص۔
صُفر۔ روئے۔ جستہ۔
حبات لآلی۔ دانہائے مروارید۔
زواہر۔ جمع زاہر۔ ستارہائے روشن۔
مسعود۔ مبارک۔ متلالا۔ تابان۔
خرزات۔ مہرہ ہا و فقرہائے پشت۔
سفال۔ ٹھیکری۔ فال۔ شگون۔
فراش۔ فرشہا۔
عبقری۔ منسوب بہ عبقر و آں دیہیست کہ
عربان جامہ و فرش خوب را بآں نسبت دہند۔
ریّا۔ سیراب۔ خوش منظر۔
حُصر۔ جمع حصیر ٹاٹ۔ بیحصر۔ بے شمار۔
بوریا۔ چٹائی۔ توالیہ۔ جمع تلیہ۔ بال کہنہ۔
طوارف۔ جمع طارف۔ بال نو۔
خسائس۔ جمع خسیس۔ کمینہ و ادنیٰ۔

طرائف۔ جمع ظریف۔ نادرات۔
اوانی۔ جمع الجمع اناء۔ ظروف۔
بازنیات۔ سونے کا کام کیا ہوا۔
مکنونات۔ مال مدفون۔
رثاث۔ بکسر جمع رث کہنہ۔
اثاث۔ اسباب وسامان۔
طاقات۔ جمع طاقہ۔ تھان۔
اثواب۔ جمع ثوب۔ جامہ ولباس۔
نطاقات الواب۔ مراد پردے۔
نطاق۔ بکسر کمر و میان بند۔
جواری۔ جمع جاریہ کنیزگان۔
حسان۔ جمع حسناء۔ زنان حسین۔
خیرات۔ نیکوان۔
دور از چشم بدخساں۔ کمینوں کی نظر بد سے جو دور ہیں۔
بیت البقر۔ گائے بیل کے رہنے کا گھر۔ گونڈہ۔
اصطبل۔ گھوڑوں کے رہنے کی جگہ۔
غلمان بیت البقر۔ بیل کے نگہبان۔
غلمان اصطبل۔ سائیس۔
بیت النوبہ۔ نقارخانہ۔ بوق۔ بگل۔
صاہل۔ گھوڑا۔ ناہق۔ گدھا۔
افراس۔ جمع فرس۔ اسپہا۔
بغال۔ جمع بغل۔ خچر۔
رخیص۔ ارزان۔ غال۔ غالی گراں۔
ناقہ۔ اونٹنی۔ جمل۔ اونٹ۔

جدی۔ بزغالہ نر۔ حمل۔ برہ۔
خساست۔ کمینگی۔ گردون۔ چھکڑا
صفحہ ۲۰۹
صیانت۔ حفاظت۔ عِرض۔ بکسر آبرو۔
عَرَض۔ مال۔ رستہ۔ صف وقطار۔
عرض۔ پیش کردن۔
لابارک اللہ۔ نہ برکت دے اللہ تعالیٰ آبرو میں اور میرے مال میں۔
پشت پازدن۔ ٹھوکر مارنا۔
مقتنیات۔ کسب وحاصل کردہ۔
نفیس۔ مرغوب۔ خسیس۔ ادنیٰ۔
عین۔ زر۔ منقود۔ کھرا۔
اثر۔ نشان۔ مفقود۔ گم۔
بضائع۔ جمع بضاعت۔ سرمایہ
سراب۔ نمائش آب۔ ضائع۔ برباد۔
املاک۔ جاگیر۔ املال۔ ملال پہونچانا۔
وثائق۔ جمع وثیقہ۔ تمسکات۔
موروث۔ آبائی۔ مکتسب۔ حاصل کردہ۔
تسلیۃ الاخوان۔ اُن خطوط کا نام ہے۔ جو علاء الدین نے محبس سے لکھے ہیں۔
مستوفی۔ کامل۔ جہان۔ زمانہ۔ عالم۔
تعب۔ رنج و ماندگی۔
اجلاف۔ مردمان فرومایہ وستمگار۔
تلبث۔ قیام۔ تانی۔ تاخیر۔
نوائر۔ جمع نائرہ آتش۔
مغائظت۔ غیظ وغضب۔

عواصف - بادہائے تند -
رُکون - ساکن و آرمیدہ شدن -
مغالبت از حد درگذشتن - اجتہاد - سعی کردن -

صفحہ ۲۱۰

بستار - بگرفت - مُضاف - اضافہ کردہ شدہ -
عرض - پیش کردن - دُجَیل - دجلہ کی تصغیر ہے - دجلہ کی ایک شاخ مقام دجیل میں لیگئے ہیں -
رفع کردن - بادشاہ کے سامنے لے جانا -
عُشرِ معشار - سواں حصہ - بوجہے بطریقے -
مہادنہ - نرمی و صلح - مرافدت - عطا -
سُخط - غضب - قضاکارکرد - قضا نے اپنا کام کیا - بودنی - ہونے والا -
قسمت - تقسیم - بوسے - امید -
اضاعت - بربادی - مستعد - آمادہ و قابل -
وبعد معرفتی - زمانہ کی عادت پہچاننے کے بعد اس وقت میں نے اپنے نفس کی نافرمانی کی کیونکہ نفس نے اطاعت زمانہ کی تھی -
طغاجار - نام شخصے - سرِیحوچی - سیاست کرنیوالا -
اولئک الّذین - وہ ایسے ہیں کہ ان کے اعمال باطل ہوگئے -
یحوچی - از سرلو - مواخذت - گرفت و بازخواست -
معاقبت - عذاب کرنا - جیران - ہمسایگان
بطانہ - دوستدروں -
کنوزِ دفین - خزانہائے مدفون -
ثمین - قیمتی -

درخارج ہمیں نام داشت - بظاہر تو یہی نام تھا - یعنی حقیقۃً جواہر تھے - یا برائے نام تھے -
استکشاف - دریافت کرنا - پوچھنا -
رباط - مہانسرائے - خانقاہ - مراد مقبرہ -
مستحدث - مراد نو تعمیر -
عشائر - جمع عشیرہ قبیلہ -
نبش - کھودنا - فتش - تلاشی لینا -
ہدم - گرادینا - ڈھادینا - کنس - جھاڑو دینا -
ہمہ - تمام مقام وجا - وفود - گروہ

صفحہ ۲۱۱

مَغرس - درخت بونے کی جگہ - مراد تھالا -
بہجت - خوبی و شادی و نکوئی -
معرس - اسم ظرف از تعریس کہ بمعنی درآخر شب فرود آمدن است - اسے فرودگاہ و منزل -
رکاب صحیح رقاب - جمع رقبہ گردن -
مطوق - مقید - طوق درگلو - دغل - کینہ -
غُل - طوق و زنجیر - ذل - ذلت -
شنف - گوشوارہ - رقیت - غلامی -
سوار صفت - کنگن کی طرح -
مستور - کنگن پہنایا ہوا مراد ہتھکڑی پڑا ہوا -
مطموس - معدوم و محو - ثانی - سکون -
سلطان مملکت جوارح - کنایہ از دل -
طلیعہ - طلایہ - نعم الاجر - بہترین صلہ -
مشحون - پُر -
قال اللّٰہ - فرمایا خدا نے - برتر شد - صبر کرنیوالوں

ہی کو تو ان کا بھرپور اور بے حساب بدلہ دیا جائیگا۔

مجرّد۔ صرف ۔ خُسران۔ نقصان۔

در روئے صحیح از روئے تقبّل۔ قبول کرنا۔

حدید۔ لوہا۔ مخشوب۔ چوبین۔

عِداد۔ شمار۔ وشاح۔ حمائل۔

بالا۔ قد۔ معانقہ۔ دست درگردن انداختن۔

معالقہ۔ آویزش۔ لٹکانا۔

رونق بازار۔ رونق۔ چہل پہل۔

چوبین۔ لکڑی کا۔ املا کردن صحیح مصراع میں

دستم من درگردن گیر۔ میرے ہاتھ اپنے گلے میں ڈال۔

برادر شمس الدین۔ فرستادہ کا فاعل علاء الدین۔

اسمع۔ تجھ پر جانیں فدا ہوں۔ سن قول ایک جوان

(علاء الدین) کا جس کو اس کے دشمن معرض خطرہ

میں لائے ہیں۔

صفحہ ۲۱۲

اشکو۔ شکایت کرتا ہوں اپنے پروردگار و منعم

سے ظلم زمانہ کی جو عبرت ناک امور لاتا ہے۔ میری آرزو

معشوق باریک کمر و سرو قد سے گلے ملنا تھا۔ یہ

دو شاخہ لکڑی میری مطلوب نہ تھی۔

عِبَر۔ جمع عبرت نصیحت۔ عناق۔ گلے ملنا۔

ہیفاء۔ زن باریک کمر۔ بان۔ ایک درخت

ہے جس کو قد معشوق سے تشبیہ دیتے ہیں۔

بان۔ وہ دو شاخہ لکڑی جو اس کے گلے میں

ڈالی گئی مراد ہے۔

وطر۔ حاجت۔ خواہش۔ غرض۔ بال

آئِس۔ ناامید۔ تلفیق۔ دو سخن را بہم آمیختن

مراد تصنیف۔ مواتات۔ موافقت۔

معانات۔ رنج کشیدن۔ مقاسات۔ جھیلنا۔

مکائد۔ جمع مکیدت بد اندیشی۔

کالہشیم۔ جیسے بھوسا جسے ہوا اڑا دے۔

مساراۃ۔ راز گوئی۔

غُنج و دلال۔ ناز و کرشمہ۔

رَمَیت۔ تیر مارا میں نے دشمنوں کو بایں حیثیت

کہ ترمی نہیں کرتا ہوں میں ذلت و فروتنی کیساتھ

گردش و حادثات زمانہ کی وجہ سے اور یہ بہت

تعجب کی بات ہے میں کیونکر پروا کروں امور دشوار

کی جبکہ میرا خدا نگہبان ہے۔

مُساہم۔ شریک۔ مِجَنّ۔ سپر۔

مِحَن۔ جمع محنت۔ یخ۔ ییلاق۔ گرم سیر مقام۔

صفحہ ۲۱۳

اُلاکہ سہ الاکہ۔ پیغام و نوشتہ را گویند کہ زبان بزبان

و دست بدست برسانند۔ مراد قدم قدم (برہان)

مقانب۔ لشکر پیشرو۔ تبیرہ زن۔ نقارہ زن۔

عُصابہ۔ گروہ۔ ضلال۔ گمراہی۔

اَرذال۔ کمینگان۔ ابداع۔ ایجاد۔

غرور۔ فریب۔ صُراح۔ خالص۔

بل کذبوا۔ بلکہ جھٹلایا انہوں نے اس امر ہی کو جس کا

ان کو علم نہ تھا۔

بہیج۔ شگفتہ۔ فاجر۔ بدکار۔

برطیل۔ رشوت۔ ارتشاء۔ رشوت لینا۔

جیث ما - جہاں کہیں طلب کیا اور چاہا -
عرض - آبرو - ملوث - آلودہ -
شنیع - بد - مترصد - منتظر -
استیناف - ازسرنو - خداع - مکر ہا -
روزبروز - ہرروز - زر - مراد طمع -
زور - قوت و جبر - آز - حرص -
زیر و زبر - مراد قلیل و کثیر -
زُور - مکر - تحلیق - گڑھنا -
تا بازیچہ یا زیچہ - تا بار دیگر بکدام بازی و شعبدہ -
اقتداح - تیر اندازی - اہواء - خواہشات -
مہرہ - ماہرین - تزویر - مکر و فریب -
موسوم - مراد ملزم و تہمت زدہ -
مرقوم - مہر کردہ - مجہول گمنام غیر معروف -
دست کردن - دستیاب کردن -
شنگرف - شنجرف - نیرنگ طلسم و سحر -
اقمشہ - جمع قماش - کپڑے -
تفتیش - تلاشی -

صفحہ ۲۱۴

مجاہیل - جمع مجہول - گمنامان -
تکمیل - تہذیب - تامیل - امید دلانا -
اباطیل - جھوٹی باتیں - مزیف - کھوٹا -
مہیج - برانگیزندہ - مزخرفہ - باطل -
سال مذکور - جو سونے - بحری - دریائی -
تحری - شائستگی و سزاواری و صواب جوئی -
درنگ کردن و کاوش نمودن -

درد - تکلیف - مشق - تیغ زنی -
رشق - تیر اندازی - البشان - سنقور عیسیٰ -
متصدی - مرتکب - اثارت - غبار انگیزی -
فتن - جمع فتنہ - عائدہ جدیدہ - ہر دو مقام -
تحذیر - حذر کرنا بچنا - ابتہاج - شادمانی -
الوکت - نامہ و پیغام - انہاء - اطلاع -
عارفہ - نکوئی -

صفحہ ۲۱۵

جاذبہ - کشش - فرا بافتہ - ساختہ -
اغلوطہ - مسئلہ کہ بداں کسے را در غلط انداز ند -
محشی - جاری کنندہ - المعیت - تیز رائی -
آیت افترا - فقد افتریٰ اثماً عظیماً -
ازرار - جمع زر گھنڈی -
ازورار - کجی - راز زار میں زار برائے
کثرت ہے یعنی اسرار کثیرہ -
اوزار - جمع وزر بمعنی گناہ -
لازالت ثابتۃ الارکان - اس کا مرید دولت
قائم الارکان ہمیشہ رہے -
کشف القناع - کھلنا گھونگھٹ کا - مراد
اظہار پنہان -
باشباع - بخوبی و بکمال - مزوّران - مکاران
تزویر - مکر و فریب و دروغ -
تنفیر - نفرت کنندہ -
تخلیص - رہا کر دینا -
تخلیہ سے بھی مراد رہائی ہے -

تمنیتہ۔ آرزو دلانا۔ دستیار۔ معین۔
دستور۔ وزیر و مختار۔ سلسلہ۔ زنجیر
توکیل۔ سپرد کردن۔
از دور فلک۔ یہ ایک مصرع ہے۔ جو بطور مصرع ثانی لکھا ہے۔ وہ عبارت نثر ہے۔ اور مقفی جس کا قافیہ دوسرے جملہ میں ہے۔ یعنی حال اور سوال قوافی ہیں۔
بدیع علی کل حال۔ نہ ہر حال میں عجیب نادر نہیں۔
استحالت۔ محال ہونا۔ دو مسئلہ سے مراد دور و تسلسل ہے۔ جس کو حکما محال مانتے ہیں۔ اور یہ الفاظ مصرع بالا میں آئے ہیں۔
کلاءت۔ بوزن و معنی حراست۔ حفاظت۔
الحمد للہ۔ اللہ کا شکر ہے اس پر جو اس نے حکم کیا۔ اور بھلائی ہے اس میں جو وہ حکم کریگا جو اللہ نے چاہا وہ ہوا جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

صفحہ ۲۱۶

ورد۔ بکسر وظیفہ۔ سُبحہ ذکر و نافلہ و بفتح تسبیح۔
اس کے بعد بیان پڑھا۔ مورخ۔ نوشتہ۔
اذ السحر یکن۔ جبکہ وہ نہیں ہوتا ہے جس کا تو ارادہ کرتا ہے پس ارادہ کر اس کا جو ہوتا ہے۔
رزین۔ مستحکم و استوار۔ متین۔ محکم۔
انقشاع۔ کھلجانا ابر کا۔ غمام۔ ابر۔
نجوم۔ جمع نجم۔ شیب۔ مخفف شیب یا شیبت بمعنی رنگ غیر اصلی۔
حضیض۔ پستی۔

دشمن کامی۔ مقصد دشمن کا پورا ہونا۔
امعان۔ غور۔ ابتلا۔ امتحان و بلا۔
دشخواری۔ دشواری
والحمد للہ۔ جمیع حمد ثابت ہے اللہ کے لئے اول میں بھی آخر میں بھی۔
شیعہ۔ گروہ۔
اولئک الذین۔ وہ لوگ جنہوں نے خریدا تماشے اور بازی کی باتوں کو اس سے مراد مفتری لوگ ہیں۔
مبادرت۔ سبقت۔ تقاعد۔ باز ایستادن کار سے
تقاعس۔ بازپس شدن۔ و خویشتن را کشیدن از کار۔
قرعہ۔ بضم پانسہ۔ فال۔
تسویف۔ تاخیر و درنگ۔
تعویق۔ باز داشتن۔ رقعہ۔ بساط۔
رعاع۔ بکسر مردم ناکس از گوشہا۔ از کنارہا۔
پیرو۔ متبع۔ آیات نشانیہا مراد افترا۔
روایات۔ بیانات۔ ناراست۔ دروغ۔
عنعنہ۔ از فلاں۔ از فلاں۔ یہ حدیث کی اصطلاح ہے۔ احادیث کو وثوق کے لئے عن فلان عن فلان سے روایت کو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہونچا دیتے ہیں۔
ماثور۔ منقول۔ آحاد۔ خبر شخص واحد۔
ما ہذا۔ نہیں ہے یہ مگر ایک دروغ گڑھا ہوا۔
مسلسل۔ سلسلہ وار۔ وہ حدیث جس میں گیپ نہ ہو۔ متواتر۔
وکذلک۔ اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے

دشمن ہیں۔ اسی طرح (گویا) ہم نے خود (آزمائش
کے لئے شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن
بنایا۔ وہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی
غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں۔
مضمار۔ میدان۔ **ضنیع** ۔ خوب بنا ہوا گھوڑا۔
احسان مند۔ یا۔ **رضیع** ۔ شیر خوار۔

صفحہ ۲۱۷

مربی۔ پرورش یافتہ۔ **ظعن** ۔ بفتح۔ سفر۔
نکبت ۔ بفتح ۔ دردمندی و خستگی ۔
مطیف ۔ طواف کنندہ و زیارت کنندہ۔
چوں نالہ خود ۔ جس طرح ان کا نالہ سینہ میں
مقید تھا۔ وہ خود بھی مقید تھے۔
محاورت ۔ گفتگو۔ **مجاورت** ۔ نزدیکی و قربت۔
نفثت ۔ فضلہ از دہن انداختن۔ مراد آہ کرنا۔
مصدور۔ صاحب درد سینہ۔
بثثت ۔ آشکارا کردن راز و حال و اندوہ سخت۔
مکظوم ۔ مرد گرفتار اندوہ۔
اعبائ ۔ جمع عبٔ بار۔ **بلوی** مصیبت۔
صہوات ۔ جمع صہوہ ۔ میان پشت اسپ۔
عقبہ ۔ جائے بر آمدن دشوار از کوہ کہ بدشواری
ازاں بالا تواں رفت ۔ گھاٹی۔
استنطاق ۔ بات پوچھنا۔
ممالیک ۔ جمع مملوک ۔ غلامان۔
جبابرہ ۔ جباران۔
صعالیک ۔ جمع صعلوک ۔ گدایاں۔

تحرز ۔ بچنا۔ **تصون** ۔ بچنا
راہیں ۔ کسی بادشاہ کی موت کے وقت تمام
راستے بند کر دیتے تھے۔ تا کہ کسی قسم کا خرخشہ
شہر میں واقع نہ ہو۔
تخییل ۔ حیلہ گری ۔ **مخلّٰی** رہا ۔
تباشیر ۔ نور صبح۔ **فلاح** ۔ رستگاری و فیروزی۔
ہموم ۔ غمہا ۔ **حدید** ۔ آہن ۔
کید ۔ مکر ۔ **وکید** ۔ محکم ۔
حُساد ۔ جمع حاسد۔ **مبادی** ۔ آغازہا۔
مقاطع ۔ انجامہا۔ **موقّت** ۔ مراد مقرر۔
ارتیاب ۔ شک ۔
والامور ۔ ہر بات کا ظہور منحصر ہے اس کے
وقت پر۔ اور ہر وقت موعود کے لئے ایک تحریر
ہے اس میں سے خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے
اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے
پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) ہے
تشرب ۔ پینا ۔ **عقار** ۔ شراب ۔

صفحہ ۲۱۸

موازرت ۔ معاونت ۔
غراب البین ۔ جدائی کا کوا ۔
من شاعر ...... کسی شاعر نے جدائی میں ایک
قصیدہ کہا جس میں مرثیہ کسی بادشاہ کا ہے۔
اور اس کی روی حرف کاف ہے۔ اس قصیدہ
کی بنا ایطاء پر ہے۔ اور اس میں اقواء و اکفاء
واصراف نہیں ہے۔

اقواء۔ اختلاف حرکت روی رفع و نصب
وجر کے ساتھ۔
اکفاء۔ اختلاف روی بحروف قریب المخرج
جیسے سگ اور شاک کا قافیہ اس کو اجازہ کہتے ہیں۔
اور مطلق اختلاف روی کو اکفاء کہتے ہیں۔ اور
بعضوں کے نزدیک اختلاف روی بقرب مخرج
کا نام اکفا اور بعد مخرج کا نام اجازہ ہے۔
اصراف۔ شارح خزرجیہ کے نزدیک اختلاف
مجری بضمہ و کسرہ کو اقوا اور اختلاف بفتحہ
و کسرہ یا ضمہ کو اصراف کہتے ہیں۔
قراقار۔ غلام حبشی کنایہ از مرگ۔
قُناق۔ آواز زاغ۔ غشی۔ بیہوشی۔
قفص۔ قفس۔ پنجرا۔ عشرین۔ بیس۔
ذی الحجہ۔ حج کا مہینہ۔ بقرعید۔
تحجہ۔ سن ثمانین وستۃ مائۃ چھ سو اسّی۔
روز بازار۔ رونق۔ سلسلہ۔ زنجیر۔
شنخو دنا۔ بخیرا سشیوند۔
شاہ گو۔ واسطے شاہ گوینده۔

صفحہ ۲۱۹

عشرین ذی حجہ۔ ۲۰ ماہ ذی حجہ۔
اسفار۔ صبح۔

جلوس سلطان احمد

مقام۔ بفتح۔ مصدر میمی۔ قیام۔
مفاوضت۔ مشورہ گفتگو بکسر مصلحت۔

استخارہ۔ طلب خیر حبیا و کردن۔ قرار دادن۔
تجدید یا۔ نو کردن۔ تجدید۔ عالیستن۔
مانا گویا۔ قارح چو صحیح قدحچہ۔

صفحہ ۲۲۰

نبید۔ شراب۔ خوبی۔ خوب ہستی۔
نائے۔ بانسری اور گلا۔ ممہد۔ گسترده۔
لقد زادت...... زمانہ میں حسن و خوبی بڑھ گئی
جب سلطنت احمد نے تائید اسلام کی۔
از مرکز خاک بمحیط افلاک رسانید ند آواز
مفہوم شعر مذکور زمین سے آسمان پر پہونچائی۔
نتائج۔ جمع نتیجہ۔ ایناق۔ یار و مصاحب۔
امراق۔ معشوق و شگفتہ خاطر و سبکروح۔
انیش۔ رفیق و خوب۔ و یا بمعنی ہستی۔

صفحہ ۲۲۱

آگین۔ رخسار۔ خوے۔ بفتح عرق و پسینہ
وشی۔ جامہ منقش و رنگین (منتخب) و منسوب
بشہر وش کہ جامۂ لطیف آنجا بافند (بہار) اگر
بمعنی گل باشد خوب است۔ ایناق و امراق و انیش
کے معانی قیاسی ہیں۔ لغات میں نہ ملے۔
کُنگلک۔ پیراہن۔ تیرلیک۔ پیشواز۔ قبا
یہ دونوں الفاظ بھی نہ ملے۔ شاید ترکی ہیں۔
بُرک۔ کلاہ (ترکی بہار میں ہے)۔
بغتاق۔ بفتح کلاہ و لبادہ۔ آل۔ سرخ۔
آتشی۔ سرخ رنگ
اقطار امطار۔ قطرات باران۔

رنگ ۔ مکر ۔ نیرنگ ۔ افسون و جادو۔
ورشکم شیشہ ۔ شیشہ کے اندر جو ہوا ابھری جائے
وہ ٹھہراتی نہیں اسی طرح تک ہائے اعادی بھی باقی نہ رہے۔
ناب ۔ شراب خوشبو ۔
غم انجام ۔ بآخر رسانندہ غم رہا۔
دی ۔ روز گذشتہ ۔ دُرد ۔ ضد صاف ۔
قضا کردن ۔ تلافی ما فات کرنا ۔ بدلہ کرنا ۔
نشنیدہ ۔ نہ سونگھی ۔ گردِ فلک صحیح گرفلک
سبحبہم وصفحہم ۔ قریب ہے کہ جزا دیگا خدا اُنکو اُنکے کاموں کی۔
اعوان ۔ مددگاران جمع عون ۔ غل ۔ طوق و زنجیر
غِل ۔ بکسر کینہ ۔ غلغل ۔ فریاد ۔
قل ..... کہو اللہ قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے
حدید ۔ آہن مراد زنجیر وغیرہ ۔ از سر ۔ از روئے ۔
غدر ۔ بیوفائی نہ از پے غدر ۔ پاؤں پڑنا ۔
قید کا از روئے غدر نہ تھا ۔ بلکہ اُس کی بیوفائی
سے تھا ۔
نیک ۔ بہت خوب ۔ در بایست ۔ سزاوار ۔
گرانی ۔ ثقل و ناگوارائی و گرانجانی ۔
چشم ۔ [illegible] از چشم ۔ از روئے ۔
دل انگرانی ۔ محبت و مہربانی و مردمی ۔
[illegible] در آوردن ۔ خوب بھینچکے گلے میں ہاتھ ڈالنا ۔
مسمار ۔ میخ ۔ عذاب ۔
میشو ۔ کا فاعل دو شاخ ۔
سیکفت ۔ کا فاعل مسمار ۔
سر بر سر کار سے نہادن کسی کام میں منہمک ہونا ۔

بار ۔ بوجھ ۔ ذمہ ۔ نتیجہ ۔
نجست ۔ فاعل مسمار ۔
فی سلسلۃ یعنی زنجیر میں جسکی ناپ ستر ہاتھ ہے ۔
نازوودہ ۔ غیر صاف ۔ تنکیل ۔ عقوبت و عذاب ۔

صفحہ ۲۲۴

اریحیت ۔ خوشحالیکہ کردہ برائے عطا دادن ۔
سجیت ۔ خو و عادت ۔ مجبول ۔ فطری و جبلی ۔
قدسی ۔ پاک ۔ قیس بن احنف در حلم ۔
ضرب المثل بود ۔ تقریع ۔ ملامت ۔
برجائے خود ۔ بجا ۔ ازاء ۔ مقابل ۔
اصطناع ۔ نکوئی ۔ مواہب ۔ بخششہا ۔
جسیم ۔ بزرگ ۔ خُلق ۔ مروت و دین و عادت ۔
پیرامن ۔ گرد ۔
آستان دولت آشیاں ۔ وہ بارگاہ جس میں
دولت نے اپنا گھر بنالیا ہو ۔ مراد بارگاہ علائی ۔
رُبّ حافر ۔ بہت سے گڑھا کھودنے والے
ہیں کہ وہ خود اُس میں گر پڑتے ہیں ۔
مجازات ۔ بدلہ ۔ اقتطاف ۔ میوہ چیدن ۔
متعادی ۔ عادی ۔ مظلوم صورت ۔ کیونکہ اس
وقت مقید ہے ۔ عُدوان ۔ ظلم ۔ تجاوز از حد ۔
تحرز ۔ بچنا ۔ قلع و قمع ۔ برکندن و شکستن ۔
فائت ۔ فوت ہونیوالا ۔ غائلہ ۔ بدی ۔
سعت ۔ وسعت ۔
از پے بدسگال ۔ بدمرگ و دشمن ۔
مترصد ۔ منتظر ۔ ذبائح ۔ جمع ذبیحہ ۔

استلاب ۔ ربودن ۔ اِرب ۔ بکسر عضو۔

صفحہ ۲۲۵

مدام ۔ شراب ۔ اَرومہ ۔ اصل ۔
سر برآوردن ۔ سر اُٹھانا ۔ شتر ۔ فساد ۔
زبان نہادن ۔ دشنام دادن ۔
تبریز ۔ وطن مجد الملک ۔
زبان نگاہداشتن ۔ چپ رہنا ۔
گر زبان ..... اگر تیری زبان راز دار ہوتی پھر تیرے سر پر تلوار کا کیا کام ہوتا ۔ اور اگر تیرا دل جو یائے فضول نہ ہوتا تو پھر تیرے سر کی دار پر جگہ کیوں ہوتی ۔
دست بُرد ۔ غلبہ مُسرعان ۔ قاصدان
دست از پا جدا کردن ۔ تمیز کرنا ۔
دست رسانیدن بفلک ۔ مرتبہ بلند حاصل کرنا ۔
دست رسیدن ۔ قابو پانا ۔
دستش برسید ۔ کٹے ہاتھ پہنچے ۔
یا ایہا الذین ۔ اے ایماندارو خدا کے جو احسانات تم پر کئے ہیں اُن کو یاد کرو ۔ خصوصاً جس وقت ایک قبیلہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے اُن کے ہاتھوں کو تم تک نہ پہنچنے دیا ۔
الآیہ ۔ سے مراد واتقوا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو تو خدا ہی پر بھروسا رکھنا چاہیئے ۔

صفحہ ۲۲۶

حطام ۔ مال حقیر دنیا ۔ حطب ۔ ایندھن ۔
حطمہ ۔ دوزخ ۔ گر قیمت کہ شدی .....

میں نے مان لیا کہ تجھے جیسا ہونا چاہئے ویسا تو ہو گیا ۔
سر ۔ راس ۔ سر ۔ خیال ۔
سری ۔ سرداری ۔ نام خویش اپنے آپ کو معدوم کر دیتا ہے ۔ بائی ۔ صیغہ واحد حاضر مضارع معروف از مصادر سائیستن ۔ بمعنی لازم و واجب و ضروری شدن ۔

صفحہ ۲۲۷

برقرار ۔ حسب سابق ۔ انزوا ۔ گوشہ نشینی ۔
کار شگرف ۔ مراد گورنری بغداد ۔
غشوم ۔ ظالم ۔ استہانت ۔ تحقیر و تذلیل ۔
راحات جمع راحت ۔ مزخرف ۔ باطل و آرائش دادہ
اقرب ۔ قریب تر ۔ تشفع ۔ شفاعت کردن ۔
سائل ۔ خواہان ۔ مرخص اجازت دادہ ۔
ماذون ۔ اذن دادہ ۔ اعتناق ۔ گلے ملنا ۔
مزمن ۔ زمانہ دراز والا ۔ ممتحن ۔ خو گرفتہ ۔
بادوان ۔ محل باد ۔ مراد دُنیا ۔
خوش صحیح جوش ۔ خنک ۔ خوش است
وش ۔ مانند ۔ عروس بیوفا ۔ کنایہ از دُنیا ۔
ابراہیم ادہم ۔ ابراہیم بن ادہم شاہ بلخ کہ ترک شاہی کردہ فقیری اختیار کرد ۔
زفاف بکسر عروس را بخانہ شو فرستادن ۔
یکدلی ۔ موافقت ۔ دورویٔ ۔ منافقت ۔
طلاق سہ گانہ ۔ طلاق بائن ۔
جادہ ۔ پگڈنڈی ۔ منہج ۔ راہ راست
تنفیذ ۔ جاری کردن ۔

صفحہ ۲۲۸

رتق و فتق - بند و بست - نسائم - جمع نسیم -
معترض - اعراض کنندہ - احیانا - کبھی کبھی -
قمیر - شراب جو - بعضے شراب بادیان راگویند -
شریطہ - شرط - واقف وقف کرنیوالا -
وقوف - آگاہی - منصب - مراد محل -
مواجب - تنخواہ - ادرار - وظیفہ -
رسوم - روزینہ - مسقط حذف ہونیوالا -
تجہیز - سامان کردن - مؤل یا محتاج و اسباب -
زادھا - زیادہ کرے اللہ شرف و بزرگی مکہ اور
مدینہ کی - سدنہ جمع سادن خادمان -
خزنہ - جمع خازن - متعبدات - عبادتگاہ ہا -
ترحیب - مرحبا گفتن یا ترجیب بزرگ گردانیدن -

صفحہ ۲۲۹

متصوفہ - صوفی - اصحاب خرقہ - فقیر
یکے از یکے - آتش - رسد - راشن -
نثار - رسد - منتمشی - جاری -
اواصر - جمع آصرہ - پیوند و خویشی و قربت -
اوبات - سازواری و وسائل و مرافقت -
نطاق - حلقہ -
چراغ بیوہ زنان - ٹمٹماتا چراغ -
اسوہ - خصلت و عادت -
شیون - جمع شان کار و حال -
اوستر جمع خواجہ - آتش بزرگ - مطبخ شاہی -
نابکہ - مردار -

صفحہ ۲۳۰

یگانہ - فرید و وحید - مراد فخر الدین -
مسخر - مطیع و فرمانبردار - تحقیقتا - ڈھالنا -
دری - قسمے از اقسام ہفتگانہ زبان پارسی -
اعذب - شیریں تر از آب جاری -
کہ جام بادہ - بدست ساقی جام از بادہ تہی میدہد
ان اشعار میں صنعت تاکید المدح بما یشبہ الذم
بھی ہے اور صنعت جمع و تقسیم بھی -
رواء - چہرہ و منظر - غراء - روشن -
مکتحل - سرگین - اکارم - جمع اکرم بزرگ تر -
فراموون - ظاہر کرنا - رکوب - سواری -
غارب - پشت - اغتراب - مسافرت
کروب - رنج ہا - اتراب - ہمسناں -
شاق - دشوار - حرقت - سوزش -
بعد التعلل ... کسی چیز سے مشغولیت ہونا
اپنے لوگ ہیں اور نہ وطن اور نہ ہمنشین وکا سہارا
شراب اور نہ وہ چیز جس سے تسکین ہو (مراد اہل وعیال)
تعلل - اول بمعنی مشغولیت و ثانی بمعنی بہانہ جوئی -
دست واون - حاصل ہونا - تراکم - مراد کثرت
تزاحم - ہجوم - شواغل - کارہا -
عوائق - موانع و شواغل -
طلاقت - کشادہ روئی -
ذلاقت - تیز زبانی - مبسوط - گستردہ -
طرب - خوشی - مشاعرت - شعر خوانی -
معاشرت - ہم صحبتی -

صفحہ ۲۳۱

انجاح - برآوردن - دوم وقادم گفتار و رفتار -
تجشم - رنج و مشقت کشیدن -
لاینطق نہیں بولتا ہے -
غریب - اوّل بمعنی نادر - دوم بمعنی مسافر سوم بمعنی عجیب -
اتساع - فراخی - بسیار - تونگری -
سماحت - سخاوت برگ - سامان -
کحل - سرمہ - جلاء - روشنی -
منجلی - روشن - خاک رنگین طلا و نقرہ
صامت - روپیہ پیسہ - ناطق چوپائے -
خاک تودۂ فانی - مراد دنیا -
حبور - خوشی - منزل حبور - بہشت -
طبق - تختہ -
رشحہ لعاب مدادی - کنایہ از سیاہی دوات -

صفحہ ۲۳۲

ذکر الفتیٰ ... یاد کسی جوان کی بعد از موت
اُس کی زندگی ثانی ہے - اور ضرورت اُس کو اتنی
ہے جو وہ کھالے - اس سے زیادہ خوش
زندگانی کی تمنا محض شغل ہے -
اطالت - طول دینا - تشبیب - تمہید -
مطیفان - طواف کرنیوالے -
اذکر ... یہ سائے اللہ اُس پر چھتری رحمت کی -
طراز - نقش -
محرر تعلیق - مراد مصنف این کتاب -
زاہر - روشن صاحبی - شمس الدین -

استنطاق پرسیدن مغلطات - سخت ہا -
ایمان یمین کی جمع قسم - وصمت عیب -
شنار - عیب و عار و کار شنیع -
مخاشنت - دشمنی - مخالفت - حلیف ہونا -
اطراء - مبالغہ در مدح کردن -
ینابیع - جمع ینبوع - چشمہ -

صفحہ ۲۳۳

نہیدیشہ - ذرا نہیں ڈرتا ہے اور تمام چیزوں
کی فکر کرتا ہے - یعنی بخوف تخیلات باطل کیا کرتا ہے
باوجودیکہ سوتا نہیں - پھر بھی بہت سے خواب
دیکھتا ہے - یعنی بہت تمناؤں اور آرزوؤں
میں مبتلا رہتا ہے -
نگہ وارد ... دل کو روکے اور عمل میں غور کرے -
قرینہ - ساتھی - رہینہ - مرہون و گروی -
لو ترٰی - اے رسول اگر مجرموں کو دیکھو گے کہ
روز حساب مجرم اپنے سر جھکائے اپنے پروردگار کے
سامنے کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم نے
اب دیکھ لیا اور سن لیا - تو ہم کو دنیا میں پلٹا دے کہ
نیک کام کریں - اب تو ہم کو قیامت کا یقین ہے
ولکن - لیکن ازل سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ
ہم جہنم کو جنات اور انسانوں سے بھر دیں - لہٰذا جو
تم آج کی حضوری کو بھولے ہوئے تھے تو اُس کا مزہ چکھو -
نکس این معنی سے مراد ترجیح شمس الدین پر
خدا - زیرا کہ از اشعار بالا فوقیت او یافتہ شد -
راستی - سچ تو یہ ہے - فی الواقع -

سیب کردہ شد بار دنیم - ایک سیب کے دو
ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں - یعنی دونوں برابر ہیں -
اس نکتہ سے اگر فوقیت رفع بھی ہو گئی تو مساوات
پیدا ہو گئی - اور یہ بھی تعظیم خدا کے برخلاف ہے -
(جملہ مذکور کو اہل بدیع بطور ادات تشبیہ لاتے ہیں) -

صفحہ ۲۳۴

انشوطہ - آسانی سے کھلنے والی گرہ - شکر پھندا - ی -
مقاعد - گڑھا - تنکر - ناخوشی -
واہی - سست تدارک - مراد تلافی -
رہی - غلام - چاکر -
رہینہ - مترادف راہن بمعنی ثابت -
اساطیر - اباطیل جمع اسطورہ بضم یا اسطارہ
بکسر بمعنی افسانہا - تمہید - استحکام -
اغلاق - دربستن - ضیم - ظلم -
اجحاف - کار بر کسے تنگ کردن - مراد ظلم -
اعلا - بلند کردن - اعلام - رایت ہا -
اعلام - اطلاع کردن - آیت - نشانی -
تمشیت - جاری کردن تردد - آمد و رفت -
وراد - واردین - مسافرین -
مشوشات - وہ امور جنسے تشویش و انتشار پیدا ہو -
نازلہ مصیبت - انتحاف - اختیار کردن -
مظاہرت - ہم پشتی - راعی - نگاہدارندہ -
مشابکت اختلاط - ایل - مطیع -
باغی - نافرمان و طاغی - مُسار - خوش کنندہ -
محابی - دوست دارندہ -

ابتہاج - شادمان شدن -
انتہاج برراہ راست رفتن -
استصلاح ذات البین دو کے درمیان اصلاح

صفحہ ۲۳۵

استبعاد - دوری خواستن -
نفار - نفرت یا نقار - کینہ -
شین - عیب - ارسال - آدمی بھیجنا -
مراسلہ - خط بھیجنا -
اقضی القضاۃ - بڑا قاضی -
اختلاف - آمد و رفت - رسل - جمع رسول ایلچی -
اشتباک - موافقت مصادقت - دوستی -
آقا - برادر بزرگ - موچلکا - عہد و پیمان -
سُبل - جمع سبیل راہ یسقور لوق - نام مقام -
قراوناس قبیلہ از ترکان ینساس - بن یانس -
نہ ناس - نہ انسان - الیناق - نام شخصے -
شاہزادہ - ارغون - رسیدہ کا فاعل الیناق -
اور کا مرجع الیناق -
کبریت احمر - سرخ گندھک نایاب چیز ہے -
جلاجل - جمع جلجل - گھونگرو اور گھنٹی -
اجلال - بزرگ گردانیدن -
مُثقلہ - بارگراں - اصطناع - نکوئی -
منایح - عطایا جمع منیحہ

صفحہ ۲۳۶

سقیم - بیمار - مہادنت - باہم آشتی کردن
تبلبل - اضطراب - مواضعہ - مشارکت -

چوں آب - تشبیہ صفائی میں ہے -
سرائر - جمع سریرہ - طبیعت و راز -
سلطان کوچک - سلطان احمد کی لڑکی کا نام -
ارتداع - از کارے باز ایستادن -
جوشی - نام قاصد ارغون -
ایلقاقی - سزاولی - کرورہ -
التقاد - آتش افروختن - التقاد برافروختہ شدن
تراجع - برگشتگی - ضیاع - زمین -
عفار - جہانگیر - تلعثم - مراد درنگ -
تغمغم - سخن پوشیدہ گفتن مراد تردد -
سُدہ - بارگاہ - مصاحب - ہمراہ -
سیاقت - حساب - منقح - پاک وصاف -
الوکات - جمع الوکہ - نامہ و قاصد فرستادن -
استفراغ - حساب پاک کردن -
سم ناقع - زہر قاتل - تجریع - پلانا -

صفحہ ۲۳۷

مسند - سند دار - اغلوطہ - غلطی - دھوکا -
جُلاب - شربت - تعبیہ - پوشیدہ آمیختہ -
پرنیاں - ایک ریشمی کپڑا - امہات - مراد اصول -
غیبت کش - اگر شمس الدین یہاں سے چلا جائے -
مقترحات - کلام فی البدیہہ - مراد کلام وسئول -
مادفعت - دور کردن قاصد -
معادات - دشمنی -
قوت - بطون - فعل - ظہور -
عتاد - باجہ - سامان - ناسازگاری ناموافقت -

درمطاوی - درمیان - علا - برتری -
سپہر فضایل - مراد علاء الدین -
ضمین - سپرد - امانت نہادہ -
اران - نام جائے نزد بغداد -

صفحہ ۲۳۸

پذیرفتنی - قبول کردہ -
دریا کی جگہ خوناب بھی پڑھ سکتے ہیں -
مشغلہ - فریاد - طاق قبہ خضرا کنایہ از آسمان -
اُفول غروب - بعادت خور کھانے کی عادت -
کے ساتھ خواب سے بھی جدا رہا - یعنی خواب خور چھوٹ گیا -
درخورد - سزاوار و مناسب - غزا - جنگ
کفاح - جنگ - نیاح - نوحہ وزاری -
روع - روک دینا - دور کردینا -
ہائج - جوشندہ - مائج - موجزن -

صفحہ ۲۳۹

متوجہات - مالیات - علات جمع علۃ اسباب -
چہ دست درہم - ہاتھ ملانا کیسا ایک عالم کو
درہم برہم کردیا -
مشاحنت - کینہ - را - بمعنی برائے -
علی التتابع تسارع میمنودند - متواتر جلدی
جلدی آتے جاتے تھے -
مازادوا ...... نہیں زیادہ کیا انھوں نے مگر
دوری کو آشتی اور مصالحت کی طرف سے اور نہیں
ہدایت کی مگر شمشیر زنی اور جنگ کی -
کفاح - رو بارو ہے - شمشیر زدن -

رستہ۔ صف وقطار۔ بازار۔
تصریف۔ گردش اور پرکھنا۔
مصارفہ۔ صرف کردن وصرافی کردن۔
درست مغربی۔ کنایہ از آفتاب۔
میزان۔ نام برجے از دوازدہ گانہ بروج فلکی
کہ در شمار ہفتم است۔
قسطاس۔ لفظ رومی است بمعنی میزان۔
کفہ۔ میزان کا پلہ۔
واللیل.... جب رات بڑی ہوتی ہے تو زیادتی
کرتا ہے دن کمی میں یعنی دن بہت گھٹ جاتا ہے۔
بجائے غالَ تحتی کرد مالَ اچھا ہے جیسل کرد۔
جامہائے سبز۔ درختوں کا ہرا ہونا۔ اشجار
سے پہلے (کہ) بڑھاؤ۔
تجدد۔ نیا ہوجانا۔ مراد زمانہ خزاں۔
باز خواست۔ واپس لیا۔
در بسیط خانہ اُغبر۔ یعنی زمین میں۔
ثیاب احمر۔ سُرخ کپڑے۔ حاصل اس جملہ کا
یہ ہے کہ شاخوں سے پتے گرا کے زمین چمن پر ڈال دئے۔ اور
اگر بجائے بداز ہو تو معنوں میں سہولیت ہوجائے گی۔
کیونکہ اس صورت میں معنے اوتار لینے کے ہونگے۔
روح نامیہ۔ نفس نباتی۔ قوت نمو۔
از تربیت بنات نبات۔ پرورش سے
دختران نبات کی۔
راہ گرفتن۔ چل دینا۔ غروب خانہ۔ رانڈ گھر۔
ستروَن۔ عقیم لفظی معنی خچر کے مانند۔ مادہ خچر

کو جفت نہیں ہونے دیتے۔ کیونکہ عسر ولادت
سے مرجاتی ہے۔
عنین۔ نامرد۔ عزب۔ زن بے شوہر وعکس آں۔
راز کنایہ از گل وبوٹہ۔ جوان سے مراد بہار۔

صفحہ ۲۴۰

این۔ جوان۔ او پیر۔
بیکراں۔ بیحد۔ ترنج ونارنج ونرگس زمانہ خزاں
ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔
اُرغوانی۔ سُرخ برنگ گل ارغوان۔
یزان۔ بروزن وبمعنی وزان۔
برگ ریز۔ پت جھڑ۔ رزاں۔ انگور کی بیل۔
بنوی از سر نو۔ برگ بانوا سامان باساز۔
نائے نے گلو نوا۔ نغمہ شعر مرقوم مینوا خشتہ۔
برگ ریزاں۔ زمانہ خزاں (مفعول ہے)
ازو۔ از قدح۔
سرو کو خزاں نہیں لاحق ہوتی ہے۔
نضارت۔ تازہ وآبدار شدن۔ طراوت۔ تازگی۔
طلاوت۔ بہرسہ حرکت خوبی وبہجت وپذیرائی دل۔
غانیات۔ زنان حسین۔
نگاشتہ کا فاعل درخت آس ہے اور آس
(تلسی) ہمیشہ بہار ہے اسلئے شکر عہد ووفا کا ذکر ہے۔
تسجاع۔ آواز موزون قماری۔ جمع قمری۔
حمام۔ ہر پرندہ طوقدار۔

صفحہ ۲۴۱

تغریر۔ چھپانا۔ عنادل۔ عندلیب۔

زاغ۔ دامن کوہ۔ زاغ۔ غراب۔ کوا۔
نعاق۔ آواز زاغ۔ غریب۔ بیگانہ۔
غراب۔ کوا۔ رنان صحیح زمان
مُر۔ تلخ۔ مر۔ عدد پنجاہ۔
بے مر۔ بیحد۔ روزگارا۔ الف ندا کے ساتھ چاہیئے۔
تقلبات انقلاب۔ برایں و آں۔ مراد کل پر۔
غضارت۔ نعمت و فراخیٔ عیش۔
سموم۔ بادگرم۔ لو۔ مصیف۔ زمانہ گرما۔
بستانِ تابستان۔ گرما کو استعارہ بستان سے کیا ہے۔
حریف۔ مقابل خریف۔ خزاں۔
خز۔ پوستین۔ سلب۔ ربودن
نہب۔ غارت کردن بشتا۔ سرما۔
احسنت۔ شاباش و آفرین۔
بخ بخ۔ فدا و قربان (برہان)
آذار۔ چیت کا مہینہ۔ پیریر۔ پرسوں۔
دیروز۔ روز گذشتہ۔ تموز۔ جیٹھ کا مہینہ۔
دے۔ ماگھ کا مہینہ۔ فلک۔ میزان۔
جلالی۔ وہ سن جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب ہے۔ مہینوں کے نام مثل یزدجردی ہیں جو اس وقت بھی ایران میں رائج ہیں۔ سال کا پہلا مہینہ فروردین اور آخری اسفندارمذ ہے۔
فلک شہور سے مراد بارھوں مہینے۔
پارسیما۔ کلام فارسی۔ آتش تیز۔ صفت طبع۔
آتش پارسی۔ ایک بیماری ہے جس میں دانے نکلتے ہیں۔ ان میں سوزش اور درد بہت ہوتا ہے۔ اس کے مریض کو تپ و حرارت رہتی ہے۔ آتش فرنگ اور باد فرنگ اور نار فارسی بھی اس کے اسما ہیں۔
محرق۔ سوزندہ نسیم عراق۔ باد سحری عراق۔ خوبی میں ضرب المثل ہے۔ مولف تالیف کردہ شاہ۔
میگردانند صحیح میگردانند۔

صفحہ ۲۴۲

فروردین۔ سن یزدجردی کا پہلا مہینہ۔ ۲۱ مارچ کو اس کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔ اس نظم میں بارھوں مہینوں کا ذکر بالترتیب آیا ہے۔
روح۔ راحت۔ اوج خورشید۔ ماہ کاتیر میں آفتاب کا برج اسد میں ہوتا ہے۔ اور اسد خانہ اصلی آفتاب ہے۔ اس زمانہ میں گرمی شدت کی ہوتی ہے۔
ازو۔ از اوج خورشید۔ رخسار امید کے رخشاں ہونے کی وجہ نہ معلوم ہوئی۔
بے مر۔ بیحد۔ داد۔ فریاد۔
باحور۔ گرمائے سخت کے سات دن۔ جیسے جاڑے کے سات دن برد العجوز کہلاتے ہیں۔
خویش۔ بفتح خستخانہ۔ کام۔ مقصد۔
حور۔ مراد معشوق حسین۔
شہریور۔ ماہ ششم از سن یزدجردی۔ اس مہینے میں سہیل یمنی نکل آتا ہے۔
رزان۔ رزان۔ رزان۔ انگور کی بیل۔
نگار۔ معشوق۔ شبستان۔ خوابگاہ و خلوتخانہ۔

صفحہ ۲۴۳

ماہ صحیح باد قلب ۔ وسط ۔
قلب شتا یعنی مقلوب لفظ شتا کہ آتش است ۔
ماہ صحیح باز ۔
جمر ۔ وہ تین بخارات جن سے زمین میں مادہ نشو و نما پیدا ہوتا ہے ۔ و بمعنی آتش ۔
و ما للبرد ۔ سردی کے لئے آگ اور شراب کے مثل کوئی دوسری چیز نہیں ۔
پنجہ دزدیدہ ۔ خمسہ مسترقہ وہ پانچ دن سال کے جن سے سال تین سو پینسٹھ کا ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ ہر مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے ۔ اس حساب سے سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں ۔ جس سال گھنٹوں کا ایک دن بڑھاتے ہیں اسے کبیسہ کہتے ہیں ۔
طیش ۔ سبکی و شتابی ۔ نواب ۔ علاء الدین ۔
عسی اللہ ..... عنقریب ہی خدا مسلمانوں کی فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کر دیگا ۔
کتبہ ۔ جمع کاتب ۔

صفحہ ۲۴۴

نسبت صحیح نسب است اور یہ شعر انوری کا ہے
رزمہ ۔ بقچہ ۔ عرض ۔ آبرو ۔
منیع ۔ بلند و محکم ۔ افائک جمع افیکہ سخت دروغ ۔
توکیل ۔ گذاشتن کار را بکسے و وکیل گردانیدن ۔ میرے نسخہ قلمی میں توکیک بمعنی قید کردن مرقوم ہے
زاکی مجتند ۔ پاک اصل سامی ۔ بلند ۔
رکاکت ۔ ضعف و سستی ۔ تورط ہیجان و جوش ۔

تذلل ۔ فروتنی ۔ تقلقل ۔ اضطراب ۔
خلاب ۔ کیچڑ ۔ کذر ۔ منغص ۔ گندلا ۔
راہگذر ۔ راستہ ۔ احتمال تحمل و برداشت ۔
سہام جمع سہم تیرہا ۔ جُنّہ ۔ سپر ۔
ادقی ۔ محافظ تیر ۔ شانی ۔ دشمن ۔
استصراخ ۔ فریاد ۔ شحنہ ۔ کوتوال بستی ۔

صفحہ ۲۴۵

قرابہ شیشہ شراب صراحی ۔ غُل بند در گلو ۔
گلشکر ۔ گلقند مفید تپ ۔
ناروان ۔ دانہ انار مفید قلب ۔
بازخواست ۔ درخواست ۔ مہاونت صلح ۔
طوغان قہستانی نام سردار ارغون ساکن کوہستان
چون زلو ۔ چگونہ از سر لو ۔ مشک موئے سیاہ
کافور موئے سپید ۔ ارغوان مراد رخسار سرخ ۔
زریر بمعنی مراد زرد ۔ تیر ایک مہینہ کا نام ۔
تاریک ۔ عطارد ۔ ایام تیر روز سیاہ ۔ روز بد ۔
چاچ ۔ ایک مقام کا نام جہاں کی کمان مشہور ہے ۔
تیر ۔ سہم ۔ حادثاتم ۔ میم بمعنی مرا ۔
گوشمال حادثات ۔ وقوع حوادث بطور گوشمالی ۔

صفحہ ۲۴۶

بنودم دستگیر ۔ مرا دستگیر و یاور نبود ۔
مار گیر ۔ سپیرا ۔ مداری ۔ سانپ پکڑنیوالا ۔
بردہ بودی ۔ جیت گیا ہوتا ۔ نقش ۔ داؤں

صفحہ ۲۴۷

مطالبہ ارغون ۔ میگفت فاعل جیا الدین

محضر۔ موجودگی۔ صاحبِ وقوف واقف کار۔
استدراک۔ جانچ۔ مستخرجات تحصیل وصول۔
برطیل۔ بکسر رشوت (قاموس)
تغلیط۔ غلطی میں ڈالنا۔
تعطیل۔ معطل کرنا۔ تمویہ۔ تلبیس۔
رجس۔ پلید۔ مستوفی۔ محاسب۔
مُشرف۔ شرف یافتہ و مُشرف منشی و کلرک۔
خبرت۔ بکسر آزمایش۔ تصدیر۔ سرنامہ نوشتن۔
حسبانات حسبان جمع حساب و بمعنی شمار۔
بارز۔ واضح۔ خارج از میزان۔
سخن زرین۔ کلام باقیمت و قدر۔
دُرر۔ جمع درّہ مروارید۔ یواقیت۔ جمع یاقوت۔
یواقیت المواقیت۔ نام کتاب۔
فرائد۔ جمع فریدہ۔ مروارید۔ وُشاح۔ حمائل
دمیۃ القصر۔ نام کتاب مصنفہ ابی منصور ثعالبی۔

صفحہ ۲۴۸

بموقع۔ برمحل۔ تحریض ورغلانیدن۔
استدراک حساب لینا۔ نزاہت۔ پاکی۔
عرض۔ بکسر آبرو۔ صیانت۔ حفاظت۔
نبیل۔ بزرگ۔ مسامحت۔ جوانمردی
اطرح و افرح مال بینداز و خوش باش
این خطاب مطالبہ از غیں۔ پود و تار۔ تانا بانا۔
دُرد۔ تلچھٹ۔ دَق۔ خم۔
نصحا۔ جمع ناصح۔ تردد۔ آمد و رفت۔
مواشی۔ جمع ماشیہ چارپایہ۔ اقمشہ۔ جمع قماش۔

ثعبان۔ اژدہا۔ وشایت۔ چغلخوری۔
دستور۔ کتابے کہ دران مایحتاج چیزہا نوشتہ باشند
اخایر۔ جمع اخیر۔ بہترین۔ میعاد۔ مراد معین۔
حامل۔ مراد بارگیر مال۔ موصل۔ رسانندہ
دستور۔ فہرست۔ ازسرپا۔ مراد فوراً۔
منشور۔ اطلاع۔ تقریر۔ قرار دادہ۔
تقبل۔ قبول کرنا۔ نکول۔ اعراض۔
ابا۔ بکسر۔ انکار۔

صفحہ ۲۴۹

موزون۔ سنجیدہ۔ منقود۔ پرکھا ہوا۔
مرصعات۔ جڑاؤ زیور۔
مبالغ وجہات۔ آمدنی جاگیر۔
عوارض مراد ضروریات ملکی۔ تحسّر۔ حسرت خوردن۔
تندّم۔ پشیمان شدن۔ دیبا نما۔ مراد مزین۔
خزّ۔ پوستین۔ تجرید۔ قطع تعلق دنیوی۔
استزادت۔ زیادہ طلبی۔ استمتاع۔ بہرہ مندی
مقتنیات۔ مکتسبات و حاصلات۔
چہار جہات اربعہ مراد کثرت۔ حَبّ۔ دانہ۔
حُبّ الدنیا۔۔۔ دنیا کی محبت اصل تمام خطاؤں کی ہے
الذہب۔ زر تیرے دین کو لوٹ لیتا ہے۔
او مرجع مال۔ چشم زخم۔ نظر بد۔ نقصان
مصاہرت۔ خویشاوندی۔ موکد۔ محکم۔
مشابکت۔ اختلاط نسبی۔ مشارکت۔
مساہم۔ شریک حصہ دار۔ ہمّ۔ غم۔
عَرَض۔ مال۔ مطل۔ ٹالنا۔

سخافت۔ تنگی و کم خردی۔

صفحہ ۲۵۰

وخامت۔ بدانجامی۔ تضریب۔ برانگیختن

تقریع۔ ملامت و سرزنش۔ بازی۔ کھیل تماشہ۔

تکحل۔ سرمگین زخارف۔ آرائشہائے دنیوی

پائے ناپرجا۔ غیر مستقل۔ ناپائدار۔

حُطام۔ مال اندک وحقیر۔

ومنہ۔ اسی سے توفیق اور ہدایت راہ راست کی طرف ہے۔

ذکر حادثہ قنغرا بائے

تسبّب۔ مہیا شدن۔ اشتات۔ متفرقات۔

نوائب۔ لوازم۔

کوارث۔ جمع کارث۔ شدائد غم و اندوہ۔

علام قدیم حکیم قدیر۔ مراد خدا تعالےٰ۔

والّت۔ رہبری۔ حدس۔ اندازہ۔

معضلات۔ دشواریہا۔ سمت۔ نقش۔

مخافت۔ خوف۔ نکال۔ بفتح عذاب۔

ردع۔ دفع۔ عُصاۃ۔ نافرمان۔

صفحہ ۲۵۱

تمالیک۔ اختیار و قبضہ۔

تماسک۔ بازداشتن و نگاہداشت

فطنت۔ زیرکی و حذاقت۔

تلبیس۔ مکر۔

مفاقصۃً۔ ناگہان منتظر صیغہ منتظر۔

متشمر۔ آمادہ۔ مکیدت۔ چال۔ مکر۔

جلّ آلاءہٗ۔ بزرگ ہیں اُس کی نعمتیں۔

واہب۔ عطا کنندہ۔ مستعلی۔ غالب۔

مواضعۃ۔ موافقت۔ شقاق۔ دشمنی۔

سر۔ سرا۔ سِتر۔ راز۔

شر۔ فساد۔ شرذمہ فساد۔ گروہ مفسدین۔

شقیق۔ برادر عینی۔ میعاد۔ وقت۔

راز گفت۔ راز بیان کرد۔ اقتتال۔ باہم کارزار کردن

ومنہم۔ ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو سخن بیہودہ کو ماننا چاہے

خواستند زد۔ زدن میخواستند۔

بازجو۔ سیاست و بازخواست و مواخذہ۔

خبایا۔ جمع خبیہ۔ پوشیدگیہا۔ مستورات۔ رازہا۔

سرائر۔ جمع سریرہ طبیعت و راز۔ سراسر۔ کل و تمام۔

برصحرا نہادن۔ آشکارا کردن۔

مُجازی۔ جزا دہندہ۔ مجازی۔ غیر حقیقی۔

سر در قدم افگندن۔ کنایہ از سر بریدن۔

وے۔ مرجع سر۔ اعتساف۔ بیراہی۔

اقتراف۔ اکتساب۔ جنایت۔ گناہ۔

اجحاف۔ کار بر کسے تنگ کردن۔

غدر۔ بیوفائی۔ خیانت۔ دغلی و ناراستی۔

رخا۔ نرمی۔

صفحہ ۲۵۲

پُسست۔ نام شہرے در خراسان (بیائے موحدہ)
وبضم بائے فارسی شہرے در حوالی نیشاپور۔ وبکسر
بائے موحدہ و [illegible] در کردستان۔

شُغبہ۔ خوار (انجمن آراء) فعال۔ بکسر کار بار۔
تصوّن۔ حفاظت۔ تحرز۔ حفاظت۔
بوائق۔ جمع بائقہ مہلکات۔ داعیہ۔ سبب۔
سنت۔ راہ۔ سمت۔ راہ و روش۔
سلا۔ جھلی جس میں بچہ ہوتا ہے۔ اگر پھٹ جائے،
تو بچہ اور ناقہ دونوں مر جاتے ہیں۔
وقع القوم ..... پڑ گئی قوم مشیمہ شتر میں۔
انتہائے شدت کے وقت اس مثل کو بولتے ہیں۔
اس لئے کہ شتر میں مشیمہ نہیں ہوتا ہے۔
یعنی ایسے شر میں پھنسے جس کا نظیر نہیں۔
شرق۔ اچھو ہو گیا اُن کے درمیان شر کا۔
ورمساق۔ درمیان۔ طاریات۔ واقعات۔

مناصبت شاہزادہ ارغون

مناصبت۔ اظہار بدی۔ محرّض۔ ورغلانندہ۔
مرام۔ مقصود و مطلوب۔ مُتقاعد۔ بیٹھنے والا۔
باز۔ پرندہ مشہور شکاری۔ قمہ۔ بالا و سر ہر چیز۔
قُلّہ۔ سر کوہ۔ شوامخ۔ جمع شامخ بلند۔
شمّاء۔ کوہ بلند۔ رواسخ۔ جمع راسخ استوار۔
صمّاء۔ سنگ سخت۔ شرزہ۔ غضبناک۔
فرائس جمع فریسہ۔ بسین مہملہ جمع فریسہ یعنی شکار۔
مطمع۔ مطلوب۔ بجائے جمع مطمح۔ مدنظر۔
اشبال۔ جمع شبل۔ بچہ شیر
اشباہ۔ جمع شبہ۔ مانند۔
اکیلہ۔ خوردہ۔ ذئاب۔ جمع ذئب گرگ۔

صفحہ ۲۵۳

کلاب۔ جمع کلب سگ۔ تہیّو۔ سامان۔
تمثال۔ صورت۔ عقیلہ۔ بیگم
سواد شامی۔ سیاہی اول شب۔ شیخ علی حزین کی
ایک غزل کا مصرع ہے ؎ تا چند بروز آرم
تاریکی شب ہارا + خان آرزو تنبیہ الغافلین میں اس
مصرع پر یہ اعتراض "کہ شب بروز آوردن"
محاورہ ہے نہ "تاریکی شب بروز آوردن"
فرماتے ہیں۔ ہم ہندوستانیوں کا اعتراض اہل
زبان پر کیا ہستی رکھتا ہے۔
بیاض بام۔ سپیدۂ صبح۔
اھتز ..... خوش ہوتا ہوں میں محبوبہ کے
وصال کی تمنا سے از روئے نشاط و شوق۔ اور
بہت سی آرزوئیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو زیادہ شیریں
ہوتی ہیں کامیابی وصال سے۔
بہا۔ قیمت و خوبی۔ بہانہ۔ حیلہ۔
اِنتجع۔ بمعنی قصد جا گیر۔ غریم۔ قرضدار۔ وقت تقاضا
متعلّل بلیلیٰ۔ عنقریب جان لیگی لیلیٰ کہ کون ادا قرض
اس نے لیا ہے۔ اور کون قرضخواہ وقت
تقاضا قرضخواہ اُس کا نکلتا ہے۔ یعنی عاشق
میں ہی ہوں دوسرا کوئی عاشق نہیں۔
اغترار۔ فریب۔ غرور۔ متکأ۔ تکیہ۔
مشایعت۔ ہمراہی۔ متابعت۔ پیروی۔
منہل۔ چشمہ۔ گھاٹ۔
مورود۔ آبخور گھاٹ۔ ورود کیا ہوا۔ مبدا۔

مصادقت۔ دوستی۔ اسعاف۔ حاجت برلانا۔
مقترح۔ مسئول وخواستہ۔ متابلی۔ منکر۔
متغابی۔ متغافل (صراح)۔ مہادنت صلح
مداہنت۔ نرمی وسستی۔

صفحہ ۲۵۴

اکلیل۔ تاج۔ ترگ۔ خود۔
خشن۔ سخت۔ اقتراح۔ خواستن۔
استیحاش۔ وحشت۔
وعشاری .... میرے پاس جواب ہے اگر چاہوں تو
اسے کہوں۔ اگر کہدوں۔ تو پھر صلح کا کوئی محل
نہ رہے گا۔
اشتمام۔ بوئیدن۔ رند۔ درخت آس وعود۔
اہواء۔ خواہشات۔ ایراء۔ روشن کردن۔
زناد۔ چقماق۔ آرام۔ جمع راٹے
عارفت۔ احسان۔ ضلالت۔ گمراہی۔
غوایت۔ گمراہی۔ رائد۔ پیشرو۔
پنداشتی۔ غرور۔ چیلامشی۔ گرفتن وراندن۔
لاملتن .... بڑھاؤں گا میں تیری قبیہ یار بچ
کو اور بھگادونگا تیرے خشم کو۔

صفحہ ۲۵۵

تہدید۔ تخویف وترسانیدن۔ عنیف۔ درشت وسخت۔
درپاسے افتادن۔ پائمال ومحو شدن۔
از دست درگذشتن۔ اختیار سے باہر ہوجانا۔
قرادناس۔ توجہ از ترک۔
مکتوف۔ شانہ بستہ۔ مکتوف۔ محصور۔

مہرۂ اقامت برچیدن۔ گریختن۔
کعبتین۔ دو پانسے۔ تلوین۔ شب وروز۔
مقامر۔ جواری۔ شکوہ۔ آمادہ۔
اسعاد۔ یاری۔ میعاد۔ وقت۔
منقبت۔ صفت۔ اقاصی۔ دور والے۔
ادانی۔ نزدیک والے۔ مذعان معتقد ومنقاد۔
استرکاب۔ سوار شدن۔ مساجلت۔ جنگ۔
عدت۔ سامان۔ رقباوت۔ سرداری۔
آسان آسان۔ آہستہ آہستہ۔

صفحہ ۲۵۶

وغا۔ جنگ۔ نیش۔ زہر اور ڈنک
نوش۔ شہد اور امرت۔ معاودت۔ واپسی۔
منقلہ۔ مقدمہ لشکر وپیشرو۔ تاتی۔ انکار۔
تاتی۔ تاخیر۔ منقلہ۔ مقدمہ۔ ہراول۔
علم نجوم۔ منجمین۔

صفحہ ۲۵۷

ابنا پیکار۔ اہل حرب۔ ادمان۔ ہمیشگی۔
وطأت۔ اقدام۔ وامغان۔ نام شہر
مخط۔ جائے نزول۔ زبی۔ طرف۔
رے۔ طہران۔ رفتہ۔ لوٹ لیا۔
اوزان۔ جمع وزن مراد اسباب وغلات۔
اور زان۔ الیناق ازاں۔
تجاسر۔ دلیری۔ نائرہ۔ آتش۔
ثائرہ۔ کینہ کشندہ وقاتل ورحم نکنندہ۔ از
ثار وثورہ۔ واز ثوران بمعنی گرد برخاستن وانتشار۔

میگویند ثناہ ثاثرہ اے ہاج غضبہ۔ درنسخہ
تبریزی نایثرہ بمعنی نے میان تہی نوشتہ
وانیجا ہمیں درست است (ترجمہ) الیناق کی
لوٹ نے ارغون کی آتش غضب کو سودے کی
نے میں لگادیا۔ یعنی سوداو غضب بڑھگیا۔
جنابیت۔ گناہ ۔ جنایب جمع جنیبۃ اسپان۔
استجمام۔ چوپایہ کو راحت دینا ۔
غایلہ۔ شر و بدی وگزند ۔
تبع۔ کینہ کش وپیرو ۔ مغفر زنگار فام کنایہ از آسمان ۔
غائلہ تبع۔ پیروبدی وگزند صفت تیغ است ۔
شب را شب و روز را روز نگفت۔ رات کو
رات اور دن کو دن نہ سمجھا۔ متواتر ومسلسل کام
کئے جانے کے لئے بولتے ہیں ۔
منازلت۔ جنگ کے لئے دو لشکروں کا اُترنا۔
برآورد اور فرو برد کا فاعل خورشید ہے۔
اور مفعول حسام ومہ ۔
او۔ قلب لشکر میں ارغون قائم تھا ۔
ابطال جمع بطل۔ دلیر ۔ غلیان جوش ۔
اوتار۔ جمع وتر۔ تار اور تانت ۔
فرو برد۔ غروب کرد۔ فرو بردن میں تشبیہ نہیں ہے
بلکہ ماہ کے بصورت سیمیں سپر ہونے میں تشبیہ ہے ۔
مناجزت۔ جنگ ۔ حجاز۔ نام نواے ۔
اصطحاب۔ در رفقان آوردن ۔
صلیل۔ آواز کردن آہن ۔
نصال۔ جمع نصل۔ پیکان وتیغ ونیزہ و خنجر ۔

صفحہ ۲۵۸

خفیف وثقیل۔ سترہ تالوں میں سے دو تالیں
اور بمعنی پیادہ وسوار ۔
ضرب۔ تال وشمشیر زنی ۔
اعراف۔ جمع عرف بضم۔ اسپاں یالدار ۔
جیاد۔ اسپان ۔
عادیات۔ تیز دوڑنے والی گھوڑیاں ۔
ضبح۔ آواز نفس یا شکم اسپ وقت دویدن ۔
موریات۔ وہ گھوڑیاں جن کے سم پتھر پر پڑنے سے
سموں سے چنگاریاں نکلیں ۔
قدرح بفتح آتش زدن ۔ ہلاہل۔ زہر قاتل ۔
ہلاہل مذاق قاتل۔ ایسا زہر جس میں ذائقہ
ہلاکت کا ہو۔ یہ صفت شراب ہے ۔
حریفان آبدندان۔ ایسے حریف جن کے دندان
آب کے ہوں۔ تیغ کو استعارہ ایسے حریفوں کیساتھ
کیا ہے۔ تیغ میں یہ صفت موجود ہے کہ اس کی
آب کاٹنے میں دندان کا کام کرتی ہے ۔
آبدندان۔ حریف گول ومغلوب۔ اگویند ایک
قسم کا حلوا جو پانی کی طرح بسہولت گلے سے اوتر
جائے۔ صاحب برہان بمعنی مضبوط وموافق بھی
لکھتے ہیں۔ علاوہ اوپر والے معنوں کے یہ آخری
معنے مناسب محل ہوسکتے ہیں ۔
شخیج۔ خون ۔ حبل الورید۔ رگ گردن ۔
صحرا عز نبرد۔ میدان جنگ۔ اشعار خبروا قع ہیں ۔
چرخ۔ کمان ۔

سفاح یا سقاح۔ سرح یا شرح کوئی
لفظ ہو مناسب محل معنی لغات میں نہیں ملتے
ہیں۔ نے جائے حلقی کے لحاظ سے ڈیڑھ جلد
شاہنامہ کی بھی سرسری طور سے دیکھی مگر یہ
شعر یا اُس کے اخوات میری نگاہ کے نیچے نہ آئے
ذہن بھی اس کی تصحیف کی طرف منتقل نہیں
ہوتا۔ لہذا عاجز آکر ہتھیار ڈال دینا پڑے
سب لسنے بھی ساکت ہیں +
بُرج۔ کابک دھابلی + سرمنجھ یا در +
بُرج کیمخت۔ کنایہ از ترکش +
مُرغ۔ کنایہ از تیر +
زنبور تیز پر۔ کنایہ از تیر +
آہنین نیشتر۔ صفت تیر بوجہ نوک پیکان +
پہن۔ وسیع + دال۔ عقاب +
پرانداز پر۔ پر سے پر ملائے اوڑے چلے جاتے ہیں۔
تیر باراں۔ کثرت تیراندازی و بارش شدید +
شگفت تعجب نیست + عقاب کنایہ از تیر +

صفحہ ٢٥٩

سیاوش۔ پسر کیکاؤس و داماد افراسیاب
جس کو افراسیاب نے قتل کر دیا اور اس کا
عوض رستم نے لیا۔
تہمتن۔ لقب رستم۔ تہم بمعنی پہلوان ہے +
ہیون پیکر۔ اونٹ کا جسم رکھنے والا یعنی قدآور۔
فراست۔ چستی و چالاکی + عقال۔ پچھاڑی۔
کان ... گویا اُس گھوڑے کی زین پر کوئی
بدر یا شیر ہے۔ یہ مصرع صفت ارغون میں ہے
مدار۔ جائے دورہ کردن + دَور۔ چکر +
وان یکاد۔ دفع نظر بد کے لئے اس آیہ کو
پڑھتے ہیں۔
چوں تیر۔ با توراستی میں سخن کو تیر سے تشبیہ ہے۔
یا آیتہ پڑھنے میں سوفار کا شریک تیر کو بھی مانا ہے +
فیل تن۔ قوی و عظیم الجثہ +
رخ افگندن۔ مغلوب کرنا۔ کیونکہ رومی
شطرنج میں رخ مہرہ سب مہروں سے بڑا ہے
یا بمعنے مُنہ پھیر دینا +
چہ سگ بود۔ برج اسد کی کیا ہستی ہے کہ
اے ممدوح تو اُسے پیادہ نہ سمجھے۔ پیادہ شطرنج
میں سب سے گھٹیا مہرہ ہے +
قمر۔ کا مشبہ بہ چہرہ ارغون ہے +
قوس۔ نواں برج۔ کمان کا مشبہ بہ ہے +
شبہتش۔ جب وہ برق سے بازی کرتا ہے
درحالیکہ اُس کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ میں نے
اُس کو تشبیہ بدر سے دی +
برق۔ مراد تلوار +

صفحہ ٢٦٠

سلطانیاں۔ سلطان احمد والے +
مخلب۔ بکسر پنجہ پرندہ شکاری +
شکرو۔ شکار کند + تنورہ۔ تنور بھٹی +
تفیدہ۔ گرم + تجاولیف۔ جوفہا +
امتلا۔ پُری + ناے ترکان گلوئے ترکان بند شد۔

بیرق - جھنڈی + اُولی - اول کا مونث +
الصبر - صدمہ کے وقت صبر بہتر ہے +
سَدّ - پشتہ + مُنثلم - رخنہ دار +
گرگان - نام شہر معربش جرجان از مضافات استرآباد
گرگان - جمع گرگ بمعنی ذئب - بھیڑیا +
شنیع - بد +

صفحہ ۲۶۱

نکال - بفتح عقوبت + فظیع - شنیع و قبیح +
مُنمحی - محو شودہ + حال معہود - صورت اول +
کرّ و فر - حملہ و گریز +
مرکب گشت - آمیخت +
تثلیث - در رنگ مراد قیام +
نمے کشید - نہیں ہوتا تھا + نہیں پہونچتا تھا
استیناف - از سرِ نو +
مکاوحت - جنگ +
سیمرغ زرّیں بال - کنایہ از مہر +
حوالک - جمع حالک بمعنی سیاہ + اجنحہ - بازوہا +
سہل - زمین نرم + بیراہی - ضلالت و ظلم +
ہتک - پردہ دری + فتک - خونریزی +
دُود - دُخان + طبخ - پختن +
نزول - فرود آمدن - یا نُزل بمعنی طعام پس
واو عطف درمیان نزل و مجال باید +

صفحہ ۲۶۲

اللتیا - تصغیر التی - مراد تھوڑی بہت باتوں کے بعد
اور مثل میں مصیبت صغریٰ و کبریٰ مراد ہے +

مدام - شراب + معاقرت - پیوستہ بودن بشراب
و دشنام دادن و بیجا کردن +
یارشمشی - معاشرت و دوستانہ (قیاساً) +
تجنّب - کنارہ کشی - بیگانگی +
تحبب - دوستی + تقرب - نزدیکی +
مشدود - محکم و استوار + متملقانہ - چاپلوسانہ +
مسارات - رازگوئی + جموع - گروہ +
توقّی - بچنا + تبعات - بدانجامیہا +
تلقی - ملاقات کردن + گذارد - ادا کردن +

صفحہ ۲۶۳

تلہّف - افسوس + مُربح - نافع و مفید +
منجح - حاجت برآرندہ + جبیل گروہ یا جبل کوہ +
اُہبت - سامان + اُبہت - بزرگی +
مغار - غار - مغاک - گڑھا +
سنعذبہم - عنقریب عذاب میں ڈالیں گے ہم
اُن کو دو مرتبہ +
تظلّم - دادخواہی + استعداء - انتقام خواستن +
نفور - ہمہ یکبار پیش آمدن بکارے یا نفیر بمعنی فریاد +
وما کان ربّک .... تیرا پروردگار کسی قریہ کو ظلم سے
ہلاک نہیں کرتا درحالیکہ اس کے لوگ نیک ہوں +
ذوات المخالب - شکاری پرندے +
معلّم - سکھائے ہوئے + تمرن - مشق و عادت +
بابلی - بادلی +

صفحہ ۲۶۴

برزین - مراد سوار + برزین - نام آتشکدہ +

انفصال - جدا شدن +

شیطان - مراد الیناق +

التزام مراد شرط + سدرہ - درخت سدرة المنتہیٰ +

منتشر - متفرق + ادمان - ہمیشگی +

رکض - ایڑ لگانا + ایثاراً - اختیاراً +

اجباراً - مجبوراً + کلاءت - حفاظت +

حصانت - حفاظت + مطموس - کہنہ و مندرس +

وہی التی - وہ قلعہ ایسا ہے کہ ہواؤں کے پاؤں اس کے میدانہائے بلند میں گھس جاتے ہیں - اور نگاہیں اس کی گھاٹیوں اور چوٹیوں سے ورے (ایدھر) ہی پھسلتی ہیں +

اپناقان مصاحبان + بے ہنجار - بے ڈھنگا +

آخر الدواء الکیّ - آخری دوا داغ دینا ہے - مثل ہے - تدبیر آخری کے لئے بولتے ہیں +

مُسیع - وسیع + او - مرجع خدا +

نیقا دوہری - زمانہ میرا مطیع ہو جائیگا بخوشی ہو یا بکراہت +

تشبیب - تیز قلعہ +

صفحہ ۲۶۵

اردو - کیمپ + اسپ خنگ - نقرہ گھوڑا +

آفتاب سلطنت - مراد سلطان احمد +

حسن المآب - انجام خوب +

ذہاب - رفتن + قدوم - آمدن +

ترحیب - مرحبا کہنا + تاہیل - اہلاً و سہلاً کہنا +

بطر - پھولنا - ناز + دلال - ناز +

استیذان - طلب اذن +

صفحہ ۲۶۶

معارضہ - مقابلہ + سورت - تیزی +

ظہائر - دوپہر + اثیر - فلک +

عنا صحیح عناب +

مُذِلّ - ذلت دینے والا + مُعِزّ - عزت دینے والا +

ظل ظلیل - سایہ راز + اروغ - خاندان +

انباشتن - ڈھیر لگا دینا +

قرع و انبیق - بھبکا جس سے عرق کھینچتے ہیں +

طری - تروتازہ + گلاب - عرق گل +

بولوغان یا بلغان - زوجہ ارغون +

اطعام - طعمہ دادن + تطییر - پرانیدن +

اشکرہ - شکرہ + وقاج - روشن +

طیرہ - اس لفظ کے مناسب محل معنے کسی لغت میں نہ ملے - فقہ اللغۃ ثعالبی میں مُطیّر کے معنے وہ کپڑا جس پر صورت پرندہ بنی ہو - لکھے ہیں + محل بھی چاہتا ہے کہ دامن یا نوسے از پارچہ معنے ہوں +

مرواریدریز - صفت قبا جس سے موتی جھڑتے ہوں -

آلتجون - ایک ریشمی کپڑا - اطلس +

زرکش - سونے کا کام کیا ہوا +

سیماب گون - بیقرار +

دررفت - ارغون داخل ہوا +

کما ھو معہود - جوان کا طریقہ ورسم ہے +

صفحہ ۲۶۷

مساہمت۔مشارکت + مکاشرت۔دشمنی +
مناصبت۔دشمنی کردن + بارے۔الحاصل +
عتب۔عذاب + باری۔خدا +
آئیس۔مایوس ناامید + آتش وش۔گرم +
آنس۔خوگیر + پیرامون۔گرد +
حوالی۔اطراف + محیط۔گھیرنے والا +
حالی۔جیسے ہی۔فوراً +
تخت مینائی۔آسمان +
جوہر۔مراد عناصر + مراکز۔مراد حیز +
کوچ دادن نقل و تحویل کردن۔اجرائے کار +
بوار۔ہلاکت + نوبر۔نورس +
اجتناء۔میوہ چیدن + بلبل نوا۔نغمہ ہا ہمچو بلبل
دارندہ صفت عقل کل + تودے چوں برطرف
گلستاں توخزاں رسید۔تُودی کی تجنیس ہے +
میناگون۔سبز رنگ۔لوہے اور پانی کا رنگ
سبز اور نیلا مانتے ہیں +
ساغر عقیق رنگ۔جام شراب سرخ +
معاوضہ زدن۔بدل دینا +
زنان۔عورتیں + صیال۔حملہ کردن بریکدیگر +
بطون۔شکم ہا + عواتق۔کنیزگان +
ظہور۔پشت ہا + عتاق۔اسپان +
مراشفہ۔بوسیدن چوسنا + ثغور۔دندان (لب)۔
لطاف مراد حسیناں + مکاشفہ۔جنگ +
ثغور۔حدود + ازبہر۔برائے +

نوش۔نوشیدن۔شہد +
نشوۃ انگیز۔نشہ خیز +
عقار۔شراب + نیش۔ڈنک۔زہر +
عقارب۔کژدم ہا۔بربنائے مثل الاقارب
کالعقارب۔اقربا مراد ہیں +
ابکار۔کنواریاں + عوان۔زنان میانہ سال
انکار۔جمع نکر۔ناشناسا و عجیب +
اعوان۔جمع عون یاران و مددگاران +
معازف۔آلات لہو چوں رباب و جز آں +
مزہر۔بکسر۔ساز عود وغیرہ +
معارف۔مشاہیر + مناظرہ۔دیدن +
خدود۔جمع خد رخسار + بیض۔گوری عورتیں +

صفحہ ۲۶۸

مہفہفات۔زنان باریک کمر +
مخاطرہ۔خطرہ + حدود۔جمع حد تیزی شمشیر +
بیض۔جمع ابیض۔شمشیر +
مرہفات۔شمشیر باریک +
صیاح۔نعرہ + وغا۔جنگ +
صباح۔گوری عورتیں + یغما۔نام شہر حسن خیز +
دراری جمع دری کوکب درخشندہ چوں در۔
ایک نسخہ میں درازی بمعنی طول لکھا ہے +
ذراری جمع ذریۃ بمعنی نسل۔بہتر ہے کہ
اسے بھی دراری بدال مہملہ بمعنی مرواریدہائے
بزرگ پڑھیں +
غوالی۔جمع غالی قیمتی + شنوف۔گوشوارہا +

خفت - سبکی و نادانی * طیش - بے عقلی و خطا *
لین - نرمی * مضجع - خوابگاہ *
سلوک - رفتن * مسالک - راہیں *
ملوک - جمع ملک شاہان - املاک - جمع ملک بکسر
مقبوضات و جاگیرہا - یا - ممالیک جمع مملوک بمعنی
بندگان ہو تو بہتر ہے *
مرام - مقصد * بدرام - سرکش *
ایلام - الم رسانیدن * ملام - ملامت و عذل *
خیرہ - بے باک *
مبر آب نام - آبروئے نام خود ضائع مکن *
سیف راندن - تلوار چلانا *
والوقت سیف یمضی کما یمضی السیوف - وقت
ایک شمشیر ہے جو گذر جاتا ہے مثل گذرنے شمشیر کے *
انتہاز - غنیمت شمردن *
فلا تبتذل ... نہ صرف کر اپنے کام کو لیکن وقت قدرت -
فرصۃ - گھاٹ *
یوم تبدل - جس دن کہ بدل جائے گی زمین
دوسری زمین سے *
مظاہرت - مدد *

صفحہ ۲۶۹

درگذشتہ - ترقی کردہ *
مستذل - ذلیل * مستاصل - از بیخ برکندہ -
مرحب بمعظم و مرحب بجیم ہم ہمیں معنی دارد *
کسر - شکست * استظہار - مدد *
اعتضاد - قوت *

حصافت - درست خردی و استواری *
سمت - نشان *
سیماہم ... نشان ہے انکے چہروں میں اثر سجود سے *
قمع - شکستن و خوار گردانیدن *
پیرامن - گرد * تذبذب - تشویش و اضطراب *
مشکور - پسندیدہ و ستودہ *
الوس - جماعت * اطلاق - رہائی *
منوط - متعلق *
چوں روزگار ... اے شب شود *
لشکر روز .... اے شب شود *
تصمیم - گذشتن در کار و عزیمت * مترصد - منتظر *
مترقب - محافظ * موعد - وعدہ گاہ *
میعاد - وقت * شبہ - پوت *
از شبہ تاج کرد - مراد تاریکی چھا گئی *
شمامہ - مشک مراد ظلمت - پراگند - بھر گئی
یا شمامہ پراگند - ستارے پھیل گئے *
لاژورد - لاجورد مراد آسمان *

صفحہ ۲۷۰

رائض - شہسوار * زردہ - اسپ سمند *
ہرار - ساز و یراق اسپ * ادہم - مشکی گھوڑا *
ستام - لگام * موشح - مزین *
درر - موتی مراد ستارے *
فرقدان - دو ستارے نبات النعش صغریٰ کے *
دیدہ بان - دیدبان * وار - مانند *
ناشط - خوشی کنندہ * عیوق - ستارہ بلند *

بہرام - مریخ ✦ سیّاف - شمشیرزن ✦
قوس - کمان - خانۂ مشتری ✦
فرتوت - پیرسالخوردہ وخرف شدہ واز کارافتادہ -
پیرفرتوت - سڑا ہوا بڈھا - را - بدل اضافت -
ولکن ..... لیکن ڈال تو اپنا ڈول ڈولوں ہیں اس مثل کو
تحریص سعی کے موقع پر بولتے ہیں ✦
مہ حقہ - چاند تو ڈبّہ ہے اور ثریا گولیوں کی طرح
اور تقدیر ایک ہوشیار مداری ہے ✦
آزرم - شرم ✦ لیغزر - بہانہ ✦
ہواجس - وساوس ومخطورات ✦
دُرد - تلچھٹ ✦ تجرّع - گھونٹ گھونٹ پینا ✦
تفریق - انتشار آرزو کیلئے سبب اور باعث ہے ✦
استبطاء - درنگ وتاخیر ✦ استنفار - نفرت وکراہت
مواضعہ - قرار دادن وبرچیزے موافقت کردن ✦
اغلوطہ - فریب ✦ تاہیل - اُمیدوار کردن ✦

صفحہ ۲۷۱

متلاشی - محو شوندہ ✦ فانی - گزرندہ ✦
ماورائے - پس ✦ پشتہ - ٹیلا ✦
مراکب مسرج وملجم - زین اور لگام لگے ہوئے گھوڑے ✦
حکمہ - دہانۂ اسپ ✦ محزوم - تنگ بستہ ✦
حیازیم - جمع حیزوم - تنگ ✦
تشبیہ - تمثل ومشابہت ✦
بنات - مراد اولاد وبچہ ✦
غراب - نام اسپ غنی ✦ وجیہ - نام اسپے (صراح)
لاحق - نام اسپ معاویہ - وغنی بن اعصر -
وحازوق خارجی - وثعلبہ بن حارث و لاحق
الاصغر لبنی اسد ✦
اعوج - فرس بنی ہلال - اعوجیات اسکی طرف
منسوب ہیں - پہلے کندہ کا تھا - پھر سلیم کو ملا
پھر بنی ہلال کے پاس آیا - ان سے بنی آکل المرار
کے پاس گیا - اور غنی بن اعصر کے گھوڑے کا
نام ہے -
نبات غُراب - یہ گھوڑے اولاد غراب اور
وجیہ اور لاحق اور اعوج سے ہیں -
تہمی - افزونی رکھتے ہیں نسبت منسوب الیہ سے
اور اگر سمّی ہو تو نام پایا معنے ہونگے ✦
ناموس - عزّت ✦ استذلال - ذلت ✦
در سرّ - خفیۃً ✦ جریدہ - دفتر ✦
احیاء - زندگی ✦ الدّ - سخت تر ✦
ناب - نیش ✦ احد - تیز تر ✦
شارندہ - رفتند ✦ نمرود تمرد - نمرود کی ایسی سرکشی والا
نیش پشہ - مچھروں کے کاٹنے کے خیال سے ✦
پشہ خانہ - مچھر دانی پڑی ہوئی مسہری ✦
دررانندہ - گھس سکتے ✦ یتاق دار - چوکیدار ✦
یاسا - قانون وحکم ✦ احمد - سلطان احمد ✦
کوچ دادن - اجراء کار کردن ✦
ضراعت - خواری وزاری ✦
فزع - خوف وترس ✦
روز اکبر - قیامت ✦ زلازل - زلزلہ ✦
انگشتری گردانیدن - مراد مدت قلیل ✦

داوری۔ حکومت +

صفحہ ۲۷۲

ماما۔ نام شخصے + دیہما۔ سخت +
اذیال۔ دامن ہا + امکان۔ قدرت +
معاودت۔ واپسی۔ اسر صحیح بر سر بمعنی بر
یا بأسرہ۔ بالتمام۔ بالکل +
یاراقداً۔ اے سونے والے غفلت کی
رات میں جاگ۔ صبح روشن ہو چکی ہے
پردۂ شب کے پیچھے سے +
مسکہ۔ صحیح۔ ماسکہ۔ روکنے والی قوت +
اطلاق۔ رہائی + اعوان۔ یاران +
وجہ۔ چہرہ در رخسار + پرسید۔ نیز و سلطان آمد +
موحش۔ وحشت ناک +
مشوش۔ تشویش ناک +
قلق۔ اضطراب + بلا۔ مصیبت +
بلا رشق۔ بد دل جان + پیچان۔ با پیچ و تاب
یا بے جان جیسا کہ نسخہ تبریزی میں ہے +
اسباب منع صرف۔ وسائل عدم انصراف
جن کی تفصیل رکائب وعساکر وخزائنہ سے کی ہے
علم نحو میں علت منع صرف نو ہیں۔ عدل۔ وصف
تانیث۔ معرفہ۔ عجمی۔ جمع۔ ترکیب۔ الف و
نون زائدتان۔ وزن فعل اگر ان نو علتوں میں
سے دو یا ایک قائم مقام دو کسی اسم میں پائی
جاتی ہیں۔ تو اس اسم پر کسرہ و تنوین نہیں
آتے ہیں مگر بضرورت +

رکائب۔ سواریاں + لاینصرف۔ منصرف
نہیں ہوتا ہے۔ یعنی بھاگنے کی ضرورت نہیں +
بالضرورت۔ جیسے ضرورت شعری۔ و بمعنی
لامحالہ ولابدی وضرورۃً +
منصرف شد۔ بھاگ گیا۔ انصراف قبول کیا +
اعلام۔ جھنڈے واسمائے اشخاص معین +
ابتداء۔ ابتدا کا ہونا بھی رفع کو چاہتا ہے +
مرفوع۔ بلند۔ حرکت جس پر رفع ہو +
قہری۔ مجبوری + داوری۔ حکم وفیصلہ +
چنبری۔ حلقہ نما + قہقری پچھلے پاؤں پلٹنا
خشیت۔ خوف +
خیبت۔ ناامیدی۔ مایوسی +
مستولی۔ غالب + ضجرت۔ دلتنگی +
بنگاہ۔ سامان گاہ + اصطبار۔ صبر وتحمل +
بادل۔ دل + مفرش۔ بستر +
اندرون۔ دل و میان + قوقی۔ نام در سلطان احمد +
صوب۔ طرف + سراب۔ نام مقام +
کسراب بقیعۃ ... چٹیل میدان کی سراب کی طرح
کہ پیاسا اُسے پانی سمجھتا ہے۔ اور جب اُس کے
پاس آتا ہے تو کچھ نہیں پاتا ہے +

صفحہ ۲۷۳

غرور۔ فریب + قواد۔ سرداران +
تخلف۔ پیچھے رہ جانا۔ ساتھ چھوڑ دینا +
باز ماندن۔ پیچھے رہ جانا +
اہواء۔ خواہشات +

اُمید کا جاتا رہنا ہے۔
یورہ ۔ نام شخصے ۔ جمازہ ۔ اونٹ ۔
ہائل ۔ خوفناک ۔ ہیُون ۔ شتر
گرد بردن ۔ سبقت بردن ۔
اعلام ۔ نگاہداشتن ۔ روکنا ۔
قوشچی ۔ قبیلہ از ترکان ۔
شمشیر در ... یعنی جہاں کہیں احمار کے لوگ ملیں ۔ اُنہیں مار ڈالیں ۔
مصادفت ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔
مجاہرہ ۔ بالا علان ۔ آشکارا ۔
اقتناص ۔ شکار کردن ۔
اقتصاص ۔ عوض گرفتن ۔
القاء ۔ افگندن ۔ سمت ۔ راہ ۔
تفرقوا ۔ لوگ تتر بتر ہو گئے ۔
شغر بغر ۔ پراگندہ ۔ یہ ہر دو اسم ہیں ۔ جن کو ایک اسم قرار دیا ہے اور مبنی علی الفتح ہیں ۔
طامۃ الکبریٰ ۔ قیامت بزرگ ۔
فظاعت ۔ شدت ۔ فزع ۔ خوف ۔
شناعت ۔ زشتی ۔ جزع ۔ بیقراری ۔
منقرض ۔ مراد اختتام ۔ سمر ۔ افسانہ ۔
بارو ۔ گاؤں ۔ حضر ۔ شہر ۔
بالش ۔ ایک سکہ ۔ اوانی ۔ ظروف ۔
زرزمہ زرزمہ ۔ گٹھری کی گٹھری ۔ بقچہ کا بقچہ ۔
ثیاب ۔ جمع ثوب جامہ ۔ پیرہن ۔ حریر چینی منقش ۔
دیابیج یا دیابج ۔ جمع دیباج کہ معرب دیباہ است
و آں مرید بعلیہ دیبا است ۔ ریشمی کپڑے ۔

صفحہ ۲۷۵

خرایا ۔ جمع خریدہ ۔ زن شرگین و دختر بکر ۔
غیرت خلد بریں ۔ حسن و زیبائی میں بہشت کو شرمانے والی ۔
حور عین ۔ زنان خوش چشم ۔ حوراء و عیناء کی جمعین ہیں ۔
زواہر ۔ جمع زاہر روشن ۔ فرایہ جمع فریدہ مروارید ۔
ضرائر ۔ جمع ضرۃ و ضریر رشک و غیرت ۔ حسد ۔
مناظم ۔ لڑیاں ۔ مبتسم ۔ دندان جمعش مباسم ۔
وہاد ۔ جمع وہدہ ۔ زمین پست ۔
اغوار ۔ جمع غور ۔ زمین پست ۔
منون ۔ مرگ ۔
یوم ..... اُس دن میں کہ نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد (پسران) مراد روز قیامت ۔
دست برد ۔ لوٹ مار ۔ اُغروق ۔ سامان ۔
احمال و اثقال بارہا مستعمل سلاحتی و نام جانئے ۔
حصبات ۔ جمع حصبہ یا حصیات جمع حصی ہر دو بمعنی سنگریزہا ۔
الیک ..... تیری طرف راہ راست غیر مسلّم ہے ۔
سراب ۔ نام مقام ۔ مفاقصۃً ۔ ناگہان ۔
دروے ۔ نزد سوغونچاق یا درمسلی ۔
زدن ۔ ٹوٹ پڑنا ۔
مرکوب ۔ سواری ۔ تاپیوسان ۔ ناگہان ۔
ہم ۔ برائے حصر ۔ منطبق ۔ موافق ۔

چشم نہادن - منتظر رہنا -

صفحہ ۲۷۶

ملتبس - مشتبہ - زہاب - بفتح چشمہ -
تباشیر - سپیدۂ صبح - انفجار - بدر آمدن آب -
بر جناح تعجیل - بشتاب -
آذروق و آذروغ - رسد و سامان -
ہیہات - افسوس - فراخ رو - زیادہ کاٹنے والی -
ناتبیان - نام شخصے - ناب بان - بمعنی شتربان
چہ ناب بمعنی شتر آمدہ -
مفاوضات - مشورہ و باہم سخن گفتن -
استراق سمع چھپکے بات سُن لینا - کن سوئیاں لینا -
معاضدت - یاری - خارشہ - خراش -
غدر - بیوفائی - انکار - ناشناسائی -
خستن - زخمی کردن - او - مرجع احمد -
محافظت سے مراد قید و نظر بندی -
بادپیمایان عالم خاک - مراد طالبان دنیا -
جانی - ظالم - اغترار - فریب -
بصائر - جمع بصیرت - بینائی دل -
ابصار - جمع بصر - بینائی چشم -
حالی - صورت ظاہری - تبلبل - اضطراب -

صفحہ ۲۷۷

معانی - مفہوم - اشعار کردہ - آگاہی یافت -
وثاق - خانہ - سباع - درندگان -
ضباع - کفتاران - ظباء - جمع ظبی آہوان -
آرام - آہوان شکم سپید -

مصاومت - باہم کوفتن و برہم زدن یا مصاولت
حملہ کردن - جوذر - گاو دشتی -
آہوان خیمگی و جوذر چشماں - کنایہ از زنان -
مقصورات فی الخیام - عورتیں خیموں میں بیٹھی
ہوئی ہیں جو دوسرے مردوں پر نظر نہیں ڈالتی ہیں -
حلل - جمع حلہ لباس - خلع - اوتارنا -
التقاط - چیدن ہرج و مرج - ضیق و تنگی -
بنات - دختران - ہرچ - ہرچہ -
شیشہ - جن اور بھوت کو شیشہ میں اُتار لیتے ہیں -
قول - گفتن - لاحول - نہیں ہے قوت کہتے
ہیں کہ جو قلعہ سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں -
منزجر - آزردہ خاطر - مثار - غبار -
استرکاب - سوار شدن -
لشکر..... واشتند - لشکر کے پاس تھا خیمہ -
استبطاء - درنگ کردن -
قوات - مٹ جانا - انجاد - یاری کردن -
انجاد - جمع نجد - دلیران و مردان -
انجاز - وفا کردن - ہوا خیمہ - قبلہ ہا -
فلک سرعت - سریع حرکت آسمان -

صفحہ ۲۷۸

غلواء - از حد در گذشتن بشباب - در گذشتن
جوانی و اول آں - مراد آغاز -
انہزام - شکست - عنان - ظاہر آسمان -
مرموق - قابل دید - منظور نظر - پسندیدہ -
گشن - بہادر - پرخاشجو - جنگجو -

مستقبل۔ پیش رونده۔ درسیاق۔ درمیان۔
سیاق۔ مراد گھوڑ دوڑ۔ مراہنہ۔ گرو بستن در
اسپ تازی۔ مناصلہ۔ تیر اندازی
نثار فرقتمن۔ دست افشاندن۔ رقص کردن۔
مرحبا کلمہ اظہار خوشی چوں خوشا و مرحبا و آفرین۔
حالی۔ فوراً جیسے ہی۔ دشمن۔ احمد۔
شماتت۔ شاد شدن بمکروہے کہ بکسے رسد۔
مراء۔ بکسر جدال و ستیزہ و خصومت۔
ہم آنجا...... اسی وقت اور اسی جگہ شراب
اظہار خوشی میں پینے لگے۔
اسر۔ بفتح قید۔ اشر۔ نازاں و متکبر بفتحتین
بسیار بدکار۔ شرر۔ آتش۔
شر۔ بدی۔ باشرہ۔ بتمامہ۔
مالک۔ آقا و خداوند۔ مملوک۔ غلام۔
مسرور۔ شاد و خوش۔ ماسور۔ مقید۔
تقلب اعصار۔ گردش زمانہ۔
تمویہ۔ ملمع و تلبیس کردن۔
اختیار۔ پسندیدگی۔ اختبار آزمایش۔
صفحہ ۲۲۹
احاد۔ خبر واحد۔ تواتر۔ تسلسل۔
ما سمع۔ نہیں سنا اس کا ایسا آخر والوں نے
اور نہیں دیکھا اس کو اول والوں نے۔
تادیب۔ ادب دادن۔
حجر۔ بتقدیم جیم۔ سوراخ۔
لا یلدغ۔ ایک سوراخ سے مومن دو مرتبہ نہیں

کاٹا جاتا۔ یعنی بغیر تجربہ اسی غلطی میں مومن
مبتلا نہیں ہوتا۔
متأدب۔ ادب سیکھنے والا۔
برائ العین۔ چشم دید۔ مشمر۔ منتج۔
تاجیل۔ تاخیر۔ امہال۔ مہلت دادن۔
تامور۔ دل و نفس و خون۔ (صراح)۔
داء۔ بیماری۔
دوی۔ کانوں کی ایک بیماری۔
پشت شکستن۔ تیمور نے سلطان احمد کی
پیٹھ توڑ دی۔ کیونکہ سلطان احمد نے قنغرا پدر
تیمور کی پیٹھ توڑ دی تھی۔
جزاء سیئۃ۔ بدلہ برائی کا ایسی برائی ہے
اساءت۔ بدی۔ چونکہ بدلہ بدی میں ذکر سیئہ
آیا ہے اس لئے اس کے معنی بدی مذموم کے نہیں۔
عُتب۔ بفتحتین سختی و کار ناپسندیدہ و فساد۔
عتاب۔ خشم گرفتن و ملامت کردن۔
سپنجی سرائے۔ خانہ عاریتی مراد دنیا۔
صفحہ ۲۸
فسوس۔ مکر و فریب۔ دم و افسوس۔ ہر دو بمعنی مکر۔
فرتوت رعنا۔ پیر خود آراء۔ مراد دُنیا۔
گلبرگ۔ پھول کی پنکھڑی۔ ناچار۔ بالضرور۔
جار۔ ہمسایہ۔ مل۔ شراب۔
امل پرور۔ امید پیدا کرنے والا۔
دُرد۔ تلچھٹ۔ دَرد۔ بفتح صداع۔
دم خوردن۔ فریب کھانا۔

مُمَوَّہ - ملمع و آراستہ - مُزَوَّر - دروغ -

جمالِ - بفتح حسن و بضم حسین -

امرد - طفل بے ریش - غانیات - زنان حسین -

مواعید - وعدہا -

غید - جمع غیداء - زن نازک اندام -

عشوہ - فریب - غرور - فریب -

زُور - کذب - ذہاب - رفتن -

ضجرت - دلتنگی - ایناس - دوستی -

ابساس - سخن چینی مراد دشمنی یا ابآس
از بأس سختی و عذاب رسانیدن (صراح)

بأساء - سختی - و نقصان مال و ضَرّاء نقصان
بدن (صحاح)

یاس - صاحب برہان معنی قوت و قدرت عربی بتاتے
ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ تین الفاظ میں سمجھ نہ سکا -

وصیت - نصیحت - نامۂ رحمانی - قرآن مجید -

قاتل - کشندہ - یاسا - حکم مراد حکومت -

یاس - ناامیدی -

لکیلا تاسوا .... تاکہ جب کوئی چیز تم سے جاتی
رہی تم اس کا رنج نہ کرو - اور جب کوئی تم کو ملے
تو تم اترایا نہ کرو -

ایں مردہ - مراد دنیا - شیون - نوحہ و فریاد -

حلوائے زہر آلود - مراد دنیا و لذائذ دنیا -

گرامند - لائق و سزاوار (سروری) -

دود - دخان مراد آہ لمعہ - چمک -

ساسانیاں - طبقہ از ملوک عجم -

کیانیان - طبقہ از ملوک عجم -

ساسانیاں - سامان نام شخصے کہ شاہان آل
سامان باو منسوب اند -

صفحہ ۲۸۱

مُسَخَّر - مطیع فرازی - بلند کنی -

بسپری - بگذری - بسپاری - بدبگران -

جلوس ارغون

معاند - دشمن مراد سلطان احمد -

وساوس - جمع وسوسہ - فکر اندیشہ -

مخفف - ہلکا و سبک - امضاء - اجراء -

دولت یار - دولت و بخت جس کا معین ہو -

مُقبِل - صاحب اقبال - مآثر - فضائل و خوبیہا -

تقریر - قرار و استحکام دادن -

مواد - جمع مادہ - احتیالات - حیلہ جوئی ہا -

درنجا ولیف - درمیان - اکفاء - ہمسران -

وقاحت - سخت روئی و بے شرمی -

جلادت - سخت و چست شدن و اکراہ نمودن -

متابعت - بفتح - پیروی کردن -

طواعیت - اطاعت - غیبت - عدم موجودگی -

اطباق - اتفاق - مہر - محبت -

جانی - منسوب بجان - رغم انف - بینی بخاک
مالیدن - تذلیل - مراد بر خلاف -

جانی - عاصی دشمن - خط دادن - مچلکا دینا -

بداعیہ - بسبب - ارادت - مشیت -

مستقر۔ قائم و برقرار   مُقِر۔ اقرار کنندہ۔

صفحہ ۲۸۲

فرقش نکنم۔ اس کے تاج اور چاند میں میں ذرا بھی فرق نہیں کرتا ہوں۔

زمان..... آسمان اُس کے پایۂ تخت کے مقابل میں زمین کو قائم نہیں کہتا ہے۔

زمین۔ زمین اُس کے گوشۂ تاج کے مقابلہ میں آسمان کو بلند نہیں کہتی ہے۔ زمین کے مقابل جب زمان آتا ہے تو بمعنی آسمان ہوتا ہے۔

کہربائی پیکر۔ جن کا رنگ کہربا کی طرح زرد ہو۔

رسم۔ نقش۔   رود۔ نام سازے

النغمہ۔ نغمہ ایک سخن روحانی ہے۔

الایقاع۔ گانا بجانا لوگوں میں انس پیدا کرتا ہے

اِسماع۔ سنانا۔   اَسماع۔ سرود۔

جمرہ۔ یعنی بخار جن سے زمین میں قوت نشو پیدا ہوتی ہے۔

چشم برگماشتہ۔ عبارت یوں ہونا چاہیئے:۔ "از گوشہ۔ چشم برجوراوشان برگماشتہ" یعنی گوشۂ باغ سے جوراوشوں کو تاک رہی تھی جوراوشاں۔ کنایہ از گلہا۔

معاشراں۔ میخوراں۔ یعنی گوشۂ باغ میں میخوار بیٹھے ہوئے تھے۔

رواں گردانیدہ۔ زبان کو پانی کی طرح رواں کیا تھا۔

وسمہ کشیدن۔ زینت دنیا۔ سبزی کو وسمہ قرار دیا ہے۔

مشک بید۔ قسمے از بید۔ تنسم۔ وزیدن باد۔

جَیب۔ گریبان۔   بادمید۔ خوشبو واد۔

سربرزدن۔ ظاہر ہونا (مطلع انوری کا ہے)۔

انگشت بدندان گرفتن۔ اظہار حیرت و تعجب کردن۔

بمشافہہ۔ روبرو۔ غضارت۔ نعمت و فراخی عیش۔

آب ناب۔ خالص پانی۔ صفت آب۔

نضارت۔ تازگی و سیرابی۔

صفحہ۔ سطح۔ سلسال۔ آب شیرین و خوشگوار۔

سحّاری۔ جادوگری۔ غزلک۔ پیاری غزل۔

صفحہ ۲۸۳

ارفع کوساً۔ اُٹھا پیالے بھرے ہوئے۔

جان نکوئی۔ خوبی کی تو جان ہے۔

داری۔ منسوب بہ دارین کہ فرضہ ایست در بحرین کہ از ہند آنجا مشک آرند۔

شَمِّم۔ بتجرید آ بمعنی نگریستن۔

دراری۔ جمع دری۔ ستارگان و مروارید ہا۔

شَمّ۔ بوئیدن۔   ذراری۔ جمع ذراۃ۔

دوائے خوشبو۔ بوجہ یائے نسبت تا حذف شدہ یا جمع ذرور۔

سپیدہ دم۔ وقت صبح۔

دور قمری۔ جس سال کا مالک قمر ہو۔ فتنہ و فساد اس سال زیادہ ہوتا ہے۔ حافظ شیراز۔

این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شرمے بینم

مجانس۔ جس کے قوافی میں تجنیس تام ہے۔

موانس۔ اُنس گیرندہ۔

سپری۔ سپر ہیئتی۔ سپری۔ طے کنی۔
احساس پری میں سے بھی تجنیس مشوش "سپری"
نکلتی ہے یعنی احساس کا سین پری سے ملانے سے۔
سپری۔ ختم و آخر۔

صفحہ ۲۸۴

جبور۔ شادی و خوشی۔ بربط۔ نام سازے۔
دستان زدن۔ تالیاں بجانا۔
دستان۔ نغمہ۔ گاہ بیگاہ۔ صبح و شام۔
یک ماہ۔ تا یک ماہ (بہتر ہوگا کہ تیسرے شعر کو
چوتھا اور چوتھے کو تیسرا کردیں)۔
آغانی۔ سرود۔ غوانی۔ حسینان۔
ارغوانی۔ سرخ۔ منبت روات متفرقات۔
استمالت۔ مائل کردن۔
استلانت۔ نرم کردن۔
اقارب۔ نزدیکان و بیگانگان۔
اجانب۔ بیگانگان۔ مواہب۔ عطایا۔
سرادقات۔ سراپردہ و خیمہ ہا۔
قیوم قدیر۔ خداوند تعالیٰ۔ یاس۔ ناامیدی۔
پائس۔ سختی۔ عداد۔ شمار۔
عدد۔ سامان۔ قصر۔ کمی۔
تقصیر۔ کمی۔ مدد۔ کمک۔
بسط۔ گستردن۔ جناح۔ بازو۔
مستبطن۔ در دل نہاں دارندہ مراد شامل۔
حشم۔ بربیان۔ مواد۔ اسباب سامان۔
مخافت۔ خوف۔ مشعر۔ آگاہ کنندہ۔

اشاعت۔ شایع کردن۔
مآثر۔ فضائل و نشانہائے نیک۔
اساغت۔ گوارائی۔

صفحہ ۲۸۵

کؤس۔ جمع کاسہ۔ نصفت۔ عدالت۔
فرمان مطاع۔ حکم قابل اطاعت۔
ممتثل یا متمثل۔ بجا آورندہ۔
تخطی۔ رفتن۔ خطہ۔ ملک۔
رجولیت۔ مردانگی۔ مصابرت۔ صبر۔
راسخ۔ محکم۔ حمیت۔ غیرت و ننگ۔
شاورخ۔ فراخ و سپید۔ ی پیشانی (صراح و منتخب)
وار۔ مانند۔ امنیت بفتح ایمنی و
بضم آرزو و مراد۔ گلہ بان۔ شبان۔
کہ۔ مغاجات۔ کلاہ دار۔ تاجدار۔
اعوان۔ مددگاران احبا جمع حب یار ہا۔
ان الکرام۔ بزرگ جب آسانی و راحت میں
پہونچتے ہیں تو احباب کو یاد کرتے ہیں۔
مزاوجت۔ جفت کردن۔ ملانا۔
مکانت۔ رتبہ۔ شیوہ۔ طرز۔
اغراق۔ مبالغہ۔ تضمن۔ شمول۔
ان الکریم اذا ما اسہلوا ذکرہوا۔ مصرع
مذکور مراد ہے۔
وہلہ۔ مرتبہ و بار۔

صفحہ ۲۸۶

مہجور۔ جدا۔ مبادی۔ آغاز و ابتدا۔

چندیں نگاہ - اتنی مدت تک -
معاطف - پہلو ہا ئے -
عواطف - جمع عاطفہ - مہربانی
اہتزاز - جنبیدن -

صفحہ ۲۸۹

بادلیج - عجیب یہی مصرع شرط کی جزا ہے -
بارے - الحاصل - عقال پچھاڑی -
نکال - عذاب - حیرت سرگشتہ شدن
کہ از تعارض ...... تولد کند - جو تقابل اور
مختلف سے پیدا ہوتی ہے (یہ تعریف حیرت ہے)
منتفی - مٹ جانے والی -
منطفی - بجھ جانے والی -
وافوض امری - سپرد کرتا ہوں میں اپنے معاملہ
کو خدا کے اور وہی بڑا جاننے والا بندوں کا ہے -
منثال - روانہ - ازالہ - دور کرنا -
نفار - نفرت - نقار - کینہ -
اقالہ - معاف کرنا - اعداد - شمارہا -
عثار - لغزش - تخویہ - سرعت -
احتفال - ستالی -
ملمات - واقعات و نازلات -
نادور - جمع نذر - کید - مکر -
پیدا - ظاہر - ابا - انکار -
ترشیح - پرورش -
تلازم - ایک کی صحت پر دوسرے کی صحت
کا موقوف ہونا -

صفحہ ۲۹۰

مع ما - مع ہذا - باوجودیکہ -
معمّا - پوشیدہ و خفیہ -
ذنابہ - دنبالہ -
تنکرات - ناخوشیہا و مکروہات -
خونداران - جلاداں -
مفتریات - بہتانہا و دروغہا -
مزخرفات - اباطیل و مکرہا -
مساوی - جمع سوء - بدی -
قصد - ارادۂ قتل - جنان - دل -
لیاقت - تیزی - زیرکی و چرب سخنی -
فرابستہ - موقوف و منحصر -
دم مسیحا - اعجاز احیاء عیسوی -
سراب - مراد نابود -
افعی - سانپ کا ایسا زہر رکھنے والا -
نفیر - نالہ و فریاد -
گیسوکنان - بال نوچتے ہوئے -

صفحہ ۲۹۱

رائحہ نیلوفر - جس کو خوشبو سے نیلوفر بھی تکلیف
پہونچاتی ہو - ایسا نازک ہو -
حشاشہ - بقیہ - بادر - تلف
استغاثت - فریاد - تفاؤل - فال گرفتن -
ان الّذین ...... توعدون - جن لوگوں نے
سچے دل سے کہا کہ ہمارا پروردگار تو بس خدا ہے
پھر وہ اسی پر قائم بھی رہے - ان پر موت

کے وقت رحمت کے فرشتے نازل ہونگے۔ اور کہینگے کہ کچھ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور جس بہشت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اُس کی خوشیاں مناؤ۔

دریغ نخواست۔ دریغ نہ کرو۔ نسخہ تبریزی میں بجائے نخواست۔ نداشت ہے۔

ہر چہ از تو آید۔ نسخہ تبریزی میں بجائے اس مصرع کے یہ شعر لکھا ہے سہ

ہر چہ آید از تو جانان بردلم۔ خوش بود خواہی شفا خواہی الم۔

سمط۔ سلک۔

صفحہ ۲۹۲

رخ کے عدد چھ سو اور ف کے اسی۔ اور جیم کے تین ہیں کل عدد چھ سو تراسی ہوتے ہیں۔

نماز دیگر۔ نماز عصر۔

غرّہ۔ سپیدی پیشانی۔ بیضا۔ روشن۔

بیضہ۔ تخم مرغ و خود۔ غرّا۔ روشن۔

بیضہ غرّا۔ کنایہ از آفتاب۔

چشمہ خضرا۔ کنایہ از تیغ۔

ساہرہ۔ روئے زمین۔

غبرا۔ غبار آلود۔

حمرا۔ سُرخ۔

استشہاد۔ گواہی چاہنا و شہید کرنا۔

گوہری۔ جوہری۔

گوہر شکن۔ مراد گردون۔

حزن۔ اندوہ۔

نفس زدن۔ کا فاعل صبح ہے۔

صفحہ ۲۹۳

داہیہ۔ مصیبت۔ خواص۔ خاصان۔

الیف۔ دوست۔ حلیف۔ ہم سوگند۔

قرین۔ ہم نشین۔ انین۔ نالہ۔

حنین۔ گریہ بسیار۔

باسلیق۔ ہاتھ میں ایک رگ کا نام۔

انسان العین۔ مردمک۔

باسلیق انسان العین بکشود نالہ گریستند

بّر۔ نیک۔ فاجر۔ بدکار۔

الغیاث۔ فریاد۔ ذون۔ کینہ۔

فنش۔ فطرت۔ ش۔ مرجع شمس الدین۔

حشو۔ لغو و پوچ۔ جو چیز تکیہ میں بھرتے ہیں۔

بیرون کنش۔ بیرون کن اورا۔ جبکہ روی متحرک ہو تو حرکت ماقبل روی کا اختلاف جائز ہے۔ اگر کن۔ ن بفتح سے کن بفتح صیغہ امر پڑھیں تو ہو سکتا ہے۔

دُر فشان۔ مضامین نویس۔

تیغ قاطع۔ مراد قلم تراش۔ چاقو۔

سرزنش۔ سر بریدن۔ زنش زدن کا حاصل مصدر (جہاں تک یاد آتا ہے۔ یہ اختلاف بھی جائز ہے۔ تفحص اور تصفح کی ضرورت نہ سمجھی) سزا و ملامت۔

ابیخ۔ خالصہ۔ اساس۔ بنیاد۔

منہدم۔ شکستہ و خراب۔

سپاس - احسانات و نیکیہا -

وائی نعیم - کونسی ایسی نیکی ہے - جس کو زمانہ مکرر نہ کرتا ہو -

صفحہ ۲۹۴

بسالت - دلیری - جلالت - بزرگی -

نہال نورستہ - پودھا -

نجدت - دلیری -

شہامت - بزرگی -

سعایت - چغلی -

کمان در زہ آوردن - کمان پر چلہ چڑھانا. جب کمان سے کام نہیں لیتے تو اس کا چلہ اتار دیتے ہیں - تاکہ کس بل میں سستی نہ آجائے -

فاعل محی الدین -

وقیعت - بدگوئی و غیبت و فتنہ -

سوابق مخالفت - کیونکہ ارغون کے باپ کو قتل کرادیا تھا -

مکاشرت - دندان کا غصہ میں دانت نکالنا. کھیسیں نکالنا - مراد عناد و دشمنی -

مجاہرت - دشمنی آشکارا -

کمتر چاکر - ادنی اسائیس - صفت روزگار -

توقیعات - فرامین شاہی -

تنزیل - قرآن - تربت - خاک - قبر -

مناسب - سزاوار -

مناصب - مرتبہا -

مشاہد - جمع مشہد - جائے شہادت -

مراقد - جمع مرقد - جائے خواب - مراد قبر -

قد - قامت و بالا -

امانی - امیدہا - زہاب چشم - مراد اشک روان از دیدہ شد - از چشم جاری شد -

شکوہ - شان و شوکت -

صنادیق - جمع صندوق - مراد قبر -

مکانت - رتبہ -

صفحہ ۲۹۵

نیل - یافتن -

برمقتضی - برحسب - بفحوائے -

ما کل ... یدرکہ - ایسا نہیں ہے کہ جو آدمی تمنا کرے وہ حاصل بھی ہوجائے -

خیبت - مایوسی - تحسّر - حسرت خوردن -

غلیان - جوش - شیمت - خصلت -

صنادید - جمع صندید یعنی سرداران عظما و رؤسا

قروم - جمع قرم - سرداران -

در تضاعیف - درمیان - ایلخان ارغون -

تضریب - درغلانیدن و برانگیختن -

گوژپشت - خمیدہ - صفت آسمان -

دورنگ - بلحاظ شب و روز - منافق -

خم و خوہ - بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کا مخفف جو بجائے حرف تردید یا آتا ہے - یا یہ کہ خود و پڑھا جائے -

ضراعت - خواری فروتنی و زاری نمودن -

مفتتح - آغاز - تواضع - فروتنی -

تشفع۔ شفاعت کردن۔

داعی۔ چاہنے والا۔ بلانیوالا۔ دُعاکرنیوالا۔

وجیہ۔ وجیہ الدین۔

عاصی۔ گنہگار۔

ضعیف داعی وجیہ عاصی۔ راقم کی جگہ یہ الفاظ لکھے ہیں

مندرج ساخت۔ نوشت۔

کار۔ فعل قابل اعتنا۔

آشیانۂ سفلی۔ کنایہ از دنیا۔

مانس علوی۔ کنایہ از بہشت وعقبیٰ۔

صفحہ ۲۹۶

مزاولت۔ عادت کردن بکارے۔

وخامت۔ بد انجامی۔

مفضی۔ رسانندہ۔

عاقبت کار۔ انجام کار۔

ارتحال۔ کوچ کردن۔

جنی۔ بالضرور۔

مقتضی۔ پورا ہونے والا۔

حرص صحیح مال و جاہ دیگر کا۔ بجائے حرص

بارگیر۔ سپیرا۔

بوزد و کار بر مراد۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ زندگی خوش اور کام موافق مراد ہو۔

بانیسنی بساز۔ نہ ہونے کے ساتھ موافقت کر۔

کم چیزے گرفتن۔ ترک آن چیز کردن۔

چوں روزگار........ زمانہ کا ایسا کوئی ناصح نہیں۔ اگر تو نصیحت لینا چاہتا ہے زمانہ سے نصیحت لے۔

۴ر نومبر سنہ ۱۹۲۷ء کو یہ فرہنگ لکھنا شروع کی اور ۲۶ ر فروری سنہ ۱۹۲۸ء کو فراغت پائی۔

سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

بمقام لاہور ۲۸ ر فروری

سنہ ۲۸ء

دوسرے ایڈیشن کی نظر ثانی دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء میں کی۔

بہترین لکھائی
بہترین چھپائی
بہترین مصنفین اور مترجمین
کی
کتابیں درکار ہوں!
تو
شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور کو یاد فرمائیں

اُردو ترجمہ

تاریخ وصّاف

جلد اوّل

تا اختتام عہد ارغون خان

مدخلہ نصاب امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی

مترجمہ

جناب مولانا محمد مشتاق احمد صاحب فاضل دیوبند۔ مولوی فاضل منشی فاضل

معلم عربی۔ لنیہ۔ ضلع مظفر گڑھ

حسب فرمائش

شیخ جان محمد الہ بخش تاجران کتب علوم مشرق

کشمیری بازار لاہور

فروری سنہ ۱۹۳۰ء

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس لاہور

قیمت

مختصر فہرست مطبوعات کتبخانہ شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

اصول منطق از حضرت مضطر کانپوری علم منطق پر سلیس اردو زبان میں ایک نئی طرز کا رسالہ معہ کثیر التعداد امثلہ مشقی . ۸/

الفلسفہ حصہ اوّل مایعم الاجسام . . . ۲/

الفلسفہ حصہ دوم فلکیات عنصریات ۔ الٰہیات ۲/

الکافی فی العروض و القوافی معہ اردو ترجمہ داخل نصاب امتحان مولوی عالم پنجاب یونیورسٹی وغیرہ . . . ۸/

تفسیر بیضاوی سورۂ آل عمران محشیٰ اردو از مولوی عبد الرشید و مولوی عبد العزیز فاضلان دیوبند و مولوی فاضلان پنجاب داخل نصاب امتحان مولوی فاضل و ایم ۔ اے پنجاب یونیورسٹی ۔ عہ

الکامل المبرد جلد اوّل معہ حل لغات و تفصیل واقعات متعلقہ و با محاورہ اردو ترجمہ جملہ اشعار و عبارات مشکلہ وغیرہ از مولوی نور الحق پروفیسر اورینٹل کالج ۔ داخل نصاب امتحان مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی . . . للعہ

اردو خلاصہ نخبۃ الفکر از مولانا حاجی فضل کریم صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل و سند یافتہ مدرسہ عالیہ رامپور ۔ داخل نصاب امتحان مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی وغیرہ . . . ۱۲/

البدور الطالعہ فی حل شمس البازغہ از مولانا محمد فاضل صاحب ٹونک بزبان اردو حل شمس البازغہ داخل نصاب امتحان مولوی فاضل ۱۲/

اکمل التوضیح فی حل التصریح شرح تشریح از مولوی عبد الرشید فاضل دیوبند و مولوی فاضل و مولوی عبد العزیز فاضل دیوبند و مولوی فاضل بزبان اردو حل تصریح داخل نصاب امتحان مولوی فاضل . ۱۲/

رقعات عالمگیری معہ اردو ترجمہ از جناب ظفر رامپوری منشی فاضل و منشی کامل داخل نصاب امتحان منشی پنجاب یونیورسٹی ۸/

حکیم نباتات معہ ترجمہ و فرہنگ . . . ۶/

تحفۃ احرار جامی مترجم اردو از مولوی جان محمد صاحب منشی فاضل او ۔ ٹی ۱۲/

رباعیات عمر خیام معہ حالات از خواجہ الٰہ بخش گنائی ۵/

اوج القواعد خلاصہ حسن القواعد از تسخیر رامپوری ۸/

خلاصہ شعر العجم حصہ چہارم از مولانا محمود الحسن مولوی فاضل و منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی ۱۲/

بہترین اردو ترجمہ سلم الادب از میاں جان محمد گنائی مرحوم ۴/

جواہر اخلاق خلاصہ اخلاق محسنی از منشی شادمانی ۴/

کنز المنافع خلاصہ عبد الواسع از جعفری کشمیری رامپوری منشی عالم و منشی فاضل داخل نصاب امتحان منشی عالم پنجاب یونیورسٹی ۴/

وزیر خان لنکران معہ ترجمہ و فرہنگ . . . ۸/

اردو خلاصہ عروض سیفی از ساحل بلگرامی . . . ۲/

ترجمہ قصائد عرفی از منشی جان محمد صاحب منشی فاضل او ۔ ٹی ۶/

چہار مقالہ عروض سمرقندی معہ مقدمہ و حالات مصنف و فرہنگ الفاظ از خواجہ فیروز حسن ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ او ۔ ایل داخل نصاب امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی . . ۱۰/

رسائل طغرا محشی اردو معہ حالات ملا طغرا . . ۱۲/

گلشن راز مصنفہ محمود شبستریؒ . . . ۵/

مرزبان نامہ معہ ترجمہ اردو از خواجہ فیروز حسن ایم ۔ اے داخل نصاب امتحان منشی فاضل . . . ۱۲/

انشائے ابو الفضل دفتر اول و سوم داخل امتحان منشی فاضل ۱۲/

اُردُو ترجمہ
تاریخ وصّاف جلد اوّل

حمد باری تعالیٰ | وہ حمد اور ستائش جس کے اخلاص کے انوار - تمام جہان کو مانند آغاز صبح صادق کے روشن کرتے ہیں - اور وہ شکر اور سپاس جو موزونیت کے ساتھ - لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور زیادہ دوں گا تمہیں) کی خلعت وجودِ جہان کی گردن میں ڈالتا ہے - (سزاوار اور لائق ہے) مالک الملک حق[1] اور واجب الوجود کی مقدس بارگاہ کے لئے جس کی ذات کی کمالیت فہم اور قیاس کے ادراک سے بلند ہے اور جس کے اوصاف کی جلالیت اور بزرگی خیالات اور گمان کی تگ و دو سے بلند تر ہے - جس نے کہ معلول اوّل جوہر بسیط کو "کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ" (میں مخفی کان تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں) کے خزانہ سے باہر نکالا - اور سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا وہ عقل ہے - پھر عقل فعّال کی نورس شاخ سے نفس کل کے گل کو صمدیت کی صنعت کی بادِ صبا سے کھلا دیا - اور ان دو نو جواہر کی وساطت سے جواہر مجردات اور نفوس متعارفا نے امکان کے سلسلہ میں تعدد کی قدرت پائی - اور اجرام علوی اُس (اللہ تعالیٰ) کے انوار جمال کے شوق کے میدان، اور اسرار کمال کی روشنیوں کے مطالعہ میں، گوے کی مانند چوگان تقدیر کے خم میں پھرنے لگ گئے - ؎

سب چیزیں سرگردان ہیں پرکار کی طرح (اس لئے کہ) اپنے ظاہر کرنے والے کی طلبگار ہیں -

اور جب اس نے نیلا قبہ بلند کیا اور اُسے ستاروں کے موتیوں اور چمکدار ذرّوں سے مزین کیا - اُس کی شوقی حرکات کی تاثیر سے، سلسلہ عناصر اربعہ - مزاجوں کے تضاد و کیفیات کے اختلاف اور مکانات کے تباین کے ساتھ ایک دوسرے سے مل گیا - اور موالید ثلاثہ کی ترکیب کی ترتیب عالم کون و فساد میں ظاہر ہوئی سب سے پہلی ترکیب (موالید ثلاثہ میں سے) (۱) معدنیات کی تھی - جو خواص اور رنگوں کے صفات سے موصوف ہو کر اُس کا ہر نوع بنانے والے کی صنعت کا واضح بیان اور ظاہر دلیل ہوئے - لعل اور یاقوت آ... کے نگین اور چمکدار جواہر کے ٹکڑے - وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - (اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی

[1] کتاب کی عبارت کمزور معلوم ہوتی ہے جناب قدس مالک الملک بحق و اجب الوجود را - کی بجائے جس نے یوں تصحیح کی کر کے ...ہا ہے جناب قدس مالک الملک حق واجب الوجود را - واللہ اعلم - منہ

بادشاہت اور ملکیت) کے نقش خاتم سے منقش ہو گئے ۔ اور خالص سونے کی ڈلی اور خالص چاندی کے ٹکڑوں نے زرگر سورج کے بوتہ اور ایجاد کی ٹکسال میں اپنے وجود کے چہرہ پر اس شعر "ہر چیز میں اس کے لئے نشانی ہے جو دلیل ہے اس کی کہ وہ ایک ہے" کا سکہ لگا دیا ۔

اور دوسری ترکیب میں (۲) نباتاتی نفس عدم کے پردۂ خفا سے وجود کے ظہور کے میدان میں خراماں ہوا ، اس میں معدنیات کی تمام صفات جمع ہو کر ذائقے ، خوشبوئیں ، جذب و امساک کی قوتوں ، نشو و نما ، اپنی مثل پیدا کرنا ، اور اپنی نوع کی صورت پیدا کرنے کی صفات سے اسے مزید امتیاز بخشا گیا ۔ اس کا ہر جزو ، صانع اور اس موجود کی جس کا وجود واجب ماہیت سے الگ نہیں ، وحدت پر قاطع دلیل اور روشن برہان بن گیا ۔ پنکھڑیوں کے تازہ چہرہ نے شنگرف کے خط سے یہ شعر "سبز زمردیں شاخوں پر پنکھڑیاں ، گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں" رقم کیا ۔ اور درختوں کی تختیوں کے صفحے ، سبزی اور تازگی کی قلم سے "اور نہیں گرتا ہے کوئی پتہ مگر وہ اس کو جانتا ہے" کے معنی اور مطلب سے منقش ہوئے شمشاد اور سرو آزاد کی قد صدق بندگی کو قائم کرنے کے لئے "اللہ بڑا ہے چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تاریکیوں اور روشنیوں کو ڈھانپنے والا" کی اذان (بانگ جو نماز کے وقت کہی جاتی ہے) سے صبح و شام کے وقت رکوع کی ہیئت میں جھک گئی ۔

تیری حمد کی تسبیح اور ثنا کی اشاعت کرتے ہیں ۔ پہاڑوں میں سنگریزے اور شاخ گل پر باد صبا ۔

اور ترکیب ثالث (۳) کے طور میں نفس حیوانی (جاندار نفس) نے نیستی سے ہستی کے دائرہ میں قدم رکھا ۔ ان (گذشتہ) تراکیب کے تمام خواص اس میں موجود ۔ اور ایک اور بخشش کے ساتھ اسباب شہوت ، غضب ، احساس کی طاقت اور حرکت ارادی کی قدرت سے جو روح اور قوی کا نتیجہ ہیں ، مخصوص ہوا ۔ پرندوں کی مختلف اقسام ، گھونسلوں کے گوشوں میں گانے اور چہچہانے کے الحان سے اور وحشیوں اور درندوں کے انواع جنگلوں اور غاروں کی پوشیدگی میں ہنہناہٹ چیخ و پکار اور سخت آواز سے ۔ اور مختلف حشرات الارض اور زہریلے جانور زمین کے اجزاء اور پتھروں کی پوشیدگیوں میں نرم آواز سے ۔ "اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ" (اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ایک زبردست ہے) کہنے والے ہو گئے ۔

جب نوبت ترکیب کی چوتھے درجے پہنچی تو انسانوں کے گروہ کو جو آخری نوع (یا افضل نوع) تھا ۔ فلکی باپوں اور عنصری ماؤں کی تربیت سے ارادہ کی جھجلی میں (یکہ دان) تکوین اور پیدائش کے مراتب سے روز بروز اور حالاً فحالاً گزارا ۔ اور بعد اس کے کہ "ہم نے پیدا کیا انسان کو اچھی صورت میں اور قوام میں" کے کارخانہ میں اس کا ہیولیٰ جسمی "اس

نے تمہیں صورت بخشی اور اچھی صورت بنائی" کی صورت کے قابل ہوا۔ اس کو "پھر ہم نے اس کو دوسری پیدائش پیدا کیا۔ اللہ برکت والا اچھا خالق ہے" کے مقام میں دوسری فضیلت علاوہ ان اطوار کے مرحمت ہوئی۔ اور ایسے مزاج کے حصول سے جو اعتدال کے قریب تھا اُسے نفس ناطقہ کا محل اور آشیانہ بنایا۔ اور قوت عاقلہ کے شرف سے "اور ہم نے معظم بنایا آدمی کو" کی عزت عطا کی۔ تاکہ فضائل ذاتی کی تکمیل کے مدارج اور استقلال کی نردبانوں میں توحید باری تعالیٰ کی معرفت سے "اور وہ فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں" کے درجہ تک "بے شک رات اور دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں" کے اشارے سے ترقی حاصل کرے۔ اور نفس کے آئینہ کو خالی کرنے کے بعد تجلی الٰہی کے نقوش سے آراستہ کرے۔ اس طرح کہ معرفت موجودات کی صورتوں کی حکایت کرے اور ملائکہ مقدس، نفوس مفارق اور عقول مجرد کی صف میں شامل ہونے کے شرف سے بلند پایہ مزین ہو، اور اس لیاقت کے حاصل ہونے سے خوش زندگانی جو زوال کے شائبہ سے دور ہو، عمر جو کمال کے نقصان سے محفوظ ہو، فرحت جو انتہا کے خوف کے بغیر ہو، اور لذت جو ختم ہونے کی تکلیف کے سوا ہو ان کی سعادت حاصل کرے

اس حمد بے قیاس کے جفت، اور اس شکر بے انتہا | نعت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے متصل صلوات (رحمتیں، درود) کے پیغاموں کی ہوائیں، اور تحیات (سلام اور تحفے) کی ہواؤں کی خوشبوئیں، اور مہکیں، اس طرح کہ حوران فردوسی کے ہار اُن کی نسیموں کے چلنے سے "حرکت کی محبوب کے سینہ میں حائل نے" کی صورت اختیار کریں اور اس کے اثنا میں میدان دل کی گھاٹیاں معشوقان گل و سمن کے رخ اور عارض کی طرح، سرسبز ہوں۔ (صلوات کی ہوائیں اور تحیات کی ہواؤں کی خوشبوئیں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں جو) "وما ینطق عن الھویٰ (اور وہ خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتے) کے نغمہ کا طوطی ہے۔ اور "نہیں وہ کلام مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے" کا معجزنما۔ "واللیل اذا یغشیٰ (رات کو جب تاریک ہو جاتی ہے یا چھا جاتی ہے) کے مشکیں زلفوں والا" "وما زاغ البصر وما طغیٰ" (اور نہ پھری آنکھ اور نہ سرکش ہوئی) کا جنگلی چشم۔ ایسے قرب کے دامن کا صاحب (یا گھسیٹ کر چلنے والا) کہ لی مع اللہ وقت (میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے) کی خلوت سرائے میں اُس کی بارگاہ وقار کے نقیب اور دربان لاتقی کی دورباش (ہٹو) کا دست رد (روکنے اور ہٹانے والا ہاتھ) انبیاء اور اصفیاء کی پیشانی پر رکھتے ہیں۔ (یعنی اُس خاص وقت میں اُن انبیاء اور اصفیاء کو دربار میں رسائی حاصل نہیں ہو سکتی)۔ ایسی شریعت کا مالک ہے کہ تلف دین اور مذاہب کی

منسوخی اور سیدھے مذہب کے قواعد کی بنیاد رکھنے کے مقام میں "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں" کے فخر کا دم مارتا ہے - ایسے اچھے خلق والا کہ باوجود "ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر جہان کے لئے رحمت" کی فضیلت رکھنے کے - امت کے ضعیفوں کے ساتھ "میں تم جیسا بشر ہی ہوں" کی برابری ڈھونڈتا ہے ، ایسا خدا کی طرف سے تائید یافتہ نفس جس نے "میں بھیجا گیا سیاہ اور گورے کی طرف" کے میدان میں "میں تلوار کا نبی ہوں" کی دھمکی سے ، سرکشی اور بدبخت کی گرد کو گمراہی کے گروہ کے وجود کی تختی سے دھو ڈالا - اور (درود وسلام ہو اوپر)

آپ کے ہدایت یافتہ خلفاء ، دین کے امام ، پیروکاروں اور اہل بیت کے جو "اور پہلے پہلے ہی ہیں" کے میدان کے بہادر ، اور "وہی مقرب ہیں" کے باغ کے پودے ہیں -

تمہید - بعد حمد اور صلوٰۃ کے "جن کو علم کے درجے عطا کئے گئے" کے کارزمانہ کے محرروں اور منشیوں نے - بے مثال ، صاحب ، سعید ، فضائل اور بلندیوں کے میدان میں ، ماتویں تیر (تیر بلند) کے حاوی ، علاؤ الدین صاحب الدیوان عطا ملک پسر صاحب مغفور بہاؤ الدین محمد بن محمد الجوینی ، کو "پاک کرے اللہ تعالیٰ اُن کی روحوں کو راحت کی نسیموں سے ، اور متواتر بھیجے رحمت کی غنیمتوں سے اُن کے لئے فتوحات" عقل کی زیبائی ، خلق کی خوبی ، فنون براعت میں سمندر ہونے ، اصول فضائل کی فن دانی ، انواع علوم میں فرد ہونے ، اور حکمتوں کے قالبوں میں سبقت لے جانے ، کے زیور سے آراستہ کیا ہوا تھا - اور باوجود سلطنت اور ریاست کے کمال ، اور خوشی وغمی میں امور ملک و مذہب میں اشتغال کے - جادوگر قلم کو کنگھا کرنے والی ، اور اس کے عجائبات ظاہر کرنے والی طبیعت ، کے نتائج - تاکہ خدا سخن کی گردن اور کانوں کے لئے - ایسی نظم سے (موتیوں کی لڑی) جس کے بدائع کے پروئے جانے سے منظوم موتیوں کی لڑی بکھر جاتی ہے - اور ایسی نثر سے ، جس کے خوش آئند الفاظ کی شگفتگی کھلے ہوئے گلاب کے لئے شرمندگی کی لڑی پروتے - زیور مہیا کرتی تھی - اور علوم کی خوشبوؤں کے سونگھنے والوں کے لئے - فکر کرنے والی قوت ، خوشبودار انگیٹھی پر فائدہ پہنچانے کے بخور جلاتی تھی - یہی حالت متواتر رہی - یہاں تک کہ اس کی نہایت عاطر نے جواہر بلاغت کے نگینوں - آیات فضیلت کے اصول ، خوبیوں کے ابواب کی فہرست اور مایہ ناز صحیفہ کے عنوان یعنے تاریخ جہاں کشائی جوینی نہ بلکہ جام جہاں نما کی معانی کو ضبط کی لڑی میں پرو دیا - جو مغلوں اور ادھر اُدھر کے دیگر ملوک اور سلاطین - جو مغلوں کی سلطنت کے زمانے میں تھے - کے حالات پر مشتمل ہے - بادشاہ جہاں کشا ، چنگیز خاں

کے ابتدا ظہور سے لیکر بے دین لوگوں کے علاقہ کی فتح تک - جو ہلاکو خاں کے ستاروں کی تعداد والے لشکر کی تکلیف اور چڑھائی کرنے سے ہوئی تھی - سے (مولف کہتا ہے)

مجھے اس سخن پروری سے یکبارگی معلوم ہوا کہ وہ (علاؤالدین عطا ملک جوینی) کس قدر عالی رائے - ملک آرا اور معنی پرور ہے -

جب اس نسخہ - جو ارباب معانی کی تصنیفات کے منسوخ کرنے کا موجب ہے - اور اس کتاب نے باکرہ لڑکی کی مانند حروف کے زلفوں کے شکن سے حور وش چہرہ ظاہر کیا - تو الفاظ اور معانی نے فضلا اور بلغا کی عقلوں کے ساتھ زنان حسین کے گوشہ چشم سے دیکھنے یا لنکھیاں مارنے کا عمل دلربائی میں شروع کیا اور ان اچھوتے فکروں سے ہر ایک لکھنے اور املا کرنے والے کی زبان سے آواز دیتا تھا کہ - (از مولف)

یہ بات بے سخن اور لا کلام ہے کہ جب کلام میں سخن اور ذکر چلے گا تو ہوگا سخن سختوں میں (یعنے کلاموں میں کلام) میری سخن آرائی سے -

حقیقت یہ ہے کہ اس انشاپردازی کی روانی، سخن طرازی کے طریق، ایجاد اور اختراع کی خوبی، منثور اور منظوم کی تنظیموں اور الفاظ اور معانی کی تلویحات سے، سحبان بن وائل کے کلام، لقمان کی حکمتوں، اور قسّ بن ساعدہ کے خطبوں کی رونق دور ہوگئی اور اس کی طوالت اور اختصار، حقیقت اور مجاز کی رعایت - خیالی وحی اور معجزہ کے طور پر بیان کرنے اور ابتدا اور انتہا کے موزون لانے کو - نازک تشبیہوں، مرغوب مثالوں، حیثیت اشاروں اور اوصاف پسندیدہ کی صورت میں لانے کے رشک اور غیرت سے ابو تمام کی روح شرمندہ ہوتی ہے -

اس کتاب سے لوگوں کو چنگیز خاں کے مبارک خاندان کے - جہانگیری اور جہانداری سطوت اور سیاست کے کمال اور غلبہ اور فتح کی کثرت کے اسباب اور ان کی لشکرکشی اور دشمن کشی کی ترتیب، موافقت اور مطابقت کے طریق اور بہادری اور شجاعت کا شیوہ - جو کسی زمانے میں اس طریق سے نہیں ہوا - اور کسی تاریخ سے اس رنگ میں مطالعے سے نہیں گزرا - معلوم اور محقق ہوگیا -

اس احسان سے عطا ملک (جوینی) کا تمغہ غطا مخلصوں پر ہمیشہ رہا اور صاحب دیوان دو دیوانوں کا صاحب اور دو مرتبوں کا جامع ہوگیا (پہلے وزیر یعنے اہل السیف نصاب اہل قلم یعنے مصنف بھی ہوگیا) -

مدح سلطان محمود غازان | پھر مبارک سلطنت اور روز افزوں دولت، اسلام کے بادشاہ - لوگوں کی

گردنوں کے مالک، ایلخاں، ہمت کے سکندر، خاقان کو غلام رکھنے والے - اہل ایمان پر امن اور امان کے سایہ گستر شہنشاہ جہاں غازان محمود سلطان کے عہد اور زمانے میں[۵] - اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کو دائم رکھے جس کے انوار عدل سے ممالک عالم کے میدان خلا بریں کی مانند آراستہ، اور معمور ہیں سلطنت کے اطراف وجوانب نوّے[۹] سال سے اوپر کے کفر اور گمراہی کی خاشاک سے صاف ہوگئے جس نے مجوسیوں کے گرجوں اور بتوں کے مندروں کو علم کے مدرسے اور اسلام کی مسجدیں بنا دیا - اور دین ہدایت کے جھنڈے آسمان کی بلندی تک بلند کردئیے - دین محمدی کا رتبہ سلطنت محمودی کے نقارہ کی چوٹ سے بڑھ گیا - اور مشرکوں کی سینہ کی تہوں میں - جو کفر اور گناہ کی گھاس اُگنے کی جگہ تھی - توحید اور ایمان کے غنچے کھل گئے - مال دار لوگ ملت حنیف (یعنی سادھے مذہب اسلام) کی محبت میں صدق اعتقاد سے قدم رکھنے لگے - اور ایک ہی لحظہ میں کفار نابکار - نیک، اور شریر - صاحب راز ہو گئے -

ان حالات کے مقابلہ میں سلطان محمود سبکتگین کے جہادوں اور کفار سے لڑائیوں کی تمام کہانیاں دین پروری اور انصاف کے بارہ میں جن کے ذکر سے بڑے بڑے علماء کی تصنیفات کے پیٹ بھرے ہیں - مکمل طور پر بھرتی اور فضول معلوم ہوتی ہیں -

(پھر محمود غازان کی طرف توجہ کرتا ہے) اور جو جہانداری اور کامگاری کے شیوہ میں باوجود نوبن اور عمر کی کٹھی کے تازہ اور سرسبز ہونے کے - جہاندیدہ بادشاہوں اور تجربہ کار خاناں سے گوئی سبقت لے گیا ہے اور ممالک اور لوگ اطراف ما اکناف میں - اس کی زیرکی کی برکت اور انتظام کی خوبی سے پُر اور خوش ہو گئے - ؎ (از مؤلف)

جہان اس کے عدل سے ایسا آباد اور خوش ہو گیا کہ نہیں ہے - فتنہ سوائے
حسینوں کی آنکھ کے اور رخنہ سوائے اُن (حسینوں) کے ہونٹوں کے -

سعادت کے الہام کرنے اور ہدایت کے سمجھانے سے، دولت خواہ، کمتر بندہ، اللہ تعالیٰ کے سامنے قصوروار - کے دل میں (جس کا نام عبداللہ بن فضل اللہ ہے مصنف تاریخ وصاف اپنا ذکر کرتا ہے) "اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کو دنیا سے اچھا بنائے" خاطر کے سوانح ظاہر ہوئے اور فکر کے جاذب خیالات جولانی میں آئے - تاکہ بائع کی اس نو عروس کو، جو برتری کے زیوروں سے آراستہ ہے - فوراً تکمیل حال کے لئے پازیب سے خالی نہ چھوڑے (اپنی کتاب کو پازیب سے تعبیر کیا ہے) اور ان چنگی کے تعلق رکھنے والے فضل نسب والوں کو جو ناز معنی کے دامن کو فصاحت کے کرشمہ کی راہ سے ادا اور غمزہ کے پاؤں میں کھینچتے ہیں - تحریر کے دامن سے دامندار بنائے - اور اس کتاب میں بادشاہ کا

۵ سہولت کے لئے عبارت کا تعلق ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- غازان محمود سلطان کے عہد اور زمانے میں سعادت کے الہام اور ہدایت ... فضل اللہ کے ... کتاب کا ... ہوا ... تاریخ وصاف کی تصنیف کا موجب ہوا یعنی تاریخ وصاف سلطان موصوف

نام نیک ہمیشہ اور جاوید رہے ۔ اور بعض وہ حادثات اور واقعات جو اس زمانے کے اختتام سے
گردش والے شعبدہ باز فلک ، اور بے مہر حریف آسمان نے ظہور کے میدان پر ڈال دئے (ظاہر
کردیئے) اور معتبران سے اُن کی کیفیت کچھ معلوم کی گئی ۔ میرے اس زمانے تک اور وہ
شعبان ۶۹۹ھ کا آخر ہے ، اور میری باقی عمر تک ، اور میں اللہ تعالیٰ کو اپنے کام سپرد کرتا ہوں
نقل اور روایت کی شکل اور دیکھنے اور سننے کی صورت میں بالتفصیل اور بالاجمال بموجب
تقاضاء وقت اور حال کئے ۔ تحریر کی شکل میں پروئے جائیں (حادثات اور واقعات تحریر میں
لائے جائیں) تاکہ اس حکایت کا سلسلہ اور اس روایت کا بیان جو کہ برسوں اور مہینوں کے عجائبات
میں سے ہے منقطع نہ ہو جائے ۔ اور فاضل عاقل اور با اقبال مُدرک علم تواریخ کے مطالعہ اور
گذشتہ امتوں کے مقامات اور مقدمات ، اجرام فلکی کی تاثیر کے نمونے اور عالم سفلی کے حوادث
کے آثار پر مطلع ہونے سے عقل کا سنوارنے والا اور نفس کا تجربہ کار بن جائے ۔ اور خود حکمت الٰہی کا
تقاضا اس طرح ہے کہ انسان کی شخصیت کا باقی رہنا محال ہے ۔

تصنیف کا ارادہ | ان مقدمات کی ترتیب کی بنا پر شرف علمی کو جس سے اگلے لوگوں کے احوال کا محل
وقوع اور زمانۂ مستقبل کے انجام کی کیفیت معلوم ہوتی ہے (دریافت کیا جا سکتا ہے کہ مرتبے کس
درجہ پر ہے) اور اس کے منافع تمام فرقوں کو ، سردار ہوں یا محکوم ، اہل فضل ہوں یا نہ کس طرح شامل ہیں۔ یہ
نیت مضبوط اور ارادہ پختہ ہو گیا ہے ۔ میں نے کہا اگر میرا دل اور طبیعت ہے ۔

قوٰی کی عدم موافقت | جس قدر کہ علاقہ پیدا کرنے اور مضامین کے ترتیب دینے میں کوشش کی
گئی ، فکر نے جو طبع عزیزی کے لوازمات سے ہے ، باوجود خیالات کے لکھنے کے پسینہ پسینہ ہو جانے
اور راز ہائے درونی کے خزانے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے (موافقت نہ کی ۔ اور ذکاوت کی تیزی کی ہمیشہ
معانی کی پہنائیوں اور تنگنائیوں میں تیز رو بجلی کی مانند گذر جاتی تھی (غم کے بادلوں کی گھٹا
میں چھپ گئی ۔ دل دیوانہ نے بیہودہ گوئی سے ، ملال کے جال میں بند اور کاہلی کے تیروں سے
خستہ ہو کر کہا ۔ ہے ۔ ہمیں تو تیرے عشق کے سوا درویشی ہی درویشی ہے ، پس اس نے صبر کے مہر
کو پھینک دیا اور بطور طنز کے یوں افسانہ خوانی کی کہ : ۔

افسانۂ دل | تو نے افراسیاب کا خزانہ میرے گھر کے گوشوں میں امانت نہیں رکھا ۔ اس طرح
ہوتیوں اور پسندیدہ چیزوں کی مجھ سے طلب ، کیا معنی ۔ میں چکدار سورج نہیں ہوں کہ بغیر
کسی کی کے انوار کا فیضان کروں ، یہ ہر وقت روشنی کی طلب اور نور کی خواہش کس بنا پر ہے
میں نے کئی کئی راتیں صفۂ دماغ کے گوشہ پر خیالی پردے کے پیچھے اچھوتے مطالب کو زیور
تصویر پہنایا ہے اور معانی کی تخلیق اور ضمیر کی لڑکیوں (مضامین) کے پیدا کرنے میں اُم خانہ

کے نکاح سے بہت جلدی۔ کئی سحر کئے ہیں (سوچتے سوچتے صبح کر دی) اور وہ آج گمنامی کے ہاتھوں ذلیل اور تنہائی سے پائمال ہیں، پھر دوسری دیوانگی شروع کر دی ہے، (اور پاگل پن لئے بیٹھا ہے)۔ ؎

تیرے غموں کی مشکل سے فریاد اے دل تیری تمام کوششیں رائگاں گئیں اے دل
تیری بے فائدہ امید کی طلب میں اے دل۔ آنکھوں سے سوائے خون جگر کے نہیں جاری ہوتا۔

جب اس سے سوائے تکبر اور انکار کے کوئی فائدہ نظر نہ آیا تو۔ ع۔ میں قلم سے ازراہ محبت یوں گویا ہوا۔

خطاب بہ قلم اے دل کی آیات کا مفسر! اور رازوں کی لغات کا ترجمان! اے معانی کے باغ کا مالی! اور بانی کی کارگاہ کا نقاش! کچھ دیر زبانی لطف سے مصیبت زدہ دل کی امداد کر۔ اور استقلال کے پاؤں کو قائم رکھ اور طیش و سبکی کا خیال۔ جو تیرے دماغ میں سمایا ہے۔ چھوڑ دے تاکہ دوست و دشمن سے ملامت کی تلوار تجھے سرزنش نہ کرے۔ رباعی

میں نے قلم سے کہا اے میرے سخن پرداز۔ غم فراق کی شرح بیان کر اور میرا راز کھول
اس نے کہا میں لوہا یا پتھر نہیں ہوں۔ نا ممکن ہے کہ میں آگ میں چلنے سے موافقت کر لوں
قلم چونکہ نے کانٹا انگلی دانتوں میں لی اور چرچراہٹ کی زبان سے فریاد شروع کی۔ ع۔
اب بیٹھ قصۂ غم بیان کر۔ اور آنسو بہا۔

جواب قلم اس نے جواب میں کہا کہ "اس راستہ میں کلام کرنا اور قدم رکھنا میرے جیسے سر کٹے سودائی کا کام نہیں، خصوصاً جب کہ سخن آرائی تیری سرشت میں ہے" بہت مدت تک تیرے پریشان ضمیر کی میں نے ترجمانی کی اور تیری گوری رنگت والے خیالات کے لئے مشک اور عنبر کا سرہانہ اور بستر بنایا جس کا حاصل سوائے میری روسیاہی اور تیری سفید کاری کے کیا تھا؟ (کچھ نہیں) آج کل زمانہ ادب کی فرسودگی کا موسم ہے (چنانچہ)۔

ادیبوں کی حالت ہر وہ ادیب (منتہا ہے اس کی خیر بہت آگے آدھے صفحے کے قریب نکلے گی سوئے "لامحالہ" سے شروع ہوتی ہے) جو تحقیق لغت اور کمال بلاغت کے بیان کے وقت اصمعی لغوی کی منقولات کو لغو سمجھتا، اور علامۂ ہروی کی مرویات کو بکواس مطلق کہتا ہے، اور جہاں علامۂ جاحظ اپنی دانش کا کوئی حصہ نہیں دیکھتا۔ اور علامہ کسائی اپنے باطل سخنوں پر (شرم سے) گلیم ڈال دیتا ہے اور خمر (ز) کو کتے کی مانند تعلیم کا پٹہ باندھ دیتا ہے۔ اور سر ڈبہ کو لومڑی کی مانند شرمساری کے حصے (؟) میں ڈال دیتا ہے، اور مسائل نحو کے کھول کر بیان کرنے میں بھرے منہ سے "میری طرف "اڈو" کی آواز نحویوں کے کانوں میں پہونچاتا ہے، اخفش چمگادڑ کی طرح

چھپ جاتا ہے اور مازنی کا وزن نہیں رہتا ۔ مبرّد کی تعلیلات سرد اور ضعیف دکھائی دیتی ہیں ، ابن الحاجب پردہ پوش ہو جاتا ہے ، زمخشری کو بیہودہ اور ناتراشیدہ خیال کرتا ہے ، اور شعراء کی پوستین اعتراض کے مقراض سے تیار کرتا ہے اور ابن الاعرابی کو اعراب کی تعریف سکھاتا ہے ؛ لامحالہ اس کی برائیاں اور عیوب مختلف لغات کی طرح سب لوگوں کی زبان پر جاری ہو جاتی ہیں ۔ اور بعض جہالت کی بنا پر اسکے صحیح اقوال کو فصاحت اور نظم سے نسبت دیتے ہیں اور نقص کی آنکھ کو اسکے فضائل کے چہرہ پر فائق شمار کرتے ہیں ۔ اسکے ذکر کو بدل الغلط کی طرح زبان پر لاتے ہیں) ۔ اس کا اعتبار مبدل منہ کی مانند خارج کرنے کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور کبھی کبھی (وہ ادیب) تکلیفوں کے بار بار آنے اور فتنوں کے پے در پے آنے سے دل گرم اور آہ سرد سینہ کہہ اٹھتا ہے ۔ ؎

میرا دم مانند باد کے ہے لوہے پر دیکھنے بے تاثیر ہے ، میری آنکھ مانند برسات کے ہے بھادوں کی جھڑی لگ رہی ہے) میں نرگس اور گل کی مانند ہوں کہ نہیں کھولتا ، آنکھ اور منہ کو سوائے پانی اور ہوا کے ۔ (یعنی ہر وقت دم سرد کھینچتا اور روتا رہتا ہوں) ۔

صاحب رائے اسی طرح ہر وہ صاحب رائے ، معنے کا آراستہ کرنے والا ، ذہن رسا رکھنے والا نقاد طبیعت کہ جب فی البدیہہ کہنے کی انگلیوں سے پاکیزہ رنگوں کے طرّے کے ساتھ نقش باری کرتا ہے تو سوار ہونے اور ہنکانے کے شیوہ میں امرؤ القیس کی طبیعت زخمی ہو جاتی ہے ۔ اور مدح کے اسلوب اور طریق میں زہیر کی روشن طبع ہر ایک اللہ سے کنارہ ڈھونڈتی ہے ۔ اور عذرات کی خوبی میں نابغہ ذبیانی کے اچھوتے مضامین پیدا کرنے والی طبیعت دشواری کی گرہ اختیار کر لیتی ہے اور شراب کے اوصاف اور سرور کے ذکر میں اعشیٰ بیہوش ہو جاتا ہے اور الفاظ کی سلاست معنی کی نفاست اور ترکیب کی تازگی اور بنیادوں کے پیش کرنے میں لبید کو کند ذہن اور جریر کو مقدار نہیں پاتا ہے اور فرزدق کو ذلت اور ملامت کے اوپر کھینچتا ہے اور سعرکا کے انسانوں پر ملامت کا نقش لگاتا ہے ، بحتری کو کسی چیز سے کبھی نہیں خریدتا ۔ اور متنبی کو عربیت سے عاری پاتا ہے ۔ اور معری کو اشعار کی موت سے تعزیت ادا کرتا ہے ، ابن ابیاء کو خالی اسم بغیر جسم کے خیال کرتا ہے اور کشاجم کا غزل گوئی سے تھوڑے نسبت کے ساتھ نا واقف بنا دیتا ہے ۔ وہ (صاحب رائے) ضرورتاً بالضرور زمانہ کی دشمنی کی کثرت اور دوستوں کی امداد کی کمی سے عمر عزیز کے حاصل کو ابن المقرب کے ابیات حفظ کرنے میں مصروف رکھتا ہے ۔ اور بے بنیاد روزگار کے ظلم میں یہ شکایت ورد زبان رکھتا ہے ۔ (از ابیات ابن المقرب) ؎

بذاتِ خود قائم اور اس کی خوشی عرض محمولی کی طرح غیر قائم ہوتی ہے۔ لوگ اس کے قصہ کو قضیہ مہملہ کہتے ہیں (بے معنی جملہ) اور صغریٰ و کبریٰ ہیں اس سے حساب نہیں رکھتے (اس کو کسی شمار میں نہیں خیال کرتے) اپنے اور بیگانے اس کے مقاصد کے برخلاف سعی بلیغ کرتے ہیں اور دوست و دشمن اس کے مصالح کے خلاف کو عین مقدم سے استثناء کی مانند مراد اور مطلب کا منتج (نتیجہ نکالنے والا) قرار دیتے ہیں۔
دنیا میں مقدمات آج کل فضیلت، فضول۔ بلاغت، بدعت۔ اور ہنر بالکل بے ہنری کے مرادف ہے۔
میں ہنر کو عیب کہتا ہوں کیونکہ مجھے ہنر کے عیب معلوم ہیں۔ اس ہنر دشمن زمانے اور نادانی کے ایام ہیں۔
فصاحت (بے شرمی) کو عین رسوائی ہے فصاحت کہتے ہیں طبیعت کی کمزوری کے رائے کو سخاوت پیدا کرنے والی اور نمامی (چغلخوری) کو کفایت کا کمال سمجھتے ہیں۔ اور غمازی کو محمود کوشش تصور کرتے ہیں جو شخص صبح کی مانند چغلخوری کو پیشہ بناتا ہے آفتاب کی طرح زرنگار تاج اس کے سر پر رکھتے ہیں۔ اور جس نے رات کی طرح خطاؤں پر پردہ ڈالا۔ ٹوٹنے والے ستارے کی طرح دل سے پار ہو جانے والا تیر اس کے جگر میں چلاتے ہیں۔ حوصلہ پر عاجزی اور ذلت کا حکم لگاتے ہیں۔ علم کا جھنڈا اوندھا ہو گیا ہے فضیلت کی چقماق سے آگ نہیں نکلتی۔ ادب کا نور ظلمت اور تاریکی میں مستور ہو گیا ہے۔ ارباب نطق دیوانے گنے جاتے ہیں۔ اور دنیا جہان استہزاء اور شوخی و بے باکی کا مطیع اور زمانہ خسیس اور کمینہ کا مرتی دیا لینے والا) ہے۔
نتیجہ کون ثابت رائے فاضل ہے جو سوائے شفق کی مانند آنسوؤں (خون کے آنسو) کے بے مہر آسمان کی گردش سے کوئی وظیفہ رکھتا ہو۔ اور کون قابل ملامت جاہل ہے جو صبح و شام کی شراب نوشی میں مطلب اور مراد کا جام شادیوں اور خوشیوں کی شراب سے لبالب اور بھرا ہوا نہیں رکھتا۔ دیہاتنک، قلم نے اس پُرغصہ قصہ کو پانی کی طرح بیان کیا اور دکھ بھری شکایت زمین سے آسمان تک پہونچا دی اور کہا: "اگر آج کے بعد اپنے کو پھر تیرے جیسا ستور فکر کے ہاتھ میں دوں اور تالیف اور انشاء کے راستہ میں سفید کتاب کے اندر صفحے پر قدم اور تیرے سیاہ خط پر سر رکھوں (تو اس وقت میرے وصال سے میری جدائی یا کاٹ دینا زیادہ بہتر ہے)"۔
ال شوریدہ حال نے قدیم دوستوں سے جو تکلیف و راحت، اور ڈر اور امید کے

زمانے میں اس کے ہمدم، ہمنشین، دلی رازدار اور ہمراز و دمساز تھے، جب صفائی کی صورت اور وفا کی بو نہ دیکھی اور نہ سونگھی تو اُن کی صحبت سے کنارہ کش ہو کر سینہ کے بیت الاحزان میں بیٹھ کر خون کے آنسو آنکھوں سے بہانے اور زار و زار رو کر یہ شعر کہنے لگا۔ ؎

جس کسی کے ساتھ میں نے ملاپ رکھا الگ ہو گیا اور مجھ سے قطع تعلق کر لیا

سوائے غم کے کہ ہزار آفرین اور شاباش ہو اس پر۔

ہر چند چاہا کہ نسیان کا قلم دو زبان فلک کے ذکر پر پھیرے اور خاطر کو کھٹکنے والے وساوس سے باز رکھے (پر) پراگندہ کرنے والے اسباب نے "یہ نفس ہے جو عادت نے اس کے اندر پیدا کی وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے" ہیجان اور جوش میں آئے اور قرار و صبر کی خرمن کو برباد کر دیا اور کہنے لگا۔ ؎

اے معشوق تمہارے سایہ میں ہیں نفس کی خوشیاں۔ کامیاب ہو جاتا ہے ان سے مشتاق اگر موانع نہ ہوں۔

آخر کار اس نے "اصرار کامیابی کا ذریعہ ہے" کے دامن میں ہاتھ مارا (بہت اصرار کیا) اور جنات کی مرجع والی عقل کی بارگاہ میں پناہ لی اور اس کلام سے اس رجوع بسوئے عقل کی تعریف شروع کی۔ ؎ کہ "اے وہ چیز جس کی آفرینش کا کمال یہ ہے کہ او حروف کے مقابلہ میں بمنزلہ الف کے ہے (یعنی سب سے پہلے عقل کی آفرینش ہوئی) اور پھر سرمدی لاجورد (نیلے رنگ کا پتھر جو کاشغر میں پیدا ہوتا ہے) سے تیرے چہرہ پر لام ہے (دفع نظر بد کے لئے بچوں کے چہرہ پر ایک نشان تل و تیر وغیرہ کا بنا دیتے ہیں)۔

تیرے اوپر اور تیری عالم آرا رائے کے پرتو پر پوشیدہ نہ رہے کہ خدا الصمد سبحانہ کو جب کہ اس کا کرنا مقصود بالذات ہے کینہ اغراض سے ملوث نہیں کیا جا سکتا، اور کسی اور موضوع پر اسے محمول نہیں کیا جاتا۔ ؎

اگر یہ سب لوگ ہنر کی قدر نہیں جانتے ہیں۔ تو اے عقل تجھے ندامت نہیں آخر تو تو جانتی ہے۔

یار لوگوں کی باتیں جو ملامت اور ملال کے تیروں کی بارش تھیں سمع اشرف تک پہونچی ہونگی۔ خاطر نے طبعی سادگی کو پیشہ بنا لیا ہے اور "سستی زیادہ شیریں ہے شہد سے" کی چاشنی چکھی ہوئی ہے۔ اور بیہودہ گو کم مایہ قلم۔ جو مانند رنگا رنگ مرغ کے ہر رنگ جس کا رنگ شمار ہوتا ہے" نے نکتہ چینی اور باریک بینی سے سختی اور درشتی کی زبان کھولی ہوئی ہے اور نشو زبان سے زمین اور زمان کی شکایت بیان کرتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اہل علم و فضل اس اس کی زیادتی کو دلیری، انہماک کو ملالت اور اس کے انتہا تک پہونچ جانے کو غبا

اور بے خودی خیال کریں۔ ان (قلم وغیرہ) سب کی تعلیم اور اصلاح آپ کی ہدایت اور نوزیت کے سپرد کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ تقادیر کے بیابان کے گمراہ۔ اور کعبۂ مجاز کے طواف کرنے والے۔ اصرار باطل اور بیہودہ افکار کو ترک کر دیں۔ وگرنہ میں خلاصہ یہ ہے۔ کہ سینہ کی تنگ منزل سے باہر نکل کر ان کی صحبت پر چار تکبیریں (نماز جنازہ) پڑھ دوں گا یعنی میں جانا تو ہوں مگر سوائے تیرے (اے عقل) میرا ایک نفس خوش نہ رہے۔" نفس لوامہ موجود تھا اس نے اس نے دل کی بڑی دلجوئی کی مگر) دل اسی طرح عادت مالوف کے مطابق قلق اور اضطراب میں حیران اور بیہوش اور کھانے اور سونے سے دور تھا۔ عقل نے جب نفس لوامہ کا میلان دلجوئی اور دلنوازی میں مشاہدہ کیا اور غمگین دل کی بیچارگی اور اس کی عزیمت کے ذریعے رفقا کا متاثر اور غم زدہ ہونا پورے یقین کے ساتھ تحقیق جانا اور سخن معقول سنا تو بموجب "مظلوم کی بات کی طرف کان لگانا نیکی اور بھلائی میں داخل ہے" کے۔ دلداری۔ جو شفا کے دریا سے غم زدوں کے لئے مشہور اور معروف ہے۔ مبذول فرمائی اور نصیحت کے طور پر کہا کہ:-

نصیحت عقل | ہمارے ساتھ اس قدر ماجرا کیوں۔ فوراً "نفس" کو جیسے بھائی دوست سمجھتا تھا۔ ایلچی گری کے لئے بھیجا اور "خاطر" اور "قلم" کو بلوایا اور ان کو "دل" "سمیت دلائل قاطعہ سے ایک دوسرے کے حلیف ہونے اور باہم الفت کرنے کی ترغیب دی اور ایک دوسرے سے وحشت اور نفرت رکھنے اور کنارہ کشی کے عیب پر قدیم دوستی اور محبت کی جانب بلیغ مطالبہ کیا۔ دل میں کسی قدر سکون پیدا ہوا اور خاطر نے صفائی کی راہ اختیار کی اور پیوند وفا کا ارادہ کیا اور دل سے سرگرمی سے پوچھا اور جان کی طرح اسے بغل میں لیا اور کہا ہیچ۔ ہمارے لئے اپنے یار کا غم اپنا کام ہے۔ (لا یک اور مصرع) ہیچ۔ آ اور لے آ جو کچھ تو رکھتا ہے۔ قلم نے نیز اتفاق سے ارادت کا سر ہلایا اور موافقت میں ہیچ سے سے زیادہ ذلیل ہوں" کے ان دو بیتوں سے جو کسی وقت اس نے سنے تھے مثال لایا۔ ~

ہر چند کہ میں نے اس سے ہیچ کے مانند گز سے کھائے۔ میری پیشانی کام میں
زیادہ سخت ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ میں آخر کار روکا گیا تیزی کی وجہ سے۔ اس
قدر سرزنش کے ساتھ یہ جبر یار کے دروازے سے۔

اطاعت کی سڑک پر قدم رکھا۔ خاطر کے املاک کرانے سے اہل فضل کی چشم پوشی اور مصرافی کی امداد کے ساتھ۔ جن کا بلند میدان حادثات کے راہ پانے سے محفوظ اور فضیلتوں کا کوس زوال کے کنارہ پر حملہ کرنے سے بچا ہوا رہے۔ شروع کیا۔ اور اس کا نام

"تجربۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار" (شہروں کی آزمائش اور زمانے کی روانگی اور نفاذ) رکھا۔

اسی حال میں اسی مجلس میں۔ اسی قلم سے اسی کاغذ پر۔
حکایات کا بیرنگ نقش اور روایات کا عجیب طلسم اس طرح نقش پذیر ہوا۔

شروع در کتاب و سلطنت آریغ والغو

حال منگوقاآن | جب منگوقاآن نے ۶۵۵ھ ملک منزیج کی فتح سندی کے لئے۔ جو دور ترین بلاد مشرقی میں سے ہے۔ لشکر کشی کی اور بھائی "قوبلا" کو جرار لشکر، ساز و سامان اور بہت مال کے ساتھ قراقش شہر کی طرف جو ختائے کی حدود کی شاملات اور اطراف میں سے ہے۔ مقرر فرمایا۔ اسی اثنا میں منگوقاآن کی سلطنت کی نوبت خاتمہ تک پہونچ گئی۔ اور جب اقتضا جفاکار زمانے کی عادت کے "کہ دیتا ہے اور دی ہوئی چیز واپس لے لیتا ہے" اسکی سلطنت کا پروانہ اور شاہی فرمان، لذات کے مٹانے والے (ملک الموت) ایلچی کی پیغام رسانی "اور جب آجاتی ہے اُن کی میعاد نہیں تاخیر کر سکتے ایک ساعت اور نہ تقدیم" کے فرمان کے پہونچ جانے سے مسترد ہوگیا (اس کی سلطنت کا پروانہ ملک الموت کے پہونچ جانے سے رد ہوگیا) اور اس (پیغام) کو اس قدر رعب سلطنت۔ لشکر کا دبدبہ اور شوکت پاس روک اور دفع نہ کر سکے۔ اور قانون سرکاری چنگیزی کے عوض پاس رہ گئی "اور ان ایام کو ہم لوگوں کے درمیان ادل بدل کرتے رہتے ہیں" اور یہ واقعہ ۶۵۵ھ کے آخری مہینوں میں ہوا۔

آریغ بوکا | اس کا بھائی آریغ بوکا قراقرم میں۔ جو سلطنت کے دائرہ کا مرکز اور دولت کے ہراول کی چھاونی ہے۔ رہتا تھا۔ اس حال کی اشاعت اور پھیل جانا اس کے لئے غرور کا سرمایہ دینے والا اور سلطنت کی ہوس کا باعث ہوگیا۔ اسی داستان کے ساتھ بالتوکی ماں قتقتائی۔ جو منگوقاآن کی زوجہ بزرگ تھی۔ نے موافقت کی۔ اور اسنتائے کے بیٹوں سے ویرلتاش اور زبیرگی چغتائی پسر چنگیز خاں کے بعض پوتوں اور کدکان کے بیٹے ارتقاحی غول نے اس رائے کی امداد کی اور اس (آریغ) کو سلطنت پر کھڑا کر دیا۔

ایک کو لے جاتا ہے دوسرے کو اس کی بجائے لاتا ہے۔ جہان کو بغیر
کدخدائے (شوہر) کے نہیں رہنے دیتے۔

دوسری طرف سے بادشاہ جہانکشا نے چنگیز خاں کے بھائی اوتگین کے بیٹے اور دوسرے شاہزادگان اور امرا نے آپس میں مشورہ کر کے اتفاق کیا۔ اور ایک دوسرے کے

مددگار اور معاون ہو گئے اور کہا "کہ سلطنت کا حق "قوبلائے" کے لئے ہے چھوٹا بڑے کے
ہوتے ہوئے (قوبلائی بڑا ہے اور آریغ چھوٹا) کس طرح فوقیت اور برتری کا خیال باندھ
سکتا ہے۔ اس سخن سے اختلاف کی بات ہر طرف سے ظاہر ہونے لگی۔ ع "چھوٹی سی
بات ہو جاتی ہے لڑائی کا باعث" جب آریغ جو سلطنت کے اصلی مرکز میں تھا اور لشکر گرد و
نواح سے اسی کے بہت نزدیک تھے۔ سلطنت کے امر کا متصدی اور غافل ہو گیا۔ اور
جوانی کی سبکی اور شہوت کے راستہ کو اختیار کیا اور اپنے نیک آباؤ اجداد کی خصلت اور بزرگی
کے طریقے سے انحراف اور روگردانی کی اور یہ وہم اس کے دل پر غالب ہو گیا کہ ایک نیا شہر
تعمیر کرائیں اور محل جو سلطنت کے تخت کا قرارگاہ ہو سونے خالص سے مرتب کیا جائے
اور زمانہ کاتب (مصنف) کی انشاء (تصنیف) سے یہ شعر پڑھتا تھا۔

سنہری محل کیا بناتا ہے تیری سنہری رائے چاہئے۔ عدل چاہئے ملک کے لئے
وفا کر اگر تو یہ (ملک) چاہتا ہے۔ تو تخت اور کلاہ کا مالک ہے خطاؤں سے اپنے رخ
کو۔ قبا کی مانند تیوری میں کر اگر تجھے چین کی بادشاہت کی ضرورت ہے۔ زمانہ
کی سختیوں سے نرمی کے ساتھ موافقت کر۔ ملک کے تخت پر اگر تجھے ہم سرہانہ چاہئے
اگر سلطنت کی عروس کو تو نکاح میں لاتا ہے۔ اپنی خواہشات کا ترک کرنا اس
کے حق مہر کے لئے ضروری ہے۔ منہ سپر کے سامنے کر اور آنکھ جھنڈے پر گاڑ
دے۔ اگر تو روئے خوب اور پر پیچ زلف دیکھنا چاہتا ہے۔

تو اس نے اطراف ممالک میں پیغام بھیجے کہ موجودہ خزانے۔ اُن اموال کے ساتھ
جو واجب سالانہ کے طور پر متوجہ ہوتے ہیں۔ اور گھوڑوں، گایوں اور اونٹوں کے گلے
بھیڑ بکریاں اور مختلف مویشی جس قدر ممکن ہو سکیں۔ پایۂ تخت اعلیٰ میں جس کے مقابلہ میں
آسمان کے لئے دعویٰ بلندی ممنوع ہے۔ روانہ کر دیں۔ اور تمام ماتحت علاقہ سے بزرگ۔
ممتاز لوگ، علم ہندسہ کے جاننے والے (انجنیئران) تعمیر کا کام کرنے والے (راج) پیشہ
وروں کو اس کی شہر کی عمارت کی بنیاد اور تکمیل شہریت رہائش اور اس شہر کی آبادی
کی کثرت کے لئے جس کا بانی خیال کے میدان میں وہم کا انجنیئر ہے۔ متوجہ کریں۔
آلغو (وزیر آریغ) چغتائی کا پوتا اس کی خدمت میں مکمل وقار اور بڑا قرب حاصل
کئے ہوئے اور محل اعتقاد اور محرم اسرار بنا ہوا تھا۔ اس کی صورت اس طرح تھی کہ منکو قاآن
کے ابتدائے جلوس میں جب خواجہ اغول اور یا توتے جو اوکتائے قاآن کے پوتے اور کیوک خان
کے بیٹے تھے۔ آپس میں اتفاق کر کے شہزادہ اور بزرگ امراء کے ساتھ طے کیا کہ اچانک

غدر بول دیا جائے۔ جیسا کہ تاریخ جہانگشا ئے نے اِن احوال کو تفصیل سے بیان کیا ہے
منگو قاآن نے مخالفین کے اندیشوں سے خبر پا کر اُن سب کے مقید اور مقہور کرنے کا حکم
دیا۔ اُن میں سے اکثر بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ قبضۂ اقتدار میں مقبوض اور گرفتار اور شمشیر
سیاست کے اوپر پیش کیے گئے (قتل کر دیے گئے) اور چغتائی کے پوتوں الغو، احمد، بوری
نبایت، بے اغول اور بعزجی کو بوجہ کم سنی اور تقدیری شہر کے چھپا دیا گیا۔ اور قہر کی تلوار سے
خلاصی پائی۔ اور آریغ بوکا کی تربیت کا سایہ آلغو کے قد کے پودے کو سرو کی مانند
نشو و نما دے رہا تھا کہ زمانے نے دونوں کو توجہ، مہربانی کے شیوے، اور اخلاص اور
اتباع کی صورت میں انگشت نما دیکھا۔ جب آریغ کو سلطنت ملی تو اس نے اس (آلغو)
کو مقرر کیا کہ شہر "المالیغ" میں خیمے گاڑ دے۔ اور اُن حدود کی حکومت کے لئے حفاظت
کرے اور ممالک کے وہ خزائن جن کے لئے ایلچی جد و جہد کر رہے ہیں وہاں لائیں اور
آلغو ان کو قراقرم کی طرف بھیج دے کیونکہ المالیغ ایک سرحد ہے بلکہ مرکز کا درجہ رکھتا ہے
اور دوسرے بڑے بڑے شہر اور شہزادوں کی مقررہ منازل قطر کی جگہ ہیں جو محیط سے مرکز
کو جاتے ہیں۔

المالیغ کی مرکزیت جیسا کہ معتبر سفر کرنے والے روایت کرتے ہیں کہ المالیغ سے بیش بالیغ
تک دو ہفتہ کی راہ ہے اور بیش بالیغ سے خان بالیغ تک، جنوبی طرف سے بیابان کے
راستہ جس کو مغول "لیغری آولی" کہتے ہیں۔ چالیس دن کا راستہ اور وہاں سے فیچو تک
جو تنگت کی ولایت کہلاتی ہے دو شہر کے مشرق میں "ننقاسے" کی سرحد ہے۔ اور جانب
شمال سے قراقرم تک بھی چالیس روز کی مسافت ہے۔ اور پھر قراقرم سے خان بالیغ
تک اور وہاں سے فیچو تک بھی یہی فاصلہ بیان کرتے ہیں۔

آلغو کا اقتدار ان موجبات اور توجہات سے "آلغو" کو روانہ کیا۔ اور وہ مکمل دلیری،
پوری لیاقت، قابل ذکر رعب و ہیبت اور کثیر شوکت رکھتا تھا۔ اس کی صورت پھول کی
مانند جسم خوبصورتی اور اس کی سیرت شراب کی مانند ہے تن روح تھی۔ "المالیغ" سے
کنجک، تلاس، کاشغر اور دریائے جیحون کے کنارے تک اپنے قبضہ میں لے آیا۔ اور
چغتائی کے لشکر کو جمع کیا اور تھوڑی مدت میں شوکت، غلبہ، قدرت اور استغنا حاصل
کر لیا۔ وہ خزانے جو آریغ بوکا کے لئے اس کے پیش کیے جانے تھے، خود لے لئے اور
کا یارہو کر دشمنی ظاہر کی۔ پس چاہا اور خواہش ظاہر کی کہ اطراف سے فارغ اور با امن
ہو کر امور سلطنت کے چلانے اور پالا تو دشمن کے مقابلہ پر قدرت حاصل کرے۔

جس طرح چنگیز خاں نے ۔ جو ابتداءِ خروج میں ہر طرف ایک بڑے امیر کو غضبناک اور تنو مند لشکر کے ساتھ بھیجتا تھا ۔ تاکہ جس جگہ لوگ اطاعت اور تابعداری کی رسّی اپنی گردن میں ڈالیں اُن کی رعایت اور حفاظت کی جائے اور جہاں کہ بغاوت اور سرکشی کا اظہار کریں وہاں بے انتہا ڈر اور عذاب اُن کے پیش کیا جائے حکم دیا کہ چاروں لڑکے ہر ایک لڑکے سردار کو ہزارہ کے ساتھ سرحدِ ہندوستان ۔ شبورغان کے دیہات ۔ طالقان ، علی آباد ۔ کاونگ اور بامیان میں غزنی تک بھیجا ۔ تولی ایبان کا ہزارہ نوئین ۔ توشی کا ہزارہ ایلجکدا ے ۔ چغتائی کا ہزارہ نیروے نوئین اور اوکتاقاآن کا ہزارہ ملک بوغا تھا ۔

اسی طرح جس سن میں کہ منگو قاآن تختِ سلطنت پر متمکن ہوا اور اس جہانگیر سلطنت کا سورج اطراف واکناف کے کنڈھوں پر چمکا ۔ اس نے دو سالی بہادر، کو ہزارہ کے ساتھ وہاں (الالیغ) بھیجا ہوا تھا اور اس تمام لشکر پر اس کو حاکم مطلق بنایا ۔ اور یہ لشکری اس (سالی) کے جبر و تحکم ۔ زشت خوئی اور نفس کی سرکشی سے بہت شاکی تھے ۔ آلغو نے فوراً نیک بے اغول اور ساد ای ایلچی کو دریائے جیحون کے ساحل پر بھیج کر حکم دیا کہ نیک بے اغول بخارا اور سمرقند کی حکومت اور اُن حدود کی حفاظت میں مشغول ہو ۔ اور ساداى ایلچی ہندوستان کی سرحد کو جائے اور امراء ہزارہ کو اس لشکر سمیت جو اُن کی حمایت کے جھنڈے کے نیچے تابعداری کے رہنما کے ہاتھ میں باگ دئے ہوئے ہیں اپنی طرف مائل کرکے تابعداری اور اطاعت کی طرف بلائے اور سالی بہادر کو گرفتار کرکے آلغو کی خدمت میں بھیج دے ۔ انہوں نے حکم کے بموجب مہم کے چلانے اور جاری کرنے کو جس کے وہ مامور تھے سامنے رکھا ۔ نیک بے اغول علاقہ ماوراءالنہر میں سلطنت کی گیند مراد کے چوگان میں لایا اور وہاں لشکر کی حفاظت اور علاقہ اور ملک کی حمایت کے لئے قیام کیا ۔ اوکتا قاآن کے زمانہ سے سمرقند اور بخارا کی کوتوالی کا بار چو تکسان طائفو اور بوقا بوشا کے سپرد کیا گیا تھا ۔ اور اسی قاعدہ پر اب بھی اُن کو برقرار رکھا ۔ اور ساد اے ایلچی نے مرغاول ۔ قتلغ تیمور ، تیمور بوقا اور دیگر تمام امراء اور لشکر کو اپنی طرف مائل کرکے مطیع اور فروتن کر دیا ۔ وہ سوار جو ہمسروں کے ساتھ زحل اور مریخ کے جمع ہونے کے وقت فخر کی ڈینگیں (المعذرات من الندا ۔ بالدال) مارتے تھے ۔ پر خطر گھاٹوں کی تنگیوں اور رجان سے میدانوں کی چڑھائیوں سے لگاتار اپنی تلواروں کی مانند سرخ رو ہو کر نکلے ہیں

تنالی بہادر" کو جو مرض کبر اور دشمنی سے مضطرب تھا قید کر لیا اور اس تمام لشکر کو اپنے ہمراہ کر کے سمرقند اور بخارا کی غارت اور لوٹ مار کی طرف اُن کو چلایا (یا آرزومند کیا) جب سمرقند پہونچے تو اس لشکر کو (ساد اے ایلچی) نے غارت گری سے منع کر دیا۔

آریغ کی پریشانی — ادھر سے آریغ بوکا جب آلغو کے اظہار عداوت اور نافرمانی پر مطلع ہوا اور حالات کے آغاز و انجام کو سامنے رکھا تو معلوم کیا کہ "خود کردہ را علاجے نیست" (اپنے کئے کا کیا علاج ؟) ؎ (از مؤلف)

اپنے ساتھ اگر میں نے بُرا کیا ہے تو بہت بُرا کیا ہے۔ کس کا رونا روؤں
جب کہ گناہ میں نے خود کیا ہے۔

داناؤں نے کہا ہے کہ :۔ دو کام ایسے ہیں جن کے کرنے والے رائے کی صحت اور سعادت کی برکت سے محروم رہتے ہیں (۱) بیہودہ گوئی کا تخم کرنا (۲) اور دشمن پر بھروسہ کرنا۔ کیونکہ اول الذکر سے عقل کی آبرو جاتی رہتی ہے اور دوسرے (کی مثال) جیب اور کیسہ میں سانپ کی پرورش کرنا ہے۔ اور جہان میں چھناک (زہریلی گھاس) اور کوڑ تما (حنظل) سے کس نے شکر اور شہد کی امید رکھی ہے۔ جس دانا نے کہ اپنے وقت میں قابل زمین کے اندر پھل لانے والا بیج نہیں بویا۔ لا محالہ پکنے کے وقت غلّہ کی ہوس اور نفع کی آرزو بیچیدہ تحریر کی مانند۔ جو پانی کی سطح پر لکھی گئی ہے۔ ہوگی۔

تو علاج یہ دیکھا کہ وہ غبار جو دونوں (آریغ اور آلغو) کے درمیان اٹھا ہوا ہے اُسے تلوار کے خالص چشمہ کے پانی سے بجھائے اور غدر اور بغاوت کی جزا۔ جو اس نے شکر نعمت اور ادائے خدمت کی توقع کے بجائے کی ہے۔ اُسے دے۔

القصہ جب وحشت اور جھگڑے کے اسباب اور جنگ اور خصومت کے ذرائع جیسا کہ مذکور ہوا کا اتفاق ہوا۔ دونوں طرف سے مستعد اور تیار ہو کر ایک دوسرے کے قصد سے ؎ (از مؤلف)

دو خسرو، دو رستم، دو جنگ آزمودہ پہلوان۔ دو لشکر اور فولاد اور پتھر کے دو دریا۔

حرکت میں آئے۔ ایسے ساز و سامان اور تیاری کے ساتھ کہ فضائے عالم اس کے فتنہ سے تنگ ہو گئی۔ اور پہاڑوں کی۔ یا ایں سنگدلی باد پا گھوڑوں سے آنکھوں کے چشمے سے آنسو گرنے تھے۔ مقابلہ اور لڑائی کے میدان میں سخت جان افراد اور بہادر لشکریوں نے بعد گردش (یا تلوار زنی)۔ جنگ کرنے اور نیزہ زنی کے آسمان اور زمین کی طرح یہ ہیئت ؎

آدمیوں کے پتھر ہیں خون کی زمین پر۔ اور تلوار کے ستارے غبار کے آسمان میں۔

اختیار کی۔ تو آلغو کے لشکر پر حسینان ختن کے زلفوں کے شکن کی طرح شکست پڑی۔ اور کثیر فوج ایک ہی دم میں غمزہ زن کمان کے ابرو سے سیاہ جادوگر (تیر) کی نیرنجات اور طلسمات سے مقتول ہوگئی۔

آلغو کی شکست — اس وقت کہ آریغ کی تلوار کے خوف سے (آلغو نے) کمر کی مانند (معشوق کی کمر) درمیان میں رہنے کا موقعہ نہ پایا تو فوراً اپنے بالوں کی مانند جو اگرچہ ماتھے کے اوپر ہوتے ہیں (مگر کنگھا کرنے سے ہٹائے جاتے ہیں) منہ پھیر گیا۔ اور جب اس کی ہمت کا پرخواہش ہاتھ شاخ آرزو تک نہ پہونچا تو شگوفہ کی مانند حسرت کی انگلی کی شاخ کو دانتوں سے کاٹتا تھا اور اس بنا پر کہ بدبختی کے کانٹے بخت کے پاؤں میں ٹوٹے ہوئے اور نجات کی شاہراہ میں آفات کے گوکھرو (کانٹے) گرے ہوئے دیکھے بہت جلد فرار کے پاؤں اٹھائے۔

آلغو کی دوبارہ تیاری — اوصاف فروشی کہاں تک۔ یہ خلاصہ ہے کہ اس کا باقی لشکر متفرق اور ذلت کی امداد اُن کی راہ گیر ہوگئی۔ آلغو نے اپنے خیمہ گاہ کی طرف باگ موڑی اور متفرق لشکر کے جمع کرنے اور لڑائی کے اسباب کی تیاری میں ازسرنو مشغول ہوگیا۔ اسی اثنا میں سادا ایلچی امراء ہزارہ اور لشکر کے ساتھ سمندر کی موجوں کی مانند۔ اس کی خدمت میں پہونچ گیا اس کے الحاق اور مل جانے کو (آلغو نے) فال نیک سمجھا۔ اور اُن کی پرورش کی اور انعام اکرام دئیے۔ زمانہ کا زخم بھر گیا اور خلل یافتہ کام منتظم ہوگیا۔

جب اُسے لشکر کی مدد مل گئی تو لڑائی اور قتال کی صف آراستہ کی اور زخم خوردہ شیر اور غضبناک چیتے کی مانند پھر حملہ کیا۔ لڑائی کے بیشہ کے شیروں کی جولانی جوش اور غوغا میں میدان کے بہادروں کی مار دھاڑ جنگ کی منزل کے بہانوں کے اٹھنے اور انتقام کے مقام میں پیش قدمی کرنے والوں کے آنے کے بعد آلغو نے خطی دراز نیزے کے نصب کرنے کی حرکت سے مدارات کے عمل کرنے والے کو عمل سے بیکار کردیا اور بذات خود حملہ کردیا۔

آریغ زمانہ کے ٹیڑھا پن اور کامیاب دشمن کے غلبہ سے حیران رہ گیا بخت کا ستارہ وابس، آرزو کا برج ٹیڑھا طلوع ہونے والا اور بخت کا مزاج تغیر سے قائم پایا۔ اس کے لشکر نے جب توقف اور قیام کی صورت نہ دیکھی تو شکست کی پشت دی اور اُس کی دولت نے جب موافقت میں مدد نہ پائی۔ منہ پھیر لیا۔ اور اس حال کے منادی نے یہ آواز اس کے کانوں تک پہونچائی۔ ۵ (از مؤلف)

تیرا بخت دونوں آنکھوں سے خون کے آنسو بہاتا ہوا چلا گیا۔ تیری جوانی کے
ملک پر زار زار رو کر چلا گیا جب دیکھا کہ آسمان کی صورت وفا کی نہیں ہے
تو تیرا اقبال بھی پشت کھجلاتا ہوا (شرمندہ ہو کر) چلا گیا۔

ثابت قدمی اور قرار مغلوب اور خوف اور ڈر غالب ہو گئے۔ ابی طالب کے بیٹے حضرت علی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ) اللہ تعالیٰ ان کے منہ کو عزت والا بنائے۔ نے فرمایا کہ ہر قضا کا کوئی باعث اور ہر دو دو کا کوئی دو ہنے والا ہوتا ہے۔

آخرکار آریغ عاجزی اور فروتنی کی طرف راغب اور مائل ہو گیا۔ اختیار کی باگ ہاتھ سے اور عزت و قدرت کا تیر شست سے نکل گیا ہوا تھا (جرم بھاگنے کی رکاب گراں کی دبا کر گیا) ۔ انہی دنوں "قوبلا" نے بھی حوادث زمانہ کی طرح سے اپنا لشکر روانہ کیا ہوا تھا تاکہ اُسے تلوار کے رد سے سرکشی اور تکبر کا جواب، اور اکیلے ہونے اور اپنے کو مال دار سمجھنے کی سزا دے۔ (یا اُسے فرد لینے الگ ہو جانے اور جمعیت حاصل کرنے کی سزا دے) قوبلای کی سلطنت کی جائے پناہ میں التجا کرنے کے سوا حاضری کا قبلہ نہ جان کر۔ اُس کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا۔ تاکہ بھائی کی مخالفت اور دشمن کی موافقت کے اسباب کے بارہ میں جس نے دونوں شخصوں (موافقت بھائی اور مخالفت دشمن) میں طریق مخالف (بھائی کی مخالفت اور دشمن کی موافقت) اختیار کی ہوئی تھی۔ عذر گوئی کرے۔ اس کے لئے ایلچی اس کی خدمت میں بھیجا جو خبر دینے والا تھا گذشتہ سے ندامت کے حاصل ہونے اور پہونچنے اور تقدیر کے جاری ہونے کی کیفیت سے۔

جب لشکرگاہ میں پہونچا تو حکم ہوا کہ اُسے (آریغ کو) بائیں طرف سے لے آئیں۔ (از مولف)

نہ پوچھو تو بغیر مصیبتوں کے کسی نہ اٹھی۔ آسمان سے کبھی۔ اللہ کی قسم۔ راحت۔

بخشش کا شرف حاصل کیا لیتے گردوں مثال کے دربار میں کھڑا ہوتا (تعظیم اور کرنا) جرائم کے ارتکاب کا جس کا موجب ارباب اغراض کا برانگیختہ کرنا تھا۔ اعتراف کیا (قوبلا نے کا) طبعی عدل اور الطاف اصلی کا کمال مانع ہوا کہ بھائی (آریغ) کو سلطنت کے بقا کی خاطر دکھ پہونچائے۔ اس پر رحم کیا اور جان بخشی کی۔ کیونکہ۔

آدم خلیفہ اسلام کے زمانہ کے شروع سے بادشاہ (قوبلای) کے زمانے تک
بزرگوں سے معافی اور زیردستوں اور ماتحتوں سے گناہ کا سلسلہ چلا آیا ہے

اس کے رہنے کے لئے گرم سیر اور سرد سیر مقامات ۔ جو اُن کی لغت میں ییلاق اور قشلاق سے تعبیر کئے جاتے ہیں ۔ مقرر کئے گئے اور اس کو ایک خاتون اور چند نوکروں کے ساتھ جو اس کی ضروری خدمات کی تکفیل کرتے ۔ اس منزل اور مقام پر بھیج دیا تخت سلطنت کی تکیہ گاہ سے سفر اور تکلیف کے مقام میں پڑا ہوا تسلی کے چہرہ کو نقصان کے ناخن سے چھیلتا تھا اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہوتا تھا ۔ چونکہ غرور کی شراب سے بدمست ہو گیا تھا تاگاہ دل تنگی کے خمار میں رہ گیا ۔ آخر الامر نشہ توڑنے والی ۔ یعنی شراب کے نشہ کی دوا شراب کے پینے سے ہے ۔ شراب کو پیمانہ کی طرح اپنے اندر بھر لیا یہاں تک کہ مشک شراب کی مانند پُر ہو کر اس کے جسم کا پیالہ زمانہ کی جفا کے پتھر پر آ پڑا ۔ اور اس کی روح کی شراب ۔ جو جہان کے فتنہ اور شر کی نچوڑ تھی ۔ کوچ کی زمین پر گر گئی (یعنے وہ مر گیا) اور یہ واقعہ ۶۵۸ھ کے مہینوں میں ہوا ۔ اس کی سلطنت کی مدت اڑھائی سال تھی ۔ اس کا ایک فرزند تھا جس کا نام ماندارو تھا ۔ ؎ اگر ایک سال ہو خواہ بارہ سو ۔ سوائے تاریک مٹی کے تیری جگہ نہیں ۔ اسی معنی کے قریب ہے ایک بیت جس کا کبھی اتفاق ہوا تھا ۔ (بیت عربی میں ہے) ؎

تیری عمر لامحالہ زائل ہوگی ۔ اگر ایک دن ہے خواہ ہزار ۔

الما لیغ میں الغو کے تخت سلطنت پر بیٹھنے کا تتمہ ۶۵۸ھ کے مہینوں میں

جب "آریغ" بھاگ گیا "مسعود بیگ" جو اس کی خدمت میں منگو قاآن کے طریقہ پر وزارت کے نام سے مشہور اور بلند مراتب کے میدان میں بزرگیوں اور پسندیدہ کاموں کے حصے اس کے آثار اور علامات پر تقسیم کئے گئے تھے "الغو" کی خدمت میں دوڑ گیا اور شرف باریابی حاصل کیا اور ملازم خدمت مقرر ہوا ۔۔۔ الغو فتح مند اور کامیاب ۔ ؎

زمانہ تابع ، آسمان غلام ، جہان مطلب کے موافق ۔ دولت مطیع بخت موافق اور زمانہ یار ۔

۶۵۸ھ کے آخری مہینوں میں الما لیغ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور دولت کا جھنڈا سورج کے سنہری چھتر سے آگے گذار دیا ۔ اور مبارک شاہ کی ماں "ہرغنہ" کو جو "چغتائی" کے پوتے قراہلاکو کی بیگم تھی ۔ زبردستی قید نکاح میں لے آیا اور وہ اُسے بہت دوست رکھتا تھا ۔ "ہرغنہ" کی دو بہنیں تھیں ایک "اولجائی خاتون" جس کو ہلاکو خاں نے بیگم بنانے کے لئے قبول کیا اور دوسری "بیگی" جو "صائن خاقی باتو" کی خاتون تھی ۔ یہ قدرت کے اتفاقات سے ہے کہ پیدائش اور ایجاد کے مصوروں نے اختراع کے قلم کی نوک سے مغلوں کے اندر تین صورتیں ایسی حسن اور لیاقت کے کمال ، لطافت ، اور شائستگی کی

زینت سے نہیں نہائیں۔ "سہرغنہ" اگرچہ خود پرست معشوق تھی لیکن مذہب اسلام کے ساتھ پوری پوری محبت رکھتی تھی اور ہمیشہ مسلمانوں کی حمایت کرتی۔ لیکن زمانہ کہتا تھا۔ ~~~

تو مسلمانوں کے ملک میں زلفوں کی وجہ سے صلیب کی مانند ہے۔ وہ کونسا
کافری کا کام ہے جو تو نے نہیں کیا یہ عجیب مسلمانی ہے۔

شیخ سیف الدین — اور شیخ الشیوخ سیف الدین الباخرزی رحمۃ اللہ علیہ جو زمانے کا پیشوا وقت کا قطب، علم طریقت کا شہباز اور عالم حقیقت کا پاک باز تھا۔ یاد خدا کے شیوہ میں تقریر اپنی ہمت کی مانند بلند رکھتا تھا اور ذات کی توحید اور صفات کی عظمت میں گفتگو کا طریق وحدت کی طرح مثل سے دور تھا۔ معنی نادر اور بزرگ قدر ہوتے تھے جو وضاحت میں سورج کو شرمندہ کرتے اور لفظ ایسے میٹھے کہ کاتب (مصنف) کا قطعہ روانی کی صفت میں اس کے شرم سے اس ردیف آب کی مانند پانی ہو گیا۔ ~~~

اے وہ کہ تیرے میٹھے الفاظ کی لطافت کے آگے خیالات سے شرمندگی
اٹھاتی ہے پانی کی روح موتی قطرہ کی مانند ہو جاتا ہے تیرے لفظ کو یاد کرنے
سے۔ اور شرم سے غوطہ لگا کر پانی میں چھپ جاتا ہے۔

آلغو کے عہد سلطنت میں ارجعی (رجوع کر اور واپس ہو جا) کی ندا سے اس ناپائدار سرائے سے نیکوں کی دار القرار میں جا ٹھہرا (یعنی مر گیا)۔ ~~~

اے جان اس مسافر خانہ میں کوئی نہیں رہتا۔ واپس آ کیونکہ مسافری میں
تیری قدر کسی نے نہیں جانی۔

اور یہ واقعہ (وفات شیخ سیف الدین) ۶۶۱ھ ہجری کے ایام میں ہوا۔

وفات سہرغنہ — اسی طرح آلغو تقویت، رونق تمام اور حصول مقصد سے سلطنت میں نظام سے دن گذارتا تھا اور حید حرکہ بانگ اٹھاتا (موڑتا) تائید یافتہ اور بامراد، شادمانی سرور، کامیابی اور راحت سے واپس ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ناگاہ زمانے کی چشم بد نے کام کیا اور نحوست کے علامات اور شکستگی کی نشانیاں ظاہر ہوئیں۔ سہرغنہ نے وضع حمل کے وقت تن کے بلورین ساغر کو روح کی خالص شراب سے خالی کر دیا، اور تقدیر کے قلم نے آنے والوں کے حال کے روزنامچہ کے لئے اس مرثیہ کا نسخہ لکھا۔ ~~~ (از مؤلف)

بادل میں چھپ گیا چودھویں کا چاند، افسوس ہے۔ مٹی میں اس سرو کی قدر خار تو
ہوئی، افسوس ہے۔ اس کی وہ پیچ در پیچ اور خم در خم زلفیں۔ باد اجل کے
صدموں سے پریشان ہو گئیں، افسوس ہے۔ وہ سرو جس کا جسم پھول کی

چیونٹیوں سے آزردہ ہوتا تھا ۔ فریاد کہ وہ قبر کی مٹی میں سو گیا، افسوس ہے۔

آلغو کی پریشانی

آلغو اس کے خال کی مانند غمگین اور سیہ پوش، اور اس کے رخسارہ کے لالۂ نعمان کے غم میں موسم خزاں کے لالہ کی مانند بے طاقت اور بے جان ہو گیا۔ اور اس کی یاد میں یہ بیت نالہ و فریاد سے پڑھتا تھا ۔

تیری خوشبو ابھی تک باغوں میں ہے ۔ تیرا رنگ ابھی چنبیلیوں میں ہے ۔ تیرا دیدار
قیامت پر جا پڑا ہے ۔ اچھا ہے لیکن اس میں بہت سختی ہیں۔

(بہت سختی ہیں ۔ یعنی وہاں امید ملاقات کم معلوم ہوتی ہے ۔ اس لئے جدائی دائمی ابدی نظر آتی ہے)

غضبی قوت اور وہمی غلبہ کا ردی ہونا اس نوبت کو پہنچ گیا کہ اس نے حکم دیا۔ (سمرقند اور بخارا کو لوٹ لیں ۔ اور مسلمانوں کو ۔ جن کی طرف سرغنہ مائل اور ان کی امداد کرتی تھی ۔ تلوار کے گھاٹ اتار دیں" یعنے سرغنہ کا اس طائفہ کو دوست رکھنا اس کے لئے نامبارک تھا ۔ مسعود بیگ مانع ہوا اور قضائے بد کا نیکوں کی دعا کی مانند دافع ہوا ۔ کسی وقت میں (مصنف) نے کہا تھا (جو اس کے مطابق ہے) ۔

اے سلیمی تیرا زمانہ گذر گیا ۔ برابر ہے کہ تو غضبناک ہو یا رضامند۔
خبث اور بیہودہ اپنے دل پر جہان کا بوجھ کیوں رکھتا ہے ؟ اس طرح تھا اور رہیگا
تاکہ جہان کا کام ہوتا رہے ۔ بغیر مستی اور سر چکرانے کے دنیا کی شراب کس
نے چکھی ؟ پہلے کانٹے کا زخم ہے پھر جہان کے باغ کے پھول ۔

آلغو کی موت

تھوڑی مدت گذرنے پائی تھی کہ آلغو نے بموجب (اس بیت کے) ۔

ہر زندگی جو تیرے سوا ہو ۔ موت ہے زندگانی کے نام سے ۔

سرغنہ کا اتباع کیا اور اسی راہ کو ۶۶۴ھ کے ابتدائی مہینوں میں چل دیا ۔ شعر ۔ دوست دوست کے پاس چلا گیا اور یار یار کی بغل میں ۔ سبحان اللہ ۔ اس کی سیاست کے آفتاب کے چتر کا نشان جس کو ہلال کی مانند گرہن کی مصیبت سے محفوظ شمار کرتا تھا ۔ آخر کار بدبختی کی تاریک راتوں کے عقدے اور ہلاکت کی ظلمت کے پردے میں دوسری فجر (صبح صادق) کی مانند کم عمر اور سایہ کی مانند زوال کے وقت ۔ ناچیز ہو گیا ۔ اس کی سطوت اور نخوت کا خنقا ۔ جو بڑائی اور کبریائی کے کوہ قاف کی چوٹی پر دو نسروں (آسمانی دو نگلیں طائر ۔ واقع) کی مصاحبت سے نفرت کرتا تھا ۔ یکی حادثہ کے جدائی کے گوشے سے عالم کے ویران نشیمن کا اڑ گیا ۔ اس کی بے نصیب شجاعت کا شیر ۔ جو کہ جان لینے والے

مگر مچھ اور فیل افگن پلنگ کو شغال (گیدڑ) کے ساتھ مشغول ہونے کی تکلیف دیتا تھا۔ آخر کار خود بخود (گفتار) کے فریب والے آسمان کی روبہ بازی سے ہمیشہ کے لئے خواب خرگوش میں رہ گیا۔ اس کا گردوں مرتبہ تخت جس کے پاؤں کے لئے جوزا کے کندھے اور شعری کی چوٹی جگہ ہوتی تھی اور اس کی بساط کا رخسارہ (مسند) جو حسینوں کے شکر خند کے پستہ اور پر پیچ و بند زلفوں کی طرہ سے شکر ریز اور عنبر بیز تھا۔ تاریک مٹی کے گڑھے میں اس طرح صندوق جنازہ کے تختہ سے بدل گیا کہ یہ بیت اس کے مناسب حال ہو گیا۔ ؎

ہمیں نہیں عطا کیا جاتا وصال جو آپ فرقت ہو گیا ہے۔ اور نہیں دی جاتی
شادی جو ماتم ہو گئی ہے۔

اور اس کی سلطنت کا زمانہ چار سال تھا۔

مبارک شاہ کی تخت نشینی | پس امراء نے اتفاق کر کے مبارک شاہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا اور زمانہ سے یہ فریاد نکلی۔ ؎

اے آسمان کی گردش کتنے تو لائی اور کتنے تو لے گئی۔ تو وفا اور خیر سے یکدم
بری اور بیزار ہے۔ کسی بادشاہ کی قد پر جب تو قبا سیتا ہے۔ پھر اس
کے ماتم کے لئے تو کپڑے پھاڑ ڈالتا ہے۔

پورا ایک سال نہ گزرنے پایا کہ براق نے اس پر چڑھائی کی اور اس کے بخت کا ستارہ غروج کی بلندی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔
اس کے تتمہ کی شرح اپنی جگہ بیان کی جائے گی۔ اس کے احسان کی منت اور فضل کی درازی سے۔

ذکر جلوس قوبلائی قاآن

جب دشمن سلطنت (آریغ بوکا) ہلاکت کی قید میں گرفتار ہو گیا اور سلطنت کا باغ کینے اور دشمنوں کے کانٹوں سے صاف ہو گیا تو شاہزادوں۔ بیگمات اور امراء دولت نے سچے دل اور صحیح قول سے وعدہ دیا کہ قلم کی طرح اوامر و نواہی سلطانی سے سر نہیں اٹھائیں گے اور ظاہر و باطن میں ہر صبح و شام اس کے غضب اور رحمت کے احکام کی دل سے اطاعت کریں گے۔ اوائل سال ۶۵۸ھ میں علاقہ ختائی کے شہر کنجانفو میں ایک بڑا جشن منعقد کیا گیا جب کہ بروج طلوع آفتاب نقصانات اور جسم بیتری کے

چاروں اوتاد (خانے) نحس نظروں سے دور تھے۔ سورج بلندی کے نکتہ (شرف عروج
انیسواں درجہ) سے ہمسترین ہوا۔ تین حرارتوں (چولہا کے تین بٹے) کے گرنے سے
نشوونما کی دیگ جوش میں آگئی اور پرندے اپنے مالوف دوستوں کے ساتھ زمزمے اور
جوش میں تھے۔ بارور حاملہ ہواؤں نے خمیدہ شاخوں کو بوس و کنار صبح و شام کے
ارادہ سے جھکادیا۔ نباتاتی قوی نے شخصی اور نوعی کاموں کے خواص عمل میں لائے
اور غذا دینے والی دایہ نے نباتات کے بچوں کی تربیت کے لئے عناصر اربعہ کی آمیزش
اور ہم صحبتی نئے سرے سے شروع کی۔ نامیہ کے ہم پیشہ نے جسم کے اقطار (طول۔
عرض۔ عمق) کی تکمیل کے لئے تناسب طبعی کی شکل پر صنعت کا ہاتھ کھول دیا۔ پیدا کرنے
والی قوت کے کارخانے نے ہم جنس کے پیدا کرنے کے اسباب طبیعت کے موافق مہیا
کردئے۔ صورت گر نقاش نے آزری کی صنعت والے قلم کو بیرنگ تصویر کے لئے اٹھایا
اور روئے زمین کو عجیب وغریب نقشوں (تصویروں) اور پسندیدہ رنگوں سے منقش کردیا۔

قاآن خورشید صورت اور زحل مرتبہ۔ آسمان پر سایہ کرنے والے اور عناصر کے
پاؤں والے تخت پر سورج کی مانند جلوہ گر ہوا۔ اور سلطنت کی عروس کے ساتھ جو بادشاہوں
سے دست بدست پہنچی ہوئی تھی۔ ہم کفو ہونے کے حقوق۔ استحقاق کی صداقت کی جوہر
قضاؤ قدر کی شہادت، اور "وہ بہتر مددگار اور ذمہ وار ہے" کی وکالت، کے حکم سے
اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر رسمی (شادی) کا عقد باندھا گیا۔ قدرت نے چاندی کی طشتری
تھال میں ستاروں اور سیاروں کے موتی بھر کر نچھاور کئے۔ مشتری نے خطابت کے پایہ
منبر پر چڑھ کر طیلسان ڈالے ہوئے زبان کو روشن القاب سے مشرف کیا۔ زحل نے
حلقہ بگوش غلام کی مانند اس قصر دولت کی پاسبانی کے لئے نئے چاند کی نعل کو کانوں
میں ڈالا۔ بہرام نے خاص فوجیوں اور مسلح سپاہیوں کی رسم پر کمر میں کمربند (پٹکا)
باندھا اور روشن زہرہ خوشی کی بساط پر بربط کی گردن اور کانوں کو مروڑتی اور گیت
گاتی تھی۔ (از مؤلف)

کہ اے پادشاہ! آسمان تیرا ادنی غلام ہو۔ تیری بادشاہت تیرے
ستارے کی مانند سپید ہو۔ اگر کوئی شخص تیرے ساتھ صبح صادق کی طرح
نہ ہو۔ تو وہ شفق کی مانند خون میں غرق ہو۔ (بد دعا ہے)۔

خطا رو کے منشی نے "اللہ بہتر نگہبان ہے" کا حرز قاآن کے نام کے ساتھ لوح محفوظ
پر لکھ دیا۔ تمام شاہزادوں نے کمر بند کو جو کمر کے حلقہ کی زینت تھا گردن کا ہار بنا دیا

(کمر بند کھول کر گلے میں ڈال لیا تعظیماً) اور کمپ سلطانی کے باہر اور بارگاہ کے اندر لوگ ستاروں کے پادشاہ (سورج دیوتا) کے لئے فلک مرتبہ تخت کے سامنے سات دفعہ مؤدب بیٹھے۔ قطعہ :-

نعمتوں کی دولت اور سلطنت صبح کرتی ہوئی نئی دلہن کی مانند، ساتوں سنگار کئے ہوئے اس کے دل پر آٹھوں بہشت کھول دئے۔ اس مرغ نے جو صبح سعادت کا خط لانے والا ہے جس خط سعادت کو دیکھا چونچ سے اس کو کھول دیا۔

اور زبان حال (صورت حال) اس بیت کے معنی کو لکھوا تی تھی۔ ؎

اس کے تخت بلند کے سایہ کا ایک غبار ہے آسمان۔ اس کے گوشۂ کلاہ کے گوہر کا عکس ہے سورج۔ فلک کے ستاروں کی سیر برجوں میں نہیں (ستارے برجوں میں سیر نہیں کر رہے) بلکہ۔ اس کی بارگاہ کے کنگروں کے گوشوں پر ہے۔

سرخ یاقوت کے لبوں والے ساقی سنہری اور روپہلی قدحوں اور پیالوں سے۔ ؎ (از لطف)

شراب جو ہمیشہ آدمیوں کو پچھاڑ دیا کرتی ہے۔ اور آرزوؤں کو دوام بخشتی ہے، شراب جو پہلوؤں کو راحت بخشتی ہے۔

تقسیم کرتے تھے۔ خواتین زہرہ کے چہرے والی، پسندیدہ خصائل، مرقع گریبانوں اور کلاہوں سے گویا کہ شاہی ستارۂ مشتری، کہ کٹاں کی طرف سے روشن ہوا ہے یا ثریا کا گچھا روشن چاند سے سعادت مند ہو گیا ہے، پھولوں سے لدے ہوئے گلاب سے تر و تازہ۔ اور یاقوت آبدار سے زیادہ لطیف۔ ؎

سب نے طوق اور بالیاں پہنی ہوئیں۔ ہاتھوں میں گوہر نگار جام لئے ہوئے سب کا رنگ سرخ چینی ریشم کی طرح۔ خود نمائی اور چنگ کو شور میں لاتی۔ خوبصورت دیبا اور چینی لباس سے سب کی سب شہنشاہ کے دربار میں پاؤں پر کھڑی ہوئی تھیں۔ اور لالہ کے رخ والے غلاموں، سرو آزاد کی مانند، جو خالص مشک اور تازہ پھولوں کا بار لاتا ہے۔ ؎ (از لطف)

معشوق کے سرخ لبوں کے پاس پیچ در پیچ سنبل قریاد لے گیا ہے اس لئے کہ کاکل (زلف) نسترن پرست نے چاند سے بے گنہ آویزش اختیار کی۔ (اس غلام نے) غم کو دل سے بٹھا دیا جب شراب پلانے کے لئے اٹھا۔ جہاں سے ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہوا جب وہ مجلس کے ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔

اس بہشت آئین مجلس میں صراحی کی مانند گھٹنے ٹیک دئے اور ساغر کی طرح دست بوس

(ہاتھوں کا چومنا) کی شرائط بجا لائے۔
ایک ہفتہ تک اسی طرح جشن رہا اور خیمہ اور بارگاہ کے اندر والے گلاب رخ اور سنبل زلف معشوقوں میں سے۔ جو رنگ اور خوشبو سے پر تھے۔ عیش و طرب اور لہو و خوشی کے کام سے جب فارغ ہوئے تو بادشاہ عادل نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی بالش (مقرر مقدار) کے چھکڑے اور ملبوسات سنہری اور منقش اور جامہ ہائے نازک کے اقسام۔ جو مختلف شہروں اور ممالک سے لائے گئے ہوں۔ لے آئیں۔ رشتہ داروں، بیگمات اور امراء کو حسب مقدار اور بموجب اہلیت اور سزاواری کے کامل حصہ اور پورا نصیب عطا کیا گیا۔ اور چنگیز خانی یاسا نامہ (تعزیرات) ۔ جو جہانگیری اور جہانبانی کے مراسم پر مشتمل ہے، کی بنیاد کے پختہ کرنے اور احکام کی تجدید کا فلک مطاع حکم۔ چاند کی طرح چلنے والے ایلچیوں کے ہاتھ۔ مشرق و مغرب کے اطراف اور جنوب و شمال کے علاقوں میں پہونچا دیا۔ اور عدل عام اور انصاف کامل کا جھنڈا۔ فلک الافلاک کے بلند قبہ پر بلند کر دیا اور بخشش اور رحم کی آیت (قرآن مجید کے پورے جملہ اور فقرے کو آیت کہتے ہیں) روشن ستارہ کے قلم سے سورج کے چہرہ کے ورق پر لکھ دی۔ ۵

تیرا عدل ملک کے لئے مضبوط اور نیک بخت بیٹے کی طرح ہے۔ تیرا ملک عادل کے لئے نیک مہربان باپ کی طرح ہے۔ تیرے ہاتھ سے سوائے تیری تلوار کے کسی نے مصیبت نہیں دیکھی۔ تیرے کام پر کسی چیز کو نقصان نہیں پہونچا سوائے تیرے خزانے کے

(یعنی صرف خزانہ ہی ایسی چیز ہے جو روز بروز تیری بخشش کی وجہ سے نقصان میں رہتا ہے)
اس کے شامل اور کامل عدل کی تاثیر سے بھیڑیا رات دن گڈریے کی طرح بھیڑوں کی گلہ بانی کرتا ہے۔ اور باز الفت رکھنے والے دوست کی طرح تیہو کے سینہ کو پیار اور ناز سے سہلاتا ہے۔ اس کے انصاف کی شہرت سن کر ظلم اور دشمنی عالم کے شہرستان سے سو منزل دور چلی گئی۔ اس کا عفو۔ جو بندگان کی لغزش کو معاف کر دینے والا ہے۔ دور اور نزدیک، ترک اور تاجیک کے جرائم کے آگے آجاتا ہے (یعنی جرائم کی سفارش کے لئے آگے بڑھ کر مجرموں کو بری کرا دیتا ہے) ایک ہی توجہ سے اس کی ہیئت کی شکل صورت کو ہیولی سے جدا کر دیتی۔ لہذا ایک ہی نظر سے اس کی رائے کی رویت اور مضبوطی فساد اور خلل کو جمہور کے امور سے زائل کر دیتی۔ اور ملک کی نئی دلہن کو لباس فاخرہ پہناتا۔ اس کی سیاست کا تیر لوگوں کے خصائل کے حوادث کو دفع کرنا اور زمانے کے ظلم کے اسباب کو

روکتا۔ اور متحرک ہوا جہان کی آزادی (بہاری) چنیوں کو نہ بجھیرتی اور اسکے عہد سلطنت میں ۵
کوئی زخمی نہ ہوا زمانے کے زخم سے۔ خواہ شریف تھا۔ خواہ کمینہ
لامحالہ رُبع مسکون کے اطراف و اکناف سے، جنہوں نے اس کے مبارک نام کو سوائے نقدی کے سکے کے رُخ کو نہ دیکھا تھا، اس کے عدل کے شکریہ کی شکر کو شیرینی کے بیان کے طور پر دل اور جان کا ساتھی بنادیا اور اوقات کی انگیٹھی کو روزافزوں سلطنت کی دعا اور ثنا کی دھونی (بخور) سے خوشبودار کردیا۔ بہادر اور بزدل کا دل اس کے پادشاہانہ عنایات کی ہوا سے ایسا ہوگیا کہ بہشت اس کی طراوت کی یاد میں آب کوثر کو منہ میں لانا اور بخت و اقبال کا پودا جس کی جڑیں مضبوط اور محکم ہیں اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں نشوونما کی جوئبار سے اس حد تک سایہ گستر ہوا کہ طوبیٰ (بہشتی درخت) کے جمال کے چہرہ پر چمن بہشت میں وہ خوشی ہے اس کے لئے جس کو اس کے سایہ میں آرام ملا" کی حسرت کا سایہ پڑ گیا، چین و ماچین کے اطراف سے ہر وقت و ہر آن مصر اور شام او منتہی مغرب تک تمام لوگ آباد ملک کی طرف متوجہ اور اس کے عطا او عدل کے فیض سے مالا مال ہو گئے۔ ۵

اس کے عدل سے ہوگیا سفید باز کلنگ کا جفت۔ اس کے امن سے کالا شیر
گیدڑ دوست ہوگیا نہ یہ (باز) کھینچتا ہے اس (کلنگ) کے ساتھ چنگل
ہوا میں۔ اور نہ وہ (شیر) دراز کرتا ہے زمین میں اس (گیدڑ) سے پنجے۔

اگرچہ اس علاقہ کے اطراف سے پادشاہ عادل تھا اُن کے پایۂ اقبال کی سرسبز منزل اور فلک مدار سلطنت کے مرکز تک ایک سال کی مسافت کا راستہ ہے (تاہم) اس کے فضائل، انتظام سلطنت، عدل، انصاف۔ ذکاوت، دانائی۔ صواب اندیشی اور ملک آرائی کا ذکر۔ اس علاقہ کے معتبر لوگوں، مشہور تاجروں اور معروف سیاحوں کے ہلال نما چہروں (چاند کی مانند) سے اس حد تک سننے میں آیا ہے کہ اُن قابل فخر خوبیوں کی ایک سطر اور مناقب و فضائل کا ایک معمولی جزو، قیصران روم، شاہان عجم چین کے خاقانان۔ عرب کے سرداران، یمن کے تبع (بادشاہ)، ہندوستان کے مہاراجگان۔ پادشاہان ساسان و آل بویہ اور سلجوق کے سلاطین کے آثار کو مٹا سکتا ہے۔ اور اُن فضائل (تمام) کا بیان جو طوالت کا باعث ہے۔ ان اوراق کے بھر دینے کا موجب ہو سکتا ہے۔ لیکن "قلیل دلالت کرتا ہے کثیر پر" کے بموجب اس کی عادت کے بعض نشانات اور اس کی ذات کے بعض خصائل کو اجمال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ اُن سے اس کی دلیری

سکے کمال اور بخت و اقبال کی کثرت پر دلیل لائی جا سکے ۔

اس کے تجربہ اور تدبر کی کے آثار میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اہل فضل حکما اور عقلمندوں سے بہت مانوس تھا اور ان کو مرتبہ قریب عطا کرنے اور ان کی تعظیم و تکریم میں مبالغہ کرتا ۔ اور خط الغور غانی کے خلاف نئی اصطلاحات (علامات خط مراد ہے) مقرر کرکے نئے خط (رسم الخط) کا استنباط کیا جس کی صورت دلپسند حسینوں کے خط ۔ آنکھوں کی حفظ (لطف، مزہ) اور ضمیر کے نور کی طرح تھی ۔ اسی خط سے اطراف ممالک میں شاہی فرمان بھیجے گئے اور اس کو اپنے عدل کے آوازہ کی مانند مشہور کر دیا ۔

اور چونکہ قانون عدالت کے استعمال اور طریق سیاست کے کمال پر طبعاً مجبور تھا (اسی لئے) اگرچہ اس کا انعام، فیاضی اور عطا کی امداد نہ وہ منقطع ہیں اور نہ رکتی ہیں" کا نقش رکھتی تھی ۔ وہ اسراف اور فضول خرچی پر معقول اعتراض کرتا اور سلطنت کے اعیان اور دربار کے مددگاران کے سامنے تقریر کرتا : کہ کس طرح عقل کے مطابق یا سخاوت کے قبیل سے شمار کیا جاتا ہے ایک شخص کو بسیار بالش (سونا یا چاندی کے) عطا کرنا اور دوسرے کو دست نا امیدی سے، اس کا سینہ پیٹنے کے لئے دینا ۔ کیونکہ جو شخص ضرورت سے زیادہ بے جا خرچ کرتا ہے لا محالہ خرچ کرنے کے موقعہ پر ضروری اور جائز خرچ سے رک جاتا ہے"

اس حکم سے مقصود تنبیہ تھی اور کہ تا ان کی حالت اور اس کے لئے سوچے سمجھے جو وہ احسان میں خرچ کرنے پر ۔ پھر اس بیان سے اس قاعدہ کی مضبوطی اور استواری کی یوں تاکید کرتے کہ بادشاہوں کا عام عدل اور کامل سیاست ہی نظام عالم کی جاذب، قوام بنی آدم کا باعث، عقل اور نقل کی رو سے پسندیدہ اور لائق اور موزوں ہے مانند نور کے آنکھ میں ۔ اور اگر عقلمند روشن رائے اس مطلب کی پیروی کرے تو اسے بداہت عقل سے معلوم ہو جائے گا کہ محض مالی اسباب سے (صرف) چند اشخاص کی رضا جوئی ممکن ہے اور اگر کسی کو خزانہ قارون، بادشاہت سلیمان اور نوح کی عمر حاصل ہو تو اتنی مدت اور اس اقتدار کے مقابل لوگوں کے گروہوں میں سے حاجتمند اور امیدوار اس قدر ایک دوسرے کے پیچھے اور لگاتار ظاہر ہونگے کہ ان میں سے اکثر تسلی حاصل کرنے والے بدحالی رہیں گے ۔ اور فرض محال کے طور پر اگر انعام کا فیضان اور احسان کی کثرت سب کو شامل ہو جائے تو بھی انسانی خواہشات کی تکمیل ہر حال میں محال اور مشکل اور دلوں کی رضامندی اور خوشنودی کا حصول غیر آسان ہوگا ۔

اور خلق کے نصیبوں کی تقسیم میں نظر کرنا چاہئے کہ اگرچہ ازل میں جتنے اندازہ

گئے ہوئے اور اہلیت اور لیاقت کے موجب اور مصلحت کے مطابق مقرر ہیں (مگر) دولتمند خوشحال ابھی تک " انسان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کافر ہے " کا حلقہ بگوش ہے اور نادار جس کے پر نوچے ہوئے ہوں (یا تاریک دل) " اور قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے " کا پابند ہو جاتا ہے۔

البتہ عدل کے عام کرنے سے جو ملک اور دین کے منافع کا جامع اور حال اور انجام کے مصالح کو شامل ہے ایک ہی لحظہ میں ایک کلمہ سے جہان کے لئے " اور عدل سے قائم ہیں آسمان اور زمین " کی علامت اور نشانی۔ عرصے کے میدان میں جلوہ گر ہو سکتی ہے اور پھر اچھا ذکر زمانہ والوں کے زمانہ اور آنے والوں کے عہد تک (ابدالآباد تک) لوگوں میں باقی اور ہمیشہ کے لئے چھوڑ سکتا ہے۔

اس کے ذکر جمیل کی کہانی اور بے شمار مہربانیوں کے عام کرنے کی عجیب بات اس طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی وقت اس کا ایک عزیز فرزند شکار کرتے اور گھوڑا دوڑاتے ہوئے چند افراد کے ساتھ لشکر سے علیحدہ اور جدا ہو گیا ہے

جب گھوڑا اور جسم دوڑتے دوڑتے تھک کر چور ہو گئے۔ تو اترنے اور منزل کرنے کی رائے طلب کی۔

ان کا گزر بیش بالیغ کے مضافات میں سے ایک گاؤں پر سے ہوا۔ شتر سواریوں کے آرام اور کوتل گھوڑوں کی آسودگی کی خاطر ایک لحظہ نزول فرمایا اور چشیوں کے شکار کے پیچھے لگ کر وہ گھوڑا دوڑانے اور جدائی کرنے کی وجہ سے بھوک سے اور نہیں بنایا ہم نے ان کو ایسا جسم کہ نہ کھائیں طعام " طعام کی خواہش کی آگ معدہ کے تنور میں بھڑک اٹھی تھی۔ حکم دیا کہ بطور مہمانی کے کھانے کیلئے ایک بکرا (یا بھیڑ) اور پینے کے لئے ایک مٹکا بگنی (شراب کا) وہاں کے باشندوں سے طلب کریں اور دیگر کسی چیز سے اس سے کم یا زیادہ کے ساتھ مطالبہ نہ رکھا۔ اتفاق سے دوسرے سال وہ تین آدمی اسی گروہ کے جو شاہزادہ کی خدمت میں ہمراہ تھے۔ پھر اسی جگہ سے جو حقیقت میں مسافروں کی گذرگاہ اور منزل تھی۔ گذرے اور گوسفند اور شراب تازہ بگنی کا التماس کیا تو وہاں کے باشندے قاآن عادل کے دربار میں چلے جاتے ہیں اور پہلی مرتبہ نازل ہونے اور مہمانی طلب کرنے اور دوسری دفعہ اسی طائفہ کی واپسی اور غیر مقررہ رسم کو تازہ کرنے کی مفصل شرح بادشاہ کی خدمت میں پیش کی۔ لیکن اس کا اندیشہ ہے کہ زمانہ گذرنے پر ہمارے اوپر یہی رسم ہمیشہ رہیگی اور دوسرے اسی طریق پر ظلم چلا جائیگا (جاری رہیگا) ۔

روشن دل قاآن نے بیٹے کو طلب کیا اور سختی کی چین اور تیوری روشنی کے سورج کے ماتھے پر ڈالی اور درشتی کی زبان سے مواخذہ اور جواب طلبی کی۔ فرمایا کہ اس ناپسندیدہ قاعدہ کا بانی پہلے سے ہی ہوا ہے "اور ابتدا کرنے والا زیادہ ظالم اور اس کی پیروی کرنے والا زیادہ سلامتی والا ہوتا ہے" اگر بادشاہی کی نوبت تجھ تک پہنچے اور سلطنت کے کام الٰہی تقدیر سے تجھ سے متعلق ہوں تو ملک داری اور رعیت پروری کو اس طریق پر نگاہ رکھے گا۔ اب تو نے حکومت کے قانون کو بدل ڈالا ہے اور زیردستوں پر جو خدا تعالیٰ کی امانت ہیں خلاف معہود اور مقرر طریقہ کے تو نے بوجھ ڈالا ہے۔ جب تک تو اپنے تیغ کو تین دفعہ یک رخی کی راہ سے نافرمان (باغی) کے میدان جنگ کے مقابل نہ لے آئے اور صیقل کردہ تلوار کی چمک سے دل کے آئینہ کو اخلاق بد کے زنگ سے صیقل نہ کرے۔ تب تک ہمارے رخ کے اندر۔ کہ آئینہ سکندر اس کے بغیر نہیں ہے۔ نظر نہ ڈالنا (ہماری طرف نہ دیکھنا) شہزادہ نے استغفار اور طلب معافی کے مقام میں التزام کیا کہ باغی کی لڑائی کے ارادہ سے اقامت کے خیمے کو اکھیڑ ڈالیگا۔ قاآن عالی ہمت، عادل منش نے فرمایا کہ مظلوموں کو بخشش اور انعام دیا جائے اور اُن کے احوال کے امن میں رکھنے اور تکلیف کے تخفیف کرنے اور دل کی تسلی کے لئے ایک خط دیا۔ تو اُن لوگوں نے بادشاہ کے دربار کے کنارے کی مٹی کو۔ جو ہر با اقبال کا بوسہ گاہ نیک بخت اور اقبال کی آرام گاہ ہے۔ آنکھوں کا سرمہ بنایا۔ اور بادشاہ عادل پرور کی دولت کے ہمیشہ رہنے کے ساتھ زبان کھولی (یعنی سلطنت کے ہمیشہ رہنے کی دعا کی) اور واپس چلے گئے۔

اس خاطرداری اور مہربانی کے اظہار سے اگر جہان کے اندر حاتم طائی کے ذکر کا صحیفہ لپیٹ کر رکھ دیا جائے تو کیا نقصان ہے۔ اور اس انصاف اور دادرسی سے اگر نوشیرواں کی روح شرمندگی کے گہرے پانی میں غرق ہو جائے تو کیا فائدہ ہے (یعنی پھر بھی برابر تو نہ ہو سکا) ؎ (از مؤلف)

اس کی نیلوفر مثال تلوار کی حفاظت سے (یا خوف سے) سوسن وہ زبانی نہیں کر سکتی۔ اس کے عہد سلطنت میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ سوائے پیمانۂ شراب کے دل گرانی۔ اس کے انصاف کی مدد سے باز اور شاہین کبھی کبک دری بھی ہم آشیانی کرتی ہے۔ عجب نہیں کہ اس کے دیوان عدل سے۔ بھیڑیا گڈریوں کی رسم اختیار کر لے۔

اس طریق اور نظم و نسق سے اطراف ممالک کو حفاظت اور انتظام سے منظم رکھا

اور نیک نامی کا درخت زمانے کے باغ میں بلند ہوگیا اور بادشاہ چنگیز خاں کی طرح کہ ملک چین کے بعض علاقے اس نے فتح کئے ہوئے تھے اور جو کچھ اصول اور دار الخلافے تھے ابھی تک زائل نہ ہوئے تھے۔ پادشاہانہ ہمت (قاآن مراد ہے) اس تمام علاقہ کی فتح حاصل کرنے پر مقصور ہوئی۔ ۶۷۱ھ میں ڈیڑھ لاکھ لشکریوں کو جو جان کو میٹھا سمجھتے تھے روانہ فرمایا اور اُن کے ساتھ اجون نکمبش۔ ہوکتا کا بیٹا بایان اور علی بک بن بلواج کو بھیج دیا اور نہایت عجیب بات یہ ہوئی کہ جب بادشاہ نے بایان کو مقرر فرمایا تو اشارہ کیا کہ اس حالت میں بھی آخر کار چین بایان کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔ جب وہ سپاہی ہندوستان کے آگے دیگر شہروں میں پہنچے تو خیمہ کے ساتھ خیمہ نصب ہوگیا۔ ٹیلے اور نشیب۔ میدان اور نشیبے اس لشکر کی کثرت سے عاشق دل کے درد کی طرح روز بروز زیادتی میں ہوتا ہے موج زن ہو گئے۔ اتفاق سے سمندر کی طرف سے چند کشتیاں (جہاز) جو زمانے کے کینوں سے فارغ اور دہر کے غموں کی گھاتوں سے بے پرواہ تھیں۔ غلہ ڈھونے کے لئے دار الخلافہ میں پہنچ گئیں اور نہیں ہے سلطنت مگر اتفاقات۔ بایان نے فرمایا اور جتنا ممکن تھا لشکری کشتیوں پر سوار ہو گئے۔ اور انہوں نے شہر کی راہ لی اور بایان خود لشکر سمیت خشک راستہ سے اس جگہ کا قصد کرنے والا ہوا۔ سواریاں اور کشتیاں جن کی لگام باد بان ہے شمال اور جنوب کے شہپروں اور تیز چلنے والا لشکر بایان کا آتش حرکت گھوڑوں کے سموں سے درمیانی فاصلہ کو پانی کے گہرے سمندر اور زمین کے میدان بسیط کو طے کرتے ہوئے مقصد تک پہنچ گئے۔

جس وقت آسمان کا سبزہ زار کھلنے اور باد صبا چلنے لگی تو حبش کے سیاہ لشکر طفیل روم کی جنگ سے دستکش ہو گئے اور دن کے بلغاریوں نے زنگی چہرہ رات کے خیمہ کو لوٹ ڈالا۔ اُس وقت لشکر سمیت شہر خنزای (چین کا بہت بڑا شہر تھا) میں داخل ہو گئے۔

چین کے فغفور کا نام جوقون قا تھا۔ درباری سرداروں اور ارکان سلطنت کے ساتھ ششدر اور حیران اور اُس لشکر کے ہجوم سے جو قضاء بد کی طرح بغیر ہراول اور مجاہد دستہ کے دونوں طرف سے پہونچ گئے تھے۔ پریشان اور آزردہ ہو گئے سوائے تسلیم اور عاجزی کے کوئی جائے گریز نہیں رکھتے تھے اور اطاعت کی جائے امن کی برکتوں سے یقین حاصل کرنا اور دوستی کی جائے سے جائے پناہ ڈھونڈنا۔ اُن کو اپنی نجات اور خلاصی کے قریب تر معلوم ہوا اور رضا و رغبت سے مطیع اور رعیت اور اس کی فرمانبرداری کے سلسلہ میں منسلک ہو گئے۔

بایان عقلمند ہوشیار ہونے کے علاوہ زیرک اور دلیر تھا اُن کو امن و امان کی خوشخبری

دی۔ لوگوں کے مال وجان کو لوٹنے اور برباد کرنے سے محفوظ اور نگاہ رکھا اور اس علاقہ کے لوگوں کے سینے میں تابعداری اور پیروی کا بیج بو دیا۔ تمام دل یقین، تابعداری، اخلاص اور اعتقاد کی خوبی پر قائم ہو گئے۔ پھر اس علاقہ کا قلعہ جس کو سینافو رکتے تھے۔ جو راستوں کی صعوبت، اور پناہ گاہوں کی مضبوطی سے مشہور۔ یکتا مردوں اور سخت جان بہادروں سے بھر پور، بے شمار خزائن اور ذخیروں سے معمور تھا اور پہاڑوں کی چوٹیاں جس کی بلندی سے شرم کے مارے دل پر پتھر رکھے ہوئے اور جس کے کنگرے ستارہ قرن الثور سے ٹکر کھاتے تھے اور جس کے رہنے والوں کے ہاتھ سبز باغ (آسمان) سے پروین کے خوشے چنتے تھے اس طرح کہ ؎

چنبر فلک کے آسیب سے اسکی بلندی میں۔ مرد پاسبان کنگروں پر خمیدہ ہو کر چلتا ہے۔

جو کبھی فتح نہ ہوا تھا۔ لشکر کو اس کے فتح کرنے کا حکم دیا۔ اس بلند قلعہ کے محافظوں نے جب چین کے دار السلطنت کے فتح ہونے اور پایان کی لشکر کشی سے اطلاع پائی تو انکے سردار (لیڈر) نے جو بوڑھا زمانہ دیدہ۔ حادثات کی شیرینی اور تلخی چکھے ہوئے، اور راتوں اور دنوں کے گرم وسرد سہے ہوئے تھا۔ پیغام بھیجا کہ بچپن میں جب میرے قد کا نیا اگا ہوا پودا عمر کی جوئبار کے کنارے پر نزاکت اور لوچ۔ اور خوشی کا گلشن انس کی روح پرور ہوا سے تازہ خصائل رکھتا تھا اور "یہ کر اور نہ کر" (امر و نہی) کی تکلیف سے اسے فراغت حاصل اور بے غمی کی چراگاہ میں اسے فراخی شامل تھی اور وہ عہد خوبیوں سے باتیں کرنے اور دل بہلانے والی گفتگو کا تھا نہ کہ زمانہ "گوشہ نشینی اور رنج کشی کا"، میں نے اپنے باپ سے سنا کہ اس قلعہ کی فتح پایان نامی شخص کے ہاتھ پر ہوگی۔ اور حفاظت روک تھام، کشتی گیری (پہلوانی) اور تیغ زنی مفید اور نافع نہ ہوگی۔ لہذا اب لشکر کشی کی ضرورت نہیں۔ ہم رعیت ہیں اور بہت مطیع۔ اور قلعہ اور جو کچھ اس میں ہے بغیر مقابلہ اور شمشیر زنی کی تکلیف کے آپ کا ملک الیمین (یعنی مقبوضہ دست راست) ہے۔ پیچھے سے انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ اور قلعہ سے نشیب میں آکر تمام خزائن اور دفائن ان کے سپرد کر دئے۔

بعض ممالک چین کا حال اس جگہ ان ممالک کے وسیع میدان، آبادی کی کثرت اور نعمتوں کے اقسام کی شرح کا ایک شمہ۔ جس کو روایت کرنے والے سوداگر اور معتبر مسافر بیان کرتے ہیں۔ ذکر کیا جاتا ہے:۔

خنسائی ممالک چین کا بڑا شہر ہے "مثل جنت کے جس کا عرض آسمان ہیں" اس کی طولانی وضع اس طرح ہے کہ: - اس کے محیط کی پیمائش چوبیس فرسنگ کے قریب ہے۔ اس کی سطح زمین پر پکی اینٹوں اور پتھر کے فرش ہیں اور مکانات اور مسکن لکڑی سے بلند کئے گئے اور خوبصورت تصاویر سے آرائش اور سجاوٹ کی ہوئی ہے۔ ابتدائے شہر سے لیکر انتہا تک تین چھتے (سہ منزلہ) مکانات ہیں۔ اس کے بڑے بازار کا طول تین فرسنگ بیان کرتے ہیں جو چونسٹھ (۶۴) چوک جن کی عمارت ملتی جلتی اور ہمشکل اور جن کے ستون موزون ہیں۔ پر مشتمل ہے۔ اور نمک کی آمدنی روزانہ سات سو بالش چاؤ ہے۔ اور ارباب حرفت کی اس قدر کثرت ہے کہ رنگریزی کی صنعت کے کاریگر بتیس ہزار ۳۲ شمار میں آئے۔ اسی پر قیاس رہنمائی کرتا ہے باقی پر۔ اور ستر تومان (سات لاکھ) لشکر اور ستر تومان رعیت کی تعداد کا غذات مردم شماری اور دفتروں کے اوراق میں درج ہے۔ اس کے علاوہ سات سو گرجے قلعوں کی مانند ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک لا مذہب قسیسوں اور بے دین رہبانوں (گوشہ نشینوں) سے موجیں مارتا ہے۔ اور دیگر عملہ، محافظ، خادم اور بتوں کے پجاری گروہوں اور اُن قوموں کے ساتھ جو داخل شمارہ اور عرض نہیں ہیں۔ بیگار اور ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور لشکر میں سے چالیس ہزار نگہبان اور کوتوال (پولیس) ہیں۔ کہ جب سورج مغرب کے قیروان کے پیچھے منہ چھپا لیتا ہے۔ اور رات سیاہ چادر سر پر رکھ لیتی ہے اور عیار لوگ (چور) دلبران شب کے خیال کی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں اور طرار معشوقوں کے طرہ کے مانند ساز باز کرتے ہیں تو پولیس کے گروہ کے گروہ راستوں، محلوں کے ناکوں اور گلی کوچوں کی گذرگاہوں اور کونوں میں اپنے اپنے مقررہ مواضع پر نہایت احتیاط سے بیٹھ جاتے ہیں "اور ہبا یا ہمنے نیند کو راحت کا دامن آنکھ کی پتلی۔ جو ستارے جیسے ہیں (سیاہ) ملتحمہ پوشیدہ کے لباس میں کے رخ پر نہیں ڈالتے (یعنے بیدار رہتے ہیں) اور شہر کے اندر تین سو ساٹھ جگہ پانی کے کناروں پر پل بنائے گئے ہیں۔ وہ پانی اُن نہروں کا ہے جو دریائے چین شاخ در شاخ ہو کر بہتی رہتی ہیں۔ اور کشتیوں اور دریا سے گذرنے والی چیزوں کے اقسام لوگوں کی حاجت کے مطابق اس قدر پانی پر چلتی ہیں جن کی تعداد فکر کے مہندسہ کی گنتی میں نہیں سماتی چہ جائیکہ عقد انامل (انگلیوں کی گرہوں کی گنتی) روزنامچہ اور محاسبوں کے حساب تک نوبت پہونچے۔ اور مختلف قبائل اور گروہوں کے سیاحوں اور مسافروں کی بھیڑ اور کثرت چہار جہت عالم کے اطراف سے جو سوداگری اور پیش آنے والی

"اور طرار معشوقوں ... یا ... کئے ہوئے اضافہ ... "کلفہ سے ... مثل طرہ معشوقاں کرتے ہیں"

ضروریات کے لئے ایسے ملک میں آتے اور جمع ہوتے ہیں۔ بداہت عقل اور اپنے نفس کے ملک سے معلوم ہو سکتی ہے یہ دارالملک کے اصل حالات کے مقدمات ہیں۔

اور چار سو مشہور شہر وسیع میدانوں والے فراخ مقامات والے اس دارالملک کے توابع اور مضافات میں سے ہیں اس علاقہ کا مختصر سے مختصر شہر بغداد اور شیراز سے بھی بڑا ہے۔ ان میں سے لنکین فیروزیتون اور چین کلاں کو خنزائی شناک کی طرح کہتے ہیں۔ یعنے بڑا شہر بمرتبۂ دیوان اعلے۔

اور عجیب بات جو دیکھنے والے بیان کرتے ہیں یہ ہے کہ باوجود اس قدر طول و عرض کے بموجب "اور معدل زمین کا معیار ہے" کے تمام ممالک میں چوتھائی فرسنگ زمین بھی نہیں ملتی جو عمارت اور کاشت کاری کے قابل اور زراعت کے زیور سے بیکار پڑی ہوئی ہو۔ بلکہ تمام کی تمام کاشت شدہ اور آباد ہے اور خوش حالی، جمعیت اور راحتیں اس علاقہ میں تائید آسمانی اور سلطنت قاآنی سے وارد رہتی ہیں۔ ایسا عریض اور بسیط ملک کہ دنیا کے پادشاہ ابتدائے زمانہ آدم علیہ السلام سے لیکر وقت کے انتہا تک جس علاقہ کی یاد اور جس ملک کے تحفوں سے خوش ہوتے ہیں۔ بغیر لڑائی کے بوجھ برداشت کرنے کے ممالک قاآنی سے ملحق ہو گیا۔ اور بے خطا ارادہ سے چین کی پادشاہت کو فتح کر لیا اور جہان کے فتنہ و فساد پر محکم گرہ حسینوں کے زلفوں کی شکن کی مانند ڈال دی۔ ؎

کمان کی ابرو کے ایک ہی شکن سے فتح کر لیا۔ ایک حملہ کے ساتھ ختلان سے ختن تک۔

جب اس سلطنت کی قبا میں شکن۔ (چین کا ملک مراد ہے۔ کیونکہ چین بمعنے شکن ہے جو قبا کے لئے موزوں ہے) بڑھ گیا (یعنے ملک چین کا اضافہ ہوا) اور فغفور (شاہ چین) نے سلطنت کی کلاہ کو ترک کر دیا اور دنیا جہان کے خزانے اس کے قبضۂ تصرف میں آ گئے تو حکم ہوا کہ چاؤ (سکۂ چینی) جس کے ساتھ ملک چین کے معاملات کے دروازے کھلتے تھے (یعنے جو ملک چین میں رائج ہے) لے آئیں اور اس کے عوض خزانے سے سونا، جواہر اور ملبوسات عوض دے کر شہر میں منادی کر دی کہ سلطنت قاآن کی سلطنت ہے اور چاؤ فغفور کا۔ کچھ مدت کے بعد فرمایا کہ چاؤ جو ممالک قاآنی میں اس کے عدل اور سخاوت کی مانند جاری اور رائج ہے۔ باہر نکال دیں (خارج کر دیں) اور پھر منادی کر دی کہ پادشاہت قاآن کی ہے اور

چاؤ بھی قاآن کا ہے۔ چاؤ قاآنی کو قبول کرنا اور فرمان شاہی کی تعمیل کے مقام میں بجا آوری ضروری ہے۔ اور ان کی اصطلاح میں بالشی چاؤ پچاس سیر ہے جس کی قیمت دس دینار ہے۔ اور بالشِ زرِ نقرہ پانچسو مثقال ہیں۔ بالشِ زرِ دو سو بالش چاؤ کے برابر ہیں جن کی معیار دو سو دینار ہیں۔ اسی تدریج اور ترتیب سے وہ ممالک تابع اور احکام سلطنت مقرر اور مخالف ہلاک ہو گئے۔

فتح جزیرہ مول جاوہ

جو فتوحات اس کے عہد سلطنت میں ہوئیں اُن میں سے ایک جزیرہ مول جاوہ کی فتح ہے۔ جو ہندوستان کے بلاد میں سے ہے ۶۹۱ھ میں۔ ایک بہادر لشکر جنگجو مقرر کر کے نیزوں اور بلند مراتب کے سامان اور آن بان کے ساتھ روانہ فرمایا۔ مسلسل اور متواتر چلنے اور سفر جاری رکھنے سے جب ساحل مقصود کے ساتھ کشتیوں کی ہوا بادبان باندھ دیں تو تلوار کی دہشت سے۔ نہ اُن کے مکر و حیلہ سے۔ ایسا جزیرہ جس کا طول دو سو فرسنگ تھا۔ قبضۂ ملکیت میں لے آئے۔ اور وہاں کے حاکم "سری رام" نے نادر اشیاء اور کثیر پیشکشوں اور ڈالیوں کے ساتھ دربار کی غلامی (یعنی حاضری دربار قاآن) کا عزم اور ارادہ کیا۔ راستہ ہی میں اس موضع اور علاقہ سے گذرنے کے اختیار کی طاقت نہ رہی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا پایۂ تخت اعلیٰ سے جا ملا اور بے دریغ مہربانی اور خاص عنایت کے نصاب سے بہت سا حصہ پایا۔ اور باج و خراج کے ساتھ۔ جو زر اور مروارید کی صورت میں مقرر فرمایا۔ اس علاقہ کو اُسی کے تصرف میں مسلّم اور بحال رکھا۔ حقیقت وہ جگہ (جزیرہ مول جاوہ) ایک ساحل ہے سمندر کے کناروں میں سے۔ قدیم و جدید نادر اشیاء سے پُر اور خزانہ کی ہوئی اجناس، قابل فخر جواہر و عمدہ سامان اور بلند قدر متاع ہیں سے بر گزیدہ اموال کی کثرت سے بے چون کاریگری کی قدرت نمودار ہوتی ہے۔ اس علاقہ کے اطراف و جوانب عود و قرنفل کی خوشبو سے مہکتے اور گرد و نواح کے مواضعات طوطی کی زبان سے چہکتے ہیں۔

بنیاد دار الخلافہ طائدو — دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے شاہوں کے زمانہ میں سلطنت کا دار الخلافہ "خان بالیغ" تھا۔ جب قوبلائی قاآن نے سلطنت میں مزید اقتدار حاصل کیا تو اس کو باطل کر دیا۔ جس وقت کہ سورج نقطۂ شرف (انیسواں درجہ برج حمل) سے ملا ہوا تھا تو ایک شہر مربع تعمیر کرایا جس کا رقبہ سولہ مربع فرسنگ تھا۔ گویا یہ اعداد اس کی

ہمت عالی کے موافق نظر آتے ہیں اور اس کا نام "طائو" رکھا۔ اور پیشہ ور اور کاریگر ہر جنس کے وہاں منتقل کرائے۔ اور تھوڑی مدت میں ہی لوگوں کی بھیڑ اور کثرت سے وہ جامع شہر بن گیا اور زیب و زینت کی وفرت سے چمکدار نور۔ اور اس شہر کے ایک کنارہ پر "قرشی" جس کے معنی ان کی زبان میں شاہی محل اور دربار سلطنت کے ہیں۔ بھی چار سو قدم لمبا اور چار سو قدم چوڑا لکڑیوں اور تختوں سے بنا کرایا۔ اور اس بہشت کی آبادی میں قبّے اور منظر جن کو دیکھ کر بیت المعمور کے بالاخانے (بیت المعمور کعبۂ ملائک) اور بلند چھت (آسمان) رشک کرتے ہیں۔ بلند کئے۔ مضبوط ستون اور محکم چار دیواریاں اطراف اور کناروں سے۔ آرائش کی اقسام اور نمائش اور نزاکت کی انواع سے مزین ہو گئے۔ فرش زمین ہلکے رنگ کے سبز پتھروں سے فرش کئے ہوئے اور صنعت کی باریکی اور عمل کی مہارت سے مصوّر تماثیل (اشکال) اور پچیکاری کے نقوش ان پر ثابت اور نقش کئے ہوئے تھے۔ اور ارشمیدس (نام حکیم) کی روح اقلیدس کی عجیب اور نازک شکلوں سے حیران اور مدہوش تھی۔ جالیوں کا سونے چاندی سے جالی دار ہونا۔ اور اس کے محلات کے کنگروں کے کنارے قمر کے منازل کی مانند طرفہ جبہہ اور زبرہ (منزل نہم۔ دہم اور یازدہم) کے۔ خلد بریں کو رشک دلانے والی سرزمین میں مشاہدہ کرتے تھے (یعنی کنگرے بہت بلند تھے) "اور ارم۔ ایسے ستون والی جس کی مثال شہروں میں نہیں پیدا کی گئی" کا نمونہ نظر آتا تھا جس شخص نے اس مکان کے میدان کی وسعت اور اس عمارت کی پاکیزگی کی خوبی کو دیکھا (آگے جزا محذوف ہے جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی پھر کیا حالت ہوتی ہے)۔

جالیوں کا تحریر

ولی عہدی جمکین

اس طریق پر امور سلطنت اور اسباب برخورداری (لقمۂ خلائق) چلتے رہے اور خاص و عام کی رائیں اور خواہشیں اتباع اور معاہدہ کے مطابق رہیں۔ اور جب اس کی عمر کی درازی گھٹا پٹانے والے عشرہ (وہ دس سال جو پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہوتے ہیں) سے گذر گئی بلکہ ستّر کا گلا گھونٹا گیا (یعنی ستر برس کو پہونچ گیا) تو اس نے چاہا کہ بڑے بیٹے جمکین نام کو اپنی زندگی میں نیابت کے منصب کا متصدی اور سلطنت کا ولی عہد بنائے۔ اس بارے میں اُمرا سے مشورہ کیا تاکہ اس کو ممالک کی حکومت میں حصہ دے۔ اور وہ سلطنت کے تخت پر قدم رکھے۔ ارکان دربار اور پیشکاران سلطنت نے عرض کیا کہ پادشاہ کشور کشا چنگیز خاں کے قانون اور عادت میں سے یہ قاعدہ ہرگز مقرر نہیں تھا کہ باپ کے ہوتے بیٹا امور سلطنت کا ذمہ وار

ہو۔ ہم غلام ضمانت دیتے ہیں کہ ہم جمکین کے پادشاہ بننے پر قاآن کے بعد۔ تیغ۔ جب تک کہ عمر کے سر پر باطل ہونے کا خط نہ کھینچا جائے۔ منفق رہیں گے اور اس کے احکام کے یقین اور تعمیل کے ساتھ موافق۔

جمکین کی وفات | لیکن قادر کی اندازہ کی ہوئی تقدیر اس طرح تھی کہ ولی عہد۔ ولی بنانے والے سے پہلے (یعنی جمکین قوبلائی سے پہلے) گذر گیا۔ اور تاج و تخت کی ہوس اور ناز و بخت کی چراگاہوں میں ٹہلنے اور اکڑنے کے عوض قبر کا نیچے والا حصہ پایا۔

تیمور پسر جمکین کی ولی عہدی | مددگاران سلطنت نے تیمور پسر جمکین پر تازہ اتفاق کیا جب نوبت کوچ کی قاآن کے سر پر پہونچی اور اس دار فنا سے اس عالم میں کہ وہ دار بقا ہے ملنا چاہا تو اعیان دربار کو طلب کرکے کہا کہ نفسانی قوتیں گر چکی ہیں اور سن کی درازی کا ضعف بیماریوں اور دیگر عارضوں سے متفق ہو کر طاقتور ہو گیا ہے ؎ اور کوچ کا وقت مقررہ منازل پر قوانین الٰہی کی رو سے بہت قریب آگیا ہے۔ ضمیر کے سچ ماننے ہوئے خیال اور دل کی پوشیدہ باتوں کو کھول۔ اور رازہائے کا خلاصہ اندر (دل) کی تہوں سے نکال پھینک۔ دینا چاہیئے۔ اگر تیمور کے شاہ بننے پر افراد کا اجتماع درست اور اس کی اتباع کی لڑی میں اکٹھا ہونا محقق ہے تو یہی مراد اور مطلب ہے۔ ورنہ اتباع کے پیمانوں کی گرہیں اگر بوجہ عدم اہلیت اور ناسزاواری کے کھلنا چاہئیں تو اطراف ممالک کے مصالح کی بنا پر اسطرح مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج اس کی کیفیت ایک دوسرے کے سامنے بیان کردی جائے تاکہ ہمارا شاہانہ دبدبہ اُس کو خالص شاہی املاک اور خاص اموال اور جائداد سے اُسے راضی کرے اور وہ اس عہدہ اور ذمہ داری کا ہار گلے میں ڈالنے سے۔ جو بہت بڑا اور پُر خطر کام ہے۔ انکار کردیوے۔ ایسا نہ ہو کہ آج کے بعد تیمور سلطنت کے طمع کے خیال میں شیطنت اور شرارت شروع کردیوے اور لشکر تابعداری کی رسن اور موافقت کی قربت سے کنارہ کش ہو جائے اور اس حالت میں امور سلطنت پریشان رہیں گے اور ان حالات کا تدارک پھر مشکل ہو جائیگا" تمام شاہزادے اور اُمرا غلامی کے مقام پر کھڑے ہو کر متفق ہوئے کہ تیمور امور سلطنت کے گلے میں ہار بنانے کی استعداد اور اہلیت رکھتا ہے اور قاآن کے بعد گردنوں کا مالک اور قائم مقام ہے اور اس نیت کی سچائی پر واقف ہے یہ وہ جس کے پاس علم الکتاب ہے" ؎

اس سخن کی تقریر کو جو یہ غلام کہتا ہے۔ جانتا ہے خداوند تعالےٰ بلکہ پادشاہ (قوبلائی) بھی پہچانتا ہے۔

ضمیر یعنی عہدہ داری بابت ... ہے ... (مخفی)

مجوزہ ... جمع ... مخفی

موتِ قاآن | ان حالات کے شروع شروع میں موت نے اچانک کمین کھول دی اور قدر کا تیر قضا کی شست سے پھینکا - اور تمام لشکر میں وہ سپر - جو اس کو مانع ہوتی حق کی قسم - نہ ملی - بیخ - جب تیر قضا پہونچ جائے تو سپریں ہیچ ہیں ۶۹۳ھ میں عادل قاآن مرگیا اور نیک نام اور انصاف آنے والوں کے لئے ایک ہمیشہ رہنے والا دستور چھوڑ گیا - سہ

آ اور بتا کہ پرویز نے زمانہ سے کیا کھایا (نفع اٹھایا) - جا اور پوچھ کہ کسریٰ نے زمانہ سے کیا لیا - اگر وہ خزانہ رکھتا تھا تو دوسروں کے لئے چھوڑ گیا - اور اگر اس نے ممالک فتح کئے تو دوسروں کے سپرد کر گیا - یہ نہیں کہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ عافیت سے نہ جئیگا - اور نہ یہ کہ جو جہان کا مال رکھتا ہے بالآخر نہ مریگا -

ذکر جلوس تیمور قاآن

اگر اس ذکر کا لانا بحیثیت نسبت حال اور مرتبہ مقام کے بایدو خاں کی خاں کے عہد کی تاریخ میں مناسب تھا - لیکن جب قوبلائی کے ایام کا خاتمہ اس کی سلطنت کے صبح کے فاتحہ سے قرب اور وصال رکھتا ہے - خیال پیدا ہوا کہ اس سخن کا تعلق ٹوٹ نہ جائے اور اس گرہ کی لڑی بغیر بڑے موتی کے اجنبی معلوم ہوتی - کیونکہ اصل اور فرع کا ایک دوسرے سے ملا رہنا زیادہ موزوں، اور جوہر کا محل عرض میں حلول کرنا بہت عمدہ ہے - بیخ - ستارے ہیں برج میں اور موتی ہیں ڈبیا میں -

جشن تاجپوشی | اس کے بعد کہ قاآن نے حق کی آواز کو لبیک کہا - جمکین کے تین بیٹے تھے - کمبلہ - ترمہ - اور تامور - پہلا (کمبلہ) کالی بیٹنے ہر کالکہا - دوسرا (ترمہ) بیمار - شہزادگان خورد و کلاں نے اوامر قاآنی کے التزام کے بموجب تامور (تیمور) کو سلطنت کے لئے اٹھایا اور ۶۹۴ھ کے آخری مہینوں میں رائے زنی کے اتفاق سے آگ نکالنے کا مجمع عیش کے پیالوں کے کنارے تک پہنچ گیا - اس وقت جو مانند جوانی کے فرحت افزائی - اور اس زمانہ میں جو وصال معشوق کی رات کی طرح غم کو دور کرنے والا تھا - (تمام مجمع نے) سلطنت کے تخت کو اپنے روشن اور چمکدار چہرہ سے عالم آفتاب کی مثل کر دیا - سمند بصورت بارگاہ کا احاطہ عیش اور نشاط کے وفود کا مرکز بن گیا - شاہزادگان نے باری باری سے زانوئے خدمت کو زمین پر ٹیکا اور آنے والے لوگوں نے مختلف زبانوں اور متفق دلوں سے دولت

روز افزوں کے لئے دعا کی ۔

جب زمانہ فصل بہار کی تاثیر سے خوش و خرم اور شراب اپنے اندر کے موافق آمیزش اور ملاوٹ سے دور تھا ۔ پیالہ جب اس بہشت آئین بزم کے انتظار میں دل میں خون رکھتا تھا (یعنے تمناؤں کے جہان دل میں رکھتا تھا) خاطرداری اور دلجوئی کی صراحی کے سرگوشی کے طور پر ہونٹ پر ہونٹ رکھے ہوئے ۔ نے کی مانند لوگوں میں آنکھیں کھولے ہوئے اور پوری سننے کی بربط پر کان رکھے ہوئے تھا ۔ تو حاضرین کو معلوم ہوگیا کہ اُن کے راز اور سرگوشیاں یہ عمدہ رباعی ہے ۔ رباعی ۔

جب صبا نے گل کی بات بلبل سے بیان کی ۔ تو بلبل نے خوشی سے نعرہ لگایا
اور غلغل کیا (شور مچایا) ۔ مغنی نے جب ترانہ گایا صراحی نے فوراً ۔ اس
کے اعادے (دو بارہ کہنے) کے لئے بنداء قل قل دی (پھر کہہ پھر کہہ) ۔

رجوع بہ مہمات ملکی

جب عیش کی رغبت ختم ہوگئی اور بیہودگی او مسخراپن کے جھنڈے کا گوشہ چھپ گیا ۔ تو تیمور قاآن نے مہمات مملکت کی ساخت اور تیاری کی طرف رُخ کیا او قاآن عادل کی رسومات کے تازہ کرنے کا ۔ جو سراسر کامل عدل ۔ رفاہ عام ، ممالک کے مصالح اور قدیم و جدید کی حاجت براری پر مشتمل تھیں ۔ حکم شاہی جاری کیا ۔ اور شاہزادگان ، نوئینان اور امیروں کو جس طرح کہ ہر ایک اُن میں سے ملک کی کسی طرف یا علیحدہ منزل پر مقرر تھا معین اور بحال رکھا ۔ اور ہر ایک کو اُن میں سے مرتبہ اور مقدار کے مطابق احکام ، جھنڈا اور خلعت عطا فرمائی اور وہ سب شاہی لشکر کے مرکز سے ۔ جو بلندیوں پر محیط اور جاری ہے ۔ اپنے اپنے مقام اور منزلوں کی طرف چلے گئے ۔ اس کے درباری امرا اولجائی جنگ سانگ ، ترخا جنگ ، سانگ ۔ پایان بنجان علاوی ۔ عبداللہ بنجان سمرقندی ۔ شمسی بنجان ایغور اور میر خواجہ بجین تھے ۔ اور اب کہ ۶۹۸ھ ہے باپ دادوں کے طریقوں پر چلنے اور برگزیدہ اسلاف کے رسوم کو زندہ رکھنے کی خوشی کے قاعدے کو جو بادشاہان اور صاحب اقبال اولاد کے لئے بلند ذریعہ اور اچھا طریقہ ہو سکتا ہے ۔ اختیار کرکے ممالک کو عدل اور انصاف سے پُر اور رعایا اور لشکر کو سخاوت اور رعایت سے مطیع اور خوش رکھا ۔ اور یہ نصیحت کتاب لکھنے کے وقت زبان حال نے لکھوائی ہے (از مصنف)

تیرے آباء نے ظلم سے انکار کیا ۔ تیرے دادوں نے جہان کی زینو
کو روندا یا تابع کیا ۔ اب کہ انہوں نے اپنی جگہ تجھے دے دی ۔
چاہئے کہ تو ایسا بنے جیسے وہ تھے ۔

دو صراحی نے التماس سرگوشی اور کے صراحی کی ۔۔۔ سرگوشی ہوا صاحب ۔۔۔

میر قتل میں ۔۔۔ اور شراب ۔۔۔ موافق ۔۔۔ تھی یعنی بیغش تھی

واقعۂ بغداد

بغداد کا حال

احوال روزگار کے دفتروں کا مطالعہ کرنے والے اور اخبار کی کتابوں سے مضامین جاننے والے اچھوتے مضامین کا انکشاف کرنے والے اور برسوں اور مہینوں کی گردشوں کو دیکھنے والے ۔ اللہ تعالیٰ اپنی وسیع رحمت سے ان کا متولی ہو ۔ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مدینۃ السلام (بغداد) خلفاء بنی عباس کے عہد سلطنت میں فلک کے خوف اور شدت سے ہمیشہ امن و امان کی پناہ میں رہا ۔ اور جہان کے تمام بادشاہوں کے لئے قابل رشک تھا ۔ اس کے مکانات اور محلات بلند آسمان کے ساتھ ہمراز ۔ اور اس کے اطراف و اکناف ، روضۂ رضوان کے ساتھ پاکیزگی اور تازگی میں شریک ۔ اس کی فضا میں امن اور سلامتی کا پرندہ پرواز میں ۔ اور الوانِ نعمت ، راحتوں ۔ نزاکت کی چیزوں کی اقسام اور بے تعداد ناز و نعمت کی چیزوں سے عقل حیرانی کے ساتھ دمساز تھی ۔ سے

دجلہ کا کنارہ سیم تن حسینوں سے خلخ ۔ اور درمیانی چوک ماہ رُخ معشوقوں سے

کشمیر بنے ہوئے تھے ۔ (خلخ ترکستان کا حسن خیز شہر ہے ۔ کشمیر ایک ولایت کا نام ہے)

مدرسے اور مکانات خاص بڑے بڑے علمائے بھرے رہتے تھے اور اُن ایام میں فتنہ کے ہاتھ بندھے اور پاؤں ٹوٹے ہوئے ہوتے تھے ۔ اور نہیں تھا وقت بھاگنے کا ۔ متفرق حرفتوں اور صنعتوں کے مالک کمال چستی کے ساتھ آگ کی چنگاریوں کا بہتے ہوئے پانی پر نقش باندھتے تھے اور صورت آرائی کی غیرت اور رشک سے آذری قلم (آذر نام بت فروش) کاغذ کے اوپر شرمندگی سے ٹوٹ جاتا تھا ۔

درحقیقت اس کے دریائے فرات کا پانی ماء معین (بہشتی نہر) کے دل میں خون کی سوجیں لگاتا ۔ اور ذلت کی سلائی آب حیوان کے رخسارہ پر لگاتا تھا ۔ اُس کے باغ فصل بہار میں پھولوں اور کلیوں سے بہشت عدن کے باغ تھے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ، باغوں میں انگور کی بیلیں عاشق کی طرح بلند اور اونچے کھجوروں کے معشوقوں کی گردن میں ہاتھ ڈالے ہوئے ۔ ترنج کی تخصیب پر انگور کے خم در خم زلف چھوٹے ہوئے انار نارنجی کے ساتھ غزل گوئی میں ۔ یہ جس نے ہمارے نارنج کو چینا آگ کو چینا مشغول یا وہم میٹھی زبان سے عاشقوں کو دلدار کی آنکھوں اور لبوں سے خبر دیتا ۔ اس کا میدان فردوس کے میدان سے جڑا ہوا ان اور ملا ہوا ۔ اور دیہات اور مضافات کے اموال کا حاصل ایک سال میں تین ہزار تومان سے زیادہ آتا تھا ۔

۶۹۶ھ میں کہ اس حکایت کا راوی (مصنف کتاب) اس عنبر نکہت زمین میں
پہونچا تو عمارات - مکانات اور محلات کی کثرت اور دیہات اور شہر کی زینت اور ترتیب
اگرچہ موجودہ وقت میں گذشتہ زمانے کا عشر عشیر (۱/۱۰۰ حصہ) بھی نہیں تھی تاہم بہ نسبت
دیگر مشہور شہروں اور سلطنت کے بیشمار ملکوں کے سرسبزی اور راحت سے فردوس
عدن اور لذات اور انس کا بے نظیر مجموعہ نظر آتا تھا - خلیفہ المستعصم باللہ ابو احمد
عبداللہ بن المستنصر خلفاء بنی عباس کے زمرہ میں سے مزید تن آسانی - نعمتوں اور
رفاہیت کی امداد - اور اموال، نفیس ذخیروں اور عمدہ قیمتی موتیوں اور جواہر کی کثرت
کے ساتھ ممتاز، اور شوکت، عظمت، پندار اور تکبر سے مشہور اور مذکور تھا - کنگرے،
بالاخانے، اور محلات دارالخلافہ کے - زحل کے ساتھ مقابلہ اور سماکین (سماک اعزل
اور سماک رامح دو ستارے ہیں) سے نبرد آزمائی کرتے تھے - اور نہایت آراستگی کے ساتھ
سنہری پوشاک اور جڑاؤ دار زیورات کے ساتھ اونچے تخت اور وسعت کشیدہ تکیے معلوم ہوتے
ہیں جو خورنق (قصر نعمان بن منذر در حیرہ) اور سدیر (مسند نعمان) کے لئے خجالت کو پیش
کرتے ہیں - ہزار خادم دربار کی ملازمت میں مشغول رہتے تھے - باوجودیکہ حرم کی چوکھٹ
کی محرم رازی، دارالخلافہ کی حرمت اور عزت کی وجہ سے - نہ رکھتے تھے - اور کسی فرد
کو شاہان جہان اور زمانے کے رؤسا، دیہات اور مضافات کے اشرافت اور زمانے
کے اعیان میں سے امیرالمومنین کے دربار میں باریابی حاصل نہیں ہوسکتی تھی - بلکہ عزت
اور بلندیوں کے قبوں کے سامنے شاہراہ پر ایک پتھر بمنزلہ حجر اسود کے پڑا رہتا تھا
اور ایک تھان سیاہ اطلس کا کھڑکی سے آستین کی مانند چھوٹا رہتا تھا - اطراف کے
سلاطین اور بادشاہوں میں سے جو بھی سعادت کے محراب والی بارگاہ اور خلافت کے
بلند آستانہ سے شرف حاصل کرنا چاہتا اس آستین (اطلس سیاہ کے تھان) کی حرم
معظم (بیت اللہ شریف جو مکہ شریف میں ایک مسجد ہے) کی کسوت (غلاف) کے
دامن کی طرح - زیارت کرتا - اور اس پتھر کو مانند معشوق کے گوشہ چشم کے بوسہ
دیکر واپس چلا جاتا -

ایک عالم کی کہانی | اتابک سعید مظفرالدین - اللہ تعالیٰ اس کی برہان کو روشن کرے - کے
عہد میں مولینا قاضی القضاۃ المعظم مجدالدین بن اسمٰعیل فالی کو پیغام رسانی کی غرض
کے لئے جناب امام اور خلیفہ کی بارگاہ میں بھیجا گیا - جب اونچی منزل اور بلند دربار
کے سامنے ہوا تو خدام نے پتھر کے چومنے اور عاجزی کرنے کے لئے اصرار کیا -

زہد و تقویٰ کے کمال کی وجہ سے ایک پتھر کے سامنے جھکنا اور بوسہ کی شرائط کا نگاہ رکھنا نہایت مکروہ تھا۔ قرآن شریف اس کے پاس تھا اُس کو پتھر پر رکھ کر بوسہ کی رسم کو پورا کیا۔

شاہی سواری عید کی تقریب پر | عادت اور رسم اس طرح تھی کہ عیدوں کی تقریب میں خلیفۂ وقت سواری کا ارادہ کرتا تو ایسے گھوڑے پر جو براق صورت اور برق رفتار اور جس کی گردن سنہری طوق اور گردن بند سے مزین اور مطوق کی جاتی تھی اور سازو زیورات میں مرصع اور ڈوبا ہؤا ہوتا تھا۔ سوار ہوتے۔ اور ایک طیلسان (بڑا اور سیاہ رومال جو خطیب اور قاضی کندھوں پر ڈالتے ہیں) جو سیاہ رات کی طرح ہوتا تھا دربار کے روز چھوٹا رہتا (یا تو سابق کی طرح اس کے یہ معنے ہیں کہ لوگوں کے زیارت کے لئے ایک طیلسان چھوٹا رہتا یا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ باہر جاتے تو دربار تاریک اور بے رونق ہو جاتی اور اس کا دن رات سے بدل جاتا)۔ ایسے سرداروں۔ بڑے بڑے مشائخ زمان اور سپہر خلافت کے ستاروں کے گروہ کی معیت اور ہمراہی میں۔ جن کی زینت اور تجمل میں پیر فلک ستاروں کی دوربین نگاہ سے غور کرتا اور رضوان (داروغۂ جنت) حوروں کی خوشبو کے لئے اس گروہ کی سواریوں کے غبار سے غالیہ (خوشبو کی قسم) بطور قرض حاصل کرتا۔ ~~ (از مؤلف)

قضا نے اس کے گھوڑے کی سم کی خاک سے بنایا۔ بہشتی حسینوں کی آنکھ کے لئے سرمہ۔

لوگوں کا شوق دیدار | معتبر لوگوں سے روایت کی گئی ہے کہ عام اور خاص لوگ کھڑکیاں (پنجرے)۔ بالاخانے اور مکانات جو اس گروہ کی گذرگاہ پر ہوتے تھے بطور کرایہ لیتے سیر اور نظارہ حاصل کرنے کے لئے۔ ایک دفعہ جانچ اور پڑتال کی گئی اور کرایہ کی آمدنی سے بغیر کسی ہیر اور سخن کے تین ہزار دینار اونچے درجے کے تحریر میں آئے۔ ~~ (از مؤلف)

کیا سیر کرتا ہے اے وہ شخص کہ تیرا اپنا کام خود نظارہ ہے۔ جہان میں نہیں ہے سیر مگر دھوکہ اور فریب دینے والی ناخوشی۔

مقربان خلیفہ | المختصر خلیفہ مستعصم باللہ کی حشمت، بزرگی اور ہیبت اور عزت کا کمال اس سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ کہ پورا اور مکمل بیان کرنے کی صورت میں اس کی شرح کی جا سکے۔ ان کے عہد میں ساٹھ ہزار سوار خوراک اور تنخواہ عزت والے دیوان

لا کیسے ہوا
قطری

جھروکے
مقامات کی قیمت
... کے راستہ پر
... کے بالا...
... سیر و تفریح
... لیتے تھے
از فرہنگ شاداں

اور کچہری سے بطور وظیفہ اور روزینہ پاتے تھے اور لشکر کا کماندار اور بہادر پہلوان سلیمان شاہ تھا جو اثیر الدین (شاعر) اُدمانی (ہمدان میں ایک گاؤں کا نام آدمان ہے) کا ممدوح ہے اور پبلک کے تمام امور کا دارومدار دو چھوٹے بڑے صغیر و کبیر اور شرابی پر تھا۔ اور وزارت کے منصب کی باگ وزیر مؤید الدین محمد بن عبد الملک العلقمی کے سپرد تھی اور وہ (وزیر) بڑا فاضل تھا۔ نظم اور نثر کے دونوں کناروں کو نظم کرنے والا اور منقول اور معقول کے دونوں جھنڈوں کے گاڑنے والا تھا فطری سخاوت اور طبعی خوشحالی رکھتا تھا۔

مستعصم کی عیاشی مستعصم بدعت، راحت اور لہو و لعب کی باتوں سے لطف اٹھانے کا۔ جو بادشاہوں کے مذاہب میں عین بدعت اور گمراہی ہے چہ جائیکہ خلیفہ اور امام بن الامام ہو جس کی تابعداری اور اطاعت فرض ہے تمام لوگوں پر۔ عادی تھا۔ اور ابن العلقمی احوال سلطنت میں۔ یعنے اوراد کرنے اور در آمد و بر آمد میں مستقل خود مختار اور رہتا تھا۔ لیکن خلافت کے دربار کے مقربان وزیر کی عزت اور احترام کو ملحوظ نہیں رکھتے تھے اور ادب کے قانون کے مطابق اس سے باتیں اور گفتگو نہیں کرتے تھے۔ اس لئے وہ (وزیر) پریشان اور آزردہ رہتا تھا۔

ابن علقمی کی تبدیلی آخر الامر اس کے اعتقاد کا کھرا پن خلیفہ وقت کے ساتھ بدل گیا۔ اور زبردست وجہ اس کی نیت کی تبدیلی اور اخلاص کے گھاٹ کے میلا اور گدلا ہونے کی یہ تھی کہ خلیفہ کے بیٹے امیر ابوبکر نے اہل سنت کی امداد اور حمایت کی وجہ سے لشکر کا ایک دستہ بھیج کر کرخ کو تباہ کر دیا۔ بنی ہاشم کے بعض سرداروں کو قید کر دیا اور لڑکوں اور لڑکیوں کو رسوائی اور ذلت سے گھروں سے نکال باہر کیا۔ وزیر مذہب شیعہ کی اشاعت میں ساعی اور کوشاں تھا۔ اس حرکت سے متاثر اور رنجیدہ ہوا اور ایک خط بطور اظہار راز ہائے اندرونی کے سید تاج الدین محمد بن نصر الحسینی کی خدمت میں۔ جو اکابر سرداران زمانہ میں سے تھے۔ بھیجا۔ ان حادثات کے تیروں سے جو آسمان کی کمان سے گزرے اور ان وجوہات سے جو مذکور ہوئیں وزیر (ابن العلقمی) فراز و نشیب اور حیلہ و فریب کے گرد آیا تاکہ کسی طرح خلیفہ وقت اور اس کے اتباع کو ہلاکت کی شربت گھونٹ گھونٹ پلائے اور بغداد کی سلطنت چھین کر اُن کو انتقام اور بدلہ لینے کی تلوار سے سرزنش کرے۔

ہلاکو کی اسماعیلیوں پر فتح اس اثناء میں بادشاہ ملک گیر ہلاکو خان ۶۵۴ھ میں

حاشیہ: پہلے لفظ "بدعت" میں "ب"، بعد "د" ... میں "ب" ... لفظ "دعت" ... راحت ... ہے یعنی مستعصم آسانی و راحت ... لہو و لعب سے لطف اندوز ہوتے ... مترجم نے دونوں (بدعت) ... لفظی ... ملحوظ ... شامل

ملحدوں (فرقہ اسمٰعیلیہ) ۔ اللہ تعالیٰ اُن پر الگ الگ لعنت کرے ۔ کے علاقہ کی فتح سے فارغ ہوا اور اُن کے منازل کی ویرانی اور قلعوں کا استیصال اور بیخ کنی۔ خصوصاً قلعہ الموت ''اور موت اس کے کنگروں پر سے جھانک رہی ہے'' توپوں اور فلاخنوں سے ''اور کر دیا اس نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے اور ریزے ریزے'' حاصل ہوگئی اور صباحی ایک سو ستر سالہ سلطنت کا دن ۔ اُس صبح کے وقت جب کہ دشمن کو پامال کرنے والے شاہی لشکر نے سورج کی مانند تلوار نکالی ۔ زوال کو پہنچا ۔ تو ایلچیوں کو اس نامدار فتح کی شہرت کی بشارت دینے والے فرمان کے ساتھ مشرق اور مغرب کے اطراف میں، یگانوں اور بیگانوں کے پاس روانہ فرمایا اور تمام لوگوں کے کانوں کو اس بشارت کے سننے اور اس حکم سے فائدہ اور لطف حاصل کرنے سے مشرف اور گوشوارہ دار بنایا ۔ اور اس گمراہ اور گمراہ کرنے والی قوم اور ناپاک اور بے باک طائفہ کی بیخ کنی سے ۔ جو طائفہ کہ ائمۂ اسلام کے ساتھ فخر کا دم مارتا تھا ۔ بڑا احسان اور بڑی عنایت دنیائے جہان کے باشندوں پر ثابت کی مسلمانوں نے جو ممالک و اطراف میں اس فرقہ کے خنجر زنوں کے خوف سے اپنی عورتوں کی مانند پردوں میں چھپے رہتے تھے آرام کے ہاتھوں سے نیند اور خواب کے بستر بچھائے اور فراغت اور فراخی عیش کے تکیوں میں متنعم ہونے کی پیٹھ پھیر دی (یعنے فراغت اور عیش کے تکیے لگا دئے)

مولانا نصیر الدین طوسی | مولانائے اعظم علوم اولین اور آخرین کا شارح نصیر الملت والدین طوسی ۔ جو اللہ کا عارف، اللہ کا عالم، اللہ کی طرف دعوت دینے والا ''اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو فردوس کے مکانات میں جگہ دے اور اس کو کمال خوشی کے ساتھ قدس کی روشنیوں سے مقام اُنس میں خاص کرے'' مدت دراز تک قہستان میں مقید تھا ۔ جیسا کہ ناصری مخلوق کی سی خوشبو والے اخلاق (اخلاق ناصری کتاب) کے دیباچہ کے شروع میں ۔ وہ کتاب حقیقت میں اخلاق نصیری ہے (یعنے نصیر الدین طوسی کی تالیف ہے) ۔ اور ترجمہ کتاب الطہارۃ میں ۔ جو استاد فاضل اور حکیم کامل ابو علی مسکویہ الخازن الرازی ''اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مغفرۃ اور پناہ میں ڈھانپ لے'' کی تصنیف ہے ۔ اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ قید کا باعث یہ تھا کہ علامہ طوسی نے ایک قصیدہ اپنی تصنیفات میں سے مستعصم باللہ کی خدمت میں بھیجا ۔ ابن علقمی نے اس کی پشت پر ناصر الدین محتشم کی مجلس میں اظہار کیا کہ: ''یہ مولانا

نصیر الدین نے اپنی خط و کتابت اور تحریرات دیوان عزیز کے ساتھ، اللہ تعالیٰ اس کو بزرگ کرے شروع کردی ہے - اس کے انجام بد اور تکلیفات سے اُسے اندیشہ کرنا چاہیے" ناصر الدین متغیر ہوگیا اور اس کے بعد - جو کہ ایسے علامہ روزگار اور حکیم بزرگوار کو بزرگی، تعظیم، عزت اور بڑائی کی نظر سے دیکھتا تھا - اُن کو قید اور نظر بند کردیا - اس وقت کہ جہان بدل گیا اور دشمنان دین ہلاک ہوگئے خلاصی اور رہائی پائی - اور کامیاب ایلخان کے حضور میں پہنچ کر مہربانی اور عنایت کے انواع و اقسام سے بہرہ یاب اور مختلف انعامات اور صلات سے مخصوص ہوا - اور حکم نافذ ہوا کہ شاہی لشکر میں شامل ہو جائے (یا لشکر کے ساتھ ہمیشہ رہے) - ایلخان مصالح ملکی کے سوانح اور مہمات سلطنت کے پیش آنے کے متعلق جس قسم کے سوالات کرتے، مولانا نصیر الدین اس کا جواب قانون حکومت اور تقاضائے مصلحت کے مطابق لائق شان اور عمدہ طور پر سمجھانے کی شکل میں بموجب یہ لوگوں سے اُن کی عقلوں کے مطابق کلام کرو کے دیا کرتے - حتیٰ کہ دربار ایلخانی کی خدمت میں پوری وقعت اور بلند مقام حاصل کیا - ایلخان نے فرمایا کہ مقام قہستان سے خیمے اور سائبان کوچ کے ارادہ سے اُکھیڑلیں اور وہاں سے پختہ ارادہ اور ہوشیاری کے ساتھ خوش دل اور شاد روح ہوکر کشادہ روئی اور فراخدلی سے روانہ ہوا - اقبال (کے عیش) کی سبزی اس کے دربار میں پاتا اور رخسارے کی تازگی (کی) نصرت اس کی تلوار کے سبزہ زار میں مشاہدہ کرتا تھا (حملہ) - ہیبت - نفاذ حکم اور طاقت ایک سے ہزار گنا بڑھ گئی - اور دنیا کے بادشاہ اور سلطان اس کی سیاست کے رعب سے اپنی عمر کی شاخ پر بید کے پتوں کی طرح تیز اور سخت باد خزاں سے لرزاں تھے - ~~

> اگر قیصر روم کے اندر تیرے غصے کی ہیبت داخل کرے - اور اگر خاقان چین میں تیرے نام کی شہرت مَس پائے - تو ایک (قیصر روم) خنجر اور تیر کی بجائے تیرے غصے کو اختیار کرے گا - اور دوسرا (خاقان) بجائے مہر اور دستخط کے تیرے نام کو قبول کرے گا -

ابن علقمی کی ہلاکوں خاں سے رسائی

ابن علقمی نے مخفی طور پر بے وفائی کی راہ سے فلک شکوہ بارگاہ (ایلخاں ہلاکو خاں) میں ایلچی بھیجی اور ایلخاں کے دل میں مملکت بغداد کی زینت، عبودیت کے اخلاص، اطاعت کے ظاہر کرنے اور خلیفہ زمان کی صورت کی برائی بیان کرنے کے بعد اظہار کیا: یہ کہ اگر بادشاہ اس علاقہ (مملکت بغداد) کی طرف ارادہ کی بھاگ پھیرے تو بغیر اس کے کہ لشکر کی جائے قیام کی ترتیب اور صفوف کی آراستگی، اور برابری کی ضرورت اور حاجت ہو چہ جائیکہ نیزہ زنی اور شمشیر زنی کی تکلیف تک نوبت پہنچے خلیفہ وقت مملکت بغداد حوالے کردیگا۔

اور اس بات کو معقول دلائل کے ساتھ پختہ اور محکم کر دیا۔

ہلاکو خاں کی نظر میں بغداد کا استحکام ہولاکو خاں نے صرف اس پیغام پر اختیار نہ کیا اور نیز بغداد کی مضبوطی اور محکمی، اس کے لشکر کی کثرت اور اسلحہ اور سامان جنگ کی بہتات، ساتوں اقالیم میں کمال شہرت رکھتی تھی اور مکانات اور گلی کوچوں کا اتصال اور قربت اور محلات اور کھڑکیوں کی تنگیاں۔ ایسے ان گنت لشکر ایلخاں کے گذر اور جوار سے جس کے خدام اور گھوڑوں کے روندنے اور لشکر اور اونٹوں کی بھیڑ سے گیتی کے میدانوں کی وسعت تنگ نظر آتی تھی۔ استحکام اور رکاوٹ ظاہر کرتی تھیں۔ نیز پادشاہ جہان خاتم آخر الزمان اوکتائی قاآن نے ابتدائے جلوس میں دو دفعہ جورماغوں کو شیطان اور دیووں جیسے مغلوں کے نڈر اور خونریز لشکر کے ساتھ خلیفہ الناصر الدین اللہ کے عہد میں بھیجا تھا۔ مستنصر نے مخالفت اور لڑائی کے لئے مقابل ہوا اور جورماغوں شکست کھا کر بھاگ گیا۔ (اور واپس وطن چلا گیا۔) یہ خبریں ہلاکوں خاں کے کانوں کی گہرائی میں جائے گیر اور ذہن کی تختیوں پر کندہ اور نقش ہو گئی تھیں۔

ابن علقمی کا عہد بادشاہ نے ابن العلقمی کے قاصد کی خوب پرداخت کی اور اعتماد کی رسیوں کی مضبوطی اور موافقت کی بنیادوں کی پختگی کے بارہ میں مزید یقین طلب کیا تو وہ متواتر اور لگاتار، ایلچیوں اور معتبر لوگوں کے ذریعہ حضرت ایلخاں کی امداد اور خاطر اشرف کے اطمینان کو ثابت کرنے والے خطوط اور دلائل بھیجتا اور پیغام دیتا رہا کہ "میں (ابن العلقمی) لشکریوں کی جاگیروں کو اپنے وفا اور حسن عہد کی رسیوں کی طرح کاٹ ڈالوں گا۔ اور خلیفہ کے ساتھ طریق بناوٹ اختیار کروں گا۔ چاہیئے کہ بغیر سستی اور دیر کے ہما پیکر اور نصرت اثر جھنڈے دشمنوں کے دل کی طرح۔ اس طرف (مملکت بغداد) کے ارادہ سے جنبش اور حرکت کریں۔"

ہلاکوں خاں کا طوسی سے مشورہ ہلاکوں خاں نے اس ارادہ کی پختگی اور اس سلطنت کے ملانے اور اضافہ کی خواہش کے بارے میں مولانا نصیر الدین کی رائے سے انکشاف اور احکام علم نجوم کی رو سے مشورہ حاصل کرنا چاہا۔ اس نے ستاروں کی جنتری، طالع کی سیر، نظر کی تحقیق اور سعود کے اتصالات کے مطالعہ کے بعد عرض کیا کہ "اس علاقہ کی فتح کسی مزید تکلیف کے برداشت کئے بغیر منصور لشکر کے ہاتھ پر میسر اور خلافت اور امامت کی مدت ختم ہو گی۔ اگر قضا و قدر کی صورت ان احکام کے موافق ہوئی تو پادشاہ کے برکات کا وہاں اثر ہو سکیگا۔"

قضا و قدر کی شرط کی وجہ پاک ہے، منزہ ہے، دانا ہے "جانتا ہے آنکھوں کی چوری اور سینے کے مخفی رازوں کو"۔ کیونکہ اس کے قدیم ملک کی سرائے میں اگر بصیرت والے علما ہیں تو باوجود فضیلت "اس نے پیدا کیا انسان کو اور سکھائی اس کو قوت بیانی" کے۔ استفسار اور استفتاء کے وقت جواب کے صفحے کے رخسارے پر واللہ اعلم بالصواب (بہتر اور صواب چیزوں کو اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے) کی خوشبو لگا دیتے ہیں۔ اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے والے طبیب ہیں جو کہ اجسام اور ارواح کی سلطنت کے مالک ہیں معالجات کے اثنا اور نسخے یا صفت دوا کے بیان کرنے کے بعد الشافی ہو (شفا دینے والا وہی ہے) کی شربت گلاب کو نعمت صحت کا باعث سمجھتے ہیں۔ اور اگر علم نجوم کے ماہر ہیں جو کہ میدان افلاک کے سیاح اور کرۂ خاک کے ممالک کے ہندسہ دان ہیں۔ تامل کی سلائی سے اپنے احکام کے تختہ پر سوائے نقش والعلم عند اللہ الخ (اللہ کے پاس ہے علم اور اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں جن کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا) کے حساب میں نہیں لاتے۔

ہلاکو خاں کی بغداد پر چڑھائی ہلاکو خاں نے مضبوط دل اور فراخ ضمیر سے لشکر کے حرکت کرنے اور کوچ کی تیاری کا حکم دیا۔ ہمدان سے خلیفہ کی خدمت میں ایلچی بھیجا۔ اور ان چہار میں سے ایک کی حاضری کے لئے استدعا کی۔ دویدار کوچک، شرابی، وزیر یا سلیمان شاہ۔ بارگاہ خلافت کے ارکان نے محی الدین بن جوزی کو بھیج دیا ایلخان سخت ناراض ہوا۔ سونونجاق کو اربیل کے راستہ لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ کہ دجلہ کو عبور کرکے تایجو کے ساتھ مل کر مغرب کی طرف سے بغداد کا قصد کرے۔ اور انکے پیچھے جھنڈا شاہی حرکت میں آیا۔

ابن العلقمی کی حیلہ گری ادھر سے ابن العلقمی (وزیر) کو معلوم ہوا کہ مکر کے تیر مقصود کے نشانہ پر بیٹھ گئے ہیں تو دغا اور گمراہی کے شیطان کی فتنہ انگیزی کی رسیاں دراز کرکے کینے کی صندوق کا منہ کھول دیا پادشاہ (خلیفہ) کی خدمت میں عرض کیا کہ "آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اطراف کے پادشاہ اور سلاطین کا گروہ کثیر امیرالمومنین کے اخلاص اور اطاعت کا داغ صدق اور یقین کے ماتھے پر روشن رکھتے ہیں۔ دیوان عزیز، اللہ تعالیٰ اس کو عزت کے ساتھ رکھے۔ کے جیش کی کثرت، مال کی فراخی، اور عمارت اور حکم کے نفاذ و اجرا کا آوازہ دائیں اور بائیں جانب سے۔ شمال اور پورب کی ہوا کے قاصد یا ڈاک پر صبح و شام سبقت حاصل کر گیا ہے۔ اس قدر

مال کا ہر سال لشکر کی تنخواہوں، جاگیروں کے ٹکڑوں اور سپاہیوں کے وظیفوں کی وجہ اور سبب سے خرچ کرنا، رائے محکم اور فکر دور بین کے تقاضا سے دور معلوم ہوتا ہے۔ اگر امیر المومنین اجازت دیں تو لشکر کے سرداروں میں سے ہر ایک کو الگ طرفوں کے لئے مقرر کرکے کسی کام کے ساتھ منسوب کیا جائے (یعنی کوئی شغل اور کوئی کام ان کے سپرد کیا جائے) تاکہ خزانہ کے اس مال کی بچت ہو جائے۔"

خلیفہ کا مکر میں پھنس جانا | خلیفہ نے اس مشورہ کی مصلحت کو۔ جو کہ جہان کے لئے مکمل شورش اور خلاف راستی وخلاف صداقت تھا۔ مکلد وزیر کی رائے کے ساتھ متعلق کر دیا۔ شعر۔ افسوس ہے اس پر جس کی غمخوارگی غم کرے۔ اور خوش آوازوں کے سننے، موتیوں جیسی کنیزوں کے ساتھ جمع ہونے، خوبصورت بے ریش لڑکوں کے دیدار کرنے اور اقسام لہو کے ساتھ لذت حاصل کرنے میں مشغول ہو گیا۔ سفید رنگ کی دوشیزہ عورتوں کے دانت چوستے کی وجہ سے حدود ملک اور تلواروں کے ضبط میں توجہ نہ کی اور قول راست کے قبول کرنے میں مخالف کی پردہ سازی سے اعراض کر لیا۔ بوجہ رائے کی کمزوری کے عاقبت اندیشی کی برکت نے اس کے روزگار سے کنارہ کر لیا اور بوڑھے آسمان نے یہ شعبدہ اور برانگیخت اپنے کام کے انجام میں کس کے لئے نہ کیا؟ (یعنی اس کا کام ہی یہی ہے) ؎

تیری ہمت کا "یوسف" وجود کے "مصر" کا "عزیز" ہے۔ تو اُسے "زلیخا" کی تہمت سے محفوظ رکھ۔

لشکر کی تفریق | ابن علقمی نے کلمہ اتحاد کے تفریق کرنے، امراکی جماعت کے پراگندہ کرنے اور لشکر کے منتشر کرنے میں بہت کوشش کی۔ تھوڑے عرصہ میں اکثر لشکر اور افراد میں "قوم سبا" کی نعمتوں کی علیحدگی ظاہر ہو گئی۔

ایک تمثیل | اور معلوم رہے کہ بکھری ہوئی چیزوں کا پرونا اور متفرقات کو جمع کرنا تو صعوبت اور دشواری کی گرہ رکھتا ہے لیکن منظم چیزوں کا بکھیرنا اور جمع کی ہوئی چیزوں میں تفریق کرنے کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثلاً ایک شکاری کہ شکار کی راہ میں ہر حیلے سے جو طبیعت میں رکھتا ہے۔ دانہ بکھیرتا ہے۔ جال پھیلاتا ہے اور خود تاک لگانے کی جگہ بیٹھتا ہے تاکہ پرندے جال کے ادھر ادھر جمع ہو جائیں اور آرام پائیں۔ پھر صرف اس بات سے کہ ایک کوا پر پھیلاتا ہے یا بے وقت آواز دیتا ہے۔ دفعتاً دامگاہ سے اُڑ جاتے ہیں اور تمام کوششیں رائگاں اور ندامت اور پریشانی عام ہو جاتی ہے۔

ہلاکو خاں کی روانگی | ہلاکو خاں نے مقررہ میعاد اور معین انتظار کے موقعہ پر مسعود سال سے

اور بخت کی خوشخبری سے اپنے مرکز سے جنبش کی اور ایک لشکر اطراف ممالک سے فلک ایسی رکاب کی غلامی میں دریا کی طرح جوش مارتا اور پلنگ کی طرح شور مچاتا ہوا روانہ ہوا۔ لشکر ایلخانی کے ارادہ کی آواز۔ جو کہ آسمانی عذاب اور مصیبت کی علامت تھی۔ بغداد میں پہونچ گئی ۔

پروردہ لوگوں کی نصائح مع مثالوں کے وارث خلافت (خلیفہ) کے دربار کے مقربوں نے جو کہ ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے اور مہربانی کے کسان کی کھیتی تھے مانند دواتی اور شرابی کے جناب امام کو اس غفلت سستی، کسل پن اور غیر ہوشیاری پر ملامت کی اور مبالغہ کے ساتھ بیان کیا۔ کہ جہان میں تاتاریوں کے لشکر کی سطوت اور غلبہ کی قوت منتشر اور پراگندہ ہے۔ اور بوڑھے اور جوانوں کے کانوں کے سوراخ اُن کے جہانگیری دبدبہ سے پُر آوازہ ہیں۔ اب انہوں نے اس خلافہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ اگر یہ خبر، تحقیق اور یہ گمان، یقین تک پہنچ جائے تو سوائے کثیر لشکر اور پوری تیاری کے مقابلہ کرنا طاقت کے نظام میں نہ ہوگا اور جب پانی سر سے گذر جائیگا پھر حیرت کے گرداب میں ہاتھ پاؤں مارنا سلامتی کے لئے مفید نہ ہوگا۔ اور دانا پرندہ جو ہوائی فضا سے پنجرے کے قیدخانہ میں جا پڑتا ہے، جس قدر کشایش کے شگاف کی آرزو میں پنجرہ پر زیادہ سر ماریگا اور ہر لحظہ روئیگا۔ اس کا رنج اور ابتلا بڑھ جائیگا۔ لہذا: مصلحت کے زیادہ نزدیک یہ بات ہے کہ امور مہتمہ کی رعایت میں بے پروائی روا نہ رکھی جائے اور اپنے کام کے اطراف کو واقع اور موجود ہونے سے قبل اکٹھا کر لیا جائے۔ کیونکہ سلطنت کا قیام، دولت کا نظام، امن کا شمول، حال کی طراوت اور رعیت کی فارغ البالی اور خوشحالی۔ بغیر تیز تلوار، درست اندیشہ، صحیح رائے، پوری احتیاط، اور کامل کوشش کے ممکن نہیں ہو سکتی۔ اور عاقل جس کی توفیق مددگار ہو، اور ہوشمند دانا جب قداحہ اور مقدحہ (چقماق کی اوپر اور نیچے والی دو لکڑیاں یا پتھر) کی رگڑ اس کے کانوں کے سوراخ میں جائے گیر ہوتی ہے تو وہ بلند آگ کے پیدا ہونے کی فکر کرتا ہے۔ اور جب دور سے سراب کی صورت کو مشاہدہ کرتا ہے تو گہرے دریا کی چوڑائی اور گوہ ایسی موجوں کی صورت خیال کے سامنے لے آتا ہے۔ اور نادان بیوقوف اور بے کار سست جبتک آگ کے شعلوں کی لپیٹ اس تک نہ پہنچے رہائی اور خلاص کے لئے کوئی چارہ نہیں تلاش کرتا۔ اور جب تک گہرے سمندر میں مینڈکوں کی طرح غوطے نہ کھائے گھاٹ اور ساحل کی آرزو اس کے دل پر نہیں گذرتی ۔ ان کے ہجوم اور حملہ سے پہلے مدافعت کے اسباب مہیا کرنے، پراگندہ لوگوں کے جمع کرنے اور عساکر کو اکٹھا کرنے کا۔ نواح اور مضافات

سے حکم دینا چاہئے۔ اور وزیر کے قول پر بہت اعتماد نہ کیا جائے۔ بلکہ یقین جانئے کہ اس (وزیر) کا مقصد اجتماع کی پراگندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تفرق کو کبھی نہ جمع کرے۔ خاص مشورت اور مقرر کی ہوئی صلاح ہے۔ اور راؤں کا اختلاف عدم نظام کو پیدا کرتا ہے۔ اپنے دل میں رکھے ہوئے ہے۔ اور اس سخت مصیبت اور سیاہ واقعہ کا انتظار کئے بیٹھا ہے یہ پھیر دے اللہ تعالیٰ اُس (وزیر) کی طرف اُن (مصائب) کے مکر کو"۔ (انتہی)

نصیحت کا بے اثر ہونا

جس قدر ناصحانِ مشفق نے ڈر اور خوف کی آگ کی تیزی سے ان درازتر نصیحتوں کی منشور تھ، آل عمران کے درس سے، اس پر پڑھی۔ اور "لگائے ہم پر قابل گئی" کے شک کا ازالہ کر دیا اور آیت "نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے (اپنے آپ کو) ہلاکت میں" پھر پڑھی۔ مگر ازلی حکم کی ابتدا تقدیر کے ہتھوڑوں سے پست اندیشہ کی پشت کو توڑ رہی تھی اور خلیفہ کی آنکھوں کو اپنے دوستوں کے مذاکرہ کے مضمون میں تامل کرنے سے اندھا کر دیا۔ خلیفہ نے غرور اور غفلت کے خواب میں آرام طلبی اور سرور کے بستر پر پہلو ڈالے اور کانوں کو نصیحت سے بہرہ بنائے ہوئے وزیر (ابن العلقمی) کے ساتھ مشورہ طلبی کا قرعہ ڈالنا اور اس کے بدانجام فریب کے دم کو جان سے خریدنا اختیار کر لیا۔

مثال ہے کہ پاسبان کا خواب۔ چور کا بیدار بخت ہوتا ہے خصوصاً جب چاند کی روشنی امداد کرے۔ اور طبیب کی لغزش اور سہو بیمار کے لئے دوسرا مرض بن جاتا ہے۔ تو کیونکر ہوگی یہ حالت شب ہجران میں۔ حیرت ہے کہ جب پردہ تقدیر سے کوئی مصیبت منظر وجود میں آنا چاہتی ہے تو اس کے اسباب لامحالہ۔ ع۔ آسمان سے برستے اور زمین سے اُگتے ہیں۔ اور حسن تدبیر، مرہم دانا کا طویل فکر، مددگاروں کی کثرت اور لشکر توانا کا زور کوئی ایسی تاثیر نہیں کر سکتا۔

ابن العلقمی کا اُن کی رائے کو کمزور ثابت کرنا

ابن العلقمی نے اس سخن کو بے وقعت اور بے زور بنا دیا اور انواع مکر سے ان کو غافل کر دیا اور کہا کہ "مغل لشکر کا مقابلہ بغداد کے ساتھ کس طرح میسر ہوگا۔ اگر عورتیں اور نابالغ بچے (بھی) مکانات کی چھتوں سے، پختہ اینٹوں کے ساتھ، مدافعت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں تو تمام (لشکر دشمن) کو محلات کی تنگ گلیوں اور کوچوں میں یہ جب تک کہ وہ خبر حاصل کرتے ہیں، ناچیز کر دیں"۔

نازو نخوت اور غرور و کبر مستعصم کے مزاج پر غالب اور عقل اور درایت (سمجھ) کے حریف کا ہاتھ پھرا ہوا تھا۔ خلوت کی بساط میں اپنا رُخ حسینوں کے رُخ میں رکھ دیا۔ وزیر نیز فریب کے پیادوں کے ہنکانے اور حیلہ کی منصوبہ بازی کے گھڑنے میں مشغول

ہوگیا کہ کس طرح ملک اور دین کے مضبوط حصن اور قلعہ کا فرزین بند کھولے۔ اور کس وقت دانائی کے گھوڑے اور مکر کے ہاتھی سے اس (خلیفہ) کو شہ مات دیوے۔

پوشیدہ طور پر خلیفہ کے حالات اور بادشاہ کے منازل اور حرکت کی کیفیت کا علم حاصل کرتا اور بتلاتا رہا کہ ناگاہ خبر پہونچی کہ:۔

سوغونجاق۔ تایجو اور ایلخانی پُر دل لشکر کا ایک گروہ مغربی طرف سے بغداد آرہے ہیں خلیفہ نے فتح الدین بن الکرو اور مجاہد الدین ایبک المستنصری الدویدار الصغیر کو دس ہزار سوار کے ساتھ اُن کی مدافعت کے لئے روانہ کیا۔

جب دونوں لشکروں میں۔ باہم اکٹھا ہوجانے کی وجہ سے۔ کام ٹکرا جانے اور تصادم کی حد تک پہونچ گیا۔ اور رو برو ہونا۔ پل پڑنے اور ہجوم کرنے۔ اور مقابلہ قتال اور لڑائی سے بدل گیا تو پہلی دفعہ ہی مغل لشکر شکست کھا گیا۔

اور فتح الدین جو کہ جہاندیدہ مرد تھا اور زمانہ کے واقعات کی گرد اس کے سر پر بیٹھی ہوئی اور کافور ایسے دن اور عنبر کی سی رات والے زمانے نے اس کے عنبرین بالوں کو تجربوں کے کافور کی خوشبو سے بدل ڈالا تھا۔ نے کہا کہ "ہمیں اس مقام میں ثابت قدمی دکھانی چاہیئے اور اُن کا تعاقب نہ کیا جائے" اور حالات کی اطلاع کے لئے ایک قاصد خلیفہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ دواتی۔ جو کہ جوانی کا ناز جنون کے حد سے بڑھ جانے کے ساتھ جمع رکھتا تھا۔ نے اس رائے کو ایک قسم کے ٹلانے اور کمزوری پر محمول کیا۔ اور جواب دیا کہ "وہ امیر المؤمنین کے احسان اور نعمتوں کے حقوق کا تو اس طرح بدلہ دیتا ہے کہ حضرت خلافت کے دشمنوں کی ایک روزہ مدافعت میں سستی اور ملال ظاہر کرتا ہے۔ مصلحت اس میں ہے کہ فی الفور قبل اس کے کہ اُن کو کمک پہونچ جائے۔ ہم اُن کا تعاقب کریں اور خاطر کو اُن کے اندیشہ سے فارغ کریں"

فتح الدین دواتی کی رائے کی سستی، نفس کی جہالت، خود رائی اور بکواس بازی سے سخت غصے ہوگیا اور لشکر کو بتاب ناگہانی کے پیچھے دوڑنے (تعاقب کرنے) کی ترغیب دی اور دجیل کے مضافات میں ایک دوسرے سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ فوراً لڑائی کی صف برابر کی گئی۔ فتح الدین ایک گھوڑے پر سوار ہوا اور لوہے کے قفلوں سے اس گھوڑے کے اگلے اور پچھلے پاؤں میں بیڑیاں ڈالدیں تاکہ بھاگنے کا وسوسہ دل میں نہ کھٹکے اور خاطر کی باگ نہ موڑنے پائے۔

اس روز خوب ایک دوسرے پر حملہ کیا گیا اور جنگ کی بساط کو قائم پر (برابری پر)

کھڑا کر دیا۔ اور فریقین ایک دوسرے کے مقابل اتر پڑے، لشکر مغول نے رات کو دجلہ کا پانی بغداد کے لشکر پر کھول دیا۔ جب قضاۂ قدر کے بہشتیوں (پانی بھرنے والوں) نے رات کے تاریک چاہ سے آفتاب کے سنہری رسی والے ڈول کے ساتھ صبح کے پانی کو کھینچا اور سبزہ زار آسمان کو سیراب کیا تو لشکر بغداد نرگس کی طرح خواب سے اٹھے اور اپنے آپ کو نیلوفر کی کی طرح پانی میں ڈوبا ہوا پایا۔ ایک طرف سے گرد اٹھانے والا پانی مٹی کی وحشت دولت کی آگ پر چھینکتا تھا اور دوسری طرف سے صرصر اثر لشکر کے حملہ کی ہوا روشن اقبال کے پانی کو گدلا کر تی تھی یہاں تک کہ اکثر اس لشکر (بغداد) میں سے، کیا پانی کی کثرت اور غرقابی میں، کیا پانی کی مانند تلواروں کے زخم سے ہلاک ہو گئے۔ اور پانی باوجود اس سنگدلی کے تیز زبان (تیز بہنے والا) کے ساتھ اُن جوانوں کے خصائل اور قدر پڑھتا تھا۔ ع۔ شمشاد اور سمن کو اس طرح نہیں سیراب کرتے + فتح الدین اسی لڑائی میں شہید ہو گیا۔ اور بہت تھوڑے آدمیوں نے، جنہوں نے اس گرداب سے امان کا ساحل حاصل کیا، خون آشام تلوار کے رعب سے شام کی راہ اختیار کی۔

آخر کار دواتی تین آدمیوں کے ساتھ رہائی پا کر گمنام آدمیوں کی طرح بغداد آیا۔ اور خلیفہ کی خدمت میں اطلاع دی کہ سمندر کے خطرہ والے میدان جنگ اور جنگ کے اژدہا والے سمندر سے کل تین اور آدمیوں کے ساتھ بچ کر اب بغداد پہونچ گئے ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ نے مقام شکر میں تین دفعہ کہا: الحمد للّٰہ علی سلامۃ مجاہد الدین (شکر ہے اللہ تعالیٰ کا مجاہدین کے بچ آنے پر)۔

اور اسی طرح اس (خلیفہ) کی حماقت اور غفلت کی حکایت کرتے ہیں:- کہ جب خبر پہونچی کہ ایلخانی لشکر کے نگہبان اور قراول کوہ حمرین کے نزدیک پہونچ گئے ہیں تو جواب دیا کہ :- وہاں سے کس طرح گذر سکیں گے؟ عرض کیا گیا کہ ایسا لشکر جو اس علاقہ کی طرف متوجہ ہے دریا پر موج کی طرح گذرتا، پہاڑوں کی چوٹیوں پر عقاب کی مانند چلتا۔ سد سکندری کو مکڑی کا جالا گنتا اور لوہے کی زنجیروں کو سورج کی کرنیں جانتا ہے۔ اس کے گھوڑوں کے سموں کے آگے بغیر غبار کے کیا اٹھے گا؟ اور اس لشکر کے تیز رو گھوڑوں کے ٹاپوں سے سوائے چنگاریوں کے کیا اڑے گا؟ ۔ ؎

وہ شخص گردن مقصود میں اپنے ہاتھ حمائل کرتا ہے جو مصائب کے تیر کے سامنے سپر ہو سکتا ہے۔

ماہ ذی الحجہ ۶۵۴ھ میں جو عاشورا کی طرح لڑائی کا دن تھا (ذی الحجہ قمری اسلامی سال

کا آخری مہینہ ہے جس میں حج کیا جاتا ہے اور بقر عید منائی جاتی ہے اور عاشورا اسلامی سال کے پہلے ماہ محرم کے دس دن جن میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت واقع ہوئی ہے۔ سو ذی الحجہ لوگوں کی اصطلاح میں عید کا مہینہ اور محرم ماتم کہلاتا ہے) اور بغداد کے میدان، کربلا (جس میدان میں امام حسینؓ کی شہادت ہوئی) کی طرح بے چینی اور بلا کا محل۔ اور زبان حال "ویلا۔ ویلا" کر رہی تھی۔

جب صبح کا جہان افروز نور مشرق کے افق کے کنارے پر ظاہر ہوا اور زندگی کا اثر اور قوت حساسہ (حسیہ) نے حیوانات کے جسم میں حرکت کی تو بھوتوں کی غلامتوں اور فرشتوں کی شکل والا (رنگ کے فرشتے اعمال کے شیطان) اچانک یعقوبہ کی راہ سے عذاب اور سختی کے ساتھ، اور ضرب المثل ہے "جیسا بھرو گے بھرے جاؤ گے" اور دولت اقبال کے ہادی کے سہارے کے ساتھ پہونچ گیا اور دجلہ کے مشرقی جانب سے اُترے اور فوراً باشندگان کا سکون و قرار اور امن و امان کوچ اور صبر و خواب کا مادہ۔ خلیفہ اور اہالی شہر کی آنکھوں اور دلوں کے آس پاس سے دور ہو گیا اور نیند کا رخ اور صحیح رائے محال کے پردہ میں چھپ گئی۔ لاچار اور مضطر ہو کر فرمایا کہ گلی اور کوچوں کو محکم کر دیا جائے (اور فصیل اور قلعہ پر حاضر فوج کو تیار اور کمربستہ رکھا) اور دواتیان، شرابی، سلیمان شاہ، دیگر معزز لشکری اور خاص غلاموں نے جماعت کی تکثیر کے لئے بغداد کی عام پبلک سے ایک بڑا گروہ مختلف اسلحہ کے ساتھ مدد کے لئے بھیجا۔

دوسرے دن جبکہ سنہری پروں والے عنقا (سورج) نے گول سبز آشیانہ (آسمان) سے پر مارے۔ اور روئے زمین، بعد اس کے کہ مسکین کے گھر کی مانند تاریک تھا کامیاب لوگوں کے دل کی طرح روشن ہوا۔ تو لشکر نے مبارک فال ایلخان کا عقاب پیکر جھنڈا قہر کی راہ سے فخر کی گردن کی طرح بلند کیا اور لڑائی کی آگ، جس کا ایندھن بغداد کی ہلاکت کی لکڑیاں تھا۔ بھڑک اٹھی۔ اور اندرون شہر کے لوگ بھی، جیسا کہ سمندر کو پاٹ دئے جانے کا ڈر دیتے ہیں، یا قوت بازو سے کوہ ثہلان کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ یا سورج کو مٹی سے آلودہ کرتے ہیں۔ اور زلزلہ کو پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھہراتے ہیں اور شعلہ برق کو آستین کے کنارے سے بجھاتے ہیں (یعنے محال کا مقابلہ کرتے ہیں) ۔ کار حرب کے لئے تیار اور تیر اندازی، نیزہ زنی اور تلوار زنی کے آلات سے مستعد ہو گئے۔ تیر و پیکان کے پرندہ نے ٹیڑھے طلوع ہونے والے برج (کمان) سے اڑنا اور عذاب کے عقاب نے قہر کے پنجے کھولنا شروع کئے۔ محاصرے

اور ہم آستین ... جیسے اندھیرے کی چیونٹیاں ... بغداد کی ہلاکت تھی بھڑک اٹھی۔ تصحیح

کے چتر کی بلندی سے ابتدائً فلاخن اور توپوں نے فعل ظاہر سے حرکت نصب حاصل کی (یعنی توپیں نصب کی گئی۔ عربی میں نصب دو زبروں کو کہتے ہیں یہ ایک حرکت ہے جو عام طور پر مفعول پر آتی ہے۔ اس کے لئے فعل ضروری ہے۔ تو توپیں مفعول فعل ظاہر حرکت نصب ہوئی) اور اعراب تقدیری کی طرح حالت نصب میں تابع جرد لشکر کشی) ہو گئیں (اعراب تقدیری وہ حرکت ہے جو ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے) اور سوال مقدر کے جواب میں تیز تیروں کے سر کی باریک باتیں بحث جدال میں ڈالتے تھے۔ اس روز جب تک خورشید کا زریں لگام والا سمند (گھوڑا) تقدیر کے سوار کی ران کے نیچے سبز میدان (آسمان) کی سطح پر جولانی دکھاتا رہا لڑائی قائم اور جنگ دائم رہی اور ہوائی یا آسمانی تیر، ناوک، چھوٹے چھوٹے تیرے اور منجنیق اور فلاخن کے پتھر دونوں طرف سے نیک لوگوں کی دعا کے قاصد کی طرح، اوپر چڑھتے۔ اور قضا کی سختیوں کی طرح اترتے رہے تمام مخلوق اندر اور باہر شہر کے کچھ مقتول اور کئی زخمی ہو گئے۔

جب زمانہ کی مشاطہ نے دوج۔ شام کے بالوں کو ظلمت کا خضاب لگایا + توالیخان نے کہا کہ لڑائی سے ہاتھ روک لیں۔

پورے پچاس دن اس طریقہ سے شہر بغداد محصور اور سختی اور عذاب کی امداد بے شمار رہی۔ چونکہ ابھی تک بہادری کے راہ کو طے کر رہے تھے حکم ہوا کہ پختہ اینٹوں کے۔ جو شہر کے باہر تھیں۔ بلند ٹیلے اور اونچے پشتے بنالیں۔ ایسے کہ بغداد کے گلی کوچوں اور معظم چیزوں کو اُن پر سے جھانکا جا سکے۔ اور منجنیقیں لگا دیں۔ اور پتھر کے صدموں اور روغن نفط کی شیشیوں کے شعلوں سے تمام شہر، گرج کے ایسے نالۂ و فریاد سے پُر اور برق کی طرح چمکنے لگا۔ تیروں کے اولے کمان کے بادلوں سے برسنے لگے۔ اہالیان شہر عاجزی اور ذلت سے پامال ہو گئے۔ کیسا دریا ہے کہ بغداد کے اندر۔ کہکشاں کی ندی کی طرح جو بیچ آسمان کے جاری ہے۔ ایک طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور فرار کی راہ بند کر رکھی ہے اور دوسری طرف سے بادشاہ کا آگ کے حملے والا لشکر۔ جو پُر امواج سمندر ہے۔ انتقام کے مقام میں کھڑا ہوا ہے۔

اس حالت میں مجدالدین محمد بن الحسن بن طاوس الحلی۔ سدید الدین یوسف بن المطہر اور شمس الدین محمد بن العزنے ایک قاصد اور ایلچی کے ذریعہ ایک خط ہلاکو خان کی خدمت میں بھیجا۔ جو اس بات پر مشتمل تھا کہ ہم تابع مطیع اور رعیت ہیں۔ (یعنی ہم نے اطاعت قبول کر لی) کیونکہ اپنے بزرگوں یعنی دوازدہ اماموں (حضرت علی

(حاشیہ:) اس فقرہ میں طول ... کی غرض ... تقدیر الہی سے ... اور توپیں ... تقدیر الہی ... حالت ... یعنی ... فتح آتی ... اور متعصم کی طرف سے ... مقدر کا جواب ... بحث جدال میں ... تیروں کے نکلتے ... سر تیز سے ... یعنی تیر چلانے ... صنعت مراعات النظیر ... مناظرہ ... از ذاتِ ...

امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام موسےٰ کاظم، امام موسےٰ رضا، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری، اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے خصوصاً امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب، دلیر، سخی، بہادر، آگے بڑھنے والے "دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھ اسے جو اس کے ساتھ دشمنی رکھے" کی دعا سے مخصوص، علم سے پر۔ بالوں سے صاف چندیا والے، فصیح، بلیغ، فخر کے دامن کو کھینچنے والے، ذوالفقار (تلوار) کے رکھنے والے، بزرگیوں اور بخششوں کے پھیلانے کے ذمہ دار، نماز کے اندر انگوٹھی کی خیرات کرنے والے، بہادری اور علم کے قطب مدار۔ علم کے شہر کے دروازے، وسیع عطا کرنے والے، غلطی سے دور، سنگخوار (قطا) سے زیادہ ہوشیار، اور لوکشف الغطا الخ (اگر حجاب اٹھا دئے جائیں تو میرے یقین اور ایمان میں اضافہ نہ ہوگا) کے قائل سے ہمیں اس طرح معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ ہی اس علاقہ کے مالک بنو گے اور اس کا حاکم اور والی (خلیفہ) قبضۂ اقتدار میں مقبوض اور گردن کشی کے دہانہ سے مغلوب ہوگا"۔

ہلاکو خاں نہایت خوش اور بشاش ہو جاتا ہے اور خلعت خاص اور اُن کی حاضری کا حکم دیتا ہے اور تکلہ اور علاؤ الدین نجمی کو نگہبانی کے لئے وہاں (حلہ) بھیج دیتا ہے۔ اور اس ذریعہ سے اہل حلہ سلامتی کا لباس پہنتے ہیں اور طاؤس (منقش) دوستی کا پیالہ پیتے ہیں۔

خلیفہ بدستور گھر کے دشمن، بیگانہ سے زیادہ دور دوست۔ پوشیدہ دشمنی اور ظاہرا دوست اور کام (لڑائی) کے سود و زیان سے واقف (ابن العلقمی) سے اس واقعہ مشکل کی گرہ کشائی، اور اس ہولناک مصیبت کے تدارک کے بارے میں رائے صائب اور صحیح، دریافت کرتا ہے کہ اس درد کا کیا علاج ہے؟ اور اس مصیبت "جو کہ عام ہے اور خوش نہیں ہے" کی صفت رکھتی ہے۔ کے زمانہ میں مرد کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والا کون ہے؟ (کون امداد کر سکتا ہے؟) یہ کہتا ہے اور رو دیتا ہے۔ ؎

میری آہ جو سحر کو آسمان کی چھت میں آگ لگا دیتی ہے۔ آفاق کو دل کے دھوئیں کی اطلاع دیتی ہے۔ میرا نالہ جو ہر وقت آنکھوں سے دامن کے کناروں میں بہتا رہتا ہے۔ فرات کے چڑھاؤ میں بطور قرضہ مدد دیتا ہے۔

وزیر نے تقریر کی کہ مغلوں کا لشکر انتہا نہیں رکھتا اور شہر میں لشکر (ہمارا) جس سے دشمن کو ہزیمت دی جا سکے نہیں ہے۔ غلاموں اور اس قدر مخلوق نے بے حد عاجزانہ

کوشش حرکت مذبوحی کی طرح دکھائی ہے۔ آج کے بعد مدافعت ممکن نہ ہوگی۔ اور اُن کا غلبہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے امداد اور اسباب انہیں زیادہ حاصل ہوتا جاتا ہے اور ادھر اہالیان بغداد کا ثابت قدمی کے دامن کو مضبوط کرنا ہر لحظہ کم ہے۔ اطراف کی صلاحیت اور انجام کی سلامتی کی تدبیر یہ ہے کہ امیر المؤمنین بموجب "اترکوا الترک" (ترکوں کو چھوڑ دو) کے ترکوں کی لڑائی ترک کردیں اور موافقت اور مصالحت کا سامان تیار کریں۔ اگرچہ وہ طریقۂ ماترکوکم (جب وہ تم کو چھوڑ دیں۔ یہ شرط ہے) اختیار نہیں کرتے کیونکہ وہ سخت رعب والے ہیں (مگر) دشمن غالب کے ساتھ تواضع اور عاجزی کا اظہار خردمندوں کا کام۔ اور حسن مدارات اور لطیفۂ صلح ملک کے نام و ناموس اور دولت کی آبرو کے لئے ہوشمندوں کا پیشہ ہے۔ ے (مشوق سے)

میں نے کہا کہ تیرے خیال میں میرا نام و ننگ چلا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ یہ نام و ننگ تیرا کب تھا؟۔

صواب اور درست اس طرح ہے کہ خوشی اور رضامندی سے بغیر تردد و سستی کے امیر المؤمنین بہت جلدی ہلاکو خاں کی خدمت میں چلا جائے کیونکہ ایلخانی حرکت کا باعث مال اور نفیس اشیاء کی تحصیل کا طمع ہوسکتا ہے جب کہ خلیفہ (مال) مبذول رکھتا ہے (تو پھر لڑائی کی ضرورت کیا ہے) اُنس اور الفت حاصل کرنے کے قواعد کی پختگی کے بعد حسن تدبیر سے امداد اور قوت کی بنیاد کو سمبد پیمانہ اور قرابت سے محکم کردیں گے اور ایک دوسرے کی نصرت اور امداد کے اسباب کی تمہید میں زیادتی اور کثرت دکھائیں گے تاکہ ہلاکو خاں کے خاندان کی ایک لڑکی امیر المؤمنین کے خلف الصدق (شہزادہ) کے لئے نکاح کی رسی میں آجائے اور امامت کے سمندر کے سیپ سے ایک موتی اس (ہلاکو خاں) کے لڑکے کے نکاح کے ہار میں بغیر کسی کوتاہی کے منسلک ہوجائے۔ اور ان مقدمات سے دین اور ملک کا میدان (دین خلیفہ کا۔ ملک ہلاکو کا) شرکت باہمی کا نقش اختیار کریگا۔ اور سلطنت کی دولت اور خلافت کی قسمت ایک ہوجائیگی اور اس حال میں اتنے ہزار مسلمانوں کا جان و مال محفوظ اور عاموں اور خلافت کی عظمت پادشاہ کامگار کی پشت پناہی سے روز افزوں ہوجائے گی" (وزیر کی تقریر ختم)

خوف و ڈر کا سیلاب خلیفہ کے دل میں اس طرح جاری تھا کہ حق اور باطل کی تمیز اور صدق و کذب کا فرق اس پر مبہم ہوگیا۔ جب یہ کلمات ظاہر اسباب کی موافقت اور وسائل کے حصول کے فرض کرنے پر مصلحت کے موافق نظر آتے تھے تو (خلیفہ نے) اس جملہ (اگر

صلح ہو گئی تو حفاظت مال وجان یقینی ہے) میں نقیض شرط (صلح کے عکس) کے تصور کئے بغیر جزا کی صحت (حفاظت مال وجان) کا حکم (فیصلہ) سنادیا (قضیہ، نقیض، مقدم، تالی، حکم، تصور، تصدیق وغیرہ علم منطق کی اصطلاحیں ہیں فلیرجع الیہ) اور دشمن (وزیر) کے فکر اور اندیشہ کی تصدیق کرلی۔ (دشمن کے متعلق [illegible])

یہ ضروری ہے کہ ہر وہ کمزور عقل والا جو دشمن کے فریب میں فریفتہ ہو جائے تو بلا اور مصیبت اس کے سزاوار ہو جاتی ہے اور ہر وہ شخص جو ہوشیاری اور حفاظت کے پہلو کو مہمل اور بیکار کر دیتا ہے۔ لازماً آخرکار اپنے کئے سے غم زدہ، سوگوار، دل خستہ اور زخمی دل ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب مستعصم کی سلطنت اور دولت کا دن عباسیوں کا شعار (لباس جو کہ سیاہ رنگ کا ہوتا تھا) رکھتا تھا اور اس کی رائے ظاہر بیں مخنثوں اور لکالیف کے رہنما کے تابع اور پیروکار اور ہیچا ہیچ زمانہ سے امداد اور کفایت کی طالب تھی۔ اسباب اور غیر موجود نتائج پر بھروسہ کرتے ہوئے ناپسندہ ذرائع سے مدد حاصل کرتے ہوئے عاقبت سے نرمی خوابگاہ پر راضی تھا۔ اس پر اعتماد کرتے اور مدد چاہتے ہوئے کہ صرف مالی اسباب سے ہمیشہ نصرت یافتہ اور مطلب پر قادر ہوگا اور یقین کرتے ہوئے اس امر پر کہ ابن العلقمی کے ارشاد (نیک امر) سے ہدایت پا بنو الالا اور رشید۔ اور ایلخان کے حملوں کی بدی اور گزند سے مانند ہارون علیہ السلام کے موسے علیہ السلام کے اتباع نے محفوظ رہ جائیگا۔ تو بروز اتوار ۴ ماہ صفر ۶۵۵ھ ایسا دن جس میں منہ تکتے اور چہرہ پر ہوائیاں تھیں۔ اور خاص آدمیوں کی ہلاکتوں کی چنگاریاں عام تھیں۔ ایسا دن جس کا شر ہر طرف پھیل رہا تھا۔ خلیفہ نے دونوں فرزندان ابوبکر، عبدالرحمن اور دانا ؤں کے بڑے گروہ، سلطنت کے خیر خواہاں، دربار کے مقربین، لشکر کے سرداران اور خاص غلاموں اور خادموں کے ہمراہ سوار ہونے کا ارادہ کر کے ایلخانی دربار کی طرف توجہ کی۔ اور ہٹو، بچو، کہتے ہوئے شہرستان عام کی سڑک یعنے بغداد کے گلی کوچوں سے باہر نکل گئے۔ جب نزدیک ریبض کے جو ان کی لغت میں کر پاس سے عبارت ہے (بارگاہ۔ کیمپ) پہونچے تو مجمع کی کثرت کو اندر آنے سے روک دیا گیا۔ صرف خلیفہ اور اس کے دو شہزادوں کو دو تین خادموں کے ساتھ باریابی بخشی گئی۔ اور خیمہ میں جو ظرف زمان کی مانند وسیع تھا ٹھہرایا۔ سلیمان شاہ، دواتی، اور شرابی۔ چند خواص کے ساتھ یاسا۔ کے ساتھ مخصوص کئے گئے (بروئے حکم ایلخانی قتل کئے گئے)۔

صبح کے وقت جب کہ زلیخا کے ترنج (سورج) کو طبق افق کے کنارے پر رکھا گیا اور نور کی چمک کے شعبدہ باز ہاتھوں نے ستاروں کے مہروں کو سیمابی مصلّے (آسمان) کے رُخ سے چنا تو ایلخان نے لشکر کو حکم دیا کہ لوٹ اور تاراج کی آگ بغداد اور جو کچھ اس میں ہے کے اندر لگا دیں - پہلے پہل انہوں نے قلعہ جو أجعلُ الخ (میں بنا دوں گا تمہارے اور ان کے درمیان ستر فاصل) کو پڑھتا تھا - اور خندق - جو فکر کی گہرائی کی طرح عمیق تھی - کو سڑک کی زمین کے ساتھ برابر کر ڈالا - بعد ازاں بھوکے شاہین کی مانند جو کبوتروں کے گلہ میں پڑتا ہے - یا ظالم بھیڑیا کی طرح جو بکریوں کے ریوڑ کو نہایت غنیمت شمار کرتا ہے - مطلق العنان اور بے لگام شہر میں پل پڑے - قتل اور خوف کی صبح کو قتل اور خونریزی کی کثرت اس حد تک پہنچی کہ مقتولوں کے خون کی ندی دریائے نیل کی طرح خون کے پانی سے بہ نکلی اور یہلِکُ الخ "وہ ہلاک کرتا ہے کھیتی کو اور نسل کو" بغداد کے اموال اور ذخیروں پر پڑھی گئی - خاص خزانوں اور دار الخلافہ حرم محترم کو لوٹ کی جھاڑو سے صاف کر دیا اور قہر کے ہتھوڑے سے اس کے کنگروں کو شرمساروں کے سر کی طرح اپنے آگے ڈال دیا - مکانات اور محلات شاہی جن کے ایوانات کی شرم سے بہشت بریں کے مکانات اور تخت قصور سے قصور دار تھے اور بڑے بڑے مکانات نزاکت کے زیور سے گلی کی مٹی کے برابر ہو گئے - اور انہوں نے زبان حال سے گویا یہ آیت وکم ترکوا الخ - کس قدر انہوں نے چھوڑے ہیں باغ، چشمے، کھیتیاں اور عزت والے ٹھکانے - پڑھ دی - ؎

پرویز جو دستر خوان پر زرین ترنج رکھتا تھا - اب خوان پر - زرین ترنج
کہاں ہے جا، آیت کم ترکوا پڑھ -

حادثات اور مصائب کے جاری ہونے کے قلم نے دیواروں کی سطحوں - اور آسمان نما چھتوں پر - ھذا منازل الخ - یہ مکانات رہنے والوں کی شرافت اور سرداری کی گواہی دیتے ہیں۔ نقش کر دی - فرش اور پردے سنہری اور جڑاؤ دالچیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے گئے - حرم بزرگ کی پردہ نشینوں کو :- قطعہ -

اُن کے کنیزوں کے کانوں تک نہیں رسائی ہو سکتی کا فور کی مانند سفید موتی کی
جب تک اپنے نام کو لالا (روشن نام غلام) نہ کرے - یعنی جب تک
موتی غلامی کا دم نہ بھرے کنیزوں تک بھی نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ پردہ نشینان
حرم محترم) اُن کے عزت کے حریم (حویلی) میں - مگر پوشیدگی سے بھی - چاند

اپنا گلگونہ ہاتھ گل رعنا کے منہ پر نہیں لگا سکتا۔ آفتاب نے ان کی حرم سرائے میں آمدورفت کی صورت نہ رکھی جب تک کہ اسماء کے واضع (بنانے والے) نے اس کو موتث کے نام سے موسوم نہ کیا (آفتاب کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور شمس مؤنث استعمال ہوتا ہے)۔

بتوں کی زلفوں کی مانند بالوں سے گھسیٹتے ہوئے گلی کوچوں میں لے آئے اور اُن میں سے ہر ایک لشکر تاتار کے ایک دیو کے قبضہ میں تھی۔ اور روشن دن اُن عزت کی ماؤں اور پاک دامنوں کے سامنے تاریک ہوگیا۔ ایک ہی لحظہ میں یوم قیامت کا زلزلہ اسلامی کے شہر (بغداد) میں ظاہر ہوگیا۔ شعر خاقانی جذف ہو گیا ہے سہو ہے

اُس ملک نے جیسا کہ خاقانی شروانی کا شعر اس کے اوصاف کے لائق ہے۔ (یہ بہشت ارم ہے اور جہان کے بہترین شہروں میں سے ہے۔ دوسرا کعبہ ہے اور چھوٹا دارالسلام بہشت ہے)۔ اُس لشکر کے ذریعہ جو قہر کی آگ۔ بجلی کی علامتیں اور صرصر کے شعلے رکھتا ہے۔ وکم قریۃ الخ۔ بہت سے گاؤں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کردیا اور ہمارا عذاب اُن کے پاس رات کو آیا۔ کی صفت حاصل کی۔ خوشی کے محلات اور تخت کی کینگاہوں کو خراب اور ویران کردیا۔ وحشت کا عدائی والا کوا ہر ایک محل پر فریاد کر رہا تھا۔ اور اُن تمام نعمتوں، اسباب، دوستوں اور ہمجولیوں میں سے سوائے اس مثال کے وما یا اللہ دار الخ۔ نہیں ہے گھر میں کوئی زندہ اور نہ ہے اس میں بار یک سی آواز بھی۔ کوئی نشان نہ رہا۔ جیسا کہ میر معزی نے کہا۔ ؎

اُس خیمہ والے یار کے رُخ سے محل کو خالی دیکھتا ہوں۔ اور اس سیاہ سرو کی قد سے چمن کو خالی دیکھتا ہوں۔ رطل اور جام شراب کی بجائے گورخروں نے قدم رکھے ہیں۔ چنگ، بانسری، اور نے کی جگہ کوّے اور چیل کی آواز ہے۔

القصہ طوالت کیا کی جائے۔ بغداد ویران ہوگیا اور دوسرے ممالک اس کی نفیس اشیاء اور ذخیروں سے پُر ہو گئے۔ مغلوں نے سامان خانہ (فرنیچر) اور سونے چاندی کے برتن جو بادشاہ کے بیت الشراب اور مطبخ (کچن) سے پائے تھے اطراف میں جا کر لوت اور پیسے کی قیمت پر بیچ ڈالے۔ اور اس جنس کا شیراز میں بہت بہت اتفاق ہوا ہے اور چند آدمی اس ذریعے (خرید اشیاء ارزاں قیمت پر) سے فقر و فاقہ کے گڑھے سے نکل کر ثروت اور نعمت کی بلندی پر پہنچ گئے۔ لشکر کو

دیکھیے۔ دیوان خاقانی۔ ۔۔۔ [illegible]

[illegible: handwritten marginal notes]

اس قدر نقدی ، جنس از قسم اطلس ، سیاہ ریشم ، سرخ ریشم ، دیبا (جس کا تانا بانا ریشم ہو) اور روم و مصر و چین سے لائے ہوئے قماش ، عربی گھوڑے ، مشہور خچر ، رومی و آلانی اور قبچاق کے غلام ، اور ترک و خطا و بربر کی کنیزیں ، حاصل ہوئیں ، کہ جن کا مجموعہ اور میزان محاسب کے وہم میں کبھی نہیں آسکتا ۔ اور سونے ، قیمتی موتیوں ، نفیس متاع ، قماش اور فراش کی کثرت سے جو خلیفہ کے خزانہ ، نوابوں ، ارکان دربار ، غنی اور دولت مندوں کے مکانات سے نکلے ، زمین نے اخرجت الخ (نکال ڈالے زمین نے اپنے بھاری خزانے اور اموال) کی صورت اختیار کی ۔ اور اس قدر مال کے تعجب سے یہ انسان نے کہ دیا کہ اس زمین کو کیا ہو گیا ہے "

اور خلیفہ نے ایک حوض خالص پانی کے لئے تجویز کیا تھا اور جس کو آتش رنگ خالص سونے کے سکے سے مستنصر اور ناصر نے بھرپور کیا ہوا تھا اس کے بھی اٹھا کے لے گئے ۔

قصۂ حوض ۔ اور یہ قصہ مشہور ہے کہ جب خلیفہ الناصر الدین اللہ نے ارجعی (واپس جا) کی دعوت کو قبول کیا (یعنی مر گیا) تو وہ حوض سونے کے چھوڑ گیا ۔ اس کے پوتے مستنصر (ابن ظاہر) نے ایک روز اپنے ایک نوکر کے ساتھ جو اس کا محرم راز تھا وہاں جا کر کہا کہ میں میعاد (موت) میں اس قدر مہلت چاہتا ہوں کہ اس تمام زر کے درم تو جی کے ہاتھ لیا خرچ کر ڈالوں ۔ خادم ہنس پڑا ۔ مستنصر اس ترک ادب پر ناراض ہوا اور پوچھا ہنسی کا موجب کیا ہے ؟ اس نے عرض کیا کہ "ایک روز میں آپ کے دادا کے ہمرکاب یہاں آیا ان دو حوضوں سے ایک ابھی بھرا ہوا نہ تھا فرمایا "میری زندگی کی مدت اس قدر چاہیئے کہ اس کو تمام مال و زر سے بھر دوں" ان دو آرزوں کے اختلاف (ایک بھرنے کی مہلت چاہتا تھا دوسرا خرچ کرنے کی) سے میں نے تعجب کیا ہے "۔ لیکن پھر مستنصر نے اس تمام زر کو اچھے مصارف میں خرچ کیا ۔ اور سوائے نیک نام کے اس سے باقی کچھ نہ چھوڑا ۔ اور اس کے اچھے علامات میں سے ایک "مدرسہ مستنصریہ" ہے ۔ جو آج بالاتفاق تمام زمانے کا ام المدارس (تمام مدارس کی ماں اور اصل) ہے ۔

مقصود اس کہانی سے یہ ہے کہ جب نوبت مستعصم تک پہنچی تو بخل اور دوانگ دانگ جمع کرنے سے اس حوض کو پھر مالا مال کر دیا تھا ۔ آخر کار اپنی تصحیف (تجنیس خطی و تحلیفا ۔ مصنع کی تصحیف مضیع) کی طرح ضائع اور برباد ہو گیا ۔ اور معتبر لوگوں سے روایت ہے کہ وہ (تاتاری) چار ہزار چارپائے ، غنیمت اور مفت حاصل کئے ہوئے مال کے

بوجھ سے لاد کر اپنے خیمہ گاہ میں لے گئے۔ کہاں گئے؟ وہ منقش لباس جن کو جمع کیا ہوا تھا صاحب لباس نے۔

نصیحت | کامل لوگ جانتے ہیں کہ دنیا میں نہ حاصل کرنا حاصل کئے ہوئے کے غم سے اچھا ہے اور نیستی کا غم ہستی کے پیچھے زیادہ دکھ دیتا ہے۔ زمانے کے ستم کی گہرائی ظاہر نہیں ہے۔ اور الٹی گردش کرنے والے آسمان کے ثور اور حمل (برجوں کے نام ہیں) کے کھیل بے انتہا ہیں "نہیں کوئی گردش اور نہیں کوئی طاقت مگر ساتھ اللہ تعالیٰ کے"

دو تین روز کے بعد خلیفہ عہد نے صبح کی نماز ادا کرنے وقت نماز کی تحریم باندھکر (اللہ اکبر کہکر) اس آیت قل اللھم الخ۔ (کہہ دو اے اللہ! تو ملک کا مالک ہے۔ دیتا ہے ملک جسے چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے۔ جس کو تو چاہتا ہے غالب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مغلوب کر دیتا ہے) سے شروع کیا۔ (یعنے نماز میں یہ آیت تلاوت کی) اور جب نماز سے فارغ ہوا تو دعا میں عاجزی اور زاری کی۔ اس حال کے دیکھنے والوں اور اس کلام کے سننے والوں نے نماز کی صورت جو معبود کی غلامی ہے اور آیت کا مطلب جو ایلخان اور خلیفہ کے حق میں واضح برہان ہے۔ ایلخان کے پیش کر دی۔ اگرچہ اس موقعہ پر روایات مختلف ہیں مگر انہوں نے کہا۔ کہ حکم نافذ ہو گیا کہ اس (خلیفہ) کو طعام سے روک دیں۔ جب خلیفہ سخت کمزور ہو گیا۔ موکلوں سے غذا طلب کی۔ یہ مطلب اور خواہش ایلخان کے سمع اشرف تک پہونچائی گئی۔ اُن کو فرمایا۔ "کہ اس عاشق کے رنگ والے (زرد) معشوق کی خصلت والے (بے وفا) محبوب چہرہ والے (جس کا چہرہ ہر ایک کو پیارا لگتا ہے) مبغوض خصلت والے حسد اور دشمنی کے سرمایہ اور بغض اور دوری کے مادہ (اشرفی مراد ہے) سے ایک تھال مالامال کر کے خلیفہ کے سامنے رکھیں" پھر انہوں نے خلیفہ سے کہا کہ بادشاہ روئے زمین کا اشارہ اس مطلب کی طرف ہے کہ اس تھال سے آپ تناول کریں۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ سونا کس طرح کھایا جا سکتا ہے؟ ایلخان کشورکشای ممالک کو روندنے والے نے بذریعہ ترجمان فرمایا کہ جب معلوم ہے کہ سونا نہیں کھایا جا سکتا تو تم نے کیوں لشکر اور سلطنت کے اعیان پر اسکو تقسیم نہ کیا۔ تاکہ اپنی جان اور اس قدر خلائق کے عوض اور فدیہ میں انہیں شریک ہونے کا موقعہ نہ دیتا۔ اور تاکہ موروثی سلطنت ایسے جہان لیوا اگ دھانے والے لشکر کے تعرض اور دست اندازی سے۔ جو عذاب آسمانی کی شکل ہے محفوظ رہ جاتا"۔ اس سخن میں جو حکمت کی چاشنی رکھتا ہے خلیفہ نے جواب کی طاقت

نہ رکھتے ہوئے دل سے ستاروں کی بھٹی کی طرح ٹھنڈا سانس لیا اور ستم دیدہ آنکھوں سے رخسارے کے کملائے ہوئے باغوں کو پانی دیا۔ یعنے۔ ۵

گریہ سے اگر سامان کا کام نہیں لیا جاسکتا تو۔ اس سے کم ہے ؟ کہ میری آبرو ہو جائے
(میرا منہ دھل جائے۔ یعنے اس سے تو کم نہیں)۔

خلیفہ کے متعلق مشورہ ایلخان نے اس (خلیفہ) کے مٹا دینے اور باقی رکھنے میں ملازمانِ دربار سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ "اہل اسلام اس کو خلیفۂ رسول، امام برحق اور اپنے اموال (جو باعث فرح اور کشائش ہوتے ہیں) اور جان کا حاکم جانتے ہیں، اگر وہ اس ورطہ سے خلاصی پا گیا تو خیال میں آتا ہے کہ اطراف سے بہت سا لشکر اس پر جمع ہو جائے اور از سرِ نو جمع آوری لشکر اور تیاری سامان کر دیوے اور پھر اس مہم کے تدارک کے لئے آسمان کی مانند رکاب اور لشکر کی تکلیف اور لکھو کھا رنج کی کلفت برداشت کرنے کی ضرورت پڑےگی عقلمند مرد اپنے اختیار سے فرصت کو فوت نہیں کرتا اور امکان کی طاقت واپسی کے خیال پر ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جس زمین میں کہ کانٹے اور گھوکھرو بکھیر اگیا ہو۔ نیشکر اور گنے کی امید نہیں رکھتا۔ اور جس سینے کو کہ آزار سے خلش پہونچے اس سے وفا کی طمع نہیں کرتا۔ دشمن کی سزا کے لئے عدم کے تہ خانے سے کونسا محبس (قید خانہ) زیادہ اچھا ہوگا ؟ اور اس کی تنبیہ کے لئے فنا کے چابک کے صدمے سے کون سا موزون تازیانہ تصور میں آسکتا ہے"

خلیفہ کی موت (اس مشورے کے بعد) پادشاہ نے اس کے قتل کر دینے کا فرمان نافذ کر دیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ خونریز اور جلاد کی تلوار کو مستعصم (خلیفہ بغداد) کے خون سے رنگین نہیں کرنا چاہئے۔ پس اس کو نمدے میں لپیٹ کر اس طریقہ سے اس کو ملا گیا کہ اعضاء اور اجزا ناچیز اور فانی ہو گئے اور امامت اور خلافت کی رونق اس صدمہ سے نیست و نابود ہو گئی۔ اس کا جسم اور روح آسمان اور زمین کی بلندی اور پستی میں بھیج دئے گئے اور اس کی مدت سلطنت سترہ سال تھی۔

القصہ بنی عباس کی خلافت کی بنیاد مٹ گئی اور امامت کا لباس کہنہ ہو گیا۔ ۵
ظلم اکیلا نہ ایسے شخص پر کیا گیا۔ اس پردہ میں اس کھیل سے بہت سے گذر گئے۔

اور یہ رباعی بھی اسی مطلب میں کسی وقت مطابق حال منظم ہوئی اور چونکہ وجہ مناسبت مقرر ہو گئی لکھی گئی۔ رباعی۔ (از مؤلف)

زمانے کی بساط پر جب غم کی شطرنج کھیلی جاتی ہے۔ اور اس روح کی سواری
کو جہان سے دوڑ جانا ہے۔ تو اپنے ارادوں کو پورا کرنے میں جلدی کر کیونکہ

زمانے کی بدعہدی پہچانی ہوئی ہے۔
جب عباسیوں کی سلطنت کی شمع قہر کی آستین سے بجھائی گئی اور بخت کا دن پھر گیا۔
ابن العلقمی کو توقع ہوئی کہ اچھی کوششوں اور بڑی محنت کے محل میں اس کے حق میں پرورش اور تربیت کی امداد حضرت ایلخانی سے فائض ہوگی اور حکومت بغداد کے مصالح جب کہ لازماً نائب کی ضرورت پڑے گی اور وہ (ابن العلقمی) کثرت واقفیت اور بصیرت تمام سے عارض ہونے والے مطالب اور جاری ہونے والے پیش آمدہ واقعات کی اقسام و انواع سے مخصوص ہے۔ اس کے سپرد کئے جائیں گے۔ ہمت ایلخانی نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی اور کہا کہ صلاحیت کی طمع اور اخلاص کی نظر اس سے اٹھ گئی ہے۔ (کیونکہ) جب اپنے آقائے نعمت کے ساتھ اس نے بداندیشی کی اور حقوق کے ضائع کرنے اور عہد کے توڑنے کو بمقابلہ اس کی تربیت اور احسانات کے روا رکھا ہے۔ تو ہمیں کسی کام کے لئے اُسے اختیار اور طاقت دینا موزون اور مناسب نہیں نظر آتا۔
اور چونکہ پہلا وہ شخص جو لشکر ایلخانی سے بغداد میں داخل ہوا "علی بہادر" تھا جس نے دروازہ حلب کو مسخر کیا تھا۔ اس کو انعام و خلعت عطا فرما کر بغداد کا داروغہ اور کوتوال بنا دیا۔ اور ابن عمران کو کہ مدت العمر جس کے دل میں کبھی آرزو بھی (حکومت کی) نہ ہوئی تھی۔ حکومت بغداد عطا کی گئی۔ کیونکہ محاصرے کے ایام اور ایلخان کی اقامت میں اُس نے پسندیدہ خدمات دکھائی تھیں اور لشکر کی، رسد کے ساتھ، یعقوبہ سے، مدد کی تھی اور اس کی صورت حال (مصنف کے) بغداد کے قیام کے وقت معتبر سال خوردہ لوگوں سے دریافت کی گئی اس کی حکایت کا عجیب و غریب ہونا جو زمانے کے نوادر اور عجائبات میں سے ہے اس طرح بیان کرتے ہیں :۔

حکایت ابن عمران | اور ذمہ داری راوی کی گردن پر ہے :۔ کہ
ابن عمران ذلیل لوگوں میں سے تھا۔ امید اور نا امیدی سے دور اور تھیلی اور پیالے کے اُٹھانے اور کھینچنے سے فارغ (مفلس اور قلاش تھا) یعقوبہ کے حاکم کی خدمت کرتا اور لکھنے کی قسم میں سفید کو سیاہ کر سکتا تھا (تھوڑا بہت لکھنا جانتا تھا) اتنا کہ سیاہ کاری اور سفید دستی کا نام اس پر استعمال کیا جا سکتا تھا (سیاہ کاری = کتابت سفید دستی = افلاس) ایک سال پہلے۔ جبکہ گردش ایلخانی کے آفتاب کا چتر عراق کے علاقہ کی آبادی پر سایہ انداز ہوا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ اس کا منوب (عامل یعقوبہ۔ منوب اُسے کہتے ہیں جس کا نائب ہو)۔ ایسی دوپہر کی آگ اور ظہر کی تکلیف میں، کہ خورشید کی تیزی حرارت سے

آتش پرست گرگٹ واحزنا دوائے غم کہتا تھا اور سوزش کی تیزی سے صاف شراب نے صراحی کے حلق اور ساغر کے منہ میں ۔ طہل (پگلا ہوا تانبا) اور غسلین (گرم پانی یا پیپ) کا مزاج اختیار کیا ہوا تھا اور سوا گرم کی تاثیر سے ۔ ع ۔ ویل مچھلی کے مسام پر اس کے فلس (چھلکے) نرم ہو گئے + تخت پر قیلولہ (خواب نیمروزم) کے لئے راحت اور آرام کا فرش بچھائے اور پاؤں ابن عمران کے پہلو میں رکھے ہوئے تھا کہ دفعتہً خواب کے لشکر کا ایک گروہ تیزی سے ابن عمران کے دماغ کے شہر پر حملہ آور ہوا اور اس کے ظاہری حواس کو بیکاری کے سرپنجہ سے موڑ دیا (روک دیا) حاکم یعقوبہ نے دریافت کیا کہ "ہاتھ کھینچ لینے کا باعث کیا ہے؟" جواب میں عرض کیا کہ "بموجب عادت نیند کا غلبہ ہے" اس نے سوال کا اعادہ کیا کہ "تو نے خواب میں کیا دیکھا" عرض کیا کہ "خیال کی حس میں اس طرح مشاہدہ میں آیا ہے کہ خلافت کی بساط لپیٹ دی گئی ہے اور مستعصم کی دولت کی ہدایت گمراہی سے بدل گئی ہے اور حکومت بغداد کی کنجیاں میرے قبضۂ ارادت میں آگئی ہیں چنانچہ لوگ میری اس بے استعدادی کے تصور سے اس بات کو بعید سمجھنے لگے اور مزاح و تمسخر کا رنگ ایسی حالت میں بہت سے لوگوں کی طبیعت پر غالب ہونے لگا" حاکم نے (یہ خواب سن کر) ابن عمران کے سینہ میں ایک لات رسید کردی اور اس کو تخت سے اوندھے منہ گرا دیا ۔

دگر، شریف نوکرانے والے اور کینہ کی پرورش کرنے والے آسمان، اور ہنر کے دشمن، جاہل پرور روزگار سے اگر ایک پاؤں دبانے والا خادم سربلند اور گردن کش ہو جائے۔ اور بخت و دولت کے بازو کی مدد سے ایک پادشاہت اس کے قبضہ میں آجائے تو عاقل جانتا ہے کہ اعتراض کی انگلی ہرگز اس پر دراز نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ شیوہ اس سے بعید اور عجیب نہیں ہے ۔

لیکن وہ دونوں (ابن عمران اور عامل) اس معاملہ کو پریشان خواب بلکہ کئی گنا ملامت کا مستحق خیال کرتے تھے اور اس کہانی کو نسیان کے طاق پر ڈال دیا ہوا تھا ۔

اس وقت جبکہ ایلخان بغداد کا محاصرہ کئے ہوئے تھا ابن عمران نے اپنا نام ایک تیر پر لکھا کہ "اگر پادشاہ، بندہ کی خلیفہ سے استدعا کرے تو ممکن ہے کہ پادشاہ کے لشکر کے کام آسکوں" اس تیر کو رنگوں کی پلیدی والے ہاتھوں سے کمان میں لگایا اور فصیل کے اوپر سے لشکرگاہ کی طرف پھینک دیا ۔ کسی محافظ اور قراول نے پکڑ لیا اور حال بیان کیا ۔ تدبیر کا تیر مقصود کے نشانہ پر پڑا اور یہ سخن کشورکشای ایلخان کے دل میں جاگیر ہو گیا ۔ ایلچی بھیج کر ابن عمران کو طلب کیا ۔ چونکہ کسی حال میں بھی اس جیسے آدمی کا وجود تنگی اور جھگڑے

کا محل نہ تھا اتفاق سے سب نے کہدیا کہ - بیت - پرانی زنبیل بغداد سے نہ لو + اس کو باہر بھیج دیا گیا - اُسنے پادشاہ کی خدمت میں جاکر عرض کیا کہ " اگر حکم صادر ہو تو میں ادنی غلام پادشاہ کے لشکر کی رسد سے جس قدر کہ ضرورت ہو مدد کروں " اگرچہ یہ سخن سچائی سے دور اور از قبیل محال نظر آتا تھا اس کو اجازت اور پروانگی دے دی گئی -

وہ (ابن عمران) زمین کی اندر کی ڈھیریوں پر جو غلّے کے پوشیدہ رکھنے کی جگہیں تھیں - یعقوبیہ اور حوالی کے اندر اُن کی اطلاع اور علم رکھتا تھا - کہتے ہیں کہ پچاس روز بموجب مقرر حکم شاہی اور اپنے قلم کے حوالہ کے لشکر کو رسد بہم پہونچائی - اور اگر عبرت کی آنکھوں سے دیکھا جائے تو بلا خلاف یہی صورت ایلخان کے اقبال کو تمام کرنے والی اور خلیفہ کی ذلت کا خاتمہ ہوئی -

تو جب بغداد (دشمن کے ہاتھوں) فتح ہو گیا تو اس خدمت کے حق اور صلہ میں ابن عمران کو تحائف اور حکومت بغداد سرفراز کیا گیا اور حکم ہوا کہ ابن العلقمی اس (ابن عمران پائمال) کا ملازم اور نوکر رہے -

ابن العلقمی اپنے کئے سے سخت نادم اور شرمسار - اور مایوسی اور رسوائی کا مصاحب اور دوست ہوا - باوجود اس کے عقل - ابن العلقمی کی ذلت اور اہانت میں مبالغہ کرتے تھے چند ایام ناکامی میں جدھر دھوڑ دھوپ کرتا اور شیخی دکھانا اور اطراف کے وسیلے کے دامن سے تعلق بناتا - مکر اور فریب کا بیودا اس جنس کا پھل دیتا اور شر اور فساد کی بنیاد اس وجہ پر لوگوں میں مشہور ہو جاتی -

داناؤں نے سچ کہا ہے کہ پانچ گروہ پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے (۱) زخم یافتہ دشمن (۲) ظالم پادشاہ (۳) خاکساری کی عادت والا دشمن - (۴) وہ عورت جو وفاداری اور ثابت قدمی کا اظہار کرے (۵) وہ چغل خور جو دوسروں کے عیبوں کے ساتھ، اپنی مصلحت اور فائدے کے لئے زبان کھولے -

بعد ازاں کئی سال تک، دیواروں کی سطحوں، گھروں، مدارس اور سراؤں کے دروازوں کے تختوں پر مختلف قلموں اور متفق عقائد سے لوگ لکھتے رہے - لعن الخ - اللہ لعنت کرے اس شخص کو جو نہ لعنت کرے ابن العلقمی کو - کہتے ہیں کہ اس شیعہ کے کسی دوست نے (ابن العلقمی شیعی تھا) لفظ لا (در لا یلعن - نہ لعنت کرے کی بجائے لعنت کرے - یعنے اللہ لعنت کرے اس کو جو لعنت کرے ابن العلقمی کو) ان کلمات سے کھرچ دیا تو اُسے ستر بید (تازیانہ) کی سزا دی گئی -

مغلوں کے اندر ایک اچھا طریقہ اور پسندیدہ عادت ہے کہ ہرگز چغلخور اور سخن چین پر اعتبار نہیں کرتے اور بھروسہ اور اعتماد کی نظر سے اُسے نہیں دیکھتے اور اگر کبھی بوجہ حصول نفع یا گوشمالی دشمن چغلخور کی تربیت اور مدد کرتے اور اس کے سخن کو سنتے ہیں تو جونہی کہ وہ مہلت پوری ہوجاتی اور وہ مقصود اسکی چغلخوری کے ضمن میں حاصل ہوجاتا ہے اس کو استنجے کے ڈھیلوں کی مانند پلیدی میں استعمال کرنے کے بعد ناپاک سمجھتے اور اس کے سخن کو بیہودہ قرار دیتے ہیں۔ مثل شیطان کے جب وہ آدمی سے کہتا ہے کفر کو جب وہ کفر کرتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں"
اور اس کے بعد اس کے قول اور قلم کا اگرچہ صداقت سے ملا ہوا ہو کوئی وزن نہیں رہتا۔ تو کس طرح (اعتبار ہو) جب کہ اغراض فاسدہ اقسام اور مختلف جھوٹ اور کذب جو اس نے بہتان اور کھلا گناہ برداشت کیا ہے" (اٹھایا ہے یا ارتکاب کیا ہے) ظاہر ہوں۔ اور یہ بات شریعت کے بہت قریب ہے۔ اس طرح کہ جب کوئی شخص قابل جرح وقدح (خلاف شرع امور کا مرتکب) ہوجائے۔ اس کی گواہی شرعاً نہیں سنی جاتی۔

۔ (اب پھر کہانی بغداد کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ درمیان میں چند واقعات بیان کردئیے ہیں)۔

لشکر ایلخانی کی یلغار | چالیس روز تک ایلخانی لشکر قتل، لوٹ سختی، شدت۔ مکانات اور گلی کوچوں کی ویرانی اور اموال کے نکالنے میں مصروف رہا۔ بادشاہ نے باقی لوگوں کی جان پر رحم کیا اور لشکر کو قتل سے روک دیا اور امیر اور کوتوال مقرر کردئیے۔

قصہ صفی الدین عبدالمؤمن | اور صفی الدین عبدالمؤمن جو فنون آداب میں زیادہ توجہ دینے سے فیثاغورس ثانی۔ دو تاروں اور تین تاروں کا مفسر اور فن موسیقی کے مٹے ہوئے نشانات کا زندہ کرنے والا تھا۔ اور جس نے متقدمین کی تصنیفات کو ترک کردیا اور موسیقی کے بارہ پردوں کے اصول پر (رہاوی حسینی۔ راست۔ حجاز۔ بزرگ۔ کوچک۔ عراق۔ صفاہان۔ نوا۔ عشاق۔ زنگلہ اور بوسلیک) چند شعبے بڑھائے اور سلف کی تصنیفات کی قدموں کی لغزشیں پھر ظاہر کیں۔ اور عمل (گانے) کی صورت میں جب حیران کرنے والے الحان کے ساتھ اپنے عمل کئے ہوئے اور بنائے ہوئے دیوان میں سے کوئی غزل گاتا تو سچ یہ ہے کہ ابونصر فارابی کے بسائط (مفرد نغموں) پر جو اس صنعت والے لوگوں کا مرجع اور جائے بازگشت ہے۔ اعتراض کرتا تھا۔ اور جس وقت کہ مضراب (جس سے کہ سارنگی وغیرہ کو بجایا جاتا ہے) کی مشاطہ سے اوتار کے پیچدار زلفوں کو ٹھیک کرتا تو باربد (خسرو پرویز کا قوال) کی طبیعت سرنگی کے گیسوی کی طرح پاؤں میں جا پڑتی۔

دعاجزی کرتی) بربط کی مانند گوشمالی کھاتی ۔ دف کی طرح کانوں میں حلقۂ غلامی ڈالتی اور بانسری کی صورت ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہ جاتی ہے ۔ اور نسبتوں اور تالیف کے علم کے انکشاف کے وقت اس کے مطلق حکم سے افلاطون کی روح وجد میں آجاتی اور اصول کے بیان کرنے میں خفیف اول سے لے کر ثقیل ثانی تک خفیف اول و ثانی و ثقیل وغیرہ علم عروض شعر کی اصطلاحات ہیں ۔ اُدھر رجوع کیا جائے) فرق نہ رکھتا تھا ۔ اور اس کی تقریر کے بقیہ ذوق اور لطف سے آسمان آواز بن جاتا اور بغیر رقص اور سُرتال کے اپنی موزوں ہیئت پر حرکت اور چکر میں آجاتا تھا ۔

ان مصائب اور سختیوں کے درمیان میں بادشاہ کے سریر سلطنت کی خدمت میں دوڑا اور دن کے شروع سے سورج کے غروب ہونے تک فلک شکوہ بارگاہ کے باہر کھڑے ہو کر بربط بجاتا رہا اور کسی فرد بشر نے اس پر نظر نہ ڈالی ۔ جب اس کا حال عرض کیا گیا تو ایلخان نے اس کی بربط سے اس کی زیادہ اچھی پرورش کی اور مضراب سازی کے صلہ میں دس ہزار دینار تعداد سے وظیفہ کے طور پر بموجب رسم کے سالیانہ مقرر فرمایا اور سالہا سال اس پر اور اس کی اولاد پر وہ مہربانی عام رہی ۔

جب جہان کا مال جمع اور دشمن (خلیفہ) تباہ ہو گیا ۔ مکانات ، منازل اور جو کچھ اُن میں تھا ۔ کو اکھیڑا ۔ لوٹا ۔ اور جلا دیا گیا اور کام موافق مطلب بن گیا تو بادشاہ کے حکم سے مولانا اعظم نصیر الدین نے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو راحت نصیب کرے ۔ فتح نامہ ۔ جو حکمت کی روح بلاغت کے جسم میں زندہ رکھتا ہے ۔ مختصر ترین عبارت اور عاجز کرنے والے اشارے ہیں ۔ جو ایسی نامدار فتح کے اعلان سخت رعب اور مزید اقتدار کے اظہار ، مختلف شہروں کے باشندوں کے پہلوؤں کو لرزانے اور اقطار کے حاکموں اور والیوں کو خوف دلانے اور استظہار کی شوکت سے ڈرانے پر شامل تھا ۔ ملک شام میں بھیج دیا ۔ بلاد حلب سے ایک خط اُن کے جواب میں رد کرنے کے لئے ۔ صادر کیا گیا جو کہ خبر دینے والا تھا دل کے ثابت رہنے ، اعتقاد کی پختگی اور قتل اور جہاد کے وعدہ کی دھمکی پر اور مبنی تھا اور بظاہر دشمنی ، عداوت باہمی اور مخالفت اور دوری کو دائمی رکھنے کے ۔ جب با اقتدار بادشاہ کے دربار میں یہ جواب (حلب والوں کا) پہونچا تو غصہ کی آگ بھڑک اُٹھی اور تسلی اور سکون کی آبرو مٹی پر گر گئی ۔ چاہا کہ اس علاقہ کی ہستی کی خرمن ، فنا کی ہوا کو دیدے (ان فقرات میں عناصر اربعہ ۔ آگ ۔ پانی ، مٹی اور ہوا کے یکجا لانے کا التزام کیا گیا)

تو "کید بوقا"، کو تیس ہزار لشکر کے ساتھ، کہ یہ بیت مصنف کا کہا ہوا اس کے مطابق ہے۔

س وہ ایسا لشکر ہے کہ جب ننگی کرتا ہے اپنے قہر کی تلوار۔ تو ہو جاتا ہے ظالم زمانہ مانند تائب (توبہ کرنے والے) کے۔

مانند اٹل قضا کے اترنے میں اور مانند سیل عزم کے تیزی میں، علاقہ شام کے فتح کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود شام کی اس مخالفت سے عیب اور عار اُن کے رخسارہ کے حال پر ہمیشہ رہی۔ جیسا کہ اس ذکر کے بعد لکھا جاتا ہے۔

استخلاص حلب اور شامیوں کے ذکر کا تتمہ

حکم شاہی سے شاہزادہ یشمت بڑے بھاری لشکر کے ساتھ حلب کے فتح کرنے اور میافارقین کے ویران کرنے کے لئے جوش میں آیا اور بادشاہ، ملک کامل سے جو سلطنت میافارقین کا مالک تھا نہایت غصے تھا اور فرمایا کہ سطوت کے طوفان کا اس علاقہ میں ایک سیلاب باندھ دیں اور بادشاہانہ ہیبت کی بجلیوں میں سے ایک برق اُن کو دکھائیں اور ہستی کی پوشاک رہنے والوں سے اتار لیں۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ محاصرہ بغداد کے زمانہ میں خلیفہ نے اس (ملک کامل) سے لشکر کی مدد اور کمک طلب کی تھی اس نے لشکر آراستہ کر کے اسلام کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ جب موضع لشاریہ میں پہنچے جو راستوں کے علیحدہ ہونے کی جگہ اور دو مختلف طرفوں کا ذریعہ ہے خلیفہ کی خبر مرگ اور بغداد کے فتح ہو چکنے کا حال سن لیا، وہاں سے چھوٹی اور بڑی جھنڈیوں کو ادب کے جھنڈے کی مانند اس عہد میں اوندھا کر کے مٹی کو افسوس کی راہ سے حسرت کی آنکھوں پر پھینکتے ہوئے واپس ہوئے۔ شاہزادہ نے بموجب فرمان بادشاہ کے میافارقین کی راہ سے لشکر کشی کی۔ ملک کامل نے معلوم کیا کہ عاجزی کے خانہ میں پھنس جانے کے اندر رہن (گروی) کی شرط پر خوشی کی داد دینا دھوکہ اور نادانی ہے۔ نہ کہ جُوا۔ اور تریاق اکبر کے بھروسہ پر زہریلے سانپوں کی زہروں کا امتحان کرنا جنون ہے نہ کہ طبابت۔ خزانوں اور خاص غلاموں کے ساتھ۔ قلعہ الکلیک اور ریحانیہ میں۔ جو مضبوط قلعے اور وافر ذخیروں سے امداد دئے گئے تھے پناہ لی۔ لیکن نواحی اور اعمال میں جو کہ گذرگاہ میں لشکر یشمت کے واقع ہوئے جو کچھ بھی امکان میں آیا۔ باشندوں کے قتل۔ مساکن اور مواطن کے ویران اور خراب کرنے اور منازل کے لوٹنے سے عمل میں لایا گیا۔ اور مانند بجلی کے کھیتوں کے اندر۔ گرگ کے ریوڑ میں۔ سیل کے مکانات میں۔ اور آگ کے جنگل میں۔ انہوں نے آثار دکھائے تو پھر وہاں سے "حلب" کا ارادہ کیا اور شہر کے احاطہ

میں نزول فرمایا۔ اور خوف و ہراس کے لشکر باشندوں کے محل خفا دل) میں حلول کر گئے اور فائدہ مندی اور نصیبہ وری کی امداد جلدی سے کوچ کر گئی۔ وہاں کے اہالیان نے مجبوراً اطاعت کا دروازہ بند کر دیا اور زبان کے قلعے سے تیر کھولے رکھے۔ افسوس کہ مچھر تیز اور تند ہوا کے ساتھ مقابلہ کی تاب کب لا سکتا ہے؟ اور تپانچہ، تلوار اور تیر کے ساتھ کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔

بعد اس کے کہ انہوں نے (لشکریان بہشمت) چند روز کوشش کی بالآخر شہر کو قہر اور جبر سے لے لیا۔ مغلوں نے شہر میں خونریزی کی، خوفناک قتل کا ارتکاب کیا اور تباہی، لوٹ مار غلام بنانے اور قید کرنے میں، جو ان کی مقررہ عادت ہے۔ مشغول ہو گئے۔ مسلمانوں کی عزت والی خواتین جو ابن جلا (سورج) کے شعاع بلکہ اپنے سایہ کی سیاہی سے چہرہ اور رخسارہ کے لئے ندامت اور خوف کا پیرایہ باندھتی تھیں۔ اب آفتاب کی طرح ہرورہی اور ہرجائی ہو گئیں (ریتے جابجا اور دربدر ماری پھرتیں) اور سایہ کی مانند سرکش دیو اور شیطانوں کے پیچھے پیچھے چلتی تھیں۔ پاک دامن عورتوں کو جو حضرت سارہ کی خصلت والی (حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام)، عصامی (نام زن صاحب نعمان) کی عصمت والی۔ اور آسیہ (زوجہ فرعون) کے نمونہ والی تھیں۔ شراب خوری کی مجلس پیالہ ہائے شراب کے لینے اور دینے میں اُٹھاتے اور بٹھاتے تھے۔ بہت سی چاندصورت لڑکیاں تھیں جو لونڈیاں ہو گئیں اور آزاد پردہ نشین عورتیں تھیں جو بھائی اور خاوندں کے سامنے رسوائی کے میدان میں لائی گئیں۔

خلاصہ اس قدر غنیمت مغلوں کے ہاتھ آئی کہ ہتھیار، جواہر، نرم کپڑوں اور کثیر نفیس چیزوں کی کثرت سے میزان اعتبار میں ان کا وزن دو قیراط بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اس قدر خزانہ، جو زر و سیم کی تھیلیوں، بے نظیر موتی اور جواہر کی لڑیوں اور لعل آبدار، سبز زبرجد، سرخ رنگ عقیق اور خالص یاقوت کے ٹکڑوں سے پر تھا۔ شاہزادہ کے خزانچیوں کے دست تصرف میں آیا کہ وہم کے محل و دیوار اس سے مرصع ہو گئے، اس خزانہ کے ضبط اور حفاظت کے لئے باپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔

جب قتل، لوگوں کے غلام بنانے، شہر اور دیہات کے ویران کرنے اور نعمتوں کے خاموش اشیاء (زر وجواہر) اور چوپایوں سے۔ حاصل کرنے کا کام انتہا کو پہونچ گیا۔ جھنڈے کے اُٹھانے اور لشکر کے انتقال کا ارادہ قیام اور وقوف پر غالب ہو گیا۔ جب کہ منزلوں کے سفر کو طے کر چکے اور زمین کے اعضا اور پسلیوں کی، گھوڑوں کی سموں کی ٹھوکر سے۔

آواز ساتویں آسمان تک پہونچ گئی تو شاہزادہ نے باپ کے تخت کی خدمت میں ٹہل کر خزانہ پیش کیا تو پسندیدہ مقام اور بڑا رتبہ حاصل کیا اور سلطان احمد کے زمانہ تک اُس خزانہ کا بقایا موجود رہا۔ اور ارغون خان کے زمانہ میں دریا کی پیدائش کا ایک دُرِّ یتیم جو مریم کے بیٹے کی طرح (پاک) تھا۔ کلاہ کے قبہ میں مرصع کئے ہوئے تھا۔ اور اس کی زوجہ دو مثقال اور چار دانگ (سوا تولہ) زمانہ بطور اشارے کے کہتا تھا کہ کوئی شخص دریا سے نہیں کہتا کہ یہ دُرِّ یتیم تو کہاں سے لایا ہے؟ (اور حضرت مریم سے تو اس کے پسر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا گیا) اس کی زینت اور خوبی کو شیخ الاسلام جمال الدین کے پیش کیا گیا۔ یعنے کیا اس کا نظیر اور جفت تلاش کیا جاسکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ حلب کے خزانہ کا ہے۔

اِدھر دوسری طرف سے جب کیدبوقا لشکر کے ساتھ روانہ ہوا تو سطوت کی شہرت کے منتشر ہونے اور لشکر ایلخانی کے ہجوم سے شام کے علاقے مجبوروں کے دل کی طرح بے صبر ہو گئے اہالیان دمشق نے اس وقت متواتر طور پر اس جہاں آشوب لشکر کے داخل ہونے اور پیش قدمی کی خبر معلوم کی ہوئی تھی اور ان شہروں کی ویرانگی جو اس کی نظیر تھے کو حالات کے جاری ہونے کا عمدہ ذریعہ اور اپنے اعمال کے تمسک کا دستہ اور قبضہ بنایا اور ملک ناصر کے حکم سے اُس علاقہ کے اکثر باشندے اُمراء لشکری اور مال اور طاقت والے حدود مصر کی طرف چلے گئے اور (ملک ناصر) وادی رمل میں۔ جو درمیان سرحد شام اور مصر کے حائل اور واقع ہے، دریائے نیل سے پرے، مانند دراز رستہ کے۔ ملتجی اور اور پناہ گیر ہوا، اور ہمت ایک دوسرے کی مدد اور استقلال پر منحصر اور موقوف رکھی۔ اور ملک ناصر الدین۔ ملک اشرف کا پوتا تھا۔ جس کی رباعیات، فارسی اوزان کے ڈھلے ہوئے ہونے اور لطف اور سلاست کی صنعت میں، ایسی ہیں کہ وہ خیال کی سیر گاہ پر چلتی اور ضرب الامثال کی جگہ جاری ہوتی ہیں اگرچہ وہ بے مثال اور بے نظیر ہیں۔ دمشق کے باقی لوگوں نے جب جدل اور لڑائی کی طاقت اور مقابلہ کا موقعہ نہ دیکھا تو بڑے بوڑھے اور مشہور و معروف لوگ، چھوٹی جھنڈیوں، جھنڈا اور رحمت نامہ قدیم کے مصحف یعنے عزت والے پادشاہ (خدا) کے کلام کے ساتھ اتباع کی رسومات کا استقبال اور ملاقات کی اور سختیوں کے غلبوں اور رعب کے ہوش سے ہدیہ رسانی اور صلح کے طریقہ کے التزام سے بچاؤ حاصل کرکے عاجزی کی پیشانیوں کو اطاعت کی زمین پر رکھ دیا۔ اور مقام فرمانبرداری اور تسلیم میں شہر اُن کے سپرد کر دیا۔ کیدبوقا مع لشکر کے شہر کے

اندر داخل ہوا اور قلعہ کو قبضۂ تصرف اور تسخیر کی صورت میں لایا۔

جب سات ماہ تک قبۃ الاسلام دمشق کے ممالک کا میدان، غلبہ کی جھنڈیوں کا مرکز اور اس کے حشم محتشم کا خیمہ گاہ رہا تو سلطان مظفر نے جو ان دنوں قاہرہ (مصر) کا فرمانروا تھا کید بوقا کے نکال لینے کے ارادہ سے بارہ ہزار سوار کے ساتھ، جن میں سے ہر ایک مقابلہ کے بازو کا کنگن، بہادری کی چوٹی کا خود (لوہے کی ٹوپی) قلب شکنی کے سینے کی حمائل اور صفدری خونریز تلوار تھا۔ متوجہ ہوا۔ کید بوقا نے جب معلوم کیا کہ سلطان مظفر ادھر کا قصد رکھتا ہے اور شتر کو اپنا قانون اور پیشہ بنائے ہوئے مکر کے نشتر سے ان (کید بوقا اور اس کے لشکر) کی زندگی کی شریانوں کو فصد کرنا چاہتے ہیں، تو اس نے موجودہ خزانہ کو بیوی اور بچوں کے ساتھ قلعہ دمشق میں بھیج دیا۔ اور خود لشکر کے ساتھ اُن کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھا اور بیابان کی سرحد پر اتر پڑا۔ مصریوں (سلطان مظفر اور اس کے لشکر) نے فیصلہ اور اتفاق کیا تھا کہ "رمل سے آگے صرف دو روز کا راستہ جائیں اور اچانک واپس مڑ جائیں اور سفید کپڑوں کی، بموجب آئین لشکر تتار کے، جھنڈیاں ظاہر کریں۔ اور جب یہ نشان نمایاں ہو جائے تو شام کے لشکری بھی مکانوں اور گھاتوں سے حرکت میں آجائیں اور لشکر مغل کی پوری سرکوبی اور تباہی۔ اس نام سے کہ جب تک جہان ہے قائم رہے۔ کریں" اس عہد اور قرارداد سے لشکر مصر وادی رمل سے آگے چلا گیا۔ اور شام کے لشکری مدد کی گھات اور انتظار اور آزمائش کی وعدہ گاہ میں عزم اور ہوشیاری سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور لشکر مغول غرور اور عیش کی راہ سے جنگلوں اور مرغزاروں کے میدان میں خیموں کی رسیاں دراز کئے ہوئے خالص شراب کے پیالے چڑھاتے، سواریوں اور گھوڑیوں کو قدم اٹھاتے ہوئے آمادہ اور تیار چھوڑ دیا۔ اور پسندیدہ راگ کی آواز میں مصروف، بے غم تھے پہرہ اور حفاظت سے۔ اور غافل تھے قہر اور رعب کی نازل ہونے والی بلاؤں سے۔

اس وقت جبکہ وہ اللہ کے گروہ کے لشکر کی فتح اور پادشاہ کے لشکر کی سختی اور بہتری کا کفیل تھا۔ مصریوں کی سفید جھنڈیاں ظاہر ہوئیں۔ مغلوں نے بیگانہ کا خیال نہ کیا اور اپنی جگہ پر مقیم رہے۔ یہاں تک کہ آس پاس سے لشکروں کی صفیں، جوش و خروش کے ساتھ مانند احاطہ کرنے والے دائرہ کے ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں اور اچانک ایکدم ہی دشمن نے حملہ کر دیا۔ ان میں جو خواب میں مست اور بعض شراب کے پیالوں کے لینے دینے میں مشغول تھے ایک ایک گروہ نے مختلف گوشوں سے تیار ہو کر اسلحہ سے آراستہ لڑائی کے لئے رُخ کیا جیسے پتنگا آپ اپنے آپ کو شمع کے شعلہ پر مارتا ہے، ناچیز ہو گئے۔ بہادروں

(لشکر مصر) نے نیزہ زنی - تلوار زنی - تیر اندازی، مشق، پھاڑنے اور زخمی کرنے میں ہاتھ بڑھائے - جیسا ایک نیزے کا الف پہلوانوں کی ہتھیلی سے نونِ تثنیہ کی مانند اضافت میں گر گیا تو تمام دلیروں نے تیر کو ہمزہ کی طرح کمان کے نون تاکید کے ساتھ بار کے ابرو اور غمزہ کی مانند ایک دوسرے میں ملا دیا (یعنی نیزہ بازی کے بعد تیر افگنی شروع کر دی) فوراً گذر جانے والی تلواریں روحوں کے استقبال کے لئے ہاتھیں اور سینہ کے مصادر کو (لازمی میں) پھاڑ کی طرح اور صحیح نشانہ والے تیروں سے مشتق بنا دیئے (یعنی چیر ڈالتیں) اور دلوں کے دروازوں کو اجوف (کھوکھلا) کر دیتیں (اس عبارت میں عربی گرامر کی بہت سی مصطلحات لایا ہے - نونِ تثنیہ، الف واحد، نون کا اضافت کے وقت ساقط ہو جانا، ماضی مستقبل، مصادر، مشتق، معتل، مثال، صحیح اور اجوف - ان کی تفصیل کے لئے عربی گرامر کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہئے) مصری تلواروں کے خطیب اور لیکچراروں نے مقتولوں کے کندھوں کے منبروں پر (کندھوں کو منبر بنا کر) یہ آیت اللّٰھم الخ - اے اللہ قتل کر دے اہل کتاب میں سے ان کافروں کو جو جھٹلاتے ہیں تیرے پیغمبروں کو اور روکتے ہیں لوگوں کو تیری راہ سے اور پکارتے ہیں تیرے ہوتے ہوئے دوسرے معبودوں کو - پڑھنا شروع کر دی -

آخر کار کیدبوقا تمام لشکر سمیت ان سرداروں کے گرزوں کے زخم اور اس پلنگ کے انتقام اسلحہ اور شیروں کی طرح ذلیل کرنے والے لشکر کی تلواروں کی شمشیر زنی سے لڑائی کے میدان کی بساط پر ہلاکت کا نشانہ ہو گئے - یا اللہ تو مصیبت سے بچا ئیو مگر چند زخمی جو اس سخت لڑائی اور بلا کی خبر ہلاکو خاں کی خدمت میں لائے - ؎

ہر وقت شکر کے لقمے نہیں نگلے جاتے کبھی صاف شراب پی جاتی ہے کبھی تلچھٹ

اس تاریخ سے پھر مسلمانوں کے لشکر کی دھاک (سختی) اور شامیوں کی کمال دلیری پوری شجاعت اور شدت، مضبوطی اور ان کی لطیف حیلہ گری اور ثبات قدمی لڑائی کے میدان اور جنگ کے مقام میں مغلوں کو معلوم ہو گئی -

پھر ملک مظفر نے حکم دیا اور خزانہ جو قلعہ میں تھا اور کیدبوقا کے زن و فرزند کے قبضہ تصرف اور گرفتاری کی قید میں لایا اور تمام محافظین اور نگہبانانِ قلعہ کو اطاعت اور عاجزی کی لڑی میں پرو دیا - اور کفار کو بغیر اس کے کہ مصری تلوار کو پگھلے ہوئے شفق سے (خون سے) جس کا مجری گردنوں کی رگیں ہیں - ملوث کرتا - عدم کے ویرانہ میں بھیج دیا اور ان کو قلعہ کے اوپر کی طرف سے نشیب میں پھینک دیا -

اس واقعہ سے پہلے دمشق، حلب اور دیارِ شام کے ملحقہ مواضعات ملک مصر کی

شمار سے باہر تھے، جب ملک مظفر کے حال کا دیباچہ اس فتح کے نقوش سے مزین ہو گیا فرمایا کہ یہ علاقے جو آبدار تلوار کے زخم سے، کفار کے قبضہ سے، نکل چکے ہیں چاہیے کہ ملک مصر سے بلاد لئے جائیں۔

اس مہربان (خدا) نے جس کی مہربانیاں، لطف اور نعمتوں کے اقسام، منتوں کے طریقے اور بخل کی سنت سے بری ہیں۔ ایک چاشت (اول روز) کی کوشش سے ملک شام، جو سورج کی گردش میں (تمام ملک میں) کمال شہرت رکھتا تھا۔ ملک مظفر کو عنایت کر دیا۔

ذکر استخلاص میردین

ان حالات کے درمیان "شماغر نوئین" آسمان کے مرتبہ والے ایلخان کے شاہی حکم سے بہت بڑے لشکر کے ساتھ "میردین" اور اس حدود کی استخلاص کے لئے نامزد ہوا اس وقت پادشاہ ملک سعید تھا اور اپنے بیٹے ملک مظفر کو قید و بند میں رکھتا تھا۔ چونکہ وہاں کا قلعہ آسمان کی چوٹی کے ساتھ بلندی میں ہمرازی، اور سرکشی کے ساتھ مضبوطی اور محکمی میں شرکت رکھتا تھا۔ اس پختگی اور حفاظت کے لئے مرد اور طاقت بڑھا دی۔ اور مدافعت اور جنگ کے اسباب مہیا کر لئے۔ شماغر نے لشکر کے ساتھ خیموں کے لگانے اور قیام کی جگہ اختیار کی اور وہ (شماغر) ایک امیر تھا ترک بہادروں میں کمال مردانگی اور شہسواری میں ممتاز۔ اور باوجود اس کے کہ اس کے تیر تیس سو چھیانوے گول کے فاصلے تک پہونچ جاتے تھے، قلعہ کی نصف بلندی سے واپس ہو جاتے تھے۔ پس سونک قتقامی اور تمغو بطور ایلچی کے "میردین" کے پاس گئے اور پادشاہ کی زبان سے انہوں نے کہا (یعنی پادشاہ کا پیغام دیا) کہ یہ مشرق اور مغرب کے ملک جو اس قلیل کی مدت خروج میں فتح ہو گئے اور ہلاکت اور تباہی کے اسباب، بشفقت اور تخالفوں کے لئے تیار ہوئے۔ قناعت کرنے والے واعظ اور مشفق ناصح بلند رتبہ فرمانے والے اور تنبیہ کرنے والے ہیں۔ اگر اہل قلعہ سرکشی پر اصرار کریں گے اور اٹھے ہوئے پتھروں (قلعہ) کی حفاظت میں پناہ حاصل کریں گے اور غرور کی ہوا کو اپنے دماغ میں راہ دیں گے تو انجام میں اس کا ثمرہ ملک کی ویرانی اور مال و جان کا ضائع ہونا ہوگا اگر اطاعت اور انقیاد کو قبول کریں گے تو اس قدر مسلمانوں کا سامان، مال اور زن و فرزند امن کے قلعہ اور امان کی حفاظت میں رہیں گے۔ شعر۔ ان دونوں باتوں سے جو پسند ہو اختیار کرو

سلطان سعید کا اندرون مخالفت کے دھماکوں کی دھمکی اور ہیبت کی بجلیوں کی چمک سے متزلزل اور مضطرب ہوگیا، ایلچیوں کی تسلی اور پرورش کرکے نفرت (کینہ) کی گرہ کو کھول اور دشمنی کا دروازہ بند کرکے اطاعت کی راہ میں داخل ہوگیا۔

جب اس (سلطان سعید) نے پادشاہ کے دربار میں مختلف تحفوں اور قسما قسم کے ہدایت کے ساتھ شرف حاصل کیا تو اس کو سات وزیروں سمیت۔جو اس کی پادشاہت کے آسمان کے تدبیر اور مشورہ کے وقت، بمنزلہ سات سیاروں کے۔اور دشمنوں کے زمانے کے لئے اُن کے مکروں کے دفع کرنے کو سات روشن انگارے تھے قتل کردیا گیا۔پھر ملک مظفر کو قید خانہ سے خوشی کے اُنس خانہ میں پہونچایا گیا اور باپ کا قائمقام اور باج وخراج کا التزام کرنے والا ہوا۔اور آخر عمر تک پسندیدہ خدمات کے ساتھ مبارک خاندان کی خدمت میں مقیم رہا۔اور میر دین کی کوتوالی بھی اُن ایلچیوں پر جن کا نام پہلے بیان ہوچکا ہے (سیوک، قتقتای اور تنغور) مقرر کی گئی۔

اُن اسباب کا بیان جن سے ہلاکو خان اور برکا اغول کے درمیان وحشت پیدا ہوگئی

اس وقت کہ پادشاہ جہانگیر چنگیز خان، دنیا کے ممالک اور پادشاہوں پر قادر اور مالک ہوگیا اور اطراف اکناف کو چار بیٹوں (۱) توشی (۲) جغتای (۳) اوکتای اور (۴) تولوپر تقسیم اور منازل اور جاگیروں کو دنیا کے چاروں اطراف میں معین کردیا جس طرح کہ اُس کے عقل کے روزنامہ کے مناسب اور اس کی بے انتہا ذکاوت کی صوابدید تھا اور نواحی اور بلاد کی تفصیلات تاریخ جہاں کشائی میں لکھی اور ذکر کی گئی ہے۔

جغاتائی کے منازل کے میدان الیغور کے قلعوں کی حدود سے سمرقند و بخارا کی حدود تک مقر اور مقام مالوف ہوئے۔اور دائماً الماليغ کے قریب رہتا تھا۔اور اوکتائی چونکہ باپ کے مبارک زمانے میں ولی عہد سلطنت ہونا چاہتا تھا۔نیز حدود ایمیل وقوباق کو تخت گاہ خانیت اور پادشاہت کی ناف تھا (عین وسط) مقام رکھا۔اور تولو کی جاگیر اور منازل اوکتای کے ساتھ ملی ہوئی اور اس کے پڑوس میں تھی۔اور اطراف قیالیق، خوارزم، اقصی سقسین اور بلغار سے دربند و باکو تک

کی سرحد تک، طول میں بڑے بیٹے توشی کے نام سے مقرر کر دیا۔ اور ماوراے دربند جس کو "مُرقبق" کہتے ہیں۔ ہمیشہ سردسیر مقام اور اس کے منتشر لشکر کے جمع کرنے کی چھاؤنی ہو گیا۔ اور کبھی اران تک دوڑ جاتا تھا اور کہتا تھا کہ اران اور آذربیجان بھی اس کے ممالک اور منازل میں داخل ہیں۔ اس وجہ سے جھگڑے کے اسباب اور باہم دشمنی کی امداد نے دونوں طرف سے تعاقب کیا۔

موسم سرما ۶۶۳ھ میں جب تقدیر کے زرگر نے "رود و ربند" کو خالص چاندی کی مانند کیا ہوا (برف سے سفید) سرما کے پوستین کاٹنے والے نے ٹیلوں اور گڑھوں کے طول و عرض کے مطابق قاقمی لباس (سفید رنگ) کا ٹا ہوا۔ اور نہر کے اوپر کی سطح ایک نیزہ کی مقدار ٹھوس پتھر کے اجزا کی طرح بنی ہوئی تھی۔ برکہ اغول کے حکم سے مغلوں کا لشکر، جو دیووں اور غولوں سے زیادہ ناپاک اور بارش کے قطرات سے بہت زیادہ تھا، اس ٹھٹھرے ہوئے پانی سے آگ اور ہوا کی مانند گذر گیا اور لشکر اور گھوڑوں کی چاکا چاک اور ہنہناہٹ سے زمین رعد کے خروش کے کھٹکے اور بجلی کی چمک اور برق سے پُر ہو گئی۔ غصہ کی آگ روشن کئے ہوئے آب کور کے کنارے تک آ گئے۔

ہلاکوں خاں نے شر کی چنگاریوں کے دفع کرنے کے لئے آراستہ لشکر کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ لڑائی اور جنگ کے بعد اُن کو شکست دیدی۔ اور اسی طرح لشکر کشی کر کے دربند و باکویہ میں پھر لڑائی کا میدان گرم کر دیا (جنگ چھڑ گئی) اور جنگ نے قدم پھیلائے اور لشکر "برکہ" میں سے چھوٹا اور بڑا کوئی زندہ نہ رہا۔ یہاں تک کہ تمام لوگ قتل ہو گئے۔ اور باقی نے مغلوب ہو کر شکست کی باگ راستہ کو دیدی۔ ہلاکوں خاں نے لشکر کو واپس پھرنے کی اجازت نہ دی۔ یہاں تک کہ اس پانی کو جو یخ بستہ تھا بے تحاشا عبور کیا۔ اسی طرح روز بروز باغیوں کی منازل لشکر ایلخانی کے قبضہ میں آتی گئیں۔ جب ملک کے میدان میں شاہزادہ نے نزول فرمایا تو برکہ اغول کے۔ اپنے لشکر کے ہٹ جانے اور ٹوٹ جانے۔ اور دشمن کو تاڑنے والے پادشاہ کے غلبہ اور تسلط سے۔ غصہ کی آگ بھڑکی ہوئی تھی۔ حکم فرمایا کہ تمام لشکر ہر دس میں سے آٹھ (۸/۱۰ یعنے اسی فیصدی) آدمی سوار اور مقابلہ اور قتال کے مرتکب ہو جائیں۔ اچانک لشکر ایلخانی کے سر پر پہونچ گئے اور صلح اور ہمدردی کی راہ کو بند کر دیا۔ اور ظلم کے ہاتھ کو کھول دیا۔ حتی کہ اپنے علاقہ کے میدان کو بیگانوں کی تعدی اور غلبہ کی آمیزش سے صاف اور پاک کر دیا۔ ان کو ہٹا کر چند منزل پیچھے سے تعاقب کیا۔

(ایک روز) جبکہ پادشاہ دشمن سوز اپنے اقبال کی چھاؤنی میں ٹہل رہا تھا حکم دیا کہ برکہ اغول کے تاجر جو تبریز میں تجارت اور معاملہ میں مشغول اور بے حد و اندازہ مال رکھتے ہیں سب کو ہلاک اور قتل کر دیا جائے اور جو مال حاصل ہو وہ خزانہ میں جمع کر دیا جائے۔ اُن کے ختم ہو جانے کے بعد مال امانت داروں کے پاس رہا ۔ برکہ اغول نے بطور بدلہ اور انتقام کے ہولاکو خاں کے علاقے کے تاجروں کو قتل کر دیا اور وہی سلوک ان کے ساتھ برتا۔ (دِرآمد برآمد) کی راہ اور سوداگروں کی آمد و رفت جیب بُرِ مشدوں کے کام کی طرح ایک دم بند ہو گئی تو فتنہ کے شیطان زمانے کے شیشے سے کود پڑے۔

اور اسی اثنائے میں قوبلائے قاآن نے ایلچی بھیجا اور بخارا کی مردم شماری کو تازہ کر دیا سولہ ہزار کی تعداد میں سے جو صرف بخارا میں شمار ہوتے تھے پانچ ہزار کا باتو کے ساتھ تعلق تھا اور تین ہزار کا قوتی بیگی مادر ہلاکو خاں سے اور باقی آٹھ ہزار الغ قول، یعنے بڑے غلام کے نام سے مشہور تھے تاکہ چنگیز خاں کی اولاد میں سے جو شخص سریر سلطنت پر متمکن ہو اُس کو خاص طور پر حکم دے ۔ باتو کے ان پانچ ہزار تمام کے تمام کو صحرا کی طرف نکال دیا گیا اور سفید تلواروں کی زبان سے جو سُرخ موت کی قاصد ہیں، موت کا پیغام ان کو سنایا گیا اور اُن کے مال اور زن و فرزند میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا گیا۔

اور چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ محبت موروثی ہے اور دشمنی بھی موروثی، عقل کی نظر میں محکم ہے ۔ برکہ اغول کے گذر جانے کے بعد اس کا بیٹا منگو تیمور قائمقام ہوا اور آباقا خاں کے ساتھ مخالفت قدیم کی بساط بچھا دی اور ان دونوں کے درمیان چند دفعہ حملہ کرنے کا اتفاق بھی ہوا اور ایک دفعہ تیس ہزار سوار تلوار مارنے والے اور نیزہ زن آباقا خاں کے والیے اور تیغ بستہ پانی پر جب رکے وقت تھا اور ہلاک ہو گئے اور تمام غرق ہو گئے اور زندگی کے ایام کے حاصل کو تختہ تیغ پر منقش کر دیا۔

اس کے بعد جب آباقا خاں کو ان کی دلیری اور لشکر کی کثرت معلوم ہو گئی تو دربند کے اس طرف ایک دیوار بنیادی کی جس کو "سیبا" کہتے تھے تاکہ اس جہان آشوب لشکر کی مداخلت اور لڑائی محال اور مشکل ہو جائے - اور یہ دشمنی دائم اور قائم رہی۔ اور پہلو تہی اور جانبین کا ایک دوسرے سے بچ کے رہنا برقرار رہا کینجا تو خاں کے عہد سلطنت تک - جب تقتامی منگو تیمور کی سلطنت کا وارث ہوا تو متواتر خط و کتابت اور ایلچیوں کے پے در پے بھیجنے سے تاجروں اور سوداگروں کی راہ کھل گئی اور سیاحوں اور مسافروں کے امن اور سلامتی کے اسباب مہیا ہو گئے اور سلطنت اران، اونٹوں، غلاموں، گھوڑوں

اور بھیڑ بکریوں کی کثرت سے موجیں مارنے لگی اور اس اطراف کے عمدہ سامان و متاع نے چند سالہ بندش کے بعد وسعت کی صورت حاصل کی -

ذکر رصد مراغہ

جب پادشاہ کشورکشا ہلاکو خان نے بغداد، اعمال موصل اور دیار بکر کے کام کو تلوار کے قاطع حکم سے فیصلہ تک پہنچا دیا اور وہ علاقے صاف ہو گئے اور سرحد سلطنت روم کوشش کی راہ، بخت کے یمن و برکت اور پادشاہانہ ہمت کی جلالت سے فتح اور محفوظ ہو گئی اور گذرگاہوں کے اطراف اور ممالک کے اکناف کو ہیبت کامل کے نگہبانوں اور مکمل سیاست کے محافظوں کے سپرد کر دیا اور لشکر ہر ایک سرحد میں مقرر اور متعین کر دئے اور ان امور سے فراغت حاصل کر لی تو مولانا سلطان الحکماء المحققین نصیر الملت والدین الطوسی (علامہ نصیر الدین طوسی) نے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کرے اور اسے قیامت کے دن حجت دکھائے تخت سلطنت کی خدمت میں (پادشاہ کے حضور) عرض کیا کہ "اگر غیب دان ایلخان کی رائے میں صواب اور صحیح نظر آوے تو وہ احکام علم نجوم کی تجدید اور مسلسل رصدوں کی تحقیق کے لئے ایک رصد (بلند ٹیلے پر دو مکان بالمقابل ایک دوسرے کے شرقاً غرباً چار سو گز لمبے اور سو گز اونچے بنائے جاتے ہیں وہاں بیٹھ کر ستاروں کے حالات معلوم کرتے ہیں) بنانا اور ایک زیچ (قانون علم نجوم) استخراج کرنا چاہتا ہے اور فکر دوربین اور رائے ہندسہ کشائی کی صوابدید سے ایلخان کی احتیاط کے لئے مہینوں اور برسوں کے پیش آنے والے واقعات اور حادثات اور خاص و عام کے گھیرنے والے احکام سے اطلاع اور علم ضروری معلوم کرتا ہے اور جس سے کہ وہ ستارے کی سیر مطالع کی تقسیم اور سالہائے پرکاریہ (گردش کرنے والے) کی وجوہ بیان کرے گا۔ اور وتد مائل اور زائل میں غور کرنے کے بعد جن سے عطایا کبریٰ، صغریٰ اور وسطیٰ منسوب ہیں اور کواکب پادشاہ کے وجوہ حظوظ حدود اور مثلثات، شرف، خداوندیت، کدخدا اور ہیلاج کے پھر دریافت کرنے کے بعد درازیٔ عمر نفس کا حال، ملک کے باقی رہنے اور وسعت خاندان اور نسل کے بڑھنے اور اس کی حقیقت کو ظاہر کرے گا"

یہ سخن ایلخانی مزاج کے موافق اور زیادہ قابل پسند اور لائق اعتنا ہو گیا اور تمام ممالک بسیطہ کے اوقاف کا متولی ہونا اس کی نظر صحیح کے حوالہ کر دیا (یعنی اسے متولی اوقاف ممالک بنا دیا) اور حکم دیا کہ جس قدر مال، کہ عمارت کی ضرورت، مصالح کی حاجت

اور اس کے اسباب کے لئے کافی ہو۔ خزانہ اور علاقہ سے دے دیا جائے اور شاہی فرمان سے مؤید الدین عرضی دمشق سے اور نجم الدین کاتب صاحب منطق قزوین سے، فخر الدین مراغی موصل سے اور فخر الدین اخلاطی تفلیس سے بلائے گئے۔ اور مراغہ میں شمالی طرف سے بلند ٹیلے کی چوٹی پر ایک رصدخانہ کمال آراستگی سے تعمیر کرنا شروع کیا گیا اور ۶۵۷ھ میں ہوا۔ اور فن نجوم میں ہوشیاری اور عقلمندی اور علم ہیئت اور ریاضی اور کواکب کی رصد کے معلوم کرنے کی باریکیوں کے اقسام (اس میں) قائم کئے اور افلاک کی تمثالات کی تصویروں، تدویرات، حوامل، فرضی اور وہمی دائرے اور جنتریوں کی اصطرلاب کی معرفت منقش اور تحقیق کردیں۔ اور قمری منازل اور بروج دوازدہ گانہ کے مراتب اس ہیئت پر بنائے گئے کہ ہر روز طلوع کے وقت سورج کا پرتو قبہ بالائی کے سوراخ سے آستانہ کی سطح پر پڑتا اور وسط آفتاب کی حرکت کے دقیقے اور درجے اور سرچہار موسم اور فصلوں میں بلندی کی کیفیت اور گھڑی اور گھنٹوں کی مقدار معلوم ہوجاتی تھی اور کرۂ زمین کی شکل نہایت دقت نظر سے تیار کی۔ اور ربع مسکون کا حصہ ساتوں اقالیم پر طول ایام، عرض بلاد، قطب شمالی کا ارتفاع اور بلندی مختلف مواضعات میں، شہروں کے نام اور صورت وضع اور جزیروں اور دریاؤں کی شکلیں روشن اور واضح کردیں۔ اس طرح کہ گویا ممالک اور مسالک کی کتاب اس کے کناروں کے نسخے سے جمع کی جاسکتی ہے اور اس (محقق نصیر الدین طوسی) نے ایک زیچ خانی پادشاہ کے نام پر تصنیف کی اور چند جدولیں اور حسابی نکتے جو متقدمین مانند کوشیار، فاخر، علائی اور شاہی وغیرہ کی زیچوں میں موجود نہ تھے، بڑھادئے۔ لیکن طالع سال کے نکالنے میں زیچ خانی سے۔ بہ نسبت متقدمین کی زیچوں کے استخراج حساب کے فرق ظاہر ہوتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ آفتاب کی بلندی ملک یزدجرد اثیم سے پہلے ۱۸ دقیقے اور ۳۱ ثانیہ تھی اور آج کل تبانی، کوشیار اور دوسرے لوگوں کی زیچوں میں ۲۸ دقیقے اور ۴۳ ثانیہ شمار کرتے ہیں اور زیچ خانی میں ۲۸ دقیقے اور ۲ ثانیہ۔ اس طرح کہ ۴۰ ثانیہ کم کرتے ہیں۔ یعنے رصد کے مطالعہ سے اس طرح معلوم ہوا۔ بلا شک طالع کے نکالنے کے عمل میں چار درجوں کا فرق پڑتا ہے (کتاب میں برج غلط ہے)۔ کیونکہ وسط آفتاب کی حرکت دن رات کی حرکت میں ایک درجہ ہے تخمیناً۔

مگر ابھی تک رصد کی عمارت تمام نہ ہوئی تھی کہ مقررہ میعاد (موت) نے کمین گاہ سے نشانہ لگایا اور ہلاکو خاں کو ۶۶۳ھ میں تودۂ فانی کی مٹی کا گڑھا تخت خانی کی بلندی کے عوض ملا۔ مغلوں کے آئین کے مطابق ایک دخمہ (قبر) بنایا گیا اور سونا اور

کثیر جواہر وہاں گرائے گئے اور چند روشن چہرہ لڑکیاں ستاروں کی طرح زیور اور پوشاک کے ساتھ اور تاج اور کلغی اس کے ساتھ دخمہ میں رکھ دی گئیں۔ تاکہ تاریکی کی وحشت تنہائی کی دہشت، خوابگاہ اور مقام کی تنگی اور عذاب اور دکھ کی جلن سے محفوظ رہ جائے۔ اور خواجہ نصیرالدین طوسیؒ نے (مصنف زیج خانی) اس کی تاریخ وفات کے بیان میں کہا ہے۔

جب ہلاکو مراغہ سے سرد سیر مقام میں گیا۔ تو موت کی تقدیر نے اس کی عمر کو آخر ختم کر دیا۔ سال ۶۶۳ھ رات اتوار کی جو کہ ربیع الآخر کی انیسویں رات تھی۔

کہاں گیا وہ رعب وخوف اور جباری کا کمال، مزید دبدبہ اور کامیابی، ملکوں کو فتح کرنے والے لشکر کی حشمت اور آسمان کے ساتھ گھسنے والے کلاہ کا گوشہ نخوت، کہ آسمانی قضا کے درمیان آجاتا اور خدائی تقدیر کو مانع آتا۔ یا اس قدر خزانے اور دفینے فدیہ کے طور پر درمیان میں رکھ دیتا اور ایک ساعت تاخیر اور مہلت حاصل کرتا۔

تیغ جہانگیر اور گرز قلعہ کشاہی کے زخموں سے جہان میرے تابع ہو گیا جیسا کہ تن بدن رائے کا تابع ہے۔ ایک ہاتھ کھولنے اور دراز کرنے سے میں نے بہت سے قلعے فتح کئے۔ اور بہت سپاہ کو ہزیمت اور شکست دی ایک پاؤں کے پھیلانے سے۔ (لیکن) جب موت نے حملہ بول دیا تو کوئی چیز مفید اور نافع نہ ہوئی بقا صرف خدا کے لئے ہے اور ملک بھی خدا کا ملک ہے۔

جلوس آباقاخان عادل

جب سوگواری اور تعزیت کی مدت ختم ہو گئی اور عادت کے مطابق متواتر کئی دن اس کی روح کے پیچھے آتش (خوراک) پہنچ چکے تو کار سلطنت کو کسی ایک لڑکے کے سپرد کرنے کے بارے میں صلاح اور مشورہ کیا گیا۔ وہ (ہلاکو خاں) بارہ بیٹے، جن میں سے ہر ایک چمکدار برج اور چمن شاہی میں سیدھا اور خراماں سرو تھا۔ رکھتا تھا۔ اباقا، یشمت، تبسین، منگوتیمور، یوزدار، تغزاتمار، اجای، تکشین، تکودار، جومشکب، ییسودار، اور بارہواں چومغار۔ اور مجلس ازل کے حاکم (خدائے تعالیٰ) نے عدل کی انگوٹھی اور فیصلہ کرنے کی تلوار اباقا کے یمین اور یسار والے دائیں اور بائیں ہاتھ کے ساتھ عطائی ہوئی تھی۔ اور ملک داری کی نشانیاں اور بخت کے علامات اس کے مبارک ماتھے سے چمکتی تھیں۔

ارغون آقا نے اولجائی خاتون، دیگر خواتین، شہزادگان اور نوئیناں کے ساتھ مل کر احکام چنگیز خانی کے یاد دلانے پر مبالغہ کیا اور انہوں نے اس کے بعد ایک ایلچی حضرت قاآن میں واقعہ کی اطلاع اور سلطنت کی مصلحت کے جتلانے کے لئے روانہ کر دیا اور مل کر اقرار کیا اور ہم داستان ہو گئے کہ سب فلک کو تابع رکھنے والے آباقا کے قضا کی طرح جاری ہونے والے اوامر کے توابع اور نواہی (مناہی) کی پیروی کریں گے۔

پھر تبدیل خطا اور تنبیہ احکام منجمان ۶۶۳ھ کے وسط میں آباقا نے اس ساعت میں جو اپنے طالع کی مناسب، اور اس زمانے میں جس میں آرزوؤں کے پورا ہونے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ فلک فرسا پاؤں کو سلطنت، اقبال کے تکیہ گاہ اور تخم کے گھٹانے اور خوشی بڑھانے والے تخت کے ہاتھ پر رکھا۔ عقل کل خوشبو دینے کی صفت اور کشائش لانے والی دعا سے زبان کھولے ہوئے پڑھتا تھا کہ ۔ ؎

عقل فعال کے تقاضا سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ تیرے دل کے خبر دینے والے اس کے راز سے آگاہ ہوں۔ صاحب جدی (زحل) اگر تیرے قصر کی پاسبانی نہ کرے۔ تو وہ جو دلو کی منزل رکھتا ہے اس کا مسکن چاہ میں ہو۔ مشتری اگر تیری بخت کے سمندر میں حوت کی طرح وطن بنائے۔ تو ہر دم اس کی قوس کا تیر بدخواہ کے دل پر ہے۔ ترک آسمان (مریخ) اگر تیرے دشمن کا خون حمل کی طرح نہ گرائے۔ تو عقرب کی زہر آلود نیش اچانک اس کے دل پر لگے۔ آفتاب اگر اسد کی طرح تیرے دشمنوں کا دشمن ہے۔ تو ابد تک چوتھے آسمان کی تخت گاہ کا پادشاہ ہو۔ زہرہ اگر تیرے دوستوں کے ساتھ میزان کی طرح صادق ہے۔ تو اس کے ثور کے خوف سے شیر فلک روباہ بن جائے۔ تیر اگر جوزا کی طرح تیری خدمت کی کمر باندھے۔ تو اس کا خوشہ مسیح اللہ کا توشہ راہ ہو۔ اگر قمر کج روی کا ارادہ کرے خرچنگ (سرطان) کی طرح۔ تو آسمان کے راستہ میں جب چلے گمراہ ہو جائے۔ راس اگر تیرے پاؤں کو بوسہ دے۔ تو وہ بلندی پر مشتری ہو جائے۔ اور اگر ذنب تیرا مطیع ہو جائے، خدا کرے اس کا مرتبہ اس کی طرح ہو جائے۔

تمام شہزادوں نے باری باری سے پٹکا گردن میں ڈال کر سات دفعہ سورج کے سامنے گھٹنے ٹیکا۔ اور تخت کے کنارہ کو فردوس بریں کی طرح، خوش چشم حوروں کی مانند بیگمات، کے جمال سے آراستہ کیا۔ اس جوہر سیال کے ساقی، جن کی صفت ترجمہ اشعار

ذیل میں ہے) ۔ ~

ایسی شراب جو زیادہ صاف ہے عقل کے نور سے دماغ میں جس کے پیالے کی صفت سے روح کا جسم دیکھیگا ۔ جب وہ شراب پیالہ میں ڈالی جاتی ہے تو اس کے اثر سے ۔ آنکھ کا میدان (آنکھ کا ڈھیلا) ارغوان (سرخ) اور عقل کا منظر ہو جاتا ہے ۔

(ساقی) چھوٹے پیالے، ساغر اور سونے چاندی کے طاس (لوگوں میں) تقسیم کر رہے تھے۔ اور خوش آواز مطرب، اور بلبل نوا گانے والی عورتیں، زبان سلطنت سے (یعنی سلطنت کی طرف سے) اس غزل پر جو بحر ہزج سے تعلق رکھتی ہے نغمہ سرائی کر رہی تھیں ۔ ~

میدان وفا میں میرا یار اس طرح آیا جیسا کہ میں چاہتا ہوں ۔ دیوان محبت سے میرا کام اس طرح ظاہر ہوا جیسا کہ میں چاہتا ہوں ۔ دفتر فال سے میری امید اس طرح بر آئی جیسا کہ میں چاہتا ہوں ۔ قرعۂ نقش سے میرا اقبال اس طرح نکلا جیسا کہ میں چاہتا ہوں ۔

اور یہ ملمع رباعی (جس کا ایک بیت عربی دوسرا فارسی ہو) جو بلبل کی گفتار اور گل کے دیدار سے خوش تر اور دلکشا تر ہے، راست قولی (اچھی سُر) سے اُس کے تابع کی ہوئی تھی (یعنے اس کے ساتھ اس کو گا رہے تھے) ۔ رباعی ۔

گلاب میرے محبوبوں کی کنپٹیوں کی طرح خوشبو دیتا ہے ۔ اور بلبل باغ میں گلاب پر بیٹھا چہچہا رہا ہے ۔ دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے خوش صبح کے وقت کہاں ہے ؟ مطرب اور شراب تاکہ میں شراب صبح گاہی کی داد دوں ۔

چند روز شراب کے پیالوں کے تسلسل، اور گل اندام حسینوں کے مشاہدے سے عیش و عشرت کے شہباز کو مراد کے جال میں پھنساتے رہے اور حصول مطلب کے دلن کو انس اور الفت کی رات سے ملاتے رہے اور جب دیدار رنگ چہرہ شراب کی تاثیر سے سرخ ہو جاتا اور دماغ کے پردوں میں شراب کی خوشی کی تیزی اپنا جوہر دکھاتی ۔ تو انجمن ثریا کے انتظام والی، بنات النعش (ستارے) کی طرح متفرق ہو جانا شروع کر دیتی ۔ اور پھر اس وقت جب کہ صبح کا سنہری پروں والا مرغ اپنے پر پھیلاتا اور صبح کی رسم کے مطابق آواز نکالتا تو دولت کے کام کی رونق اور عیش و خوشی کی پیشواری کے لئے ~ ساقی کا پنجہ صراحی کے مرغ کو دام میں گرفتار کر لیتا تھا کیونکہ صبح کی آنکھ دلوں کا دانہ گردی میں پڑ جاتا تھا ۔ صبح تمام روح تھی شراب کی طرح شراب

تمام صاف تھی صبح کی طرح۔ جرعہ زمین کو بوسہ دینے والا ہوگیا اور زمین جرعہ سے مست۔

اسی طریق سے راتوں اور دنوں کے طول کو مراد اور مقصد میں گزارتے تھے۔ اس جشن کے حسن کی موافقت سے مجلس بہار میں ندی کے کنارے گل لالہ بھی لبالب پیالہ بادل کے بہتے ہوئے آنسو سے بھرتا اور سوسن زمین کے باشندوں کو نوروز جہاں افروز کی بشارت دیتی تھی۔ گل مجسم سنہ بنا ہوا، نرگس تمام کی تمام آنکھ۔ اور سنبل اور بنفشہ یار کے گیسوی اور زلف کی غیرت اور رشک سے غصے اور پیچ و تاب میں تھے۔ زمین اور پہاڑوں کے اطراف، سبزہ و ریاحین سے کارخانۂ ششتری (ششتر جہاں قالین بنتے ہیں) کو ظاہر کرتے اور خامۂ آذری کو شرمندہ کرتے۔ تالابوں کا شیریں پانی بہشتی نہر کی سطح اس کی حکایت کرتا اور باغ اور بیابان کی تازگی اور ارزانی فردوس کے باغوں کی طرف رہنمائی کرتی۔ فاختہ تجنیس اور تسجیع سے کاتب کے کہے ہوئے شعر کو خوش گا رہی تھی۔ ؎

رعد (گرج) کے غلغل سے پہاڑ بھر گئے۔ نرگس اور لالے سے ندی پُر ہوگئی۔ لالہ سے زیب، نرگس سے فریب سنبل سے عتاب اور گلنار سے زینت (ظاہر ہوتی ہے)۔

بادِ صبا کی مشاطہ کبھی زلف بنفشہ کو تاب دیتی تھی اور کبھی ارغوانی امٹن ٹہنیوں کی نئی دلہن کے چہرہ پر کرتی تھی اور نرگس مخمور ستانہ۔ ؎

تاکہ پادشاہِ عدل کا سہ لیوے۔ اپنی چوٹی پر خالص سونے کا ساغر رکھے ہوئے تھی۔

اسی طرح عیش اور جشن کا کام انتہا تک پہنچ گیا اور لہو اور خوشی کے اسباب کا انجام نہایت ملال تک پہونچا (یعنے اس کام کے ختم ہونے کا انجام ملال تھا اور ابھی اس کا ختم موزون نہیں تھا) تو ایلخانی، دریا کے تخت والے داہنے ہاتھ کی سمت تے شاہزادوں کو شاہانہ احسانات اور خسروانہ عطیات سے مخصوص فرمایا اور نوئینوں کی۔ مانند ارغون آقا۔ الکان۔ و بادشکتور۔ بیرغان اغول۔ امیر سالنسر اور شیرامون پسر جرماغون کے۔ اور دیگر دس ہزار فوج، ہزار فوج، سینکڑہ اور دس سپاہیوں تک کے امیروں کی۔ مناسب حال اور مناسب مراتب پرورش کی۔ اور کام اور مرتبہ ہر ایک کا جیسا کہ مقرر جانتا تھا اور جو غایت تک جس کے در پے اور محل ظہور میں تھے مقرر اور مسلم رکھا۔

اور ایلچی جو عقاب کی مانند نشیب و فراز پہ اُڑنے والے اور برق کی طرح چلنے اور گزر جانے والے تھے۔ روانہ فرمائے ان احکام کے ساتھ جو متضمن تھے بخشا لیش کی خوشخبری کو اور کفیل تھے مزید احسان اور بخشش کے۔ اور اطراف روم، بغداد، موصل اور دیار

کی حدود پر لشکر اور فوج متعین کی۔ اور اپنے چھوٹے بھائی تبشین کو خراسان میں اپنا قائم مقام بنایا۔ اور ملکی انتظام، رونق سلطنت کی حفاظت، خانیت کے رعب کی زیادتی اور انصاف وعدل کے کمال پر اس حد تک مبالغہ کیا کہ۔ ؎

اس طریقہ اور انصاف اور اس رزم (میدان جنگ) اور بزم۔ اس عقلمندی اور عزم اور اس رائے اور یقین کی۔

خانان سلف اور کامیاب پادشاہوں سے حکایت نہیں کرتے۔ اور بہت تھوڑے دنوں میں لوگوں کو امن دلانے اور راحت اور امان کی نعمت پھیلانے سے۔ ؎

جہان بہشت کی طرح آراستہ ہوگیا۔ رنگ اور خوشبو سے پر اور مال سے معمور۔

اس کے عہد سلطنت میں جس نے اس کے عدل اور آرام کے روزنامہ کی تاریخ اور بذل اور شادی کے رازنامہ کا عنوان ظاہر کیا ہے۔ چار شخص ہمعصر تھے چار فضیلتوں اور بلندیوں میں مشہور۔ ؎ ہر ایک، تن کے لئے صفت میں اور جان تھی (مختلف صفات کے مالک تھے)۔ ایک مولانا اعظم نصیر الدین طوسی جو حکمت، علوم ریاضی اور اخلاق کے کمال میں۔ ؎۔ ارسطالیس، بطلیموس اور افلاطون یونانی سے + آگے گذر گیا۔ دوسرا صاحب دیوان وزیر شمس الدین جیسا جس کے محکم رائے اور سنہری پیشانی والے وزارت کے دفتر پر لکھا۔ ؎

(کہ گویا کہ وہ اس وزارت میں انتہا ہے بلکہ نشانی۔ اور گویا کہ وہ اس فن میں موجد ہے بلکہ معجز)

تیسرا فن موسیقی اور نغمہ کا عیسے نفس (مسیحا کے دم والا) اور تاروں اور الحان کی تفسیر میں جادو بیان صفی الدین عبد المومن ارموی جیسا۔ کہ جب تک جہان رہیگا۔ زبانوں کے بلبل زمانوں کے باغوں پر اس کے تصنیف کردہ اشعار اور غزلوں کو سُر تال سے گاتے رہینگے۔ چوتھا خط نویس (کاتب) جمال یاقوت جیسا۔ کہ۔ ؎۔ کاغذوں کی زمین میں جو نیکی کاشت کرتا ہے (مصرع بالا) اس (کی انگلیوں) کے پوروں کی صفت کو زیب دیتا ہے۔

سوغونجاق نوئین کو ممالک کی حکومت اور نیابت عطا کی اور خاص طور پر مہمات بغداد اور فارس کا انتظام اس کے اہتمام میں رکھا اور انصاف یہ ہے کہ وہ عاقل اور عادل امیر تھا اور مصالح کے ضبط اور کامیاب امور کے ربط میں ایسی بنیاد رکھی کہ جس کا ذکر زمانے کے گزرنے سے خاموش نہیں ہوگا اور زمانے کے مصائب کا ہاتھ اس کے کنارہ اور اطراف تک راہ نہیں پائے گا۔

اور ممالک کی صاحب دیوانی کا منصب ہولاکو خاں کے دستور کے مطابق صاحب عادل شمس الدین محمد بن صاحب الدیوان بہاؤ الدین محمد الجوینی ؒ اللہ تعالیٰ روشن کرے اُن کی قبروں کو اور روشن کرے ان کی پیشانیوں کو ؒ کے سپرد کیا اور وہ باپ دادا سے خراسان کے بلندگردن بزرگوں، عزت اور عظمت والے لوگوں اور مشہور اکابر میں سے تھا۔ اُن کے دولت یار خاندان کی شرافت کی جڑوں کی بہادری اور جلال کی بیرونی جڑوں کی اصالت اور عزت والی رگ کی شرافت اور بزرگ اصل کی پاکیزگی، جوکہ آرزوؤں کی جائے حفظ، اقبال کی جائے نزول، فضیلتوں کی منزل، فضل کی خوبیوں کی چراگاہ، علوم کے بدائع کی آرامگاہ، حُسنِ اخلاق کا گھاٹ۔ اصول کی پاکیزگی کا چشمہ، اصحاب شجاعت کی جائے فراغ اور عطا چاہنے والوں کے دروازوں کی کھٹکھٹانے کی جگہ تھی۔ جہان کے لئے مثل مشہور اور نور آفتاب کی طرح مطلع خراسان سے دنیا کے اطراف میں روشن اور پھیلی ہوئی ہے۔

اور درحقیقت اس (شمس الدین) نے ہلاکو خاں کے عہد سلطنت میں، جوکہ مغلوں کے غلبہ کی آگ کے بھڑکنے اور بیگانوں کے غلبہ کی صبح کے ظاہر ہونے کا وقت تھا، پیغمبروں کے سردار (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے دین کے قواعد کی حفاظت، شر کے اسباب کے ازالہ اور بیضۂ اسلام کی حمایت میں یدبیضا (روشن ہاتھ، اعجاز موسوی) دکھایا۔ اور جب تخت سلطنت آباقا خاں کے مرتبہ سے مزین ہوا تو اس نے تحائف، عادت اور امید سے بڑھ کر عطا کئے۔ اور مریخ آثار تلوار کی نیابت (وزارت) بدستور اس (شمس الدین) کے گوہر نثار اور عطارد کی علامت والے بے چین (یعنے کام سے کبھی نہ فارغ ہونے والے) قلم پر بحال رکھی اور زبان وزارت تحریر (کاتب و مصنف کتاب) کی املا سے حسن تکریر (ایک لفظ کو مکرر لاکر ہر جگہ الگ معنے مراد لینا) کی صنعت میں گنتی تھی۔ ؎

منصب (وزارت) سے اگرسب لوگوں کا رُتبہ اور درجہ بڑھ جاتا ہے۔

تو تو ایسا ہے کہ تیرے منصب نے تیری مرتبہ ذاتی سے رتبہ حاصل کیا ہے۔

(تجھ نے وزارت سے مرتبہ نہیں پایا بلکہ وزارت نے تجھ سے مرتبہ اور شرف حاصل کیا ہے)

عزم ثابت، رائے صائب، سعی بلند اور اقبال مددگار کے ساتھ مہمات ملکی کے سرانجام اور احوال کے خلل کے تدارک میں شروع ہوگیا اور سپاہ کے انعامات اور مراتب کو رعیت سے لے کر گڈریوں تک اہلیت کے مقدار اور استحقاق کے مطابق ثابت اور قائم رکھا۔ ؎

آصف (بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام) اگر اس ملک کو اس طرح ضبط کرتا جیسا

کہ اس نے ۔ تو کیوں گم کرتا سلیمان علیہ السلام مدت تک انگشتری ۔
اُس کی بارگاہ خراسان، بغداد، عراق، شام، روم اور آرمینیہ کے بزرگان، ملوک اور پادشاہوں کا ملجا اور جائے پناہ تھی اور اس کی سخاوت کے صحیفوں کی اشاعت کے زمانے میں حاتم (طائی مشہور سخی) کا فسانہ دفتری کتابوں کو لپیٹ دینے کی طرح ہوگیا۔ اطراف کے گردن کشیوں اور ممالک کے شاہان میں سے جو کوئی بھی اس کے ساتھ مخالفت کا دم بھرتا اور اطاعت کا قدم تابعداری کی سڑک سے پھیر لیتا تو ابدی سعادت اور سرمدی دولت اس کو ہلاکت کے سمندر میں غرق، اور تباہی کے شعلوں سے جلا دیتی اور یہ آیت "سنستدرجہم الخ - ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے اس طرح سے کہ اُن کو معلوم بھی نہ ہوگا - اس کے حال پر نازل ہوتی -

تمام ممالک ایلخانی میں بڑھنے والے املاک کی جاگیروں اور اموال خاصہ کے لئے ایک الگ کارکن جو کفایت کار اور معتمد ہوتا - مقرر فرمایا تاکہ احسان، انعام اور مختلف صلات اور صدقات کے دروازے کھولے رکھیں -

اور ۶۹۳ھ میں جو کیخاتون کا عہد سلطنت تھا - مال خاص کے حسابات کے دفتر میں سے ایک اطلاع ہاتھ لگی کہ صاحب کے املاک کی ایک سال آمدنی تین سو ساٹھ تومان تھی -

اور باوجود اس بزرگی کے اہل علم و فضل کی عزت اور تعظیم میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ اس کی تربیت کی صبا کے چلنے کے ساتھ گلزار علوم سے آرزوؤں کے غنچے کھل گئے اور اس کے اقبال کے شیریں پانی کی آبیاری سے فضیلتوں کا پودا جڑیں مضبوط کر کے سایہ گستر ہوگیا - ہنر کی مردہ ہڈیاں زندگی کی منزل میں ٹہلنے لگیں اور کرم کے اثاثہ کی متفرق چیزوں نے جو مغربی عنقا کی مانند "اس کا اسم سنا جاتا ہے اور جسم دکھائی نہیں دیتا" کی صفت رکھتا ہے - جلوہ کے میدان میں ظہور کیا - دانائی کے ستارے نے اس کی ذات کی برکت سے بلندی کا درجہ اختیار کیا - اسکی راؤں کا چمکدار سورج دلوں کی آراستگی اور زینت کے لئے ماشطہ کا کام دینے لگا - اُس کا ہما جیسا سایہ جہان والوں کی آسائش کا ذریعہ بنا - اس کی نعمتیں اور انعام، منت اور احسان کی آلائش سے منزہ تھے، فضیلت والوں کو رذیلوں، حکیم کو جاہل اور شریف کا کمینے سے امتیاز - جس کی آج کل امید نہیں - ظاہر ہوگیا تھا اور آداب و فضائل کے لئے رونق - جو اس وقت روح کے کھلنے کا موجب ہے اور اس سے ایک رونق (آخری دم) کبھی نہیں

رہی - حاصل تھی - الف جیسا قلم (سیدھا) نون والقلم (قرآن کریم کی ایک صورت کا نام ہے) کی طرح جہان کے لئے باعث برکت و یمن ہوا - دوات کی سیاہی نے یہ حکم دیا کہ سیاہی زیادہ نفع مند ہے سونے سے اور زیادہ لائق زینت ہے زیادہ لائق ہے عالم اور دانشمند کے) یا - ارباب ہنر کے سخن (شاعری) کو - جو اس زمانے میں غم کی گرہ کا سبب اور منہ کی قید میں مقید ہے - فوقیت کے تخت پر متمکن کیا - شعر کو - جو کہ جو کی مانند ہے قیمتی کے نرخ کی فضیلت رکھتا ہے - شعریٰ (ستارہ مشہور) کی مانند شہرت کے آسمان پر چمکا دیا - اور نثر کا کام - جو کہ آج اُڑتے ہوئے ذروں کی طرح ہے - نثرہ (منزل قمر) سے آگے گذار دیا - اس کی طبع کی لطافت کے سامنے آسمان اجرام آڑ آجانے والے کثیف مادے تھے اور آب حیات اس کے قلم کے چھینٹوں کے شرم سے کدورت کی طرف مائل تھا - آداب کی کثرت اور درایت اور سمجھ کی پونجی کے مقابل میکال کا دل کنارہ ہو گیا - اس کے الفاظ کی سلاست سے کتابت کے ڈھالنے میں ذوالکفایتین (ایک کاتب کا لقب ہے) دو ٹکوں سے کم (جیسے ناپاک لاشئ اور ناچیز ہے) - اس کا کلام بغیر بھرتی کے خود بخود نمکین اور مزہ دار - اور اس کے اشارہ میں تصریح اور صراحت کی لطافت، معانی کی سیاقت نکتے اور باریکیاں - تمام، فضیلت کی قوت سے نادر اور عجیب، اور اس کی عبارت کا چمن استعاروں کی نزاکت میں اور پاکی سے ہر موسم سے بہار تھا - یا اس کا فصل الخطاب (خطاب فاصل بین الحق والباطل) ہمہ تن ابوالفضل بدیع ہمدانی ہے - اس کی دلفریب تضمینات، عقل کے نقوش کی طرح نگین جان میں جائے گیر، اور الفاظ کی ترکیبوں کی صورتیں معانی کے ودیعت رکھنے اور لطائف کے ایجاد کرنے سے جان پذیر ہیں -

اگرچہ سورج کے لئے بینہ (دلائل اور گواہ) قایم کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی - چاہا (مصنف نے) کہ یہ کتاب (وصاف) اس صاحب قران (شمس الدین) کے دُر فشاں قلم سے نکلے ہوئے الفاظ اور معطروں کے نتائج سے خالی نہ رہے (کہتے ہیں) کہ اس وقت کہ روم کے مسالک اور مصالح کے ضبط کرنے کے لئے وہ سردار اس علاقہ کی طرف ارادہ کی باگ موڑے ہوئے تھا کہ ایک روز اثنائے مجلس میں ایسی بزم کی جو اغیار کے غبار سے خالی اور اُنس کے لباس سے ملبوس ہو - بیان کئے پیالوں سے جرعہ کشی کی رغبت ظاہر کی اور اس جیسی حالت میں موزون ہے پڑھنا اس گفتگو کا جو شیریں پانی اور حلال جادو کی طرح ہے - نظم -

کبھی یہ بات آتی ہے کہ بلبل - چمن میں گاتا ہے باشور و غلغل - زبان عقل

سے کہتا ہے گُل گُل سنو شیشے سے بھی آواز قُل قُل۔ تو سمجھو عمر اب یوں جا رہی ہے۔ ہیں باغ اور راغ میں بھی سرو آزاد۔ گل و بلبل سے برگ و ساز دلشاد ہیں غنچے سر بسر رازوں سے آباد۔ ہو کیوں نہ چشم نرگس بھی بفریاد۔ یہی اک بادہ خواری کا دھنی ہے۔ باغ بہشت عدن کی طرح موجود ہیں۔ سرو قدِ یار کی طرح لہلہاتا ہے۔ اُنس ہے صبح کے وقت شامل۔ اور اچھی خوشبو والی باد شمال سے۔ گل عاشقوں کے سر سے نثار ہو رہے ہیں۔ سوسن نے صفت کے لئے زبان کھولی ہے۔ شمشاد پاؤں پر کھڑا ہے (تعظیم کے لئے) سنبل نے بالوں کے سر کو تاب دیا ہے۔ اور اس حرکم نے جو غنچہ بکر بیٹھا ہے دیکھ صبا اس کی پردہ دار ہے۔ ابر آذاری (بہاری) نے گلاب برسایا۔ یا عطار کے گھر نے عنبر کی دھونی دی۔ یا تاتار کا بار (مشک) کھل گیا۔ یا دلدار نے بالوں میں کنگھا کیا۔ یا تو بہار کی نسیم کی خوشبو ہے۔ اے دل فضول خیال میں خاموش نہ بیٹھ۔ مکر نہ خرید فریب نہ بیچ۔ مقلدوں کی تقلید کی طرف کان نہ لگا۔ یار کے ساتھ بیٹھ اور شراب پی۔ کیونکہ تیری عمر کا حاصل یہ دو کام ہیں۔ گل آیا اور گیا موسم خزاں۔ اور نہ حاصل شدہ چیز سے کچھ غم نہ کھا اور افسوس نہ کر۔ چڑھا پیالہ اور شراب کی بوتل۔ چنگ رباب، بربط اور نَے کے ساتھ۔ کیونکہ یہ آب و ہوا تیرے موافق ہے۔ ہر چمن میں لالہ زاری ہے۔ ہر فاختہ سے نالہ و زاری ہے۔ پھولوں پر ابر کی ژالہ باری ہے۔ تیرا ہاتھ ہو اور پیالہ کی گردش۔ کیونکہ اسباب خوشی کے بیشمار ہیں۔ زاہد نے سچ ہے کہ توبہ توڑ ڈالی۔ معشوق اور شراب کے پاس بیٹھا ہے۔ کہتا ہے، آخرکار جب مست ہو گیا۔ کہ تو بھی فرصت کو ہاتھ سے نہ دے۔ کیونکہ یہ جہان فانی ہے۔ مرغ شب کی طرح سحر کے وقت جاگ۔ سارنگی کے نالہ کی طرح نالہ تیز کر۔ عقل کے ساتھ جہالت کی رو سے مت لڑ۔ ساغر عیش میں انگور کا خون (شراب) ڈال۔ کیونکہ یہ شراب کا خوشگوار وقت ہے۔ گردوں کی تلوار سے زخمی ہو گیا۔ خواہ شریف تھا خواہ کمینہ۔ اس کی مستی خمار بادہ سے مقرون ہے۔ کیونکہ اس اُلٹے جہان میں۔ جہاں بھی گل ہے تو خار کا جُفت ہے۔ اے ساقی دل غم سے خراب ہو گیا۔ اے ساقی سورج نے رُخ دکھایا ہے۔ ہاں ہاں ساقی! لا پیالہ، لا شراب۔ فصل گل میں اور شباب میں اے ساقی۔ دیوانہ

ہے وہ جو اس وقت ہوشیار ہے ٭ سبزہ حسینوں کے سبزہ کی طرح اُگا ہے۔ کیسا
خوش ہے وہ دل جس نے خوش عیش طلب کیا۔ یاد کر کہ عمر کا عہد سست ہوگیا ہے۔ اور
آج کہ بنیری باری ہے۔ گل اور پریوں کی یادگار ہے ٭ زمانہ رنگ اور نقش سے
پُر ہوگیا۔ بلبل ترانہ گار رہا ہے۔ شراب صاف اور نتھری ہوئی ہو۔ اے بے خبر
لوگو! اٹھو حال میں۔ ندی کے کنارے کا وقت ہے ٭ عشق ہے، صبح کا وقت،
اور روشن پیالہ۔ شمع ہے، شراب ہے اور باغ کا گوشہ۔ اے مطرب میری خاطر
سے۔ راست (مقام موسیقی) کے پردہ میں یہ غزل گا۔ ایسا شعر جو شاہ پسند موتی
کی طرح ہے ٭ دل تیرے غم میں بیقرار ہے۔ اور شادی و عیش سے ایک کنارے
پر ہے۔ (اے معشوق) آنکھ نے تیرے جیسا یار نہیں دیکھا۔ تیرے رخ بغیر آنکھ
اشکبار رہے۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا (اشکبار نہیں) خود آنکھ برس رہی ہے ٭
میرے شوق کے اسباب مت پوچھ۔ اور خون کے آنسو گوشۂ چشم سے جاری ہیں۔ میری
روح کو گزند پہونچا ہے اور تو دم کرنے والا ہے۔ میں مرگیا ہوں جدائی کی تلوار سے۔
اور وہ عشق اب تک قائم ہے ٭ اے ہوا تو اگرچہ کمزور ہے۔ خدمت میں شاہ سخن کے
(شمس الدین) ۔ چاہئے کہ تو کسی نتیجہ اور حاصل تک پہونچاوے۔ شرف (تخلص
مصنف وصاف) کی تخمس جو عقل کے کانوں میں گوشوار کی طرح ہے ٭ وزیر
ہے اللہ کا تائید یافتہ کامیاب۔ مخدوم، کریم، فضل پرور۔ جہان کا انتظام
کرنے والا رائے روشن سے۔ سخاوت میں فیاض ہے کہ ساتوں اقالیم۔ اس کے
دائیں ہاتھ کی برکت سے مالامال ہیں ٭ ہمیشہ دوستوں کے مطلب میں رہے۔ دولت
اور عزت میں جاوداں رہے۔ نصرت اور فتح کے ساتھ ہمعنان رہے۔ اس کا فرمان
قضا کی طرح جاری رہے۔ جب تک کہ آسمان کے جرم (وجود) کیلئے قیام ہے ٭

ایسی مجلس میں چاندی کے رخسار والے اور یاقوت لب ساقی، خاص نتھری ہوئی شراب، بلوریں
ہاتھوں پر رکھے ہوئے اور خوش الحان مطربوں نے زہرہ (مغنی فلک) کے تیسرے آسمان
کے اُفق سے گوشۂ چادر کو پکڑے ہوئے کشاں کشاں حلقہ کیا ہوا۔ ناگاہ گانے والوں میں سے
ایک نے خوش آواز، دلکش ادا، دلربا نغمہ اور جاں فزا زمزمہ سے صد ناز و ادا سے زہیر کے
کے اشعار میں سے گانے شروع کئے۔ ۵

اے وہ شخص جس کے ساتھ ناز کر رہی ہے شراب۔ کیا اچھی ہیں یہ ادائیں۔
اس بیت کے حسن اور ناز و ادا نے صاحب (شمس الدین) کے کرشمہ نما دل کو لوٹ

لیا۔ فوراً باوجود کام کی کثرت کے، اقتدار اور پیروی کی راہ سے اُسی وزن اور قافیہ کے آخری حرف (ردیف) پر - ع - قلم اور کاغذ اٹھا فرفر لکھا جو کہ بہتے پانی سے زیادہ شیریں اور بادشمال سے زیادہ لطیف تھا - ے (یہ قصیدہ عربی میں لکھا جس کے ۴۳ شعر ہیں - اُن میں سے ایک شعر کتاب میں دیا ہوا ہے جس کا ترجمہ کیا جاتا ہے)

عشق سب سے زیادہ قریب وسیلہ ہے (معشوق تک پہونچنے کا) - اور آنسو
سائل کا ذریعہ ہیں (حصول سوال کے لئے) -

چونکہ بارہا صاحب علاؤ الدین (برادر شمس الدین) نے فرمایا ہوا تھا کہ دل اس بھائی کے اشعار کے مطالعہ کی طرف متعلق اور لگا رہتا ہے اور نیز صاحبی (شمس الدین) کے کانوں میں یہ بات پہونچی ہوئی تھی کہ صفی الدین عبد المؤمن اور بغداد کے بعض فضلائ نے علاؤ الدین کے دربار میں بیان کیا ہے کہ ہر چند صاحب شمس الدین کے روشن شعر لطافت میں آبحیات کی آبرو بھی گرا دیتے ہیں مگر عجمیت کی بے فصاحتی رکھتے ہیں لہذا صاحب اپنے تصنیف کردہ اشعار کے ایک قطعہ میں یہ بیت صفی الدین کی سرزنش کے لئے لایا ہے ے

تو نے میرے شعر کو عجمی کہا اور ضعیف بنا دیا - اے وہ کہ شعر اور شاعری سے جاہل ہے -
یہ قصیدہ وہاں بھیج دیا اور عنوان خطاب پر یہ دو بیت لکھ دیئے - ے
اے وہ شخص جس کے صرف بعض صفات سے کل حسن ہے - اور بھلائی جس کی نیت پر موقوف ہے - ترک کر دے "متنبی احمد" کے شامیات (وہ قصائد جو شام میں کہے گئے) اور میوہ چینی کر اپنے بھائی کی ٹہنی سے روم کے گلابوں کی -

اسی طرح صاحبی کی بلند ہمتوں کی برکت، پسندیدہ خصائل کی خوبی، کمال بلاغت اور کثرت درایت سے تمام عالم نے علم اور عدل کے زیور سے زینت حاصل کی - اور ظلم، شر اور فساد کا خیال، مفسدوں کے دماغ سے بالکل زائل ہو گیا - کئی سالوں کے خونبہا کی بکریاں بھیڑیوں سے طلب کیں اور تیہو، باز اور شاہین سے عشق بازی کی نظر رکھتا - اور اسی ذریعہ سے بادشاہ (آباقا خان) کا ذکر جمیل، زمانے کے سیاہ سپید دفاتر پر چمکتے خط کے ساتھ لکھا۔

جب مسند وزارت اس (شمس الدین) کے دانش شیوہ وجود سے مشرف ہوئی تو شاہی حکم سے ممالک بغداد اور مضافات، جو خلافت کا مرکز اور تخت امامت کا مستقر تھا - صاحب علاؤ الدین کے سپرد کر دئے گئے - گویا کمان اس کے بنانے والے کو دی گئی اور مار پین کا تیل (راونٹ کی) خارش کی جگہ پر رکھا گیا - (یہ کام نہایت موزون ہوا) اور اس نے دستور کے مطابق احسان کی ہتھیلی کے پھیلانے ظلم اور ستم کے روکنے فضل

کی بنیادوں کے پختہ کرنے، علم کے مراسم کو بنا کرنے اور اہل علم کی پرورش میں وہ آثار دکھائے کہ بانی مراتب کے میدان میں متقدمین اور متاخرین سے گوئے سبقت لے گیا۔ بغداد جو مستعصم کے واقعہ سے تباہ اور ویران ہو گیا تھا اور کام کرنے والوں اور کام کے حال کے ماتھے پر خلل اور فساد کا نشان لگا ہوا تھا اور اہالیان خوشحالی سے دور جا پڑے تھے بہت تھوڑے زمانہ میں اس کے عدل اور شفقت کے معمار سے آباد اور باشندوں کا دل نازہ نعمت سے خرم اور شاد ہو گیا۔ اور خیرات عام کے اعداد و شمار اور کامل نیکیوں کی امداد سے ایک یہ بھی کرے۔

نجف کی زمین میں ایک نہر کھدوائی اور لاکھ سرخ اشرفی وہاں صرف کی۔ تاکہ دریائے فرات کا پانی جو زنان حسین کے لعاب دہن کی چاشنی اور آب حیات کی نہر کی مٹھاس رکھتا ہے، مشہد کوفہ (نجف) میں، اللہ تعالیٰ اُس کے ساکنین کی روح کو خوش رکھے، لائے اور وہ اراضی (زمین) ۔ جو عمارتوں سے خالی اور پاکیزگی و نزاہت کے علامات سے عاری تھی۔ لہلہاتے درختوں اور بہتی ہوئی نہروں سے مزین اور آراستہ ہو گئی۔ اور بیابانوں اور جنگلوں کی مٹی نے بجائے خاردار درختوں اور خود رو گھاس کے، گلاب، لالہ اور سمن اُگائے۔ کوّے اور چیلوں کی کائیں کائیں اور بری آواز کی بجائے فاختہ اور قمریاں کے دلفریب، موزون نغمے اور سحر خوان بلبل کے چہچہانے کے ترنم۔ باقی اور ہمیشہ رہے۔

جب یہ نہر ملت اور ملک کے کام اور مطلب کے مطابق لایا تو سابق بادشاہوں اور گذشتہ خلفا کی آبرو۔ جنہوں نے اس آرزو میں جہان کے خزانے برباد کر ڈالے اور لوگوں کے اموال کو حسرت اور افسوس کی مٹی میں ضائع کر دیا۔ گر گئی۔ (کتاب میں ریختند کے بعد ریحیت، جس کا فاعل "آبرو" ہے چاہیے)

اور تاج الدین علی بن الامیر الدلفندی کو۔ جو اس زمانہ کے فضلا میں سے تھا اور بارگاہ صاحبی سے مردہ زمین کے زندہ کرنے اور بوسیدہ ہڈیوں کے جلانے پر مامور تھا (علاؤ الدین نے) ایک رسالہ کے لکھنے کا۔ اس بڑی نیکی کے ظاہر کرنے، اس اجر کثیر کے جاری کرنے، خوبیوں کے ہمیشہ رہنے اور فضائل کے تا ابد قائم رکھنے کے بارے میں۔ منشی (مصنف) اور فرمانے والا (بیان کرنے والا اور لکھنے والا) بنایا جس کے الفاظ دریائے فرات کے پانی کی طرح بلکہ کہاں ہے فرات؟ اس گوارا شراب کے مقابلہ میں۔ اور اس کے معانی، عبیر اور عبیر وار سمجھتے ہیں جنت کے باغوں کو۔ رسالہ کے ختم کرنے پر ساوات فضلاء۔ اکابر اور بلیغ لوگوں کے ایک گروہ نے شہادت کے طور پر اس

کے آخر میں اپنے خط کے ساتھ نظمیں اور نثریں لکھی ہیں ۔ اور چونکہ ماہر بلیغ لوگوں کی تصنیفات اور فصیح ساحر بیان آدمیوں کی کتابوں کے صفحے اس کی شرح کے لئے موزوں ہیں اسی مقدار پر اکتفا کیا گیا ، اور خود اس بارے میں اطناب کی ضرورت اور تطویل کی حاجت ، مصلحت کے موافق نہ تھی ۔ ؎

ورنہ تھا کہ یہ زمانہ حکم قضا کی مجلس میں ۔ آسمان اور ستارے کی زبان سے لفظ اَشہدُ (میں گواہی دیتا ہوں) زبان پر لاوے ۔

ذکر خواجہ بہاؤالدین اور خواجہ ہارون پسران صاحب شمس الدین

صاحب شمس الدین کی نجیب اولاد اور شریف لڑکے ، خواجہ بہاؤالدین محمد اور خواجہ شرف الدین ہارون تھے ۔ بلکہ بارش کے قطرے ، شیر کے بچے ، سمندر کی جھاگ ، چاند کی کرنیں ، روشن چراغ کا نور ۔ اور کھلی ہوئی صبح کی سحر تھے ۔ نیز اول عمر کے ابتدا اور بچپن کے بابا ، کہنے کے زمانہ میں کرم کے خصائل کی نشانیاں ، اور بچہ شیر شیر ہوتا ہے اور ہلال چاند کی علامات ہر ایک کے مبارک ماتھے میں ظاہر اور روشن ، اور چھوٹے بڑے کے لئے حقیقت ۔ ؎

ہمارے چھوٹے ، فضائل میں ، ہمارے بڑے ہیں ۔ اور ہمارے پیچھے آنے والے ، خوبیوں میں ، پہلے ہیں ۔

واضح اور درخشاں تھی ۔

دونوں بھائی اس وجہ کہ ۔ ؎ ۔ اس ہنر مند سے بیٹے بہتر کیوں ہوں ؟ + اور جو اپنے باپ کے مثل ہوا اس نے کوئی ظلم نہیں کیا ، اور ایک چیز کی فرع اس کی اصل پتہ دیتی ہے ۔ قوانین علوم کے احکام اور فضائل نفسانی کی صورتوں کے ثابت رکھنے میں جس کے حصول سے حقیقت انسانی صحیح ہوتی ہے ۔ علم حاصل کرنے کی گھوڑ دوڑ کے میدان میں اکٹھے دوڑ رہے تھے ۔ مگر خواجہ ہارون سبقت لے گیا ۔ اور فنون آداب میں ماہر اور متبحر ہوگیا ۔ اس کی تیزیٔ ذہن قضایا (جملے) کے نتیجے نکالنے میں آنکھ کو چندھیا دینے والی بجلی کی طرح ، اور لطافت طبعی ، صفائی کے مقابلہ میں ، شفافت ہوا کے میدان جنگ کو توڑ دینے والی ، اس کی نظم و نثر اہل زمانہ کے لئے افسانہ اور تلمیح و ترشیح کی خوبی آشنا اور بیگانہ کے لئے ترانہ ہو گئی تھی ۔

اس نے آداب کے دامن سے تمسک کرنے کے باوجود علم موسیقی کے سیکھنے میں

رغبت دکھائی اور صفی الدین عبد المومن رات دن کا ملازم ہوگیا اور رسالہ شرفی، اس (بہاؤ الدین) کے القاب سے مزین، نسب (دو سُروں کی درمیانی نسبت)، تالیف (دو پردوں کا ملا دینا) اور تحقیق ابعاد (وقفے) کی معرفت میں جدولوں (نقشے اور فارمیں) پر مبنی کر کے تصنیف کیا۔ اور وہ استاد کے ارشاد کے مطابق اس علم (موسیقی) کا بلند پرواز شہباز اور اس فن کی شاخوں کا خوش الحان بلبل ثابت ہوا۔

خواجہ بہاؤ الدین نے ابتداء نشو ونما میں جہانکشائے (آباقاخاں) کے فرمان شاہی کے مطابق "صفاہان" "تومانات عراق" اور "یزد" کی حکومت کا ہار گلے میں ڈالا اور علوم کے جمع کرنے اور ثمرۂ فضل کے چننے میں۔ اگرچہ وہ بالکل چھوڑنے والا نہ تھا۔ کسی قدر سستی نے راہ پایا۔ اور کہا گیا ہے کہ علم اپنا بعض حصہ تجھے نہیں دیگا جب تک تو اپنا تمام اُسے نہ دے۔ اصلی مہمات کے جاری کرنے، احکام ملکی کے نافذ کرنے۔ طاقت کے اظہار اور رعب ودبدبہ کے اعلان کے لئے اس قدر کوشش کی کہ سلف (اگلے پادشاہان) کی حکایت کو منسوخ کر دیا۔ اُس کے رعب کی ہیبت سے شیر بیشہ نے اپنا جسم روبہ بازی (مکاری، لومڑی کی صفت) کو دیا ہؤا تھا۔ اور اس کے عذاب کے خوف سے اطراف کے پادشاہان اور زمانہ کے اکابر نے غنودگی کے خیالات میں ہلاکت کی صورت مشاہدہ کی ہوئی تھی۔

چونکہ اہل صفاہان پیدائش سے ہی ارواح شریرہ کے ساتھ مناسبت رکھتے تھے لہذا کلی طور پر عفو اور درگذر کا دروازہ بند کر دیا اور ہمت کی پیٹھ شفقت اور مرحمت کے دوست پر کردی۔ اگر کوئی ایک سخن بھی ارادہ کے ناموافق سُن پاتا۔ چہ جائیکہ جرم صغیرہ ہوں یا کبیرہ، تو جان کو برباد بلکہ تمام خاندان کا ستیاناس کر دیتا۔ اسی طرح چند ہزار آدمی، مختلف اقسام، خونریزی، عذاب دینا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، پانی میں ڈبونا، آگ میں جلانا اور مدت قید کے بڑھا دینے کے ساتھ آبادئی حیات کی وسعت سے موت کے تہ خانہ کی وحشت سے جا ملے۔

ارکان سلطنت، نائبان دیوان، صدور اور اعیان کے گروہ، تمام خدام اور مقربان بارگاہ اور اہل صفاہان سب کے سب۔ رات کو جب کہ نیند کے حصول کے لئے بستر بچھاتے تھے شمع کے شعلہ کی مانند اپنے وجود کے سر پر کانپتے رہتے تھے۔ کہ دوسرے روز اس کے قہر کے حلقہ سے کیوں کر رہائی حاصل کریں گے۔

سبحان اللہ! نفس انسانی اس صفت پر فطرتاً مجبور ہے کہ اس کی قوت غضبی نے

جو کہ مظہر ہے غلبہ اور انتقام کے چلانے اور مصدر ہے سخت گرفت اور حملہ کرنے کا۔ اس حد تک نفس ناطقہ کو خادم بنایا ہوا ہے کہ عقل کی تنبیہات، شرع کے موانع اور عرف کی رسومات سے تنبیہ حاصل نہیں کرتا اور نہیں رُکتا۔ اور جس قدر کہ نصائح اور وعظ سنتا ہے اور لوگ سفارش اور زاری زیادہ کرتے ہیں سنگدلی، عناد، غصہ کی زیادتی اور لڑائی زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے کہ اس نے خون کے گرانے، بقیہ جانوں کو فنا کرنے اور بخشائش اور رحم کی کمی میں حد درجہ افراط (زیادتی) کر دیا۔ اہالی صفاہان نے خود بخود۔ محلہ بہ محلہ۔ مکابرہ اور جنگ میں تلواروں اور چھریوں سے ایک ہی چشم زدن میں سینکڑوں جانوں کو ہلاک کر دیا۔ اور راتوں کو بدمعاشوں، رندوں اور چوروں کی وجہ سے بازاروں میں گذرنے کی طاقت حقیقت میں نہ کہ مجاز کے طور پر مفقود تھی۔ اور امن و امان کی نعمت سب لوگوں پر مکدر اور ملاوٹ شدہ تھی۔ بہت تھوڑے عرصہ میں ایسے تابع امر اور فرمانبرداری کے پکے ہو گئے کہ کاشتکار، دہقان اور کھیتی باڑی کرنے والے، زراعت کے وقت، زراعت کے اسباب، زمین کھودنے کے اوزار، تخم اور کام کرنے والے جانوروں کو جنگل میں اس کی زائد از حد سیاست اور سطوت کے وکیل کے سپرد کر دیا کرتے اور اگر کوئی شخص اتفاقاً مخفی طور پر اُن میں سے بعض چیزوں کو گھر میں لاتا تو دوسرے روز بیچارے کی زندگی کی کھیتی، فنا کی درانتی سے کاٹ دی جاتی۔ اسی طرح محلوں کی حفاظت، رئیسوں اور سپہ سالاروں کے سپرد کر دی ہوئی تھی۔ اور حکم دیا ہوا تھا کہ بازاری اور دوکاندار لوگ بھی راتوں کو اپنی دوکانیں مختلف متاع اور کھانے پینے کی اقسام کے ساتھ (کھلی ہوئی) چھوڑ جایا کریں بغیر کسی چوکیدار اور محافظ کے، اور خود گھروں کو چلے جایا کریں۔ اور کسی فرد بشر کو اس کی طاقت نہ تھی کہ کھانے پینے کی ادنےٰ چیزوں میں چہ جائیکہ نفیس لباس ہوں تصرف اور دراندازی کرے۔

معتبر بزرگوں سے سننے میں آیا ہے کہ اُن دنوں "اور رات کو دیکھو جب تاریک ہو جاتی ہے" کی سیاہی میں ایک گروہ چوکیداروں کا بطور حراست اور پہرہ گشت لگا رہا تھا کہ اُن میں سے ایک کا گذر حلوائی کی دوکان سے ہوا اور ایک ڈلی (مٹھائی کی) وہاں سے اٹھالی اور دو درم چاندی کے جو کہ اتنی قیمت تھی۔ دکان کے ایک گوشہ میں رکھ دی۔ دوسرے روز جب سورج کی ٹکیہ کو افق کے تنور کے کنارے پر لانے مالک دوکان نے نہ فروخت کی ہوئی مٹھائی کے عوض جب چاندی کے درم دیکھے اگرچہ نرخ کی رو سے زیادہ قیمت اس کے ہاتھ لگی ہوئی تھی تو چھپانے کا سامان اور ثابت

رہنے کی طاقت اپنے اندر نہ پائی - اور سیماب کی طرح بے چینی میں درگاہ میں پہونچا - اور چاندی خدام کو دکھا کر صورت حال عرض کی، فوراً فرمایا کہ اس شخص کو جس نے یہ حرکت کی ہے اوجھری کی طرح الگنی (قصائی جس پر گوشت لٹکا کر بیچتے ہیں) سے لٹکا دیں - سو (از مؤلف) آدمیوں کو بے تامل بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دیا - دفع نظر بد کے لئے سچ ہے - کہ سپند جلایا جاتا ہے -

کہتے ہیں کہ اس کا ایک غلام تھا نیک پے نام، نہایت محرم راز اور جہینہ اخبار تھا (جہینہ اور حسین دو دوست تھے، جہینہ نے کسی طرح حسین کو قتل کر ڈالا، حسین کی بہن اپنے بھائی کا قاتل دریافت کرتی رہی ایک روز جہینہ کا وہاں گذر ہوا تو اس نے صاف کہہ دیا کہ حسین کی خبر میرے پاس ہے، تب سے جہینہ سے صداقت کی ضرب المثل ہو گئی) ایک رات اس کو بھیجا کہ بازاروں میں جائے اور نہایت احتیاط کرے کہ وہ گروہ جو گلی کوچوں اور محلات کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں، ہوشیاری کے طریقہ پر چلتے ہیں یا بیداری کی شرط کو ترک کر رکھا ہے؟ ان میں سے کون غافل اور بیدار ہے؟ اور کون ہے جو غافل اور بیدار نہیں ہے؟ اطراف میں گشت لگانے اور دریافت سڑک کی کنہ (حقیقت) تک پہونچنے کے بعد اس نے عرض کیا کہ میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے پہرہ داروں کے مقدم اور افسروں میں سے ہے - کام کا مستعد، دل کا بیدار اور ہوشیار، جس کے عزم کا جاسوس اندیشہ کے چور کو نقب کے دروازے پر مضبوط پکڑ لیتا اور اس کی ہوشیاری کا نگہبان، پوشیدہ ہراول سے پہلی گھات میں دوچار ہو جاتا ہے - اور میں نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ پہرہ کی جگہ بیٹھا ہوا ہے لیکن نیند کے لشکر نے اس کے دماغ کے شہر کے دروازے اور بام کو گھیرا ہوا ہے اور خود اس کے عقل کو سوائے قوت متخیلہ کے مقررہ کاموں سے معزول اور بیکار کر دیا ہے - اور تیسرا تو حفاظت کے مقام سے غائب اور عذاب کرنے والے زمانے کی سزا کا مستحق تھا -

دوسرے روز جب کہ سورج کی کرنوں کے نقب لگانے والے نے صبح کی کھڑکی سے نقب لگایا اور سیاروں کے چوکیدار ہوشیاری کی کمند سے مکان میں گھس گئے - حکم فرمایا کہ ان تینوں میں سے ہر ایک کو الگ الگ سیاست کی سزا پیش کی جائے شیخ جمال الدین نے بیان کیا کہ اس وقت حاضر تھا - ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر یہ دونوں بوجہ غیر حاضری اور بے پرواہی کے مستحق عذاب ہیں تو اس کی (پہرہ دار) بھی عقل کی رو سے کوئی وجہ ہونی چاہئے - ہاں البتہ وہ شخص جو کہ حالات پر محیط اور اپنے کام میں احتیاط برتنے والا تھا اور آرام کے پہلو کو نرمی کے بچھونے پر نہیں لگاتا تھا کیوں مہربانی اور نوازش کے حقوق کا

مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیا اس لئے کہ اپنے کو ارباب جرم کے زمرہ میں ملا یا ہوا تھا؟۔
جواب میں کہا: "کہ ان کی سزا کا سبب تو یہ غفلت اور بے پروائی ہے لیکن اس شخص کا مواخذہ جس نے مراسم حفاظت کو قائم کیا ہوا ہے اس وجہ سے ہوا کہ جب "نیک پے" (غلام) رات کی تاریکی میں چوری چھپے اس کے سر پر گیا تو از راہ غفلت اس کو (اس نے) مواخذہ نہ کیا اور حال کی تفتیش اور خبر دریافت نہ کی کہ اس وقت باہر نکلنے کا باعث کس مصلحت پر ہوا؟"

ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ نے سواری کا ارادہ کیا ہوا تھا ایسے رعب اور ہیبت میں کہ زمانے کے بادشاہوں کو میسر نہ تھی تو کسی شخص نے اس کی زینت اور شان و شوکت میں عام لوگوں کی عادت کے مطابق جو حکام کی شوکت دیکھنے کے حریص ہوتے ہیں۔ ایک نظر ڈالی۔ تو اس بیچارے کی طرف متوجہ ہو کر اسے اپنے پاس بلا کر سوال کیا کہ کس چیز کو تو دیکھتا ہے؟۔ اس بے گناہ کی زبان سختی کی گرہ سے بند ہو گئی غصے ہو کر فرمایا کہ اس کی جہان کو دیکھنے والی آنکھیں خنجر کی نوک سے ڈھیلے کے طبقہ سے نکال دیں۔

یہ اعجوبہ مشہور ہے کہ اس کے عزیز فرزندوں میں سے ایک چھوٹا سا بچہ اس کی بغل میں تھا۔ ناگاہ بموجب بچوں کی حرکت کے اس کی انگلیوں کے پورے باپ کی داڑھی سے چھو گئے سختی کے ساتھ تمرا [illegible] کرکے حکم دیا کہ اس کو انگلی سے لٹکایا جائے (یعنی دار پر کھینچا جائے) بڑے اماں۔ پادشاہان اور سلطنت کے ارکان میں سے کسی کو سفارش کی جرأت اور روکنے کی طاقت نہ تھی۔ اس لڑکے کو ایک چادر میں باندھ کر اس کی قسم کے سچا کرنے کے لئے انگلی پر لٹکا دیا گیا۔ صفاہانیوں نے جب اس کی نرمی، رحمت، شفقت اور محبت کی بے جنس اس کے فرزند دلبند کے حق میں مشاہدہ کی تو ان کی زندگی کا چہرہ خاک آلود اور عیش کا چشمہ گدلا ہو گیا۔

اس کے عذاب، بُرے قتل، دلیری اور جبر کے اقسام محرر (مصنف) کو ملال اور اُداسی تک پہونچا دیتے ہیں۔ لیکن تامل کرنے والوں کے وعظ اور نصیحت حاصل کرنے اور عبرت دلانے کے لئے یہ چند سطریں لکھی گئیں تاکہ عقلمند وَلَوْ كُنْتَ ("اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتے درشت زبان اور سنگدل، تو لوگ آپ کے آس پڑوس سے دور بھاگ گئے" یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں قرآن کریم میں نازل ہوئی) کی حکمت میں نظر اور غور کریں اور من لا یرحم لا یرحم ("جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس کو حدیث کہتے ہیں) کے فرمان کے راز کو اندیشہ کرے۔ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی عمارت ہے۔ کے ڈھانے پر جب تک جہاں اور امکان کی طاقت ہو جلدی نہ کرے۔ کیونکہ ایسی [illegible] مٹانا جس کا تدارک اور تلافی طاقت کے امکان میں نہ آسکے، انسانی

سے بغیر تاخیر اور فکر کے حکمت اور حکومت کے تقاضا سے نہیں ہے۔
بزرگان صفاہان سے ایک عجیب روائت کی گئی ہے کہ اس کی وفات کے بعد ایک دفعہ اہالی صفاہان میں ایک جھگڑا قائم ہو کر لڑائی تک نوبت پہونچ گئی۔ مقتولوں کا شمار کیا گیا۔ اور ستر آدمی اس سے زیادہ جو خواجہ بہاؤالدین کے عہد حکومت میں زندہ لوگوں کی صحبت سے جدا ہو گئے تھے۔ مقتول ہو گئے۔ فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "جیسے تم ہو گے ویسا تم پر والی اور حاکم بنایا جائے گا"
اس میں شک نہیں کہ فوری عذاب اور سزا کا عوام الناس کے پیش کرنا جو آنے والے خوف (قیامت اور آخرت) کے وعدے سے پرہیز اور احتراز کرتے ہیں۔ عقل کے نزدیک دین اور دولت کے حال کے حسن اور مصلحت کا موجب ہے۔ اور یہ قاعدہ "کہ جس چیز سے بادشاہ روکتا ہے اکثر ہے اس سے کہ قرآن روکتا ہے" اس کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن اس کی بھی مقرر حد اور مشروط شرط ہونی چاہیئے۔ کیونکہ زیادتی اور کمی اس بارے میں عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے اور اچھے امور درمیانے ہوتے ہیں۔
اگرچہ غلبہ اور انتقام کے شیوہ میں حد سے زیادہ مبالغہ سے کام لیتا تھا۔ اس کے کئی گنا طریقہ بذل اور سخاوت کا التزام کرتا۔ اور انعامات اور عطیات کی امداد کی بالخصوص اہل علم پر فیض رسانی کرتا۔ اور علما کے شان کی جلالت اور قدر کی تعظیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتا۔ اس نے اپنے اوقات کو تقسیم کیا ہوا اور بانٹا ہوا تھا۔ جب دربار کے آستانہ سے فارغ ہوتا تو "اہل علم بھائیوں سے گفتگو اچھی ہے حسینوں کے ساتھ چشمک زنی سے" کی بساط بچھاتا اور راحت لینے کے لئے ایک لحظہ اہل فضل دوستوں سے شراب کے پیالوں کی جرعہ کشی سے انس حاصل کرتا۔ اور باقی اوقات کو مہمات ملکی کے پورا کرنے میں مصروف اور حالات کے کھولنے اور لوگوں کے مختلف طبقات کے عقائد معلوم کرنے پر موقوف رکھتا اور کچھ حصہ رات کا حرم اور نیند کی لذت کا حصہ ہوتا۔ اور شاہانہ محلات اور مکانات، سیر گاہوں اور تفریح گاہوں کی تعمیر میں۔ کہ فردوس عدن کے باغ چراگاہیں۔ چھپر کھٹ اور تخت جن کے رشک سے شرمندہ ہوتے تھے۔ مشغول ہو گیا۔
اور باوجود اس کے کہ بلند ہی مدارج پر غلو حاصل کرنے، مجد و عزت کے کندھوں پر سوار ہونے، قوانین لذات کے مکمل کرنے اور ناز و نعمت کے فنوں میں زیادتی کرنے میں اس حد تک پہونچا ہوا تھا۔ (مگر) چونکہ اس کا بھائی خواجہ ہارون آداب کے طریقوں فضائل کی صورتوں، اور علم و حکمت میں اس سے بڑھ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ایک طرح کی

رئیس اور حسد کرتا تھا۔

مضمون فضیلت علم | مالِ ذخائر، مرتبہ اور مجازی منصب جو کہ زوال اور انتقال سے پائمال ہوتے رہتے ہیں، فضائل ذاتی کے مقابلہ میں جن سے اُولیٰ (دنیا) اور اُخریٰ (آخرت) میں نفس حقیقی طور پر زندہ رہتا ہے کیا مقابلہ کر سکتا ہے؟ مال حظوظ اور لذات جسمانی کا مادہ ہے اور علم قوت روحانی کا مددگار۔ پس جس قدر روح کو جسم پر فضیلت کا درجہ ہوگا علم کو بھی مال پر اُسی قدر زیادتی حاصل ہوگی۔ مال، غالب اور زیردستوں کے تعرض، چوروں کی طمع اور خرچ کی کثرت سے آفات اور خوف کا شکار رہتا ہے۔ اور علم، ہر قصد کرنے والے کی لوٹ اور چھین سے محفوظ اور سالم رہتا ہے۔ اور پھیلانے، خرچ کرنے اور افادہ کے پیالے بھر کر دینے اور پلانے سے زیادہ اور دُگنا ہو جاتا ہے۔ مال علم کے ساتھ کب مقابلہ کی طاقت رکھتا ہے؟۔ مال، ایک مادہ ہے جس کو مٹی اور اژدہی کے پیٹ میں، ضائع ہونے کے ڈر سے امانت رکھتے ہیں اور علم ایک صورت ہے جو عقل فعال کے نتیجہ سے روح کی تختی پر نقش کی گئی ہے۔

اِن مقدمات کی بنا پر اگر اُسے کسی قسم کا حسد یا رشک تھا تو یہ بات بعید نہیں نظر آتی۔ اس دعوے کی تحقیق کے لئے فضلاءِ عصر کے بعض اکابر نے زبانی بیان کیا کہ انہوں نے بغداد میں دفع ملال کے لئے چاہا کہ گلگوں کمیت (شراب) کو میدان نیش میں، خلوت کے اندر چکر دیں (یعنے خلوت خانہ میں شراب کا دور جاری کریں) اور ایک لحظہ ابلق گردوں کے حوادث اور اغیار کے ازدحام کی بھیڑ سے کنارہ ڈھونڈیں۔ منوچہری کے چہرہ والے، انوری ہیئت والے۔ اور مسعود طالع آفتاب کے طلوع ہونے کے قبل، ازرقی آسمان کے قبہ پر فردوسی شکل حسینوں اور لطیف عنصر جیسے پیالوں کی حاضر کرنے کی رخصت دی گئی۔ دونوں بھائی فرقدین کی طرح سپہر آئین مجلس میں چند محرم رازوں کے ساتھ اہل کرم اور فضل اور آداب کے ہمجولیوں کے ساتھ۔ ؎

مانند بحتری، اصمعی، جاحظ اور صابی کے۔ جن میں سے ہر ایک شعر ادب
فضل اور ترسل میں مشہور ہے۔

بیٹھ گئے۔ ایسی جگہ جو دُمیۃ القصر کے عجائبات کی طرح لطائف سے آراستہ، ایسی سیرگاہ جو حدیقۃ الحدائق کے باغ کے خوش آئیندہ پھولوں سے مزین جس کی شراب سلسبیل کی نہر سے زیادہ میٹھی اور صاحب جلیل کی منظومات سے زیادہ نفیس اور جس کی خوشبو دار چیز پاکیزہ تر بادِ شمال سے اور عمدہ تر اس شخص کے قول سے جس نے کہا۔ ؎

اس کی نسیم کی خوشبو سے جو نیند لاتی ہے ۔ اگر سو جائے مخمور اس میں تو اسے
افاقہ ہو جائے ۔

معشوقوں کا چہرہ متنبی کی بدریات سے زیادہ دلکشا، ساقیوں کی زلفیں معری کی درعیات سے زیادہ پیچیدہ ۔ سارنگی کا نغلاقہ ۔ داؤدینی کے مزامیر کو رشک دلانے والا، راگ و رنگ کی آواز ضبی کی مقولات ۔ گانے والوں کا گانا صابی کے رسائل، اور ناچنے والوں کا ترانہ فارابی کے معمولات ۔ خرمن گل کی بجائے گانے والی عورتیں ۔ بلبل کی خوش الحانی کے عوض سرودوں کی سُریں، ظریفوں کی چھیڑ خانیاں، راغب کے محاضرات کی طرح پسندیدہ حریفوں کی خوش گپیاں غذائے روح قوت القلوب کی طرح ۔ مے پرستوں کا نغمۂ جان بخش اشاروں سے حد کمال تک پہونچا ہوا، سرمستوں کے سرود اثیر کی غزلیات سے بلند فلک تک ملے ہوئے ۔ اور خاقانی کی دلپذیر ملمع نظم ارباب ہوش کے کانوں میں جائے گیر ہو گئی تھی ۔ ؎

۱۔ اور جب پرندے صبح کے لئے گائیں تو نمکین عطا کے دینے والے کی دعوت قبول کر ۔ (نمکین عطا = شراب یا نمکین باتیں) ہوا خندہ سے پر اور شیریں ہے لا تلخ صراحی کا گریہ (یا صراحی کا تلخ گریہ = مراد شراب)

۲۔ گرا دے اس شراب کے قطرے کیونکہ زمین بے زینت ہے وہ اُسے زینت دیں گے منقش کپڑوں اور حمائل سے ۔ صبح کی قبا کے لئے مشکیں زرہ مارہ مسلح ترکوں کی زلفوں کی خوشبو سے ۔

تمام لوگوں کے کان عود ساز کے نغمہ میں غرق ۔ دماغ اگر (عود) جلانے والی بخور کو سونگھنے والے اور زبان اس دل آویز قول کو بار بار کہنے والی تھی ؎

اے بار بار سرنگی بجانے والے، اے محبوب عود (اگر) جلانے والے ۔ ایک عود (سرنگی) کو بجا ۔ اور دوسرے عود (اگر) کو جلا ۔

اس مجلس میں مولانا صفی الدین عبد المؤمن اُنس کے بار کا ذریعہ تھا ۔ جب خواجہ ہارون کے اندر شراب کی خوش اور مست کرنے کی طاقت نے تاثیر کی تو اس نے عیش کے زیادہ چاہتے، بے تکلفی اور خوشی کے حاصل ہونے کی راہ سے کہا "اگر صفی الدین ہمیں اپنے دسترخوان فضائل سے نوالہ دیوے اور طبع لطیف کے شیریں پانی سے تھوڑا اسا دیا لیس خودہ) عطا کرے اور ایک لحظہ اس مستسقی کی شکل والے ہمہ تن پیٹ (طنبورہ) کی نبض دبائے (اُسے بجائے) تو کیا ہو گا" خواجہ بہاؤ الدین نے بطور مواقفت کے

کہا، کہ مولانا صفی الدین ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح خالی نام سے خطاب کرتے ہیں تو کفایت کرتا ہے ؟" پھر اس نے اصحاب مجلس کی طرف رخ کر کے تقریر کی پانی کی طرح جس طرح کہ ہارون دل میں رکھتا تھا۔ کہ
"چونکہ میں صاحب دیوان کا خلف صدق (فرزند) ہوں اور شرف خلافت کی سیپ کا موتی میرے نکاح کی لڑی میں منسلک ہے اور میرے بیٹے کا نام مامون ہے اور خود اس بغداد کا حاکم ہوں۔ جو خلفاء کی عزت اور بے حد و بے شمار فضائل کی قرارگاہ ہے پس اگر بموجب عادت خلفاء کے میں اُن کو صفی الدین (بغیر لقب مولانا وغیرہ کے) کر کے پکاروں تو عجیب اور بعید نہیں ہے "
خواجہ ہارون باوجود اس کے کہ بلند مرتبی کی خصلت، درستی اور جھگڑا بھائی کی طرف سے جانتا تھا جواب میں اس طریق سے، جو آداب کے فنون کا جامع اور لطائف کے اصناف کو شامل تھا۔ کہا "اگرچہ خواجہ اسی طرح فرماتا ہے۔ چونکہ یہ معانی صورت کے مطابق اور حال کے موافق ہیں اور وہ جو کہ زبان اشرف پر جاری ہوا ہے تمام حاصل ہے۔ عذر کی طاقت نہیں ہے "
القصہ جب اس کا کام ایلخانی عنایت کے ذریعہ سے جلال کی چوٹی تک پہنچ گیا اور اس کی خیرہ کشتی اور ملوک عراق کی بیخ کنی اور قلع قمع میں حد سے گذر جانے نادر کہانیاں پادشاہ کی رائے پر ظاہر ہو گئیں تو اس نے اس کو کمال مردانگی اور دلیری کی کثرت پر محمول کیا۔ ع ۔ اور رضامندی کی آنکھ ہر عیب سے مُندھی ہوتی ہے +

باپ کی نصیحت بہاؤ الدین کو اور جس قدر کہ صاحب دیوان (شمس الدین) فرزند (بہاؤ الدین) کی جوانی اور جان پر شفقت اور دلسوزی کی راہ سے اس جرأت اور آبروریزی سے منع کرتا (جو وہ صفاہانیوں کے ساتھ برتتا اور عمل میں لاتا) اور عقلمندانہ دلائل اور مقبلانہ مثالوں سے ظاہر کرتا کہ ضرور اس طرح کے بے گناہ قتل کا بُرا نتیجہ ظاہر ہونے کی توقع ہے۔ اس کے سلسلۂ بہادری کی تحریک کا باعث اور غضب کی آگ بھڑک اٹھنے کا سبب بنتا۔
انجام کار روزگار نے اپنے جوہر کر خطیوں کے واپس لینے اور ہر خوبات کو پھیر لینے میں ظاہر کیا۔ اور راز۔ ع ۔ اسباب مختلف ہیں اور بیماری ایک ہے + فاش کر دیا مختلف امراض کے عارضے اور متضاد بیماریوں کی مختلف اقسام نے رُخ دکھایا اور طبیعت کے پادشاہ نے جو الٰہی قوٰے میں سے ایک قوت ہے جس کا کام مناسب اور نامناسب میں تمیز کرنا ہے جو کہ جسم کی سلطنت کا مالک ہے، مواد کی درستی، مزاج کی تعدیل اور ربط اعضا

سے عاجز ہو گیا اور روح حیوانی - جو قوائے جسمانی کے لائق ہے - نے سستی اختیار کی - ابھی اس کی زندگی کے ایام نے تینتیس (۳۳) سال کی گرہ نہیں لی تھی، اس کی جوانی کی رات نے بڑھاپے کی صبح کا اثر نہیں پایا تھا - اور اس کے کوے کے پر (سیاہ بال) جو اصل پوش (سفید) نہیں ہوئے تھے کہ (زمانے نے) اس کی عمر مقدار کے روزنامچہ کو میزان (خاتمہ) تک پہونچا دیا - اور اس کے اس قدر فخر اور تکبر میں سے سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ باقی نہ رہا - ~

فریاد ہے اس رنج بنانے والی اور راحت کو جلانے والی آفت سے - فریاد ہے اس جان کو شکار کرنے والی ستم پرور گردش سے - کس قدر صورتیں جنہیں عمر کے ساتھ اس نے منقش کیا - کھرچ ڈالیں - کتنے گوہر جن کو کئی سال پرورش کیا - توڑ ڈالے -

ایک اہل عصر نے اس کی تاریخ وفات ان دو تین بیتوں میں درج کی ہے - ~

(رباعی) صاحب آفاق بہاؤالدین کا چلے جانا جس کے ایوان کا پہرہ دار زحل اور دربان قمر تھا - اس جہان سے جہان باقی کی طرف چل بسا - سنیچر کی رات سترہ ماہ شعبان کو - سال چھ سو کے اوپر ستر اور اس پر آٹھ زیادہ (۶۷۸ھ) شہر اصفہان میں جو اس سے خوش اور آباد تھا -

صاحب دیوان (شمس الدین) درد کی غرقابی میں پڑ گیا اور بڑھاپے کے سمن برگ کو سرخ رنگ آنسو کے قطرات سے پانی دیتا اور اپنے خاطر زاد (تصنیف کردہ اشعار) سے یہ شعر پڑھتا رہتا تھا - ~

اے فرزند محترم - اے وہ کہ تیرا انعام آسمان تھا - اے وہ کہ تیرا ایک بال زمانے کے بازار کی رونق تھا - تو باپ کی قوت اور طاقت تھا - اس لئے باپ کی پیٹھ کبڑی ہو گئی - حسینوں کے ابرو کی مانند تیرے رخ کے بغیر -

اگرچہ اور بال بچے بھی رکھتا تھا جن میں سے ہر ایک بلندیوں کے آسمان کا روشن چاند - اور فضائل کے چمن کا لہلہاتا سرو تھا مگر زندگی میں عمدہ مدد اور پشت پناہی اور بعد از مرگ، مرتبہ اور نیابت کے جمع کرنے کا مستعد صرف اسی کو جانتا تھا -

ذکر شاہزادہ قیدو اور اسکی سلطنت کے بعض احوال کا بیان اور براق کا بلاد مشرقی پر حملہ

قیدو، اوکتائی قاآن (پسر چنگیز خاں) کا پوتا تھا اور اس کا باپ غازی اغول تھا -

وہ پادشاہزادہ عقلمند۔ عادل، کامیاب، دولتیار۔ ہمت بلند اور اس کی دوربین عقل، جدال اور نزاع سے دور بھتی اور سچ فرمایا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اصل اپنی طرف کھینچتا ہے" حتیٰ جب سلطنت کی نوبت قوبلائی قاآن تک پہونچی اور آریغ کی حرکتیں اور آلغو کی شرارتیں بڑھ جارہی تھیں تو حکم دیا کہ ایک لشکر دیرسون (بسیار) دریائے جیحون کے کنارے تک جائے اور تمام شہزادوں کو جو ہروقت استبداد (ضد، ظلم اور ہٹ) کی صورت، تخیل کے کارخانے میں نقش کرتے اور اس کے ذریعہ سے غرور میں رہتے ہیں۔ درمیان سے اٹھادیں (قتل کردیں) - چنانچہ قوبلائے قاآن کے ایلچی بغیر کسی روک ٹوک اور اندیشہ کے پادشاہزادہ ہلاکوں خان کے پاس آنے جانے لگے - قیدو کو اس بات کا علم ہوگیا، مخالفت اور نا اتفاقی کا دم لگایا اور قدم لڑائی اور کھلی دشمنی میں رکھا اور اس دلیل سے تمسک اور حجت پکڑی کہ پادشاہ کشورکشای چنگیز خان نے یاسا نامۂ بزرگ میں - جو مشتمل ہے قانون، رسوم ملک گیری اور تمام احوال جہانگیری کے دستور پر - جو حکایت کرتا ہے تقدیم اور تاخیر امور کے اوقات سے اور ہدایت کرتا ہے جمہور کی کمی اور زیادتی کی علامات کی - ظاہر، روشن، واضح اور معین کرکے فرمایا ہے کہ جب تک اوکتائی قاآن کی نسل سے شیرخوار لڑکا بھی زندگی کے دائرہ میں ہو، بیٹوں اور پوتوں میں سے وہی تاج اور رایت شاہی کی وراثت کا مستحق اور احکام و نواہی کے قیام کا والی ہوگا" ان وجوہات کی بناپر اکثر شاہزادے اور لشکر جرار اس کی حمایت کے جھنڈے تلے جمع ہوگئے اور حدود تلاس، کنجک، اترار، کاشغر اور بلاد ماوراء النہر پر قبضہ کرلیا۔ اور مغلوں کے اندر اس کی شجاعت اور اس کے لشکر کی زیادتی انتقام، کی ضرب المثل بیان کرتے ہیں - اور کہتے ہیں "جس پادشاہ کا کہ لشکر متفق اور دلاور قیدو کے لشکر کی طرح اور سیاست اور عدل قوبلائی قاآن کی مانند اور عمدہ نسل کے گھوڑے قبچاق کے گھوڑوں جیسے ہوں - اس کی سلطنت زوال نہیں قبول کرتی"

اور اس تخیل کی تصدیق اور تحقیق یہاں سے متعین اور ظاہر ہوتی ہے کہ مدتوں اس کے لشکر اور لشکر قاآن کے درمیان دشمنی اور لڑائی قایم رہی اور چند دفعہ لشکر بسیار زمانہ دراز تک اس کی طرف چھ ماہ کے راستہ تک اتر گئے اس طرح کہ لشکر قاآنی نے ارزن جس کو توکی (چینہ) کہتے ہیں جنگلوں میں بودیا اور بادل کے سینچنے والوں نے بارش کے پانی کے چھینٹوں سے سیراب کیا اور آفتاب کی کرنوں سے تربیت حاصل کرکے یہاں تک کہ اس کے پک جانے کے زمانے تک، کہ اس کی مدت چالیس دن کم وبیش

بیان کرتے ہیں، جانوروں کا چارہ اور خوراک اُسے بنایا۔ باوجود اس قدر مشقتوں کے برداشت کرنے اور اتنے راہ اور منازل طے کرنے کے جو کہ حسینوں کے ہجر کی رات کی طرح لمبی اور طویل تھیں۔ جنگ کے روز شکست کھا کر منتشر اور اُن کی کوششیں رائگاں گئیں۔

اور ایک دفعہ لمغان پسر قوبلای نے بھی ۶۶۱ھ میں اپنی کمان سے لشکر کشی کی، اس کو مقید کر لیا۔ اور اس کے لشکر کی کثرت اس کی مددگار نہ ہوئی۔ پس اس کے قتل پر باوجود قدرت کے جلد بازی نہ کی۔ اور اس کو منگو تیمور کے پاس بھیج دیا۔ قبچاق کی طرف "قوبلای قاآن" یہ حال سن کر سخت پریشان ہوا اور اس کے دل کا آئینہ ہر وقت اس کے لشکر کی تلوار کی نمی سے امتحان کے زنگار سے بھرا رہتا۔

آخر منگو تیمور نے لمغان کو صحیح سلامت لائق آئین کے ساتھ قوبلای قاآن کی خدمت میں بھیج دیا اور اس کو اس دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا۔

مقصود یہ ہے کہ تمام اوقات میں کامیابی "قیدو" کو ہوتی اور جب کبھی اُسے فتح حاصل ہوتی۔ اس علاقہ کو اپنے قبضہ میں رکھتا، اسی طرح فتح کرتے کرتے سرحد خان بالیغ تک کا علاقہ۔ عزم ثابت اور مکمل کوشش سے مسخر کر لیا۔

اُس کے لشکر کی صفت میں یہ کلمات تحریر کے مناسب ہیں اور کاتب ابھی تک دہشت اور شرمندگی بلکہ حیرانی اور تقصیر کے محل میں ہے "اُن کے نزدیک قتال، اقبال۔ فاقہ، دولت، تلوار بخشش۔ نیزہ، خوشبو اور تکلیف و ہلاکت، فائدہ ہے۔ شوق رکھتے ہیں تلواروں کی کھٹ کھٹ کا۔ اُس عاشق کی طرح جو پیاسا ہے مےخواری اور وصال کا۔ دوست رکھتے ہیں دلیروں کی لڑائی کو اظہار خصومت میں اُس عاشق کی طرح جو چوستا ہے معشوق کے لعاب دہن کو ہونٹ پر ہونٹ رکھ کر، نیزوں کی انیوں کی نوک کو ملیح حسینوں کے رخ کا بوسہ سمجھتے ہیں اور دلیر مردوں کی چیخ پکار کو سیم تن، گانے والی، سرود بجانے والی، حسین، ناچنے والی اور کھیلنے والی عورتوں کا گانا خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں (مصنف) نے کہا ہے۔ ۔

اُن کے نزدیک جب لڑائی کا نقارہ بجتا ہے تو۔ زخم، رحم۔ ڈھال، ترس۔ رعب اور بأس، پاس اور حفاظت۔ اور تختی، بوسہ ہے۔

باوجود اس شجاعت اور دلیری کے ہرگز لڑائی اور مقابلہ کے قصد میں ابتداء کرنیوالا نہ ہوتا مگر جب لشکر قاآنی اس کے قصد سے حرکت کرتا۔ اس وقت اپنی سلطنت کی ناف سے مدافعت کرنے کے لئے اُن کا استقبال دا آگے بڑھ کر سامنا کرتا۔ اور یہ طریقہ عقل کی رو سے نہایت اچھا اور پسندیدہ ہے اور شرع اسلامی کی زبان بھی حملہ کرنے والے

کے مقابلہ کی قائل ہے ۔

لاشک ۔ اس کے لشکر سے نصرت اور فتح کا گروہ ملاقات کیا کرتا اور اس کی طاقت اور قدرت بلند چوٹی پر چڑھ گئی ۔ اس کی باگ کی حرکت سے ہوا دولت کے ساتھ متحرک ہو ہوتی اور اس کے رکاب کے سکون سے بلا کی آگ ساکن ہوتی ۔

جس وقت کہ "آلغو" کی ناگزیر حالت ہوگئی (مرگیا) اور "مبارک شاہ" نے اس کی جگہ لے لی جیسا کہ اس کا بیان آگے آئے گا ۔ تو "براق" ابا سمار، اور "مومن" جو چغتائی کے پوتے تھے اور ان کا باپ "ایسان توا" تھا حدود چغانیاں میں جاگیر معین رکھتے تھے براق نے اس حادثہ کے سنتے ہی لشکر کشی کی اور مبارک شاہ نے ملک ماوراء النہر سے پیچھے پھر کر اپنے آپ کو امور سلطنت کا متصرف بنادیا ۔ اور "اوزکند" میں ۶۶۳ھ کے شروع میں تخت پر بیٹھا ۔ اور آلغو اور سمرقند کے خزانوں کو اپنی ملکیت میں لے آیا ۔ ؎

بہت سے لوگ خزانے رکھ جاتے ہیں اور دوسرے لے لیتے ہیں کیسی قدرکوششیں دکھاتے ہیں اور آخر مرجاتے ہیں ۔ کسی شخص نے سلطنت ورثہ میں نہیں لی ۔ مگر قوت بازو کے زخم اور دلیری سے لیتے ہیں ۔

جب "قیدو" احوال کے تغیر اور امور کے انقلاب اور لشکر قاآنی کے قصد کی وجہ سے تلاس اور کنجک سے حرکت میں آیا تو "براق" ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ (قیدو) بخارا اور سمرقند کا قصد کرے اور یہ ملک اس (براق) کے قبضہ سے نکال لے ۔ اس اندیشہ سے سبقت کرکے قیدو کی طرف چڑھائی کردی ۔ آب خجند کے مقام پر جنگ کی آگ جلائی اور حملوں کی ہوا اس قدر چلی کہ مٹی کے اجزا اور ذرات بے آرام ہوگئے ۔ ؎

تیر کی ترنگ (آواز) اور شمشیر کی چاکا چاک نے ۔ پھاڑ ڈالا ہاتھی کا مغز اور شیر کا پتہ ۔

پس لشکر قیدو نے مل کر حملہ کردیا ایسا کہ باشکوہ پہاڑ کا دل اس کی ہیبت سے ذرے کی طرح ہوا میں سبکسار ہو جاتا ۔

براق نے شکست اور ہزیمت پر ارادہ وابستہ رکھا ۔ اور واپس بخارا چلا گیا ۔ اور مانند گوہر کے سخت پتھر میں پناہ لی ۔ اور ترتیب جنگ اور تیاری سامان جنگ کو نئے سرے سے شروع کردیا اور اس پر قرار دادرکھی کہ چونکہ روز قیامت سے خبر نہیں رکھتا تھا، اہالی اور ساکنان شہر سے مردم شماری کا حساب اور ٹیکس وغیرہ (نکالنے) کو شروع کردیا ۔

اور طائفوا اور یوشا کے پاس ایلچی (یا پیغام) بھیجا کہ سمرقند اور بخارا کے لوگ اگر اپنی بقا اور بیوی بچوں کی سلامتی چاہتے ہیں تو تن تنہا شہر سے باہر نکل جائیں۔ تاکہ لشکر جو بے سامان ہو گیا ہے اندر داخل ہو جائے اور جو کچھ چھوڑ گئے ہیں وہ لوٹ لے۔ اور کوچ کے کندھوں پر سوار ہونے کی طرف رغبت کریں۔ وہ لوگ بڑے بڑوں اور بزرگوں کو ساتھ لے کر سفارش کے لئے آئے اور پھر مقرر کر دیا کہ ہر ایک قبیلہ اور کارخانہ کی تفصیل اور فہرست پیش کریں اور بالش زر خزانہ میں داخل کریں۔ تاکہ مصالح لشکر اور اُن کی ضروریات میں صرف کیا جائے پھر اہل حرفت کو دن رات ہتھیاروں کے بنانے اور آلات حرب کی درستی میں مشغول کر دیا۔ اس ارادہ سے کہ دوسری دفعہ اپنے کو پھر آزمائے اور میدان تدارک میں جولانی دکھائے۔ بیخ۔ کہ بخت کس کا ہے؟ اور کس کو دوست رکھتا ہے؟

اگر آرزو کا مٹکا جستجو کے کنارے سے درست نکل آیا اور نیک نامی کی آبرو قائمقام رہی تو فھو المراد۔ (بہتر) ورنہ اگر اُلٹی گردش کرنے والے طشت (آسمان) کی گردش سے نام و ننگ کا تھال بدبختی کی چھت سے نحوست کے پتھر پر آجائے تو کسی دوسری طرف کو نکل جائے اور چیونٹی کی طرح (جو تھالی میں ہو) سرگردانی کو بطور پیشہ اختیار کرے۔ اور دستہ دار تھال کی مانند خود کو زمانہ کے رنج کا حلقہ کانوں میں ڈالے ہوئے خیرہ گوش (بے باک) بنائے کہ اچانک قبچاق اغول پانچ سواروں کے ساتھ، قیدو کے دربار سے ایلچی کے طور پر پہونچ کر پیغام لایا کہ "براق پھر خود رائی کے راستہ کو طے کرتا ہے اور کاموں کے انجام کو نہیں دیکھتا۔ اور ہمارے لشکر کے ساتھ از سر نو مقابلہ کرنے کے ارادہ پر آپ کو اور سمرقند و بخارا کے باشندوں کو عذاب اور کدورت میں ڈال رکھا ہے۔ آزمودہ چیز کو آزمانا حرص و زیادتی پر ضد دکھانا اور ہٹ کرنا صاحب دولت اور ہوشمندوں کا کام نہیں ہے ؎

تو کس قدر شوریدہ دل اور بیہودہ رائے ہے۔ کہ آزمودہ کو ہمیشہ آزماتا ہے

چنگیز خاں نے صرف اس لئے خطرات کی سواری اور اطراف کا بوجھ برداشت کیا اور صبح کے جھنڈے کی مانند آفاق میں شہرت حاصل کی اور آفتاب کی مانند جہانگیری میں تیغ زنی اختیار کی اور آباد زمین کے چنے ہوئے علاقے قبضہ تصرف میں لایا۔ کہ ہم فرزندوں نے جتنی مدت تک کہ زمین میں مہارت حاصل کی ہے، سلامتی، خوش خوئی، خوش حالی اور تن آسانی سے زندگی بسر کریں اور گذرے ہوئے اور ناحاصل کئے ہوئے کا غم۔ کہ وہ ایسا اندوہ ہے جس کا چشمہ بڑھنے والا ہے اور ایسی بلا ہے جس کی محنت افزوں ہے

بموجب ــــ ؎

جس نے جہان کا غم کھایا کب زندگی سے پھل کھائیگا؟ - جا تو جہان کا غم نہ
کھا تاکہ زندگی سے پھل کھائے - آ - تا جہان کو بدی اور برائی کے سپرد
نہ کریں - تمام کوشش کے ساتھ نیکی کا ہاتھ پکڑیں -

مصلحت صلح میں ہے اور ایک دوسرے کے کینہ کے مقابل - جو اتفاق کا حکم رکھتا
ہے - معاف کرنا - اور سلامتی کے چنبر سے سر باہر نہ نکالنا - تاکہ مل کر جانوروں کی چراگاہیں
اور لشکر کی منازل مقرر کریں اور بے فائدہ دھوڑ دھوپ اور لڑائی جھگڑا درمیان سے
اُٹھ جائے " (ختم ہو گیا پیغام قیدو کا بنام براق کے بذریعہ قبچاق اغول)

قبچاق اغول نے پیغام سنا دیا - طائیغو، مسعود بیگ اور تجیس کا بخت مددگار، عقل رہبر،
دانائی کی آنکھ مصلحت بین اور ہوش کے کان نصیحت سننے والے تھے - نے ان کلمات
(پیغام) کو جو عقل کے کانوں کی بالی، اقبال کے بازو کے تعویذ - اور دولت کی دائیں ہاتھ
کی انگوٹھی کے لائق ہیں - لیت کیا اور کہا کہ محض اندیشۂ صواب اور تدبیر درست کا خلاصہ
یہی ہے اور اس پر کچھ زیادہ نہیں ہے - اس قرار پر بنیاد اور اس بنیاد پر یہ قرار پایا کہ
فی الحال ماوراء النہر سے مسمی لینا ترک کر دیں اور شہزادوں کے درمیان کسی قدر گفتگو
کے بعد ملاقات ہو جائے اور لڑائی اور دست درازی کے عوض مہربانی اور لطف
آ جائے اور صفائی کی گرہ بندھ جائے - اور سالیانہ حوالجات کے حسابات پر سرے
سے (کلیتہً) خلاصی یا صفائی کا نسخہ لکھ دیں - پس انہوں نے دشت قتوان، حوالی
رباط ابو محمد کے اندر ایک جشن بزرگ ترتیب دیا اور گانے والوں نے چنگ اور چغانہ
پر نوا اور عشاق کے پردہ کو جو ان کی مقررہ آوازیں ہیں بجایا - غم اور رنج کی سواریوں
کو دور کرتے ہوئے سرود کی خوشی اور طرب سے کانوں میں جگہ دی - در غمی (دور غم والی)
شراب کو بے غمی سے (شراب کی تعریف میں کہتا ہے) ؎

جو عقل کا معیار، خواب کا علاج، منہ کی چمک - درد کا درمان، جسم کی راحت
جان کی غذا - طبع کی طاقت، نطق کا آلہ، خون کی صفائی - غم کا دافع
دل کی شفا، روح کی راحت - سخاوت کا اصل، مروت کی عنصر، حسن
کی ذات، تواضع کی آنکھ، لطف کا جسم اور بیان کا سر ہے -

ہائے ہوئے میں غٹا غٹ چڑھایا -

اس طرح دونوں لشکر جو ہمیشہ ایک دوسرے کے مقابل "آرشی تیر" "چاچی کمان"
میں کھینچتے رہے - حفاظت تمام سے بڑے پیالوں کی فوراً پی گئے - اور انشاد وں اور

صراحت سے مصنف کی انشاء سے اس غزل میں قول مؤلف اور تحریر کیا تھا۔ ؎

اسے ترک، باوقار (یا بھاری پیالے والے) سبک روح (شراب) تو کیا
رکھتا ہے۔ اگر بھاری ہے خواہ سبک یہ پیمانہ مجھے دے۔

اگرچہ قبل ازیں منافقت اور مخالفت کی وجہ سے دونوں طرف سے کینہ کی تلوار چلتی رہی
مگر اس وقت۔ ؎

تمام منہ کھول تھے ہنسی کے، عمدگی کی وجہ سے اور تمام دل جسم تھے دو مغز سے
بادام کی طرح۔

ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ کر شراب کے پیمانوں کو گردش دی شہزادوں نے ایک دوسرے
کے ساتھ مل کر انگور کا خون پیا۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ لباس تبدیل کر کے مل کر
باتیں کیں اور زمین کی سطح کو شراب کے پس ماندہ گھونٹ سے عاشق کے چہرہ کی طرح اشک
آلود کر دیا۔ پختہ میثاق اور پکے وعدوں کے ساتھ طرفین سے یہ بات محکم ہو گئی کہ کینہ اور
اختلاف سے دور رہیں گے۔ اور اتفاق اور اتحاد سے ایک دوسرے کی پشت پناہ
اور مددگار۔ کینہ کی گرہوں کے کھل جانے اور نفرت کی گرد کے نیست و نابود ہو جانے
کے بعد قرار پایا کہ شاہزادوں میں سے ہر ایک، مقررہ قبیلوں اور خاص کارخانوں سے
جو بخارا اور سمرقند میں رکھتا ہے۔ قناعت کرے اور لشکر براق کی منزل سردیوں اور گرمیوں
کے آرام کے لئے مقرر کی گئی۔ اور قیدو نے اپنے لشکر کو بخارا کے اس طرف جگہ دی۔
چنانچہ وہ خط فاصل ہو گئے درمیان بخارا اور براقیاں کے ــــ اس وجہ سے لشکر براق
تنگ عیش تھا اور مبادی صلح میں بھی ناراض تھا۔ قریب زمانہ میں ایک لشکر منگو تیمور کی
طرف سے نازل ہوا۔ لشکر قیدو نے ان کی مدافعت کے لئے اپنی منزل سے حرکت کی۔
براق نے آرزوؤں کا میدان خالی پایا اور پھر بخارا میں آ داخل ہوا اور ۶۶۷ھ میں
مسعود بیگ کو ایلچی کے طور پر آباقاخان کی خدمت میں بھیجا اور دوستی اور مصالحت کا
اظہار کیا۔ اور اس کی غرض پیغام رسانی اور خط و کتابت سے یہ تھی کہ لشکر کی تعداد
اور راستے کی کیفیت کی احتیاط رکھے اور خیال میں بیٹھا ہوا اور دل میں مقرر کیا ہوا
تھا کہ اس علاقہ (آباقاخان) کا قصد کرے گا بہتری کی امید کے ساتھ۔

مسعود بیگ اپنے نام کی طرح مسعود شگون۔ اپنے عقیدہ کی طرح درست عزم، اور
مقبلوں کے ستارے کی طرح قوی دل کے ساتھ دریائے جیحون سے گزر گیا۔ اور
جس منزل میں پہنچا احتیاط کی طرف کو نگاہ رکھتے ہوئے دو گھوڑے ایک معتمد کے ساتھ

وہاں رکھتا اور اس کی نگہداشت اور ہوشیاری کے طریقہ کو ملازم کرنے میں مبالغہ کیا۔ جب ایسے صاحب دولت روشن دل (مسعود بیگ) کے پہونچ جانے کا آوازہ پہنچا تو امراء اور صاحب دیوان شمس الدین اس کے ورود کے اعزاز اور تشریف آوری کی تعظیم کے لئے استقبال کے شرائط اور مہمان نوازی کے رسومات بجا لائے۔ صاحب دیوان اگرچہ علم اور فضیلت کی سواری پر سوار تھا مگر میدان معالی کے شہسوار (مسعود بیگ) کے سامنے پیادہ پا ہونا ضروری سمجھا۔ اگرچہ مکارم کی باگ کے مالکوں نے اس کو علی الاطلاق لیا (یعنی سادہ ملاقات کی، مگر) اس (صاحب دیوان) نے اس نے رکاب کی طرح پابوسی کی رسم ادا کی۔ تو مسعود بیگ نے حقارت اور نفرت کی راہ سے کہا کہ صاحب دیوان تو ہے ہی تیرا نام تیرے نشان سے زیادہ اچھا ہے۔ ہے۔ تیرا معیدی کو سننا اچھا ہے اس سے کہ تو اس کو دیکھے۔

صاحب دیوان اپنے آپ کو اس طرح خیال کرتا تھا کہ اگر آصف بن برخیا (وزیر سلیمان علیہ السلام) اس کے مقابل ہو یا ملاقات کرے تو انصاف کی رو سے اس کی اوصاف خوانی اور ثنا بیانی کو بے خود زبان پر لائے۔ لیکن اس حال نے (مسعود بیگ کی بے پرواہی اور کج خلقی ظاہر کرتے ہیں) سوائے شرمندگی آمیز تواضع اور غیرت انگیز برداشت کے کوئی راہ نہ دیکھی اور اس کا جواب سینہ کے خزانہ میں سربمہر (محفوظ) رکھا۔ تا اس وقت کہ اسے ایلخانی نصرت یاب لشکر کے روانہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور غیرت کی آگ سے اس علاقہ کی سطح کو غارت اور برباد کی ہوا دے دی۔ اور یہاں اس قصہ کے بیان کرنے کا مقام نہیں ہے۔

مسعود بیگ آباقاخان کی خدمت میں پہونچا تو مرحبا، خوش آمدید، مہربانی اور کثیر انعامات حاصل کئے۔ اور اس نے بھی اس اشارت دو کنجیج حکیم اور اسے کوئی وصیت نہ کرو کو پیغام کے ادا کرنے میں عمدہ عبارت، لائق اشارے، تشبیب جس میں خلل کا کوئی عیب نہ ہو اور سحر حلال سے دلپذیر تر مخلص (گریز) کے ساتھ۔ سے

ایسا نزم کیا الفاظ کو کہ اسے شراب حرام کہا گیا۔ ایسے عمدہ معنے بیان
کئے کہ اس کو جادو نے حلال خیال کیا گیا۔

درمیان دو رنگ رات اور دن کی موافقت کے قاعدہ کی تمہید میں رنگ یکرنگی ملا دیا اور ان الفاظ کی ترکیب سے جو آب رواں کی مانند تھے نقش مقصود کھڑا کر دیا۔ چنانچہ اس در نثار کلام کے لئے نثرہ اور ثریا کا ہار اور جھلکے کا کنارہ جوزا سے ٹوٹ گیا۔

آباقاخاں نے فرمایا کہ سرخ شراب کے پیالوں کی گردش اور صاف شراب کے پیمانوں کی باری باری چلنے سے اس کو حسینوں کی آنکھوں کی طرح مست کردیں۔ پیغام ادا کرنے اور انعام اور تحائف کے ساتھ مخصوص ہونے کے بعد۔ جواب کو بھی موافقت اور مصالحت کے پردہ سے بموجب " اور ہم نے اُن سے سلوک کیا جیسا کہ انہوں نے کیا " کے۔ اور اس کا خوش ہونا پیغام کے ابتدا ہی معلوم کیا۔ تیسرے روز حال کے چہرے میں غور کرنے سے کسی قدر تغیر اور تبدیلی مشاہدہ کی اور بدگمانی کا اثر اپنے حق میں دیکھا۔ واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ آباقاخاں نے اُسے واپس جانے کا حکم دے دیا اور وہ بے توقف بارگاہ سے باہر آگیا اور اس نے [illegible]

ایسے گھوڑے کے جو ایک ہی حملے سے پاؤں کے نیچے لاتا ہے۔ میدان، اگرچہ
امید کی درازی اُسے حاصل ہو۔ زمین کو شوق کی طرح طے کرتا ہے اور ہوس
کی طرح فراخ رو ہے۔ جوانی کی طرح جلد گذرنے والا اور روح کی طرح قیمتی ہے

عزیمت کے پاؤں جو ہزار دفعہ زحل کی چوٹی پر رکھے ہوئے تھا گذار دئے (سوار ہو گیا)۔
اور اُمرا (آباقاخاں) کو اُس کے چلے جانے سے فوراً ندامت حاصل ہوئی اور انہوں نے معلوم کیا کہ وہ پیٹھ دکھا گیا ہے اس طرح کہ پھر اس کا منہ نہیں دیکھا جا سکتا اور یقینی طور پر وہ باطل خیال سے پھر ہاتھ نہیں آتا۔ ع۔ (از مولف) وہ تیر جو کمان کے قبضہ سے باہر نکل جائے۔

ایلچی کو اس کے تعاقب میں روانہ کیا کہ جہاں کہیں بھی اُسے مل جائے واپس لائے منزل بمنزل ڈاک کے آسودہ کھڑے ہوئے گھوڑے اور مرد (مسعود بیگ) زیرک اور تجربہ کار۔ کیا موقعہ تھا تاخیر اور دیری کا۔ اس طرح چلایا کہ صرف چار دن رات میں دریائے جیحوں کے کنارے تک پہونچ دریا کو عبور کر گیا۔ جب براق کی خدمت میں پہونچا۔ تو مشاہدہ کئے ہوئے حالات بیان کئے اور اس کا حسن اٹھنے اور رخصت ہونے میں اس جانب (براق) زیادہ مقبول ہوا۔ ع۔ تیرا خیال یہ تھا کہ اس کے کام کا حکم بدی پر محمول ہوا ہے + (براق نے) قیدو کے پاس ایلچی بھیجا کہ چراگاہ کے میدان کی تنگی کی وجہ سے جو منزل مقرر کی گئی ہے لشکر کا گذارہ نہیں ہو سکتا تھا اور مجبور ہو کر پھر بخارا کی طرف انتقال کیا گیا ہے۔ اب جو آباقاخاں بہت تھوڑی سلطنت رکھتا ہے۔ اگر قیدو اس کو مصلحت سمجھے تو ایک لشکر کے ساتھ مدد کرے۔ تاکہ میں دریا سے ہوا کی طرح گذروں اور اپنی آگ کو اس خاک میں فروغ دوں۔ اور اس سلطنت کا ایک حصہ

اپنے قبضہ میں کروں "

یہ پیغام قیدو کے ارادہ اور رائے کے مطابق پڑا اور وافق الخ "موافق ہوا شن، طبقہ کے" پڑھا - کیونکہ داناؤں نے کہا ہے کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو مقصود کا شکار دوسرے کے کمند سے پکڑے - اور دانا وہ ہے جو بیگانوں کی تلوار سے اپنے دشمن کی گردن مارے - (قیدو) چاہتا تھا کہ اس کے زخم پر پھایا لگایا جائے - اور اس کی سلطنت کی کدو کی بیل کو جو بہت جلد پروان چڑھ رہی تھی آباقا خاں کے قہر کی بادِ صرصر سے ناچیز کردے - اور جہان اس کے ظلم - بدخوئی - جفا اور سنگدلی سے آسودہ ہو جائے - لہذا -

جواب میں بہت دلجوئی اور دلسوزی ظاہر کی - اور اس ارادے کی پختگی اور اس رائے کی درستی پر مبالغہ کیا اور فرمان بھیجا کہ شہزادگان احمد بوری، نیک پے اغول اور بالغو اپنے لشکر کے ساتھ اس (براق) کی امداد اور موافقت کے لئے دریائے پنج آب اور ترمذ کے پتن سے عبور کریں اور جیاد، مبارک شاہ اور قپچاق - براق کے ساتھ مل کر دریائے جیحون کے گذر سے دریا پار کریں - اور کوکا جو بزرگ اور بانیال خیوہ سے جو خوارزم کا گذر ہے اور کوکاچو کوچک - منک کشلاغ کے گذر سے آئیں - اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر براق کے جھنڈے کے اہتمام میں رہیں تاکہ یہ ارادہ پختہ ہو جائے -

جب ایلچی واپس گیا تو براق، لشکر کی فراہمی اور سامان جنگ کی مہیائی میں مصروف ہو گیا پہلے پہل یہ حکم ہوا کہ "کوئی شخص آختہ گھوڑے پر سوار نہ ہو اور جس قدر اس قسم کے گھوڑے ملیں لشکر کے لئے لے لئے جائیں - اور لشکری ہر ایک گھوڑے کی خوراک روزانہ سات من (من ۱/۲ ا سیر) جو اور گندم دیں تاکہ موٹے ہو جائیں - اسی حکم کے ذریعے قحط تمام پیدا ہو گیا - اور جس قدر گائیں اس علاقہ میں ملیں حکم دیا کہ ان کو ذبح کیا جائے اور ان کی کھالوں سے سپریں بنائی جائیں - (یہ سچ ہے کہ بوڑھی گایوں کی کھالوں سے جو سپر بناتے ہیں وہ زمانے کے حوادثات کے تیر کو اچھی طرح روک سکتی ہیں -

ان وجوہات سے مخلوقات ناکامی کی تنگیوں میں پڑ گئی اور کسی کو دم مارنے کی طاقت نہ تھی - اور صرف اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ لشکر کی ضروریات اور ان کی رسد کے مہیا کرنے کے لئے حکم دیا "کہ بخارا اور سمرقند کو لوٹ لیں " پھر مسعود بیگ نے جو رحمت آسمانی کا مسعود پیادہ تھا اس کو منع کیا اور کہا کہ "ولایت موجود کا جو بادشاہ کے تصرف کے قبضہ میں ہے - ویران کرنا - اس ولایت موہوم کے حاصل کرنے کے تصور میں جو

اس کے قبضہ ملکیت سے خارج ہے - دانائی اور عقل کے تقاضا کے خلاف ہے
اور اس قدر رعایت کرنی چاہئے کہ اگر یہ کام رکاوٹ کی گرہ میں پڑ جائے اور واپسی
ضروری ہو جائے تو بخارا کے لوگ بادشاہ کے لشکر کی مہمانی اور پیش کش کے لئے
مدد دیں" براق نے جب سخن حق سنا اور کوئی جواب نہ رکھتا تھا غصے ہو کر مسعود بیگ کو
سات بید کی سزا کا حکم دیا - لیکن ہاتھ لوٹ مار سے کھینچ لیا - اور وہ (مسعود بیگ) "افضل
جہاد ظالم سلطان کے پاس کلمۂ حق ہے" کے درجہ پر فائز ہو گیا -
شہزادوں میں سے جو قیدو کے شاہی حکم سے براق کی ہمراہی کے لئے مقرر کئے
گئے تھے - چپادر - مبارک شاہ - قپچاق اغول اس کی خدمت میں پہونچ گئے اور اس
کے ساتھ مل گئے - اور امرا یاسا در بزرگ، یاسادر کوچک اور مرغاول اور جلایرتائی
نے بھی یہی راستہ اختیار کیا - مگر دوسرے شاہزادوں نے خلاف کیا (اس کی ہمراہی
سے رہ گئے) براق نے لاکھ سوار مہیا کئے - اور ۶۶۶ھ میں دریائے جیحون کو عبور کر کے
خراسان آگیا اور حد بدخشان، کشم، شبورغان - طالقان، بیدہ، مروچق اور مروشاہجان
سے لیکر نیشاپور کے قریب تک کا علاقہ مسخر کر لیا - او شعرا زمانہ میں سے کسی نے اس
کے حق میں کہا ہے - ؎

اُن بالوں سے جو تو نے پیٹھ پر ڈالے ہوئے ہیں - اُنھی سے تو بیشک
جیحوں کو لے گیا -

(مصنف کہتا ہے) اس ذکر کے اثنا تحریر میں حاضرین میں سے کسی نے یہ بیت پڑھا
میں نے جواب میں کہا کہ نظم کے اس سیاق سے معنے حاصل نہیں ہوتے - وہ راوی
و شعر کی آفت جیسے راویوں سے ہے" کے قبیل سے تھا بلکہ بار یک اشارے کی
خوبی اور الفاظ کا ربط اس وجہ سے بہتر نظر آتا ہے - ؎

اس وجہ سے تو جیحون کو بے شک حاصل کر لیگا - کیونکہ وہ بال تو نے
پیٹھ پر ڈال رکھے ہیں -

ان حالات کے درمیان شاہزادہ قپچاق اور جلایرتائی کے درمیان کچھ گفتگو
ہوئی قپچاق رنجیدہ ہو گیا - اور موافقت کی رسی جو کہ پکی اور مستحکم تھی ٹوٹ گئی - اور کٹھ
جس پر سب لوگوں کا مدار رکھتا تھا - (سب کا رخ اس کی امداد پر تھا) دکھائی - اور
اپنے لشکر کے ساتھ واپس لوٹا - راستہ میں جہاں کہیں پہونچتا غارت اور لوٹ مار
کا ہاتھ کھول دیتا اور بخارا کو بھی اس چاشنی (لوٹ) سے محروم نہ رکھا -

القصہ براق نے مملکت ایلخانی (آباقاخاں) کے صاف کرنے کی ہوس میں آرزو کے میدان کو طول وعرض دیا (لمبا چوڑا کیا) اور چمکدار تلوار کے ساتھ جیسا کہ بجلی بادلوں کے اجزا کے پردوں میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے ۔ شاہزادہ تبسین نے لشکر پر چڑھ دوڑا اور اُن کو ہانکنے اور عناد کے بعد ۔ مانند ستاروں کے جو آسمان کے ایک سوار (سورج) کی تلوار سے متفرق ہو جاتے ہیں شکست دیدی ۔

ابتدائے حملہ میں گورگان ایلچی کو اپنے بھائی نکودار اغول کے پاس جو آباقاخاں کے دربار میں ملازم تھا بھیجا تھا ۔ اس بات کی اطلاع دینے کے لئے کہ ہم (براق) ایسے لشکر کے ساتھ جو موجیں مارنے میں اتھاہ (بہت گہرے) سمندر کی مانند ہے ۔ ملک آباقا کو پڑاؤ (سیرگاہ یا چھاونی) بنانے کے ارادہ سے دریائے جیحون سے عبور کریں گے اور اس علاقہ کو لشکر کی چھاونی بنائیں گے ۔ چاہئے کہ تم زمانے سے آگاہ اور لڑائی کے منتظر رہو" خط کو توبرہ کے اندر پوشیدہ کر دیا گیا ۔

جب ایلچی نے براق کا پیغام پہونچایا تو پیچھے سے یہ خبر بھی پہونچ گئی کہ براق دریائے جیحون کو عبور کر چکا ہے اور پادشاہی لشکر کے ساتھ گتھم گتھا ہو گئے ہیں بلکہ بہت سرمٹی میں مل گئے ہیں اور شاہزادہ تبسین نے ہرات میں مقام کیا اور ایلخانی لشکر کی امداد اور جھنڈے کے اُٹھنے کی خواہش ظاہر کی ۔ پادشاہ بھی مستعد حرب اور لڑائی کی آگ کو جلاتے ہوئے حدود آذربیجان اور عراق میں آیا اور غنیمت کو کثیر لشکر اور بے انتہا سامان کے ساتھ بطور مقدمہ کے تبسین کے پاس پہلے لشکر کی مدد کے لئے روانہ فرمایا اور فراہمی لشکر کے لئے آباد ممالک کے اطراف سے ایلچی ۔ مانند پانی کے بادل سے اور آگ کے سخت پتھروں سے ۔ کھینچے گئے ۔ (پیدا ہو گئے) اس اثنا میں نکودار جان بوجھ کر (بقول علامہ شادان "خوف سے" میں نے "جان بوجھ کر" اس لئے ترجمہ کیا ہے کہ پہلے نکودار کو اطلاع مل گئی تھی) اپنے لشکر سمیت بھاگ کر گرجستان کی راہ چلا گیا ۔ اور زمانہ کی خو بھی عادت ہے (بھاگ جانے کی)

آباقاخان نے چاہا کہ پہلے اس (نکودار) کے حال کا تدارک اور انتظام کیا جائے تاکہ اس کی سرکشی کی نافرمانی متعدی امراض کی طرح دوسرے شاہزادوں میں سرایت نہ کر جائے ۔ تیسر اسوں توبین کو اس قدر لشکر کے ساتھ تیار اور مستعد کر کے اس کے پیچھے جیسا کہ ٹوٹنے والے ستارے شیطانوں کے پیچھے چلتے ہیں ۔ بھیج دیا ۔ بعد اس کے کہ فریقین کی ملاقات نے ہاتھ دیا (ملاقات ہو گئی) ۔

ایک شور اٹھا دونوں فوجوں سے۔ اور میدان جنگ کی طرف چلے گئے۔
مقابلہ اور جنگ نے طول کھینچا اور حملہ طوالت تک پہونچ گیا۔ سکزی بہادر نے امراء نکودار
میں سے حملہ کردیا اور قریب پانچ سو آدمیوں کے شیرا موں کے لشکر میں سے تیز تلواروں
کے میان میں گئے (قتل ہوگئے اور تلواریں اُن سے گذر گئیں) - پھر ایلخانی لشکر اس
حملہ اور مقابلہ میں کامیاب اور فتح مند ہوگیا اور توفیق ربانی کی مدد سے متواتر حملوں میں
سکزی بہادر کو قتل کردیا۔ اور اس لشکر (نکودار) کی تمام فوج ہلاکت کے گڑھوں
میں کھینچ دی گئی۔ اور چند گرفتار ہوکر قید کردئے گئے۔ نکودار ثبات اور قرار کا سامان
نہ دیکھ کر ایک ہزار سوار کے ساتھ گرجستان کے اندر چلا گیا اور داؤد ملک کا۔ پناہ چاہنے
اور امن حاصل کرنے کے لئے دروازہ کھٹکٹایا اور اپنی لڑکی اس کو (نکاح میں) دیدی
تاکہ شاید رشتہ داری اور اس کی پشت پناہی سے مخالفت کی بدی اور تکلیف سے محفوظ
رہے - فوج گرجستان کی اصل کی دشمنی اور اعتقاد کی بدی (بدنیتی) حرکت میں آئی۔ انہوں
نے ارادہ کیا کہ نکودار کو ہلاک کرڈالیں - اُسے اُن کے مکر کی ناپاکی کی اطلاع مل گئی
توفیق کے تلقین کرنے والے کی نصیحت سے "آگ نہ کہ عار۔ موت نہ کہ ذلیل دنیا"
پڑھا۔ اور عقاب کے شہپروں کے ساتھ رات کی تاریکیوں میں جو کوے کے رنگ کی
مانند ہے اور ضرب المثل ہے کہ "رات چھپا دیتی ہے مصیبت کو" خود کو باہر (گرجستان کے)
پھینک دیا اور ایلچی (آباقاخاں کے) دربار میں بھیج دیا اور عذر کی جگہ استغفار
کی زبان سے ایلخان کی چشم پوشی اور معافی کو وسیلہ بنایا۔ جب حاضری دربار کا شرف
حاصل کیا تو آباقاخان نے اس کی پرورش کی اور انعامات عطا کئے۔ خاطرداری اور
دلجوئی کی آستین کے ساتھ رعب، ہراس، خوف اور مایوسی کی گرد اس کے حال کی
پیشانی سے دور کردی اونٹ کی تبدیلی اور اطاعت کی رسی سے نکل جانے کی بابت
سوال کیا۔ (نکودار نے) عرض کیا (جواب میں) کہ "براق کا خط جو مشتمل تھا گمراہ کرنے
ورغلانے اور جادۂ وفا اور اخلاص سے منحرف کرنے پر آیا۔ اگرچہ مجھ غلام کی عقیدت
اس کا انکار کرتی تھی مگر ایلدر بہادر اور کوکاجی نے مجھے اس ارادہ پر رغبت دلائی
ماجرا کی کیفیت جیسا کہ واقع ہوا عرض کردی ہے اگر حقوق کے جلدی بھلا دینے اور انکی
نافرمانی اور عصیان کے مقابلہ میں سپاہیوں کی حقیق رنگ تلوار کو شہ رگ کے چند قطروں
کے ساتھ رنگنے کا حکم دیں - شعر - تو ہم ہے سر، جلاد ہے تلوار - حکم تیرا ہے اور اگر
بندہ پرور پادشاہ کی مہربانی آیت منہا المغضوب (غصہ نہیں کیا گیا) پڑھے اور زندہ

رکھنے کی سراپا کے ساتھ بندہ کی اس وحشت کا تدارک نیک غلامی میں دیدے تو یہ گناہ کو جلانے والی معافی سے ۔ جو ہر مجرم کی شفاعت کرنے والی اور ہر دادخواہ کی محرم راز ہے بعید نہیں ہے ۔

عقل کو شراب تباہ کر دیتی ہے اور آنکھ کو نیند ۔ گناہ کو معافی دھو دیتی ہے اور کپڑے کو پانی ۔

اس عبارت کو سننے سے جس کا ترجمہ یہ کلمات (بالا) تھے ۔ بادشاہانہ مہربانیوں کے اسباب اور خسروانہ عنایات کے وجوہات حرکت میں آئے اور مزید مہربانی ۔ اس عفو کے بعد جو قدرت میں تھا ۔ مبذول کی ۔ یہ ضروری ہے کہ عذر کی خوبی اور بات کی لطافت لغزشوں کے معاف کرنے میں بڑی تاثیر رکھتی ہے ۔

دیگر فریب دینے والے امیروں کو جو شہزادہ کے ساتھ اور دام فریب و مکر اس کے راستہ میں بچھائے تھے تلوار بے دریغ گذار دئیے (قتل کر دئیے) اور نکودار کی طبیعت کے مصور نے جس کی مانند کسی صورت کو تتار چنگل ، قتقل ، قرنغ اور قی سے نہیں بنایا تھا ۔ کو قرامیشی نوئین سپرد کر دی ۔ (یعنے سلاح خانہ کی داروغگی عطا کی ۔)

جب یہ کام پورا ہو گیا اور یہ مہم طے ہو گئی تو پورے یقین ۔ مکمل غور و خوض ؛ قاطع حکم ، پختہ تدبیر ، بوڑھی رائے اور جوان بخت کے ساتھ براق کے انگاروں کے بجھانے ، متحرک شر کے ساکن کرنے اور اس کے عارض ہونے والے نقصان کے دفع کرنے کے لئے پچاس ہزار لشکر کے ساتھ بلاد مشرقی کا ارادہ فرمایا ۔ اتبائی نوئین کو تو داؤن بہادر کے ساتھ بطور ہراول کے آگے بھیج دیا اور یزدار قنغرتائی اُجای ، تکشی ، نکودار ، اور ہولاجو شاہزادگان اور ارغون آقا ، ارغسون ، مازوق احمد ، کوچاک ، تیمور ، الیناق ، منکسار ، عبداللہ پسر تولاک باورچی اور اراجو امرا کے جھنڈے مبارک فال اور ہمایوں شگون پر حرکت میں آئے ۔

جب خراسان کی بساط نے لشکر ایلخانی کے گھوڑوں کے سموں سے محیط فلک کے میدان پر سرفرازی کی (یعنے گرد گرد آسمان پر پہونچ گئی) اور اس حدود کے لشکر جمع ہو گئے تو بارگاہ ایلخانی (آباقاخان) میں اطلاع پہونچی کہ براق اور نیشت کے درمیان بغیر نیکی کے (بری طرح) بڑی لڑائی ہوئی ۔ اور لشکر ایلخانی کو ایک سال کے عرصہ میں ۔ کہ براق نے وہاں اقامت کی تھی ۔ بہت پریشانی اور تکلیف ہوئی ۔

براق کے دو بہادر امیر تھے۔ کہ بہادری کی گٹھڑی کا منہ اور سپاہ صفدری کی پشت (مدد) اس زمانے میں انہی کو جانتے تھے۔ ایک کا نام "جلار تاے" تھا جس کی کمان یقین کے ساتھ نہ کہ گمان اور شک کے ساتھ۔ چرخ فلک کی طرح کسی انسان سے مغلوب نہیں ہوئی اور دوسرے کو "مرغاول" کہتے تھے جو حصول شجاعت، فرزانگی، کمال بہادری اور مردانگی کے ساتھ "یائے کا علم" یعنے بارش کے پتھر کا علم خوب جانتا تھا اور اس نے دعویٰ کیا ہوا تھا کہ اسپ قنغز کو قنغر الاتک میں باندھوں گا اور اسپ آلا کو الاطاق میں چھوڑدونگا۔ ورنہ ان کے آسودہ کرنے اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے۔ لگام کو اُن کے سر سے نہ کھولونگا اور زین کا نمدہ خشک نہ کرونگا اور پوربہا (نام شاعر) نے اس بیت کے ساتھ اس قصیدہ میں سے جو صاحب شمس الدین کی مدح میں نظم کیا تھا۔ اسی کو مراد لیا ہے۔ ~~

تیرے فراق کے مرغاول نے ملک میں صبر کیا ہے۔ تو لشکر براق کیساتھ لوٹ میں برابر ہے۔

آباقاخاں لشکر کو ہرات کی طرف لے گیا اور مقام آب سیاہ میں لڑائی کی آگ کو بلند کیا۔ ~~

جب کوہ کے سر پر سورج نے تلوار ماری تو یاقوت کی مانند دنیا کا منہ سفید ہو گیا۔

اور جب سبز تخت والے پادشاہ نے جڑاؤ دار تاج کے ایک کونہ کو ظاہر کیا اور روشنی کے سلاح داروں کی تلوار کے ڈر سے ستاروں کا گروہ پردہ کی امن گاہ میں بھاگ گئے تو آباقاخاں افراسیاب کی ہمت والے نے چونکہ جمشید کے رعب اور فریدوں کے دبدبہ والا تھا اور لشکر، تہمتن کے دل والا اور رستم کی طاقت والا۔ زمین کو بھی لشکر کے تعرض اور گھوڑوں کی ٹھوکر سے لوہے کے جسم والا بنا دیا۔

دوسری طرف سے براق بھی قوی دل، مکمل رعب اور کثیر شوکت کے ساتھ اس لشکر کے درمیان جس نے اپنا منہ سوائے صیقل شدہ تلواروں کے کسی چیز میں دیکھا تھا اور جس نے اپنے ابرو کی مانند ہمیشہ کمان کشی کی عادت کی ہوئی تھی۔ بیٹھ گیا اور فتنہ کی گرد آسمان کی بلندی تک اٹھ کھڑی ہوئی۔ صفوں کے برابر کرنے اور لشکر کی آراستگی کے بعد، قلب (لشکر کا درمیانہ حصہ) میمنہ (دایاں حصہ لشکر کا) میسرہ (بایاں حصہ لشکر کا) منلاح (اگلا حصہ لشکر کا) اور ساقہ (پچھلا حصہ لشکر کا) کو دلاور

جنگجوؤں اور کینہ ور بہادروں سے مزین کردیا اور فریقین کے دل میں عاشقوں کے دل کی طرح وداع کے دن کے خوف سے ؎

چیتے اور شیر حرکت کرتے تھے جھنڈے کے ہلال پر - اور تن قیمتی کپڑے تھے اور روح شمالی ہوا

میدان جنگ کو دشمنی کے ہاتھوں کھول دیا اور تلواروں کے قبضہ کو روک لیا - اور زمانہ درمیان میں لاکھ آنکھ سے نظارہ میں محو تھا (بلکہ نظارہ بنا ہوا تھا) ؎

کہ کس کے اقبال کی آگ اوپر چڑھتی ہے - اور کس کی تلوار کا قبضہ خون سے آلودہ ہوتا ہے -

دونوں لشکروں کے بہادروں نے آتش سیر گھوڑوں پر زمین کو تلوار کے چشمہ کے پانی سے سیراب کردیا - جب جنگ کی چکی پھرنے لگی اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کے پیالے لبالب بھر گئے تو آسمان نے مٹی آلودہ تاریک چادر اوڑھ لی اور زمین نیزوں کی چمک سے آسمان کی طرح چمکدار ستاروں سے مرصع ہوگئی - ؎

سواروں کی گرد سے اس چوڑے فراخ بیابان میں - زمین چھ ہوگئی (ساتویں گرد ہو کر اڑ گئی) اور آسمان آٹھ (آٹھویں گرد آسمان بن گئی) -

تلوار نے گردنوں کے ساتھ سرزنش کی زبان دراز کی ہوئی اور سپر نے سخت منہ سامنے کیا - کمان کے ابرو نے ایک کرشمہ سے گوشۂ چشم سے یار کے غمزہ کی طرح خون ریز ناوک روانہ کیا - جو سرکہ "گرز" اور "گوپال" کے دعوے سے ملزم نہ بنتا - آبدار تلوار قاطع حکم کے ساتھ اس کو فیصلہ تک پہنچا دیتی - اور اس کی عمر کے تمسک کو خون کے ساتھ رجسٹری کردیتی - کہ اچانک براق جلار تاے کے ساتھ میمنہ کی طرف سے اندر چلا آیا اور صدمول کی طاقت سے میسرہ کو جو بالمقابل تھا اور ارغون آقا اور تیکتور کے، دس ہزار سوار کے ساتھ - سپرد تھا - لے لیا اور منتشر کردیا - جیسا کہ بادصبا گلاب کے پودے پر چلتی ہے اور اس کی واپسی میسر نہیں ہوتی - ان کو بھی زخم لگائے اور وہاں سے باہر نکل گیا تاکہ علم کو چھین لے - اور علم ارغون آقا کے پاس تھا اور وہ آنکھ رہا تھا - چنانکہ ان متراد ف حملوں اور پے درپے لڑائیوں کی ہوا آگے گذر گئی - قریب تھا کہ براق مراد اور کامیابی کی گوی، بہادری کے ڈنڈے سے مقصود کے کوچہ تک پہنچا دیں - کہ سنتائی نوئین پیادہ ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ جو شخص کہ آج لڑائی کے میدان میں ثابت قدمی اور استقلال کے پاؤں پھیلا دیگا (ثابت اور مستقل رہیگا) میں اسے کیا کہوں ! - اس

کو خدا جانتا ہے اور چنگیز خاں کی روح - ہم یہاں جان کو ہار دیں اور دشمن پر حملہ کریں اور پورا بہا کا ہے یہ شعر ؎

تیرے عشق کے حملہ کی میں تاب لایا ہوں اور بس - جیسے جنگ براق میں
تمام امیروں سے سنتائی نوئین -

اس سخن (تقریر) سے لشکر کو سکون قلب حاصل ہوا اور پھر حملہ کر دیا - نرمی لڑائی کے ساتھ بدل گئی - بار دیگر مقابلہ اور قتال کا عزم کیا اور بذات خود حملہ کرنے اور لڑائی میں درازی کرنے کی طرف رُخ کیا - تیر اولوں کی طرح جو بادلوں کی چھلنیوں سے گرتے ہیں - چلنے لگے آباقا خان نے، بہادران لشکر کے ساتھ جو تاریک غبار میں نیزہ کے پھلوں کے ساتھ سیر و تفریح کر رہے تھے اور تیروں کے ساتھ جو موت کے قاصد تھے - ہم راز ہو کر کہتا تھا - ؎

گویا کہ موت کے گھاٹ میں اترتے ہیں پیاس سے - یا سونگھتے ہیں نیزوں
سے ریحان کو -

میدان میں لڑائی کو گرم کیا اور دشمن کا کام خوار ہو گیا - ؎

ایسے وقت میں کہ شیر نہیں طاقت رکھتا حملہ کی - اس میں اور نہ بھیڑیا کسی حیلہ کی

گویا کہ مختار (عثمان نام شاعر غزنی ہمعصر حکیم سنائی) نے ایلخانی تعریف میں ان دو بیتوں کو نظم کی پوشاک پہنائی ہے - ؎

اس کے زخم کے خوف سے پناہ چاہنے والے اس کے آگے - جنگ کے روز
سیمرغ، چیتا، شیر اور اژدھا، سانپ - (سیمرغ) چھپائے ہوئے آنکھوں
کو جنگل میں، (چیتا) بیٹھائے ہوئے بچہ کی گردن پر - (شیر) رکھے ہوئے پتہ کو
چوٹی پر، اور اژدھا لئے ہوئے مُہرہ دانتوں میں -

آخر کار انہوں نے مرغاول کو جو حملہ کا شیر اور انتقام کی تلوار تھا - اور اسپ قنغر کو قنغر الانک میں باندھا چاہتا تھا - کمان کے تیر سے زندگی کی سواری سے اُتار دیا - اور ہلاکت کے پیالہ کی چاشنی چکھائی - جلار تائے کو بھی چونکہ اس کا لوکر تھا اور دشمن کی سپاہ کا پشت پناہ ؎ اور پہونچ گیا اس کا پانی گڑھے میں ؎ دوزخ میں اس کو نخواب کیا گیا - اور بہت سے براقی لڑائی کے میدان میں موت کا نشانہ ہو گئے - براق نے لا ینفعکم الفرار (تم کو نہیں نفع دیگا تمہیں بھاگنا مگر تھوڑا) کی شاہراہ کو نہایت غنیمت اور خلاصۂ مقصود شمار کیا گیا -

اس وقت مغربی اشرقی (سورج) نے غروب کی تھیلی میں چھپنا چاہا۔ اور روپہلی ستارے نیلگوں مصلے کے رخ پر آشکارا ہوئے۔ عاجزی سے پشت دکھائی اور اس لشکر کے حملوں کی دستبرد سے اکھڑے پاؤں، اشک حسرت گرانے والی آنکھوں اور آتش غیرت میں پگھلے دل کے ساتھ دریائے جیحون پر سے گرد کی طرح گذر گیا۔ تینو اور خیمے اپنی چھتوں کے بل گرے ہوئے، غصب کی غنیمت اور سلب (لوٹ چھین) کا داؤں یا لقمہ ہو گئے پادشاہ کامیاب ہو گیا۔ انواع غنیمت سے ہاتھ دراز کئے ہوئے اور باز کی طرح تیہو کے شکار میں دوڑتے ہوئے اور دشمن ذلت و رسوائی کے بیابان اور خواری کے گڑھے میں سرگردان تھا۔ پادشاہ نے قرار سابق کے مطابق تبسین کو عمدہ لشکر کے ساتھ خراسان میں معین فرمایا اور خود اردوئے خاص (شاہی کیمپ یا قلعہ) کی توجہ کے ارادے سے، فتح اور ظفر دائیں اور بائیں بازو ل پر دوڑتی ہوئی اور زبان نصرت ؎

اس کے رکاب کے نیچے دیکھو کہ آفتاب حلقہ بگوش ہے۔ اس کی باگ کے
سامنے دیکھو کہ روزگار سائیس ہے۔

باگ اٹھائی۔

جب مبارک طالع کے دبدبہ اور دولت روزافزوں کے شکوہ کے ساتھ عزت اور جلال کے مرکز میں نزول فرمایا۔ علاقہ کے ساکنوں کے کان اس فتح نامدار کی بشارتوں سے آراستہ کر دئے اور حسب دستور عدل اور انصاف کے جھنڈے کو جو دوام پادشاہت کا موجب ہو سکتا ہے۔ بلند کیا۔ ؎

دنیا میں فتنہ کب پاؤں سے بیٹھتا، اگر تیری تلوار اسے نہ کہتی کہ اٹھتے (بیٹھ جا)

براق وہاں سے تقریباً پانچ ہزار سوار کے ساتھ بہت قلق اور اضطراب اور کام کی پریشانی میں۔ ؎۔ (ازمولف) گویا کہ وہ اس معشوق کے مشکیں (بکھرے ہوئے) بال ہیں + پھر بخارا گیا شکست کے علامات اس کے حالات پر ظاہر اور محنت اور بدبختی کے وفد کثیر اور متواتر۔ باوجود اس کے کہ زمانہ سے کامیابی نہ دیکھی۔ اس کو مرض فالج نے۔ ہم اس سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں۔ بوجہ گر جانے کے جس کا لڑائی کے میدان میں اتفاق ہوا تھا۔ منہ دکھایا۔ حرکت کرنے والی قوتیں، پٹھوں اور اعضا کے حرکت دلانے سے یعنی کے ساتھ حرکت ارادی متعلق ہے۔ باز رہ گئیں۔ چنانچہ چوبی پالکی اس کی خاص سواری بن گئی۔ ؎۔ غنیمتوں کی بجائے عمر نے عصا ہاتھ میں دے دیا + پھر اس (براق) نے دعوی کیا کہ میں نے اسلام کے ہار کو گلے میں ڈال لیا ہے (مسلمان

ہو گیا ہوں") اور اس کا سلطان غیاث الدین لقب رکھا گیا۔

(براق نے) ایلچی قیدو کی خدمت میں بھیجا اور پادشاہزادوں کے بھاگ جانے وغیرہ خلافی، لشکر کے منتشر ہونے اور پریشان حالی کی اُسے اطلاع دی۔ قیدو نے جواب میں گناہ اُسی پر رکھا اور قصور اس کا قرار دیا اور فرمایا کہ شہزادوں کا جو گروہ آیا رنجیدہ خاطر ہو کر واپس گیا ہے اگر کوئی اور آیا ہوتا تو بھی یہی صورت تھی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس (براق سلطان غیاث الدین) نے اپنے سخن کو بدل دیا ہے اور اس یورت (منزل) کے ساتھ جو ہم نے اتفاق کر کے مقرر کی تھی وہ راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ تمام لشکر کو اپنے ناموس اور رونق ملک کی طرح خود کامی سے برباد کر دیا۔ "جیسا کہ گدھے نے دو سینگ طلب کئے تو کان بھی ضائع کر بیٹھا" اس جواب کے ساتھ شاہی فرمان بھیج دیا۔ اور اس کی رسد اور چراگاہ لشکر مقرر کر کے کہا کہ یہ ایام سرما بخارا میں رہے۔ بڑے جشن کے وقت جو ہم چھوٹے بڑے اکٹھے ہونگے تو اس کے کام کا انتظام کیا جائے گا۔

براق نے وہ سرما بخارا میں گذارا اور ہر طرف سے لشکر اس کے پاس جمع ہوتا رہا چنانچہ تیس ہزار لشکر اکٹھا ہو گیا اور موجودہ خزانے لے لئے۔ اور پالکی میں بیٹھ کر لشکر سمیت سیستان کی طرف چلا گیا اور چاہا کہ اُن شہزادوں سے جنہوں نے بلاد مشرقی کے ارادہ اور عزم میں قصور کیا ہے اور اس کی خدمت سے پیچھے رہ گئے ہیں انتقام لے۔ اس خیال سے اس نے "براق تبیکچی" کو روانہ فرمایا کہ "احمد بوری" کو دربار میں حاضر کرے اور "براق تبیکچی" کی زبان سے نکلا کہ اگر وہ سرکشی کرے اور لڑائی کی ضرورت پڑے اور جنگ میں قتل ہو جائے تو کیا ہوگا؟ براق نے فرمایا کہ وہ اس کا راستہ ہے (یعنی قتل ہو جائے تو اچھا ہے۔ یا تمہارے اختیار ہے کوئی ہرج نہیں) ــ

اسی طرح یاسا در بزرگ "نیک پے اغول" کے حاضر لانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اتفاقاً براق تبیکچی شکارگاہ میں احمد بوری کو مل گیا اور اس کے ساتھ تھوڑے آدمی تھے جب اُسے معلوم ہو گیا تو براق کی خدمت میں حاضر ہونے سے تاخیر کی اور اپنے خیمہ گاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ براق تبیکچی نے پیچھے سے تعاقب کیا اور اس میں مبالغہ کیا اور احمد نے ایک تیر اس کی طرف پھینکا۔ براق تبیکچی نے بھی جواب میں تیر کھولا تو وہ احمد بوری قتل گاہ میں آکر اپنی جگہ ٹھنڈا ہو گیا۔ (مر گیا)۔ ؎۔ (از مؤلف)

اے گرم رو آسمان، تمام سردی، گرمی تجھ سے ہے ــ

اور دوسری طرف یاسادر بزرگ ۔ نیک پے اغول کے پاس پہونچا ۔ اُسے معلوم ہو گیا کہ براق کا خیال کیا ہے ؟ ۔ اور اس کا ضمیر مطلق پر پیچیدہ ہے ۔ یاسادر بزرگ بخارا میں پہلے نیک پے اغول کے ساتھ خدمت موکد رکھتا تھا (اس کا خادم تھا) شہزادہ نے اپنے گذشتہ حقوق نعمت کو مغلوں کی رسم اور عادت کے مطابق اس عبارت کے ضمن میں بیان کیا کہ " تو اتنی مدت ہمارے موٹے آختہ گھوڑوں پر بیٹھتا (سوار ہوتا)، رنگا رنگ کے لباس پہنتا اور شراب کے پیالے ہمارے ہاتھوں سے پیتا رہا ۔ شاید اُن حقوق کے مکافات اور بدلہ کے لئے تو آج آیا ہے تاکہ ہمیں ہلاکت کے اژدہا کے منہ میں ڈالدے " اس نے انکار کیا اور کہا ۔ ترجمہ " تو قسم چاہتا ہے تو قسم ہے خدا کی اور اس کے دیدار کی + کہ سوائے حاضر کرنے کے مجھے کسی مکر اور کسی مکروہ (ناگوار بات) کی اطلاع اور علم نہیں ہے اور اس کا رد اور قبول کرنا شاہزادہ کے ارادہ پر موقوف ہے "۔ وہ اس کہانی کے بیان کرنے میں تھا (ابھی کر رہا تھا) کہ احمد بوری کا ایک نوکر واقعہ کے وقوع کی کیفیت کی خبر دینے کے لئے پہونچ گیا تو نیک پے اغول کو براق کا ارادہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ۔ اور اس کی خدمت میں نہ گیا ۔ تمام شاہزادے اس کے انتقام کے ارادہ سے مطلع ہو کر اس سے متنفر ہو گئے اور دونوں یاسادر (بزرگ اور کوچک) باقی اُمراسے متفق ہو گئے اور اس (براق) کو سب نے ترک کر دیا اور قیدو کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ تمام لشکریوں نے ہتھیار گردن میں ڈال لئے (حمائل کر لئے) اور براق کے جبر، دلیری، ظلم اور بے باکی سے فریاد کی قیدو نے ان کی پرورش کی اور منزل مقرر کی ۔

براق رونق کو کام سے دور اور خوشدلی کو سینہ کے میدان سے مہجور دیکھکر آخر کار اپنی بیگم توکای اور خادموں کے ساتھ ۔ ترجمہ ۔ (از مولف) گردش چرخ سے دم سادھے ہوئے (خاموش) + قیدو کی خدمت میں پہونچا ۔ لشکر، اس کام کی طرح جو ہاتھ سے نکل گیا ہو ۔ بخت، پریشان زمانہ کی طرح ۔ اور اس کی مژگاں کی نوک نے آنسو کی زبان سے یہ بیت (بلکہ مصرع) صنعت تردید (صرف یا کے ساتھ دو یا زیادہ چیزوں کا بیان کرنا) میں جب کہ انہوں نے اس کو تردیجا چہرہ کے بیاض (سفید کاغذ) پر سرخی سے لکھا (خون کے آنسو روتا تھا) ۔ ترجمہ ۔ زمانہ نہایت آشفتہ اور پریشان ہے یا تیرے زلف ہیں (اس کی طرح) یا میرا کام ہے +

قیدو کا دل اس کے ناواجب فعلوں سے ملول ہو گیا تھا اور معافی اور چشم پوشی

کی باگ اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس کے چھوڑ دینے کی عقل سے اجازت نہ پائی کیونکہ ایک دفعہ آیت والعافین الخ "لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں" کو، اگرچہ اس کے معنے سے بے خبر تھا۔ عمل میں لا چکا تھا۔ نیز داناؤں نے کہا ہے کہ آزمودہ کو آزمانا غضبناک شیر کی پیشانی کو اُنس کی توقع سے کھجلانا، اور دشمن کو قید سے رہائی کا موقع دینا دیوانوں کا کام ہے۔

آخر کار اس کو شربت (زہر) پلائی گئی جس سے اس کی عمر کا پیالہ بغیر شراب (روح) کے ہو گیا۔ اور اس کے اقبال کا پانی سراب (چٹیل میدان، جہاں ریت کے ذرے پانی نظر آتے ہیں) کا نمونہ۔ اور اس کے زمانہ کا حاصل مصنف کا کہا ہوا یہ شعر ہے اس کتاب میں۔ ۵

براق کا اقبال بجلی کی چمک تھا۔ مٹ گیا جب اُسے آنکھوں نے دیکھا۔

اور یہ واقعہ ۶۶۶ھ میں ہوا۔ اور اس کی مدت سلطنت چھ سال تھی۔ شیخ نے کیا اچھا کہا اور کیا اچھا سوچا کہ انجام زوال ہے + اور سلطنت ہمیشہ رہے گی (صرف) اس بادشاہ کے لئے جو بلند اور برتر ہے۔

اس ذکر کا بقیہ حال

براق کے چار بیٹے تھے۔ بیکتمور، توا بور، تاہو اور لاداہی۔ اس کے بعد آلغو کے بیٹے چوبا اور قیبان، لشکر کے ساتھ اُن سے مل گئے۔ اور چونکہ اس حال کے درمیان براق رباعی مزید فیہ (چار سے زیادہ، چھ ہو گئے) اور مطابقت کے اسباب سے بنا مضاعف (وہ حروف ایک جنس کے۔ ایک شد سے ایک آواز سے پڑھے جاتے ہیں) کی طرح مدغم (مل گئے) ہو گئے تھے۔ اتفاق سے (مل کر) "قیدو" کے ساتھ مخالفت شروع کر دی۔ اور خجند کی سرحد سے بخارا تک ویران کرنے اور عذاب دینے کے لئے ہاتھ دراز کر دئے۔ بلاد ماوراء النہر۔ جسے مدت کے بعد بوجہ پراگندہ لوگوں کے اکٹھا ہونے اور گھر سے نکلے ہوئے لوگوں کے مل جانے کے، علاقہ کی آبادی اور باشندگان کے آرام کرنے کی امید حاصل ہو گئی تھی۔ پھر ساکن اور رہنے والوں سے خالی ہو گیا۔ اور مدتوں تک وہ علاقہ، فریقین کی کشمکش اور دو لشکروں کی کشمکش کے درمیان امن، خوشدلی، فراغت، اور آسودگی سے۔ جو تمدن اور آبادی کو تقاضا کرتے ہیں مہجور رہا۔ اور چند دفعہ ان کے درمیان لڑائی ہوئی اور ہر بار نصرت کی ہوشیاری کی وجہ سے قیدو کا لشکر فتحمند ہوا اور مخالف شکست کھا گئے۔

تا ۶۷۱ھ میں صاحب دیوان نے آباقا خاں کی خدمت میں عرض کیا کہ قیدو اور دیگر شہزادوں کے درمیان بوجہ بلاد ماوراء النہر کے جدال اور لڑائی کا میدان بچھا ہوا ہے جو شخص بھی وہاں قدرت اور استعداد پاتا ہے اپنے دماغ میں محال خیالات کو (دل میں) جگہ دیئے ہوئے ہوتا ہے۔ مصلحت اس میں ہے کہ لشکر بھیجا جائے اور وہ علاقہ ویرانی کے پیشکش کیا جائے (ویران کر دیا جائے) تاکہ بے فائدہ مانع درمیان سے اٹھ جائے۔ حکم نافذ ہوا کہ نیاک بے بہادر، چارود اور آقبک ترکمان - بخارا - اور اسی قدر لشکر یوسف، قرغدای اور جنتیمور کے بیٹوں جومرغدای اور ایلایوقا امرا کے اہتمام میں۔ خوارزم جائیں اور ایک ہی دفعہ اس علاقہ کی عمارتوں کے نشانات بھی مٹا ڈالیں۔ مثل مشہور ہے کہ گرگ کو چیرنا پھاڑنا نہ سکھایا جائے۔ - بیت - تو مردہ لڑکے کی ماں کو رونا اور زاری نہ سکھا۔

فرمان شاہی کے حسب الحکم ایسا لاتعداد لشکر روانہ ہوگیا کہ لشکر مغول کے آوازہ پہنچتے ہی مسعود بیگ بھاگ گیا۔ اور ارباب بخارا اور سمرقند کے بہت سے لوگ وطن چھوڑ کر اطراف میں چلے گئے۔ اور بہت سے لوگ تھے جو وطن کے خیال کو سوائے خواب کے نہ دیکھتے تھے اور "یاد جوئے مولیان" میں یہ خط لکھتے تھے کہ ؎

اے میرے وطن اگر زمانہ سابق نے مجھے تجھ سے کھو دیا - تو چاہیے کہ عیش کرے

اور خوش رہے تیرے ساکن کا دل -

پسران جنتیمور لشکر کے ساتھ خوارزم گئے اور کرکانج جو دارالسلطنت تھا - خیوہ اور قراقس میں قتل تمام اور بے حد لوٹ مار کر دی -

اور دوسری طرف سے نیاک بے بہادر مع لشکر سات رجب سال مذکور (۶۷۱ھ) میں بخارا آیا اور سات دن قتل عام کیا اس طرح کہ دس ہزار آدمی نے زمین کے پیٹ میں منزل آباد بنائی۔ اور سوائے مارنے، چھیننے، قتل کرنے، غارت کرنے، بیخ و بن سے اکھاڑنے اور جلانے کے اور کوئی شغل نہ رکھا۔ سبحان اللہ (اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے) گویا کہ یہ جواب تھا مسعود بیگ کے اس استہزا کا (جو) صاحب دیوان کی ملاقات کے وقت (کیا تھا)۔

القصہ وہ مدرسہ - کہ اس (مسعود بیگ) کا ایجاد کردہ تھا اور بسیط آباد جہان میں اس جیسا مدرسہ، کمال آراستگی کے ساتھ کوئی بیان نہیں کرتا - اور قریب ہزار طالب علم کے اس کے گوشوں میں علم کی تحصیل اور نفس کی تکمیل میں مشغول رہتے تھے۔ آگ کی نذر کر دیا گیا اور غم سے ملا ہوا اس کا دھواں بلند آسمان تک پہونچا دیا اور فردوسی کے کہنے سے یہ شعر گاتا ؎

(لڑائی) وہاں تک سخن پہونچا دیتی ہے - کہ پرانے گھر (صدیوں کے آباد) ویران کر دیتی ہے

جب قتل اور غارت سے فارغ ہو گئے۔ پچاس ہزار شریف عورتیں، کنواری لڑکیاں اور بچے جو لطیف دیدار، خوش گفتار، خوش رفتار، سو معشوق کی طرح آراستہ، دل بیقرار کو پریشان کرنے والے اور بازار اور روزگار کا فتنہ تھے۔ غلام بنا کر دریائے جیحوں تک لے گئے پھر جوبا اور قبان (پسران آلغو) لشکر کے ساتھ پیچھے پہونچ گئے اور اُن قیدیوں کے نصف کی مقدار کو واپس لے کر بخارا پہونچا دیا۔

ماوراء النہر کے باشندوں نے اس قصہ اور لوٹ کو آقباک ترکمان کے ورغلانے اور مکر و فریب کا نتیجہ قرار دیا۔ اور آقباک ایک بدگمان، غضبناک اور یک چشم ترکمان تھا کاش اس کی دونوں آنکھیں برابر ہوتیں۔ جو ظلم اور بے راہ روی کی آگ جلانے کا حریص، اور شر اور فساد کی تند ہواؤں کے حرکت دلانے پر راغب تھا۔ اس کا مولد (جائے پیدائش) بخارا کے دیہات میں سے تھا۔

اور اللہ تعالیٰ کے قضا اور حکم سے بخارا جو کئی سال تک مثل باطل کی طرح مہمل اور ویران رہا۔ اور ان ایام میں خوش حالی کی ہوا نے متوطنوں کے دماغ تک پہونچنا اور آرام کا گھونٹ اُن نامرادوں کے تالو میں پہونچنے لگا کہ اس ظالم (آقباک ترکمان) کی نفس کی کمینگی سے تاریک گھر کی طرح ہو گیا۔ اگرچہ امداد اور جائز حمایت دین میں سے ہے اور حب وطن ایمان سے۔ (مگر صرف) شریف رگ اور اصیل اصل، اپنے ہم قوم اور ہم عصروں کے حق میں اس قسم (حمایت اور امداد) کی کوششیں کرتا ہے۔ ۵

فرزند عاق (نافرمان) باپ کی ڈاڑھی پکڑ لیتا ہے شروع سے۔ اور بے بہرہ نسل
ماں پر ہاتھ صاف کرتی ہے پہلے۔

داناؤں نے سچ کہا ہے کہ تین گروہوں کی دوڑ دھوپ مطلوب کی تحصیل میں امید محال کا درجہ رکھتی ہے۔ اور عمر کا خرچ کرنا تلاش کرنے والے پر وبال بن جاتا ہے (۱) پہلا وہ بیوقوف جو شور زمین میں تخم پاشی کرے اور پھل پکنے سے مدد کا خواستگار ہو۔ (۲) دوسرا وہ ناسعادت مند (بدبخت) جو ذخیرہ کرنے اور مال جمع کرنے کا حرص غالب رکھتا ہے اور خود دوستوں کو اس کے منافع سے محروم رکھتا ہے۔ (۳) تیسرا وہ ناداں جو بد اصل، بدگہر، کمینہ آدمی سے وفا کی توقع رکھتا، حقوق کی ادائگی کا خیال باندھتا، اور حسن جزا کی توقع کرتا ہے۔ ۵

بد اصل سے بھلائی کی امید رکھنا۔ آنکھوں میں مٹی بھرنا ہے۔

سنہ ۶۹۴ھ میں جوبا اور قبان (پسران آلغو) اور براقی (چاروں بھائی) پھر آئے اور لوٹ مار اور غصے کی آگ جلائی۔ مارتے، قتل کرتے، لوٹتے اور جلاتے رہے۔ یہاں تک کہ

ایک دینار سونے کا اور ½ ا سیر غلہ بھی جو متوطنوں کے پاس باقی معلوم کرتے ۔ زجر، شکنجہ قتل اور عذاب سے چھین لیتے چنانچہ کچھ بھی باقی نہ چھوڑا ۔ کھانے، بچھونے، سازوسامان میں سے ۔ اور مثال ہے کہ "جو غالب ہوتا ہے وہ چھین لیتا ہے" متواتر سات سال تک وہ علاقہ باشندوں سے خالی رہا اور اطراف ودیہات جانوروں کے اقسام سے عاری ۔ اور یہی حال تھا کہ

قیدو نے حکم دیا اور مسعود بیگ پسر یلواج جس کا طالع اور انجام اپنے اور باپ کے نام کی طرح مسعود اور محمود ۔ اور جس کی کوششیں اور علامات ملین مراتب اور معالم کی منضبطی میں روزگار کی پیشانی پر مسطور تھے ۔ بخارا اور سمرقند کیا اور اطراف سے منتشر لوگوں کو خاطرداری کرکے جمع کیا اور اُن کے حالات کے چشموں کو زمانے کے مصائب کی آمیزشوں سے صاف اور ستھرا کر دیا ۔ اور وہ منازل مبارک اور میدان جو یہ صفت رکھتے تھے ۔ (ے ۔ اے منازل دلوں میں تمہاری جگہ ہے ۔ کیا تم ویران ہو گئیں ؟ اور وہ (دل) تم سے آباد ہیں) تھوڑی مدت میں ترک اور تاجیک کا مقام، اور دور نزدیک کے طوائف کا مقصد ہو گئے اور روز بروز نصیبہ وری اور فتحمندی کی امداد نے تعاقب کیا اور راحت اور شادابی کے افراد نے رعیت پروری اور مال اندوزی کو لگاتار دکھا دیا ۔ اور یہ حال ہے کہ ابتک ماوراء النہر کی منازل، اس کی چراگاہیں اور اس کا میدان، فردوس کا باغ ہے سغد سمرقند (شہر اور علاقہ کا نام ہے) مبارک فال اور نیک ستارے سے مشہور ہو گیا ۔ اور زنانِ حسین کا لعاب دہن اور آب حیات کا پانی اس کے جیحون سے کمتر شمار میں آیا ۔ لوگوں کے گروہ در گروہ وہاں اکٹھے اور اس کے باشندے مختلف نازونعمت کی اشیاء سے تمتع (نفع) حاصل کرنے والے ۔ زمین شکرسخن، الفاظ کی مٹھاس سے قندریز ۔ اور اس کی معطر ہوا زلف جاناں کی طرح بادصبا کے ساتھ جان سے لگی ہوئی ۔ ـــ

سمرقند کی بزم گہ کے سرو قد حسین ۔ یا رب ! یہ کیسے خورشید کے رخ اور زہرہ کی شکل والے ہیں ۔ عاشق کے قتل کرنے والے، ساغر چڑھانے والے اور چابک صفت ہیں ۔ روپہلی بغل والے ۔ فرماں بردار، اور خوش اخلاق ہیں ۔ جب ہونٹ کھولتے ہیں کیا عجیب ہے کہ دل لے لیتے ہیں ۔ جب رخ دکھاتے ہیں تو کیا خوب ہے کہ وہ ہیں ۔

اور بخارا جب تک سے علماء کے گروہ کا مجمع، لطائف کے شیریں پانی کا منبع، کمال بلاغت کے تلاش کرنے کی جگہ اور فصاحت کی پوشاک کا کارخانہ رہا ۔ اہل تلوار

اور اہل قلم رعب اور تیزی سے رہے - اور گوشوارے اور پروے والی عورتیں فصاحت اور خوبصورتی کے ساتھ رہیں -

حکایت امیر نصر سامانی | اور یہ حکایت تواریخ میں لکھی گئی ہے اور تلاش کرنے والوں کے سامنے مشہور ہے کہ :- جب امیر نصر بن احمد سامانی - اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو سیراب کرے - خراسان کی منزلوں میں آیا تو میدان کی وسعت، علاقہ کی پاکیزگی، کھلے مکانات اور رہنے کے قابل سیرگاہوں کو نہایت پسند کیا اور وہاں کی آب و ہوا سے راحت حاصل کرنے والا اور حاجت کا طلبگار رہا - گرما، خریف اور سرما میں وہاں اقامت کی - جدائی کی مدت کے بڑھ جانے سے وزراء، دوستوں، امیروں اور لشکریوں کے دل کی ملال اور تھکان بڑھ گئی اور طبیعتوں کا میلان، دل پسند بخارا اور فردوس آرا میدانوں کی طرف غالب ہو گیا - یاران قدیم کے شوق کے ہاتھ نے روح کے گریبان کو مروڑا - اور ساقی محبت نے تمام لوگوں کو آنکھوں کے آنسو سے شراب خالص پلائی - رات کی سیاہی میں شمع کی مانند گداز میں رہے - اور صبح کی تباشیر پھٹنے کے وقت باد صبا کے ساتھ شریک راز اور کاتب (مصنف) کے دل کے ساتھ ہم آواز - ؎

صبح جب کہ روح کا قافلہ گذرتا ہے - ہر ہوا جو فلاں کے کوچہ سے گذرتی ہے
گویا کہ انس کی نسیم قدس کے باغ سے - حوران بہشتی کے زلفوں سے گذرتی ہے -

گویا کہ وطن کے شوق کے خط کو ان کے دل کے کلمات سے جمع کیا ہوا ہے اور ان مجبوروں کے فراقی شعروں سے رعد اور رباب نے خروش اور نالہ کو حاصل کیا ہوا تھا "جریا و کانی" کے شعر خیر لینے اور دینے کی آرزو میں موافق ہو گئے - ؎

اگر صبح کی دوستان قدیم کے پاس میرا سلام پہونچا دے اور وہاں سے جواب
پھر لائے - شوق سے میرے جگر میں آگ ہے جسے بجھائے اور مجھ خستہ کے
کام کے منہ پر رونق لائے - اس تکلیف کی رات کی سیاہی کو میری آنکھ کے
سامنے سے دور لے جائے اور سورج کی خبر لائے - لے جائے دوستوں کی
مجلس میں میری فغاں اور نالہ اور وہاں سے چنگ اور رباب کی نوازش لائے

مخفی طور پر اتفاق کر کے "رودکی" شاعر کے پاس جو سلطان کا خاص مدح کرنے والا تھا استغاثہ لے گئے اور عاجزی کی :- کہ شعر کی انشا سے بادشاہ کے ارادہ کے سلسلہ کو حرکت دے "اور اس شرط پر پانچ ہزار دینار کو انھوں نے قبول کیا اور اس کے ادا کرنے کے خراسان میں ہی ذمہ دار رہے - رودکی نے اس قصیدہ کو تصنیف کیا اور بادشاہ کے دربار میں خوش

الجانی سے پڑھا ؎

یاد جُوئے مولیان" آرہی ہے - یار مہربان کی خوشبو آرہی ہے - جیحوں کی ریت

اور اس کی وہ سختیاں - میرے پاؤں میں ریشمی کپڑا آرہا ہے -

کہتے ہیں کہ سلطان (نصر بن احمد) بغیر تیاری اسباب کوچ کے ان شعروں کے پڑھے جانے کی مجلس سے اٹھ کھڑا ہوا ایک اکیلے پیراہن کے ساتھ - اس طرح کہ جامہ داروں (دارو غہ سامان) نے موزے اور شلوار خاص ایک فرسنگ طے کر جانے کے بعد بادشاہ کے پاس پہونچائی - اور اس لئے کہ ان شعروں کے الفاظ لغت عرب سے معرّا شوق اور خوشی کو ملانے والے اور سہولت معنی اور مطلب کی وضاحت پر مبنی تھے طبیعتوں کو موافق اور مناسب معلوم ہوئے -

چونکہ اکثر تعریفی قصائد اور مذمت کی ہجویہ نظمیں ارباب عصر کی - تقلید کے باب سے شمار ہیں - اس ذکر کے لکھنے کی حالت میں بعض دوستوں نے اس کے جواب کے لئے مجھ سے التماس اور مقابلہ کے لئے خواہش ظاہر کی - بموجب حکم کیا ہوا معذور ہے" کے یہ ابیات اگرچہ فضائل کے مقامات سے عاری ہیں - صاحب دیوان ممالک شمس الدین جوینی کی مدح میں نظم کئے گئے چونکہ اس صاحب قِران کی زندگی کے زمانہ میں ان بدائع کا مؤلف (مصنف کتاب) اس کے دربار میں حاضری کی سعادت سے محروم رہا - یہ قصیدہ اس کی روح پر - کیونکہ مومن دونوں جہان میں زندہ ہے - پڑھتا ہے - اس امید سے کہ تمیز کرنے والا ان دونوں قصیدوں کے درمیان - نقاد طبع والا، روشن دل اور صاحب علم ہوگا بس کافی ہے - (نظم)

کستوری بکھیرنے والی ہوا چل رہی ہے - پھول کی خوشبو جان کا پیوند ہو رہی ہے صبح کے وقت مشک بید کی ہوا - خوشبو اور کستوری سے زیادہ خوش آرہی ہے پھول کی آگ سے لے وہ کہ اس کی مٹی تازہ ہو - جہان کے منہ پر رونق آرہی ہے - گل بنوں کے کانوں اور ہاتھوں کے لئے شبنم موتیوں کی مانند آرہی ہے - مرغ بانسری بجاتا ہے اور سرو ناز - اس کی آواز سے ناچ رہا ہے بنفشہ اور گل لالہ سے باغ کی طرف کارواں کے کارواں آرہے ہیں - (خوشبو دار درخت) بان کی ہوا اور پھولوں کی خوشبو خوشی میں - میری کشتی کی بادبان بن رہی ہے - لالہ کی روشنی سے برسات کو شام کے وقت باغ آسمان کی طرح جیسے ستارے ہوں نظر آرہا ہے اور روشن ستارے کی چمک سے صبح کے وقت آسمان باغ کی طرح نظر آرہا ہے (جیسے گل لالے ہوں) مفرح جان آسودہ حال ہے - شاید معشوق کے زلفوں کی خوشبو آرہی ہے - خوشی کی آنکھ چھپ رہی ہے - یا اللہ

شاید میرا وہ نامہر بان یار آرہا ہے ۔ گیتی کی جیب عنبر بن ہوگئی کیونکہ وہ معشوق
میرے پاس دامن گھسیٹتے ہوئے آرہا ہے ۔ صبر میری نیند کی طرح میرے پہلو
سے بھاگتا ہے ۔ اور آنسو بن بلائے جاری ہو رہے ہیں ۔ میں شمع کی مانند
جلتا ہوں اور اس کی یاد مجھے شعلۂ آتش کی طرح زبان پر آرہی ہے ۔
اگر میری امید یار سے روا نہیں ہوتی ۔ تو میرے آنسو فی الفور جاری ہو
جاتے ہیں ۔ اس کی محبت وزیر ممالک (شمس الدین) کی مدح کی طرح روح و
رواں کی راحت ہو رہی ہے ۔ وہ شخص کہ جس کے نام کے مقابل جو کتا جادو
رہے ۔ دشمن کا نام بے نشان ہو رہا ہے ۔ وہ شخص جس کے موتی لٹانیوالے
ہاتھوں سے ۔ دریا اور کان کے لئے آفت ظاہر ہو رہی ہے ۔ اس کے رحم
اور سخاوت کی پناہ میں ایک جہان ۔ بوڑھے ہوں کہ جوان آرہا ہے ۔ اس
کا بیدار بخت دوستوں کے مطلب کے لئے ۔ کام جو اور کامران ہو رہا ہے
یہ سخن ہے جس کی آرزو سے بہشت ۔ کے منہ میں آب کوثر آرہا ہے ۔ اگر تو نے
سن لیا ہے کہ رودکی نے کیا کہا ہے ۔ یاد جوئے مولیاں " آرہی ہے ۔

اس بھرتی کلام سے مقصود اگرچہ وہ بوزنہ کی بھرتی (علاوہ کے اندر میوہ جات کی بھرتی)
کی مانند ہے یہ ہے کہ آج کل بلاد ماوراء النہر، بہشت کی نزہت اور پاکیزگی سے بہرہ رکھتے
زمانے کی ذلتوں سے بچے ہوئے اور قہر کے عارض ہونے سے مامون ہیں اور پادشاہزادہ
قیدو کے قبضہ تلے ہیں ۔ اور اُن کے باشندگان اس کی قید میں پابند ۔ صبا کی ہوا بغیر
اس کے عدل کے اجازت نامہ کے غنچہ کے رُخ پر نہیں چلتی اور بلبل اس کی سزا کے خار
کے خوف سے گل کے عشق کا خیال (دل میں) نہیں پکاتا ۔

ذکر ملک شمس الدین محمد بن کرت

وہ ایک بزرگ ہمت صاحب شجاعت تھا اور آداب کے فنوں میں کامل مہارت اور
مشق رکھتا تھا ۔ اس کا باپ "کرت" سلاطین غور کے عہد میں امیر سپہ سالاروں کی شمار میں
گنا جاتا تھا ۔ بخت والے نصیب اور غیر معدود رعب کے ساتھ ۔ اور نسبت قرابت کی رکھتا
تھا سلطان شہاب الدین سے ۔ جو ہمت کے سر کو سلطان محمد خوارزم شاہ کے سامنے
نیچا نہیں کرتا تھا ۔
منگو قاآن کے ابتداء جلوس میں جب اس کے اور اولاد چغتائی کے درمیان

منافرت کے اسباب لگاتار پیدا ہو گئے اور دشمنی اور بعد کی رسیاں گرہ در گرہ ہو گئیں تو یاسون منگو۔ جو کہ چغاتائے کا صلبی بیٹا تھا۔ لڑائی کے ارادہ سے (منگو قاآن کے ساتھ) لشکر فراہم کرنے لگا۔ منگو قاآن نے اس لشکر کو بھیجا جو جنگ کی شمشیر زنی کی آواز کو سرود کی آواز سمجھتے۔ لوہے کو ریشم اور فولاد کو دیبا شمار کرتے تھے۔ جنہوں نے پیکان کے اولوں کے آگے، غنچہ کی مانند آنکھ کو سپر بنایا اور سر کو مغفر کے آگے نرگس کی طرح تاج سے آراستہ کیا ہوا تھا تاکہ اس سے پہلے کہ دشمن شام کا کھانا کھائے اُن پر چاشت سے خون پینے والے ہو جائیں۔ چنانچہ کثیر خونریزی اور ہلاکت جانی کے بعد یاسون منگو" کو گرفتار کر کے باتوں کے پاس بھیج دیا۔

ان دنوں ملک شمس الدین بن کرت قید تھا۔ منگو قاآن کی یادشاہت کے میدان کو دشمنوں کے ازدحام سے خالی پایا تو پادشاہ کی خدمت میں دوڑا۔ وہ فرمان جو ملک گیر پادشاہ چنگیز خاں کے عہد میں نافذ ہوا تھا۔ عرض کر کے ظاہر کیا "کہ ہم نے شروع خروج میں ترغیب کے باعث اور ڈر کے واسطہ کے بغیر چنگیز خاں اور اس کے مبارک خاندان کو اخلاص کی راہ سے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ اور اطاعت کے آستان پر سر رکھ دیا تھا اور یہ علاقہ اور شہر غور جس کی اسم جنس "سیستان" ہے ہمارا سمجھا گیا تھا۔ اگر قاآن اس حکم کو مقرر (برقرار) رکھے تو شرائط کے تازہ کرنے کے ساتھ نہایت تابعداری اور بندگی کو ملحوظ رکھا جائے گا"۔ منگو قاآن نے اس کی عادات میں رشد اور بزرگی کی علامات کو بھانپ لیا اور انہی احکامات کے تقاضا پر حکم جاری کرنے کے لئے شاہی فرمان اور شمشیر کے سر و الاحوط اعنایت کیا۔ ہرات، نیمروز اور چند دیگر قصبے اس علاقہ کے اس پر اضافہ کئے۔ اور وہ تمام انعامات کے ساتھ امیر ارغون کی خدمت میں پہونچا۔ اور زبانی فصاحت۔ بیان کی شیرینی، چست عادات اور عمدہ خصائل کے ساتھ اس کے دل کو شکار کر لیا اور اپنے بارہ میں عنایت کرنے کے بند میں اس کو پابند کر لیا (یعنے ارغون کو اپنے اوپر مہربان کرنے میں پابند کر لیا) امیر ارغون نے دریائے سندھ کے کنارے تک کا علاقہ بطور اجارہ اور ٹھیکہ کے اس کے اہتمام کی نظر میں کر دیا۔ اور اقبال مندانہ ترتیبیں کیں۔

ان اسباب سے اس کا نام شہرت کی بلندی اور طاقت اور قدرت کی چوٹی تک پہونچ گیا۔ اور امور ملک کا ضبط اور مصالح ملکی کا نظم اس طور پر اختیار کیا۔ کہ قاآن کی نظروں میں حسن قبولیت اور رضامندی سے ممتاز ہو گیا۔ اور کیکاتا

اور قصدار کے اطراف کو بھی تابع کر لیا۔ اور سرحد دہلی تک تمام راستوں کو رہزنوں سے پُرامن اور مطمئن کر دیا۔ بلند مراتب کے آوازہ کی اشاعت، فضیلتوں کے صحیفوں کے پھیلانے اور آیات شجاعت اور سخاوت کے مشہور کرنے میں عمدہ کوششیں دکھائیں۔ اور روشن شعر جو ان کی طبع کا نتیجہ تھے اطراف میں صبح اور شام کی ہواؤں کے دامن سے متعلق ہو گئے۔

اس وقت کہ پادشاہ کامگار ہلاکو خاں تیسری اور چوتھی اقلیم کے اکثر حصہ پر غالب اور قابض ہو گیا۔ کسی سبب اور رب الارباب کی تقدیر سے وہ (شمس الدین بن کرت) سرکش اور متوحش ہو گیا۔ تو اس نے ۶۵۲ھ میں ایک لشکر اس کے مادہ عصیان کے بند کرنے کے لئے نامزد اور متعین کیا جن کا افسر تغور تھا۔ اور نہایت غصے سے حکم دیا کہ اعضا شمس الدین کی کھال کو کھال سے بھر کر دربار میں بھیج دیں۔ جب اس کو احکام کے مضمون اور لشکر کی تیاری سے اطلاع ملی۔ اس بیت کو ایک تیر پر لکھ کر ایلخاں کے پایہ تخت کو بھیج دیا۔ ۔

اگر کابل کی طرف لگام موڑدوں۔ تو تغور کا بدلہ تغر سے لوں (تغر شاہی محلات م)۔

اس کے بعد حدود سیستان میں اس لشکر کے ساتھ لڑائی کی باگ کو کھول دیا۔ اور جانبین سے حملہ کے پاؤں موت کے مقام میں رکھے گئے۔ صلح جدال سے بدل گئی۔ آخر کار تغور کو ہلاک کر دیا گیا اور وہ معاملہ جو شمس الدین سے دل میں رکھتا تھا تو وہ اس کے حق میں پیش آیا۔

جب اس حال پر کافی مدت گذر گئی تو "پیر شلوین" کی مرغزار میں جو حدود ہرات میں ہے ایلخانی لشکر کے ساتھ لڑائی اور حملہ ہو گیا اور اس کے بعد خط و کتابت اور ایلچی وغیرہ بھیجے گئے اور پادشاہ دولت یار کی مہربانی سے مدد حاصل کر کے اُن کا ایل (رعیت) اور مطیع ہو گیا۔ انعامات اور تحائف کی نظر سے دیکھا گیا اور مشہور خدمات اور قابل تاثیر معاملات پادشاہ کی خدمت میں کئی دفعہ ظاہر کئے۔

اور جنگ برکہ اغول میں حدود دربند باکویہ میں فلک فرسا ایلخان کا ملازم رکاب تھا۔ تو اس کو اس کی دلاوری اور بہادری معلوم ہوئی اور تخت سلطنت پر بیٹھ کر اس کے اخلاص اور دلیری کے متعلق سخن ہلایا۔

اور بیان کرتے ہیں کہ جب ملک سیستان کو قتل کر کے ہلاکو خاں کی خدمت میں آیا تو (ہلاکو خاں نے) اس سے مواخذہ فرمایا کہ کیوں بغیر حکم شاہی کے نیمروز (سیستان) کے پیشوا کو تو نے قتل کر دیا اور اس کے جوانی کے دن کو اس پر شب خوش کر دیا۔ تو اس نے بغیر تاخیر اور جھجک کے جواب دیا کہ اس کا سبب یہ ہے تاکہ پادشاہ، دشمن مال، یہی سوال اپنے بندہ کے متعلق (بصورت بندہ کے قتل ہو جانے کے) اس سے نہ کرے۔ "اچھا مددگار ہے حاضر جواب"۔

یہ جواب۔ جو پانی کی طرح جاری تھا۔ اور اختصار اور جامعیت کے فنون کو حاوی۔ ایلخان کو بہت پسند آیا اور بے انتہا مہربانی مبذول کی۔

جب نوبت سلطنت آباقاخاں تک پہونچی تو جلد بازی سے دربار کی طرف سے پیچھے رہ گیا (یعنے وہاں نہ گیا) اور اس مثال کہ "میں نہ آؤں گا تیرے پاس جب تک کہ نالہ کریں مردہ بچے والی اونٹنیاں، اور جب تک کہ تاریک رہے رات" کے ساتھ مثال بیان کرکے یہ رباعی اس نیک نیتی سے جو رکھتا تھا صاحب دیوان (شمس الدین جوینی) کے پاس بھیجدی

ترکوں کے پادشاہ کے پاس ایسا کون کہدیگا کہ نیمروز سیستان (رستم) کا
وطن ہے جس کی شمشیر اور گرز گاؤ سر کی ہیبت سے ابھی تک افراسیاب
کا گھر ویران ہے۔

صاحب دیوان نے اس کے پہلو کو نرم کرنے اور اس کے دل کو مائل کرنے کے لئے خط جس سے لطافت کا پانی ٹپکتا اور جس سے فضیلتوں کی بنیاد راسخ اور محکم ہے بھیجدیا۔

خط شمس الدین جوینی "اے ملک شمس الدین محمد کرت توہی ملک کا فارغ ہے۔ کہ فرشتے کی طرح مکمل جان اور روح ہے۔ وہ رنج کہ تیرے ہجر سے میرے دل پر پہونچا ہے۔ اس کی کنہ تک انس اور جن کا وہم نہیں پہونچ سکتا۔ سچ ہے کہ تیری باریک بین روشن رائے، کے اس طرح لائق ہے کہ تو جب یہ شوق نامہ پڑھے تو گھوڑے کے ساتھ، ارادہ کی آگ کو بھڑکائے، اور ہوشیاری کے پانی سے غبار کو جو موجود ہے بجھائے۔

جب سپہر بے مہر اور روزگار جفا پیشہ کی عادت یہ ہے کہ مطلوب اور محبوب کو حجاب میں روکے رکھتا ہے اور دل و جان کے مقصود کو آسانی سے ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ جس حیلہ اور کوشش اولاد آدم کریں رنج اور تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور آرزو اور تمنا کے جمع کرنے میں جس چیز کے ساتھ وسیلہ ڈھونڈتے ہیں وہ محرومی اور انقطاع کا مادہ بن جاتی ہے۔ اس غرض کا مطلب یا اس دعوی کی تصدیق یہ ہے کہ کئی سال گذر گئے ہیں کہ روح کے کان اور کان کی روح ملک اسلام کے مخدوم، ایران کے پادشاہ اور خشکی و تری کے خسرو شمس الحق والدین (محمد بن کرت) کی سخاوت کا آوازہ، روزگار اس کے امر و نہی کے تابع اور فلک کی گردش اس کے موافق ہو (کانوں کا) گوشوارہ اور (روح کی) راحت ہوا۔ بندہ ادنی (شمس الدین) محمد بن محمد جوینی کی خواہش ہوئی کہ آنکھوں کو دل کی بصیرت کی مانند کرے۔ (جس طرح دل میں یہ باتیں ذہن نشین کی ہوئی ہیں آنکھوں سے بھی دیکھ لوں) اور جب قریب

تھا کہ یہ مطلب برآئے اور زمانہ ایک قدم پیچھے ہٹ جائے ۔ تو غائب سے تاخیر نے منہ دکھایا ایسا کہ باعث افسوس اور کمزور دل اور ہوش سے دور جان کی حیرت کا سبب بن گیا "حریص محروم ہوتا ہے" مثل معلوم ہے ۔ اس سعادت (ملاقات) سے رہ گیا ۔ ؎

اس لاجوردی ہوئی چھت (آسمان) پر ایک فرشتہ ہے ۔ جو عاشقوں کی آرزو
کے آگے دیوار کھینچ دیتا ہے ۔

ان چند ایام میں فرزند زادہ محمد کے قاصد اُدھر سے (آپ کی طرف سے) پہونچے اور مبارک دربار اور میمون جناب کی خوش کرنے والی خبریں لائے ۔ نفس مسیح کی خاصیت رکھتی تھیں جن کے مژدہ سے دل مردہ زندہ ہو گیا ۔ حضرت عالی (آباقاغان) سے احتراز اور اجتناب کے بارے میں منشی کے قلم سے کسی قدر شمہ بیان کیا گیا ہے (یعنے آپ نے کسی قدر اجتناب اور احتراز کا اظہار کیا ہے) تو دلیری اور گستاخی کرکے عرض کرتا ہوں کہ گمان کشی اور وہم کی راہ کو بند کرکے اس دربار کا قصد، ہوشیار کرنے والے موجب سے پختہ اور محکم کریں "

تو اس (شمس الدین کرت) نے صاحبی کے (مذکورہ بالا خط) کے جواب میں یہ خط لکھا :۔

جواب از شمس الدین کرت | چونکہ زمانہ رات دن لگاتار اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی فرد بشر کو دل کی مراد تک نہ پہونچنے دے اور ہر اندیشہ کوش کا وہ دل دادہ ہے ۔ تغیر اور تبادل کر دے ۔ لہذا سعی اور جہد بیکار اور کامیاب اور کوشش اور کوشش نافع اور فائدہ مند نہیں ہے کئی سال گذرتے ہیں کہ نماز، روزہ، دعاؤں اور گداگری کی استعداد سے خواہش کی ہوئی ہے کہ پھر عزیز صاحب اعظم، وزیر عادل و مکرم، بابرکت رائے اور قدم والے شمس الدولۃ والدین کی ملاقات کروں اور سنئے اور پرانے غم کا اظہار کروں ۔ مگر ؎

میرے دشمن کے ساتھ وہ حبیب بہت بیٹھا ۔ تو مجھے پھر دوست کے ساتھ بیٹھنا
نہیں چاہیئے ۔ اس شہد سے پرہیز کر جس میں زہر ملی ہوئی ہو ۔ اس شہد کی
مکھی سے بھاگ جو سانپ پر بیٹھے ۔

جوانی کے آغاز اور سالوں اور برسوں کی اول جوانی سے جانبین میں اتحاد اور محبت کے تعلقات اور دوستی کے طریقے پختہ اور اتحاد کی بنیاد محکم اور مضبوط اور بیگانگی کے زہریلے اثرات سے محفوظ ہے ۔ اور قبلۂ حق کی طرف سے منہ کئے ہوئے ہے (یعنی دونوں جانبین حق اور صداقت پر مبنی ہے) ۔ اور اُس طرف (شمس الدین صاحبی) سے ہر روز ایک نہ ایک خط صادر اور ظاہر ہوتا ہے اور وہ تتار ۔ کفار اور فاجر لوگوں کی طرف مجھے

دعوت دیتا ہے - شعر - میں آپ یہ پسند نہیں کرتا کہ تو ایسی بات کو پسند کرے ، اور عقل سلیم کی راہ سے نہ کہ شریعت مطہرہ نبوی اور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور اخبار کے تقاضا سے - رباعی -

یہ بہتر ہے کہ سرمست کنارے کو اختیار کرے - یا قلعہ کے گوشہ کو اپنا حصار بنائے - شراب پیتا رہے اور حسینوں کے لبوں کو بوسہ دے - تاکہ پریشان جہان آرام حاصل کرے -

ان چند ایام میں ہی فرزند محمد خدمت میں پہونچیگا - جو کچھ صواب اور درست ہوگا اتمام تک پہونچائیگا - انشاء اللہ تعالی -

اور عجیب بات ہے ملک شمس الدین کرت باوجود عقل و شجاعت ، عمدہ عادات اور دلیری کے اس کمال کے بجیبوں کی شراب پینے کی طرف تعرض کرتا تھا (خمر الاعاجم - بھنگ) اور اس کی بہت سی رباعیاں ہیں اس کی مدح اور ترجیح میں شراب پر - حیران کرنے اور تعجب میں ڈالنے کے لئے یہ بیت لکھے جاتے ہیں - کیونکہ تحسین مستقبح (قبیح چیز کو اچھا جاننا اور بیان کرنا) کی صنعت کی قبیل میں سے ہیں - رباعی -

شراب پلانے والا اگر غنی بھی ہو تو ننگا ہو جاتا ہے - اور اس کے ناز سے جہان پر شور ہو جاتا ہے - لعل کی ڈبیہ (منہ) میں اس زمرد (بھنگ) سے ڈالتا ہوں - تاکہ میرے غم کے سانپ کی آنکھیں اندھی ہو جائیں - رباعی -

جس وقت میں سبز (بھنگ) سے خوش ہوتا ہوں - افلاک کے سبز گھوڑے کے لائق بن جاتا ہوں - سبز خطوں (معشوقوں) کے ساتھ سبز (بھنگ) پیتا ہوں سبزہ میں - اس سے پہلے کہ سبزہ کی طرح مٹی میں مل جاؤں -

(مصنف کہتا ہے) کہ اس مضمون کے بیان کرنے وقت دعوی کا رخ اسکی شرح اور بیان کے ساتھ (بھنگ کی شرح) شاہ (آباقاغان) کی تلوار کی طرح دشمن سلطنت کے خون سے سرخ ہو جائے - اور جاہل لوگ - سیاہ روے سبزہ (منہ کالی بھنگ) سے سیر ہو جائیں (اس کے پینے سے باز آجائیں) یہ رباعی لکھی اور بیان کی گئی - رباعی -

سرخ گلاب کے ساتھ وہ سرخ شراب ، اے سرخ رخسارے والے - تاکہ خوشی کا چہرہ سرخ ہو جائے - جلدی لے آ - منہ زرد نہ کر سبزی (بھنگ) کے ساتھ نیلگون آسمان سے - اگرچہ سیاہ (راتیں) سفید (دن) ہو جائیں -

چونکہ اس (شمس الدین کرت) کے اور ملک ضیاء الدین کابل کے درمیان دشمنی

نفرت اور دشمنی بڑے درجہ تک پہونچی ہوئی تھی ملک ضیاء الدین نے یہ رباعی اس کے پاس بھیجی ۔ رباعی ۔

غوری بچہ کابل کے کینہ کے لئے اُٹھ کر میرے جیسے آدمی کے مقابل سخن آرائی کرنا چاہتا ہے ۔ تو سورج (شمس) ہے اور میں روشنی (ضیاء) اور تمام لوگ جانتے ہیں ۔ کہ سورج کا لانا آسمان پر روشنی کے لئے ہوتا ہے ۔

ملک شمس الدین نے اس کے رد میں یہ جواب دیا ۔ رباعی ۔

اے وہ کہ اپنے سے بے خبر ہے دائیں بائیں نگاہ کر ۔ میرے جیسے کے ساتھ تیری دشمنی کیوں پیدا ہوئی ۔ میں سورج ہوں اور تو روشنی اور سب لوگ جانتے ہیں کہ سورج ہی سے ہے جو کچھ کہ دنیا میں روشن ہے ۔

اس کے بعد آباقاخاں کے خادموں میں شامل ہو گیا اور مدت تک دریا مقدار اور آسمان کے آستانہ والی بارگاہ کا ملازم رہا ۔ جب سیستان واپس آیا تو پادشاہ کی بندگی اطاعت اور شاہی احکام کی تعمیل میں حد سے بڑھ گیا ۔ یہاں تک کہ غرور کی اس غار سے (دنیا سے) سرور اور خوشی کی سرائے (آخرت) میں پہونچ گیا (مر گیا) ۔

سلاطین مصر کا حال

سات ولایتوں کی وسیع سلطنتوں میں سے آج کل مصر اور شام کا علاقہ ہے جو پیغمبر عربی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی روح پر افضل رحمتیں اور پاکیزہ تحفے نازل ہوں ۔ کے ملک شریف چھوڑنے کے زمانہ سے چھ سو کچھ اوپر نوے سال (۶۹۰ سے کچھ اوپر سن ہجری) کے بعد تک ۔ دین پروری اور حسن اعتقاد کی جد و جہد کی سڑک پر ثابت قدم اور صادق دم ہیں اور اس حکم ان اللّٰہ اشتری الخ (اللہ تعالیٰ نے خرید لی ہیں مومنوں سے اُن کی جانیں اور مال ۔ اس کے ساتھ کہ ان کے لئے جنت ہے وہ لڑیں اللہ کی راہ میں ۔ ماریں اور مارے اور مار ڈالے جائیں) کو دین کے نگین کا نقش اور یقین کی نئی دلہن کا لباس بنایا اور ولا تطع (الآیہ) (اور نہ اطاعت کر کافروں اور منافقوں کی) کی دوستی اور محبت کا بیج دل کی صاف زمین میں بویا اور ایمان کے پاک درخت سے اِنَّ الذین الآیہ (جو لوگ اللہ کو مانتے اور تمام بھلائیوں کو عمل میں لاتے ہیں اُن کے لئے جنات الفردوس سرائیں ہونگی) کا ثمر چنا ہے ۔ اور انہوں نے لا یستوی القاعدون الآیہ (وہ لوگ جو سست ہیں مومنوں میں سے

جن کو کوئی عذر بھی نہیں۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال سے (تن من، دھن) سے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ برابر نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جدوجہد کرنے والوں کو سست لوگوں پر کئی درجہ فضیلت دیتا ہے) کی طواف گاہ کا طواف کر کے جان اور مال کو دین کے مددگاروں کی امداد، سرکشوں کے گروہ کی گوشمالی، اور حق کے فرقوں کو باطل سے فرق کرنے کے لئے "تاکہ تمیز کر دے اللہ تعالیٰ پاک کی ناپاک اور کامیاب کی بے نصیب سے" بربادی اور ہلاکت کے میدان میں لانا پسندیدہ طریقہ جانتا اور اسلام کے انڈے کی حفاظت اور ایمان کے قلعہ کی حمایت کو بحکم "مدد کرو ایک دوسرے کی نیکی اور تقویٰ پر" کے یقینی ادا کی ہوئی پہچانتا ہے۔

لاجرم یہ ملک مصر اور شام اس فضیلت (امداد دین اور قتل کفار و مرتدین) میں تمام بلاد اسلام پر فوقیت کی طاقت رکھتے اور شرف کی فضیلت حاصل کئے ہوئے ہیں۔ بلادِ شامی کا روضۃ الاسلام (اسلام کا باغ) دمشق ہے جو تمام لوگوں کے اتفاق سے جنات اربعہ (چار بہشت) سے ایک ہے۔ اس کی زمین کا دامن پاکیزگی سے حضرت مریمؑ کے آستین کی طرح اور اس کے پائمال سنگریزے لطافت میں سمندر کے بیٹے (موتی) کی مانند ہیں۔ اس کے غوطہ (غوطہ دمشق) کے درخت طوبیٰ کی نازک شاخوں سے متصل، اور اس کی نہروں کے چشمے، حوض کوثر کے قطرات سے جمع کئے ہوئے ہیں۔ اور فرمایا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے "اگر آسمان میں بہشت ہے تو وہ دمشق کے عین اوپر کی سمت میں ہے۔ اور اگر زمین پر ہے تو وہ خود دمشق ہے" اس کی جامع (مسجد) جو دوسرا کعبہ اور بہشتی تخت کا قبہ ہے دو ہزار پیغمبروں کے جمع ہونے کی جگہ ہے (بانقطۂ نبوت بتقدیم الباء علی النون۔ یعنے طالب علم لڑکے) اور اس کے صداقت کے نوجوان جوانمرد اور اہل مروت کے سر دفتر ہیں۔ باشندگان کے عقائد کی گرہیں پادشاہ لایزالی (خدا تعالیٰ) کے اخلاص کے موتیوں کے ساتھ منظم ہو کر قتال اور جہاد پر شرائع محمدی کے شعار کو بلند کرنے کے لئے لازمی طور پر قائم ہیں۔

۵۶۵ھ کے آخر میں صلاح الدین یوسف بن ایوب۔ اس نور الدین شیرکوہ کا بھتیجا، جو مالک شام معین الدین محمود بن زنگی بن اقسنقر کے مقربان خاص کے معزز افراد میں سے تھا۔ اسباب قضا کے مطابق اور قدر کے اسباب کے موافق، ملک مصر پر غالب اور قابض ہو گیا۔ اور العاضد بن اللہ ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن حافظ۔ جو کہ ابو تمیم معد ملقب بہ مستنصر کی مردود اصل اور مذموم فرع والی نسل

میں سے تھا۔ اور حسن صباح نے جس کے عہد میں دعوئے الحاد کیا اور جس کے دو بیٹوں نزار اور مستعلے کے ذریعہ بدبخت اور الحاد کی طرف، دعوت دینے والے۔ اور ثمرہ کے نفع نہ دینے والی شاخوں میں تقسیم ہوگئے۔ ایک اسماعیلی معروف بہ نزادیہ یعنی عراق، شام، قومش اور خراسان کے ملحد اور دوسرا طائفہ مستعلیوں کا۔ جو اسماعیل مصر کے نام سے مشہور تھے۔ اس (سلطان صلاح الدین) کی سلطنت کے ابتداء ایام میں گذر گیا (یعنے العاضدین اللہ مرگیا) اور صلاح الدین نے اس کی اولاد اور رشتہ داروں کو تلوار پر سے گذار دیا اور اس کے وجود کا پودا۔ جو اس دین متین کے اُگنے کی جگہوں (کھیتوں۔ کیاریوں) میں زہریلی گھاس (بچھناک) کا مرتبہ رکھتا تھا۔ پورے طور پر جڑسے اُکھیڑ ڈالا گیا۔

صلاح الدین حکومت اور استقلال میں کمال کی چوٹی اور جلال کی بلندی پر پہنچ گیا پھر امامت کی دعوت کی خلفاء بنی عباس کے نسب داروں کے پاس منتشر کی گئی اور محرم ۵۶۶ھ کے پہلے جمعہ میں خطبہ اور سکہ خلیفہ الناصر الدین اللہ (صحیح المستضی باللہ والد الناصر الدین اللہ ہے کیونکہ المستضی کی حکومت ۵۶۶ھ میں تھی اور اس کے مرنے کے بعد الناصر ۵۷۵ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا) کے نام پر اس ملک کے تمام علاقے کے منبروں کے کندھوں پر مزین اور مروج کردیا۔

اور وہ منتظر جہاد، مجاہد، کامگار اور دین دار تھا اور بے شمار خزانہ اور لاانتہا لشکر اُسے حاصل اور اٹھارہ ہزار نوجوان تلوار کے دھنی اور نیزہ گذار اس کے قبضۂ ملکیت میں متعلق تھے۔ باوجود سلطنت کی اس فراخی کے شجاعت سخاوت کے ساتھ جفت، اور دلیری، سیاست سے ملی ہوئی۔ اس کے نفس میں موجود تھی۔ کفار کے ساتھ جہاد کرنے میں ابداء بنفسک (تو اپنی ذات سے شروع کر۔ یعنے خود اٹھ کھڑا ہو) کہتا اور پاؤں میدان جنگ میں رکھتا۔

اور اٹھارہ لڑکوں میں سے جو تاج اور تخت سلطنت کے مستحق تھے۔ ہر ایک کو سلطنت کے اطراف میں سے الگ الگ کسی نہ کسی طرف میں مقرر اور متعین فرمادیا اور جب اس کی عمر کا سورج خاتمہ کے غروب کو پہنچا۔ تو وہ سلطنت اُسی طرح اس کی اولاد کے قبضہ میں رہی۔ یہاں تک کہ زمانہ کے پے در پے رات دن کے باری باری آنے کے ساتھ سلطنت کی نوبت ملک صالح تک۔ جو اس (صلاح الدین) کے نواسوں کی اولاد میں سے تھا۔ پہونچ گئی۔ اور سلاطین سلف کے دستور کے

مطابق حج کی سبیل کے سامان مہیا کرنے اور بیت اللہ (کعبہ) کے قافلوں کی ترتیب میں مبالغہ کے ساتھ حکم دیا اور جہادوں اور کفار کی لڑائیوں کی رسومات اور علامات کے پیش کرنے میں پورے طور پر غور و خوض کیا اور ملک کی دلہن کو چونکہ وہ مقصود تھی ۔ پیرانہ سالی کے ساتھ مزین کیا ۔

جب اس (صالح) کی عمر اور سلطنت کا حاصل انجام تک پہونچ گیا ۔ غلاموں نے کفران نعمت کے اظہار کو اختیار کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے ۔ اور ایک غلام ترکمانی جس کا نام قنبر تھا ۔ مطلب اور نام کا طلبگار ۔ مصر اور شام کی سلطنت کا مالک ہو گیا ۔ اس کو ملک مظفر کہنے لگے اس کے اوامر و نواہی کی لوگوں نے خوب اطاعت اور فرمانبرداری کی اس تاریخ سے پھر اُن ممالک کی سلطنت کا کاروبار غلاموں کے سپرد ہوا ۔ اور جو شخص غالب ہوتا ہے چھین اور لوٹ لیتا ہے" کا طریقہ اُن میں ظاہر ہو گیا اور ہر ایک زمانے کا کوئی ساتھی اور صاحب ہوتا ہے ۔ جس وقت کہ افراد کا اتفاق کسی ایک پر ہو جاتا اُسی کو پادشاہ بنا دیتے اور سلطنت کے تخت پر بٹھا دیتے اور ہمارے اس زمانے تک یہی قاعدہ جاری اور ساری ہے ۔

اُس علاقہ کے پادشاہ صفت استقلال میں ۔ جو ملکداری اور سلطنت گیری کی قوی شرط اور مضبوط رکن ہے ۔ تنہا اور یکتا ہیں ۔ (ابیات از مؤلف) ؎

جس کو کہ بخت اور اتفاق تخت شاہی پر بٹھاتا ہے ۔ پہلے پہل قضا اور تقدیر
اُسے معزولی کا پروانہ سناتی ہے ۔ آسمان نے اس کے لئے ایک حلقہ
تیار رکھا ہے ۔ ہر ایک اُن میں سے ایک دوسرے کے پیچھے باہر نکل جاتا ہے ۔

بغداد کے واقعہ کے بعد منگو قاآن کے فرمان اور پادشاہ زادہ ہلاکو خان کے اشارے سے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ۔ کیدبوقا نے شامات (علاقہ شام) کی طرف لشکر کشی کی اور ملک مظفر اور اس کے لشکر کے ہاتھوں سے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا ۔ ملک مظفر نے اگرچہ اپنے نام کی طرح دولت کی قرارگاہ اور خوشی کے مرکز کی طرف باگ موڑی ۔ لیکن زمانہ نے رکاب کی طرح امداد نہ کی اور قضا نے باگ کی مانند دستگیری نہ دکھائی ۔ بندق دار نے جو ایک غلام صالح (صالح کا غلام) قبچاقی النسل تھا اُس پر خروج (اس کے برخلاف حملہ) کر دیا ۔ اُس پادشاہ نے جس کی مکمل مہربانی کا دریا مستحقوں کے قیمتی قدر پر رشک کے عطیہ کی پوشاک راست کرتا ہے اور جس کی قدرت کا ہاتھ صاحب دولت لوگوں کی ہمت کی کھوپڑی پر سرفرازی

کی عزت کا کلاہ رکھتا ہے - بندق دار کو یہ طاقت دی کہ اُس نے زمرد کے جسم والی بیجادہ کے گرانے والے (خونریز) اور عقیق کی چمک والی تلوار سے اس کی روح کو ارکان کے بدخشاں کی کان سے باہر نکال دیا - اور ملک لایزالی کے پادشاہ جس کی شان بلند ہے کے خزانہ میں بھیج دیا - بندق دار پیادہ کی مانند ملک مصر کی سرزمین پر فائق اور اور غالب اور منصب شاہی کے لائق ہو گیا - اور ملک طاہر کے لقب سے ملقب ہوا - اور ذمہ دار عدل، عام دلیری، تمام تائید، قوی رائے، ثابت عزم، اور بلند ہمت کے ساتھ مہمات ملکی کی تنظیم اور کامیابی کے مصالح کی تکمیل میں شروع ہو گیا - اس کی تلوار نے روانی اور تیزی میں فتنہ کے ہاتھ کو کاٹ دیا اور اس کے قلم نے زیرکی میں تلوار کے گوہر کی رونق کو گرا دیا - پھر ممالک روم کے صاف کرنے (فتح کرنے) کی ہوس اس کا باعث اور رغبت دلانے والی ہوئی کہ توریہ اور پوشیدگی کے لباس میں جاسوس کی طرح دو تین آدمیوں کے ساتھ اپنے خواص میں روم چلا گیا اور راستوں اور سڑکوں کی احتیاط اور لشکر کی دیکھ بھال اور امتحان کر کے واپس ہوا - جب سکون کے خیمہ گاہ اور سلطنت کے روح کے خوش کرنے والے سراپردہ میں پہونچا تو آباقاخاں کے پاس ایک ایلچی بھیجا اور بذریعہ سفارت (قلم) (یہاں سے قلم کے صفات بیان کرتا ہے - از آخر ص۱۸۲ کتاب وصاف تا ختم ص۱۸۳ چیزہ بدست بناشد، تک) ایک مار پیکر اور مرغ منقار کے کہ جب صریر (آواز قلم) کی صفیر شروع کرتا ہے تو اہل کمال کے دلوں کے طاؤس جلوہ نشاط میں آجاتے ہیں (یعنے وجد کرنے اور ناچنے لگ جاتے ہیں) اور نشیمن قدس کے طوطی شکر کے شکر شکن ہو جاتے ہیں ایک غواص کے جو ایک ہی غوطہ سے سیاہ رنگ کے سمت ریں سے (دوات میں سے) ہزار ہا قیمتی اور پاک موتی باہر لاتا ہے - بغیر کان کے اوہام کے خطرات کے کلمات سنتا ہے اور بغیر طول کے اچھوتے معانی کے بدیہی جواب زبان پر لاتا ہے - اور بذریعہ وساطت طیاش خو اور پر خاش جو کے کہ اگر چہ تیزی سے اس کی سرزنش کرتے اور اس کے پہلو سے اس کا تراش واجب جانتے ہیں - (مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جری القلب اور تیز زبان ہوتا ہے - الف صورت والے کے جس نے کاف "کُن" کی طرح ازل سے ہی نون (دوات) کے ساتھ اُلفت رکھی ہے - ذوالنون مصری کی شکل والے کے جو وحدت کے نقطہ کی تاثیر سے الف کی طرح لسان حالی اور سچائی کا پیشہ رکھتا ہے - تعجب (دیکھی تھی کہ کیا) جو شش کے جو خطیب کی طرح انگلیوں کے تین پاؤں والے منبر پر سیاہ طیلسان (رومال خطیب) ڈالے ہوئے

ہوتا ہے۔ واسطی نسل والے کے جو شروع بچپن سے شیروں کے جنگل میں نشو ونما حاصل کئے ہوئے ہے۔ مصری نسب والے کے کہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے زنگی اور رومی کے باہم ملنے اور جنبت ہونے اور صبح (روم) اور شام (زنگی) کی رنگ آمیزی کے لئے (کاغذ اور سیاہی کی تشبیہہ ہے) آمدوشد کی مشقت برداشت کرتا رہتا ہے۔ صاحب خط (تحریر اور ڈاڑھی کو بھی خط کہتے ہیں) کے مردوں کے بلوغ کے زمانہ سے قبل۔ کہ بلیغ سخن، بالغ جیسا کہ تو دیکھتا ہے برملا اس کی املاء سے تعلیم اور تعلم کا سبق پڑھتے ہیں۔ صفرا مزاج والے کے بنی الاصفر (رومی لوگ) ہیں سے جس کے بیمار ہونے کی صحت کے لئے، قدرے زردی، منہ کی کڑواہٹ اور بدن کی لاغری گواہ ہے۔ دوڑنے والے مجنوں اور سودائی سر والے کے جس کی کثرت کلامی اور بیہودہ گوئی کو اس (جنون) پر روشن دلیل اور ظاہر برہان جانتے ہیں۔ دوڑنے والے، چھوٹے چھوٹے قدم چلنے والے کے جو ایک ساعت میں بلکہ ایک پلک جھپکنے میں قیروان مغرب (دوات) سے بلاد برف (کاغذ) کے خطہ میں چلا جاتا ہے۔ ایک نو عمر کے جس کا اٹھنا کم عمری کے آغاز اور نشو کے ابتداء میں بھی بڑھاپے کی منزل کے مقیموں کی طرح بغیر ہاتھ کی مدد کے نہیں ہوتا۔ (یہاں قلم کے صفات ختم کر کے آگے قلم موصوف کو ظاہر کرتا ہے) یعنی قلم (کی وساطت کے ذریعہ) اس ذکر پر مشتمل ایک عرضیہ پردۂ فکر سے آشکارا کیا۔

مضمون خط طاہر بنام ملک روم (لکھا) کہ "ہم نے بذات خود روم کی سیر کو پورا کر لیا ہے اور اس بلاد کے مقامات اور مکانات ہمارے قدم کی برزگیوں کی منزل اور ہماری آنکھوں کی شعاعوں کی پڑنے کی جگہ ہو گئے۔ (یعنے اپنے قدموں سے وہاں چلے اور آنکھوں سے دیکھا)۔

واقعہ تناول طعام اور اس کی دلیل کہ یہ خبر یں سچائی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ یہ ہے کہ اس باورچی کی فلاں دکان میں جس کے نانخورش اور شوربا وغیرہ کی تعریف شماخ کا قطعہ رائیہ (جس کے اخیر میں حرف راء آیا ہے) کر سکتا ہے۔ میں نے اپنی انگوٹھی ایک طعام کی مقدار میں رہن کر دی تھی۔ کیونکہ تیر اندازوں کی رسم ہے نشانہ لگانے کی جگہ پر انگوٹھی رکھ دینا۔ امید ہے کہ بادشاہ اس کے پہونچانے اور واپس کرنے کا اس طرف حکم دے گا۔ تاکہ اس احسان کے سبب انگوٹھی کی طرح جہان کے نگین کو سلیمان مملکت ایلخان کے اخلاص کے نقوش سے آراستہ رکھوں۔ — ع — (از مؤلف) اور مطیع تیرے دونوں ہتھیلیاں کا مانند انگوٹھیوں کے۔ ہو جاؤں"

آباقا خاں نے اس حکایت کے سننے اور بندق دار کے واقعہ اور کمال دلیری کے استدلال پر تعجب اور عظیم سمجھنے کے مقام میں منہ پر ہاتھ رکھا اور حال کے باتھے کو فکر

کی انگلیوں سے کھجلانا شروع کیا - اور ایلچی کو ماجرا کی اطلاع کے لئے پروانہ (شاہ روم کی خدمت میں بھیج دیا - جب سوال کی خوبی اور مطالبہ کی شرط کی رعایت کی گئی (یعنے دریافت کیا گیا) تو واقعہ مطابق بیان خط کے ظاہر ہوا -

ملک مصر کے پادشاہ کی انگوٹھی اقلیم خانیت کے تاجدار (آباقاخاں) کے تخت کی خدمت میں جو زمانہ کے سرکشوں کی گردن کو اپنی غلامی کے طوق سے طوق دار سمجھتا ہے لائے اور پھر اس نے مصر میں بھیج دی - زمانے کے بادشاہ اس کے احوال کے اخبار اور دلیری کے دستور (بندق دار کی دلیری اور حالات) سے کانپ گئے اور دوسروں کے فضائل اور خوبیوں کے مجموعہ پر مذمت کا نقش رکھا -

اس حال پر کوئی زیادہ زمانہ نہ گذرنے پایا تھا کہ پروانہ (سلطان) روم نے چونکہ وہ آباقاخاں کا اتنا معتقد اور اس کی نیت، اخلاص کی لڑی میں منعقد نہ تھی، بندق دار کے ساتھ خط وکتابت شروع کردی اور نفاق کے سینہ کی ہڈیوں کو مکر اور فریب کے ہاروں سے زینت دی اور اس کو مملکت روم کے فتح کرنے کی ترغیب، حرص، رغبت اور انگیخت دی - اور ظاہر کیا کہ "مغلوں کے مظالم سے اس کا دل ملال کے دائروں کا مرکز اور ندامت کے لشکر کی منزل ہے - اگر بندق دار کی رائے صواب اس طرف مصلحت سمجھے اور وہ ادھر باگ پھیرنے والا ہو تو ممالک روم کو - جو دولت کے مطیع رکھنے والے پادشاہوں کا مقصد ہے - بغیر درازی مدت اور انتظار اور تکلیف کے برداشت کرنے کے تسلیم کر دیگا"

بندق دار نے اپنی مشہور ... کے ... کی ... کے اظہار کی بنا پر لشکر کے روانہ ہونے اور اسباب کی تیاری کا پروانہ (حکم) دے دیا خوشی اور تیاری کے ارادہ پر سواری کی رکاب میں پاؤں رکھے اور ملک گیری کے گھوڑے کی باگ کو حرکت دی -

منزلوں کو نہایت سرعت سے طے کرنے کے بعد دیار روم کے مضافات کو لشکر کے دائرہ کا مرکز بنایا - پروانہ (شاہ روم) کو خوف (آباقاخاں) کے اسباب اور اس کے ڈر اور ہول یا ترس کے باعث نے اس بات پر مجبور کیا کہ ممالک روم کی سرزمین کو خالی چھوڑ کر بھاگ گیا اور حسن عہد اور میثاق کے ہار کو بے وفائی کی انگلی کے سرے سے توڑ ڈالا - بندق دار ان تمام علاقوں پر جن پر ایلخانیوں (مغلوں) کے قبضہ میں تھے غالب ہو گیا - تمام طول و عرض ... - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...

"روم مغلوب ہو گئے بہت قریب کی زمین میں" چندماہ اس نے اقامت اور رہائش کی پھر بے شمار غنیمتوں اور مشکور کوششوں کے ساتھ مصر کی طرف جو اصلی دار الملک تھا توجہ فرمائی۔

پس تمام خطوط پروانہ (شاہ روم) کے جو مغالطہ اور غلط الفاظ میں اس (روم کی لشکر کشی) سے عبارت اور مراد رکھتے تھے آباقاخاں کی خدمت میں (بندق دار نے) بھیج دیئے۔

جب ایلخان نے اس حادثہ سے جو دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا سبب اور غضب اندرونی کا باعث تھا۔ خبر پائی تو خشمناک شیر اور ہاڑ یا توڑنے والے چیتے کی مانند قلق اور اضطراب میں موجودہ لشکر کے ساتھ روم کی طرف (پروانہ کے مقابلہ کے لئے) متوجہ ہوا۔ اور پروانہ (شاہ روم) کے اقبال اور عمر کی شمع کو جس نے لشکر مصر کی صلاح سے پادشاہ (آباقاخاں) کی اطاعت کی پرواہ نہ رکھی تھی۔ قہر کی آستین کے کنارے سے بجھادیا اور روم کے پیشوا (پروانہ) کو مصر کی ریاست کے مالک (بندق دار) کے ورغلانے اور مل جانے کے جرم میں سلطنت کی دوڑدھوپ کے اندر ابرو کے ایک ہی شکن اور دل سے تلوار ہندی پر گذار دیا۔ اور کینہ کے زنگ کو دل کے آئینہ سے صاف کر دیا۔

اور ۶۷۶ھ میں ایک لشکر شام کے علاقہ کی طرف مقرر فرمایا کہ صبح کی طرح کینہ کی تلوار ننگی کریں اور مخالفوں کی دولت کے دن کو زوال تک پہنچا دیں۔ چونکہ ایلخان (آباقاخاں) فغفور چین کی قدرت والے اور خاقان کی ہمت والے نے مصر کی شاہی بندق دار کو عطا کر رکھی ہے ممکن ہے کہ وہ روم کی قیصری کی طلب کا خیال بھی دماغ کے محل کے حجرہ کی دیوار سے نکال اور مٹا دے۔

اول اسپاب تخت خانیت کے لشکر نے پہلے پہل جو کینہ کا ہاتھ کھولا۔ قلعہ بیرہ کا محاصرہ کرلیا اور وہ اگرچہ مضبوط جائے پناہ اور باشندوں کی بے شمار ذخیروں سے امداد حاصل کرنے کی پختہ بنیاد تھا۔ اور قریب آگیا کہ لڑائی کی حرفت کے ماہرین یعنے مغل غلبہ کے مہرہ (گوٹ) کو تدبیر کی بساط پر ششدر (حیران جو کہیں نہ نکل سکے) کئے ہوئے مقابلہ کئے ہوئے ہیں فتح کی داد جیت لیں اور ملک قلعہ (جس کو کسی نے ہاتھ نہ لگایا ہو یا فتح نہ کیا ہو) کو بغیر اشرفیوں کے حق مہر کے بنان (نیزے) کے سر پنجہ ڈنڈے سے پھاڑ ڈالیں۔ تو یہ پہونچے باشندے بدحال ہو گئے۔ صورت حال اور ہر دل

کی کمک طلب کرنے کی اطلاع کے لئے عرصۂ ہوا کے سیّاحوں یعنے پرندوں کے رہنما پر

اطلاع حالی از بیرہ بخدمت بندق دار

اور بازو والے پیغام رسانوں کو حماۃ اور حمص کی طرف چھوڑ دیا گیا۔ اور وہاں سے قاہرہ تک چونکہ پرندوں کی کابکیں اور اس شغل کے ذمہ دار اور محافظ موضع بموضع قریب تھے۔ بھی اسی قسم کے قاصدوں کو بھیجنا ضروری خیال کیا گیا

حکایت کرتے ہیں کہ جب زرہ پیکر سیمرغ (سورج) نصف النہار کے آشیانہ تک پہونچا (یعنے دوپہر ہوئی) تو وہ اُڑنے والا قاصد خط لئے ہوئے پاؤں کی حرکت سے ہوا کے عرض کے فاصلہ کو طے کئے ہوئے مصر کی مانوس کابک میں پہونچ گیا۔ تو ملت یوں کی چوٹی کا شہباز بندق دار جب برج ذکاوت کے کبوتر (قلعہ دار قلعہ بیرہ) کی چٹھی کے مضمون پر مطلع ہوا۔ تو فوراً جواب لکھنے کے لئے حکم دیا کہ :-

"قلعہ بیرہ کے محافظ دل کو سکون اور خاطر کو ڈھارس دیں کہ ہماری سلطنت کے جھنڈے کی صبح ساتویں دن کی فجر کے وقت بیرہ کے مضافات پر طلوع ہو گی، اور اگر اس وعدے میں بغیر زحمت کے خلاف واقع ہو جائے تو اُن کو قلعہ کے (دشمن کو) سپرد کر دینے کی رخصت دی جاتی ہے۔ والسلام"

پھر اس (بندق دار) نے بارہ ہزار سواروں کا حکم دیا کہ وہ سفر اور لڑائی کی تیاری کر کے حرکت کریں اور خود سات غلاموں کے ساتھ ڈاک کے گھوڑوں پر بڑی تیزی اور شتابی سے روانہ ہو پڑا۔ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ قاہرہ سے قلعہ بیرہ تک ستائیس جگہ ڈاک چوکی بندھی ہوئی تھی۔ اگرچہ آسمان اول کے راستوں کا طے کرنے والا (یعنے چاند) ایک مہینے میں اٹھائیس منزلیں طے کرتا ہے مگر آسمان کی بلندی والا بادشاہ صرف چار دن کی قلیل مدت میں ستائیس چوکیوں کو آسمان رفتار گھوڑوں کے پاؤں سے قطع کرتے ہوئے قلعہ بیرہ میں پہونچ گیا۔ اور دو سو سوار نواحی حما سے شاہ (بندق دار) کی خدمت میں مل گئے۔

اس (بندق دار) نے چاہا کہ قلعہ کے باشندوں کو شاہی سواروں کے ورود سے اطلاع دے اور اُن کے چہرہ کو جو مغلوں کی نیلوفر پیکر تلوار کے پرتو سے میتھی اور زعفران کی کیاریاں نظر آرہے تھے۔ نشاط اور خوشی کے گلغونہ سے گلابی رنگ والا بنا دے اور تسکین کی آستین سے خوف اور بزدلی کا غبار جو اُن کے ماتھوں اور پیشانیوں پر بیٹھا ہوا ہے دور کر دے۔

جب آسمان کی سبز رنگ بلند مسند کو ستاروں کے بادشاہ (سورج) کے نور بخشی

وجود کے ساتھ آرائش اور زینت دی گئی۔ تو (بندق دار نے) قلعہ کے عین سامنے دریائے فرات کی پرلی طرف، جو کہ دونوں فریق کے درمیان حائل تھا ایک ٹیلہ پر سلطنت (مصر) کا نشان ظاہر کیا۔ قلعہ کے باشندوں نے خوشی اور نشاط کا شور آسمان تک پہونچا دیا اور لوہے کی بانسری (قرنا) کو جو دشمنوں کے لئے ہیبت کا نفخہ صور (قیامت کے دن صور یعنی قرنا پھونکا جائیگا) اور دوستوں کے لئے مسرت کے جشن کی لپیٹ تھا۔ پھونکا گیا۔

مغلوں کا لشکر اُن کی حرکت اور خوشی سے۔ اگرچہ اس کے اسباب سے ناواقف اور بے خبر تھے۔ تردد اور شک کے مقام میں ساکن ہو گئے (یعنے تردد میں پڑ گئے)۔

تیرہ روز کے بعد لشکر مصری۔ جو فخر کے مقام میں گردن بلند رکھتا تھا۔ پہونچا۔ لشکر کے لئے چونکہ دریائے فرات سے کشتیوں کے بغیر عبور کرنا مشکل تھا۔ بندق دار نے حکم دیا کہ تیس ہزار جانور جن کی پیدائش کا معین والی الابل کیف خُلقت (اور اونٹ کی طرف دیکھو کہ اس کی پیدائش کیونکر ہوئی ہے) ہے۔ ایک ہی دفعہ دریا میں ڈال دیں۔ اور اُن عجیب ہیئت والے اور بادلوں کی سی ہیبت والے اونٹوں پر سے شیر کی خصلت والا مصری لشکر گذر جائے " پہلے پہل خود اپنا گھوڑا پانی میں ڈال دیا اور تمام لشکر کو دائیں بائیں حکم دے دیا۔ آگ کی طرح دریا میں گھس پڑے اور بڑی آسانی سے گذر گئے اور رودکی کا شعر (ذیل) اس دریا کے عبور کے بارے میں جو سمندر کی طرح پانی کی کثرت رکھتا ہے موافق حال اور اُن کے قول کا ورد اور وظیفہ بن گیا۔ ؎

جیحوں کا پانی باوجود اس قدر گہرائی کے۔ ہمارے گھوڑوں کو کمر تک آتا ہے۔

مغلوں نے عجیب مصریوں کی کمال جرأت مشاہدہ کی اور اس موج حرکت لشکر کو دریا کے اوپر دیکھا۔ مجبوراً اُن کو اقامت پر کوچ اختیار کرنا پڑا۔ اور مقابلے کے مہرے کو ارادے کی بساط کے رُخ سے اُٹھا لیا اور چل پڑے۔ باوجود اس کے کہ مغلوں کے لشکر کا شمار مصریوں سے کئی گنا (زیادہ) تھا۔ بندق دار نے لشکر کے ساتھ اُن کا تعاقب کیا اور اُن کے پسماندگان سے چند مویشی، پالان اور بار (سامان) غنیمت ہاتھ لگے۔ اور یہ کہانی اس کی بہادری کے علامات نے زمانہ کے روزنامچہ پر یادگار رہے گی۔

بعد اس کے کہ تین یا پانچ سال اس عاریتی سرائے میں تخت کی بلندی پر گذارے اور بے رنج خود اپنے قبضہ میں رکھے۔ اجل (موت) کے آتا ضا کرنے والے نے

"الرحیل" (کوچ کرو) کی آواز دے دی۔ آخرکار اس کے جسم کو گنج باد آورد (خسرو پرویز کے آٹھ خزانوں میں سے ایک کا نام گنج باد آورد تھا) کی طرح مٹی کے سپرد کیا گیا

اس تنگنائی کا حاصل سوائے حادثات اور مصائب کے کیا ہے؟ اے تنگ حوصلہ والے تنگنائے خاک (دنیا) کو کیا کرے گا۔

جب اس کی روح کے میزبان نے۔ جو جسم کے مہمان خانہ میں گوشہ گزین تھا۔ دعوت خانۂ علیین کی طرف میلان کیا تو قضا اور قدر کے منشیوں نے سلطنت کے خط شاہی کو اس کے بیٹے ملک سعید کے نام سے مزین بہ تخط کر دیا اور اس کی چوٹی اور قدمگاہ تاج سلطنت اور تخت شاہی کے لائق کر دیا۔ وہ وراثت کے استحقاق کے بموجب زین للناس الخ (زینت دی گئی ہے لوگوں کے لئے محبت، مرغوب چیزوں (مثلاً عورتوں، بچوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، داغدار گھوڑوں، مویشیوں اور کھیتوں کی) کی سلطنت کا مالک ہو گیا۔ دن اور رات کی ساعتوں کے موافق (چوبیس ساعتیں ہیں) چوبیس ماہ چودہ سال کی مدت کا زمانہ ہے۔ اطراف کی بساط اور ملک کے درمیانی حصوں کو سطوت کے تازیانے، عدل کے ستونوں کے نصب کرنے اور انصاف کی کتابوں کے لکھنے کے ذریعے۔ احاطہ کئے ہوئے اور محفوظ رکھا۔ آخرکار زمانہ نے مہلت نہ دی کہ آرزوں کے پاؤں سے اقبال کی بساط کو طے کرے اور فتح کے ہاتھوں امیدوں کا دامن پکڑے مجازی ملک اور سلطنت کو ناچار ترک کرتا ہوا آخرت کی راہ چلا گیا۔

اگر سو سال رہے یا سو ہزار سال۔ یہی ہے دن اور یہی ہے کام۔

اس کے بعد سلطنت اور پادشاہی اس علاقہ کی سیف الدین قلاؤن عرف الفی پر مقرر ہوئی اور قلم تقدیر سے دولتیاری اور سلطنت کا روزنامہ اس کے نام سے لکھا گیا۔ اس کی قدرت کی وسعت اور سیاست کے رعب کا ذکر جہان میں مشہور ہو گیا اور امیروں اور لشکروں کے دل اور خواہشات ناخوشی اور خوشی میں اس کے تابع ہو گئے۔

۶۷۶ھ میں لڑائی کے ارادہ سے عرب کے دلیر اور بہادروں (لشکر الفی) کے ساتھ مبارک عہد پادشاہ آباقا خان کے لشکر نے خروج کیا۔ لشکر ایلخانی (آباقا خان) کا سپہ سالار تمغور نوئین اور تو داون بہادر تھے اور صحرا ابلستان میں اقامت کے خیموں کو رسیوں سے باندھا اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کے اسباب کو مرتب کیا گیا۔ مصری لشکر نے ان پر قضاء بد کی طرح۔ جو رد کرنے کے قابل نہیں ہوتی حملہ کر دیا

اور لشکروں کے اجتماع اور صفوں کے گتھم گتھا ہو جانے کے وقت۔ جب کہ تلوار زن حسین روح کو خطبہ (پیغام نکاح) دے رہی تھی اور نیزہ عمر کے دفتر کو قلم زن (غلط) کر رہا تھا۔ (یہ ہوا کہ) ؎

گھوڑوں کی آواز اور سپاہ کی گرد سے۔ روشنائی ہو گئی سورج اور چاند سے
ستارہ نیزہ تھا اور سورج تلوار۔ لوہے کی زمین تھی اور گرد کا بادل۔

ان دو جان توڑ لشکروں کے مکابدہ (یعنی سختی جھیلنے) جنگ آزمائی کرنے ایک دوسرے کو پچھاڑنے، ہانکنے، جولانی دینے اور حملہ کرنے کے بعد اسلامیوں کے لشکر (الغی) نے۔ چونکہ ان کا قلب اور ساقہ (لشکر کا پچھلا حصہ) ایسے لشکر سے جن کو تم نے نہیں دیکھا گھرا ہوا تھا اور اولئک علی ھدی الخ (وہی لوگ ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب ہیں) کے خطاب سے مخصوص تھا۔ حملہ کر دیا۔ اس طرح کہ مضبوط پہاڑوں نے آواز کی زبان سے نالہ و فریاد شروع کر دی اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب ڈال تو ہم پر صبر اور ثابت رکھ ہمارے پاؤں اور مدد دے ہمیں کافر لوگوں پر۔ میدان جنگ مقتولوں کے خون سے دریائے جیحون بن گیا اور انہوں نے مغل امیروں کو اکثر لشکر کے ساتھ کاٹ کے رکھ دیا۔ اور ان کے ہتھیار اور سواریاں بطور غنیمت اُن کے ہاتھ آئیں اور غزا (غازی ہونا) کا درجہ حاصل کر کے فتح مند اور خوش واپس ہوئے۔

اور ۶۸۰ھ میں آباقاآن نے اپنے بھائی منگو تیمور کو اُمرا۔ ایابچی، ارلذ (غرلن) الیناق اور تیس ہزار لشکر کے ساتھ جو مریخ کے زہرہ کو آتش بار تلوار کے زخم سے پانی کر دیتے تھے اور ذنب فلک (منحوس ستارہ) ان کے تیز سر والے تیروں کے ذنابہ کے ساتھ برابر اور مقابل ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا۔ ان (مصریوں) کے مقابلہ اور لڑائی کے لئے بھیجا تاکہ مصر کی سلطنت کو فتح کریں اور اطاعت کا نقش باشندگان کے ماتھے پر لگائیں۔

الفی (سیف الدین قلاؤن شاہ مصر) سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کے ساتھ حمص کے بیرون لشکر ایلخانی سے جا ملا۔ جب کہ کام گفتگو کی دال اور قاف (یعنی گفتگو کا مطلب، یا باہم گفتگو کرنا) سے لڑائی کے قیام اور وقوف تک پہونچ گیا تو ملاقات کے تنور نے منہ کھولا اور لڑائی کا شعلہ بلند ہونے لگا۔ شور و غوغا فلک اعلیٰ تک جا پہونچا۔ ؎

تیغ، گرز، طبل جنگ اور گرد سے ۔ زمین سیاہ ہوگئی اور آسمان لاجوردی ۔ روشن
آنکھ نے گھوڑے کی لگام کو نہ دیکھا ۔ آسمان اور ستارے نے نیزہ کو نہ دیکھا ۔
میدان جنگ کے اندر سروں کے پیالے پھرنے والے گیند کی طرح، اور اُن کے
چوگان (ڈنڈے یا بلّے) گھوڑوں کے سم تھے اور جنگ کا صحرا مقتولوں کے خون سے
گہرا دریا اور تیرنے والے (اس میں) بغیر سر کے بدن نظر آتے تھے ۔ ۵
گرز خود اور زرہوں پر اس طرح برس رہے تھے ۔ جیسے باد خزاں بید سے
پتے برساتی ہے ۔
تیروں کے رشق، تیروں کی مشق اور ہندی اصل تلوار کے فرق سے مردان جنگ
کے لئے بے حد وحساب ۵
کمان ہاتھ میں، پٹکا کمر میں اور زرہ تن پر (لگائے ہوئے تھے) ۔ زرہ
پھٹ گئی ۔ ٹوٹی کمان اور ٹوٹ گئی کمر ۔
کہ اچانک منگو تیمور کے لشکر سے البناق اور ریاجی جو میمنہ کے حامی تھے اہل مصر کے
میسرہ پر ۔ جو دشمن کے شر اور تکلیف کے برداشت کرنے کو مانند ہاتھ کی انگلی کے موافق
اور ہم پشت سمجھتے تھے (یہ صفت اہل مصر کی ہے) تلواروں سے سانپ کی زبان کی
طرح نکلی ہوئی ۔ اور گرزوں سے جو ہاتھی کی سونڈ کی طرح بلند تھے ۔ بے حجاب قضاء
کی طرح ۔ بے ہراس موت کی مانند، جوش وخروش والی رعد کی صورت اور موجیں
مارنے والے دریا کی مثل ۔ گھوڑوں کے ساتھ جو تیز ہوا کی مانند تھے اور اونٹوں کے
ساتھ جو اونچے پہاڑ کی طرح تھے حملہ کر دیا (یعنے البناق اور ریاجی نے اہل مصر کے
میسرہ پر تلواروں، گرزوں، گھوڑوں، اور اونٹوں سے حملہ کر دیا) تاکہ میدان
جنگ کے دسترخوان پیران (مصریوں) سے قبل اس کے کہ جوش میں آئے لشکر،
قتل کی چاشت (صبح کا کھانا) کو ترتیب سے رکھیں ۔
جونہی کہ سورج کی کرنوں کی تلوار سے صبح کا سر کٹ گیا، مصریوں کا میسرہ
متفرق اور شکست کھا گیا ۔ قریب کہ مصری اور شامی لشکر کی رونق جو کہ بلند قدر تھے
دور اور اس لڑائی سے اللہ کے گروہ (مصری اور شامی) کی شکست درست ہو جائے
(اس وقت) ملائکہ ارضی (زمین کے فرشتے، نیک لوگ) نے زمین پر گر کر سجدہ اور
زاری کرتے ہوئے خدائے اللہ مسلمانوں کے لشکر کو فتح دے اور نہ فتح دے کسی کو
اُن پر" کی آواز ملاء اعلیٰ (آسمان کے رہنے والوں) کے کانوں تک پہونچا دی

تو ارحم الراحمین (زیادہ مہربان خدا) کے فرمان سے چونکہ حکم "میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی" کا پہلے ہو چکا تھا مصیبت کا عقاب اعداء دین کے سر پر پروانہ میں آیا اور مسلمانوں کی بے مثل ہمت کے ہمانے کامیابی اور رستگاری کے بازو پھیلائے۔ باحشمت شام کے بابرکت میمنہ سے ایک جماعت نے عرب کے حامیوں اور تیر اندازوں میں سے جو (قبیلہ) قارہ (مشہور تیر انداز قبیلہ ہے) کو ملامت کے تیر کا نشانہ بناتے تھے (یعنی قبیلہ قارہ ان کے مقابلہ میں قابل ملامت تھا) بے پرواہ مغول کے قلب پر یکبارگی (اکٹھے ہو کر) حملہ کر دیا۔ رب لا تذر الایہ (اے میرے رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا) کی دعا مقبولیت سے مقرون ہو گئی۔ اور دین ہدایت (اسلام) کے دروازے کی فتح ظاہر ہو گئی۔

لشکر منگو تیمور ہلاکت کے اندیشہ میں جا پڑے اور شہزادے نے ایک حصہ لشکر کے ساتھ رعب اور خوف سے فرار کی راہ اختیار کی۔ اچانک منگو تیمور کو ایک تیر لگا جس کے سوفار (انی) کی زبان نے موعود میعاد (موت) کو اس پر روال (بغیر ہجوں کے) پڑھ دیا۔ (یعنی وہ ایک تیر کے لگنے سے نشانہ موت ہو گیا)۔

باقی شام کے دلیر اور مصر کے مرد جو حملوں پر مصر تھے اور اعداء دین کے لئے مقتل گاہ کے پیٹ سے، چونکہ ظاہر ہونے کا وقت تھا۔ ایسے گھوڑوں پر ۔ ؎

(جو) صرصر کی دوڑ والے، فولاد کی رگوں والے، صاعقہ انگیز۔ آسمان کے بدن والے، دیو کے دل والے اور پہاڑ کے تحمل والے تھے۔

سوار ہو کر باہر نکلے اور مطلب۔ ؎ عزت والی جگہ دنیا میں گھوڑے کی زین ہے + ظاہر ہو کر ہندی تلوار سے حملہ کر دیا۔ اور لوہے سے آگ گرانے لگ گئے۔

اور تمام لشکر کو اس میدان میں تلواروں کا نشانہ بنا دیا اور وحشی جانوروں اور گدھوں کو ان صحراؤں میں ان (ایلخانیوں) مقتولوں کے خون اور گوشت سے سالہا سال جشن اور خوشی حاصل ہوئی "ہم نے ان پر ہلاکت بھیجی اور نہ تھا ان کا کوئی مددگار" کیا لوگ باطل کو مانتے اور حق سے منہ پھیرتے ہیں (اچھا) تو عنقریب معلوم کر لیں گے ظالم لوگ کہ وہ کونسا پہلو اور کیا کروٹ پلٹتے ہیں؟"

باقی حالات اس ملک کے مجمل طور پر اپنی جگہ بیان کئے جائیں گے اللہ تعالےٰ کی مدد اور قوت سے اس کی نعمت کے شمول اور منت کی کثرت سے۔

اس فکر کے پورا کرنے کا مقام جو پہلے گذر گیا ہے اور اسکی روشن کے متعلقات کی شرح

جب خواجہ بہاؤ الدین فرزند صاحب دیوان (شمس الدین جوینی اور برادر شرف الدین ہارون) اس دھوکے اور غرور کی سرائے سے خوشی کے باغات (بہشت) میں دوڑ گیا۔ تو بہت تھوڑی مدت میں، جس طرح کہ موتیوں کی لڑی کھل جاتی اور دانے ایک دوسرے کے پیچھے گرنا شروع ہو جاتے ہیں، ضعف اور کمزوری کے آثار نے دولت صاحبی کے لئے متواتر اور پیاپے منہ دکھایا اور مصائب اور واقعات کے اعداد ایک دوسرے کے پیچھے پہونچ گئے بلاشک، بے نمک فلک کا شہد اور ناہموار زمانے کی عادت کا معمول سوائے اشراف کے آزار پہونچانے اور دکھ دینے اور اشرار کی پرورش کرنے، رذیلوں کے خوشحال رکھنے اور فاضل لوگوں کے مکدر (تنگدل اور میلا) کرنے کے اور کیا ہے۔ اس ناپائدار عہد سبز باغ کے نیچے۔ گل کا غنچہ کس شخص کے ہاتھ میں دیا کہ پھر اُسے اذکار کے کانٹوں میں نہ رکھا ہو۔ اور کامیابی کے شراب کا گھونٹ کسی امیدوار کے تالو میں کب ڈالتے ہیں کہ صبح کے وقت اُسے دردِ سر اور حوادث کے خمار سے مبتلا نہ کیا ہو۔ کس روز کسی صاحب دولت کی سعادت کا آفتاب مشرق مراد کے افق سے بلندی کے دائروں پر خط استوا تک پہونچا کہ فلکی گردشوں نے اس کو پستی کے دائروں پر غروب کے نشیب میں نہ چھپا دیا ہو۔ یا کس وقت کسی صاحب کمال کی امیدوں کے پودے نے نشو کی جوئبار کے کنارے طراوت اور تازگی حاصل کی کہ بہت جلد ادبار کی پچھوا ہوا اور ذلت کے بگولوں کے ساتھ پژمردگی اور خشک ہونے کے قابل نہ ہوا ہو۔ ؎

جب تک میں ہوں امید کے باغ کی جوئبار پر۔ میں نے کوئی پودا سرسبز اور تازہ
نہیں پایا۔ روشن کرنے والے سورج اور روشنی حاصل کرنیوالے چاند کو میٹ جانے
(مہینے کی آخری تین راتوں کو محاق کہتے ہیں) اور زوال کے عیب کے بغیر
میں نے نہیں پایا۔

مجد الملک کی مخالفت پہلا خلل اور فساد جو اس واقعہ کے متصل ہوا مجد الملک کی مخالفت تھی اور وہ ایک شریف آدمی تھا اس کی جائے پیدائش اور اس کا اصل یزد تھا۔ مال اور طاقت کے فرزندان میں سے تھا۔ جاہ وحشمت والا، علو اور رفعت کی چوٹی پر چڑھنے والا حال کے برگشتہ ہونے اور پیدا ان کی تنگی (تنگدستی) سے زمانے سے مغلوب اور راتوں کے حوادث سے پامال ہوگیا اور صاحبی کے خادموں اور دولت خواہوں کے اعداد میں شمار ہوگیا

اور آنجناب (صاحبی) کے سخاوت کے حرم میں - جو آرزوؤں کا کعبہ، اقبال کا قبلہ، فضیلتوں کی شعاعوں کے گرنے کی جگہ، اور عزت اور جلال کے وفدوں کی چراگاہ تھا - پناہ حاصل کی - اس نے اُسے مناسب حال کاموں پر مقرر فرمایا -

اس کے بعد عقیدت کی تبدیلی، بیہودگی اور مکر حال کے چہرہ میں (اس صاحبی نے) تاڑ کر اعتماد اور اعتبار کا معیار کم کر دیا اور اس کی طرف دلی توجہ کم کر دی -

بارہا اس نے (مجد الملک نے) صاحبی کی بے دریغ مہربانیوں سے جو خلائق کے رزق کا ذریعہ اور ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچنے کا سبب تھیں - توسل (وسیلہ پکڑنا) ڈھونڈا اور سفارشی بنایا اور عاجزی کا اظہار کیا کامیابی کا دروازہ نہ کھلا اور اُن مہربانیوں کے باغات سے اس کی آرزوؤں کے اُنس کی خوشبو نہ پہونچی - پریشان ستارے، خفتے میں آئے ہوئے بخت، نامددگار فلک اور آشفتہ زمانے کے ساتھ (سرگوشی میں کہا - ؎

اگر مجھے کہا جائے کہ صبر کر تو میں کہوں گا - کہ نہیں ہے صبر اس شخص کے لئے جس نے زمانے کے ایام سے اس حالت میں صبح کی کہ وہ اُسے تکلیف کے ساتھ قتل کرتا ہے) نہ طاقت تھی کہ اقامت کا امکان تصور میں آتا نہ قدرت تھی خرچ اور گھوڑے کی کہ سفر اور ہجرت کو اختیار کرتا - نیز ہمت کی کمینگی اور قصد کی خست کے ساتھ سر بھی نہیں جھکا سکتا تھا کیونکہ عادت کو چھوڑنا اور مانوس اور بالطبع پسندیدہ چیز سے علیحدہ ہونا - آزردہ اور تکلیف دہ ہوتا ہے - مجبوراً لیت اور لعل کے ساتھ "اور "نہیں" بے پرواہ کرتی حادثہ کے ظاہر ہونے سے تمنا اور لیت "دن کو رات کے ساتھ ملا کر امرا کے ساتھ آنا جانا رکھا اور اُن کے ساتھ معرفت کے تعلقات مضبوط کئے ہوئے ہمیشہ ملک اور مال کے حالات کی جستجو میں رہتا اور علم متصدی گری سے بہرہ یاب تھا - آخر کار رتبہ نا امید ہو گیا اور لوگوں نے کہا ہے - ؎

ایک نا امید دلیر ہوتا ہے دوسرا حیرہ تربان + دل کو اپنے ہلاک ہونے پر خوش رکھتا ہے -

؎ مجھے اس پر نہ لے آ (مجبور نہ کر) کہ ایک ہی دفعہ عاجزی سے جان دیدوں -

وجب تو عزم کرتا ہے تو اللہ پر توکل کر" کا دامن کوشش کے ہاتھوں سے مضبوط پکڑا اور "بھاگتا اس سے جس کی طاقت نہ ہو" کا کمر بند ضرورت حال کی کمر پر باندھا اور پاؤں سے دریا کا قریب پہنچ کے قابل نتائج رکھتا ہے کے دریا میں رکھ دئیے -

سنہ ۶۹۲ھ میں بعض امراء کو چین کے باطن میں صاحب (شمس الدین) کی مخالفت اور انکار معلوم کیا اُسے اپنے گھوڑے [illegible] کا سوار [illegible] دینے والا پایا - [illegible] کو غنیمت سمجھا اور شر اور دست درازی کا [illegible] ہو گیا [illegible] اس کی [illegible]

عائد اور رجوع ہونا چاہتا تھا۔ اس کو حضرت (آباقاخان) کے دربار میں لے گئے لطیف مکاری کی حقیقت، اچھی تقریر اور اچھے بیان کے ساتھ اُسے یادشتی اور بادشاہوں کی خدمت کے آداب اور اُن کے طریقے اور ادائگی سخن کو اچھی طور پر جانتے ہوئے عرض کیا کہ "صاحب دیوان نے اتنی مدت، جو اس عظیم کام کی طرف منسوب اور بڑی مہموں میں شروع کرنے کے وسائل میں دست اندازی کرتا رہا ہے - ہرگز ہرگز ممالک کے مال کو سچائی سے نہیں بیان کیا اور بادشاہ کے تمام ممالک کو اپنی خاص جائداد بنائے ہوئے اطراف کی ہر طرف میں ایک ایک دیوان مشغول اور مقرر ہے"

اور اسی طرح ایک داستان علاؤ الدین کی چغلی میں بڑھا چڑھا کر پھر شروع کی۔ اور تشبیب (تمہید قصیدہ جس میں اپنی جوانی اور مصائب کا ذکر ہوتا ہے) کی سواری کی باگ کو اس تخلص (گریز جہاں پر شاعر مصائب سے بچنے کے لئے کوئی ممدوح ڈھونڈتا ہے اور اس سے التجا کرتا ہے) کی راہ پر لائے کہ "خواجہ بہاؤ الدین نے حکومت عراق کی مدت میں حقوق اور فواضل اور دیوانی (مالی) مزروریات سے چھ ہزار تومان دیہات سے وصول کر لئے ہیں اور ایک دینار اس آمدنی میں سے خزانہ اور لشکر منصورہ کے کام پر نہیں صرف ہوا" "مقدمہ جو سنتا ہے خیال کرتا ہے" کا معلوم ہے اور زمانے کے سرکہ اور شراب کا ذوق محسوس ہے -

باری تعالیٰ نے اس خیال کو قبولیت کے ساتھ ایلخان کے دل میں جگہ دی اور اس کا گوہر تقریر چونکہ تعلق سونے کے ساتھ بنائے ہوئے تھا ہر چند عقل کی نظر میں ایک کھوٹا سکہ نظر آتا تھا مگر بادشاہ کے گوش ہوش اس کے ساتھ بالی دار ہو گئے - (یعنے بادشاہ نے اُسے اچھی طرح سُنا) گلزار سعادت سے ہوائے چلنا شروع کیا ایلخان نے پرورش اور مہربانی، طمع اور امید سے زیادہ ارزانی کی اور اپنے ہاتھ سے پیالہ دیا اور خاص عزت عنایت کی نیز اسی مجلس میں تمام ممالک کے متعلق باتیں پوچھیں، اس نے بادشاہ کے مزاج کے موافق دلپذیر تقریر ادا کی - حکم شاہی نافذ ہو گیا کہ اُسے ممالک کا مشرف (نگہبان میر منشی) اور آڈیٹر مقرر کیا جائے۔ اور حسب احسابات کی پڑتال کرے اور بچت کے گمان کے مواقع اور اموال کی کمی وصول کی تفصیلیں ظاہر کرے - اور کوئی فرد شاہزادوں بیگمات اور اُمراء میں سے روک ٹوک کے لئے سامنے نہ آئیں (اسے نہ روکیں) -

اور ان احکام پر شمشیر کے سر والا دستخط دیا جو کبھی کسی سلطان اور بادشاہ کو نہ دیا گیا تھا - بادشاہ کا اعتقاد صاحب (شمس الدین) سے متغیر ہو گیا - نوابوں اور

تبریز کے وکلا کے حاضر کرنے کے لئے ایلچی اور قاصدوں نے تیزی اور جلدی کی باگ پھیر دی ۔

صاحب کو سخت دشمن کے مکر کی بارش کے تیر کی - جو کہ پہلی دفعہ ہی عیب کے سے کھولا یا چھوڑا گیا نشانۂ مقصود پر جا بیٹھا تھا - خبر ملی - پریشانی اور ندامت جو اصرار اور عناد کی جڑواں (توام) ہیں اس کے نفس پر غالب ہو گئی اور حکما کا فکر زادہ "کہ لجاج اور اصرار موجودہ وقت میں کمترین چیز ہے اور مستقبل میں زیادہ نقصان دہ ہے" مناسب حال اور معاملہ ہو گیا ۔

یہ حکایت مشہور ہے کہ خلیفہ ہارون رشید ایک دن سلطنت کی ملکہ اور اپنی دولت کی بیگم یعنی زبیدہ کے ساتھ شطرنج کی بازی میں فتح و رنج اور جمال کو خوش کر رہا تھا - داؤں کی شرط یہ تھی کہ غالب کا حکم مغلوب پر نافذ اور جاری ہوگا اور جو کچھ کہ فرمائش ہو (مغلوب کو) اس کا پورا کرنا لازم اور ضروری ہے - پہلے ہاتھ ہارون کو جیت ہوئی تو زبیدہ کو حکم دیا کہ پیرہن اور وہ پوشاک جو پاؤں پر حاوی ہے اتار کر ہارون کی آنکھوں کے سامنے کھڑی ہو جائے - زبیدہ نے ہر چند معافی مانگی کوئی فائدہ نہ ہوا - مجبوراً حکم کی تعمیل بموجب شرط کے کی گئی ۔

دوسری بار زبیدہ غالب آ گئی اور کہا کہ "التماس یہ ہے کہ فائزہ حبشن کے ساتھ جو ادنیٰ لونڈی ہے جمع ہوں" ہارون اس کی بدصورتی اور زشت روئی سے نفرت رکھتا تھا - سفارش کی کہ اس التماس کی بجائے جواہر نفیس اور آبدار یاقوت میں سے جس قدر آرزو کے حوصلہ میں سما سکے اٹھا لیں" زبیدہ نے کہا کہ "اگر تمام خزانے عنایت کئے جائیں اور ملک میں حصہ اور شرکت عطا ہو - قبول نہ ہوگا - اس شرط کے مطابق جو بیان کی گئی ہے قائم ہونا ضروری ہے اور ٹالنے اور بچنے کی جگہ قبول کے قابل نہیں ہے"

جونہی کہ ہارون سفارش کا دروازہ زیادہ کھٹکھٹاتا "زبیدہ" مبالغہ کو تیغ کرتے اور لجاج اور اصرار کرنے میں جو دلوں کو کینہ پر برانگیختہ کرتا اور لڑائی کا نتیجہ دیتا ہے - زیادہ ہوتی جاتی تھی - بالآخر ہارون، فائزہ کے ساتھ جمع ہوا - تقدیر الٰہی سے اس کے پشت کے قارورہ سے چند قطرات، جو چوتھے ہضم کے فضلے سے اس کے مستعد ہو جاتے ہیں - کہ نوع کی حفاظت کے لئے ایک اور وجود کا مبدء بن جاتے ہیں - (فائزہ کے) رحم کی گہرائی میں پہونچ گئے - اور قوت ماسکہ نے ان کی محافظت میں قیام کیا - وانا ثم خلقنا النطفۃ الایہ (پھر ہم نے نطفہ سے خون بستہ بنایا اور خون بستہ کو لوتھڑا بنایا اور

لونھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا) نے اجرام علوی کی تاثیرات کے ذریعہ اس کو انشاء کے مرتبہ میں دوسری پیدائش تک پہونچا دیا۔ "برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے"۔ فائزہ کے وضع حمل کی میعاد اور زمانِ نفاس کے وقت مامون مبارک انفاس عدم کی تنگنا سے وجود کی فضا میں آگیا۔ (یعنے مامون الرشید پیدا ہوا۔)

جب مامون شیر خواری کی پستی سے تمیز کی بلندی تک پہونچا شرافت کے دلائل اور دلیری کے فضائل اس کے حرکات اور سکنات سے ظاہر ہوئے۔ ایک روز ایک شخص کو جو نبوت کا مدعی تھا خلیفہ کے دربار میں لے آئے اس نے دعویٰ باطل پر اصرار کیا (یعنے کہا کہ وہ ضرور نبی ہے)۔ اس کو عذاب کے تازیانوں میں کھینچ کر رعب کے تازیانہ سے گوشمالی کی گئی۔ جب تازیانہ کی ایک ضرب اور چوٹ لگتی چیخنا شور کرنا اور دراز واویلا کرنا شروع کر دیتا۔

مامون نے جو بھائیوں کے رشتہ اور صف میں گمنام جگہ اور پست مقام میں کھڑا ہوا تھا۔ مدعی نبوت سے کہا کہ "صبر کر جیسا کہ اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا ہے"۔ ہارون اس کی تیزیٔ ذکاء۔ زیرکی، جودت فکر اور پختگی سے حیران رہ گیا۔ اور پدری شفقت جوش میں آئی اور کہا کہ "سچ فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہماری اولاد ہمارے جگر ہیں"۔ اس کے بعد روز بروز محبت اور تربیت اس کے حق میں بڑھتی گئی یہاں تک کہ مامون کل علوم میں اپنے بھائیوں پر فوقیت لے گیا۔ اور شاہانہ آداب اور رسوم کے ساتھ شہسواری اور سپہ داری میں تمام بھائیوں پر غالب ہو گیا۔

جب ہارون نے دعوت حق کو لبیک کہا (یعنے مرگیا) تو زبیدہ نے چاہا کہ اس کا بیٹا محمد امین مسند خلافت پر باپ کا جانشین ہو۔ "تو کچھ ارادہ کرتا ہے اور میں کچھ ارادہ کرتا ہوں اور ہوتا وہی ہے جو میں چاہتا ہوں"۔

بھائیوں کے درمیان کئی دفعہ لڑائی ہوئی اور تاریخ دولتین میں ان حالات کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ جب محمد امین قتل ہو گیا۔ اور اس کی خلافت کی دعا کے لئے فرشتوں نے کہا "جس شخص کی آمین اس کی آمین کے موافق ہو جائے"۔ آمین نہ کہی تو زبیدہ نے ٹھنڈے سانس باد خزاں کی طرح گرم جگر سے نکالے اور کہا :-

"نہیں سمجھایا مجھے اس دن پر مگر میرے لجاج اور اصرار پر قائم ہونے نے تیرے باپ کے ساتھ"۔ (یعنے اگر شطرنج کی بازی جیتنے کے روز لجاج اور ضد فائزہ کے ساتھ

جمع ہونے میں نہ کرتی تو نہ ناموں پیدا ہوتا اور نہ یہ روز بد قتل پسر امین کی صورت میں دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

اس حکایت کی نظم اور ترتیب سے شک کا پردہ آنکھوں کے سامنے سے اٹھ گیا کہ دشمنی اور لجاج (ضد) چھوٹی چھوٹی باتوں میں بڑی ناکامیوں کا نتیجہ دکھانے والی اور عظیم دشمنوں کی دشمنی کا باعث اور موجب ہے اور حادثات کے واقع ہو جانے اور واقعات کے حادث ہونے کے بعد افسوس کرنے سے تکلیف اور رنج میں زیادتی ہوگی اور حسرت اور تنگی قضا اور قدر کے مصائب کے بعد بے فائدہ اور بے سود ہے بغداد یوں کی مثال ہے "بات سے بات پیدا کرنا" (اب پھر اصل کی طرف رجوع کرتا ہے) مجد الملک کا کام ایک ہی لحظہ میں جو عنایت ایلخانی کے آفتاب کا پرتو اس پر پڑا شبنم کی مانند خاک سے ثریا تک پہونچ گیا۔ ے

اپنی مہربانی کو جس ذرہ سے تو ملائے تو وہ ذرہ (کیا) ہزار خورشید سے اچھا نہ ہوگا ؟ (استفہام انکاری ہے)۔

بے ریش پری صورت، سنہری کمر والے اور چاندی کے رخسار والوں کو عربی نسل کوہ پیکر گھوڑوں پر سوار کر دیا اور چالیس قبوں اور کلس کا خیمہ اور بارگاہ مشتری اطلس کی بلند کر دی۔ ے

زمانے کی مجھے یہ حالت پسند آئی۔ کہ بھلائی، برائی، بدی، نیکی میں نئے گذر جانے والی دیکھی۔ اس نیلگوں کاغذ (آسمان) پر سورج کے قلم سے اپنے تئیں سونے کے پانی سے لکھا ہوا اس نے دیکھا کہ اے وہ شخص جو دونوں کی دولت سے تقویت پاتا ہے۔ غرہ نہ ہو کہ تجھے سے پہلے بہت دیکھے ہیں [illegible] اس کی درگاہ میں بحکم [illegible] اور [illegible] کی صورت [illegible]

صاحب دیوان کے [illegible] دامن اور حال نے [illegible] کی کرتی ہوئی حضرت (آباقاخان) کی خدمت میں پہونچا ۔ پادشاہ اسلام نے ارشاد فرمایا کہ سالہا سال ہمارے نیک باپ کی خدمت میں آپ کو اختیار دے گئے تھے اور اس عرصہ میں کہ تخت سلطنت ہمارے مبارک جلوس کے ساتھ مزین اور مانوس ہوا ہے ہم نے حسب دستور تیرا مالوف اور مقرر منصب بحال کر دیا اور تمام مال اور خزانے کو تیرے قلم کے ماتحت تمام سے سپرد کر دیا۔ آج مجد الملک اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ ہمارے پادشاہانہ عنایات کے حقوق کو ضائع کرنا اور کفران نعمت کے ارتکاب پر آمادہ

ہونا تو نے کس طرح جائز رکھا ہے "

صاحبی (شمس الدین) کے خمیر نے جو عقل کل کا رہبر، آسمانی رازوں کا کاشف - اور غیب کی بلندیوں پر پہنچنے والا تھا - معلوم کرلیا کہ دشمن اور مخالف کو جھوٹا اور یہ سر غلط کہنا پادشاہ کے عتاب اور ملامت کے موقعہ پر موافق مصلحت اور مناسب صواب نہیں ہے - اور خلاصی اور گرہ کے چہرہ کو سوائے سچائی اور اخلاص کی روزن (دریچہ) کے نہیں مشاہدہ کیا جاسکتا - ع

جہاں کہ بات کرنا تنگ ہوجائے - تو سوائے پاک یزداں کے کسی کی پناہ میں نہ جا -

سعادت کے تلقین کرنے والے کی تلقین، مرشد عقل کی امداد اور اسباب ہدایت کی موافقت سے خدمت کے مقام میں فراخ دل اور فصیح زبان ہو کر عرض کیا کہ سر اور بال اور تن اور جان اور تمام کنبہ خان (اباقا خان) کی جان پر فدا ہو - بلاشک بے انتہا نعمتوں اور احسانات روئے زمین کے بادشاہ کا کچھ انکار کیا جا سکتا ہے - ع

میں شکر کس طرح کروں کہ میں خود سب کچھ تیری نعمت ہوں یہ نعمت کس طرح اپنی زبان سے شکر ادا کرے -

ضرور اس مدت میں بندہ، بھائی اور میرے فرزند حضرت کی فائض نعمت سے لیتے دیتے کھاتے اور اڑاتے رہے اور کسی قدر شہزادوں، خواتین اور امرا کی خدمت میں بھی خرچ کیا اور ایک حصہ خاص تو فیق کے صدقات میں دولت روز افزوں کے استقلال اور دوام کے لئے مقرر ہوا - آج جو کچھ بندہ کے تصرف اور قبضہ میں ہے - سامان اور مزروعہ زمین میں سے دیہات اور مضافات میں، خزانہ اور اسباب میں سے اور ویران زمینات غلام اور جانوروں میں سے (یہ سب کچھ) بادشاہ کے انعام کے دستر خوان کا فضلہ اور نعمتوں کے دریا میں سے قلیل حصہ ہے - جس طرح حکم ہو جس وقت مصلحت ہو جس کے لئے اشارہ نافذ ہو - ایثار کے طریقہ پر رضا مندی ظاہر کرکے سپرد کی جائے گی - اور کسی وجہ سے کسی حال میں توقف اور تاخیر جائز نہ شمار ہو گی اور خود جب تک کہ عمر سے کچھ مہلت مقدر ہے اور زندگی کے ساغر میں جرعہ باقی ہے - ایک ہی قبا کمر پر باندھے ہوئے، زبان کے خامہ کو کھولے ہوئے اور گردن کا تنگ کستے ہوئے کوچ در کوچ اور غلامی کروں گا - صحیح ہے وہ " تو " بھی تیرا اور وہ " ہم " بھی تیرا -

جب خوش بیانی کی سپاسداری کو جو مضمون شمر الطاف صدق اور فصاحت پر مشتمل، سابقہ خدمات کو یاد دلانے والا اور لطیف شعبوں کے عیوب کو مٹانے والا جیسا صاحب (شمس الدین) کی زبان سے ادا کیا تھا - جیسے خوش بیان ساقی کہیں سے پہونچا تو شراب کی ہوا نے غصے کے شعلے کی آگ ... [illegible] ... کھلا ... کیا ... اور

چشم پوشی کے پانی سے اغیار کے سخن کو دل کے صفحہ سے محو فرما دیا ۔ اور الطاف کی امداد نما
کے حق میں تازہ کر دی ۔ زبان اشرف سے فرمان دیا کہ تیرے گناہ جو تجھ سے یا نہیں تجھ سے ہوئے
معاف کر دیئے اور قدیم خدمت پر رحم کیا گیا ہے اور شغل معہود (معلومہ ملازمت) بحال رکھا جاتا
ہے ۔ چاہئے کہ کوشش اور استقلال کے ساتھ شرح صدر اور فضول دل کی رو سے باقاعدہ
کام کو سرانجام دیں ۔"

"صاحب" نے یہ حیثیت کیا چھپا اور اس کی چرخی بے مثل مہربانی والے اور انتہائی سخا
ہمت والے پادشاہ کے سامنے ہدہد کی طرح بندگی کا سجدہ بار بار کیا اور حضرت خانی سے
قمری کی مانند جان بخشی کی منت کے طوق سے طوق دار ہو گیا ۔ فوراً ایلچیوں کو قیدی کبوتروں
کی طرح جو جال کی گرفت سے غلامی پاتے ہیں یا شاہین کی طرح جو ہوائی بلندیوں سے
شکار کی طرف جھپٹا مارتی ہے ۔ اطراف ممالک میں بھیج دیا ۔ اور ایک خط [illegible] والا حضرت
کی مہربانیوں کی حرکت سے ۔ اپنے بھائی صاحب علاؤ الدین کی خدمت میں لکھا وہ خود
پادشاہ کی خدمت میں عزم کے پا رکاب تھا (یعنی سفر کا ارادہ کئے ہوئے تھا) جواب میں یہ
بیت لکھا ۔ (جو عربی میں ہے)

چغلخوروں کا قول کس طرح اثر کرے ۔ تیری آبرو شریف پر قربان جاؤں ۔ اور ان
کی چغلیاں تیرے بلند مرتبے میں ۔ مانند بچھوؤں کے ڈنک کے ہیں بہشت کے پتھروں میں ۔

اور "صاحب" کی انشاء سے "بشارت نامہ" کا اتفاق ہوا جس کا افتتاح اور آغاز
اس آیت سے مزین اور اس بیت کو متضمن تھا ۔ (آیت کا ترجمہ ہے) "کاش میری قوم کو
معلوم ہوتا کہ میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور مجھے عزت والے لوگوں سے بنا دیا ہے"
(رب سے مراد اس کے آباء قاآن ہے) (بیت کا ترجمہ ہے) ۔

آج اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرا دل فارغ ہے دشمن سے ۔ کیونکہ میرے تنگ
دل میں دوست کے سوا کوئی نہیں سماتا ۔

پادشاہی مہربانیوں ۔ الطاف اور نامتناہی انعام کی بارش کے بیان کرنے کے بعد ان
کے درمیان ایلچیوں کا میاب بہار کے الفاظ کا ترجمہ اس طریقہ سے بیان [illegible] لکھے
گئے ہیں کہ ہماری عنایت کے بادل پانی کی چھڑوں کے تواتر سے [illegible] اور اٹھانے کی
لذت تیرے اوپر مشتمل اور مکرر ہو گئی ہے ۔ اب اس جگہ سے میری خدمت [illegible] ہو کر
پھر گھر جا اور آج رات فارغ دل اور سینے سے ہاتھ اور پاؤں خود خوشی کی راہ سے
بستر میں ڈال کر بے فکری سے سو جا ۔ اور دیر سے اٹھ ۔"

اگرچہ موجودہ حال میں عنایت ایلخانی" کے معالجے سے "صاحب" کے مادۂ خوف کے جوش کو سکون سا حاصل ہو گیا اور سخت گیری اور غصہ سے خلاصی پا کر موروث اور حاصل کئے ہوئے منصب پر قوی پشت ہو گیا۔ مگر "مجد الملک" چغلی میں کوشاں اور اس کے دودمان کے ارادہ (ایذا کے ارادہ) پر۔ جو مسلمانوں کی امان اور انصاف کا موجب تھے مستعد رہا۔ ایلخان اور اشراف ممالک کے قرب کے شرف کے ذریعہ سے اطراف عالم کے لئے محسود اور قابل رشک بن گیا اور تمام نواحی اور اطراف میں قابل پڑتال حسابات کے رفع کے لئے بار کھینچنے کے ساتھ نواب مقرر کئے۔ اور احکام میں جو حضرت کے دیوان سے صادر ہوتے تھے۔ پہلے صاحب دیوان دائیں طرف۔ اور آسانی اور مالداری مقرون تھی اس کے دائیں ہاتھ سے۔ نشان کرتا تھا۔ اور مجد الملک۔ بائیں طرف۔ مشرف ممالک بلکاسی کو اس طرح لکھتا تھا کہ لفظ بلکاسی کی یا کا دُم خط باطل کی طرح صاحب کے نام اور نشان پر کھینچتا تھا۔ (ذیل کی صورت مطلب فہمی کے لئے ملاحظہ ہو۔)

دستخط بادشاہ

دستخط صاحب
شمس الدین

دستخط مشرف
مجد الملک مشرف ممالک بلکاسی

لاجرم خفیف اور حقیر سمجھنا خصوصاً شریف دودمان اور قدیمی خاندان کا۔ ناکامی کا نتیجہ ظاہر کرنے والا اور دوست اور دشمن کے استہزاء کا باعث ہوتا ہے اور یہ رباعی مجد الملک نے انشاء کی :۔

میں تیرے غم کے سمندر میں غوطہ کھانا چاہتا ہوں۔ یا غرق ہو جاؤں گا یا موتی باہر لاؤں گا۔ تیری دشمنی اور مخالفت ضرور قوی کرنا چاہتا ہوں۔ یا سرخ رو ہونگا یا گردن سرخ کرونگا (قتل ہو جاؤنگا)۔

صاحب دیوان نے اس کے رد میں یہ رباعی کہی :۔

نالش اور فریاد چونکہ بادشاہ کے برخلاف نہیں چاہئے کرنا۔ تو ضروری ہے زمانہ کا غصہ کھانا۔ یہ کام جس میں تو نے قدم رکھا ہے۔ اس سے منہ بھی سرخ کریگا اور گردن بھی۔

"صاحب" قوت نفس اور ہمت کی طاقت کے ساتھ حضرت کی خدمت کی ملازمت سے علیحدہ اور کنارہ کش نہ ہوتا تھا اور عاجزی اور شرمندگی کے علامات کو اگرچہ ان کا محل اور موقع تھا اپنے میں راہ نہ دیتا۔

حکایت کرتے ہیں کہ ایک روز (آباقاخان نے) "صاحب" کو بلوایا تاکہ پایۂ تخت میں "مجد الملک" کے ساتھ کسی بات میں جو سمع اشرف تک پہونچائی گئی تھی روبرو کرے۔ عادت کے مطابق دونوں نے ایک دوسرے کے مقابل زانو جھکائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ "صاحب" اس (مجد الملک) سے زیادہ نیچے زانو جھکائے (یعنے نیچے بیٹھے) دشمن معاند کے سامنے بادشاہ کی نامہربانی کے ساقی کے ہاتھوں اس ناخوشگوار جام کو چڑھا گیا ــــ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ اثنائے جشن میں جس کے بزم کی مجلس، بہشت کی طرح غم کو دور کرنے والی اور اس کی خالص شراب آب حیات کی مانند زندگی بڑھانے والی تھی۔ ؎

چنگ کا گانا اور نائے کی آواز مے پرستوں کے دل کو اپنی جگہ سے لے جاتی تھی

"صاحب" نے تین دفعہ "ایلخان" کی خدمت میں پیالہ پیش کیا اور اس کے قبول کرنے سے (اس نے) انکار اور روگردانی کی۔ چوتھی دفعہ نہایت دلیری سے دشمن کی دفع شماتت کے لئے گھٹنے جھکا کر جام شراب پیش کی۔ تو بادشاہ نے اس گوشت سے جس کے حرام ہونے کا ظاہر حکم کتاب مجید (قرآن شریف) میں محقق اور ثابت ہے چھری کی نوک سے ایک ٹکڑا دیا تو (صاحب) زمین کو بوسہ دے کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد ایلخان نے جام پی کر تمام امراء سے فرمایا کہ نہایت دلیر آدمی ہے جس قدر ہم نے پیالہ کے قبول کرنے سے روگردانی اور اعراض فرمایا اس نے اس کے پیش کرنے پر زیادتی کی۔ بایں خیال یہ تھا کہ اگر ٹکڑے (بوئی سور) کو رد کریگا اس چھری کی نوک سے اس کی آنکھوں کو ڈھیلے سے بوٹی کی طرح نکال دونگا۔

صاحب ان مقدمات اور ایلخانی کراہیت کے باوجود صبر پر مداومت کرتا اور کینہ فلک کی سختی کے ساتھ دشمنی بڑھاتا رہا (یعنے اس کی سختی کی پرواہ نہیں کرتا رہا)۔

جب ربیع الاول سنہ ۶۸۰ھ کا چاند گردوں کی بسیط پیشانی پر دلدار کے کماندار کے ابرو کی طرح دیکھا گیا تو "صاحب علاؤ الدین" بغداد سے آیا اور آسمان شکوہ بارگاہ کی حاضری کا شرف حاصل کیا تحفہ تحائف کے پیش کرنے اور مجلس اور تعظیم کی ترتیب سے فارغ ہو کر سونے کا خزانہ جو ساتھ لایا تھا سپرد کیا۔ اس کے بعد توفیر اموال کی علت سے دیگر خزانہ پیش کیا (یعنے دیگر خزانہ پیش کرتے وقت کہا کہ ٹیکس سے بابت اور زیادتی) البتہ فاسدوں کا گروہ فساد کاری میں مشغول، اور ایلخانی طمع کی آگ ان کے دروغ کی ہوا سے بھڑکی ہوئی اور مشتعل تھی۔ تمام ممالک، خراسان، شیراز، کرمان، عراقین، روم، آذربیجان، دیار بکر، موصل اور میافارقین سے چغلخور اس کام کے لئے آئے ہوئے

پریشان ہوں آبروئے سلیم کی سلامتی کے لئے ناحاصل کئے ہوئے ٹیکس کا قبول کرنا اور مان لینا پوری عزت سے اور زائد آمدنی اس وجہ تعین میں خرچ کرنا کفایت کے نام ہوگی - کیونکہ ان ایک دو سالوں میں کثیر تغیرات اور علاقہ کی نزاکت کی وجہ سے جو نقدی اور روپیہ قرضہ اور خاص بنا درست حاصل کیا گیا تھا رعایا کے خاطر کی رفاہیت اور کام اور کام کرنے والوں کی تخفیف کے لئے صرف کر دیئے - اور جب کہ خزانہ کو مال کی ضرورت ہے جواب میں بہت اور نسبت کے عذر اور حساب کے پیش کرنے اور علیت حساب اور جمع میزان کا موقعہ نہیں ہے اس خزانہ کو بھی نسبت طاقت بنانا چاہیئے اور دل کو اندیشہ سے فارغ کرنا چاہیئے -

مخالف گروہ نے کہا کہ وہ (علاؤ الدین) اگر زائد آمدنی کو اس ٹیکس کے کام پہ لگائیگا تو اس پر کوئی بوجھ نہ پڑیگا - شاہ کے سامنے رقعہ تقریر کے نرخ پر ایک اور پیادہ چلا دیا اور منصوبہ اور تجویز بنائی کہ سنہ ۶۹۹ھ میں ایک جماعت نے حسابوں کی جانچ اور پڑتال کر کے دو سو پچاس تومان باقی نکالے تھے اور اس وقت تک اس رقم میں سے کوئی چیز خزانہ میں نہیں پہونچی اور وہ مال بعینہ ان کے ذمہ ہے اور باقی -

اور یہ بات بھی اس تاریخ میں بادشاہ - جو کہ غیب کے حالات کا جاسوس اور ممالک اسرار کا ناموس ہے - کی رائے پر واضح ہو گیا کہ بقایا، علاقہ کے تحصیلداروں سے متعلق ہے اور اس کی تکمیل ممکنات کے دائرہ سے خارج ہے اور اگر اس قسم کی کوئی گفتگو چل پڑے تو سوائے علاقہ کی ویرانی اور رعایا کی جلاوطنی کے کوئی صورت نہیں نظر آتی - اس معاملہ کو بادشاہ نے چھوڑ دیا - اور اس بوجھ کا کارنامہ لپیٹ دیا - اور صاحب علاؤ الدین پر شاہانہ [illegible] فرما کر واپس اس علاقہ کی حکومت پر جانے کا حکم دیا گیا - قیصر کو [illegible] کر نا سے لیا - چغلخوروں کے منہ سے بادشاہ کے باغ میں روپے کی کہانی کے نقش کی کہ گئی اور عالم ملک میں جب کوئی آنے والی چیز پردۂ قضا سے ظہور کی فضا میں آنا چاہتی ہے تو اس کے اسباب سلسلہ وار ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں اور حسن تدبیر از روئے عقل اس موقعہ پر وہی نسبت رکھتی ہے - جیسا کہ شعلۂ آتش کو لیے سے [illegible] دے ، کوہ الوند کے ساتھ قوت بازو سے کوشش کر لے - دریا کو پاٹ دے اور بند کر دے کا ڈھیر دے اور سورج اور چاند کو نیچے اتار لانے کی دھمکی دیتے ہیں - (یعنی اس موقعہ پر تدبیر قضا کے مقابلہ میں بیکار ہو جاتی ہے) -

دوسرا باعث [illegible] اور محرک ، اصل ان معاملات پر لشکر کی فتح یابی کو مال کی ضرورت

تھی کیونکہ ان دنوں حدود مصر سے اطلاع پہونچی تھی کہ الفی اور اشقر سنقر ایلخان عالم کے ساتھ جنگ کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں اور شاہزادہ منکو تیمور کو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے لشکر جرار کے ساتھ اُن کے لئے مقرر کر دیا تھا اور اس جیسا لشکر مشرقی بلاد کی طرف پادشاہ زادہ ارغون کے ساتھ بھی روانہ کیا تھا اور حدود دربند باکو بہ سے طریقہ احتیاط کو اختیار کرنے کے لئے استعداد کی ہوئی تھی اور یہ بھی ایک زائد کام ہو گیا تھا۔

اور اس اثنا میں نصرت پیکر جھنڈے بغداد کے سرو سیر مقام کے توجہ کرنے کے ارادہ پر اربیل اور موصل کی راہ سے کوچ کرتے ہیں اور "صاحب علاؤ الدین" کو ڈاک چوکیوں کی ترتیب اور سامان رسد کی تدبیر اور انتظام کے لئے پہلے بھیجدیا۔ بادشاہ نے اس گردو نواح میں چند روز گھوڑ ادوڑانے اور شکار کرنے کی تفریح کے لئے ایک گاؤں کے کنارہ پر جس کو "دیراسپیز" کہتے ہیں "ربتہ الشام" کے علاقہ میں سے۔ نزول فرمایا اور لشکر نے مغول کی رسم کے مطابق نرغہ کیا۔ (یعنے شکاری جانوروں کو گھیر لیا) جب تمام وحشی جانوروں کی قسمیں جوش خروش کے ساتھ جمع ہو گئیں۔ اور اُن پر نرغہ کی امداد تنگ آگئی۔ ایلخان نے بذات خود چند خواص اور امراء کے ساتھ گھوڑا دوڑا دیا (نرغہ میں) اور "بہرام گور" کی روح اس گھوڑ دوڑ اور شکار گرانے پر آفرین کرتی تھی ۔

وحشی جانور حیرت سے سوفار کی مانند منہ کھولے ہوئے تھا۔ جب پادشاہ
نے زبان خنجر کو تیر سے گنگ کر دیا تھا۔ تو جب اسد (برج) میں پہنچے
سنبلہ کی مانند نیزہ کھینچ۔ سیدت الفت کی ضربت سے تو نے اُسے
سین اور دال بنادیا۔ اس کی ضربت کی تشریف وحشیوں کے انواع کیلئے
شکر کی تعلیم دیتی تھی اس تیر کے دیا اس نے کہ دقت ۔

ایک لحظہ شکاری شیر (بہادروں) وحشیوں سے مشغول رہے اور پہاڑ کے برابر ایک دوسرے پر گرا کر رکھ دیئے ۔

شکار کے کام سے فارغ ہو کر یکم رجب کو سنجار کے راستہ بغداد کا عزم کیا۔ مجد الملک نے راستہ ہی میں صاحب علاؤ الدین کے جدا ہونے کے دن باقی داستان ایلخان کو یاد دلائی اور امرا کا ایک گروہ صاحب علاؤ الدین کے تمام معاملہ کو واضح کرنے کیلئے اور اپنا مدعا حاصل کرنے کیلئے باول بیچ بلطائف بسرعت تمام اس کے پیچھے ۔ اور وہ (طالقہ) صاحب (علاؤ الدین) کے پاس پہنچا اور فرمان سنایا ۔ اس نے معلوم کیا کہ یہ معاملہ مگر وحشی فلک کا پھر تو ہے اور راست ان کا کام بغیر سستی کے ہے سوائے آرزوں کے وہ ہوتے اور مردوں کی بنیاد کے

نزدیک ہونے کے کچھ نہیں ہے۔ قضا کے ساتھ راضی ہو کر۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔
ان کے ہمراہ بغداد چلا گیا۔ اور تمام مخلوق کی اس حادثہ سے آسمان پر فریادیں جاتی تھیں
اس کو مالوف اور مقرر جگہ (یا اپنے مسکن میں) میں بند کر دیا گیا۔

پہلے پہل جو کچھ تصرف میں رکھتا تھا سونے سے قلعی تک، خالص سونے سے پیتل تک
موتیوں کے دانوں سے جو مبارک چمکدار ستاروں کی طرح تھے، رذیلوں منکوں اور منحوس
فال ٹھیکروں تک، ریشمی خوش منظر فراش سے بے شمار ٹاٹ اور چٹائیوں تک، قدیم و جدید
ادنیٰ چیز سے عمدہ چیزوں تک۔ سنہری اور منقش برتنوں سے پھٹے پرانے گھر کے سامان تک
کپڑوں کے تھانوں سے دروازوں کے پردوں تک۔ کمینے لوگوں کی آنکھوں سے دور
خوبصورت نیک کنیزوں سے لیکر اصطبل اور گوندے کے نوکروں تک۔ نقارخانہ سے
بگل اور طبل، گھوڑے اور گدھے سے ردی اور عمدہ، گھوڑوں اور خچروں سے ارزاں اور
قیمتی۔ اونٹنی اور اونٹ، مینا اور بترہ۔

جو شخص مینے اور بترہ پر نظر رکھتا ہے تنگی سے وہ مانند چیکڑے کے ہل کے دکھائی (نظر آتے ہیں)

چونکہ غرض آبرو کے جوہر کی حفاظت تھی نہ کہ مال کی۔ وہ (تمام جس کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے)
پیش کرنے کی صف میں حاضر کیا اور ٹھوکر ینہ برکت وے اللہ آبرو کے بجائے میرے مال ہیں
کی ہمت بلند کی راہ سے چونکہ کام ہاتھ سے جا رہا تھا۔ تمام حاصل کئے ہوئے مال پر نفیس
تھا خواہ خسیس۔ لگائی۔ کھرا سونا، مفقود کا نشان، سرمایہ سراب ضائع۔ مال برباد
اور املاک موجب ملال ہو گئے۔

سامان کی تفصیل قرینہ کے تمکات اور موروثی اور حاصل کردہ بلاد غرب و عجم کے
املاک کے کاغذات سپرد کر دئے۔ نہیں کوئی معبود باقی سوائے اللہ کے۔ غلو الست
کا ہے کی ہ جائداد اور ملکیت کی تختی کو ہر اس چیز پر جس پر چیز کا نام صادق آتا ہے کھرچ
ڈالا۔ جیسا کہ رسائل "تسلیۃ الاخوان" میں۔ جو اسی صاحب قرآن کی تصنیف ہے
اس کی مکمل شرح درج ہے۔

اگر جہان کا زمانے میں صرف یہی عیب ہوتا کہ اس کی نعمت اور راحت۔ بعد اس کے
کہ عمر اور زندگی طلب اور تکلیف میں صرف کر دیتا ہے۔ کو بقا اور دوام نہیں سے تو
واجب تھا کہ عقلمند آدمی اس پر دل نہ لگاتا اور اس کے بے فائدہ حاصل کرنے کے
لئے اس قدر دوڑ دھوپ اور جستجو نہ کرتا۔

اس ذکر کے لکھنے کے دوران میں حاضرین میں سے کسی نے یہ دو بیت علامہ سعدیؒ

سکے پڑھو دیئے ۔ ۔

اگر عقلمند کمینوں سے جفا دیکھے ۔ چاہیئے کہ اپنے دل کو رنجیدہ نہ کرے اور غصہ نہ ہووے
یا گوہر پتھر اگر سونے کے پیالہ کو توڑ دے ۔ تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھتی اور سونا
کم نہیں ہوتا (قیمت میں) ۔

ان وحشتناک خبروں کے تواتر سے اس کے بھائی صاحب دیوان نے جو رکاب اعلیٰ
کی خدمت میں ملازم تھا کوئی وجہ قرار، ثبات قدمی اور تاخیر کی نہ دیکھی ۔ اجازت حاصل
کر کے بغداد آگیا اور اس وجہ سے کہ ایلخانی غصے کے شعلے اور قہر کی آندھیاں، سکون اور
آرام قبول کر لیں ۔ مال کے حاصل کرنے اور وجوہات کے رواج دینے میں دشمنوں سے کئی
گنا بڑھ کر جدوجہد کمائی ۔ اپنے خاص گھر اور بال بچوں سے جواہر جڑاؤ دار اور سونے
چاندی کے برتنوں سے جو کچھ تھا باہر لے آیا اور دوائیوں اور وکیلوں سے قرض وام کر کے
بموجب طاقت کے نقد اور جنس کی صورت میں لایا ۔ اور اس کے ساتھ ملا دیا ۔
دشمنوں کے گروہ نقد اور جنس سے جو کچھ پیش کرنے کے لائق جانتے تھے اٹھا کر منزل
دجیل میں بادشاہ کی خدمت میں لے گئے (کہ یہ مال صاحب لایا ہے) چونکہ بادشاہ کو
اس سے کئی گنا کی توقع تھی اور وہ مقدار تصور کی ہوئی رقم کا سواں ($\frac{1}{100}$) حصہ بھی نہ
تھی ۔ اس کی کچھ قدر نہ ہوئی اور صاحب دیوان کا حال اس طور پر پیش ہوا کہ نرمی اور
میل سے مشہور ہو گیا ۔ اور اس کی عطا اور امداد کا خلاصہ خاص احوال میں سے ایلخان
کی ناراضگی کا موجب ہو گیا ۔ قضا نے کام کیا اور جو کچھ ہونا تھا ہو گیا ۔ اور کوشش اور
دوڑ دھوپ رائگاں گئی ۔

اس وقت اس قطعہ کا اتفاق ہوا تھا (یعنی یہ قطعہ تصنیف کیا گیا) قطعہ (از مولف)
آسمان اور اس کے مدار کی تقسیم دیکھ کہ جب تک میں ہوں کئی سال تو مجھے غم
دے اور کئی گھڑیاں خوشی ۔ میرا سرمایہ علم، ہنر اور حکمت ہے ۔ کیا فائدہ؟
کیونکہ اس سرمایہ سے مجھے جو ملے گا اور حاصل ہو گا وہ نقصان ہے ۔ کسی فن
آسانی کی حاصل کرنے کی امید ممکن نہیں ۔ میری تمام کوششیں رائگاں گئیں
کس قدر بربادی ہے ۔ اس واسطے کہ فلک مجھے بے ہنروں کی طرح رکھتا ہے
کہاں ہے وہ؟ کہ اس کے آگے میری سفارش کرے ۔ مستعد (آدمی) سے
تمام کامیابیاں روک دی گئی ہیں ۔ تمام طاقتیں سفلہ اور کمینہ لوگوں کو دی ہوئی
ہیں ۔ زمانے کی عادت کو معلوم کرنے کے بعد اس وقت ۔ میں اپنے نفس

کی نافرمانی کروں گا اگر اس نے زمانے کی اطاعت کی ۔

حکم شاہی نافذ ہوا کہ طغاچار یرغوجی، دشمنوں کے ایک گروہ کے ساتھ وہ جن کے اعمال ضائع ہو گئے ۔ بغداد جائے ۔ اور از سر نو مواخذہ اور سختی شروع کریں ۔ آشنا و بیگانہ ہمسایہ اور گھر کے دروازوں سے کنیزوں، دفینوں اور قیمتی جواہر کی کیفیت اور حالت جو خالج میں مشہور ہے ۔ دریافت کرنا شروع کی ۔ یکے بعد دیگرے مہمان سرائے اور مقبرہ کہ اس کا تعمیر کرایا ہوا اور وہ اس کی عزیز اولاد ۔ اور کینہ کا مدفن تھا ۔ میں گئے اور پورے مبالغہ سے قبریں کھودنے ۔ تلاشی لینے، بنیادیں گرادینے اور جھاڑ دینے میں عمل میں لایا گیا ۔ اور چونکہ سب میں کچھ بھی نہ تھا تمام کو کچھ بھی نہ ملا ۔

آخر کار اس کو مالوف گھر سے کہ عزت اور دولت کے انس کی جگہ، راحت کے وفور کی جائے امن، خوشی کے پودوں کی لگانے کی جگہ اور حشمت اور اقبال کی منزل تھی ۔ باہر لائے ۔ اسی گردن کو ۔ جو گردش فلک کے آگے سر نہیں جھکاتی تھی اور دنیا کے گردن کشوں کی گردنیں (رقاب) اسکی نعمتوں اور احسانات سے طوق دار تھیں ۔ دل کے کھوٹ سے ذلت کی زنجیروں میں جکڑ دیا ۔ اور ان ہاتھوں میں ۔ جو زبردستی کی راہ سے زمانے کے کانوں کو غلامی کے گوشوارے سے گوشوارہ دار کرتے تھے ۔ عذاب کی ہتھکڑیاں کنگن کی طرح پہنائی گئیں ۔ اور فضیلت اور علو مرتبہ کی انگوٹھیوں سے آلودہ ہی تھی ۔

اگرچہ اعضا بظاہر میں غم کی زنجیروں میں نظر آتی تھیں اور صبر اور قرار کے دالان دل شوریدہ دار کے ملک سے نکلے ہوئے تھے ۔ مگر اعضا ۔ کی سلطنت کا بادشاہ (دل) ثبات (استقلال) کے تخت پر مطمئن اور متمکن تھا ۔ اور خاطر کا میدان صبر کی امداد سے جو نصرت الٰہی کا پیش خیمہ اور نہایہ اجر کا موجب ہے ۔ بھرا ہوا تھا ۔ اللہ تعالے نے فرمایا کہ صرف صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائیگا ۔

میں نے اپنی مصلحت اس پر چھوڑ دی ہے ۔ اگر ذبح کرے خواہ زندہ رکھے وہ جانے

اور چونکہ ارباب غرض کی نظر صرف مالی نقصان پر تھی ایلچی کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ملک بغداد کی حکومت اس سے قبول کرائی گئی ۔ زنجیریں اتار دی گئیں اور اس کے عوض دو شاخہ لکڑی حمائل کی طرح اس کی گردن میں ڈال دی گئی ۔ عروس کی مانند سر اور قدو اسکے معانقہ اور گلے ڈالنے کے لئے دونوں ہاتھ اس فرزانہ کی گردن میں حمائل کئے گئے اور اسی روز قسمت کے آراستہ ۔ رضی الدین نیشاپوری کے کہنے سے، لکڑی زبان سے خود گانا شروع کر دیا ۔

مجھ دل شکستہ کے ہاتھ ، ایک دن رات تک - خیال کر کہ میرا خون ہے - میری
گردن میں ڈال -

یہ قطعہ اس حالت میں بھائی کے پاس بھیجا :-

حسن آپ پر جانیں قربان اور نثار ہوں - نوجوان کا قول - جس کو لوگوں نے
ہلاکت اور خطرے میں ڈال دیا ہے - میں شکوہ کرتا ہوں اپنے رب اور منعم
کے دربار میں - زمانے کے ظلم کا جو عبرت ناک امور لاتا ہے - میری آرزو
تھی معانقہ کرنا یار باریک کمر معشوقوں کا - سرو قد کی طرح - نہ تھی وہ شاخ لکڑی
میرے مطلب میں سے -

دشمن اس خط پر مطلع ہو گئے ایک دوسرے سے کہا کہ اگر اسے قوت مال نہ ہوتی تو طبیعت
اس حال میں جو زندہ رہنے اور خلاصی کے درجے تک ترقی کرنے سے مایوس ہے - کس طرح
معانی کی تصنیف سے مانوس ہوتی - یا نظم اور نثر سے موافقت کرتی - اور قوت ذاتی کس
طرح سختیوں کے جھیلنے اور تکالیف کے برداشت کرنے کے باوجود جن کے صدمے سے
پہاڑ بھوسے کی طرح ہو گئے ہیں - جس کو ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں - وفا کرتی -

ان نادانوں نے جہالت اور بے عقلی کی غلطی میں معرفت کا سر رشتہ گم کیا ہوا تھا - ؏
دنیا کا کام جو تو نے اپنے اوپر مشکل کر دیا ہے - اگر تو اسے اپنے اوپر آسان
کرے تو آسان ہو جائے گا -

ایک مشفق نے اسے (علاؤ الدین) چغل خوروں کے مشورے سے مطلع کر دیا - جواب میں یہ دو بیت
آب شیریں ، حلال جادو اور احباب کے ناز و ادا کے کرشمہ کی طرح لکھے - ؏
میں نے تیر مارا دشمنوں کو کیونکہ میں نہیں نرمی کرتا ذلت اور فروتنی کے ساتھ
گردش اور حادثات زمانہ کے لئے ، بے شک یہ عجیب بات ہے - اور کیونکر
پرواہ کروں میں حوادث کی ، اور بات یہ ہے کہ - میرے اوپر محافظ نگہبان
کا پہرہ دار ہے -

بغداد کے باشندے ، بغداد کے کیا بلکہ تمام لوگ ممالک کے اندر آقا اور غلام تک
انصاف کی رو سے صاحب علاؤ الدین کے ساتھ اس دل شکن رنج اور مصیبتوں کے تیر
کی سیر کے شریک اور غمزدہ دار تھے -

ایلخان نے پیلاق (گرمیوں) کی توجہ کے ارادہ کے لئے فرمایا کہ لشکر کوچ کرے
اور بلند خیمے اکھاڑ لئے جائیں - اور ہوا خیمے کی پیچ دار زلفوں کی خوشبو

سے زمانہ کے مشام کو عنبر والا بنا رہی تھی اور فرش بچھانے والی باد صبا منزل بمنزل، قدم بقدم، رنگا رنگ فرش ڈالتی جاتی تھی کبھی نوروزی رعد آگے سے نقارہ بجاتی اور کبھی چمکدار بجلی سپاہیوں کی تلوار کی طرح روشنی کا خاص عکس ڈالتی اور خوشی کا جھنڈا لشکر بیج کا، ہر طرف سے بلند تھا۔

گمراہ جماعت اور رذیل فرقے نے چونکہ غرور کے عجائب کے اختراع کرنے، خالص جھوٹ کے گھڑنے اور بے معنی دعوے سے جو ایک بھی سچائی کا زیور نہیں رکھتا تھا بلکہ سب نے جھوٹ بولا اس کے متعلق جس کو انہوں نے علم سے احاطہ نہیں کیا تھا سوائے مالی خسارہ اور مزاحمت حال کے کچھ نہ دیکھا۔ ہر شیار مکر اور فریب کا رنگ ظاہر کیا، بوڑھے، جوان، نیک و بد اور غریب و امیر سے کسی کو نہ پایا کہ اس کی تعدی اور ظلم کی حکایت بیان کرے اور شکایت سنائے اور رشوت لینے دینے کے طور پر جہاں طلب کیا اور چاہا ایک چیز سے بھی اس کو ملزم نہ پایا۔ اور زائد اخراجات کے خطاب اور عوارضات کے عوض کے باعث جیسا کہ دیوانی اور دفتری امور کے لواحق میں سے ہوتا ہے۔ اس کی آبرو کو ملوث نہ کر سکے۔ تو خوف کے سیلاب نے اُن کے ناپاک دل کو گھیر لیا اور اضطراب اور کانپ جانے نے اُن کے ظاہر کو متغیر کر دیا۔ اور ظاہر سزا اور برے قصد کے مقابل، بُرے افعال اور بد اعمال کی جزا کے منتظر ہو گئے اور اس فکر میں مکر کے اقسام کو از سر نو گھڑنا اور اسباب حیلہ گری کو استعمال میں لانا اختیار کر لیا۔ روز بروز مکر اور فریب کے زور سے حرص کے زیور میں اوپر نیچے بہتان محض بناتے اور گھڑتے رہتے تھے کہ پھر کسی کھیل اور تجویز سے افسانہ کی گرہ کو گول مول بنا دیں۔

آرائے (صحیح رائے) کی آگ نکالنے (یا تیر اندازی) اور خواہشات کے مشورہ لینے سے یہ فریب کا مُہرہ غرض کی بساط پر پڑا کہ اس کو بلاد شاہی کی خط و کتابت سے ملزم اور نافرمانی کی نشانی سے دا اقرار اور منقش کر دیں۔ ایک گمنام یہودی کو دستیاب کیا گیا اور کاغذ کے ٹکڑوں پر رنگدار خطوط، زعفران اور شنگرف کے باقی طلسمات جادو اور نیرنگی اشکال کی طرح کھینچ گئے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ خطوط اُن کو اس کے کپڑوں کے اندر تفتیش کے وقت ملے ہیں۔ اور وہ تین گمنام غریب جو امیروں اور کوتوال کے اتفاق سے عرب کے مشائخ اور مقدم لوگوں کے پاس ہر وقت بھیجے جاتے تھے۔ حاضر لائے۔ تا کہ ڈرا لیے۔ رغبت دینے اور عذاب اور امید سے اُنکی باتوں کی تصدیق کرنے والے، باطل امور کو حق کہنے والے، کھوٹے سکے کو رواج دینے والے اور باطل

لفظ کو اٹھانے والے ہیں۔

اور حال یہ تھا کہ سال مذکور کے شروع میں (سلطان سیف الدین قلاؤن المعروف) الفی اور مصری امراء کے درمیان مخالفت شروع ہو گئی اور سنقور اشقر، امراء ترکمن بحری کی ایک فوج کے ساتھ مصلحت کی جانب کو مد نظر رکھ کر کنارہ کر گئے۔ اور عیسیٰ ابن مہنا جو اعراب شام اور اس علاقہ کے امرا میں سے تھا سے اس کے ساتھ موافقت کا دم مارا اور دوستی کے اسباب پختہ کر لئے۔ اور الفی دمشق میں اُن (سنقور او عیسیٰ) کی تیغ زنی اور تیر اندازی کے ڈر سے تشفی حاصل کرنے کے لئے لڑائی کے لئے مستعد اور فتنوں کی غبار انگیزی کو روکنے کے درپے ہو گیا۔ ان حالات کے اثنا میں خبر پہونچی کہ بحری ترکوں کا ایک دستہ لشکر مصری کی ایک تاک سے شکست کھا کر عانہ اور حدیثہ کے آس پڑوس پہونچ گئے ہیں ہوشیاری اور احتیاط کی رو سے دریافت حال اور بچاؤں کے لئے (صاحب علاؤ الدین نے) ایک ایلچی کو کوتوال شہر اور امراء کے اتفاق سے بھیجا ہوا تھا۔ اور سنقور اشقر اور عیسیٰ بن مہنا کو بندگی حضرت (آباقاخان) کی موافقت پر ترغیب دی تھی اور مخالفت سے ڈر اور نفرت ضروری معلوم کرائی تھی۔

اتفاق سے الفی سے اُن کی شکست ایلچی کے پہونچنے کے ساتھ اکٹھی ہو گئی۔ اس پیغام سے انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور اس نامہ سے اور او بڑھ گئی۔ عیسیٰ نے اپنے بھائی کو ایلچی کے ہمراہ بغداد بھیج دیا۔ صاحب علاؤ الدین نے اس کو بھی حضرت کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اور صورت حال سے مطلع کیا۔ ایلخان نے سنقور اشقر کے حق میں پرورش اور مہربانی فرمائی۔ اور عیسیٰ کے بھائی کو عزت دی اور زر اور غلہ بغداد پر حوالے کیا۔ (یعنی زر اور غلہ اُسے بغداد سے ملیگا)

اور اسی زمانہ میں منگو تیمور (شاہزادہ) ایک لشکر بے انتہا بارش کے قطروں کی طرح اور پہاڑ کو ہلا دینے والے سیلاب کی مانند۔ کنارہ فرات پر لے گیا ہوا تھا۔ شامیوں کے قصد سے اس نے بھی اس کی خدمت میں قاصد بھیجا اور اطاعت اور تابعداری کا اظہار کیا۔ سلطان مصر دین کے پاس بھی یہی مضمون کتابت چلی ان میں سے ہر ایک نے اپنے مقام سے کیفیت حال سے آباقاخان کو مطلع کیا اور حکم پہنچ ہو گیا کہ منگو تیمور لشکر کو واپس لائے اور ان (شامیوں) کے قصد سے ترک کیا جائے مگر دوسری طرف سے "بایدو اغول" نے شام کے ملک میں لشکر کشی کی ہوئی تھی اور تمام خلق کو قتل کر رہا تھا۔

اس شرح اور تفصیل سے مطلب یہ ہے کہ اُن (دشمنانِ علاؤ الدین) کے اندیشہ کا خلاصہ ایک باعث محال اور کاذب خیال تھا ۔

اس خیال سے ایلخان کے پیچھے گئے اور فریب گھڑ کر اور از سرِ نو ایک غلطی میں ڈالنے والی بات بنا کر عرض کیا ۔ اس امید پر کہ مال کے محصّل (حاصل کرنیوالے) چونکہ حال کے مضبوط کرنے والے اور کام کو چلانے والے ہیں ۔ اس تہمت اور نسبت سے جو سچائی سے کوئی نسبت نہیں رکھتی ۔ نامکمل اور ادھوری دریافت اور تحقیق کریں گے ۔

ایلخان نے فراست کی نظر سے ۔ کہ جام جہاں نما سے اس کی تیز رائے کا عکس ہے ۔ فضول فصلوں والے احوال کے دیباچہ سے افترا کی آیت پڑھ لی ۔ اور ذکاوت کی انگلیوں سے کجی کی گنڈیاں (گتھی) اس کے گناہوں کے کثیر رازوں سے کھول لیں ۔ "صاحب علاؤ الدین" کے حاضر لانے حکم ہوا اور ایلچی بھیجا کہ سریر دولت کی خدمت میں ہمیشہ مضبوط ستونوں والا رہے ۔ گھونگٹ کا کھل جانا بخوبی ہو جائے ۔

وہ جب بغداد آیا تو فریب گھڑنے والوں کے ذریعہ جن کو وہ محل اعتماد جانتے تھے ۔ بعض نے فرار کو پختہ طور پر اختیار کیا ہوا تھا ۔ اور جو باقی رہ گئے تھے زور اور جھوٹ کی شہادت سے متنفر تھے ۔ دشمنوں اور مخالفوں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اسے (صاحب علاؤ الدین کو) رہا اور خالی چھوڑ دیں گے تو کوئی فرد بشر ان (مخالفوں) کی امداد میں رغبت نہ کرے گا ۔ بے حد امید دلانے اور بے انتہا آرزو دلانے سے انہوں نے ایلچی کو فریب دیا اور اس کو حیلہ اور فریب کا مددگار اور اپنے حال کا مختار بنایا اور "صاحب" اسی طرح زنجیروں کے سپرد کیا گیا ۔ ۔ ۔ (از مؤلف)

آسمان کے دور سے ناکامی کا تسلسل ۔ ہر حال میں، عجیب نہیں ہے اور ان دو مسئلوں (تسلسل ناکامی، دورِ آسمان) کے محال ہونے میں کسی کو سوال کی طاقت نہیں ہے ۔

محافظت الٰہی پر توکل کرکے مقام تسلیم میں الحمد للہ ما قضی الخ (سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر جو اس نے فیصلہ کیا اور خیر اور بھلائی ہے اس میں جو وہ فیصلہ کرے ۔ جو اللہ نے چاہا ہوا ۔ اور جو نہ چاہا نہ ہوا ۔) کو زبان کا وظیفہ اور بیان کی تسبیح بنایا ۔ اور رضا کے روزنامچہ کو جو مراتب نفس میں سے بلند تر مرتبہ ہے اذا المدبکت الخ (جب نہ ہو وہ جس کا تو ارادہ کرتا ہے تو ارادہ کر تو اس کا جو آگے ہووے) کے ذکر سے

لکھ دیا اور اس کا مضبوط حوصلہ اور سنجیدہ فکر یہ بیت پڑھتے تھے ۔ ؎

اگر آسمان اپنی جگہ سے پھرتا ہے تو تو نہ پھر ۔ اور اگر زمانہ تیرے ساتھ موافقت
نہیں کرتا ۔ تو تو زمانہ سے موافقت کر ۔

کہ جلدی غم کے کھل جانے اور دور ہو جانے کا سبب ظاہر ہو گا ۔ اور اس ایسے نشیب میں کہ دشمن کی کامیابی کا گڑھا اسی سے مراد ہے کامیابی کی بلندی حاصل ہو گی ۔

ہر دانا غور کرنے والا جو اس میں غور کرنا ضروری جانتا ہے اس پر ظاہر ہو گا کہ کوئی بھلائی اور برائی، نفع اور نقصان بندہ کے فعل اور ارادہ سے متعلق نہیں ہے اور تمام معاملات قادر مطلق کی تقدیر اور اندازے سے ہیں اور دنیا کے کام اسی کے ارادہ سے لٹکے ہوئے ہیں پس ابتلا کے مقام میں تمام دشواریاں اس پر آسان ہو جاتی ہیں ۔ اور توکل اور رضا کی برکت سے مزید نعمت اور احسان کا مستحق ہو جاتا ہے ۔

اور یہی اس صورت حال کے مقدمات تھے شروع میں اور انجام میں ۔ اور اللہ کی تعریف ہے ابتدا اور آخر میں ۔

وہ گروہ جنہوں نے لہو اور لغو باتوں کو اختیار کیا ہوا تھا ۔ بادشاہ کے جھنڈے کے پیچھے جلدی کرنے اور سبقت کرنے میں سستی اور غفلت دکھا رہا تھا ۔ اور تاخیر کرنے اور رک جانے کا ترجمہ اندیشہ کے رقعہ پر ڈالتے تھے ۔ ادنیٰ اور کمینہ لوگوں کو خفیہ طور پر مختلف کناروں سے لا کر اپنے قبضہ میں کرتے ۔ تاکہ ان کو اپنی آیات (گھڑے ہوئے منصوبے) کا پیرو کار بنائیں ۔ اور ان روایات کو جھوٹے قول کے ساتھ عنعنہ (مسلسل عن کے لفظ سے مثلاً عن فلاں عن فلاں تاکہ سلسلہ روایت مکمل ہو جائے) تک پہونچا دیں ۔ اور وہ خبر واحد کے درجے، غیر منقول حدیثیں (کہانیاں) اسناد جو کہ نہیں ہے مگر جھوٹ گھڑا ہوا اس کے ساتھ مسلسل کر دیں ۔ (اس موقعہ پر قرآن اور حدیث کی اصطلاحات سے کام لیا ہے ۔ مثلاً آیات، روایات، عنعنہ، احادیث ۔ ماثور ۔ اسناد، آحاد وغیرہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اسی طرح ہم نے بنائے ہر ایک پیغمبر کے دشمن کھلے اور پوشیدہ شیطان جو ایک دوسرے کی وحی کرتے ہیں جھوٹی باتوں کی دھوکہ کی غرض سے"

انہوں نے بغداد میں اپنے جیسا کوئی جھوٹ گھڑنے والا نہ پایا جب ایک ماہ کامل اس فکر کے میدان میں جولانی دکھائی ایلچیوں کی ایک جماعت کے ساتھ صاحب علاؤ الدین کو ہتھکڑیاں وغیرہ لگا کر آباقا خاں کی خدمت میں ارادہ کیا ۔

اور اس دوزخ صورت سفر میں خواجہ بہاؤ الدین علی بن عیسیٰ اربیلی اور

نورالدین عبدالرحمٰن تستری جو صاحبی کی دولت کے احسان مند اور نعمت کے پروردہ تھے اور کوچ اور مقام میں، ذلت اور سلامتی میں اُس (صاحب) کی خاکِ آثار مجلس اور فلک سا رے رکاب میں طواف کرنے والے اور ہم صحبت تھے۔

باوجود اس کے کہ وہ اپنے سینے کے اندر بند نالہ و زاری کی طرح تھے (یعنی بے بس تھے) مانند آنسو کے آنکھوں کے اندر روانہ ہو پڑے (بہرا چل پڑے) اور اگرچہ اسباب گفتگو باہمی، قربت اور نزدیکی، اُنس اور ہم نشینی کے حاصل نہیں ہو سکتے تھے۔ خطوط اور شعر بازی سے سینے کے درد والے کی آہ اور مصیبت زدہ کے غم کو دو زبان قلم کی زبان پر جو غماز اور خطیر رو کی صورت رکھتی ہے گذارتے رہے اور اسی تاثیر سے دشمن کی خوشی کے رنج اور مسافری کی تکلیف کو سختی اور مصیبت میں اپنے اوپر آسان کرتے رہے۔

اور یہی حال رہا یہاں تک کہ سواریوں کی پشت پر مرحلوں اور منزلوں کو اسدآباد کے گھاٹی کے قریب پہونچا دیا۔ ایلچیوں کو دیکھا کہ تیر کی طرح جو شست سے نکلا ہوا ہو چلنے اور باز کی مانند نشیب و فراز میں اُڑتے جا رہے ہیں۔ بلوانے اور پوچھنے پر حال کے قرینہ سے معلوم ہوا کہ ہمدان میں پادشاہ کو ایسی مشکل حالت نے جس کے واقع اور حادث ہونے سے حفاظت اور صیانت میں پادشاہ، غلام، زبردست اور زیردست برابر ہیں۔ منہ دکھایا ہے۔ اور تمام راستے اُن کی عادت مقررہ کے مطابق ہنرمندوں کے کام کی طرح، بند۔ اور اس وجہ سے تمام لوگوں کے کام محبوبوں کے زلف کی طرح پریشان ہو گئے ہیں۔ صاحب کو پادشاہ کے دربار میں لے جانے سے انہوں (ایلچیوں) نے منع کر دیا۔

حیلہ گری کی پٹی کے باندھنے والوں اور خیالی منصوبے کے گھڑنے والوں نے ایلچی سے کہا کہ دوسرے پادشاہ کے جلوس کے وقت تک اُسے (صاحب کو) رہا کرنا، ذکاوت اور دانائی کا تقاضا نہیں ہے۔ اس سخن سے باوجود فلاح کی صبح کے علامات کے نمودار کی تاریک رات میں رہ گیا۔ اور نجیبوں کی قید اور حاسدوں کے سخت مکر کے ساتھ موافقت کی۔

بھلائی اور برائی کے ابتدا اور انتہا کے لئے عالم مجازی میں مقدار معین اور وقت مقرر ہے بلاشک اور تمام امور رہن کئے گئے ہیں اپنے اوقات پر اور ہر میعاد کے لئے ایک تحریر ہے۔ مٹاتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اُسی کے پاس ہے اُم الکتاب

آباقا خان کا حال اس طرح تھا کہ ہمدان میں شراب پینے کی وجہ سے مزاج اعتدال کی سمت سے منحرف ہو گیا اور ضعف نے طاقت پکڑنی شروع کی اور طبیعت نے قسمتوں سے موافقت نہ کی۔ لا محالہ مرض بڑھتا گیا۔ ایک روز کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کوا

کر دلیل ہوتا ہے جدائی کے کوے کی، بادشاہ کی نظر کے سامنے بیٹھ کر کائیں کر رہا تھا ۔ ؎

کسی شاعر نے جدائی میں ایک قصیدہ کہا جس میں مرثیہ کہا ہے بادشاہ کا قاف کی
ردیف پر بنا کیا گیا ہے قصیدہ الیطاء پر، سالم ہے - اقواء، اکفاء اور اصرافِ سے

(تو بادشاہ نے) کہا کہ سیاہ غلام (موت) مجھے طلب کرتا ہے - اُس کی کائیں کائیں سے کراہیت رکھتے ہوئے فرمایا کہ اُسے اڑا دیا جائے - جب کوا اُڑ گیا - دل پر غشی نے حملہ کیا اور اُسی غشی میں اُس کی روح جسم کے پنجرے سے پرواز کر گئی اور یہ واقعہ بیس ماہ ذی الحجہ ۶۸۰ھ میں ہُوا - اور اس کی مدت سلطنت - کہ سیاست اور عدل کے بازار کی رونق سوائے اس کے خیال میں نہیں آتی - سترہ سال تھی - ؎

اس کے نیچے انہوں نے تخت زر رکھا دیبائے زرد اور سنہری پٹکے سے - اسکے
شہسوار بدن کو آراستہ کیا - گل، مشک اور کافور چاہتے تھے -

چند روز رائج رسم کے مطابق مقام مصیبت اور لباس سوگواری میں رہے - ماہ رخ پیچیدہ زلف بیگمات نے ؎

اُکھاڑے بال، چھیلے منہ - زبان شاہ شاہ کہتی اور روح شاہ ڈھونڈتی پیر کشتہ سر ہو گئے
کے سر ہو گئے دھوئیں اور مٹی سے پُر - تمام آنکھیں خون سے پُر اور تمام کپڑے چاک چاک

اور اس واقعہ کی تاریخ کے لئے ایک ہمعصر نے یہ بیت دیباچۂ دل کا عنوان بنائے - ؎

آباقا خان جس کے عدل کے انصاف سے - جہان بہشت عدن کی طرح خوش تھا۔
سنہ ہجری سے ۶۸۰ اور بیس تھی - ماہ ذی الحجہ کی نہ زیادہ اور نہ کم - کہ دار البقا
کو چلا گیا وقت صبح اس دار فنا سے، اور اللہ زیادہ جانتا ہے -

جلوس سلطان احمد بر تخت سلطنت

"مراغہ" کے قیام کے زمانہ میں جب ملک کے حالات نے خلل پذیر ہونا شروع کیا۔ تو بادشاہ کی تعیین کے لئے مشورہ اور مصلحت کے لئے اکٹھے ہوئے - اور استخارہ (طلب خیر) کا قرعہ پھرایا گیا - بڑے اور چھوٹے اور امرا نے جو حاضر تھے - ایک سخن اور ایک زبان ہو کر قرار دیا (پاس کیا) کہ بھائیوں میں سے نکودار خاں بادشاہ بنے - اور وہ چونکہ اسلام کے ہار کو پہنے ہوئے تھا - اُسے (نکودار خاں کو) "سلطان احمد" کہتے تھے - اسی مشورہ پر تمام کی رائے ایک ہو گئی اور یہ قرار دیا کہ دوسرے شاہزادوں اور امیروں کے جمع کرنے کی خواہش سے اُڑنے والے ایلچی عقاب کے بازو سے روانہ ہو جائیں اور "الاطاق" میں

ایک جشن منائیں۔ اور احکام اور جھنڈوں کی وہاں تجدید اور احکام سلطنت کی حدبندی کریں۔ اِن کے اجتماع کے بعد سبزہ غمزدوں کے دل کی طرح اپنی جگہ سے اُٹھا ہوا تھا۔ اور کوہ اور دشت کے اطراف کو فرش مینائی سے آراستہ کیا ہوا۔ ہم زمان لوگوں کو کاتب (مصنف) کی غزل وردِ زبان ہو گئی۔ ؎

بادِ نسیم سے عنبر کی خوشبو آ رہی ہے۔ شاید کہ کوچہ دلبر سے چلی ہے۔ چمن کی بو بھی حسینوں کی زلفوں کی طرح۔ دل اور جان کا مغز معطر ہو گیا۔ لالہ نے پیالہ اُٹھایا یعنی۔ سُرخ شراب کا وقت آ گیا۔ نرگس تخت گاہ کی طرف بادشاہ کی مانند چوٹی پر تاج رکھے ہوئے آئی۔ یہاں تک کہ صبا نے پھول سے کہا کہ تو خوبصورت ہے۔ وہ بھی پسندیدہ خندہ سے پیش آیا۔ بلبل کی بانسری کے گانے کی آواز سارنگی کے مضراب سے بہت اچھی ہے۔ دہانِ یار کے رشک سے غنچہ صبح کے وقت ٹھنڈے سانس لے رہا ہے۔ ہوا کی لطافت سے باغ کا مزاج۔ غزل کی مانند زیادہ اونچا ہو گیا ہے۔

دور دراز ممالک سے شاہزادے، بیگمات، اُمراء اور بادشاہ اس نشاروں کی سی انجمن میں جمع ہوئے اور جشن منایا کہ اس زینت اور ترتیب سے کبھی اتفاق نہ ہوا تھا۔ نشاط اور طرب کی بنیاد، عدل کے فرش کی طرح بچھ گئی۔ اور دروازے کھولنے کی خوشخبری دینے والوں نے اس نداء (پکار) کی سعادت سے

بڑھ گیا ہے زمانہ حسن اور خوشی میں۔ جب کہ اسلام کی تائید کی سلطنت احمد نے۔ محیطِ خاک سے مرکزِ افلاک تک پہونچا دی۔ (سلطان) احمد ہاتھ کے تائید یافتہ اور بادشاہ عادل دِل نے بلندی اور بختیاری کی قبا کندھے میں ڈال لی (پہن لی) اور اقبال کے نتیجہ والا تاج مبارک چوٹی پر رکھا۔ اتوار کے دِن ۱۳ ربیع الاول ۶۸۱ھ کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا۔

شاہزادوں نے خوشی کی راہ سے ٹوپیاں اُٹھائیں اور خوشی کے پاؤں سے زمین کو بے سپر کیا (ناچے اور کودے) دولت روز افزوں کی دعا کی رسومات اور مبارک جلوس کی تہنیت کے شرائط قائم کر کے گانے والوں نے باربد (قوال) کی نوا کو داؤد کی خوش الحانی میں مینائے آسمانی کی چھت پر پہونچا دیا۔ بیگمات اور کنواری عورتیں باغ نوبہار اور صد ہزار نگار کی طرح آراستہ اور زلفوں کا بنفشہ ہر ایک کے کانوں میں غمازی سے یہ شعر پڑھتا۔ ؎

اے نازنین ترک! کہ دل افروز اور چاند کی شکل رکھتا ہے۔ تو یا پردہ لربا ہے اور خوب

معشوق ہے۔ زلف تیرے رخسار پر مشک کی مانند ہیں سمن پر۔ پسینہ تیرے نمو
رخسار سے پر مانند قطرے کے ہے گل پر۔ کنگلک کا پھول حسد کے ہاتھوں کپڑے
چاک کر رہا ہے۔ جب اس نے تیرے اوپر دیکھی زینت اور زرکش پیشوازکی۔
چاند کی ٹوپی گر گئی جب تو نے رکھی۔ سرخ کلاہ سرخ رنگ چہرہ پر۔

اس بہشت آثار بزم کی موافقت میں بارش کے قطروں کے موتی، سنجاب پوش بادلوں کی تاروں سے گرتے تھے اور باد شمال کا پیراہن ماہ رخ حسینوں کی زلفوں کی طرح عنبر اور مشک پھیلاتا تھا۔ بارش کے قطروں نے غنچوں کی تجدید کے لئے انظر الی اثار رحمۃ اللہ الخ (اللہ تعالے کی رحمت کے آثار کو دیکھو کس طرح زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد) کے بستر ٹیلوں اور وادیوں میں بچھا دئے۔ اور پرندوں نے مختلف زبانوں سے، من یھدی اللہ الخ (جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے وہ گمراہ کرتا ہے اُسے کوئی ہدایت نہیں کرتا) کی آیات قرآنی سے گواہی دی۔ جہان میں شر اور شور کے بعد، خوشی اور جشن ظاہر ہوگئے۔ اور کاموں کے ہار ٹوٹ جانے کے بعد پھر پروئے گئے۔

دین محمدی (اسلام) نے دولت احمدی (سلطنت احمد) سے تازگی اور سرسبزی حاصل کی۔ زمانہ کے سانس، سلطان کی ثنا کے پھیل جانے سے خوشبودار ہوگئے۔ اور زمانے کے خیمے اس کی تعریفوں کے طنابوں کے دراز کرنے سے باندھے گئے۔ منبروں کے تخت اس کے القاب فاخرہ کے ذکر سے شاخ گلبن کی طرح شگفتہ ہوگئے اور سکہ کا چہرہ اس کے نام کے نقش سے "تروتازہ، اپنے رب کی طرف دیکھنے والا" کی صفت حاصل کئے ہوئے تھا۔

جب شاہزادے نیاز اور آداب بجالانے اور پیالہ لینے سے فارغ ہوگئے۔ تو باری باری سے ہر ایک نے خدمات کی رسومات کو آگے بڑھ کر لیا۔ سب سے پہلے جود اور احسان کی بارش، دور اور قریب کی تمناؤں کے کھیت پر برسائی۔ اور تمام لوگوں کو انعامات کثیر خلعت ہائے فاخرہ اور عزتیں عنایت کیں اور مخلوق کو کامل احسانات مہربانیوں اور الطاف کے سجل یعنی پٹوں اور قبالوں میں سے بڑا حصہ مہیا کردیا۔ ~~

تخت پر کامیاب اور خوش ہوکر بیٹھا۔ پرانے خزانوں کے دروازے کھول دئے۔ حکم دیا کہ نقد، زر، جواہرات، بالش (سکہ کی قسم ہے یا نوٹ) اور جڑاؤ دار اشیاء پرانی ہوں یا نئی جو اپنے نیک بزرگوں اور آقا آبا قاخان سے بچ رہے تھے اور بہتوں قلعہ کے خزانہ اور دیگر اطراف میں مہیا پڑے ہیں۔ لے آئیں اور بھائیوں، اولاد، چچاؤں،

بیگمات، بہو بیٹیوں، بہنوں، امرا دس ہزاری، ہزارہ، صد اور دس تک اور فوجی لوگوں پر تقسیم کر دیں اور خزانوں سے سوائے اس اچھی بات اور اپنی دولت کی دعائے خیر کے کوئی ذخیرہ نہ چھوڑا۔

ہوگیا جہان کا نفع تیرا ہاتھ، کیونکہ وہ ہاتھ ایک کان ہے اور نہ صرف کان ہے۔ بلکہ کان کو لٹا دینے والا ہے۔ ہوگئی دنیا کی مصلحت تیری محبت، کیونکہ وہ محبت جان ہے اور نہ صرف جان ہے بلکہ جان کو بڑھانے والی ہے۔

خاص و عام کا دل انعام کے دانہ سے کامیابی کے جال اور اپنے مقصد کی قید میں لایا۔ اور اس عطا، بخشائش اور خزانوں اور دفینوں کے تغیر سمجھنے سے اس کی شاہانہ عنایات کی علامات اور نقوش زمانے کے دفاتر کے صفحوں پر نقش کر دئے گئے۔ اور اطراف ممالک میں احکام روانہ کئے، جو بشارت دینے والے تھے سخاوت اور جہان نوازی کے ہاتھ کے فراخ ہونے اور جور و ستم کے روکنے کی اور متضمن تھے ارکان عدل کے پختہ ہونے اور مہربانی کی عمارت کے مضبوط ہونے پر۔

اور کار مملکت میں شروع ہونے سے پہلے بغیر کسی کی یاد دہانی کے ایک ایلچی بھیجا اور صاحب "علاؤ الدین" کو، جو زمانہ کی قید میں تھا اور بے پرواہ فلک کے تیروں سے زخمی جس کا کام کثرت نامرادی سے پیچیدہ اور بگڑا ہوا اور دشمنوں کے مکر اور فریبوں سے زمانہ کا مظلوم تھا۔ رہائی دی اور ظاہری اور معنوی قیدوں سے اسے باہر نکالا۔ اس کا ناراض بخت صلح کرتا ہوا واپس آیا اور اقبال، جو دشمن ہوگیا تھا۔ استقبال کرتے ہوئے کہتا اور غنچہ کی طرح کھال میں ہنستا۔

یہی وہ شخص ہے امیدیں جس کے انتظار میں تھیں چاہئے کہ لوگ پوری کریں اللہ تعالیٰ کی منتیں۔

کسی وقت طبع نے ان ابیات کے خوب کہنے میں سخاوت کی تھی جو اس موقعہ سے مناسبت رکھتے ہیں (مصنف کی طبع مراد ہے)

تاریک رات چلی گئی، صبح کے آثار ظاہر ہوئے۔ میرے غم کے قفل نے صبح کے آغاز سے کنجی پائی۔ امید کی کھیتی لطف کی شبنم سے کھل گئی۔ شادی کی ٹہنی پر دوسری دفعہ باد صبا چلی۔ عمر کی کشتی جو بحر فنا میں غرق ہو رہی تھی باد موافق ایسی آئی کہ کنارے کے نزدیک پہونچ گئی۔ دشمنوں کا رنگ اور بدرنگی تمام مثال کے طور پر۔ ایک ہوا تھی جو کسی نے شیشے کے پیٹ میں پھونک

دل نے اگر ظلم کے کانٹے دیکھے تو خدا کا احسان ہے۔ کہ گلستان امید سے بھی
ایک مراد کا پھول چنا۔ پیالے میں معطر شراب ڈال اور یاد نہ کر۔ اگر میری
دونوں آنکھوں سے خون کے قطرے گرے۔ میری ہتھیلی پر آج غم انجام جام نہیں
ہے۔ کیا ہوا اگر کل میرے دل نے حادثے کے ہاتھوں درد چکھا۔ اگر آسمان
نے عمداً دو تین دن کوتاہی کی ہے۔ تو میرے بخت نے آج تلافی مافات کی ہے۔
اس سے کینہ دور ہو گیا۔ اپنی زندگی خوش گذار دے فکر کا مغز کم چلا۔ کیونکہ زمانے
سے وفا کی بو کسی نے نہیں سونگھی۔

بحکم "عنقریب اُن کے وصف کی اُن کو سزا ملیگی" کے مجد الملک کو گرفتار کر کے انہی زنجیروں
سے مقید اور صاحب کے اعوان کے سپرد کیا گیا۔ کینہ کی زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے وقت
قل ھو القادر الخ (کہ وہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب) کا شور اُس کے کانوں میں
بغیر کوشش کے زمانہ نے ڈال دیا۔ اور لوہے کی قید غدر کی وجہ سے نہ بلکہ بے وفائی
کی راہ سے اُس کے پاؤں میں، جو نہایت سزاوار تھی۔ پڑ گئی۔ اور دو شاخہ لکڑی نے
از روئے ثقل اور خود بینی کی امید سے نہ کہ دل کی آرزو اور محبت کی راہ سے دونوں ہاتھ
اس کی گردن میں تنگ کر دئے اور جس قدر تیغ کو سرزنش کرتے (کھٹکتے) قرب اور وصال
زیادہ حاصل کرتی اور کہتی کہ "سر کو اس کے کام کے مطابق اور بار کو اس کے سر پر رکھونگی"!
آخر عمر تک اس سے دور نہ ہوئی۔ اُس کے وجود کے اجزا پر صورت فی سلسلۃ الخ (زنجیروں
میں جن کا ناپ ستر ہاتھ ہوگا) کی ظاہر ہوئی۔ اپنے بُرے افعال اور غیر صاف اعمال کے ہاتھوں
چند روز عذاب کی قید میں رہا۔

صاحب علاؤ الدین نے شرافت ذاتی کے کمال اور فطری طبیعت کی خوبی سے چاہا کہ
طاقت اور اختیار کے زمانہ میں معافی کی خلعت، جو اعلے الخصال اور بلند ترین مرتبۂ فضیلت
ہے۔ اُسے عطا کرے اور نفس قدسی کے نتائج سے، قیس بن احنف، کے حلم کی کہانی کو
منسوخ کردے۔ دیگر تمام مخلصوں، خادموں اور مددگاروں نے ملامت کی زبان دراز
کی۔ اور حقیقت بھی اسی طرح تھی جو آخر مشاہدہ سے گذری کہ بمقابلہ اس آستان دولت
آشیان کے احسان اور بڑی بخشائشوں کے۔ اس کے نفس کے جوہر کی خاصیت کس
طرح ظاہر ہوئی اور اُس حال میں حق اور مخلوق کی طرف کی، بال بھر بھی رعایت نہ کی۔
آج جبکہ رب حافر حفرۃ الخ (بسا اوقات گڑھا کھودنے والا اس میں گر جاتا ہے)
کے گرد پھر رہا ہے اور اپنے ہاتھ کے لگائے درخت سے جزا کا پھل توڑ رہا ہے۔ عقل سلیم

کب روا رکھتی ہے کہ عادی حلم کی اجازت سے اُس مظلوم صورت، ظالم کو توانائی دیتا ہے۔
اور پھر ایک دنیا کو اُس کے تجاوز اور ظلم کے ہاتھوں میں گرفتار کرتا ہے۔ حکما نے اجازت
نہیں دی؟ کہ دشمن کے قتل پر جلدی کرنی چاہیئے۔ اور جب تک اُس کے مکر اور فریب سے
بچنے کا امکان اور دفع کی طاقت ہو اُس طریقہ کو لازم کرنا چاہیئے۔ مگر چونکہ وہ محقق طور
پر جانتے ہیں کہ اگر اُسے فرصت اور طاقت ہوگی تو لامحالہ سوائے اکھیڑنے اور توڑنے
کے راضی نہ ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ فرصت کو ضائع نہ کرنا اور روئے زمین اور دل
کی سطح کو اُس کے مہلک اندیشہ اور ناپاک عقیدہ سے پاک کرنا اور چند روز جو عمر میں وسعت
اور میعاد میں تاخیر ہو اُسے شادی کی صبح سے پیوند اور فتوح زندگانی کا سرمایہ سمجھنا چاہیئے۔ ~

ایک گھونٹ پانی کا بدسگال آدمی کے (مرنے کے) بعد۔ ستر سال کی زندگانی
سے خوشتر ہے۔

اور اس حالت میں بہت سے لوگ مغلوں اور مسلمانوں میں سے منتظر تلوار اور
خنجر سے مسلح کھڑے تھے کہ کس وقت حکم ہوتا ہے (قتل مجد الملک کا) کہ اچانک صاحبی کے
مددگار اُسے باہر لے آئے اور ایک ہی چشم زدن میں قربانی کے ذبیحہ کی طرح۔ کہ لوگ
اس کے اعضاء اور اجزا کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور چمڑے اور پٹھوں کے اُتارنے اور
چھیننے پر حریص تھے۔ عضو عضو اور پارہ پارہ کر دیا۔ اور اس کے خون کو شراب کے خون
کی طرح ایک دم پی گئے۔ اور اس کے اعصاب کو آگ پر بھون کر کھا گئے۔

ضروری طور پر چغلی کا سرانجام اور سخاوت کی جڑ اور صاحب کرم خاندان کیساتھ
حسد کرنے کا نتیجہ اُسی طرح ہوا کرتا ہے۔

اس کے بعد اُس کے ایک ایک عضو کو ممالک کی مختلف طرفوں میں بھیج دیا۔ چونکہ
شر کا سر بغداد میں ظاہر ہوا تھا اور ارباب ثروت (مالدار) میں زبان رکھی ہوئی تھی
(یعنی گالیاں دیتا تھا) اس لئے اس کے سر کو وہاں (بغداد) بھیج دیا گیا۔

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سو دینار دئے اور اس کی زبان کو کاٹ کر تبریز لے گیا۔
اگر (مجد الملک) زبان کے سرے کی (نوک کی) حفاظت کرتا تو انجام کار سر کا
نقصان نہ کرتا (یعنی یوں نہ مارا جاتا) ~

اگر تیری زبان راز دار ہوتی۔ تلوار کو تیرے سر پر کیا کام ہوتا۔ اگر تیرا دل
فضول کی جستجو میں نہ رہتا۔ تو تو سر کی جگہ دار (سولی) نہ ہوتی۔

اُس کے پاؤں شیراز بھیجے گئے۔ یعنے ابھی تک چغلی کا قدم وہاں نہیں رکھا تھا۔ اور چونکہ

وہ دست برد کرتا اور ہاتھوں کو پاؤں سے بے ادبی کرنے میں جدا نہیں کرتا تھا اُس کے ہاتھ قاصدوں کے ہمراہ عراق پہونچائے گئے۔

اسی حال کے متعلق بہاؤ الدین جامی کا ہے یہ شعر ۔

چاہتا تھا کہ وہ آسمان تک ہاتھ پہونچائے (اس کی رسائی آسمان تک ہو جائے)
اُس کا ہاتھ نہ پہونچا (رسائی نہ ہوئی) لیکن اس کا ہاتھ پہونچ گیا (کٹ کر آسمان تک پہونچ گیا)۔

صاحب علاؤ الدین کو بموجب فرمان یاایھا الذین امنوا الخ (اے ایمان والو یاد کرو اللہ تعالےٰ کی نعمت اور احسان کو جو تم پر کیا گیا جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں تو روک دئے اللہ تعالےٰ نے اُن کے ہاتھ تم سے) کے شکریہ کا حق اور حق تعالےٰ کا شکریہ لازم اور فرض ہو گیا اور یہ رباعی کہ صورت حال کو ظاہر کرتی ہے ایک ہم عصر نے بنائی (جس میں مجد الملک کو خطاب کیا گیا ہے) ۔

تو دو تین دن تک دفتر کا سردار ہوا ۔ ملک مال اور عزت کو ڈھونڈنے والا
بنا ۔ تیرے اعضا کو ہر ایک کو ایک ولایت نے لیا ۔ خلاصہ یہ کہ تو ایک
ہفتہ میں جہانگیر ہو گیا ۔

افسوس! آدمی کا بچہ جو پانچ روزہ حقیر مال کے حاصل کرنے کے سبب اپنے نفس کو اُس جہان کا ایندھن بناتا اور اس جہان (دنیا) میں غیر حاصل چیز کے درد میں مبتلا ہو کر بدنامی کا ذخیرہ اور ناکامی کا نتیجہ جمع کرتا ہے ۔ (از مؤلف)

میں نے مانا کہ تو پہونچ گیا وہاں جس کو تو طلب کرتا ہے میں نے مانا کہ ہو گیا
تو اس طرح جیسا کہ تو چاہتا ہے ۔ (یہ) نہیں ؟ کہ جس نے کمال حاصل کیا
اس کے پیچھے نقصان ہوا نہیں ؟ کہ جو کچھ چرخ مینا نے دیا پھر واپس لے لیا ۔

کب اس سرزمین میں سر نیچا کرتا ہے ؟ ہر وہ شخص جو سرداری کا خیال رکھتا ہے
جو شخص سوائے دوست کے کچھ نہیں پہچانتا ۔ جو شخص سوائے یار کے کسی چیز کو نہیں شکار
کرتا ۔ اپنا نام درمیان سے نکال لیتا ہے ۔ اپنا مطلب زمانہ سے اٹھا لیتا ہے ۔

شاہی حکم سے حکومت بغداد بدستور صاحب علاؤ الدین کے سپرد کی گئی ۔ اور معمول از قرار سے زیادہ سلطان احمد نے اس کو تحائف دئے اور خاص خلعت اور جھنڈا دیا اور زمانہ نے اپنے کئے سے معافی مانگی ۔

اگرچہ صاحب کے دل میں گوشہ نشینی کی نیت موجیں مارتی تھی اور چاہتا تھا کہ

پھر اس بڑے کام اور گہرے دریا (حکومت بغداد) میں داخل ہو اور ظالم زمانہ کی جزا اور کمینہ شوم مرتبہ اور مال کی محبت کے بدلہ دینے کے لئے فراغت (علیحدگی اور گوشہ نشینی) کے زمانہ میں باطل لذتوں اور راحتوں کے حقیر سمجھنے سے پیش قدمی کرے۔ مگر جو بادشاہ۔ باوجود اس کے کہ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا ہے۔ بغیر سفارش کے ذرائع اور چاہنے والے کے اس قدر شاہانہ الطاف اور خسروانہ رحمتیں مبذول کرتا ہے اور جو آسے (علاؤ الدین) دو خونخواریوں شماتت دشمن اور ہلاکت جان سے رہا کرتا ہے اور مخالف خصم اور حاسد دشمن کو ہر اس چیز کے ساتھ جو اس (دشمن) نے اس (علاؤ الدین) کے مال سے لوٹی اور چھینی ہوئی تھی عرصہ حکومت میں حاصل کر کے اس کے سپرد کرتا ہے۔ کس طرح اس کے سخن کا رد اور حکم کو روکنا عقل اور عرف کے مذہب میں رخصت اور اجازت دیا ہوا ہو سکتا ہے ؟ ۔

ان وجوہات سے عہدہ کو گلے میں ڈالنے اور اس کے ذمہ وار بننے سے اجتناب نہیں کر سکتا اور خود بہیم قدیم، زمانہ دراز کی غلت اور خوگر عادت ہے کہ اس زمین کا پیدا شدہ آدمی اور اس محل ہو الکا حاصل (یعنے انسان) تکلیف کے وقت ایام دولت کے یاد کرنے سے طبیعت کو جوش دیتے ہیں (پریشانی کا اظہار کرتے ہیں) اور خوشی کی رات میں غم کو بھلا دیتے ہیں۔ اور بے شک دنیا کا کام جب تک کہ دنیا ہے۔ بے ثبات، بے قرار، زود گذرنے والا اور ناپائدار ہوتا ہے ۔

خوش ہے مرد ہمت، ابراہیم ادہم کی صورت کہ اس بیوہ دنیا دلہن کو زفاف (پہلی رات جب دولہن اور دولہا اکٹھے ہوتے ہیں) کی پہلی رات میں ہی یک دلی اور اطمینان کی راہ سے نہ کہ دورنجی اور منافقت سے تین طلاقیں چادر کے کونے میں باندھ دیں اور آشیانہ قناعت کے ایک کونے میں جو فراغت کا گنج خانہ ہے خوش اور آزاد بیٹھ گیا۔ اب پھر قلم کا قدم عادت کے طور پر مقصود کے راہ راست پر لگتے ہیں (یعنے اب پھر اصل مطلب سلطان احمد کے حالات پر متوجہ ہوتا ہے) سلطان (احمد) نے مہمات ملکی کے تیار کرنے اور مصالح سلطنت کے نافذ کرنے کی طرف توجہ کی، نیابت کی راہ سوغونجاق نوئین کے سپرد کر دی، (اسے نائب سلطنت بنایا) اور منصب صاحب دیوانی پہ بدستور صاحب علاؤ الدین کو مقرر فرمایا اور امور ممالک کے بندوبست کو اس کی محکم رائے اور مضبوط فکر کے ساتھ وابستہ رکھا۔ (نتیجہ) ملک اور ملت کی رونق فوق درجہ پا ہے بڑھ گئی اور شہزادوں اور لوگوں کو نیکی کی کوششوں کی خوبی اور تدبیر کی برکت سے امن اور آباد کر دیا اور لوگوں کو فریدوں کے عدل کی کہانی فراموش ہو گئی۔ اور دین محمدی (اسلام) کا باغ۔ عدل احمدی (سلطان احمد) کی ہواؤں سے روز بروز خوش اور تازہ ہوتا جاتا تھا۔ اور اسلامیوں کے قاعدہ پر لفظ یہ لیغ کی بجائے فرمان اور ایلچی کی بجائے رسول استعمال کرنے لگے ۔

اور ایلخان (سلطان احمد) شراب پینے سے اعراض اور انکار کرتا تھا اور کبھی کبھی شراب پیو کی طرف تعرض اور توجہ کرتا۔
اور شیخ کمال الدین عبد الرحمٰن الرافعی کو سابقہ واقفیت کے ذریعہ انعامات عطا کئے اور قرب کا رتبہ اُسے ملا۔ اور شیخ الاسلامی اور ممالک کے اوقاف کا، آب جیحوں سے حدود مصر تک، متولی ہونا اُس کے نظر اہتمام میں کر دیا۔ اور حکم ہوا کہ تمام اوقاف کے مال وقف کرنے والوں کی شرط کے مطابق نواب شیخ کمال الدین، ائمہ کبار اور علمار نامدار کی حاضری اور آگاہی کے ساتھ استحقاق کی جگہ تک پہونچا دیں (حق پر خرچ کریں) اور تنخواہیں، وظیفے اور روزینے، یہود اور نصارے کے طبیبوں اور منجموں کے جو حکام کے تعصب سے دفتر کے کاغذات میں ہمیشہ درج ہوتے رہے ہیں۔ ساقط کر کے (اوقاف سے بند کر کے) ملک کے مالیہ سے بطور عوض دے دیں۔ اور حاجیوں کے قافلوں کے سامان مہیا کرنے اور بیت اللہ کے راستہ کی ضروریات کو ترتیب دینے میں پوری تاکید کے ساتھ احکام نافذ ہوئے۔ اور اس طرح مقرر ہو گیا کہ ہر دو عزت والے حرمین (مکہ شریف اور مدینہ منورہ) اللہ تعالےٰ اُن کے شرف کو زیادہ کرے۔ کے اوقاف کی آمدنی جمع کر کے سالانہ حاجیوں کی روانگی کے وقت بغداد بھیج دیں تاکہ صاحب علاؤ الدین اس کو کعبہ کے خادموں اور عزت والے گھر (بیت اللہ شریف) کے خزانچیوں تک پہونچا دے اور بے نام بتوں کے مقامات، اور مندر اور نصارے کے گرجوں کو اہل اسلام کی عبادتگاہیں اور مسجدیں بنا دیں۔ اور ان دینی اور مذہبی ضروری مہموں کے لئے حضرت کے مقربوں اور خواص میں سے ایک طرف کو ایک ایک روانہ فرمایا اور اہل علم اور مفتیوں کی خوشامد اور زاہد، متقی، مشائخ، صوفیہ اور فقرا کی تعظیم ہزار گنا بڑھ گئی اور شیخ کمال الدین عبد الرحمٰن رات دن بادشاہ کے ساتھ رہنے لگا۔
(شمس الدین) صاحب دیوان، نے پایہ تخت میں شروع ہونے کے آغاز اور داخل ہونے کی ابتدا میں عرض کیا کہ ہر سال اسی تومان سونا خواتین اور شہزادوں کی خوراک اور فتح مند لشکر کی رسد کی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے اور اکثر رقم خواجہ فخر الدین ایداجی کے خاص کاموں پر لگ جاتی ہے اگر حکم شاہی ہو تو میں امسال اپنے خاص مال سے اس مہم اور ضرورت کو پورا کروں۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور شاہی فرمان نافذ ہو گیا کہ خواجہ فخر الدین ایداجی خوراک کے کام میں دخل نہ دیوے۔
صاحب نے اس سال خوراک کے مصالح کو واجبی طور پر چلایا اور بیان کیا کہ چالیس تومان زر سے زیادہ خرچ نہ ہوا۔ اس حد تک کہ جو کچھ اُن کے قبضہ میں ہوتا تھا تلف اور

ضائع سونے کا نشانہ بن جاتا (یعنے زر کو ضائع کیا کرتا تھا خواجہ فخر الدین ایداجی - ورنہ اس قدر خرچ ممکن نہیں تھا) -

اور صاحب (شمس الدین) کی وحشت کا باعث، خواجہ فخر الدین کے ساتھ، یہ تھا کہ سلطان احمد نے ابتداء جلوس میں سابقہ خدمات اور قریبی تعلقات کی بناء پر جو خواجہ کو پادشاہ کی خدمت میں حاصل تھے - حکم فرمایا کہ وہ (خواجہ) صاحب دیوان بنے، کمال انصاف سے یہ عذر کیا کہ میری تدبیر کا کمربند کلی مصالح کے احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور آفتاب کے ہوتے ہوئے بیوہ عورتوں کے چراغ سے روشنی حاصل کرنا دانائی کا مقتضا نہیں ہے - اگر بادشاہ مہربانی فرمائے تو اُسی پرانے طریقہ اور مانوس حال سے جس کے ساتھ میں اچھے آقا (آباقاخان) کے وقت میں مشہور تھا، اختیار دیا جاؤں اور اوامر و نواہی کی تعمیل کے لئے کمر باندھوں" سلطان نے اس کا استعفا پسند کرکے آخر کار آش بزرگ (خوراک بیگمات وغیرہ) کا کام جو سہولنا گھمر اور لیے کنارہ دریا تھا - کمال کفایت سے اس کے سپرد کر دیا -

اس وجہ سے جو گذری "صاحب" کے دل میں اس کے لئے کدورت اور تغیر پیدا ہو گیا اور سوائے اس تدبیر کے جو روح القدس کے رہنما کو موزون اور مناسب ہے، مصالح آش کے چلانے کے التزام سے اپنے خاص اموال سے صرف اس کے مقابلہ کی خاطر اُسے کسی اندیشے نے منہ نہ دکھایا (یعنی اُسے صرف یہی تدبیر سوجھی جو قائد روح القدس کے لئے موزون ہے اور کوئی فکر یا اندیشہ اُسے خیال میں نہ آیا) -

اور ۶۹۳ھ میں کہ ان سطروں کے لکھنے والے کا اُس طرف کے سفر کے ارادہ کا اتفاق ہوا اُس یگانہ (فخر الدین ایداجی) کی خدمت میں سعادت حاصل کرکے انواع و اقسام کی مہربانیاں حاصل کیں - ایک مصور شخص اور بلند مراتب کے ایک عالم کی صورت میں ہمت کے تحت میں فرمانبردار نفس والا، اس کا محاورہ جاری پانی کی طرح روح کی افزائش کرنے والا اور لطف طبعی مانند شراب کے جوہر کے خوشی بڑھانے والا، دری (فارسی) صنعت کرنے اور ڈھالنے میں اس کی نظم چشمہ کے پانی سے زیادہ میٹھی اور لطافت کی پوشاک میں گل اور نسرین سے زیادہ خوبصورت - ے

ہاتھ کا سخی، دل کا عادل ہے، ایسا کہ اس کی قیمت میں - بخل اور ظلم سے کوئی حصہ نہیں آیا، مگر - شراب کا پیالہ ساقی کو خالی ہاتھ سے دیتا ہے (یہ اس کا بخل ہے) - تلوار سے قلم کو سرزنش کرتا ہے جو کہ خطا نہیں کرتی (یہ اس کا ظلم ہے)

جس وقت کہ آنکھیں اس کے چہرے سے شرمگین ہوئیں بغیر تعلق خدمت اور وسیلہ معرفت کے

جو بزرگتر مہربانیوں کی جاذب اور اختلاط اور انبساط کا باعث ہوتی ہیں - دلجوئی کی امداد پے درپے شروع ہوگئی - اور طبیعت کی حرکت سے فضائل کے حاصل کرنے میں استعداد کے مطابق رغبت صادق اور میلان کامل ظاہر کیا (محرر کتاب نے ظاہر کیا) اور اس وجہ کہ ہرگز پریشاں جانے کے گدھے پر سوار ہونے، وطن اور ہمسفروں کی جدائی کی تکلیفوں اور دشوار بوجھوں (سفروں) کے برداشت کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا کبھی کبھی ہجر کے ایام کی درازی اور احباب اور وطن کی جدائی کی سوزش سے اس بیت سے

کس سے ہو مشغولیت نہ اپنے لوگ ہیں نہ وطن - نہ ہمنشین، نہ پیالہ اور نہ بال بچے -
یہاں نہ ہوئی اور وقت گذاری کرتا -

جب ملاقات حاصل ہوتی تو وہ (خواجہ فخر الدین) کشادہ روئی اور تیز زبانی میں مشاغل اور موانع کی کثرت اور ہجوم کے باوجود لطف طبع کی بساط کو فراخ کر دیتے (یا بچھا دیتے) اور اس کے ساتھ اچھی گفتگو، تعلق خاطر کے اظہار، مشاعرہ، اور گذران کی عمدگی سے ہجر اور جدائی کی وحشت زائل ہو جاتی - اور آرزوؤں کے پورا کرنے اور ضروری معاملات کے قضا کرنے میں دم اور قدم (گفتار اور رفتار) سے مہربانی کرتے اور تکلیف سہتے - اور چونکہ زبان عقدۃ لا ینطلق" (وہ نہیں بولتا) کا عذر رکھتی ہے اُن اخلاق اور لطف گستری کے شمائل (خوشبو) کے مقابلہ میں میں کہتا ہے

اے وہ کہ تو جہان میں "نادر" ہے اور بندہ تیرے شہر کا مُسافر ہے - تجھ جیسے "عجیب"
سے کب ہوگی رسم غریب" (فقیر) پروری کی -

اور جب اس کی دولتمندی کے میدان کی فراخی، جو اس کی علو ہمت اور سخاوت کے میدان کے موافق اور لائق نہ تھی، مشاہدہ میں آئی - دل پر خیال گذرا کہ ایسا اللہ تعالیٰ کا تائید یافتہ شخص جو تیس سال کے عرصہ تک گردوں غلام بادشاہوں کی ملازمت میں نظر عنایت سے دیکھا جاتا رہا اور اُن کے جلیل القدر کاموں کا ذمہ وار رہا اگر آفتاب کی مانند سونے اور دنیا کے حاصل کرنے پر نظر رکھتا یا شگوفہ کی طرح سامان چاندی کی طرف میلان تو اُسے جہان کے خزانے حاصل ہوتے - مگر ہیہات (نہیں ہرگز نہیں) یہ مرد توفیق دیا ہوا عقلمند، روشن روح، جس کے فکر کی آنکھ بصیرت کے روشن سرمہ سے روشن ہوتی ہے - کب رنگدار مٹی سے بچوں کی طرح مانوس بلکہ متوجہ ہوتا ہے اور اس جہان کی جاہ و حشمت اور فانی تودہ کی مٹی (دنیا) کے بولنے والوں اور نہ بولنے والوں (حیوانی روپیہ پیسہ وغیرہ) سے، دیگر باقی کا حصول، جس کے بغیر دوسری زندگی کی حقیقت کچھ نہیں ہے، اختیار

نہیں کرتا - ؟

اور اب حال اور صورت کی زبان بغیر تکلیف قال (ظاہری زبان اور بتلانے) کے عادل گواہ ہے کہ طبعی سخاوت کے مشاہدے اور اصلی کرم کے نتیجہ کے ذریعے سے صحبت کے تھوڑے عرصہ میں بعد اس کے کہ وہ اس آستانہ غرور (دنیا) سے خوشی کی منزل (بہشت) میں پہونچ گیا ہے اور اس کے ناز و نعمت اور عذاب کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔ صرف قلم کے چلنے سے وہ تختہ کاغذ کے صفحہ پر سیاہی کے لعاب کے قطرہ کی مدد سے کس طرح مطالعہ کرنے والے اس کے ذکر جمیل کو اس غرض سے ہ

نوجوان کی یاد اس کی دوسری زندگی ہے اور اس کی حاجت۔ وہ ہے
جو اس نے کھا پی لیا اور عیش کی زیادتی محض شغل ہے۔

پڑھتے ہیں (یعنے نوجوان کا ذکر خیر۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی یاد دوسری زندگی ہے) اس تشبیب (قصیدہ کے شروع میں تکالیف کا اظہار کرکے پھر معشوق یا محبوب کی طرف گریز کرتے ہیں) کی لمبائی سے مقصد یہ ہے کہ ایک روز ایک جماعت اس علاقہ کے اہل فضل اور مشہور لوگوں کی جو خدمت میں طواف کرنے والے اور محرم راز تھے مجلس اُنس میں حاضر ہوئے اور ایک لحظہ غیر کی جولانی کو بند رکھا۔ اس اثنا میں حکایت جو شروع ہوئی تو ذکر شمس الدین صاحبی" اللہ تعالےٰ اس پر اپنی رحمت کی ٹونٹیاں کھول دے۔ جو اخبار کی پوشاک کا نقش اور کہانیوں کے ہاروں کا بڑا موتی ہے۔ کا شروع ہوا۔ اس تعلیق (کتاب کے منشی (مصنف) نے اس حشمت، جو صاحبی کے روشن دل کو اس (خواجہ فخر الدین) کے ساتھ حاصل تھی۔ اور پہلے اس کے متعلق اشارہ ہو چکا ہے۔ کے اسباب سے دریافت کیا اور تعجب کیا۔ سخت اور پختہ قسموں کے ساتھ شک کا پردہ بصیرت کے سامنے سے اُٹھا دیا اور بیان کیا کہ اس صاحب قران کی خدمت کے ساتھ خصوصیت کا کوئی داغ اور دشمنی کا کوئی عیب نہ تھا۔ مگر ہر چند کہ میں محبت کے کعبہ کے گرد طواف کرتا اور قبلۂ اخلاص کی طرف منہ کرتا۔ صاحبی کے دل کو زیادہ نفرت والا پاتا اور اعراض اور تنگیٔ دل زیادہ مشاہدہ میں آتی۔ اور باوجود اس کے کہ اس کی مہربانی اور اپنے حال کی صلاحیت کو مشکل کی گرہ میں پاتا۔ اور عنایت، الفت باہمی، رعایت اور تلطف ہونے سے نا امید ہو گیا۔ دیگر، دولت کا بدخواہ اور اس کے مرتبہ کا قاصد نہیں ہوں اور روبرو اور پس پشت مراسم خدمت اور مبالغہ صفت میں زیادتی کرتا ہوں۔

اور دلیل اس پر آتش بزرگ کے کام سے اجتناب کے زمانے میں جب نے مجھے

معرض مؤاخذہ میں لے آئے تھے یہ دو تین بیت جو زیور فارسی میں حقیقۃً خلل سے خالی ہیں اور لطف طبع کے چشمے اس کے الفاظ سے جاری ہیں نے انشا (تصنیف) کئے اور اسکی خدمت میں بھیج دئے ۔

ہیں ناامید نہ کر کیونکہ ناامید۔ تمام لوگوں کو ذلیل آنکھوں سے دیکھتا ہے
نہیں ڈرتا اور تمام چیزوں کی فکر کرتا ہے۔ سوتا ہے اور بہت خواب دیکھتا ہے سنتا
ہے اگر مرد غافل فرصت کے وقت۔ دل کو نگاہ رکھے اور کام کو دیکھے۔

ان مطالب نے "صاحب" کے کانوں میں تاثیر نہ کی اور یہ قطعہ (ذیل) عزیب ترکیب اور لطیف تمثیل کے ساتھ رحمت نامۂ آسمانی (قرآن کریم) کی آیت سے جو مشتمل ہے لطیف دھمکیوں اور جرائم کے اعتراف اور اقرار پر۔ انشا کا ساختی (لکھا گیا) اور انشاد (شعر پڑھنا) کا مرہون ہوا۔ (قطعہ) ۔

"لو تری" پڑھا ہے مجرموں نے تیرے سامنے۔ تیرے عفو کی ہمت نے بڑائی
کی وجہ سے۔ از راہ مہربانی آیت "ولکن" کو۔ نہیں پڑھا۔ کیا خوب رحیم اور
کریم ہے۔ تعظیم کے لئے اور اس معنی کے عکس اور خلاف۔ میں نے ایک نکتہ
حاصل کیا ہے در یتیم کی طرح۔ تو کریم ہے اور تو نے کریم کام کیا ہے۔ سچ تو یہ
ہے کہ سیب دو ٹکڑے کیا گیا ہے۔

عذر اور مقام استغفار میں قیام کرنے کے اس قدر تعلقات اور اسباب کے باوجود صاحبی" کی نفرت کی گرہوں سے ایک گرہ بھی ڈھیلی اور سست نہ ہوئی اور کسی وجہ سے غلام کے تدارک کے خیال میں نہ پڑا۔ بلکہ دیگر اسباب کا مرہون ہو گیا۔"

جب یہ حکایت ہو چکی حاضرین میں سے جو واقف حال تھے کسی نے شہادت طلب کی ہر ایک نے ایک داستان موافق اس طریقہ کے اور مناسب اس طرز کے بیان تک پہونچائی۔

افسانہ کے دفاتر لکھنے اور احوال زمانہ کے عجائبات بیان کرنے کے بعد پھر اصل بات کی طرف آتے ہیں (یعنی پھر سلطنت سلطان احمد کے حالات لکھتے ہیں) ۔

سلطان احمد قواعد عدل اور انصاف کے بچھانے اور ابواب ظلم اور تنگی کو منہدم کرنے میں نہایت مبالغہ کرتا تھا۔ "صاحب دیوان" نے بیان کیا کہ چونکہ سلیم الاعتقاد بادشاہ اسلام کے جھنڈوں کو بلند کرنے اور دین محمدی، اس کے صاحب پر صلوٰۃ اور سلام ہوں، کے جاری کرنے کی نشانی کے بتلانے میں سچی رغبت اور صاف نیت رکھتا تھا۔ بلاد مصر اور شام کے بادشاہوں کے ساتھ موافقت کا اظہار اور مطابقت کا اعلان اختیار کرنا شروع کیا تاکہ

مخالفت کی تلوار طرفین (دونوں طرف) سے غلاف میں چلی جائے اور تاجروں اور مسافروں کی آنے جانے کی راہ بغیر کسی شک کے کھل جائے۔ اور تشویش میں ڈالنے والے مادے اور جھگڑا پیدا کرنے والے اصول ایک ہی دفعہ منقطع اور جڑ سے اکھڑ جائیں۔ اور اگر کسی مصیبت کے دفع کرنے کے لئے امداد کی ضرورت پڑے تو بموجب طریقہ میں اتحاد او مسلک یقین کے پکڑنے کے پشت پناہی اور مددگاری میں کوشش کے قدم سے ساعی ہوں۔ اور متابعت اور اطاعت کی شرائط کی رعائت کریں اور بوجہ اختلاط کے آوازے کے مشہور ہونے اور ایک دوسرے کے شریک ہونے کے ذکر کے پھیل جانے سے اہل اسلام کے دل مطیع اور نافرمان شہروں اور اطاعت کرنے والے اور سرکش علاقوں میں بادشاہ کی غلامی کی طرف۔ اللہ تعالےٰ زیادہ کرے اس کو محبت اور مسرت میں۔ مائل ہو جائیں۔

چونکہ یہ بات خالص مصلحت کو متضمن اور ملک و ملت کے بڑھنے اور رونق کا موجب تھی لہذا حکم نافذ ہوا اور شیخ کمال الدین عبدالرحمٰن کو ایلچی گری اور سفارت پر مقرر کیا جو بشارت دے بادشاہ کے مذہب اسلام میں داخل ہونے اور خطۂ یقین کی راہ لینے پر خوش ہونے کی اور یاد دلائے دو کے درمیان اصلاح کرنے اور نفرت اور عیب کے طریقے سے بعید رہنے کی۔

آدمی بھیجے اور خط و کتابت کرنے کے بعد بڑے قاضی قطب الدین شیرازی اور اتابک پہلوان کو ایک خط بھیجا۔

جب ایلچیوں کے آنے جانے سے طرفین کے درمیان مطابقت کے راستے کھل گئے تو شاہزادے اور امراء سلطان کی موافقت اور اشتراک سے بادشاہان مصر کے ساتھ اور اُن کے درمیان دوستی اور صداقت کے شروع ہو جانے سے فکرمند اور خائف اور مسلمانوں اور اسلام کی قوت ظہور سے اپنے اوپر پیچ و تاب میں پڑ گئے۔

اور سلطان احمد کے جلوس کے وقت شاہزادہ ارغون نے دوسرے شاہزادوں سے مل کر آقا (بڑے بھائی) کے خان ہونے پر معاہدہ اور پیمان کیا ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ سغورلوق کے ارادہ سے چلا گیا امراء کے ایک گروہ کے بھڑکانے سے اُس کے دل میں تغیر کا غبار پیدا اور مخالفت کی علامات ظاہر ہو گئی۔ اسباب مقابلہ کی تیاری اور مخالفت کے ابواب میں مشغولی کے خیال میں بادشاہانہ فکر کرنے لگا۔ طغاچار کو دمامہ اور جھنڈا دیا اور امیر تومان (دس ہزاری) کر دیا اور قراوناس (ترک قبیلہ) کا لشکر جو جن مانند کی شکل میں نہ کہ آدمی۔ اور مغلوں کے اندر ان سے زیادہ نڈر کوئی نہیں ہوتا۔ اسکے

اہتمام اور گنتی کے شمارہ میں آ گئے۔
اس کی نیت کے تغیر اور اعتقاد کے تبدیلی کی کہانی بادشاہ کی خدمت میں عرض کی گئی تو الیناق جو لشکر گرج کا سپہ سالار اور شجاعت اور بہادری میں مشہور تھا پیغام رسانی کے لئے مقرر ہوا اور امتحان کے لئے حکم اس (ارغون) کے حاضر لانے کا نافذ ہوا۔
(الیناق) جب شاہزادہ (ارغون) کی خدمت میں پہونچا۔ شاہنشاہی مہربانی اور الطاف نے اس (الیناق) کے بے وفا عتقادل کو جس سے ثابت رہنے کی امید کبریت احمر اور اکسیر اعظم کی طرح مفقود ہے۔ عزت دینے کے زیورات اور احسان کے بار گراں سے مقید کر دیا۔ (یعنی شہزادہ ارغون نے بے شمار عنایات اس الیناق پر مبذول کیں) الیناق نے اللہ تعالے کے عطایا جس کے طوق سے مومن اور مشرک کی ہمت کی گردن طوق دار ہے۔ کی قسم کھائی اور یکتا دلی اور اخلاص پر شاہزادہ کی موافقت اور غلامی میں مضبوط وعدول کو تحقیت بنایا۔
جب (الیناق) سریر سلطنت کی خدمت میں واپس آیا۔ بادشاہ کے دربار کی طرف ارغون کے توجہ کے بارے میں عذر، جو شمرہ دلیران سے بھی زیادہ بیمار تھا بیان کیا "صاحب دیوان" کو صلح باہمی (مابین الیناق و شہزادہ ارغون) کے ماجرا کی اطلاع مل گئی تھی۔ تقریر کی پریشانی اور اس کی حرکات کے متزلزل ہونے سے صلح اور موافقت کی نشانی پانی کی طرح ظاہر ہو رہی تھی۔ اور خود ظاہری شکل اور صورت ہیئات باطنی اور زبان، پوشیدہ حالات کی ترجمان اور بیان کرنے والی ہوتی ہے۔
صاحب نے بادشاہ کی خدمت میں مقدمات کی تمہید کے بعد عرض کر کے "سلطان" کی لڑکی "کوچک" نام کی شادی کر دینے سے "الیناق" کو بزرگ بنا دیا اور اس کی پرورش اور مہربانی اور اس کے مکان اور مرتبہ کے بلند کرنے کا شاہی حکم نافذ ہو گیا۔
اس حسن تدبیر سے مخالفت کی جڑ اس (الیناق) کے سینہ سے اکھیڑ دی گئی اور وحشت اور نفرت کا مادہ اس حکیمانہ علاج سے دفع ہو گیا۔
کچھ دنوں بعد شہزادہ "ارغون" نے "تودشی" کو سلطنت کے سراپردہ میں بھیجا اس بات کی خبر دینے جو گئے کہ مجد الملک کی داروغگی اور حکومت ایلخان (آباقاخاں) کے غضب کی آگ کے شعلے اور بخت کے ستارہ کے واپس ہونے کے وقت "صاحب دیوان" نے اقرار اور شہادت دی تھی کہ وہ جو کچھ ملکیت میں رکھتا ہے، نقد اور جنس، سامان اور اراضی سب بادشاہ کا ہے اور بغیر حکم بغیر تغیر اور تردد کے تسلیم اور سپرد کر دیگا (لہذا) اب بارگاہ سلطنت سے یہ التماس ہے کہ اس کو

دجوشی، کے ہمراہ اس جگہ بھیجا جائے تاکہ وہ بات دریافت کی جائے اور وہ مصلحت فیصلہ تک پہنچ جائے نیز اس (صاحب) نے چند سال تک ہمارے نیک باپ کے ملک میں تصرف کیا اور دخل دیا ہے، اور ہر گز کوئی حساب جو مملکت کے جمع اور خرچ پر شامل ہو پیش نہیں کیا۔ اس کا بھی جواب دلوے اور حساب پاک کرے۔"

ان پیغامات کے بھیجنے کا سبب صرف طمع مالی نہ تھا کیونکہ جس وقت آباقاخاں کا واقعہ شائع ہوا (یعنے اس کی وفات کی خبر مشہور ہوئی) اس طریقہ پر جو بیان کیا جاتا ہے اکثر لوگوں نے غلبۂ گمان کی راہ سے کہا کہ صاحب دیوان نے اپنے بھائی (صاحب علاؤالدین) کی رہائی اور اس خیال سے کہ مجدالملک جب اس کام سے فارغ ہو جائے گا تو اس (صاحب دیوان) سے حساب کے پیش کرنے کے درپے ہوگا۔ بعض خواص اور امراءِ دربار سے موافقت اور صلاح کی کہ بادشاہ آباقاخاں کو زہر قاتل پلا دیں اور اپنے بھائی منگوتیمور کی وفات کو بھی چونکہ اس کے قریب واقع ہوئی تھی اسی روائت سے منسوب کر دیا۔

یہ غلطی شاہزادہ (ارغون) کے دل میں مضبوط ہو کر دوسرے اسباب وحشت کے ساتھ مل گئی تھی۔ سلطان معلوم کر لیا کہ مطلب کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ التماس ایک زہر ہے شربت گلاب میں ملی ہوئی، خونریز ملوار ہے ریشمی کپڑے میں پوشیدہ، اور ناپسندیدہ صورت ہے جو دلکش لباس اور منقش پوشاکوں میں جلوہ دے رہی ہے۔

(سلطان نے) اس کو جواب دیا کہ تمام ملکی اور مالی بڑی مہمات صاحب دیوان کے زیر اہتمام اور ذمہ ہیں اگر وہ غیر حاضر ہو جائے تو ضروریات خلل اور بیکاری کے معرض میں جا پڑینگی اور دیوان سلطنت میں ایسا شخص جو اس کے قائمقام ہو سکے اور امور کے چلانے کی ذمہ داری کرے کوئی نہیں (لہٰذا) اس کو کس طرح بھیجا جا سکتا ہے؟" قاصد اور پیغام کی طرف سلطان نے توجہ نہ فرمائی اور سوالات (متعلقہ صاحب) پر کوئی غور نہ کیا۔

جوشی تحسن تمام کر کے جوش تمام اور ناخوش پیغام کے ساتھ واپس ہوا۔ یہ ٹال دینا (یا قاصد کو دور کر دینا) نفرت کا ضمیمہ ہو گیا، اور دشمنی خیال یا پردۂ بطون سے عمل یا ظہور کے مقام تک پہونچ گئی۔ ناموافقت کے سرود پر مخالفت کے پردہ کی سُر بہت اونچی ہو گئی بلکہ کام پردہ پوشی سے گذر گیا۔

ان حالات کے اثنا میں فضائل کا آفاق غلا" (بلندی) سے جدا ہو گیا (یعنے صاحب علاؤالدین فوت ہو گیا۔) اور زمانہ نے اپنی خطا آمرزشش میں رجوع کیا جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہے۔

کام ممالک میں تھا، صاحب دیوان، علاؤ الدولت و الدین زمین اور زمان کا صاحب
۶۸۱ھ سنیچر کی رات، چوتھی ذی الحجہ کی صبح کے وقت "ارّان" میں —
اس وحشت آباد دنیا سے جنت سرائے عقبےٰ میں خراماں پہونچ گیا، اور بلند مراتب کے
ایک جہان کو اپنے ساتھ خاک کے دل میں امانت رکھدیا۔ ع۔ اے زمین تو کیا جانتی
ہے کہ کس چیز کو تو نے قبول کیا ہے ؟ —
فضل کی آنکھ خون کے آنسو روتی اور زمانہ حسرت کے ناخن سے آرزوؤں کا چہرہ
چھیلتا تھا۔ ے

دل ہجر سے آنکھوں کے دریا میں غرق ہو گئے ہیں۔ روح مرغ بسمل کی طرح،
خون میں تڑپ رہے ہیں۔ تو جانتا ہے سبب ؟ کہ کیا ہے ؟ اور کیوں فریاد کی
آہ کو۔ قبۂ خضراء کے طاق کی چوٹی پر لے گئے ہیں۔ آسمانِ وزارت کا چودھویں
کا چاند غروب ہو گیا۔ ایک سرو مانند مراتب کے باغ سے کاٹ لیا گیا۔

صاحب دیوان (شمس الدین) سوگواری کے مقام میں بیٹھ گیا اور چہرے کی سرائے کے
صحن کو خون آلود آنسوؤں کے سیلاب سے دھو ڈالا۔ کھانے کی عادت پر نیند سے جدا ہو گیا۔
دیسے کھانے کی طرح خواب کو ترک کر دیا) اور یہ موزون اور سزاوار تھا اور شمع کی طرح رخ
زرد پر آنسو گراتے اور صبح کی مانند دم سرد کے ساتھ کپڑے پھاڑتے ہوئے یہ جان گداز بیت
بار بار پڑھتا تھا۔ ے

"گویا کہ میں اور وہ (علاؤ الدین) اکٹھی دو شمعیں تھے۔ ایک شمع گل ہو گئی اور
دوسری جل رہی ہے"

چونکہ وقت جنگ کی ترتیب اور لڑائی کے عزم کا تھا نہ کہ سوگواری اور نوحہ کا موسم،
سلطان نے اس کو خلعت خاص دیگر اقسام اقسام کے تحائف تسلّی خاطر کے لئے مبذول فرمائے
پھر امور کی تلافی، جوش کرنے والے مادے کے روکنے، اور فتنہ کے موج زن سمندر کے تسکین
دینے میں جو زمین اور آسمان سے اٹھا ہوا تھا مشغول ہو گیا۔

" ارغون" نے فرمان اطراف میں بھیجا کہ صاحب علاؤ الدین کی جائداد ایلچیوں اور نائبوں
کو دے دیں اور اس کے (مقرر کئے ہوئے) وکیلوں (تحصیلداروں) کو مالیات کے قبضہ
اور تکمیل میں شروع ہونے سے روک رکھیں۔ اور اسی مصلحت سے بولا قامور کو عراق روانہ
کر دیا۔ اور اس وجہ سے کہ وہ (ارغون) بذات خود اس نواح میں تھا اور اہل عراق خوف
رکھتے تھے۔ طاقت کے جبر سے بعض کو اپنے قبضہ میں کر لیا (بعض مال یا بعض لوگ مراد

ہیں) اور اختلاف کے ذرائع اور دشمنی کے وسائل نے خیالات اور اسباب کے مطابق سلسلہ وار ہاتھ ملایا۔ ہاتھ ملانا کیسا کہ جہان کے کام کو درہم برہم کر دیا۔ کینہ کے پودے نے اپنی جڑ ثریٰ تک اور شاخ ثریا تک پہونچا دی۔ اور کئی دفعہ شاہزادوں کے اجتماع کے وقت حاضر لانے کے لئے جلسہ یا جشن میں ایلچیوں نے متواتر اور پے در پے جلد بازی اور چستی دکھائی مگر سلامتی اور صلح کی راہ سے دوری بڑھتی گئی اور صرف لڑائی اور دشمنی کی راہ ہی پر چلے۔

جب (یہاں سے شرط شروع ہوتی ہے اس کی جزا دو تین صفحوں کے بعد آئیگی۔ اور وہ اس سے شروع ہوگی کہ ارغون نے بغداد کی توجہ کا عزم مصمم کر لیا) تقدیر کے صراف نے گردشوں اور پرکھنے کی دوکان کی قطار پر فصلوں کے پھیرنے کے لئے درست مغربی (سورج) کو میزان فلک (برج کا نام ہے) پر لے گئے اور زمانہ کی ترازو پر پلڑا۔ جب اور رات جب بڑھ جاتی ہے تو دن کمی میں بڑھ جاتا ہے + جھک گیا۔ وکیل روزگار نے عاریت دئے ہوئے سبز کپڑوں کا۔ جو درختوں نے ربیع کے کسوت خانہ سے عاریت لئے تھے فصل اور موسم کے تجدد کے ہاتھوں سے مطالبہ کیا۔ خزاں کے درزی نے گرد آلود بسیط خانہ (زمین) میں شاخوں کے پتوں سے سرخ اور زرد کپڑے (پتے خزاں میں سرخ اور زرد ہو جاتے ہیں) عروس چمن کے کندھوں پر ڈال دئے (پہنا دئے) اور نامیہ (نشو و نما کرنے والی قوت) کی روح نبات (سبزی) کی لڑکیوں کی تربیت سے عاجز آگئی۔ تولید کرنیوالی (بچہ جننے والی) قوت نے رانڈ گھر کا راستہ لیا ؎

باغ کی ماں نے سانڈ بننا اختیار کیا اور جننا چھوڑ دیا۔ وہ کیا کرے؟ نامیہ نامرد ہے اور طبیعت رانڈ ہے۔

اور سعد سلطان کا مبارک سخن (شعر) وقت اور زمانے کے موافق ہو گیا ؎

جب باغ بڑھا ہو گیا اس کا "راز" چھپ گیا۔ جیسا کہ وہ راز ظاہر کرتا تھا جب کہ وہ جوان تھا۔ ہاں جوان اور بڈھا بھی اسی طرح ہوتے ہیں بچہ اپنے راز کو دکھاتا ہے اور وہ چھپاتا ہے۔ باغ میں گل، لالہ اور سمن کی بجائے اب اترنج، نرگس اور نارنج ہیں۔ اگر گل ارغوان باغ سے چلا گیا تو کچھ خوف نہیں۔ تو (شراب) ارغوانی لا کہ گل ارغوان کی یاد میں۔

زمانے کا میزبان چلنے والی ہوا سے انگوروں کی بیت جیسے خزاں کے لشکر کے لئے از سر نو ایک سامان کھانے کا مہیا کر رہا ہے اور چہچہانے والے بلبل کی یا قمری یہ نوائے سے پتوں کے گرانے والی کو (خزاں) ہر حال میں گرانا چاہئے۔ پیالے میں جو کچھ

کہ اس سے طرب اور خوشی کا ساز و سامان مہیا ہو سکتا ہے ۔
گا رہی ہے ۔ باغبان صحن چمن میں درخت گل ارغوان اور سمن کے نیچے سے رہائش کا سامان اٹھا کر سرو سایہ افگن کے قریب لگا دیا ۔
اور جب سبزہ اور گل کی خنکی اور یاسمن اور سنبل کی بہجت اور طراوت کے دن، دوستان سہل کے عہد اور زنان نشین کے وصال کی مانند بے ثبات نظر آتے تھے ۔ ؎

تیرے وصال کی رات عجیب جلدی گذرنے والی ہے، شاید ۔ تیری شب وصل نسبت
رکھتی ہے جوانی کے روز کے ساتھ ۔

عہد اور وفا کے شکریہ کا ذکر قوت متخیلہ کے ورق پر رکھ کر قمریوں اور کبوتروں کے دلنواز گانے اور بلبلوں کے زمزمہ اور چہچہانے کے عوض، باغ کی مجلس میں ۔ زاغ کی آواز اور بے گانے کوے کی کائیں کائیں رہ گئی ۔ اور اہل زمانہ تعجب کی آنکھوں سے دیکھتے ۔ اور زمانہ حال کی زبان طعنہ مارتی ہوئی ۔ کہتے تھے کہ اے آسمان! کب تک حالات کی ان تبدیلیوں کے ساتھ، اور اے روزگار! کس قدر اس گردش تلخ بے حد سے ۔ ان دائمی حرکات سے تو کیا چاہتا ہے؟ اور ان تغیرات پر کیا بنیاد رکھتا ہے؟ ۔ ؎

کب تک؟ اے آسمان جہان کے گرد پھرتا رہیگا ۔ دن اور رات ادھر اور ادھر
پھرتا رہتا ہے ۔ مٹی آدم بن گئی اور آدمی مٹی ہو گئے ۔ تیرے دور میں ۔ اور تو اسی
طرح گردش کرتا ہے ۔

نہ نوبہار کی نسیم اور باغوں کی فراخی اور تازگی ۔ زمانہ گرما کی زہریلی لو سے محفوظ رہتی ہے ۔ اور نہ گرما کے باغ کے برگ و بار حریف خریف کی ترکتاز (حملہ) سے امان حاصل کرتے ہیں ۔ اور نہ خزاں کے خزانہ خانہ کے رنگدار ریشمی ملبوسات سرما کے صدمہ کی لوٹ اور چھینے سے سلامتی دیکھتے ہیں ۔ اچھا کیا ہے تو نے (شاباش) اے کہ تیری جان پر فدا ہو جاؤں ۔ ؎

برسات پرسوں تھی اور کل گرمی کا دن ۔ آج خزاں ہے اور کل ہوگی سردی ۔

اس عرصہ میں جلالی[1] بارہ مہینوں کے مجموعہ اور زمانے کی تاثیرات کی شرح کے لئے زمرۂ بشر کے واسطے مؤلف کی آتش کی تیزی والی طبع کے فارسی پانی سے جو دشمنوں کے لئے آتش پارسی (باد فرنگ) کی طرح جلانے والی اور دوستوں کے لئے نسیم عراقی کی مانند موافق ۔ یہ کلمات تالیف کئے گئے ۔ نظم ۔

فروردین سے جو اعتدال کا موسم ہے ۔ جہان نئی دلہن کی مانند خوبصورت ہے ۔
اردی بہشت مہینہ کی تاثیر سے ۔ جانوں میں روح بہشتی پہنچ جاتی ہے ۔ ماہ خرداد

---

[1] یہ جلالی مہینے حیدرآباد دکن میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔ آذر ۔ دے ۔ بہمن ۔ اسفندار ۔ فروردین ۔ اردی بہشت ۔ خورداد ۔ تیر ۔ مرداد شہریور ۔ مہر ۔ اور بارہواں ماہ آبان ہے ۔ ۱۲ من المترجم ۔

نے ہمیں خرمی دی ہے۔ نشو عالم کے کمال کو آباد کر دیا ہے۔ ماہ تیر میں خورشید کا
اوج ہوتا ہے۔ جس سے رخسار امید چمک جاتا ہے۔ مرداد سے بے حد فریاد
ہے باخور کی۔ اپنے سایہ میں اچھی طرح چلا کام حور کے ساتھ۔ شہریور میں تجھے
سہیل نظر آئیگا۔ چمکتا ہوا مانند پیشانی معشوق کے۔ ماہ مہر میں خزاں کی نوبت
آجاتی ہے۔ چلنے والی ہوا انگوروں کے پتے لے جاتی ہے۔ جب نجومی ماہ
آبان آجائے۔ تو معشوق طلب کر جو مانند چکدار چاند کے ہو۔ آذر میں تجھے
زمستان سے مژدہ ملیگا۔ حجرہ سے شبستان کی طرف انتقال کر۔ جب آجائے سرد
ہوا اور ماہ دے کا دل۔ تو بھی شتا کا الٹا لفظ (آتش) اور پیالہ طلب کر جب
ماہ بہمن میں زمین چاندی کی طرح ہو جائے۔ شراب پیالہ میں ہو جیسے روح ہے
بدن میں۔ اسفندار کے مہینہ میں پھر آگ پڑتی ہے۔ اور نہیں ہے سردی کے
لئے مانند آگ اور شراب کے۔ جب آجائے پنجہ چوری کیا ہوا، بغیر جلدی کے
چرا پی عیش سے حصہ عمر کے لئے۔

تو ارغون نے (یہاں سے جز شروع ہوتی ہے) توجہ بغداد کا ارادہ مصمم اور پختہ کر لیا
اور مدینۃ السلام (بغداد) کے نائبوں کو انتقام کی چاشنی چکھائی۔ (یعنے ان سے انتقام لیا)
موجودہ خزانہ لے لیا اور سالہائے گذشتہ کے بقایا کے علت میں رقم مقرر کر کے حاصل کرنے کی
کوشش کی تفتیش بخشی، لوٹا تا مور اور طغاچار نے مصالح کے مہیا کرنے اور ضروری امور کے
حالات میں غور کرنے کے لئے پوری کوشش کی۔ جب مال کے حاصل کرنے سے فارغ ہو گئے
تو ۶۸۶ھ میں لشکر کے ساتھ بلاد مشرقی کا ارادہ کیا۔ اس تدبیر میں کہ کسی طرح موروثی تختگاہ
دشمن دولت کے قبضہ سے باہر کرے۔ اور دشمن کے بخت کی آنکھیں خون سے پر کرے۔
دن کو رات کے ساتھ ملا تا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ فتح دیگا یا اور کوئی بات اپنی طرف سے
ظاہر کرے گا۔

چونکہ ملک گیری کا اندیشہ بغیر امداد مردوں اور موافقت مال کے محال نظر آتا ہے
ان اسباب کے حاصل کرنے میں جو حصول مطلوب کی طرف پہونچاتے ہیں ہمت صرف کر دی۔
ان باتوں کے اثنا میں امیر علی بیکچین اور منشیوں کی ایک جماعت نے | صاحب معظم وجیہ الدین
بعض امرا کے سکھانے سے شاہزادہ کی خدمت میں بیان کیا کہ صاحب معظم وجیہ الدین
زنگی فریومدی ابن صاحب سعید عز الدین طاہر — شعر
طاہر وہ پاک ذات ہے کہ اسے آسمان کہتا ہے ۔ طاہر کا سینہ گوہر ہے اور صاف

لو گرمی کے ساتھ سخت دن ۱۲ سے برف باری ہے ۱۲ تین سو ساٹھ سے اوپر کے پانچ دن ۱۲

طاہر نسب ہے"
(جو بزرگیوں، طاقتوں اور بلند مراتب کی گٹھڑی کا منہ اور ملوک، بزرگ لوگ اور اعلے مراتب اشخاص کی چوٹی کا تاج تھا جس کی آبرو شریف کی پاکیزگی، آسمان کی ترکیب کی مانند عیب سے محفوظ اور جس کے بلند قدر کی بزرگی، چہرۂ آفتاب کی طرح تکلف کی چھائیوں سے مامون تھی) اعمال خراسان اور اس کے مضافات کی حکومت کے عرصہ میں ہر سال کئی تومان اپنے خاص کاموں میں خرچ کرتا رہا ہے اور اقسام اقسام کے جھوٹ اور بہتان فریب کے زیور میں تنہائی میں ظاہر کئے -

شہزادہ نے اس کے گرفتار کرنے اور سپرد کرنیکا حکم دیا - چونکہ طاہر نسب والا روشن اعمال والا، پاک اصل والا، اور بلند مرتبہ آدمی ہرگز ذلت اور خست میں اپنے جسم کو نہیں ڈالتا اور مصیبتوں کی موجوں کے جوش مارنے اور مصیبت کی فوجوں کے سامنے آجانے کے وقت ذلت اور گھبراہٹ کی علامات اپنے سے نہیں دکھاتا - اور جب کہ میلی گذران کے کیچڑ میں پڑتا ہے اور بلا کی راہگذر پر مضطرب حاصل ہوتا ہے تو صبر اور برداشت کے مضبوط عروہ (دستہ) میں مضبوطی اور قابو کرلینے کا ہاتھ مارتا ہے اور زمانے کی گردشوں کے تیر کے لئے بچانے والی سپر ثابت قدمی اور استقرار کی پیش کرتا ہے اور حیرانی اور پریشانی کی طرف کو جو پریشانی کا مادہ اور دوست اور دشمن کی تشنیع اور ملامت کا باعث ہوتی ہے چھوڑ دیتا ہے -

خواجہ وجیہ الدین نے اس مصیبت کے روکنے میں، جو ناموافق زمانہ کا منصوبہ اور گردش کرنے والے آسمان کا کھیل تھا، صبر پایا اور استغنا کو دل میں راہ نہ دیا اور بیگمات اور امرائے التجا نہ کی - ؎

جب نیاز کا کوتوال تیرے ہاتھ سے وظیفہ خوار ہے - تو مسکین کا ڈر نہ کر اور طوفان سے پناہ نہ مانگ - دل کو مشکاۃ کی طرح گلے میں نہ ڈال کر تن کو پیالہ کی طرح کمر بند میان بستہ طلب کر اگر دل کو ... ہو جائے تو گرسنگی کی طاقت بڑھ جائے - اس سے گلہ نہ کر ... کر اس سے امداد نہ مانگ -

مگر دولت (وجیہ الدین) کے خیر خواہوں اور دربار کے پروردہ لوگوں نے عدم تواضع، عدم التجا، اور کسی سے امداد نہ طلب کرنے پر درشتانہ عتاب کئے اور درشتی کیں اور تشنیع اور ملامت میں مبالغہ کیا - ان کی پاس خاطر کے لئے مد طوفان قہستانی نے ایک خط لکھا اور اس قطعہ کو جو مطلب کو متضمن ہے بیان کیا - قطعہ :-

کس طرح گردش فلک پیر کی جوانی از سر نو رکھوں - میری مشک (جوانی) کافور (بڑھاپا) ہوگئی اور میرا ارغوان (سرخ چہرہ) ملیتھی (زرد) ہو گیا - میری آہ بادِ خزان کی طرح سرد ہے یہ عجیب نہیں جب کہ بہارِ عمر کی بہار کو تاریک ایام نے لے لیا - ماہ قہر اور تیر میرے ساتھ سخت بد مہر ہو گئے - اے مسلمانو! فریاد ہے ماہِ قہر اور تیر کے ظلم سے - میری تیر کی طرح سیدھی قد جاچی کمان ہو گئی ہے اس لئے - کہ یار دور پھینکتا ہے ہمیں اپنے نزدیک سے تیر کی مانند آسمان نے مجھے حادثات سے گوشمالی دی مانند رباب کے - لاجرم چنگ کی طرح میری رگوں سے فریاد نکلتی ہے - جو کچھ میرے ساتھ زمانے نے کیا ہے وہ ہاتھ کے ساتھ کیا ہے - صبح کے وقت میں امیر تھا اور رات کو قیدی - میں کل صاحب اعظم وجیہ الدین تھا - ملک کا فرمانروا اور بادشاہ عالم کا وزیر - روز رنج کے دفع کرنے کے لئے زر کے خزانے رکھے ہوئے تھے (اب) میرا رنج زر نے بڑھا دیا اور زر میری دستگیر نہ ہوئی - اوروں کے مال پر بھروسہ ہرگز کسی نے میری طرح نہیں کیا - میرا مال سانپ کی طرح ہو گیا اور میں مانند سانپ پکڑنے والے کے - میں عزیز مصر کی طرح تھا اب سامری کی طرح ذلیل ہو گیا ہوں مجھ سے اور دور فلک سے اگر تو عقل رکھتا ہے تو نصیحت حاصل کر - تو نے دولت سے سر اونچا کیا ہے مہربانی کر کے امداد کر - تجھے خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے گرے ہوؤں کا ہاتھ پکڑ - یہ وہی دہر ہے جس نے لشکروں والے بادشاہ سے تاج چھینا - یہ وہی چرخ ہے جس نے نوشیرواں سے تخت لیا۔

اس (طوغان قہستانی) نے جواب میں یہ بیت لکھے ۔ ؎

سالہا جمشید کا جام تیرے ہاتھ میں رہا جب تو نے نہ پیا تو کوئی کیا کرے - تو جیتا گیا ہوتا اور تیر القش آیا ہوا تھا جب تو بڑھا (بڑی قرعہ) ہار گیا کوئی کیا کرے تیرے پاس گوہر شب چراغ تھا لیکن جب تو نے خود پھینکا یا کوئی کیا کرے - رہوار گھوڑا (تیرے پاس) تھا اور میدان خوش - جب تو نے برا دوڑایا کوئی کیا کرے -

خلاصہ، اس مطالبہ اور جواب میں کہا کہ بادشاہ (ارغون) حکم فرماتے - کہ امراء دربار کے روبرو، حساب کی واقفیت رکھنے والے منشی، میری پڑتال اور حاصل کئے ہوئے مال (آمدنی) کو دریافت کریں - اگر کوئی چیز ملاوٹ، رشوت یا غلطی اور اصول

اموال کے معطل کرنے کے طور پر جیسا کہ والیان اطراف کی عادت ہے، اس طرف عائد ہوجائے تو پھر ایک دینار کے عوض ہزار دینار دوں۔ ورنہ بادشاہ کی رائے پر جو غیب کی صورتوں کے جمال کا آئینہ اور زمانے کے رازوں کے دفاتر کا طلیعہ ہے۔ ارباب غرض کی فریب بازی اور اصحاب طمع کا مکر روشن ہوجائے گا۔ اور جیسا کہ بادشاہانہ بے مثل ہمت تقاضا کرے ان کے اعمال ناپاک اور بدافعالیوں کی سزا کا حکم دیوے۔"

اگرچہ دربار کے متعلقین اور شاہزادہ کی سلطنت کے خدام، علم الیقین سے جانتے تھے کہ اگر دیوان کے عطارد کی رائے والے محاسب، جو آزمائش اور امتحان کے قانون کے منشی اور امور تجربہ کے ناظر تھے۔ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی میں اذکار کے روزنامچہ کو نقل کرتے اور حساب کی تحقیق، سرنامہ لکھنے، تعلیق اور تحریر میں مشغول رہتے۔ ممکن نہ تھا کہ اس کے معاملات کے مقابلہ میں مجمل یا تفصیل وار کوئی حرف ظاہر ہوتا (غلطی ظاہر ہوتی) کیونکہ محاسب عقل نے اس پر لا یجری (نہیں جاری ہوتا) کا قلم چلایا۔ اور اس کی مضبوطی کے کمال اور ذکاوت کے مجموعہ کے میزان سے ہمیشہ منہ رکھتا ہے مگر ارغون، زر (پیسہ) چاہتا تھا نہ کہ جواب قانون صواب کے مطابق۔ زر کے عوض قیمتی سخن کی قدر نہیں رکھتا تھا۔ اور موتیوں اور نادر یاقوتوں کا طالب۔ یواقیت المواقیت (نام کتاب) اور درۃ القصر (نام کتاب) کی حمائل کے موتیوں کو کیا کرتا۔

قوام الدین بخاری، بولوخان کے ساتھ شیراز سے کیا گئے ہوئے، ارغون کی خدمت میں پہونچ گئے تھے اور مملکت شیراز کو شاہزادہ کی نظر میں رونق دے کر بر محل پڑ گئی۔ ان کو (شاہزادہ ارغون نے) تحائف عطا کئے اور قوام الدین بخاری کو اپنے دربار میں محاسبی کا منصب عطا کیا۔

ان اوقات کے درمیان اس کو امرا نے خواجہ وجیہ الدین کے پاس بھیجا۔ اس نے بیان کیا کہ ایلخان (ارغون) نے مال میں طمع زیادہ کیا ہوا ہے اور شفقت اور مہربانی کا مادہ کم ہے۔ منشیوں کی تعیین اور پرتال پر رغبت، ایک بہانہ ہے مراد اور مقصود تک پہونچنے کا۔ اچھی آبرو کی پاکیزگی اور شریف اصل کی حفاظت کے لئے اس طرح زیادہ لائق اور مناسب ہے کہ اس روپیہ پر مصالحت کی جائے اور رواداری اور درگذر کو طلب کیا جائے اور خوشنودی اور خوشی کے معاملے کے لئے "اطراح و افراح" (مال پھینک دے اور خوش ہو) پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور حکایت صاحب علاؤالدین کی۔ کہ یہ تقریر اور گفتگو ایک نقدہے اسی ٹکسال پر ڈھالا گیا۔ اور یہ شک ہے اسی تانے اور بانے سے

بچی ہوئی۔ ایک تلچھٹ ہے اُسی شراب کے مٹکے سے۔ اور ایک قطرہ ہے اُسی سیلاب سے۔ پھر آفتاب پر تو دل کی یاد میں لائی جاتی ہے۔

سفیروں کی آمد و رفت اور ناصحوں اور خیر خواہوں کے تردد کے بعد اس پر فیصلہ ہوا کہ پانچ سو تومان خزانہ میں ادا کئے جائیں۔ تین سو تومان نقد اور دو سو تومان کے مویشی، غلہ، قیمتی لباس اور سامان۔

صاحب وجیہ الدین کے ایک معتبر نائب نے اس وقت نفس کے ردی جوہر کو ظاہر کیا اور سانپ کی طرح چغلی کی زبان کو باہر نکال کر کہا کہ "اس (وجیہ الدین) نے ایک خط (فہرست) جو مشتمل تھا عمدہ ذخیروں اور نفیس جواہروں کے ذکر پر ان چند ایام میں اپنے ایک خاص آدمی کے ہمراہ "طوس" میں بھیج دیا ہے کہ بطور امانت کے فلاں معتمد کے پاس پہونچا دے۔" فوراً انہوں نے ایلچی کو اس مہم (ضروری کام) کے لئے روانہ کر دیا۔ موضع معین میں ایلچی کی۔ اس پیغام کے پہونچانے والے اور اٹھانے والے سے ملاقات ہوئی۔ اُس نے فہرست (یا خط) لے لی۔ اور فوراً واپس ہوا۔

جب خزانے، نقدی اور دفینوں کی کثرت پر اطلاع حاصل ہو گئی تو مقرر کرنے اور قبول کرنے کے تقاضا سے کہ وہ دو سو تومان کے مویشی اور جنس دے گا۔ اعراض اور انکار فرمایا۔ مجبوراً پانچ سو تومان کی ادائیگی کا ذمہ دار ہو گیا۔ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ ایک ہی دن میں قریب تین ہزار من خالص سونا وزن کیا اور رکھا گیا اور اٹھایا گیا۔ لئے ہوئے اور اشیاء اور کپڑے، فیروزہ کوہ ہرو، ہرات کے خزانہ اور دیگر خزانوں سے نکال کر لے گئے۔ اور جاگیروں کی آمدنی، ضروریات ملکی اور اخراجات میں خرچ ہو گئی۔ سوائے اس کے کہ اُن کے فوت اور ضائع ہو جانے پر اُس نے حسرت اور ندامت کا اظہار کیا۔

<u>نصیحت متعلق دنیا</u> | دنیا دیانیا کے بازار میں خوش ہے وہ بزرگ ہمت جو سوائے تجرید (قطع تعلق دنیوی) کی پونجی کے خریدے اور زیادہ حاصل کرنے کی نظر سے کہ جس سے آدمی کے لئے دنیا میں زیادتی، نقصان ہے + اُس کے نقصان ہی کے متاع میں نہ دیکھے، اور دل اُس کے فانی ہو جانے والے مال پر نہ رکھے اور جان نازنین پر محنت اور مشقت کے چاروں دروازے نہ کھولے۔ "دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے" کا دانہ نیت کی زمین میں نہ بکھیرے اور سونا لوٹ لینا تیرے دین کو ان کے تعلق سے خوش ہو کر نہ رہے۔ تاہم اول مال کے حاصل کرنے تگا پوئے اور اندیشہ سے فارغ ہو گیا اور آخر میں زوال کی حسرت اور ندامت سے، جو زوال کہ مال کے وجود کو لازم ہے۔ خلاص اور رہائی حاصل کی۔

"صاحب الدیوان شمس الدین" اس چشم زخم (نظر بد یا نقصان) کے سننے سے جو کہ چہرۂ اقبال کے لئے فساد کا خال تھا۔ غمگین ہوا کیونکہ آپس میں رشتہ داری کی نسبت اور سمدھیانہ کا تعلق پختہ اور مؤکد۔ اور اختلاط باہمی کے تعلق کے ذرائع، وابستہ اور گانٹھے ہوئے تھے۔ اس حال میں ایلچی بھیجے اور خط اشرف سے تسلی نامہ لکھا اور ظاہر کیا کہ وہ (شمس الدین) اُس (وجیہ الدین) کے ساتھ شرکت رکھتا ہے اور صبح و شام نیز اس جانگداز غم اور پیچیدہ کام میں شریک اور حصہ دار ہے۔ ع۔ درد میں وہ شخص شامل ہوتا ہے جو درد رکھتا ہے +

جب شاہزادہ کی غرض اس مال سے حاصل ہو گئی تو اُسے (وجیہ الدین) عزت دیکر رہا کر دیا اور پھر زبردستی اعمال خراسان کی حکومت اس کے گلے کا ہار بنا دی گئی۔

مغلوں کی طبیعت اور طینت میں یہ طریقہ نہایت بُرا اور بے خردی سے مشہور ہے کہ نواب اور وزیر اُن کے عذاب اور خطاب کے صدمہ سے سلامتی نہیں دیکھتے۔ اور بچاس سالہ حقوق خدمات کا انجام بدانجامی تک پہونچ جاتا ہے اور اچھی خدمات کتنی مفسد کے برانگیختہ کرنے اور حاسد کے ملامت کرنے سے بالکل نسیاً منسیاً ہو جاتی ہیں۔ ع۔ ایسا کھیل ہے بسم اللہ۔ کون ہے جس کو رغبت ہو ؟

اللہ بزرگ اور بلند ابواب قناعت کو۔ جو فراغت دنیا اور سعادت آخرت کا موجب ہے، سب لوگوں کے حال پر کھولے رکھے اور تمام لوگوں کی بصیرت کی آنکھ کو جناب ربوبیت کی معرفت کے سرمہ سے سرگین بنائے۔ تاکہ ان ناپائدار دنیوی آرائشوں میں ہمت کے سر کو نیچا نہ کریں اور ہاتھ اس بے نظام حقیر مال سے اٹھا لیں " اور اسی سے ہے توفیق اور ہدایت، سیدھی راہ کی "

ذکر حادثہ قتغراتائی اور اس کے ملک کی ابتدا سلطان کیساتھ

مختلف اسباب کے سبب نتیجے کی نسبت عالم ملک کے اندر جذب کر لینے والے حادثات اور لازم ہو جانے والے نشائد غم کے ساتھ علام قدیم کے علم میں معلوم اور قدیر حکیم کی حکمت کے اندازہ میں ہو سکتی ہے۔ اور واقعہ کے وقوع اور حادثہ کے ظاہر ہو جانے کے بعد عقلوں اور نفسوں کو، تجربہ، قیاس، دلیل، اندازہ کے آلہ اور حواس کے مطابق مشکلات کا حل، قضا و قدر کی دشواریوں کا انکشاف اور نفع و نقصان کے موجبات میں تمیز کرنا مقرر اور متصور ہوتا ہے۔

چونکہ سلطان احمد اسلام اور مسلمانوں کی رونق بڑھ جانے میں مبالغہ کرتا، شہزادوں اور امیروں کے عقائد اور رائیں متغیر ہونا شروع اور اس کے عذاب اور وبال کے خوف سے خفیہ ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کرنے لگے۔ ۶۸۱ھ کے ابتدا میں (سلطان نے) قنغر اتائی کو بڑے لشکر کے ساتھ روم کی سرحد اور اس علاقہ کے نافرمان اور باغیوں کی روک تھام کے لئے بھیجا ہوا تھا۔ ناصواب اندیشہ کے شیطان نے اس کے دماغ میں وسواس کا انڈا رکھا۔ اور سلطنت کے سودا نے اختیار اور نگہداشت کی باگ ذکاوت کے ہاتھ سے چھین لی۔ بعض امرا سے مخالفت پر اتفاق کر لیا اور ایک مکر سوچ لیا کہ تاکہ سلطان کو اٹھا دے اور خود سلطنت کے تخت پر بیٹھ جائے۔ اس ارادہ کے پورا کرنے اور اس مصلحت کے نافذ کرنے کے لئے لشکر کی طرف چلا گیا اور منتظر اور کمربستہ تھا کہ کسی وقت کینہ کی کمان کھینچے اور مکر کی گھات کو کھولے۔

غرائب کے پیدا کرنے والے اور مرغوب چیزوں کے عطا کرنے والے جس کی نعمتیں بڑی ہیں۔ کی توفیق نے نہ چاہا کہ تاریکی نور پر غالب اور کفر ایمان پر بلند ہو جائے۔ دائرہ اتفاق کے محرم رازوں اور مشورہ پھوٹ کے زمرہ میں سے ایک نے فساد کے گروہ کے شر کا راز بادشاہ کی خدمت میں کھول دیا اور حیلہ گری کی کیفیت حقیقی بھائی کے قصد اور باہمی جنگ کے وقت کا راز کہہ سنایا۔ تہمت زدہ گروہ نے اور جن میں سے وہ تھے جو اختیار کرتے بیہودہ سخن کو، جو مبہم عقیدہ کو دولت اور ملت کے امور پر مارنا چاہتے تھے۔ کو گرفتار کر کے حاضر کیا گیا اور ان کو بڑے مواخذہ کے مقام میں سوال اور جواب بلکہ سختی اور عذاب کے مقام میں لے آئے۔ ہر ایک نے دل کے پوشیدہ راز اور رازوں کی پوشیدگیاں مکمل طور صحرا پر رکھ کر بیان کر کے کاتب (مصنف) کے قول سے کہا۔ ؎

تیرا عدل، نفع اور نقصان کی جزا دیتا ہے۔ تیرا عفو حقیقی ہے نہ کہ مجازی
اگر سر گرا ہے قدموں میں (یعنے قتل کر دے) تو وہ اس کی جگہ ہے۔ اگر تو معاف
کرے تو یہ بندہ نوازی ہو گی۔

انہوں نے اختلاف کے راستوں کی بے راہی اور تنگ کرنے اور گناہ کے اکتساب کا اعتراف کیا (سلطان نے) جب غدر اور خیانت کے دلائل اپنے بھائی کے اوپر جیسے سختی اور نرمی کے وقت اور دولت اور دبدبہ کے زمانہ میں پشت پناہ اور امداد کی کنجی کا سمجھا تھا۔ راستہ پائے تو حکم دیا کہ وہ اس کی کمر کو دلیران پست کے زلفوں کے منہ کی طرح توڑ دیں اور شادی اقتاجی، اور تمام جماعت امرا بزرگ کی جنہوں نے

اس راہ میں راہبری اور اس کام میں امداد کی تھی ۔ انتقام کی تلوار کا لقمہ ہو گئے ۔ (یعنے قنغرتات کو قتل کر دیا گیا اور شادی اختاجی اور دیگر امراء ہم مشورہ کو بھی) ۔

اس حال کے ظاہر ہونے اور اس فعل کے معلوم ہو جانے کے بعد سلطان احمد کے مواد اتحاد کلی طور پر منقطع ہو گئے اور ہلاک کرنے والی چیزوں اور باقی امراء سے بچاؤ اور حفاظت سزاوار نہ ہو گئی ۔

اور عجیب ہے کہ یہی حال حقیقت میں امراء مقتول کے غدر اور مکر کے طریقہ کا سبب مکر و فریب کی روش کا باعث اور ان کے خوار اور ذلیل ہونے کا موجب ہو گیا ۔ اس کے بعد بیسوں تک یہ ضرب المثل ۔ بیج ۔ قوم پڑ گئی نراوفٹ کی اوتچری میں + قایم ہو گئی ہے اور تبدیل کیا ان کے درمیان شریر حال کی صورت ہو گئی ۔ جیسا کہ تمام خانان کے جلوس کے دوران اور جاری ہونے والے احوال کے اثبات کے اثناء میں تامل کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا ۔

شہزادہ ارغون کی سلطان احمد تکشا اظہار بدی اور لڑائی

تائید اور سعادت بے چونی (بے چون ۔ بے مثل یعنے خدائے تعالے) کے ورغلانے والا اور "ارغون" گردون فرساہمت کے تقاضا کرنے والا رخصت نہ دیتا تھا کہ وہ (ارغون) اپنے مقصود تک پہونچ جانے کے بارے میں طلب اور اجتہاد سے ایک لحظہ سست اور غافل ہو جائے ۔ بزرگ منش، عالی پرواز باز، جس کا نشیمن بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کے اوپر کے حصہ اور مضبوط پتھروں کے قلعہ کے قبہ پر مناسب ہو سکتا ہے ۔ کب جغد (بوم) ویرانہ نشین کے گھر میں ہمت کا سر نیچا کرتا ہے ؟ ۔ اور غضبناک شیر جن کے شکار کا پس خوردہ شیر کے بچوں اور ان کے امثال کا کھانا ہے طمع اور مدلذیذ غذا ہوتے دن اور مناسب ہو کس طرح بھیڑیوں اور کتوں کے کھائے ہوئے کے بقایا سے اپنی چاشت (غذائے صبح) کا سامان کر سکتے ہیں ؟ ۔

تاکہ کی بیگم (خود ملک مراد ہے جس کو بیگم سے تشبیہ دی گئی ہے) کی صورت اور خیال اس کے دل سے دور نہ ہوا، اور اسی ناتی اور بلند آرزو میں شام کی سیاہی کو صبح کی سفیدی تک پہونچا دیتا تھا ۔ (رات دن ایک کر دیتا تھا) بموجب قول تہامی کے ۔ ؎

میں خوش ہوتا اور حرکت کرتا ہوں معشوقہ کے وصل کی تمنا کے وقت خوشی سے
اور بہت سی آرزوئیں جن سے زیادہ میٹھی ہوتی ہیں کامیابی (وصال) سے

جب سلطنت موروث اور متوقع بادشاہت میں سے خراسان کو قدر و قیمت کی سبیل سے نہ لیا تو بہانہ کے لئے ایلچی بھیجا اور تومانات عراق اور شیراز جو اکثر خاص اموال سے خصوصیت رکھتا ہے۔ کا التماس اور سوال درمیان میں ڈال دیا اور اس بیت کے اشارے کی انگلی ؎

غنقریب لیلیٰ کو معلوم ہوجائے گا کہ کون سا قرض اس نے قرض لیا ہے
اور کونسا قرض خواہ تقاضا کے وقت اس کا قرض خواہ ہے۔

سے دھوکہ کا سرپوش غرض کے تھال کے سر سے اُٹھا دیا۔ خلاصہ یہ کہ چونکہ نیک باپ کا تخت سلطنت استحقاق اور اتفاق پبلک کی رو سے سلطانی تکیہ گاہ اور مسند کے لئے مناسب ہے، تو ضروری ہے ہمیں بھی ایک علاقہ چاہئے کہ لشکر کے مصالح۔ جو خیال میں ہیں۔ وہاں سے تیار اور مہیا کئے جائیں۔ اب التماس کے مقابلہ میں اگر قبولیت کے آثار مشاہدہ میں آئیں۔ اور جو کچھ کہ خالصات اموال سے تعلق رکھتا ہے عنایت ہوجائے تو البتہ درمیان بڑے اور چھوٹے بھائی کے ہمراہی اور پیروی کا طریقہ چلتا رہیگا اور صداقت اور موافقت کا گھاٹ پینے کے استعمال میں لایا جاتا رہیگا۔ والا (ورنہ التماس کی عدم منظوری کی صورت میں) اگر اس سوال کے پورا کرنے سے انکار اور غفلت برتی جائے گی تو جنگ کے لئے تیاری کریں اور صلح اور نرمی کو ترک کردیں کیونکہ آج کے بعد سریر مملکت اور تاج سلطنت کے عوض۔ ؎

میرا تخت زین ہوگی اور تاج خود۔ قبا زرہ اور دل موت پر رکھا ہوا۔

سلطان نے جب یہ سخت پیغام اور درخواست جو وحشت کا باعث تھی معلوم کی، فرمایا ؎

اور میرے پاس جواب ہے اگر میں چاہتا تو کہہ دیتا۔ اور اگر میں اسے کہتا
تو صلح کے لئے کوئی جگہ نہ چھوڑتا۔

ایک جواب اسی قسم کا اختصار کے طور پر فرمایا کہ "مقر منزل اور اس کا مالوف ملک خراسان کے میدان میں اور ہم نے از روئے شفقت اور اہتمام کے اس کے حال پر مقرر کئے ہیں۔ اور اگر وہ خواہش رکھتا ہے کہ ہم ایک اور طرف، اطراف میں سے اس پر اضافہ کریں۔ اسے جشن میں حاضر ہونا چاہئے جیسا کہ رائے روشن۔ کہ صبح۔ ایک ذرہ اس کے نور کا آفتاب سے + صواب اور درست دیکھے گی، خواہشات کے درخت طوبی کے سونگھنے اور آزار کی چقماق سے آگ نکالنے کے بعد مہربانی اور عنایت سے دریغ نہ کریں گے اور اگر حسب دستور گمراہی کی راہ کو طے کریگا اور اطاعت کا نقش یک دلی کی تختی سے دھو ڈالے گا تو ہم حکم دیں گے کہ ایک موج سمندر کی۔ یعنے ایک فوج لشکر منصور میں سے جن کے عزائم اور ارادوں کی عنان کش نصرت ازلی اور ان کی ہدایت کا پیشرو سعادت

کئی ہے۔ اُدھر آئیں اور ارغون کو اس لشکر کے ساتھ جن کے وجود سے وہ غرور میں ہے۔ گرفتار کرکے ہمارے کیوان رفعت پایۂ تخت میں لے آئیں اور وہ مثال لَامُدَّانَّ الخ (میں بڑھاؤں گا تیرے رنج کو اور بھگاؤں گا تیرے غصہ کو) مشاہدہ کرے۔" اس لطیف جواب اور سخت دھمکی کے ساتھ ایلچی کو واپس کیا اور صلاح اور اصلاح کی امید دامن کی مانند پاؤں میں پڑ گئی۔ اور کام کی تلافی آستین کی طرح ہاتھ سے گزر گئی (اختیار سے باہر ہو گئی)۔

سلطان نے پہلے پہل ۶۸۲ھ کے آخر میں اُمراء (قبیلہ) قراؤناس کو مواخذہ فرمایا اور بغداد میں ایلچی بھیجا اور شہزادہ ارغون کے اُمراء اور نوابوں، طغا چار، جاغر، طولادای ایجی، ابابے پیسر ستائے نوقین جونشی اور جنقابو کو شکنجے کسے ہوئے اور بلیات کے انواع میں محصور کر دیا۔ اور مستظرول (عاشقوں) کے دل کی مانند قید میں ڈال دیا۔

اور اس اثنا میں گیخاتو اغول" نے تماجی اتناجی اور تھوڑی سی فوج کے ساتھ دغاباز فلک اور حریف زمانہ لے وفا کے خوف سے اقامت کے مہرہ کو چن دیا (یعنے سفر اختیار کیا) اور رات دن کے دونوں پانسوں اور قمار باز روزگار کے زخم سے خراسان کی طویل راہ اختیار کی۔ اور حکم شاہی سے جو فقر ایلچی کو اتابک یوسف شاہ لُر کے پاس بھیج دیا۔ کہ تمام لشکر سے تیار اور آمادہ ہو کر ان حدود کی حفاظت کرے اور فراہمی لشکر کے وقت اور امداد کے موقعہ پر تجمند لشکر اپنی جگہ سے حرکت میں آوے۔ اور صاحب دیوان رات دن لشکر کی ضروریات کے مہیا کرنے میں، دور اور نزدیک، ترک اور تاجیک سے مشغول رہا۔ اور آفتاب صفت رائے کی درستی سے دور اور نزدیک کے رہنے والوں کو مطیع اور معتقد بنا کر آلات حرب کی تیاری اور ہتھیاروں کے اسباب کو ترتیب دیتا رہا۔ پس لشکر کی روانگی کا حکم نافذ ہو گیا۔ ارباب جنگ، جلدی میں تھے، ہر ایک شخص نے اپنی جگہ سے لڑائی کے سامان کے مہیا کرنے کا انتظام کیا۔

اور مقدمہ میں سولاجو شاہزادہ، یاسار اغول اور الیناق جس کا نام رکھا گیا تھا لشکر منصور کی رہنمائی اور سپہ سالاری سے۔ اور مشہور تھا صفدری (بہادری) اور جمہور کی عمدہ پشت پناہی سے۔ ارغون ہنکتا، تارین احمد اور اشقان کے ساتھ آہستہ آہستہ خراسان کی طرف متوجہ ہوئے، جیسا کہ میں نے (مصنف) ان کی صفت میں کہا ہے۔ ۔ ؎

ترک جو شیر کی طرح لڑائی میں جوش دکھاتے ہیں۔ صلح میں نرمی اور مدارات کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی جنگ کی صف میں شمشیر کی طرح زہر ہیں۔ کبھی مجلس کے ہاتھوں ساغر نوش (رشیدہ) کی مانند ہیں۔ ۔

اُدھر شہزادہ ارغون جب ایلچی کے واپس ہونے سے سلطان کے دل کے مضمون پر مطلع ہوا۔ اور پیچھے پہنچا تو بھاگ کر، مددگاروں اور یاروں کے مواخذہ کی خبر کے ساتھ پہونچ گیا۔ معلوم کیا کہ پانی سر سے اس طرح کہ ۔ ع ۔ کام لب خشک اور دیدۂ تر سے گذر گیا۔ جنگ و جدال کے سامان کے مکمل کرنے، آلات قتال کے حاصل کرنے، مصالح لشکر کے مہیا کرنے اور ہر امیر اور شجاع کی پرورش کرنے سے فارغ ہو چکا تو بعض نے سپہ سالاروں اور قراوناس سے عرض کیا کہ اگر ہم مقدمۂ لشکر اور پیشرو بنائے جائیں تو ذمہ دار ہوتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ "ہم ایک تومان لشکر ہی دس تومان (لشکر دشمن) کا مقابلہ کرینگے"۔ چونکہ ان کے تمام لوگ حاضر نہ تھے باقیوں کے حاضر کرنے لئے مکانوں اور منزلوں سے ایلچی روانہ کئے کہ بغیر تاخیر اور انکار کے ہر ایک شخص مقام معلوم سے جھنڈوں کے پیچھے، فتح اور نصرت کی طرح جلدی کرے۔ کیونکہ زمانہ توقف اور انتظار کو برداشت نہیں کرتا۔

پس بولا تامور، جورغدای اور بولوغان کو نوکر رکھ کر ایک ہزار خاص فوجیوں کے ساتھ بطریق مقدمہ کے پہلے روانہ کر دیا اور خود نجومیوں کے کہنے کے مطابق صفر ۶۸۳ھ کی یکم کو جو مخالفان سلطنت کی عمر کا خاتمہ تھا، امراء اماکاجی، نقای یارغوجی، تاوتای۔ قازون پسر قتلغ بوقا۔ بایتمش توشجی۔ سرطاق، آلغو، اولاد اے، قدغان اغمان اور چار ہزار سوار جنگجو کی مقدار کے ساتھ حرکت کی۔

جب گھوڑوں کے متواتر سفر کرنے سے نواحی دامغان، ان کی آنکھوں کی شعاعوں کے گرنے کی جگہ ہو گیا۔ تو ان کو خبر ملی کہ "الیناق" نے ولایت رے کی طرف جا کر مکانات، باشندے اور اسباب جلادیئے، قتل کر ڈالے اور لوٹ لئے۔ اور سرائے لار کو کہ ارغون کی جاگیر تھی ویران کر کے پس تمام مال و اسباب کو غارت کر کے آذربیجان بھیج دیا۔ اور وہ اس دلیری اور جرأت سے فارغ دل اور آزاد ہے (یعنے اس نے فارغ اور آزاد ہو کر دلیری کی ہے)۔ اس خبر نے ارغون کے غصہ کی آگ کو کینہ و رسودا پر بھڑکا دیا۔ (یا سودا کی تنے میں لگا دیا)۔ زخم خوردہ شیر کی طرح اضطراب میں آکر قسم اٹھائی کہ اس ظلم اور گناہ کے بدلہ میں گھوڑوں کو آرام نہ دوں گا۔ جب تک کہ بغیر رحم کے کینہ کش، گزند پہنچانے والی تلوار کے زخم سے سرائے کی بربادی کی سزا اس کے زمانے کی بغل میں نہ رکھوں۔

وہاں سے لشکر کے پہونچنے کا انتظار نہ کر کے رات کو رات اور دن کو دن نہ کہا۔ اور دو منزلوں کو ایک منزل میں طے کیا یہاں تک کہ صحرائے آق خواجہ میں دونوں لشکروں

کی ملاقات اور فریقین کا مقابلہ ہوگیا۔ دونوں طرف سے لڑائی کا رُخ کیا گیا۔ جس وقت کہ
زنگار فام مغفر (خود، زرہ) کی گردش سے ؎

نکالی سورج نے سنہری تلوار۔ ٹکڑے کر دیا چاند کو جو نقرئی سپر کی طرح تھا۔

لڑائی کی صف آراستہ کی گئی۔

ارغون کی طرف سے بولا تاسور اور اماکاجی میمنہ میں تھے، بولوغان میسرہ میں۔ اور
تاوتائے قلب میں اس کے مرکز اقبال کی طرح ثابت اور قائم تھا۔ اور سلطان" کی طرف
سے ہولاجو شاہزادہ قلب میں ساکن تھا اور یاسار اغول، میسرہ کا محافظ، اور الیناق لشکر
کا سپہ سالار اور فتح کا پیرو کار میمنہ میں کھڑا ہوا تھا۔ کہ ناگاہ بہادروں کے دل جوش میں
آگئے۔ اور ہر طرف سوار جولانی میں، مجلس رزم کے لئے جنگ کی مستی تیز ہو گئی۔ نیزوں
کی مضراب شرائین (رگوں) کی تاروں کو پردۂ مجازی (دمام نوا) کو شور میں لاتی تھی۔ اور
خنجروں اور تلواروں کی چا کا چاک ہلکی ہو خواہ بھاری۔ اصول ضربی (تال کے اصول)
دکھاتی تھی۔ اور ڈھول (دمامہ جنگ) کی آواز پر عمدہ نسل کے یا ادار گھوڑے جو تیز دوڑنے
والے ہیں سانس کو، اور جلانے والے ہیں اپنے سُموں سے آگ کو" کی صفت رکھتے ہیں
ناچنے اور پاؤں بجانے میں لگ گئے۔ قضا کے ساقی، سر کے پیالوں (کھوپریوں) میں
ہلاکت اور موت کے ذائقہ والی شراب کو گردش دے رہے تھے، تلواروں کے پانی کے
دانت والے حریف شاہ رگ کے خون سے چہرہ کو سرخ کرتے تھے۔ اور جیسا کہ فردوسی نے کہا ہے ہر
گوشہ سے دلاوری اور ہر ایک طرف کمان وری جنگ کے صحرا میں (یہ حالت ظاہر کر رہی تھی
کرشمہ ایک کمان کو کھینچتا تھا ظلم سے۔ تو کہتا ہے کہ خورشید رخصت ہو گیا (یعنی اسے
ظاہر ہونے کی رخصت نہ ملی)۔ کیمخت کی کا باک (تیر کش) کا منہ کھول دیا۔
اس میں جس قدر مرغ تھے اڑ گئے۔ ہوا تیز پر زنبوروں سے بھر گئی جو
تیر کے جسم والے اور آہنی نشتر والے تھے۔ پہلوانوں سے جس کا بھی وہاں
گذر ہوا۔ اس کا گمان اس فراخ دشت میں اس طرح تھا۔ مگر گدھ اور عقاب
دوڑے۔ اور ایک دوسرے کے پروں میں پر ملا دئے۔
جب کمان کے بادل نے تیروں کی بارش کی تو عجیب نہیں اگر خنجر کے سبزہ زار سے گل اور لالہ
کھلنے لگیں۔ ؎

تیروں کے فولاد اور عقاب کے پر سے۔ آفتاب کے تیر کے آگے سپر کئے ہوئے تھے۔
(آفتاب کے تیر سے بچنے کے لئے تیروں کی سپر بنائی ہوئی تھی)۔

ارغون، سیاوش (پسر کیکاؤس) کی شکل والا اور تہمتن (رستم) کے بدن والا کوہ پیکر گھوڑے پر۔ جس کی چستی سے گردوں (فلک)، کا خوش خرام سمند گھڑا کھاجزی کی بچھاڑ سے بندھا ہوا نظر آتا ہے۔ ؎

ایسا جہان نورد ہے کہ اگر آج اُسے توکھڑا کرے۔ تو تجھے ایسے جہان میں پہنچا دے
جس میں فردا (کل) ہے۔

سوار تھا۔ بیج۔ گویا کہ اس کی زین میں چاند (خوبصورتی سے) اور شیر (شجاعت سے) ہے اور میدان کے مرکز میں چونکہ جگر کی باری تھی۔ فلک ہزار چشم اس نیزہ گذاری، میدان داری اور خنجر گذاری پر اخلاص سے آیت وَاِنْ یَکَادُ الخ (دفع نظر بد کے لئے یہ آیت پڑھتے ہیں) پڑھتا تھا۔ اور سوفار کی زبان تیر کی طرح یہ سخن راست چلاتی تھی۔ ؎

بادشاہ نے فیل تن گھوڑے پر پلنگ کا منہ توڑ دیا۔ شیر فلک (برج اسد)
کیا کتا ہے کہ تو اُسے پیادہ نہ خیال کرے۔

جس وقت کہ (ارغون) کمان چاچی کو ابروئے بتاں کی مانند خم میں ڈالتا تھا چاند قوس میں آجاتا۔ اور جب آگ کے کام والی اور بجلی گرانے والی تلوار دشمنوں کے سر پر راست کرتا تو زمانہ کہتا ؎

میں نے اُسے تشبیہ دی۔ اس حال میں کہ تلوار اس کے ہاتھ میں ہے چودھویں
کے چاند کے ساتھ جب وہ بجلی سے کھیلتا ہو۔

اگرچہ ارغون کا لشکر، سلطانی لشکر کے درمیان گویا کہ ایک قطرہ تھا اور دریائے محیط (سمندر) یا ذرہ بہ نسبت اجرام البسیط کے۔ مگر شہزادہ پانچ سو سواروں کی قلیل مقدار کے ساتھ۔ شکاری تیسر کی مانند، جو ہرنوں کے گلے کو غنیمت سمجھتا ہے۔ یا باز کے جو تیہو کے جمگھٹ کو چونچ دار پنجوں سے شکار کرتا ہے۔ ایک لحظہ قلب پر، ایک گھڑی اطراف پر جان توڑ حملے کرتا، قتل کرتا اور لوٹ مار کرتا رہا اور سپر ٹھوکر اور حملہ سے سروں کو گیند کی طرح مٹی میں پھینک دیتا۔

لڑائی کا تنور گرم ہو گیا اور بہادروں کے دماغوں کے خول سودا کے دھوئیں اور غصے کی آگ سے بھر پور ہو گئے۔ ؎

اس خونناب میں ترکوں نے بند کر دئے۔ ترکی نائے کی آواز سے ترکوں کے گلے۔
سر بریدہ سرداروں کی موت سے۔ زمین نے جیب اور آسمان نے دامن پھاڑ ڈالے
سرخ ریشم، جھنڈیوں نے کھول دئے۔ ایک جنگل آگ میں پڑ گیا۔

کہ ناگہاں "الیناق" نے میمنہ سے (ارغون کے) میسرہ پر چھاپہ مارا۔ پہلے حملہ میں، اور صبر
پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔ "بولوغان" شکست کھا گیا اور اس کے ثبات اور استقلال
کی سد سوراخ سوراخ ہو گئی۔ اس نے وہاں سے اپنا سر اور لشکرگاہ سلطانی کا راستہ لیا۔
یولاتامور نے بھی اباکاجی کے ساتھ اپنے میمنہ سے مقابل طرف پر حملہ کر دیا، یاسار اغول نے
سامان اور لشکر کے ساتھ فرار کی باگ موڑ دی۔ یولاتامور قزوین کے قریب تک اس کے
تعاقب میں گیا، جب اس کو نہ پایا۔ اس کی بیوی اور بچوں کو نکال (یعنی گرفتار کیا) اور
دیہ "گرگان" کو مانند بھیڑیوں کے گوسفندوں کو۔ تباہ کر دیا۔ طرفین سے سخت قتل اور برا غدا
ظاہر ہوا۔ اور ہر دیہ اور ولایت، جو اُن کے گزرگاہ پر پڑی، عمارت کا اثر اس علاقہ سے
مٹ گیا۔ اور ابھی تک وہ علاقہ سابق حالت پر نہیں پہونچا۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے
سے گڈمڈ ہو گئے۔ ع۔ اُس گیرودار اور اُس پکڑ دھکڑ میں + ارغون تھوڑی سی فوج
کے ساتھ قلب لشکر سے جدا ہو گیا۔ ع۔ عجب بات ہے کہ تیری شہد میں زہر مرکب ہو گئی ہے +
توقف اور ٹھہرنے کا موقع نہ دیکھا، فیروزکوہ کی راہ سے روانہ ہو پڑا اور تعداد اس لشکر کی
جو شہزادہ کے ہمرکاب تھے تین سو تک نہیں پہونچی تھی (یعنے ۳۰۰ سے بھی کم تھی) خیال کیا
کہ لشکر قراوناس سے مل جائے اور دوبارہ لڑائی کے از سر نو شروع کرنے اور مقابلہ کی
تیاری کے لئے حکم دے اور لوٹایا لشکر چونکہ شہزادہ کے حال سے بے خبر تھا سب کا سب
متفرق ہو گیا۔ فریقین نے لڑائی کا بستر لپیٹ دیا اور جنگ سے دست کش ہو گئے۔

جب آفتاب کے سنہری پروں والے سیمرغ نے آشیانہ مغرب کا عزم کیا اور رات
کے کوے نے سیاہ بازوؤں کو وادیوں اور پہاڑوں کے اطراف پر بچھا دیا تو مشہور
ہو گیا کہ ارغون ظاہر نہیں ہے۔ اتفاقاً لشکر قراوناس کا پہونچ گیا جب شہزادہ کی
حالت سے اطلاع پائی تو واپس چلے گئے۔ اور راہ بے راہی میں، جو اُن کی عادت
ہے شروع کر کے پردہ دری، خونریزی اور بے انتہا لوٹ مار کا ہاتھ دراز کر دیا اور
دامغان اور حوالی کو غارت کی آگ لگا دی، جہان زلزلہ اور خروش میں پڑ گیا، اور ان
دو لشکروں کے ٹکرانے سے دلوں میں ولولہ اور جوش پیدا ہو گیا۔

ارغون نہایت جلدی سے لشکر کے ساتھ وحوش کی مانند جا رہا تھا اس طرح کہ
اترنے کا وقت کھانا اور پکانے کی فرصت بھی نہ تھی۔ کہ راستہ میں سلطان کی طرف سے
ایک ایلچی نے پہونچ کر پیغام دیا کہ ہم نے الیناق کو نہیں کہا تھا کہ ارغون کے ساتھ
دو چنگ میں جولانی دکھائے (بلکہ) حکم یرلیغ اس طرح تھا کہ ارغون بارگاہ سلطنت میں

حاضر آوے تاکہ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اُنس اور ہمدردی کی مجلس میں ایک لحظہ شراب کے پیالے سے ہم پیالہ ہونے اور دوستی کے طریق پر خوشی حاصل کی جائے ۔ مناسب ہے کہ ارغون پہلوتہی اور نفرت کی راہ کو بند اور دوستی اور حصول قرب کی گرہ کو استوار رکھے۔ اور توہمات کے پیش آنے اور خطرات کی آمیزشوں کی طرف توجہ نہ کرے اور صاف اعتقاد اور پورے خلوص کے ساتھ دربار میں توجہ کرے ۔

اس جنس سے چند چاپلوسانہ باتیں اور عقلمندانہ غلطی میں ڈالنے والے سخن ظاہر کئے۔ ارغون نے قتلغشاہ نوئین اور لکزی گورگان کو سلطان کی خدمت میں بھیج دیا تاکہ اسی قسم کے ایک پیمانہ کو جواب میں بھی گردش دے ۔ اور عذر کی تمہید کرے ۔ لکزی نے رازگوئی میں، صورت حال، گروہوں کے متفرق ہونے۔ شاہزادہ کے لشکر کی قلت اور کثرت خوف کے مارے بیان کردی اور کہا کہ " اگر ارغون کے کام کا تدارک اس وقت مہمل رہا (نہ کیا گیا) تو لشکر قراؤناس جب اس کے ساتھ مل جائیگا اس فرصت کی صورت پھر آئینہ مثال آسمان میں مشاہدہ نہیں کی جاسکتی ۔ جلدی کریں کہ نازک مہمات ، توقف نہیں کرتی اور ملکی فرصتیں تاخیر قبول نہیں کرتی ۔

اور عقلمندوں نے کہا ہے :۔ زمانہ کی ناآمدہ تکلیفات سے بچنا کم آزاری اور لطیف حیلوں سے ہاتھ دیتا ہے ، اور نقد وقت کی تازہ روئی اور خوش خوئی سے ملاقات کرنا سلامتی کے زیادہ نزدیک نظر آتی ہے مگر روز گزشتہ کو واپس نہیں لایا جاسکتا اور شست سے نکلا ہوا تیر زیادہ قبضۂ امکان میں نہیں آتا ۔ غلاموں پر لوازمات خیر خواہی کا ادا کرنا، وصیت کے رسومات کو پیش کرنا اور اس چیز کا جتلا دینا جو مخدوم کے دل کی فراغت پر بار ہو جائے ۔ مقرر اور ضروری ہے ۔ ؎

شہنشاہ کا صائب (صحیح) اندیشہ گرم روی میں بادل کی طرح ہوتا ہے ۔ اس
کو حاصل کر لے ۔ کیونکہ معاذ اللہ۔ اگر وہ فوت ہو جائے گا تو افسوس ہوگا۔

قدرت کے فوت ہو جانے کے بعد افسوس اور حسرت فائدہ مند نہیں پڑتی اور فکر کی دوڑ دھوپ کامیاب نہیں ہوتی ۔ تو سلطان بارہ ہزار تومان لشکر کے ساتھ ۔ ؎

سوار گرز کو گرانے والے شیر کو پکڑنے والے جوش مارنے والے زرہ، تلوار
اور تیر کے ساتھ ۔

حرکت میں آیا "خیل بزرگ" میں لشکر کو ترتیب دی گئی اور لشکر اس سامان، آراستگی، شان شوکت اور پیراستگی کے ساتھ کسی تاریخ میں مطالعہ نہیں کیا گیا ۔ اور جس طرف کہ ان

کا گزر ہوتا تھا ظلم اور غارتوں کا ہاتھ دراز کرتے اور مخلوق کو تکلیفوں اور عذاب کے گرداب میں لے آتے خصوصاً دامغان اور اس کے نواحی میں آیت سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ (ہم عنقریب اُن کو دو دفعہ عذاب دیں گے) اُن بیچاروں پر پڑھی گئی ۔ اور جو کچھ کہ پہلے حملہ سے باقی چھوڑ گئے تھے لوٹ لے گئے ۔

علاقہ کے رہنے والوں اور کثیر رعایا نے سلطان کے عبور کے وقت دادخواہی، انتقام چاہنا، فریاد اور استغاثہ کیا اور فریاد وما کان ربك الاية (تیرا رب شہروں کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا اس حال میں کہ اس کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں) کی ظاہر کی ۔

سلطان نے اس مصلحت کا رجوع صاحب دیوان کی طرف فرمایا، اس نے عرض کیا کہ لشکر کو ایسے حال میں اس ایسی حرکتوں سے منع نہیں کیا جا سکتا تاکہ دل شکستہ نہ ہو جائیں کیونکہ شکاری پرندے اگرچہ شکار کے لئے سکھائے ہوئے اور اس بارے میں مشق حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں (مگر) ان کو بالی (گوشت کی غذا) دینے سے چارہ نہیں ہوتا" اور یہ خیال صاحب دیوان کا مبارک ثابت نہ ہؤا اور جلدی ملک اور سلطنت کو فنا کا نقصان پہنچا۔

سلطان نے راستہ میں شہزادہ طغا تیمور اور بوقا کو بھیجا۔ اور وہ پہنچا تو اغول کو منزل "کبود جامہ" میں سلطان کے کیمپ میں لے آئے اور دوسری طرف الیناق نے جب معلوم کیا کہ ارغون لشکر سے جدا ہو کر واپس پھرا ہے ۔ اپنے زین سوار شیروں کے ایک تومان لشکر کے ساتھ ۔ جو آتش برزین (آتشکدہ) کی طرح جوش مارتے تھے ۔ پیچھے سے روانہ ہو پڑا ۔ کیونکہ جدائی کے وقت اس شیطان (الیناق) نے بادشاہ سے پختہ وعدہ کیا تھا کہ میں غلام "ارغون" کو سدرہ کی بلندی والے تخت میں حاضر کرونگا ۔

ارغون خوجان تک چلا گیا متفرق لشکر کا کوئی نشان نہ دیکھا اور دائمی گھوڑا دوڑانے اور تیزی کرنے سے اکثر سوار اختیار اور عبر سے پیچھے رہ گئے تھے ۔ پس قلعہ کلات میں باوجود اس کے کہ کسی قسم کی حفاظت کی اس سے توقع نہیں رکھتا تھا ۔ پناہ لی ۔ اور وہ ایک قلعہ ہے رود خانہ کا سر میں، سرخس، ابیورد اور طوس کے درمیان واقع ہے ۔ حفاظت سے دور اور اس کی بہت سی عمارتیں مٹی ہوئی ہیں ۔ اور ابو نصر محمد بن عبد الجبار العتبی نے "کتاب یمینی" میں اس قلعہ کے صفات کے متعلق اس طرح بیان کیا ہے " اور وہ ایسا قلعہ ہے جس کے بلند میدانوں میں ہوائیں چھپ جاتی ہیں اور آنکھیں پھسل جاتی ہیں اس کی چوٹیوں اور گھاٹیوں کے ڈر سے "

ارغون ایک سو آدمی کی (قلیل) مقدار کے ساتھ ۔ زمرۂ مصاحبان اور باقی خدام

میں سے - وہاں رہ گیا - فکر دل پر غلبہ حاصل کئے ہوئے اور صبر اور تاخیر نے ہاتھ پھیرے ہوئے کہ خود اس بے فائدہ کام کا انجام کس طرح ہوگا ؟ اور کہاں ؟ اور کب ؟ اور آخری دواغ دیتا ہے پھر امید کے میدان کی رسیوں کو وسیع کرتا اور اپنے دل میں کہتا کہ ممکن ہے کہ ایک دن - ؎

اس کی رحمت سے کام اچھے ہو جائیں - اور مطیع ہو جائے میرا زمانہ خوشی سے یا ناخوشی سے -

الیناق تین دن کے بعد وہاں پہونچا - اتفاقاً شہزادہ قلعہ سے نیچے آیا ہوا تھا - لکزی گورگان کے کام کی دریافت کرنے کے لئے - کیونکہ افواہاً یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ وہ (لکزی) ہندو نیکچی سے مل کر زمانہ کے پار ہو گئے ہیں اور بلغان خاتون کے کیمپ کا جو محبوب ترین بیگم تھی - قصد دائمی رکھتے ہیں -

الیناق شہزادہ کی خدمت میں آیا اور طریقۂ ادب کے لازم کرنے کے لئے ایک نقرہ گھوڑا پیشکش کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ قلعہ میں چلے گئے اور ہر قسم کی باتیں کیں - الیناق نصیحت اور تحریص کے رنگ میں اطاعت کی راہ چلنے پر مشغول رہا - شاہزادہ نے بلا کے مہمان رات کو آنے والے (راستہ چلنے والے) دیکھے اور امراء اور لشکر کو دیگر اسباب خوش دلی کی طرح متفرق پایا تو سوائے تسلیم کے کوئی راہ اور خارج از توکل کوئی پناہ نہ پائی - الیناق کے ساتھ قلعہ سے نیچے آیا اور مکار اور فریبی آسمان کی گردش پر راضی ہو کر مقام غوجان میں شاہی کیمپ میں پہونچا - اس (ارغون) کو بائیں جانب سے لے آئے اور اس نے کمر میان سے کھولی - اور آسمان، مصنف کے خاطر زادہ سے (تصنیف کردہ شعر) پڑھتا تھا - ؎

جب کہ اس نے کمر کھولی خورشید جوزا سے باہر آگیا - چاند برج عقرب میں آگیا کیونکہ رخ پر زلفیں ہیں -

سلطان (احمد) ایسے مکان میں جس کی گول اور مسطح شکل گردش کرنے والے فلک کے برابر اور خلد بریں کی مانند تھی اور آفتاب سلطنت کی حامل اور نجم کی اصطلاح میں اسے خرگاہ کہتے تھے تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا اور حسن انجام کے پانی سے غموں کے نقش سینہ کی تختی سے دھوئے ہوئے اپنے دل کے خطرات کے چلے جانے اور خوشیوں اور مسرتوں کے آنے سے مرحبا اور خوشامد کئے ہوئے، انتقام کا غرور اور تکبر کا ناز، جو فرصت کے وقت رذائل نفسانی اور قوت شہوانی کے ردی ہو جانے کے تقاضا

سے ہوتا ہے۔ کام میں آیا۔ حکم دیا کہ داخل ہوئے اور اجازت طلب کرنے کا امکان آرزوؤں کے میدان کی طرح ارغون پر تنگ کردیں اور اس کو دو آفتابوں کے مقابلہ میں روک رکھا۔ ایک آسمانی آفتاب جس کی دوپہر کی تیزی کی تاثیر سے آسمان آتش فشانی کرتا ہے اور دوسرا تکلیف اور رنج کا آفتاب جس نے زندگی کی نعمت اور عمر اور جوانی سے نفع اٹھانے کو، وقت زوال کے سایہ کی مانند ناچیز کردیا۔ (سلطان) بے خبر تھا اس سے کہ تقدیر کا فرّاش ہر غالب کو ذلت دینے والا اور ہر ذلیل کو غالب کرنے والا، دولت کے تخت سایہ کا سراپردہ (خیمہ) ارغون اور اس کے مبارک خاندان کے لئے کھڑا کردے گا۔ اور حوادث روزگار کے ہاتھ جہانبانی (سلطنت) کی بنیادیں عہد سلطانی میں ڈھیر ہوجائیں گی۔ جیسا کہ فرخ انجیق (ایسکا غرق کھینچنے کا آلہ) میں تازہ گلاب سے عرق گلاب ٹپکتا ہے۔ شاہزادہ کے پھول جیسے رخسار سے پسینہ ٹپکا۔ اور پیاس سے زبان چاک ہوگئی۔ غم کی وجہ سے دل متحیر ہوگیا اور کرہ خاک پر گرا۔ اس کی بہن طغان نہایت شفقت اور ہمدردی سے اٹھی اور اس کے آگے آئی تاکہ ایک لحظہ اپنے جسم کے سایہ سے سورج کی گرمی کو اس کے چہرے اور سایہ کے پروردہ تازہ پھول سے چھپائے۔

کچھ عرصہ کے بعد اولجتان خاتون (زوجہ ارغون) کو شاہی خیمہ میں اجازت دی گئی۔ اس کی آؤ بھگت کی اور پیالہ شراب دیا۔ چونکہ مقصود کے شکار کو مطلب کے دام میں لاگئی تھی اور آرزوؤں اور خواہشات کے شاہین کو مرادوں اور مقاصد کی بلبل پر کامیاب پایا تو شکرہ خاص کے اڑانے اور کھلانے کے لئے ناز کرتی ہوئی دامن سمیٹتی ہوئی باہر آئی اس کے روشن تاج کی چوٹی کی چمک رشک کی راہ سے زحل کی کلاہ کو مٹی میں ڈالتی تھی۔ اور اس کے مروارید گرانے والے قبا اور پشواز کے شگون سے آنکھوں اور ترکش سورج اور چاند پارہ کی طرح ہوگئے تھے کیمپ کے حوالی میں ایک لحظہ جانور ڈال دیا۔ جب خیمہ میں واپس آئی تو ارغون کو آواز دی وہ اندر داخل ہوا اور گھٹنے جھکائے اور خدمت کے رسومات، جیسے کہ ان کا طریقہ تھا۔ ادا کئے۔ سلطان نے اس کو بغل میں لے لیا۔ دونوں نے لعل گوں رخسارے کے صفحوں کو (ایک نے) رحمت اور (دوسرے نے) نجات کے آنسو کے در اور موتیوں سے مرصع کردیا۔ پس سلطنت کی زبان نے خوشخبری دی کہ خراسان بموجب قاعدہ اور دستور آباقاخان کے ارغون پر بخش کیا جاتا ہے اور خواہشات اور امیدوں کو پورا کرنے کے قلم سے عنایات کے دفتر پر نقش کردیا۔ اور دونوں جانب سے مشارکت اور حصہ داری کے نقش کے سامان تیار کئے گئے اور دشمنی کے شرار و مخالفت

کے منصوبہ کا ترک کرنا اختیار کیا۔

فوراً ایک اکیلا خیمہ مقرر ہوا۔ ارغون الحاصل لشکر کی مدد سے اس روز کہ عتاب خداوندی کی صورت رکھتا تھا مایوس اور آتش صورت دل کے غم سے مانوس ہو گیا تھا۔ خود اور بولوغان خاتون اس وحشت اور دہشت کے مقام میں ساکن ہو گئے۔ بوقا کے بھائی آروق نے چار ہزار لشکر کے ساتھ، ستاروں کی طرح جو آسمان کے خیمہ کے گرد رہتے ہیں۔ اطراف کو گھیر لیا۔ دوسرے روز جس وقت کہ خورشید جمشید کی طرح سبز تخت (آسمان) پر ظاہر ہوا۔ سلطان تودی خاتون کے وصال اور ملاقات کے لئے چلا گیا کیونکہ اس کا دل اس کی طرف، جوہر کی طرح مرکز اصلی کی طرف، مائل تھا۔ الیناق کو مقرر فرمایا کہ سلطانی جھنڈے کے کوچ کرنے کے بعد ارغون کی زندگی کے کیمپ کو کوچ دیکر ہلاکت کی منزل میں پہونچا دے اور خود اس لئے کہ تودی خاتون' کے وصال کے نورس درخت سے بہجت اور خوشی کا پھل چنے۔ نہایت جلدی میں چلا گیا۔ اور عقل بلبل کے نغمہ والی، کاتب (مصنف) کے طبع زادہ (بیت) سے کہتی تھی۔ ـــ

طراوت نہ دیگی باغبان کی کوشش ہرگز۔ جب کہ قبضہ کرے تیرے گلستان
کے اطراف پر دے (ماہ خزاں)۔

(اس شعر میں لفظ تودے، تودے خاتون کے نام کی طرف ایہام ڈالتا ہے) اور سلطان نے سبز رنگ تلوار کے عوض عقیق رنگ ساغر لے لیا۔ اور وصال زنان کو تیغ چلانے والوں کے حملوں کا نعم البدل (اچھا معاوضہ) پہچانتا۔ کنیزوں قلموں کو گھوڑوں کی پشت پر ترجیح دی اور نازک اندام عورتوں کے دانتوں اور لبوں کے جو سینے کے ساتھ اطراف کی حدود کی جنگ سے غافل رہ گیا۔ نشہ دینے والی شہد کے پینے کی خاطر جان کی شراب کو بچھوؤں کے ڈنگ کے آگے قربان کر دیا اور کنواری اور میانہ سال عورتوں کی ہوس میں مددگاروں کے انکار کو بالکل بھلا دیا۔ گانے بجانے کے آلات اور عور سارنگی نے مشاہیر لشکر پر ترجیح پائی۔ نازک کمر گوری عورتوں کے رخساروں کی دید بازی میں باریک اور سفید تلواروں کی دھار اور تیزی کا خطرہ ناچیز خیال کیا۔ بہادران جنگ کے شور و غوغا کو دسن کر یغما (یغما نام شہر) کی گوری رنگت والے دلبروں کی طرف مائل ہو گیا، نیزوں اور تلواروں کے ستاروں کو میدان جنگ میں نہ دیکھ کر گوشواروں اور بالیوں کے گراں قیمت کی بزم کے ایوان میں توقع رکھی۔ خلوت سرائے مقصود میں تخت سلطنت کے ایک گوشہ پر ـــ

سلطنت کی عروس وہ شخص بغل میں مضبوطی سے لیتا ہے، جو آب دار
شمشیر کے ہونٹوں پر بوسہ دے -

سستی اور بے عقلی کی راہ سے جب (سلطان احمد نے) خوابگاہ کی نرمی میں سونا اور آرام کرنا چاہا عیش کی سڑکوں پر ایک لحظہ چلنے کے لئے بادشاہوں، بزرگان اور اس قدر لشکر اور جیش کو ترک کر بیٹھا کیونکہ مطلب اور مقصد کے جام میں مست، دلآرام کے خیال میں سرکش زمانہ کی گردش سے فارغ اور اس ملامت کے دکھ دینے سے بے خبر کہ ؎

تو نے جال بچھایا اور دشمن کو جال میں پھنسایا۔ اُسے قتل کر لے باک ہو کر جلدی
اور نہ ضائع کر نام کی آبرو -

ارغون کے لئے سلطنت کی طاقت اور قدرت اور زندگی کی نعمت تقدیر میں تھی۔ سلطان نے تلوار اپنے وقت میں نہ چلائی اور "الوقت سیف" (وقت خود ایک تلوار ہے) نہ پڑھا اور فرصت کے حاصل کرنے اور قدرت اور اختیار کے زمانہ کو غنیمت شمار کرنے میں عزیمت اور ارادہ کا قدم اس راستہ میں "کہ نہ خرچ کر اپنے کام کو مگر اس قدرت میں" نہ رکھا تو لاجرم دشمن کمات کے اندر سے نکلا اور "یوم تبدل الخ" "جس دن کہ بدل جائیگی زمین دوسری زمین سے" ظاہر ہو گیا۔ بوقا نے اپنے بھائی آروق کی امداد سے جو دربار سلطان احمد میں قرب کا مرتبہ اور تمام اختیار حاصل رکھتا تھا۔ اور شہرت حاصل کئے ہوئے اور مقرر مرتبہ سے آگے بڑھا ہوا تھا۔ شاہزادوں اور بعض امراء کے ساتھ مشورہ کیا کہ وہ سلطان احمد چنگیز خان کے خاندان کو ذلیل بلکہ جڑ سے اکھیڑنا چاہتا ہے اور مسلمانوں کو صاحب دیوان کی تعلیم سے عزت والا اور مقدم رکھتا ہے اور مغلوں کی شکست کے لئے لشکر گرج کو الیناق کے اہتمام میں مقرر کر کے اس کو مدد اور قوت کی فضیلت اور زیادتی سے تمام امرا اور اشرافوں سے بڑھایا ہوا ہے - صاحب عقل و خرد جب دشمن کے تغیر عقیدہ کا نشان حال کی پیشانی میں بموجب "ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے" کے آنکھوں سے دیکھے فوراً اپنے کام کے اطراف کو فراہم کرے اور سمیٹے اور اُس (دشمن) شر کے دفع کرنے اور وجود کے مٹا دینے میں متوجہ ہو جائے اور اس کو تاریخ سعادت کا روزنامہ اور توفیق اور ہدایت کا وقت شمار کرے کیونکہ اگر غفلت اور بے کاری کی طرف مائل ہوگا اور تذبذب اور حیرانی کے گرد پھرے گا۔ تو کام ہاتھوں سے مانند تیر کے شست سے نکل جائے گا اور دریائی کے سر سے، جونہی کہ فرصت سامنے سے گذر جائے گی (موقعہ چلا جائیگا) بے شک وہ اپنے خون میں کوشش کر رہا ہوگا اور اس جہان اور اس جہان میں معذور اور اسکی سعی مشکور نہ ہوگی

لہٰذا جماعت اور لشکر کی مصلحت یہ ہے کہ "بُولاچو" کو سلطنت پر بٹھادیں۔ اور احمد کو تخت سلطانی سے ہٹادیں اور یہ تجویز ارغون کے چھوڑ دینے سے وابستہ ہے۔" تمام حاضرین کو یہ (مشورہ اور) صلاح صحیح معلوم ہوئی۔ سب نے وعدہ کیا کہ جب زمانہ گناہگاروں کے دل کی طرح سیاہ ہوگا (رات ہوگی) اور دن کا لشکر بغیر سامان اور سپاہ کے دلیے دن ختم ہوگا) تو یہ ارادہ پورا کیا جائے گا۔ ہر ایک اپنے مقام سے موعودہ وقت کا منتظر اور وعدہ کی ساعت کا امیدوار تھا۔ ے

جب بلند آسمان نے پوت (گھونگھے) کا تاج کیا۔ (آسمان) لاجورد پر ستارے پھیل گئے۔

فلک کے شہوار نے ساز و سامان والے زرد رنگ کے گھوڑے سورج کو میدان آسمان سے باہر دوڑدی اور شام کو موتیوں سے مزین لگام ڈال کر بنات النعش قطب شمالی کے گرد پھیرے ہے تھے اور فرقدان (دو ستارے) چوکیدار کی طرح حوادث لیالی پر آنکھیں لگائے ہوئے، خوش ہونے والی زہرہ نے ستارہ بلندی کی بزم کو ترک کیا ہوا۔ تیغ زن بہرام (مریخ) نے گوشۂ خنجر پکڑا ہوا۔ دبیر کے تیر نے قلم پھینکا ہوا تھا۔ اور جب مشتری قوس کا طالب تھا اور زحل بڈھے اور کمزور سر والے کا ڈول (دلو برج ہے) خاک کے رہنے والوں کی زندگی کے کنوئیں میں پڑا ہوا اپنے سے کہتا تھا۔ شعر۔ لیکن تو اپنا ڈول ڈولوں میں ڈال دے + ے (از مؤلف)

چاند ڈوبا ہے، ثریا گولیوں کی طرح۔ تقدیر ایک چالاک شعبدہ باز (مداری) ہے۔ گویا کہ ستاروں کی لڑکیاں چنگی کے خاندان سے متعلق تھیں جو شرمیلی پردہ (آسمان) کے پیچھے نظارہ کے لئے کھڑی ہوئی ہیں۔ (خلاصہ جب رات ہو گئی) تو ناگاہ بوقا شاہزادہ (ارغون) کے خیمہ میں آیا اور خیمہ کے دامن کو شرم اور حجاب کے پردہ کی طرح اٹھا دیا۔

اس بہانہ اور عذر سے کہ اسے شاہی حکم (سلطان احمد کے حکم) سے کسی مصلحت کے لئے انہوں نے بھیجا ہے۔ ارغون وحشت کی خوابگاہ سے گھبرا کر اثناء اندیشہ و وساوس دوڑ دھوپ میں آ گئے کہ (شاید) اسی لحظہ میں مہودرد اور داغ سے روزنوائی کے داغ کی تلچھٹ اس سا ہے۔ ے (از مؤلف)

آرزوؤں کے جدا ہونے کا کوئی سبب اور باعث ہوتا ہے۔ بتایا ہے۔ بوقا ارغون کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلا۔ شہزادہ سے تمام [illegible] اور نصرت دکھانے لگا۔ پس (اس بوقا نے) مشورہ [illegible] کن فیکون (تقدیر) کے امر کا

معاملہ۔ شبخون مارنے کے ارادہ کو پورا کرنے اور ہولاجو کے سلطنت کے امیدوار بننے کے
کے قریب کو بیان کر دیا (ارغون نے) کہا کہ بولوغان کے ساتھ مشورہ کرکے چلیں گے۔
بوقا مانع ہوا اور کہا کہ عورتوں کی رائے ایسے مقام میں مصلحت بین اور صواب دان نہیں
ہوتی۔ ایسا نہ ہو کہ تمام بنے بنائے کام مٹ جائیں۔ اور فرصت کا موقعہ جاتا ہے۔ اکٹھے
چل پڑے۔ ٹیلے کے پیچھے، گھوڑے زین کئے ہوئے عزم کے دہانہ سے لگام دئے ہوئے
اور ہوشیاری کے تنگ سے تنگ کسے ہوئے بنا رہے تھے۔ تلوار کی طرح دشمنوں کے
خون کے پیاسے اس بیت سے تشبیہ کرتے تھے (یعنے یہ بیت اُن کی مثال تھا) ؎

یہ گھوڑے، اولاد اور نسل ہیں غراب، وجیہ، لاحق۔ اور اعوج کی جس نے
مشہور کر دیا نسبت دئے ہوئے کی نسبت کو۔

آگ کی مانند، بادپا گھوڑوں پر سوار ہو گئے، اور دشمن کے ناموس کے پانی کو مٹی پر گرا دیا
آروق اور ہولاجو نے خفیہ طور پر یاسار اغول کے سر پر حملہ کر دیا۔ اور اس کو بیچ خواص
کے ساتھ مست سویا ہوا پایا اور زندگی کے دفتر سے اِن کا نام محو کر دیا۔ ارغون اور بوقا
نے الیناق کی منزل کا عزم کیا جو زیادہ سخت دشمن اور نہایت تیز نیش تھا۔ وہ (الیناق)
سرکشی کا بھڑ و مچھر کے ڈنگ کے اندیشہ سے مچھر دانی میں ناز کا پہلو آرام کے بستر پر لگائے
ہوئے تھا۔ تلواروں کے ساتھ اندر گھس گئے اور اس کو مچھر دانی کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
بعض چوکیداروں نے تیر کے لئے ہاتھ کھول دئے، بوقا نے آواز دی کہ "آج تک ہم احمد
کے حکم اور قانون کو مانتے رہے اور تابعداری کی گردن اطاعت کی رسی پر رکھی۔ اب ہولاجو
کے قانون اور حکم سے ہم نے الیناق کو قتل کیا ہے" انہوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ اور
خدمت میں گھٹنے عاجزی کی زمین پر ٹیک دئے۔ روز اکبر کی گھبراہٹ اور دہشت (قیامت)
اس رات کو مشاہدہ کی گئی اور شور اور زلزلے مکانوں میں پڑ گئے۔ ؎

تو عجب ملک انگوٹھی کو پھیرتا ہے۔ جہان کی حکومت بدل جائے گی۔

اُسی رات کو ماما (نام شخصے) واقعہ سخت کے درمیان سے تاریکیوں کے دامن سے
تمسک کرتے ہوئے فرار کے گھوڑے پر سوار ہوا اور احمد کے پیچھے ہوا کی طرح جو گرد اُڑاتی
ہے تیز دوڑ رہا تھا احمد اسفرائن سے چار فرسنگ بلکہ تخت اور ملک کے تاج پر واپس آنے
کے امکان کی سرحد سے ہزار فرسنگ گذر گیا تھا اور اس کے سر پر قضا نے لکھا تھا کہ ؎

اے غفلت کی رات میں آرام کرنے والے! جاگ۔ کہ صبح روشن ہو گئی ہے
اس کے پردوں کے پیچھے۔

ماما۔ اس حال میں کہ قرار کے جذب کرنے والی قوت اور زندگی کے قابو کرنے والی طاقت ضبط کے امکان سے خارج تھی - پہونچ گیا - اپنے بھاگنے کا حادثہ، ارغون کا رہا ہو جانا شبخون کا حال، اور مددگاروں کے قتل کا قصہ بیان کیا اور اس دعوے کی گواہی میں حسرت کے آنسوؤں کا سیلاب دونوں آنکھوں سے منہ پر جاری کیا - اس وحشتناک خبر اور تشویشناک پیغام سے سلطان کا دل بلا کے قلق میں بقیر رمق (آخری دم) کے ہو گیا اور روح غم کے ہیجان کی تنگی میں پریشان - اگرچہ احمد ان نہ پھرنے کے وسائل کے ساتھ سواریوں، لشکر، خزانہ اور ذخیروں سے لاینصرف (وہ نہیں پھرتا اور واپس نہیں ہوتا) کی صورت رکھتا تھا (مگر) مجبوراً پھرنا (منصرف) اختیار کیا (منع صرف، منصرف علم نحو عربی کی اصطلاحیں ہیں) مخالفوں کی سلطنت کے جھنڈے ابتدا میں بلند ہو گئے (ابتداء - رفع یہ بھی نحو عربی کی اصطلاحیں ہیں) حلقہ نما آسمان کے فیصلہ اور قہری حکم سے پچھلے پاؤں واپس ہونا اختیار کیا۔ اور قنغرالان میں واپس آیا - خوف اور ناکامی دل پر غالب تھی اور حیرت اور تنگی کے لشکر نے صبر کی خیمہ گاہ کو لوٹ لیا تھا - باطنی تردد نے اس کی ظاہری حالت کو پریشان کیا ہوا اور اس کے دل کا اضطراب اندر کے بستر میں آگ بچھائے ہوئے تھا - وہاں سے اپنی ماں قوتی خاتون، کے کیمپ کے ارادہ سے سراب، کی طرف مڑ گیا اور خود جھوٹی خواہشات مانند سراب اور چٹیل زمین کے جس کو گمان کرتا ہے پیاسا آدمی پانی - حتیٰ کہ جب اس کے پاس پہنچ جاتا ہے اسے کچھ نہیں پاتا؀ اس کو دھوکہ دے رہی تھیں - راستہ میں امیر لشکر کے رہنما اور اطراف کے ملوک، تخلف (ساتھ چھوڑنا - پیچھے رہ جانا) ڈھونڈتے اور منزل منزل پر اس سے باز رہ جاتے تھے اور خواہشات نے اختلاف کی صورت اختیار کی (یعنی خواہشات مختلف ہو گئیں) ؎

ہر منزل میں کامیابی سے دور رہ گیا - ناکامیابی سے آیت لکھی ہوئی پڑھتا تھا (کیسلہ بقیعۃ الخ)

صاحب دیوان بھی واپسی کے وقت خادموں، لشکر، سواروں، چاکروں، سواریوں اور گھوڑوں سے جدا ہو کر ایک کوتل گھوڑا لے جانے والے (سائیس) کے ساتھ خاجرم پہونچ گیا - بعض خواجگان شیراز نے جو خراسان میں ارغون کی خدمت میں ہمیشہ رہتے تھے اور لشکر کی شکست اور لڑائی کے بعد چونکہ کام دوسرا دیکھا اور مصیبتیں آمادہ و تیار ہوا کا سلسلہ توڑ کر احمد کے کیمپ کی طرف آئے - اس فتنہ کے موج مارنے اور اس آگ کے بھڑک اٹھنے سے ذلت کے صحراؤں اور دہشت کے بیابانوں میں تیز چلتے (دوڑتے) جاجرم میں جا پڑے - صاحب دیوان نے ان سے ایک دو خچر لئے - اور حقیقت میں جہان کی

کام سربستہ سحر ہے اور کھیل۔ مجازی ملمع دار چیزوں میں مغرور اور ہمیشہ رسوائیوں کے چار میخہ (عذاب) میں مبتلا رہتا ہے۔

چونکہ حریف بخت (دونوں کا) بے سامان تھا اور اس نے مخالف کے قول کے نغمہ کو تیز کیا ہوا تھا عراق کے پردہ کی طرف تیاری کرنا زیادہ مناسب نظر آیا۔

(دونوں نے) اصفہان کا ارادہ کیا اس وقت کہ حمائل فلک سے صبح کی تلوار تاریک رات کے سر پر راست کی گئی (یعنے صبح کے وقت اصفہان کی طرف چلے گئے)

اور ارغون نے اسی رات جو کہ دشمن پر فتح حاصل کرنے کی وجہ سے جنگ بدر کا دن تھا اور دوستوں کی مدد سے شب قدر تھی چونکہ دشمن کا کام پورا کر لیا اور دل کینہ کے مواد سے فارغ ہو گیا۔ رات کو تمام رات اپنے بخت کی طرح بیدار رہا جب صبح کا چہرہ زلف شب کے شکن سے چمکنا شروع ہوا اور کافور کی کرنیں (دستنبوء) عنبر کے شماروں (ستاروں) سے سبز چرخ کے اطراف پر گرنے لگیں۔ شہزادے اور امراء خدمت میں آئے اور زندگی کی نعمت سلطنت، اور دشمنانِ سلطنت کے مقہور ہونے کی۔ امید کے قطع ہو جانے کے بعد۔ مبارک باد دی ۔ ؎

کس قدر خوش ہوگا کہ انتظار کے بعد۔ امید کو پہونچ گیا ہے امید والا۔

یوقانے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد جس نے جان اور سلطنت کا احسان ارغون پر ثابت کیا تھا۔ دوسرا کو اونٹ پر ؎

ہولناک شتر، تیز دوڑانے والا، کم کھانے والا، بہت چلنے والا۔ جو ہیرلوں سے سبقت لے گیا قدم چلنے اور تیز دوڑنے میں۔

(سوار کر کے) سغورلوق کی طرف روانہ کر دیا تاکہ لشکرگاہ ناس کو اطلاع دے اور احمد کی راہ کا خیال رکھیں اور الغلش توتنچی، کو توتنجیوں کے پاس بھیجا اور کہا کہ راہ میں احمد کے نوکروں کی تلوار سے دریغ نہ کریں (یعنے ان پر حملہ اور استیصال کریں) اور جہاں کہیں ٹکر ہو جائے علی الاعلان کہہ دیں کہ ارغون پچاس ہزار لشکر کے ساتھ ابھی پہونچا چاہتا ہے۔

اس مصلحت کے جاری کرنے کے بعد شہزادہ (ارغون) نے خود بھی صید مطلوب کے شکار اور دشمن مغلوب سے قصاص لینے کے ارادہ پر حرکت کی جیسا کہ اس ذکر میں بیان کیا جاتا ہے۔

ان خبروں کے پھیلنے سے تمام لشکر نے جو وہ پراگندہ ہو گئے تتر بتر ہو کر "کی ہمت اختیار کی۔ قیامت بزرگ دنیا میں واقعہ ہو گئی اور اس ہول اور دہشت کی سختی اور اس خوف

اور گھبراہٹ کی برائی جہان کے ختم ہونے تک دیہات اور شہروں میں افسانہ ہو گئی۔ سونے
چاندی کے سکے، جڑاؤ دار برتن اور پیرہنیاں اور ریشمی گٹھریوں کی گٹھڑیاں مانند ڈھیلوں
اور تنکوں کے مٹی پر پڑی ہوئی، غایت رعب اور خوف سے اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے۔
کنواری عورتیں، جو بہشت پریں کو شرمانے والی اور خوش چشم حوریں تھیں۔ روشن اور چمکدار
موتیوں کو، جو اُن کے دانتوں کی لڑیوں کو رشک دلانے والے تھے۔ کانوں اور گردن
سے۔ آنسوؤں کے قطروں کی طرح جو آنکھوں سے جاری تھے۔ اُتار پھینکتی تھیں۔ اور
پیادہ پا دائیں اور بائیں دوڑتی تھیں اور پست زمین اور گڑھوں میں گھستی تھیں اور موت کے
خوف سے وہ دن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد۔ موافق حالت بوڑھے اور جوان کے ہو گیا ہے

جب سے جہان نے لوٹ مار کی رسم رکھی ہے۔ ایسی لوٹ مار ہرگز یاد نہ رکھتا ہوگا۔

سوغونجاق نے شاہی سامان، خزانہ اور بوجھ بار کے ساتھ "مسلمی" کی راہ لی اور
سنگریزوں اور مٹی کے اجزا سے سنتا تھا۔ ع ۔ کہ تیری طرف ہدایت کا راستہ غیر مسلم ہے + ارادہ
رکھتا تھا کہ پیچھے سے دریا کے راستہ جائے (یا سراب نام مقام کے راستہ سے نکل جائے) اور راہ
میں ناگہاں طابجو قونچی اور کتبوغا ایک فوج کے ساتھ اُسے مل گئے اور سامان پر ٹوٹ پڑے طرفین سے
جنگ چھڑ گئی۔ ناگاہ شست قضا سے ایک تیر آلغو قونچی کے بھائی مقتل کے لگا اور وہیں ٹھنڈا
ہو گیا اور سوغونجاق کی سواری کو بھی تیر لگے۔ خزانہ کو واپس لے کر "مسلمی" میں اس کی حفاظت
کے لئے انہوں نے قیام کیا۔

سلطان احمد جب ماں کے کیمپ میں پہونچا کام کے عجیب ہونے اور زمانہ کے حادثہ سے،
جو ناگہاں ایسا فتنہ کھڑا کر دیتا اور اچانک اس طرح کی رنگ آمیزی کرتا ہے، خبر دی۔ قوتی خاتون
نے کہا مصلحت ہے اس جگہ رہنا اور اُمراء کو جو ملازم ہیں اپنے ساتھ مطابق اور موافق کرنا۔ اور
آنکھ پر رکھنا (انتظار کرنا) اس بوقلموں زمانے پر۔ ع ۔ کہ آسمان خود پردہ سے کیا ظاہر کرتا ہے

اور اس حال میں واقعہ کی کیفیت ہر شخص پر مشتبہ تھی اور گمانوں کے غلبہ اور توہمات کے
اختلاف کے بموجب ظاہر اور پوشیدہ ہر شخص ایک بات کہتا تھا۔

دوسرے روز جب صبح صادق کے سپیدہ کے چشمہ نے خورشید کے چشمہ سے پھوٹ نکلنے کے
آثار دکھائے اور سطح زمین کو چینی آئینہ کی مانند چمک کی صیقل سے صاف کر دیا تو قرا نقاقی اور نیکسکتور
حسب دستور بادشاہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے بادشاہ کے تعجیل کے باز پر پہونچنے سے
(اس قدر جلدی پہونچنے سے) بغیر ترتیب لشکر اور اسباب سلطنت کی زینت کے سوال کیا۔ سلطان
نے کہا کہ ارغون کو گرفتار کر کے ہم نے سپرد کر دیا (جیل میں ڈال دیا) ہے ہم آئے ہیں کہ لشکر

کے لئے رسد اور سامان مہیا کریں۔ افسوس ہے
چھوٹے منہ والے معترض نے ایسا نہیں کاٹا۔ کہ یہ عقل کی سوئی اُسے سی سکے۔
ناتیان، جو خیمہ کے باہر بیٹھا ہوا تھا اور ان مشوروں کو چوری چھپے سن رہا تھا۔ نے آواز دی کہ معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ چھ پسر اور ساٹھ امیر ارغون کے ساتھ موافقت اور امداد کی گرہ باندھ چکے ہیں اور احمد کی اطاعت کے چہرہ کو غدر اور انکار کے خدشہ سے چھیل دیا ہے اور وہ (احمد) بھاگ کر آیا ہے۔ اگر ملک کا بقا، دولت کی ترقی، امور کا انتظام اور لشکر کے حال کی استقامت منظور ہے تو اس کی حفاظت کرنی چاہئے (نظر بند کر لینا چاہیئے)۔ کس قدر عجیب ہے کہ عالم خاکی کے باد پیما اور زمانہ ظالم کے صورت پرست ہر لحظہ شاخ بید کی طرح کانپتے اور ہر گھڑی شمع کی طرح اپنے اوپر پگھلتے رہتے ہیں۔
جب دھوکہ کا پردہ ظاہری اور باطنی بینائی سے کھل گیا اور حال کے قرینے، لشکر کے متفرق ہونے، دلوں کے اضطراب اور ظاہر کی پریشانی سے خصوصاً ان مطالب کی خبر دینے لگے تو وہ (قوانقائی اور جیکتور) خیمہ سے باہر آئے اور سلطان کے مکان کے کناروں کی حفاظت کر لی (اس کا محاصرہ کر لیا) خود بہت جلدی قراوناس، بودہ کی اطاع میں حرکت میں آکر ہر ایک جگہ کو غارت اور برباد کرتے ہوئے وہاں پہونچ گئے۔ پہونچنا ہی تھا اور کیمپ پر حملہ کر نا ہی۔ (دیکھنے ہونچے کیسا حملہ کر دیا) درندوں اور کفتاروں کی طرح جو ناگہاں ہرنوں اور سفید چشم ہرنیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ جانوروں کی سیرت والے شیر کی مانند خیمہ کے آہوؤں اور جوذر کی آنکھوں والی خیموں میں بند عورتوں پر ٹوٹ پڑے اور لباس اور پوشاک اُتار کر لوٹ لیا اور تمام فرش، بچھونے، سونا، چاندی، کپڑے اور منقش لباس جو کچھ کیمپ میں ملا چھین لیا (اُٹھا لیا)۔ قوتی بیگم کے زیورات کانوں اور گردن سے جدا اور جوتی پاؤں سے اُتار لی۔ اور جو کچھ ناپاکی اور بے باکی ممکن تھی عمل میں لائی گئی۔
مغلوں کا دستور ہے کہ تنگی اور تکلیف میں جو کچھ عورتیں اور لڑکیاں تعرض کرنے اور مطالبہ کرنے سے محفوظ رہتی ہیں اور ان کو کوئی دکھ نہیں پہنچاتے۔ مگر اس حال میں مغلوں کے شیطان ضبط کے شیشہ سے ایسے باہر آئے کہ کسی لاحول کے کہنے سے دفع کئی خوردہ نہ ہوئے۔ اور فتنہ کی گرد و غبار زمین اور زمان سے اوپر چڑھ گئی کہ اس کو۔ چنانچہ دو سو سال کی بارش نہ بٹھا سکی +
آخر کار سلطان (احمد) کو گرفتار کر کے اور کپڑے اُتار کر خیمہ میں نظر بند کر دیا۔ اور ارغون نے جب سلطان کے کام کے در پے ہونے کے لئے چڑھائی کا ارادہ کیا تو لشکر بحروں سے تنگی اور عاجزی رکھتا تھا اور گلے اطراف میں گئے ہوئے تھے اور اسباب اور سواریوں کے حاصل کرنے کا انتظار اور اس میں تاخیر کرنا مطلوب کے کھوئے جانے کا موجب نظر آتا تھا۔ کل تین سو سواروں کیساتھ

چونکہ وہ یقین رکھتا تھا فتح کے دلیروں کی یاری اور مدد پر اور فتح اور تائید کے وعدوں کے پورا ہونے پر۔ آسمان کی تیزی والی باگ ہلائی۔

اتابک یوسف شاہ لر اور سید عماد الدین ابو العلی خدمت سلطان سے اس کی ابتدا شکست میں رجوع کرکے شرف باریابی (ارغون کی خدمت میں) حاصل کرکے اس حال میں آسمان کو لگنے والے رکاب کے ملازم ہوگئے۔ ہر ایک ایک سائیس کے ساتھ۔

اور بوقا نے سید عماد الدین کی تربیت کی تھی اور اس کی تربیت سے پسندیدہ مرتبہ حاصل کیا اور اس کا ذکر اپنی جگہ لکھا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جب ارغون قسلمی کے نزدیک پہونچا۔ ؎

ہر طرف سے لشکر اس پر جمع ہو گیا۔ ایک بہادر لشکر جنگ جو۔

قرانقائے اور شیکتور لشکر قراؤ ناس کے ساتھ سلطان کو قید کرکے لا رہے تھے۔ اور اس کے سامنے آگئے۔ مغلوں کا آئین اور دستور ہے۔ گھڑدوڑ کے درمیان اور شرط اور تیراندازی کے اثنا میں کہ جب غالب اور فتح مند ہوتے ہیں۔ ہاتھ پھیلانا اور لفظ "مرلو" کہنا جس وقت کہ ارغون کی نظر دشمن پر پڑی اور اس کو اس حال میں دیکھا۔ امرا کے ساتھ خوشی اور خصومت کی راہ سے مرلو کہا۔ وہیں شراب کا دور چلا اور دشمن غالب، متکبر کی قید سے جس کے شر کی چنگاری تمام اس کے سر کی طرف عائد ہوتی ہے اور ایک لحظہ میں مالک، غلام۔ خوش اور آزاد، قیدی۔ اور اطاعت کرنے والا، سردار ہو گیا ہے۔ (چھوٹنے کی) ایک دوسرے کو مبارکباد کہی۔

ثابت ہو گیا کہ زمانوں کے بدلنے اور روزگار کی تبدیلی سے یہ حال بغیر کسی ملمع سازی کے معتبر ہوتا ہے۔ شاید کہ عقلمند اس کو اختیار کے تجربوں کا دستور اور احوال کی آزمائش کا معیار بنائیں۔ کیونکہ متقدمین کی تاریخوں اور سلف کی تصنیفات میں جو نظم اور نثر میں ترتیب اور تصنیف کی گئی ہیں ایسا حادثہ جو دیکھا گیا ہے حدوث اور ظہور کے مکان میں نہیں آیا۔ اور اسی طریق پہ کوئی داستان آحاد اور تواتر سے (ایک آدمی کی روایت آحاد اور بہت آدمیوں کی روایت متواتر کہلاتی ہے) روایت نہیں کی گئی۔ نہیں ہی اس کی مثال پچھلے لوگوں نے اور نہ دیکھی پہلے لوگوں نے۔ ؎ (از مصنف)

ایسے ملکی عجائبات سالہا و دراز سے نہ زمانے کے کانوں نے سنے نہ زمانے کی آنکھوں نے دیکھے۔

ارغون چونکہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ الخ (مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا) کے تادیب خاص سے ادب اور تعلیم پائے ہوئے تھا اور آنکھوں سے دیکھ چکا تھا کہ سلطان کی غفلت کس طرح اس کی ناکامی کا پھل دینے والی ہوئی۔ اس کے تاخیر کرنے اور مہلت دینے میں کیونکر غفلت

سے رخصت حاصل کرتا۔ تیمور اور ایلدر پسرانِ قنقتائے کو حکم دیا کہ دل کو کانوں کی بیماری اور باپ کے پرانے کینے سے فارغ کردیں اور اس سے تسلی کریں ۔ بیت ۔ جہاں سے تو زخمی ہوا ہے وہاں سے دوا طلب کر۔ انہوں نے باپ کے قصاص میں سلطان کی پیٹھ توڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (قرآن کریم میں) "برائی کی جزا برائی ہے اُس جیسی"

علمائے تفسیر قرآن نے بیان کیا ہے کہ ان مختصر اور معجز کلمات میں دوسرے لفظ "سیئۃ" کے معنے برائی کرنا نہیں ہے کیونکہ یہ جزا کے موقع میں واقع ہوا ہے اس لئے برا اور مذموم معنے نہ ہونگے۔ (سلطان) احمد کو قراقیجغائے میں۔ اور وہ ایک موضع اور ایک جگہ ہے۔ دفن کردیا گیا۔ اور زمانہ کے لئے فساد اور عتاب ہے ۔ ــہ

عاریتی اور عارضی سرائے کی یہی رسم ہے کہ ایک کو لیگئے اور دوسرے کو اس کی بجائے
لے آئے۔

اچھے انجام والا وہ شخص ہوسکتا ہے کہ جہان ناپائدار کے مکر اور فریب کو ایک جو سے نہ خریدے اور اس خود آزاد بڑھے کا ستر اور دم جیسی کے گلاب کی پتیاں ناپائدار کانٹوں کی ٹہنیوں اور امید کی پرورش کرنے والے شراب کے پیچھے سے تامل غم کی تلچھٹ، دردِ سر اور خمار ہوتا ہے۔ نہ کھائے۔ اپنے اوپر صبر اور اقرار کا پردہ نہ پھاڑے اور اس کے ملمع ظاہر اور جعلی صورت کی طرف کہ رنگین سانپ جس سے عبارت ہے۔ نہ دیکھے۔ اور یقین جانے کہ اس جہان کی سلطنت دولت، مال و منال، لذات اور آسائش مانند نیش لڑکے کے حسن، زنانِ حسین کی وفا، نازک اندام عورتوں کے وعدوں، موسم گرما کے بادل اور سرما کے سورج کے سراسر فریب، دھوکہ، محال اور جھوٹ ہے۔ اور وہ اتنا ہوشمند اور کامل سعادت مند اس چیز کے حصول کے لئے نفس کا وجود عدم سے کم ہے۔ خوشی اور راحت نہیں دکھاتا۔ اور اس کے چلے جانے اور زائل ہونے سے جو اس کے زوال کے لئے لازم ہوسکتا ہے۔ ندامت اور دل تنگی نہیں پایا جاتا۔ فاخر ہونا اور مایوسی۔ پاسبان حکومت اور شوکت برابر سمجھتا ہے اور رحمانی حکم نامہ کا اتباع ان دونوں حالتوں میں ہدایت کی باگ کی رہنما اور ایزدی سعادت کے اسباب کھینچنے والی جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تاکہ تم غمگین نہ ہو اس چیز پر جو تم سے فوت ہوگئی اور نہ خوش ہو اس کے ساتھ جو تم کو دیا گیا" [illegible] عقل اور نظر مستقیم کی راہ سے [illegible] نہیں لگایا جا سکتا۔ اور [illegible] آلودہ [illegible] ایسے دعوتی کا [illegible] ہیں۔ ([illegible]) [illegible] (مصنف) نے کیا ہے۔ اس بیان کا [illegible] کی ایک جھلک ہے۔

زمانہ سے اگر اپنا مطلب تو نے حاصل کیا۔ سورج پر اگر اپنا نام لکھا مگر ساسانیوں
اور کیانیوں کی بادشاہت تک پہنچا۔ اگر سامانیوں کے خزانے تیرے قبضہ میں ہیں
اور اگر جہان تیرا تابع ہو گیا۔ اور اگر جباری سے آسمان تک بلند کر لیا جھنڈا کیا
فائدہ؟ اس کی عاقبت میں تو ختم ہو جائے گا اور دوسروں کے سپرد کر جائے گا
افسوس! اس کے آخر میں تو گذر جائے گا اور گذار جائے گا۔

جلوس ارغون خان

جب دشمن سلطنت کا کام ارجیکا اور دل کو وسوسوں اور شغلوں سے ہلکا اور آسودہ کر لیا بادشاہانہ ارادوں کے جاری کرنے کے لئے کہ اقبالمند یاروں کی دولت کے آثار اور بلند بخت والوں کے فضائل اس کے سوا نہیں۔ خانیت کے پختہ کرنے میں جلدی کی اس سے قبل کہ فاسد خیال اور حیلہ اور فریب کے اسباب ہمسروں اور ہم زمانوں کے دماغ کے پردوں اور دل کے نقطہ کے اندر طاقت حاصل کریں۔ اور بے شرمی اور دلیری کی قوت اتباع اور اطاعت کے ہاتھ کو پھیرے۔ اور اگرچہ بعض شاہزادوں کی غیر حاضری کی وجہ سے مطابقت آراء اور اتفاق جس سے اجماع کی صحت پذیر ہوتا ہے۔ نے ہاتھ نہ دیا۔ (مگر) اولجتائی قتقنی خاتون اور امرا بوقا شکتور اور طغاچار نے اتفاق کرکے ارغون کی خانی (سلطنت) پر دلی محبت کی راہ سے حسد کرنے والے اور نافرمانوں کی ناک کو خاک آلودہ کرنے پر (یعنی اُن کے برخلاف) معاہدہ کیا اور جمادی الاول ۶۸۳ھ کے ساتویں روز مقام قاسیون میں۔ جو واقع ہے درمیان ہشت الرود اور قریبان شیراکے۔ جو اُن کی گرم سیر مشہور منزل ہے۔ روز افزوں دولت کے تخت پر۔ بے شک (اللہ تعالیٰ) کے ارادہ کے سبب متمکن ہوا اور سرکش آسمان اُس کے احکام اور نواہی کا پابند اور اقرار کرنے والا۔ فرخندگی اور بخت کا تاج سر پر رکھا۔ زمانہ کہتا تھا (از مؤلف) - بیت - میں اس کو ایک بال کے برابر بھی چاند سے فرق نہیں کروں گا + ہے

آسمان اس کے پایہ تخت کے مقابل زمین کو ساکن اور قائم نہیں کہتا۔
زمین اس کے تاج کے گوشہ کے مقابل آسمان کو بلند نہیں کہتی۔

شہزادوں اور خواتین نے یاقوت رنگ شراب، کہربا (زرد) رنگ پیالوں میں ڈال کر تلوار صفت ہتھیلیوں پر رکھے اور ساز بجانے والے، جو عالم روح کے دلنواز ہیں۔ وہ نغمہ کہ تعریف وہ نغمہ ایک روحانی نطق ہے" اس پر صادق آتی ہے۔ گانا بجانا لوگوں کے لئے

سبب ہو جاتا ہے۔ محبت کا - کی نسبت موافق حال ہوتی ہے - اہل مجلس کے کانوں میں سناتے
(یا اہل مجلس کو سرود کے ذریعے سناتے) تھے - اور جہان نیز فلک شکوہ بارگاہ کی طرح خوش و
خرم تھا - اور روئے زمین ارم کے سبزہ زار اور چراگاہ کی غیرت بنی ہوئی تھی - اعتدال ہوا
کی تاثیر سے خوشی کا جمرہ (یعنی بخار جن سے زمین میں نشو و نما کی قوت پیدا ہوتی ہے) پڑا ہوا تھا -
اور سرمست نرگس نے سرو آزاد کے پاؤں پر سر رکھا ہوا اور پوری شوخ چشمی کے ساتھ ایک
گوشے سے خود اوشوں پر آنکھ لگائے ہوئے - اور باغ کے اطراف میں جو ابیٹھے ہوئے اور
زبان کو اس نصیحت سے آب رواں کی طرح پھیرتے ہوئے کہ ؎

صحن باغ میں سوائے سرو کے (کسی کے) پیچھے نہ بیٹھ - اپنے سامنے بجز
سرو قد یار کے (کسی کو) نہ بٹھا -

نامیہ کی مشاطہ نے شاخساروں کو نئی دلہنوں کی طرح سہرا لگایا (زینت دی) اور مشک
بیز نسیم کے چلنے سے حوروں کے گریبان کی طرح مہکا - ندی کے کنارے خط کے سبزے
نے سر نکالا اور شگوفے کھلے ہیں ؎

پھر کیسی ہوائی اور حسن ہے جہان کے لئے - اور یہ حال کہ نیا ہو گیا ہے
زمین اور آسمان کے لئے -

شاخ کی انگلی دانتوں میں لی - بلبل فاختہ کے رشک سے شور مچانے لگا جیسا کہ صراحی
ساغر کے منہ لگانے قلقل میں - درختوں نے فراخی عیش کا پانی پیا اور زمین نے تازگی کی
شراب چکھی گویا کہ ربیع کے نقاش نے جاری ندی کے رخسارے پر جادوگری کے قلم
سے کاتب (مصنف) کی دلاویز پیاری غزل کا نقش باندھا ہوا تھا - ؎

اب چلنے لگی ہے باد بہاری پیالے اٹھا شراب سے پر - باغ کی طرف سے صبح کے
وقت سن بلبلوں کی خوش الحانی اور قمریوں کا گانا - چنگ دار شعروں اور جام
شراب سے ایسی کیا جاتا ہے، اے ساقی کیا رکھتا ہے - اے زمین کے صحن
تو خوبی کی جان ہے - یا باغ بہشت ہے یا چہرۂ محبوب - وہ صبا سے باغ حسینوں
کے گریبان کی طرح ہو گیا - عنبر تر سے پر یا مشک دار ہی - اس کے رخساروں
اور زلفوں سے یہیں حاصل ہے - موتیوں کا دیکھنا اور خوشبوؤں کا سونگھنا -
صبح کے وقت قمری، دور تک کے غمزدوں کو اس نغمہ و ریاضی سے مانوس کرتی ہے - ؎

اے دل تو کیوں ملامت کے سامنے پھرتا ہے کب تک اندیشہ کی راہ کو پامال کیے پھر
کرے گا - کیونکہ عقل اور احساس کے بازاروں سے اٹھ گیا - پی (شراب) کہ جوانی ختم

ہوتی جاتی ہے ۔
برساتی بادلوں نے گلزار کے خیمہ پر سائبان رکھا ہوا ہے ۔ اور اطراف دنیا کے لیے لطف اور خوشی سے کچھ باقی نہیں چھوڑا ۔ ایسے موسم میں چند دن خوشی جمع کرتے اور عیش حاصل کرتے رہے اور سرور اور فرط خوشی میں ۔ ۔

کبھی بربط بجاتے کبھی طنبور ۔ کبھی مست ہوتے کبھی مخمور ۔ کبھی ساغر
چلاتے کبھی چوگان ۔ کبھی تالیاں بجاتے کبھی نغمہ گاتے ۔ جہاں بے غم نہیں
ہوتا صبح اور شام ۔ اس ولایت میں ایک حصہ کا غم نہیں ہوتا ۔ کبھی ہرن
بھگاتے تھے پہاڑ سے ۔ کبھی دل سے غم کو خلاصی دیتے تھے ۔

اس صفت پر اس زمانے میں حسینوں کے رخ اور زلفوں کی طرح خوش ، رات دن کے ساتھ ملاتے اور سرودوں اور حسینوں کے ساتھ ارغوانی شراب پیتے رہے ۔

پس ایلخان نے مہمات کے تیار کرنے ، بکھری فوج کے منظم کرنے ، اطراف کے مائل کرنے اور اپنوں اور بیگانوں کے نرم کرنے کی طرف توجہ کی ۔ سب سے پہلے اُن مہربانیوں کے مقابلے میں ۔ جو قیوم قدیر (اللہ تعالے) کے سراپردوں سے کلی مایوسی ، پورے خوف مددگاروں کے نہ ہونے ، لشکر اور سامان کی قلت ، زمانہ کی کمی اور کوتاہی اور مدد کے کم ہونے کے بعد ۔ فائض اور نازل ہوئیں ۔ فاتح عالم نے علم دریائے جیحوں کے کنارہ سے بلاد مصر کی حدود تک ۔ ایلچیوں کے ذریعہ جو مہربانی کے بازو کھول دینے پر مشتمل ، خوف کے اسباب کو قطع کرنے پر شامل ۔ عدل کے نیک نشانوں کے پھیلانے سے آگاہ کرنے والا اور انصاف اور رحمت کے پیالوں کے دور چلنے سے خبر دینے والا تھا ، بھیجا ۔

اور وہ طائفہ جنہوں نے لشکر کے جدا ہو جانے کے وقت قابل اطاعت حکم کی تعمیل کی تھی (یا آقا کے حکم کی تعمیل کی تھی) جو آسمان دوران رکاب کے ملازم رہے ۔ مردانگی کے میدان میں چلنے کے اندر استقلال اور صبر کا محکم قدم رکھا ۔ وفا اور ننگ کی پیشانی کو غلامی کے حسن عہد کے چہرہ پر اقبال کے ماتھے کی طرح آستانہ خدمت پر رکھا ۔ اور بادشاہ ولی نعمت کے حقوق کا سررشتہ ہاتھ سے نہ دیا تھا ۔ ہر ایک کو بلند مرتبہ اور بے مثل درجہ عطا کیا اور آرزو کے انتہا اور رفعت کے بلند مراتب تک پہونچا دیا ۔ بہت سے گدا رہنے جو تاجدار اور بادشاہ بن گئے ۔ اور بہت سے گدا گر تھے ہی جو امیر اور فرمانروا ہو گئے بیشک خاص خدمتگاروں کے عہدوں کی حفاظت اور مشفق دوستوں کے احوال کی دیکھ بھال مہربانیوں کے بوجھ اور زمانے کے مکر کی تکلیف ، برداشت کرنے کے بعد ۔ واجب اور

ضروری ہے ہر حیثیت سے ۔ شیخ ۔ بزرگ اور شریف جب آسانی میں پہونچتے ہیں تو یاد کرتے ہیں اس مصرع کے تضمین کرنے (یعنے اس مطلب کے ضمن میں لانے کیوقت دوستوں میں سے ایک حاضر تھا ۔ نظم عربی اور نثر فارسی کو ملانے کی خوبی پر، موقع تضمین کی لطافت اور مثال کے مرتبہ کی بلندی کے ساتھ مبالغہ اور خوبی کے شیوہ سے تعریف کی ۔ یہ بیت دوسرا سابق مطلب کے موافق تضمین اور شمول مطلب کے طریقہ میں مقصود خاطر (دل کو معلوم ہے) مصرع کے نصف سے التزام کیا (تصنیف کردیا) ؎

اے وہ شخص کہ تجھ پر ہر طرح سے خدا کا لطف و کرم ہے ۔ فکر کی تختی سے
انّ الکریم اذا الخ پڑھ ۔

اور چونکہ ابھی سلطنت کا کام پوری طرح منتظم نہ ہوا تھا جشن کو ملتوی رکھا گیا اور نیز پہلی دفعہ ہی خمار ایلچی کو صاحب دیوان کے طلب کرنے کے لئے ۔ مائل کرنے اور حاضر کرنے کے حکم کے ساتھ بھیجا اور اس مصلحت کے لئے اتابک یوسف شاہ لر اور ملک امام الدین قزوینی کو پیچھے سے روانہ کردیا اور اس کی شرح اس ذکر کے آخر میں بیان کی جائے گی ۔ اگر اللہ غالب نے چاہا ۔

مبارک جلوس کے وقت شاہزادوں میں سے ہولاجو، جوشکب، کنشو، بایدو اغول اور کنجی تو ابھی نہ پہنچے تھے اور بعض جو شاہراہ عقل سے دور اور حریف سعادت سے مہجور تھے ۔ خیال میں رکھتے تھے کہ ابتدا وعدہ کے موافق ہولاجو خاں کا مشورہ کرتے (ہولاجو خاں کو بادشاہ بناتے) اس وجہ سے خواہشات کا اختلاف ظاہر اور یہ ذکر زبانوں پر جاری ہوگیا ۔

جب سلطنت کے تخت نے ارغوں کی بادشاہت کے دبدبہ اور بلندی کے پایہ سے زینت حاصل کی ۔ بڑے اور چھوٹے کے پاس ایلچی بھیجے اور لطف آمیز پیغام دیئے تاکہ ان کو مائل کرلے اور ہولاجو کی طرف ایک چتر جو سایہ ہما کا دبدبہ اور خورشید عالم آرا کا نور رکھتا تھا اقسام معذرت کے ساتھ روانہ کیا ۔ اور کمال دل نمودگی اس عبارت کی لڑی میں درج کی (اور وہ یہ ہے) کہ

جب ہم یہاں پہنچے خواتین بزرگ اور امرا ارنوئین نے چونکہ قانون شاہی کے راستہ اور طریق کو جانتے تھے مجبور کیا کہ باپ کی جگہ کی حفاظت کر ممالک اور لشکر کے مصالح کو جان اور ملک موروثی کو حوادثات سے صاف کر ۔ اس وجہ سے اس کے گلے میں ڈالنے سے کنارہ کش نہیں ہوسکتا تھا ۔ چاہئے کہ ہولاجو آقا دل کو نقصان دہ خطرات اور روکنے والے وساوس سے فارغ رکھے ۔ کیونکہ ملک اور سلطنت اشتراک کا حکم رکھتے ہیں اور آپ کو اتفاق اور مدد سے، دشمنی اور تضاد سے دور رہ کر

رونقِ مملکت کے بڑھانے، لشکر کے زیادہ کرنے اور یاسا بزرگ کے احکام کی ہمیشگی کے لئے سعی اور پوری کوشش دکھانی چاہیئے"۔ (خط کی عبارت ختم ہوگئی)۔

جب ایلچی ہولاجو خاں کی خدمت میں پہونچا تو اس (ہولاجو) نے کہا کہ ارغون کیسا تحفہ مضائقہ کب روا ہو سکتا ہے؟

پس قربان شیرا کا عزم کیا ارغون اور جوشکب کے گھر کی طرف (ہمدان میں)۔ (ارغون) گھر سے باہر نکلا دو تین دفعہ ان کے جلدی کرنے اور استدعا کے ساتھ، آسمان پایہ دولت کے سریر کی خدمت میں ایلچی آتے جاتے رہے تھے۔ اور سفقت کرنے اور تابعداری کرنے سے سست بیٹھ گئے تھے۔ اور خیال انگیز اندیشوں سے دور۔ ارغون کامیاب بادشاہ تھا۔ اور اس کے نفس میں کمال سیاست اور سیت فطری طور پر رکھی تھی۔ اس کنارہ کشی پر چشم پوشی سلطنت اور اقتدار کے مذہب میں قابل خطرہ سمجھی۔ ایک لشکر جرار کو ان پر نامزد فرمایا۔

جب انہوں نے اس لشکر کے روانہ کرنے اور غصہ کی آندھی کی حرکتوں کی خبر سن لی۔ عاقبت کی بدی اور مخالفت کی نحوست سے ڈر گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے کیمپ سے دربار کی طرف جلدی کی اور باریابی کا شرف، انواع لطف سے خصوصیت اور انعامات حاصل کئے۔

ارغون نے ان کی دل کی تسکین اور خوشی کے حصول کے لئے اس ذات کی۔ جو ؎

چاند زحل اور سورج نکالنے والی ہے۔ دبدبہ تاج اور تخت کا نقش کرنے والی ہے۔

سوگند یاد کی۔ (خدا کی حلف اٹھائی)۔ کہ ان کی جانب کو (ان کو) بزرگی کی راہ سے ہمیشہ مہربانیوں سے مشمول اور احسانات سے بغل میں رکھا جائیگا۔ ہر ایک کو کلاہ اور ٹپکا دیا۔ انہوں نے بھی اطاعت اور یقین کی راہ کو روانہ کیا ہوا اس کی بادشاہی کی دلیل دی اور دلوں کے انتشار کے مواد منقطع ہوگئے۔ جیسا کہ لشکر کے سوار ہونے سے نجات اور تلوار کے کھینچنے سے خلاصی۔

ایلخان سغورلوق، سے صائن، آیا۔ اور اللہ ہی حامی اور محافظ ہے۔ امرائے سے جو لوگ احد کے ساتھ مزید اطاعت کے لئے مشہور تھے مانند لوکا، تیتای، ایکان پسر شیرا ہون اور ہولاجو، کوتوال تبریز کے الگ الگ سیاست میں سوال کیا گیا اور ان پر حجت پکڑی گئی اور یاسا کا شرف انہوں نے حاصل کیا (یعنے قتل ہوگئے) واللہ اعلم

ذکر ضمیمہ دیگر در عین تفرقہ لشکر احمد

جب وجوہ اور اعیان نے مصلحت بینی کے لئے خود کو مصیبت کے مگرمچھ کے منہ اور حلق سے خلاصی دی (اور زبان سے نذر و خروا اظہار اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑے) اربابِ

ہوش کے کانوں میں پہونچ گئی اور حادثہ عناد کی پیشانی کا سخت پیچیدہ ہو گیا۔ جیسا کہ پہلے ثابت کیا گیا ہے۔ تمام مخلوق نے دائیں اور بائیں سے فرار کے پاؤں اٹھائے اور ناخن کے سرے کے برابر بھی ٹھہرنے کا موقع نہیں تھا۔ صاحب دیوان نے عراق کا عزم کیا۔ اصفہان کے باشندے ماجرا کی صورت حال اور حیلہ گر زمانہ کے واقعہ کی کیفیت سے بے خبر تھے۔ ملوک۔ امراء، اکابر قاضی اور تمام گروہ استقبال کی خدمت کے لئے باہر نکلے اور لائق خدمات سے جو لیے سلطان نشان صاحب اور صاحب بیان سلطان کی خدمت میں دستور ہوتا ہے، بزرگی کے مراسم سے مہمان نوازی میں اور تحفوں اور مہمانی کے لوازمات سے۔ ملاقات کی۔ اور (صاحب نے) دل میں یہ خیال رکھا تھا کہ شیراز جا کر سمندر کی راہ سے باہر نکل جائے۔ اور اپنے آپ کو بلاد ہندوستان میں پھینک دے۔ پھر مغلوں کے قہر کے دبدبہ سے اندیشہ کیا اور دل میں کہا: "اپنی جان کو اس گہرے سمندر سے نجات کے کنارے پر ڈالنا اور بیوی، بچوں، متعلقین، نابود گم شدہ لوگوں اور ان کے اتباع غصے کے غوطہ دینے کی جگہ اور عذاب کے کیچڑ میں چھوڑ دینا۔ پسندیدہ عقل اور تقاضائے کا اختیار کیا ہوا نہ ہوگا۔ نیز تیس سال مرتبہ کے کمال، قدر کی بلندی اور کامیابی کے جوش سے گذارے ہیں اور اب بڑھاپے کی صبح صادق کی چمک نے جوانی کی رات کی سیاہی کو شکست دی ہوئی اور عمر کے تیر نے ساٹھ سال کی گرہ اختیار کی ہوئی ہے۔ اگر سست عہد آسمان بے وفائی جو اس کی عادت ہے۔ شروع کرنا چاہئے تو تدبیر کا صواب دیکھنا اور روشنی کرنے والی رائے کی روشنی کب نفع دے گی۔ مصلحت یہ ہے کہ توکل کے دامن میں ہاتھ مضبوطی سے ڈال کر اور مضبوط رسی سے پکڑ کر متوجہ بندگی ہو جاؤں (انکے پاس چلا جاؤں) اگر تیس سال سے اوپر کی خدمات اور اتنی مدت تک آباء اور ابنا کی خدمت میں اجداد کار کے حقوق کے تقاضا پر بادشاہانہ عنایات حرکت میں آجائیں اور کامل مہربانی سے ناکردہ گناہ معافی کے مقابل کر دے تو۔ صبح مشک سے خوشبو اور سورج سے روشنی کچھ عجیب نہیں ہے۔ ورنہ ضرور ہے کہ میں اس قدر مخلوق کو عذاب کی جھاڑی سے رہائی دینے والا ہوں گا۔ (یعنی میری جان جانے سے لوگ عذاب سے خلاصی پا جائیں گے)۔

اس نیت سے حیرانگی، جو مختلف دلائل کے تعارض (مقابل ہوتے، ٹکرا جانے) سے پیدا ہوئی ہے رفع ہو گئی اور خوف اور ہراس کی آگ بجھ گئی۔ آیت "وافوض امری الی اللہ" (میں سپرد کرتا ہوں اپنا کام اللہ کی طرف بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے) زبان پر گذاری اور آسمان مثال کیپ شاہی کی خدمت کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں امیر حمار فرمان شاہی کے ساتھ جو نفرت کی اعادہ کو دور کرنے اور لغزشوں کے انداد کو معاف کرنے پر شامل اور مہربانی کی بنیادوں کے

بچھا دیئے اور عنایت و احسان کی گرہوں کے پختہ کرنے سے جبر دینے والا تھا۔ صاحب کو مل گیا! اور حکم سنوا دیا۔ فوراً فراغ حالی نے رخ دکھایا اور اپنی تصنیف سے ایک بشارت نامہ حکام عراق کے پاس بھیجا اور سرعت اور شتابی کے بازوؤں پر پروانہ ہو گیا جب بادپائی کے شرف سے عزت حاصل کی۔ دربار سے پرورش اور عزت پائی اور (ارغون نے) وعدہ فرمایا کہ صاحب دیوانی کا منصب بدستور عنایت کیا جاتا ہے چاہئے کہ بوقا سے مل کر مہمات ملکی اور آنے والے واقعات کے چلانے اور جاری کرنے کے لئے انتظام اور قیام کرے۔ صاحب نے بارگاہ کی زمین کو بوسہ کے نقشوں سے منقش کر دیا اور زبان جوان بخت سنر اور تاج و تخت بادشاہ کی سلطنت اور عمر کے ہمیشہ چاہنے سے کھول کر اپنی عزت کے خیمہ گاہ میں واپس آیا۔ لوگوں نے اس کی زندگی کی نعمت کے لئے سپاس داری (شکریہ) کے رسومات اور لوازمات ادا کئے اور منتیں اور خیراتیں پوری کیں۔

ایک ہفتہ کے بعد بوقا نے جب دیکھا کہ صاحب دیوان بدستور منصب معلوم کا مصاحب اور مباشر ہوا چاہتا ہے بادشاہ کو اس کے زندہ رکھنے پر ملامتیں کیں اور تاکید کی کہ اس کے مکر کو ظاہر اور قہر کی جانب کو چھوڑ دینے سے انکار کرے۔ پھر کہا اس شخص سے جو ایلخان (ارغون) کے نیک باپ کے ساتھ اس قدر سابقہ پرورش اور تربیت کے باوجود بداندیشی کرتا ہے نیک بندگی کی توقع کس طرح رکھی جا سکتی ہے۔ بادشاہ کی سلطنت کی پائداری اور صاحب دیوان کا فنا ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ ایلخان ابھی اختلاف عقائد و خیالات سے متردد رائے تھا، باوجود اس کے کہ بارہا ظاہر اور پوشیدہ طور پر یہ بات عام افواہ سے کانوں تک پہونچی ہوئی تھی اور سلطان (احمد) کے زمانہ میں صاحبی کی کوششیں لشکر کے اسباب کی ترتیب میں ان ناخوشیوں کی دم بن گئیں اور یہ ان تغیرات کے علاوہ ایک تغیر ہو گیا۔ چونکہ اس حال میں موافق صلاح کار اور شفیق مخلص سے ایسا مبالغہ ہوا کہ حکم شاہی نافذ ہوا کہ امراء سیاست قدآغای و اوکتای دریافت کریں اور عذر تک معاملہ کو پہونچائیں۔ صاحب کو سیاست کے مقام میں لائے اور ان کے آئین پر جب جلادوں نے اس کے ہاتھوں کو باندھا۔ ترک اور تاجیک (عام اور خاص) کے طائفوں سے فریاد نکلی کہ کیوں مخلوق کے رزق کا دروازہ بند کر رہے ہیں۔ (صاحب نے) بہتانوں کے کھڑا کرنے اور باطل باتوں کے ڈالنے کے جواب میں کہا کہ جو بندہ کی تقصیرات اور برائیوں کے بارے میں جو کچھ غرض مند لوگوں نے بادشاہ کے کانوں تک پہنچایا ہے بادشاہ کے عفو کی امید پر ایک کی بجائے میں سو کا اقرار اور اعتراف کرتا ہوں۔ لیکن اس خیانت اور تہمت کی نسبت سے ولی نعمت کے قصد کی مجھے خبر نہیں (ان الزامات سے میں نے ولی نعمت کے خلاف کبھی کچھ نہیں کیا) ۔

نہ زبان پر میں نے گذارا نہ دل پر۔ نہ عقیدہ میں جو شیدہ کہ یہ ہرگز آیا ہے۔
کام دل کی ہوشیاری اور زبان کی فصاحت سے متعلق نہ تھا۔ بیج۔ قضا کے حکم کے مقابلہ میں مسیحا کا دم کیا کرتا ہے + حکم ہوا کہ فضائل اور معالی کی بنیاد کو ویران اور جود و مکارم کے سرچشمہ کو چٹیل میدان بنا دیں۔ موضع مونیہ میں ابہر کے پاس سانپ کی زہر والا با تلوار قہر کا جلاد صاحب کو سیاست گاہ میں حاضر لایا اختر کی آنکھ سے شفق کا خون برستا تھا۔ عطارد کی زبان فریاد کرتی ہوئی۔ اور زہرہ بال نوچتی ہوئی گاتی تھی۔ ے

نیلوفری تلوار آخر کیا کرے گی اس کے تن پر۔ جس کو نیلوفر کی خوشبو سے
بھی ملال ہوتا تھا۔

اس نے معلوم کیا کہ خلاصی کی راہ نہیں ہے اور جب تک اس کی جان، جو فضیلت کا نقیہ اور بادشاہ کا مطلوب ہے۔ تلف کے نشانہ میں نہیں آتی۔ بہانہ باقی ہے، فریاد کی کہ ایک لحظہ اُسے امان دی جائے۔ اور وہیں غسل اور وضو کیا۔ اور قرآن کریم سے، جسے ساتھ رکھتا تھا۔ فال لی پس وصیت نامہ فرزندوں کو اور یہ رقعہ فاضل تبریز کو لکھا۔ کہ جب میں نے قرآن کریم سے فال لی تو یہ آیت نکلی۔ ان الذین قالو ربنا اللہ (الآیہ) (جن لوگو نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اس پر مستقیم ہو گئے نازل ہوتے ہیں اُن پر فرشتے کہ نہ خوف کرو نہ غمگین ہو اور خوشی مناؤ اس بہشت سے جس کا تم کو وعدہ دیا گیا تھا) باری تعالے جب اپنے بندہ کو اس فانی جہان میں اچھا رکھتا ہے اور کوئی مطلب اس سے دریغ نہیں رکھتا۔ تو چاہتا ہے کہ اسی جہان میں جہان باقی کی بشارت بھی اُسے پہونچائے اور جب یہی حال ہے تو مولانا محی الدین، مولانا افضل الدین، مولانا شمس الدین، مولانا ہمام الدین اور بڑے مشائخ کو۔ کہ ہر ایک کا ذکر طوالت کا موجب بنیگا اور محل اور موقع برداشت نہیں کرتا۔ بشارت پہونچانا ضروری نظر آیا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ ہم تعلقات قطع کر کے روانہ ہو گئے وہ نیز دعائے خیر سے مدد کریں"

جب تحریر سے فارغ ہو گیا۔ مقام تسلیم میں زبان پر چلا یا۔ ے
"جو کچھ تجھ سے آئے اے جاناں! میرے دل پر۔ اچھا اور خوش ہے
خواہ شفا ہو خواہ دکھ"

نماز عصر کے وقت بروز سوموار چہارم شعبان ۶۸۳ھ کو جیسا کہ ان بیتوں کے ناظم نے اس حال کا ذکر تاریخ کی لڑی میں اس طریقہ سے بیان کیا ہے۔ ے
ملک کا سورج، مشرق اور مغرب کا صاحب دیوان۔ وہ شخص جس کا زمانہ

چاکر اور آسمان مرید ہوگیا تھا۔ سال خ میں جب ج ف کے ساتھ مل جائے۔ اس کے
بعد کہ اس کی عمر کی مدت کا زمانہ لمبا ہو گیا تھا۔ نماز عصر کے وقت حدود آخر میں
سوموار کے دن شعبان کی چوتھی کو شہید ہو گیا۔

(نوٹ:۔ خ + ج + ف کے مجموعہ کے اعداد بحساب ابجد ۶۸۳ھ ہوتے ہیں اور وہی سال شہادت کا ہے)

خیال فاسد کے سودا میں اس کی روشن پیشانی کو جو صبح سعادت کا سورج تھا تلوار کے سبز
چشمہ سے، گرد آلود زمین کی سطح پر شفق کے سرخ چہرہ کی مانند کر دیا۔ اور ایسے صاحب کی جس کی مثل کے اظہار
سے مادر گیتی کے رحم ہمیشہ تک عقیم اور لا ولد رہیں گے تلوار کی گواہی سے گواہی حاصل کیگئی (شہید کر دیا گیا)

ے وہ ایک گوہر تھا جس کو گردوں نے نادانی سے توڑ ڈالا۔ گوہری (جوہری) کہاں ہے؟
کہ اس گوہر شکن پر روتا۔ آگ اور پانی اگر جانتے کہ دنیا سے کیا چلا گیا۔ تو آگ غم
سے خون ہو جاتی اور پانی غم سے روتا رہتا۔

اور یہ دو بیت کہ ایک فاضل عصر کے طبع زاد ہیں صورۃً و معنیً مراعاۃ نظیر کی صنعت میں اس کے حق میں
بے نظیر وارد ہوئے۔ ے

شمس کے جانے سے شفق کا خون ٹپکا۔ چاند نے منہ نوچ دیا اور زہرہ نے زلف کاٹ ڈالے
رات نے سیاہ لباس کیا اس ماتم میں اور صبح نے ٹھنڈی سانس لی اور گریبان پھاڑ ڈالا

اس ہولناک واقعہ اور مشکل مصیبت کی خبر اطراف ممالک میں جہاں جہاں پہونچی خاص ہوں
یا عام سب فریاد کرنے اور زار و زار رونے کے حلیف اور دوست ہو گئے اور بڑوں اور چھوٹوں نے آنکھ
کی پتلی کی باسلیق (رگ) کھولدی۔ شیراز باوجودیکہ ہر گز صاحبی کی تشریف آوری کی برکت سے مشرف
نہ ہوا تھا، کے لوگ اس کی خیرات جاریہ کے ذریعہ جو نیک وبد اور امیر و فقیر کو پہنچتی تھی شکستہ پر
اور پریشان حال ہو گئے اور نالہ اور افسوس کے جفت ہو گئے۔ ے

فریاد ہے اے آسمان کینہ! کہاں ہے عالی فطرت صاحب جو کہ قربان کرتا تھا اپنے
حق کی آنکھ کو خون دل سے۔ ملکوں کا صاحب، دین اور دولت کا شمس، وہ جو تھا
دولت کا منہ اس کی رائے روشن کے نور سے باو وغ مسند اگر اس کے تکیہ کے بغیر سر
بلند کرے، اس کے بعد حشو (لغو) ہوگا اس کا مطلب، درمیان سے اُسے خارج
کردے۔ اور اگر قلم اس کے ہاتھ کے بغیر چاہے کہ دُر فشاں ہوئے مناسب ہے کہ قاطع
تلوار کے ہاتھوں اُسے سرزنش حاصل ہو۔

صاحب دیوان کے واقعہ کے بعد (شہادت کے بعد) اس کے تمام ممالک کو خالصہ ممالک کے
میزان میں لے آئے اور اس خیرات کی بنیاد کو منہدم اور اس کی نیکیوں کے نشانات کو کالعدم کر دیا۔ ج۔

کون سی نعمت ہے جس کو زمانہ میلا نہیں کرتا۔
اس کی اولاد یعنی، فرج اللہ اور مسعود اتابک کو جو بزرگیوں کے آسمان کے ستارے اور بہادری اور جلالت کے باغ کے نورستہ پودے تھے۔ باپ کے پیچھے بھیج دیا اور ان بیگناہ بچوں پر رحم نہ کیا۔ (یعنے اُن کو بھی قتل کر دیا گیا۔ وائے افسوس)۔
اور اس حال پر جب ایک مدت گذر گئی آروق نے خواجہ ہارون کو قتل کر دیا۔ کیونکہ مجدالدین اثیر جو اکابر زمانہ سے نعمت اور ثروت سے موصوف اور معروف تھا اور دلیری اور بزرگی میں مذکور اور مشہور نے آروق کی چغلی کی کہ ان کو پتہ کیا ہوا تھا کہ بغداد کے دیہات سے مال کی آمدنی خاص ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے اس وہم پر کہ خواجہ ہارون اس کے ساتھ اس معاملہ میں ہمراز ہے اور خود اگلی مخالفت اور دشمنی کی باتیں اور لاحق ہونے والے عناد اور کھلی دشمنی درمیان میں چھپی ہوئی تھی بغیر حکم شاہی کے دونوں کو تلوار سے گذار دیا۔ شعر۔ یعنے کٹے ہوئے سر سے آواز نہیں آتی۔
صاحب اور اُس کی اولاد کی قبریں چرنداب تبریز میں ہیں سنہ ۶۹۲ھ کے مہینوں میں ان خبروں کا ناقل (مصنف) وہاں پہونچا۔ زیارت کے لئے ایک ساعت اس روح انگیز مقام اور سعادت بخش موضع میں راحت حاصل کی۔ دونوں بھائی (شمس الدین اور علاؤ الدین) سات بیٹوں کے ساتھ بعض نے شہادت کے درجہ کو دنیاوی سعادت کے ساتھ جمع کیا ہوا۔ اور بعض لاکھوں افسوس کے ساتھ مصاحبت زمانہ سے۔ جو اُن کا ادنےٰ چاکر تھا۔ ابد کے اُنس اور حوران فردوسی کی مجاورت کی طرف مائل ہو گئے۔ ان کے القاب اور اسماء بعد اس کے کہ فرمانوں کے صفحوں پر منقش ہوتے تھے۔ مقبروں کی تختیوں پر نقش کئے گئے تھے۔ اور آیات قرآنی میں سے ہر ایک قبر کی تختی کے دیباچہ پر ایک آیت اُن کے مراتب کے مناسب لکھی ہوئی تھی اُن زیارت گاہوں اور قبروں کے مشاہدہ سے میری رگوں کی قدر ٹیڑھی ہو گئی اور چہرہ پر آنسو آنکھوں سے جاری تھے۔ اُن قبروں کی ہیبت اور شکوہ (رعب) غیرت حاصل کرنے کی آنکھ میں صدر کے مرتبہ اور مسند کا پتہ دیتا تھا اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کے زندگی کے زمانہ میں خدمت کے حاصل کرنے کی سعادت سے (مصنف) بموجب۔ شعر۔ ایسا نہیں ہے کہ جس چیز کی تمنا کرے انسان اس کا اتفاق ہو جائے + محروم رہا تھا اور ناکامی کے داغ سے مشہور۔ دل جو حسرت کی آگ سے جوش میں تھا۔ زمانہ کی خصلت اور عادت سے تعجب کرتا تھا۔
چونکہ محکمہ ازل کے قاضی نے دائمی اور اٹل حکم سے اندازہ کیا ہوا تھا کہ تھوڑی مدت میں خراسان کی بساط تمام سرداروں اور رئیسوں سے خالی ہو گی۔ نیز اس اثناء میں مزاج الخانی (ارغون خاں کا مزاج) ارکان دربار کے برانگیختہ کرنے سے خواجہ وجیہ الدین سے متغیر ہو گیا

اور اس کو ماخوذ کر لیا۔ یہ دو بیت موافق حال کہے گئے۔

ہم نے خوب کیا دیکھا ہے اس کوزہ پشت آسمان سے۔ یا تکلیف میں ڈالے رکھا
یا بے گناہ قتل کر دیا جب دو رنگ اور منافق جہان کی عاقبت فنا ہے۔ تو خواہ
زشت اور خوب ہو خواہ نرم یا درشت۔

اس (خواجہ وجیہ الدین) نے معلوم کر لیا کہ اس دفعہ رہائی ناممکن ہے۔ ہر چند امرا اور ارکان دربار کی خدمت میں عاجزی نامے لکھے کوئی فائدہ نہ کیا۔ ابتدا میں اس خط کے جو طوغان قہستانی کے پاس بھیجا تھا اور تواضع اور سفارش چاہنے میں مبالغہ کیا تھا اور اپنے نام کو ضعیف داعی وجیہ عاصی، لکھا تھا۔ یہ فارسی بیت لکھا۔

اے جاناں تیرا غم ہجر ہر بار سخت ہوتا ہے مجھ دل خستہ پر رحم کر کہ یہ کام بوجھ ہے
بالآخر اس کی جان کو تلوار سے آشیانہ سفلی سے بلندی کی انس گاہ تک پہونچا دیا
اعمال دیوانی کا استعمال اور اس جہان کے شغلوں سے ملا رہنا بد انجامی تک پہونچا دیتا ہے
اور دولت پنجروزہ کو انتقال اور ارتحال کی جلدی واجبی اور فرض ہے۔

حرص دنیا سانپ ہے اس کے پیچھے نہ لگ۔ تو جانتا ہے کہ مار گیر (سپیرا)
کی عاقبت کیا ہوتی ہے۔ اگر تو چاہتا ہے خوش زندگی اور کام مراد پر ہووے
توفیق کے ساتھ موافقت کر اور کاروبار کم لے۔ زمانہ کی طرح کوئی شخص
آدمی کی نصیحت نہیں لیتا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ نصیحت حاصل کرے تو زمانے
سے حاصل کر۔

صاحبان

ایک کارڈ بھیجکر فہرست کتب موجودہ کتب خانہ سے مفت
طلب کریں۔ اور بعد ملاحظہ فہرست اپنی اپنی فرمایش
سے اپنے قدیمی نیازمندان کی حوصلہ افزائی فرماویں جہاں
سے آپکو سوا ایک قسم کے معرّا و مترجم قرآن مجید و حمائلیں اور
جملہ علوم کی کتابیں و تفسیر حدیث فقہ اصول منطق تاریخ
طب فلسفہ وغیرہ عربی فارسی و اردو بالخصوص کتب نصاب
علوم مشرقی اور اورینٹل فیکلٹی یعنے مولوی۔ مولوی عالم۔
مولوی فاضل و منشی منشی عالم منشی فاضل اور اردو پروفیشنسی
اردو عالم کی پروفیشنسی اردو آنرز پنجاب یونیورسٹی مقابلۃً
صحیح بارعایت ملیں گی۔ ایک بار آزمایش شرط ہے

المشتہر

شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور

ابوالکمال ترجمہ انشائے ابوالفضل دفتر اول و سوم معہ فرہنگ
از پروفیسر نسیم امروہی . . . . . عہ/

حدیقۂ ارم جس میں اسید واران امتحان منشی فاضل کیلئے مسائل علم بیان - بدیع - معانی - عروض - موازنہ و تنقید آسان اردو میں بیان کئے گئے ہیں - از مولانا عبدالحمید خاں ارشد مولوی فاضل منشی فاضل - ادیب فاضل . . . ۱۲/

قصائد قاآنی ردیف - ا - ب - تصحیح پروفیسر شادان بلگرامی داخل نصاب امتحان منشی فاضل ۸/

غزلیات نظیری معہ حالات . . عہ/

رباعیات ابوسعید ابوالخیر معہ ترجمہ و شرح اردو از مولانا محمود الحسن صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل . . . عہ/

ہمایوں نامہ گلبدن بیگم معہ ترجمہ اردو از سید محمد عبداللہ ایم اے داخل نصاب امتحان منشی فاضل و منشی کامل الہ آباد ۱۲/

نور البلاغت بہترین اردو خلاصہ حدائق البلاغت از محمود الحسن صاحب گلشن رامپوری منشی فاضل و منشی کامل داخل امتحان منشی فاضل و منشی کامل الہ آباد . . . ۶/

پیمانہ بہترین خلاصہ منتخب اللغات از گلشن شادانی رامپوری منشی فاضل داخل نصاب امتحان منشی فاضل . . . ۱۲/

عمدۃ الرسالہ ترجمہ چہار مقالہ از مولانا محمود الحسن مولوی فاضل و منشی فاضل ۸/

ریاض شادانی فرہنگ قصائد قاآنی از حضرت شادان بلگرامی ۸/

حیات ہمایوں خلاصہ اردو ہمایوں نامہ گلبدن بیگم جعفری کشمیری رامپوری منشی فاضل داخل نصاب امتحان منشی فاضل و منشی کامل الہ آباد ۴/

جواہر اخلاق بہترین خلاصہ اردو اخلاق جلالی از سائل بلگرامی بہ نظر ثانی حضرت شادان بلگرامی داخل امتحان منشی فاضل و کامل الہ آباد ۱۲/

مفتاح الحقیقت یعنی بہترین اردو خلاصہ کشف المحجوب معہ حالات مصنف از حضرت ثاقب رامپوری منشی کامل و منشی فاضل داخل نصاب امتحان منشی فاضل ۱۰/

بحر العروض معہ نقشہ زحافات از منشی کھنیا لال دہلوی داخل نصاب امتحان پروفیشنسی ان اردو ۵/

پنج گنج حالی از حضرت حالی پانی پتی یہ کتاب خواجہ الطاف حسین حالی کی پانچ نظموں کا مجموعہ ہے ۴/

گلدستۂ محسن کاکوروی از حضرت محسن کاکوروی کا بہترین انتخاب کلام ہے - داخل نصاب امتحان پروفیشنسی ان اردو ہے - ۵/

اشراق الفوائد خلاصہ مصباح القواعد از حضرت باقر رامپوری داخل نصاب امتحان پروفیشنسی ہائی پروفیشنسی ان اردو و پنجاب یونیورسٹی ۳/

خلاصہ بےنظیر از موازنہ انیس و دبیر از حضرت دربان لکھنوی فاضل داخل نصاب امتحان پروفیشنسی ان اردو و منشی الہ آباد ۸/

اردو کے معلّی کامل معہ شرح محاورات و فرہنگ الفاظ از حکیم ظہیر الدین فیروز ظفرانی . . . . . . عہ/

مسدس حالی معہ ضمیمہ عرض حال فرہنگ حالات مصنف از خواجہ حالی پانی پتی داخل نصاب امتحان ہائی پروفیشنسی ان اردو پنجاب یونیورسٹی و منظور شدہ برائے سکول لائبریریز . . . ۱۶/

خلاصہ آبحیات آزاد از آغا بیدار منشی فاضل داخل امتحان ہائی پروفیشنسی و آنرز ان اردو پنجاب یونیورسٹی ۶/

مجموعہ قصائد ذوق معہ فرہنگ از سائل بلگرامی . . ۴/

حیات سعدی از خواجہ حالی پانی پتی داخل نصاب امتحان آنرز ان اردو و منظور شدہ برائے سکول لائبریریز . . . ۱۲/

دیوان میر درد اردو معہ حالات میر درد دہلوی . . .

دیوان حالی از خواجہ حالی پانی پتی ۱۲/

مقدمہ شعر و شاعری دیوان حالی ۔ ۔ ۔ ؏

دیوان غالب معہ حالات مرزا غالب ۔ ۔ ۱/

رسالہ تذکیر و تانیث از حضرت جلال لکھنوی ۔ ۱/

خلاصہ صرف الاجتماع از نذیر احمد رسوی منشی فاضل کامل الہ آباد

داخل نصاب امتحان ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی ۔ ۔ ۱۰/

المفروق خلاصہ الفاروق شبلی از گلشن شادانی رامپوری

منشی فاضل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸/

حقیقت شعر و شاعری خلاصہ مقدمہ شعر و شاعری

از جناب ادیب رامپوری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴/

نور البیان شرح قصائد ذوق از مفتی محمود الحسن خان

نیازی رامپوری منشی فاضل و کامل الہ آباد ۔ ۔ عہ

نرگس شہلا خلاصہ گل رعنا خلاصہ امتحان آنرز ان

اردو از سید ابو محمد صاحب کاوش ندوی امروہوی ۔ ۔ ۱۱/

انتخاب مضامین سر سید احمد خاں کے چیدہ چیدہ اخلاقی

و تمدنی مضامین کا مجموعہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲/

مجموعہ رباعیات اکبر الہ آبادی از لسان العصر مولانا

اکبر حسین اکبر سکول اکبر ہر پہلو کیلئے منظور شدہ کتاب ہے ۱۲/

نظم درد دل از ڈاکٹر سر اقبال یہ وہ نظم ہے جو مصنف کے

مجموعہ کلام اردو میں درج نہیں ہے بلا کی پیشگوئی ہے کیونکہ

ایک دفعہ ختم ہو جانے پر دوبارہ نہیں چھپے گی ۔ ۔ ۲/

خلافت اسلامیہ نثر و نظم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/

سوانح عمری حضرت علی کلاں مؤلفہ مولانا مولوی

عبد الشکور ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

مراۃ العارفین فی ملتمس زین العابدین مترجم اردو

از سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ۔ ۔ ۔ ۴/

تحفۃ السالکین ترجمہ اردو ارشاد الطالبین مصنفہ

حضرت قاضی ثناء اللہ حنفی نقشبندی مجددی پانی پتی جس میں

ولایت کی حقیقت اولیاء اللہ کی شناخت اور ان سے تعلق رکھنے

اور فائدہ اٹھانے کے طریقے اور مرید و مرشد کے آداب

بیان کئے گئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴/

گنجینہ ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت

معہ سوانح عمری از مولانا شبلی مرحوم مصنفہ حجۃ الاسلام

امام غزالی مترجمہ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب فاضل

جالندھری۔ کتاب کیا ہے ایک گنجینہ معرفت الٰہی ہے۔

اس میں امام صاحب موصوف نے نہایت ضروری مسائل

پر بحث کی ہے مثلاً فلسفہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ حسد۔

عداوت بغض۔ کینہ۔ ریا۔ دشمنی۔ عبادات باطنی وغیرہ۔

غرضیکہ بیسیوں ایسے دلچسپ مضامین ہیں جن پر بحث کی ہے

جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ لطف یہ

ہے کہ کتاب پڑھی جائے اور طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ ۲/

گلزار بہشت مؤلفہ قاضی محمد علی ادیب الفارسی رامپوری

جس میں قدیم شعرائے اردو کے دلچسپ حالات اختصار کو

مد نظر رکھ کر معہ نمونہ کلام درج ہیں۔ اصل میں یہ کتاب

تذکرہ گلشن ہند سے اقتباس کی گئی ہے۔ جو مدت سے

نایاب ہے۔ اور اب کہیں نہیں ملتی۔ طالب علم ادب

اردو کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ ۔ ۴/